



وزارة اوقاف واملئ امور كويت



# موسوعة فقهية

جلد - ۴

استیعافی ۸ - اشتیفاء



# موسوعة فقهية

شائع كروه

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت



© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابائی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583, 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: [ifa@vsnl.net](mailto:ifa@vsnl.net)

اشاعت اول : ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

**Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.**

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526,



وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

# موسوعه فقیهیه

اردو ترجمہ

جلد - ۴

استعاذہ — اشتہاء

مجمع الفقہ اسلامی الہند



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً  
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي  
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ قمر، ۱۳۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ  
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ  
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس  
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں!“

”من یرد اللہ بہ خیراً

یفقہہ فی الدین“

(بخاری، مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“



## فہرست موسوعہ فقہیہ

### جلد - ۴

صفحہ	عنوان	فقرہ
۳۹-۵۱	استعاذہ	۳۲-۱
۳۹	تعریف	۱
۳۹	متعلقہ الفاظ	۲
۳۹	استعاذہ کا شرعی حکم	۳
۳۹	استعاذہ کی شریعت کی حکمت	۴
۴۰	استعاذہ کے مقامات	
۴۰-۴۴	قرآن کریم کے لئے استعاذہ	۵-۳
۴۰	استعاذہ کا حکم	۶
۴۰	محفل استعاذہ	۷
۴۱	استعاذہ میں جہر و اخفاء	۸
۴۲	بعض وہ مقامات جن میں استعاذہ مستحب ہے	۹
۴۲	اخفاء کا مفہوم	۱۰
۴۲	استعاذہ کے الفاظ کیا ہیں اور ان میں افضل کون ہے؟	۱۱
۴۳	استعاذہ پر وقف	۱۲
۴۳	تلاوت کے منقطع ہو جانے پر تعوذ کا اعادہ	۱۳
۴۳	بیت الخلاء جاتے وقت استعاذہ	۱۴
۴۳	بیت الخلاء جاتے وقت استعاذہ کے الفاظ	۱۵
۴۵	حصول طہارت کے لئے استعاذہ	۱۶
۴۶	مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت استعاذہ	۱۷
۴۶-۵۰	نماز میں استعاذہ	۱۸-۲۸



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۴۶	استعاذہ کا حکم	۱۸
۴۷	نماز میں استعاذہ کا موقع	۱۹
۴۷	نماز میں استعاذہ کس کے تالچ ہے؟	۲۰
۴۷	تعوذ کا چھوٹ جانا	۲۱
۴۷	نماز کے اندر استعاذہ میں جبر ہر	۲۲
۴۸	ہر رکعت میں استعاذہ کی تکرار	۲۳
۴۹	نماز میں استعاذہ کے الفاظ	۲۴
۵۰	مقدمہ کی استعاذہ	۲۵
۵۰	خطبہ جمعہ میں استعاذہ	۲۶
۵۰	نماز عید میں استعاذہ کا موقع	۲۷
۵۰	نماز جنازہ میں استعاذہ کا حکم اور محل	۲۸
۵۰	کس کی پناہ لی جائے	۲۹
۵۱	استعاذہ کن چیزوں سے کیا جائے	۳۰
۵۱	پناہ طلب کرنے والے کو پناہ دینا	۳۱
۵۱	تعوذات باعد حسنا	۳۲
۵۳-۵۲	استعارہ	۳-۱
۵۲	تعریف	۱
۵۲	استعارہ کا شرعی حکم	۲
۵۲	عارفہ لینے کے آداب	۳
۵۵-۵۴	استعانت	۸-۱
۵۴	تعریف	۱
۵۴	اجمالی حکم	۲
۵۴	قتال میں غیر مسلموں سے استعانت	۵
۵۵	غیر قتال میں غیر مسلموں سے استعانت	۶
۵۵	باغیوں سے اور ان کے خلاف استعانت	۷
۵۵	عبادت میں دوسرے سے استعانت	۸



صفحہ	عنوان	فقرہ
۵۵	استعطاء	
	دیکھئے: عطاء، عطیہ	
۵۶-۵۶	استعلاء	۴-۱
۵۶	تعریف	۱
۵۶	متعلقہ الفاظ: تکبر	۲
۵۶	اجمالی حکم	۳
۵۶	بحث کے مقامات	۴
۵۷-۵۸	استعمال	۹-۱
۵۷	تعریف	۱
۵۷	متعلقہ الفاظ: استجار	۲
۵۷	اجمالی حکم	۳
۵۷	مواد کا استعمال اور اس کی صورتیں	۴
۵۷	الف: پانی کا استعمال	۴
۵۷	ب: خوشبو استعمال کرنا	۵
۵۷	ج: مرد و جانوروں کی کھالوں کا استعمال	۶
۵۸	د: سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال	۷
۵۸	موجب ضمان استعمال	۸
۵۸	انسان سے کام لینا	۹
۵۹-۷۵	استغاثہ	۲۸-۱
۵۹	تعریف	۱
۵۹	متعلقہ الفاظ: استخارہ، استعانت	۲
۵۹	استغاثہ کا حکم	۳
۶۰	اللہ تعالیٰ سے استغاثہ	۵
۶۱	رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ	۶
۶۲	مخلوق سے استغاثہ کے اقسام	۷



صفحہ	عنوان	فقرہ
۶۲	پہلی صورت	۴۷
۶۵	دوسری صورت	۱۲
۶۶	تیسری صورت	۳
۶۷	چوتھی صورت	۱۴
۶۸	ما انک سے استغاثہ	۱۵
۶۸	جنات سے استغاثہ	۱۶
۶۸	استغاثہ کرنے والوں کی قسمیں	۱۷
۷۰	کفار کے ساتھ جنگ میں کفر سے مدد لینا	۱۹
۷۰	جانور کا استغاثہ	۲۰
۷۰	استغاثہ کرنے والے کی حالت	۲۱
۷۲	استغاثہ کرنے والے کی ہلاکت کا نشان	۲۳
۷۲	استغاثہ کرنے والے کی فریادری سے باز رہنے والے کا حکم	۲۴
۷۲	قریب الہلاک ہونے کی حالت میں استغاثہ	۲۴
۷۳	حد قائم کرنے کے وقت استغاثہ	۲۵
۷۳	غصب کے وقت استغاثہ	۲۶
۷۴	زمانہ پر اگر لو میں استغاثہ	۲۸
۷۵-۷۶	استغراق	۷۱-۷۰
۷۵	تعریف	۱
۷۵	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۴
۷۵	استغراق پر ولایت کرنے والے اٹناظ	۵
۷۶-۸۹	استغفار	۳۵-۱
۷۶	تعریف	۱
۷۷	متعلقہ اٹناظ: توبہ، دعا	۲
۷۷	استغفار کا شرعی حکم	۴
۷۸	استغفار مطلوب	۵



صفحہ	عنوان	فقہ
۷۸	استغفار کے الفاظ	۶
۷۹	نبی اکرم ﷺ کا استغفار	۸
۸۰	طہارت میں استغفار	۹-۱۰
۸۰	اول: بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد استغفار	۹
۸۰	دوم: وضو کے بعد استغفار	۱۰
۸۱	مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلنے کے وقت استغفار	۱۱
۸۱-۸۴	نماز میں استغفار	۱۲-۱۷
۸۱	اول: آغاز نماز میں استغفار	۱۲
۸۲	دوم: رکوع و سجود اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں استغفار	۱۳
۸۳	سوم: قنوت میں استغفار	۱۶
۸۳	چہارم: قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد استغفار	۱۷
۸۳	نماز کے بعد استغفار	۱۸
۸۴	استسقاء میں استغفار	۱۹
۸۵	مردوں کے لئے استغفار	۲۱
۸۶	نسیت سے استغفار	۲۴
۸۶	مؤمنوں کے لئے استغفار	۲۵
۸۷	کافر کے لئے استغفار	۲۶
۸۷	استغفار کے ذریعہ گناہوں کی معافی	۲۸
۸۸	سوتے وقت استغفار	۳۰
۸۸	چھینکے پر دعا دینے والے کے لئے دعا مغفرت	۳۱
۸۹	کاموں کے آخر میں استغفار	۳۲
۹۰	استغفار	
	دیکھئے: استسما	
۹۰-۹۳	استغفار	۱-۱۰
۹۰	تعریف	۱



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۹۰	اجمالی حکم	۲
۹۱	حدیث مستفیض	۸
۹۲	بحث کے مقامات	۰
۹۲	استغناء	
	دیکھیے: نقوی	
۹۲-۱۰۵	استفتاح	۱۹-۱
۹۲	تعریف	
۹۲	نقوی معنی	
۹۳	اصطلاحی معنی	۲
۹۳	استفتاح نماز	۳
۹۳	متعلقہ الفاظ: ثناء	۴
۹۳	استفتاح کا حکم	۵
۹۵-۹۹	استفتاح کے منقول الفاظ	۸-۶
۹۶	”و اما من المسلمین“ کہا جائے یا ”اول المسلمین“؟	۷
۹۸	پہنچیدہ الفاظ سے متعلق متبادلات کے مذاب	۸
۹۹-۱۰۲	دعاء استفتاح پڑھنے کی کیفیت اور اس کا موقع	۱۲-۹
۹۹	دعاء استفتاح آہستہ پڑھنا	۹
۹۹	نماز میں استفتاح کا موقع	۱۰
۱۰۰	مقتدی کے لئے دعاء استفتاح	
۱۰۱	مستہوق کے لئے دعاء استفتاح	۲
	وہ نمازیں جن میں دعاء استفتاح ہے اور وہ نمازیں جن میں نہیں	۱۶-۱۳
۱۰۲-۱۰۳	دعاء استفتاح نہیں	
۱۰۳	اول: نماز جنارہ میں استفتاح	۴
۱۰۳	۱۰: نماز عید میں استفتاح	۵



صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۰۳	سوم: نوافل میں استفتاح	۱۶
۱۰۴	تاوت کرنے والے کا استفتاح	۱۷
۱۰۴	استفتاح بمعنی نصرت طلب کرنا	۱۸
۱۰۴	استفتاح بمعنی غیب کا علم طلب کرنا	۱۹
۱۰۶-۱۰۵	استفراش	۳-۱
۱۰۵	تعریف	۱
۱۰۵	متحاۃ التاۃ: استنجا	۲
۱۰۶	جمالی حکم، برکت کے مقامات	۳
۱۰۸-۱۰۶	استفسار	۷-۱
۱۰۶	تعریف	۱
۱۰۶	متحاۃ التاۃ: سوال، استفسال	۲
۱۰۸-۱۰۷	اجمالی حکم	۶-۴
۱۰۷	اہل اصول کے یہاں اس کا حکم	۴
۱۰۷	فقہاء کے یہاں اس کا حکم	۵
۱۰۷	بحث کے مقامات	۷
۱۱۰-۱۰۸	استفصال	۸-۱
۱۰۸	تعریف	۱
۱۰۸	متحاۃ التاۃ: استفسار، سوال	۲
۱۱۰-۱۰۹	جمالی حکم	۷-۴
۱۰۹	اہل لیس کے نزدیک اس کا حکم	۴
۱۰۹	فقہاء کے نزدیک اس کا حکم	۵
۱۱۰	بحث کے مقامات	۸
۱۱۱-۱۱۰	استقاء	۳-۱
۱۱۰	تعریف	۱
۱۱۰	اجمالی حکم	۲
۱۱۱	بحث کے مقامات	۳



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۱-۱۳۲	استقبال	۱-۴۴
۱۱۱	تعریف	۱
۱۱۲	متعلقہ الفاظ: استخفاف، مسامحہ، مجاہدہ، التماس	۲
۱۱۳-۱۳۱	نماز میں استقبال قبلہ	۳-۴۱
۱۱۳	نجر کا استقبال	۸
۱۱۳	نماز میں استقبال قبلہ کا حکم	۹
۱۱۴	استقبال قبلہ ترک کرنا	۱۰
۱۱۵	نماز میں استقبال قبلہ کا تھن کس طرح ہوگا	
۱۱۶-۱۱۹	مکہ والوں کا استقبال قبلہ	۱۲-۱۸
۱۱۶	کعبہ کو دیکھنے والے کی کا استقبال قبلہ	۲
۱۱۶	کعبہ کے قریب نماز یا جماعت	۳
۱۱۶	کعبہ کو نہ دیکھنے والے کی کا استقبال قبلہ	۴
۱۱۷	کعبہ کے اندر نماز میں پڑھتے وقت استقبال	۵
۱۱۸	کعبہ کی چھت پر نماز کے وقت قبلہ رخ ہونا	۶
۱۱۸	کعبہ کے اندر اور اس کی چھت پر نماز	۷
۱۱۹	مکہ سے دور رہنے والے شخص کا استقبال قبلہ	۹
۱۲۰	مدینہ اور جو مدینہ کے حکم میں ہے وہاں کے لوگوں کا استقبال قبلہ	۲۰
۱۲۰	صحابہ کا یحییٰ کے خرابوں کا رخ کرنا	۲
۱۲۰	قبلہ کے متعلقہ نکتے	۲۲
۱۲۱	نجر، یمن والوں کا اختلاف	۲۳
۱۲۱	قبلہ کے دلائل	۲۴
۱۲۱	انف و ستارے	۲۵
۱۲۱	بہ سورج اور چاند	۲۶
۱۲۲	جہت قطب نما	۲۷
۱۲۲	دلائل قبلہ کی ترتیب	۲۵



صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۲۲	دلائل قبلہ کا سمجھنا	۲۶
۱۲۲	قبلہ کے بارے میں اجتہادِ رسا	۲۷
۱۲۳	اجتہاد میں شک اور اجتہاد کی تبدیلی	۲۸
۱۲۴	قبلہ کے بارے میں اجتہاد میں اختلاف	۲۹
۱۲۴	مجتہد پر قبلہ کا غلطی ہونا	۳۰
۱۲۴	تحریہ نماز سے قبل قبلہ کا غلطی ہونا	۳۱
۱۲۵	تحریہ ترک رسا	۳۲
۱۲۶	تحریہ کرنے والے کے لئے سمت قبلہ صحیح ہونے کا ظہور	۳۳
۱۲۶	قبلہ کے بارے میں تھید	۳۴
۱۲۶	ترک تھید	۳۵
۱۲۷	ماہیت شخص اور انتہائی تاریکی میں گرفتار شخص کا استقبال قبلہ	۳۶
۱۲۷	قبلہ کے بارے میں غلطی کا واضح ہونا	۳۷
۱۲۷	نماز میں استقبال قبلہ سے عائد ہونا	۳۸
۱۲۹	سہ میں سواری پہلے پہلے ۱۰ لے کا استقبال قبلہ	۳۹
۱۲۹	سہ میں پیدل چلتے ہوئے ۱۰ لے نماز پہلے پہلے ۱۰ لے کا استقبال قبلہ	۴۰
۱۳۰	کشتی وغیرہ پر نماز پہلے پہلے ۱۰ لے کا استقبال قبلہ	۴۱
۱۳۰	نماز کے علاوہ حالتوں میں استقبال قبلہ	۴۲
۱۳۰	نماز میں غیہ قبلہ کا استقبال	۴۳
۱۳۱	نماز کے علاوہ حالتوں میں غیہ قبلہ کی طرف متوجہ ہونا	۴۴
۱۳۲ - ۱۳۳	استقراء	۴۵
۱۳۲	تعریف	
۱۳۲	معاذہ القاطعہ: قیاس	۴۶
۱۳۲	ایضالی حکم	۴۷
۱۳۳ - ۱۳۵	استقرائش	۴۸
۱۳۳	تعریف	



صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۳۳	معاذہ النظارۃ استدانہ	۲
۱۳۴	اجمالی حکم	۳
۱۳۵	بحث کے مقامات	۴
۱۳۶-۱۳۹	استقسام	۸-۱
۱۳۶	تعریف	۱
۱۳۶	معاذہ النظارۃ مرق، فیہ، قال قرء، کبانت	۲
۱۳۸	استقسام کا شرعی حکم	۷
۱۳۹	استقسام کے بجائے شریعت کا استخارہ کو حایل قرار دینا	۸
۱۳۹	استقبال	
	دیکھئے: آخر	
۱۳۹	استکباب	
	دیکھئے: مذاق، نقد	
۱۴۰-۱۴۱	استام	۲-۱
۱۴۰	تعریف	۱
۱۴۰	اجمالی حکم	۲
۱۴۱-۱۴۲	استحاق	۲-۱
۱۴۱	تعریف	
۱۴۱	استحاق کا شرعی حکم	۲
۱۴۳-۱۵۷	استماع	۳۱-۱
۱۴۳	تعریف	۱
۱۴۳	معاذہ النظارۃ سماع، استراق السمع، تجسس، انصات	۲
۱۴۳-۱۵۷	استماع کی قسمیں	۳۱-۳
۱۴۳-۱۵۴	پہلی قسم: انسان کی آواز کو بغور سننا	۲۳-۳
۱۴۳-۱۵۷	اہل: قرآن کریم کا سننا	۱۱-۳



صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۴۳	الف: نماز کے بارے میں قرآن کریم کو بغور سننے کا حکم	۳
۱۴۴	ب: قرآن کو بغور سننے کے لئے اس کی آیات کا مطالعہ کرنا	۵
۱۴۵	ج: غیر شرعی آیات کا سننا	۷
۱۴۷	د: ذکرِ کفر کا سننا	۹
۱۴۷	ہ: نماز میں قرآن سننا	۱۰
۱۴۷	و: آیتِ تہجد کا سننا	۱۱
۱۴۷-۱۵۵	دوم: غیر قرآن کریم کا سننا	۲۳-۲
۱۴۷	الف: خطبہ جمعہ سننے کا حکم	۲
۱۴۹	ب: عورت کی آواز سننا	۵
۱۴۹	ج: گانا سننا	۶
۱۵۰	نفس کو راحت پہنچانے کے لئے گانا	۷
۱۵۲	مہمان کے لئے غفر خوانی	۲۲
۱۵۴	د: تجوید و عربیوں سے متعلق حکام کا سننا	۲۳
۱۵۵	دوسری قسم: حیوانات کی آواز سننا	۲۴
۱۵۶-۱۵۷	تیسری قسم: جمادات کی آوازوں کا سننا	۲۵-۳۱
۱۵۵	اول: موسیقی کا سننا	۲۶
۱۵۵	الف: دف اور اس جیسے بھائے جانے والے آلات کا سننا	۲۷
۱۵۷	ب: بانسری اور اس جیسے چوبک بھائے جانے والے آلات کا سننا	۲۹
۱۵۷	۱۰۰: اصل آواز اور اس کی بارش کا سننا	۳
۱۵۸	استمنا	۳-۱
۱۵۹	تعریف	
۱۵۹	برائی حکم	۲
۱۵۹	بحث کے مقامات	۳
۱۵۹-۱۶۴	استمنا	۱۵-۱
۱۵۹	تعریف	



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۵۹-۱۶۰	استمناء کے وسائل	۵-۳
۱۵۹	مشت رتی سرا	۴
۱۶۰	آگے کی ٹرنگاد کے ماہودھیوں میں مباشرت کر کے قی خاریت سرا	۵
۱۶۰	اثر رتی قی کی وجہ سے غسل سرا	۶
۱۶۱	اثر رتی قی سے عورت کا غسل سرا	۷
۱۶۱	روز پر اثر رتی قی کا اثر	۸
۱۶۳	استمناء پر استمناء کا اثر	
۱۶۳	حج و عمرہ میں استمناء کا اثر	۲
۱۶۳	بیوی کے توسط سے اثر رتی قی سرا	۴
۱۶۳	اثر رتی قی کی مر	۵
۱۶۶-۱۶۵	استمبال	۵-۱
۱۶۵	تعریف	
۱۶۵	استمبال کا حکم	۲
۱۶۵	الف: حاکم استمبال	۲
۱۶۵	ب: حاکم استمبال	۲
۱۶۶	استمبال میں بی بی مہلت کی مدت	۴
۱۶۶	مہلت طلب کرے ۱۰ لے کی درخواست قبول کرنے کا حکم	۵
۱۶۶	استناب	
	دیکھیے: ۱۱۱۱۱	
۱۶۷-۱۶۵	استناب	۱۶-۱
۱۶۷	تعریف	
۱۶۷	استناب حسی	۲
۱۶۷-۱۶۰	بول: نماز میں ٹیک لگانے کے احکام	۶-۳
۱۶۷	الف: فرض نماز میں ٹیک لگانا	۳
۱۶۸	ب: وقت ضرورت فرض نماز میں ٹیک لگانا	۴
۱۶۹	ج: نماز میں بیٹھنے کے درمیان ٹیک لگانا	۵



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۶۹	۱۔ ظلی نماز میں یک انگٹا	۶
۱۶۹-۱۷۰	دوم: نماز کے علاوہ میں ٹیک انگٹے کے احکام	۷-۸
۱۶۹	۲۔ بایضو شمس کا نیند کی حالت میں یک انگٹا	۷
۱۶۹	۳۔ بقرہ سے یک انگٹا	۸
۱۷۰	۴۔ استنابہ بمعنی استدلال	۹
۱۷۰	۵۔ استنابہ بمعنی دلیل کو لوٹ کر ماضی میں حکم ثابت کرنا	۱۰
۱۷۲	۶۔ استنابہ اور تبیین کے درمیان فرق	۲
۱۷۲	۷۔ یک اعتبار سے ماضی کی طرف مسبب ہوا اور اس اعتبار سے نہ ہوا	۳
۱۷۳	۸۔ منع موقوف میں امارت کو ماضی کی طرف مسبب قرار دینے کا نتیجہ	۴
۱۷۴	۹۔ استنابہ نماں کہاں ہوتا ہے	۵
۱۷۵	۱۰۔ عقد کے فتح کرے اور اس کو فتح ہو جانے میں استنابہ	۷
۱۷۵-۱۷۶	۱۱۔ استنباط	۱-۴
۱۷۵	۱۲۔ تعریف	
۱۷۶	۱۳۔ متعلقہ المناظرہ استنباط، تخریج، بحث	۲
۱۷۶	۱۴۔ بحث کے مقامات	۵
۱۷۷	۱۵۔ استنار	
	۱۶۔ کہیں: اعتبار	
۱۷۷-۱۷۸	۱۷۔ استنار	۱-۳
۱۷۷	۱۸۔ تعریف	
۱۷۷	۱۹۔ اجمالی حکم	۲
۱۷۸	۲۰۔ بحث کے مقامات	۳
۱۷۸-۱۹۳	۲۱۔ استنباط	۱-۳۵
۱۷۸	۲۲۔ تعریف	
۱۷۹	۲۳۔ متعلقہ المناظرہ استنباط، استنار، اعتبار، استنباط	۲
۱۷۹	۲۴۔ استنباط کا حکم	۶



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۸۱	۱۔ جوہ امتیاء کے تاملین کے ز، یک اس کے۔ جوہ کا ہفت	۸
۱۸۱	۲۔ سو سے امتیاء کا تعلق اور ان، ہوں کے درمیان ترتیب	۹
۱۸۲	۳۔ تیمم سے امتیاء کا تعلق اور ان، ہوں کے درمیان ترتیب	۱۰
۱۸۲	۴۔ جس شخص کو، انکی حدت ہواں کے امتیاء کا حکم	
۱۸۳	۵۔ امتیاء کرنے کا سبب	۱۲
۱۸۳	۶۔ غیر معتاد ٹکٹے، ملی شے	۱۳
۱۸۳	۷۔ غیر معتاد میں سے خون، پیپ اور اس جیسی چیزیں	۱۴
۱۸۴	۸۔ سہمیوں کے مقابل خرچ سے ٹکٹے، ملی چیز	۱۵
۱۸۴	۹۔ مذی	۱۶
۱۸۴	۱۰۔ وہی	۱۷
۱۸۵	۱۱۔ ریح	۱۸
۱۸۵	۱۲۔ پانی کے، ریح امتیاء	۱۹
۱۸۶	۱۳۔ پانی کے ملا، وہی سیال چیزوں سے امتیاء کرنا	۲۰
۱۸۶	۱۴۔ پھر، ان کے استعمال کے بجائے پانی سے جو، فصل ہے	۲۱
۱۸۷	۱۵۔ تہمار کس چیز کے، ریح یا جاے	۲۲
۱۸۸	۱۶۔ یا تہمار محل کو پاک کرے، ملا ہے؟	۲۳
۱۸۹-۱۸۹	۱۷۔ جگہیں جہاں، تہمار کافی نہیں	۲۴-۲۵
۱۸۹	۱۸۔ ایک، خرچ پر، سے تکتے، ملی نجاست	۲۵
۱۸۹	۱۹۔ ب: نجاست کا پیکل، خرچ سے آگے بڑھ جانا	۲۶
۱۸۹	۲۰۔ خرچ، عورت کا ارادہ، نجاست کے لئے پھر استعمال کرنا	۲۷
۱۹۰	۲۱۔ وہ چیز جس سے، تہمار منوٹ ہے	۲۸
۱۹۱	۲۲۔ جن چیزوں سے امتیاء، حرام ہے ان سے امتیاء کرنا کافی ہے یا نہیں	۲۹
۱۹۵-۱۹۴	۲۳۔ امتیاء کا طریقہ اور اس کے آداب	۳۰-۳۵
۱۹۴	۲۴۔ اول، بنا میں ہاتھ سے امتیاء کرنا	۳۰
۱۹۴	۲۵۔ ہم، بوقت امتیاء پر، دوسرا	۳۱



صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۹۲	۶۰: تنہا حاجت کی جگہ سے منتقل ہوا	۳۲
۱۹۳	چہارم: حاست، استیاء میں استقبال قبلہ نہ کرنا	۳۳
۱۹۳	پنجم: استیاء	۳۴
۱۹۳	۶۱: ششم: چھیچھیں مارنا اور دوسرے کو تم کرنا	۳۵
۱۹۴-۱۹۴	استغفار	۵-۱
۱۹۴	تعریف	
۱۹۴	مختارہ: اناظرہ: استغفار، استیاء	۲
۱۹۴	اجمالی حکم	۴
۱۹۴	بحث کے مقامات	۵
۱۹۵-۱۹۵	استسحاق	۳-۱
۱۹۵	تعریف	
۱۹۵	اجمالی حکم	۲
۱۹۵	بحث کے مقامات	۳
۱۹۸-۱۹۶	استغفار	۹-۱
۱۹۶	تعریف	
۱۹۶	مختارہ: اناظرہ: استغفار	۳
۱۹۶	اجمالی حکم	۴
۱۹۸	منی سے نکلا	۸
۱۹۸	بحث کے مقامات	۹
۱۹۸	استغناء	
	۶۲: دیکھو: استیاء	
۱۹۹-۱۹۹	استسکاح	۳-۱
۱۹۹	تعریف	
۱۹۹	اجمالی حکم	۲
۱۹۹	بحث کے مقامات	۳



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۹۹	استہزا۱	
	دیکھئے: اختلاف	
۲۰۰-۲۰۰	استہلاک	۴-۱
۲۰۰	تعریف	۱
۲۰۰	اتحاد القاطن۱۴۱ف	۲
۲۰۰	کن چیزوں سے استہلاک ہوتا ہے	۳
۲۰۰	استہلاک کا اثر	۴
۲۰۱-۲۰۱	استہلال	۲۳-۱
۲۰۱	تعریف	
۲۰۲-۲۰۲	علامات حیات	۸-۲
۲۰۱	الف: چیخنا	۲
۲۰۱	ب: چھینٹنا اور دھڑھکیا	۳
۲۰۲	ج: سانس لینا	۴
۲۰۲	د: حرکت کرنا	۵
۲۰۲	ه: لمبی حرکت	۶
۲۰۲	و: معمولی حرکت	۷
۲۰۲	ز: اختلاج	۸
۲۰۲	اجہلال کا اثبات	۹
۲۰۲	تمین کی کوہی	۱۳
۲۰۲	نوزائیدہ بچے کا نام رکھنا	۱۶
۲۰۵	مرنے والے نوزائیدہ بچے کو غسل دینا، اس پر نماز جنازہ پڑھنا اور اس کو دفن کرنا	۱۷
۲۰۶	نوزائیدہ بچے کی وراثت میں اجہلال کا اثر	۱۸
۲۰۶	پیٹ کے بچے کو نقصان پہنچانا جبکہ وہ اجہلال کے بعد مر جائے	۱۹
۲۰۶	ظہور سے پہلے کا حکم	۲۰
۲۰۶	ظہور کے بعد کا حکم	۲



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۰۷	مکمل مکھنے کے بعد زیارتی کرنا	۲۲
۲۰۷	جس بچہ پر زیارتی کی جائے اس کے اجمال کے بارے میں اختلاف	۲۳
۲۰۸-۲۰۸	استواء	۲-۱
۲۰۸	تعریف	
۲۰۸	جمالی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۲۱۹-۲۰۹	استیاء	۱۸-۱
۲۰۹	تعریف	
۲۰۹	متعلقہ الفاظ: تحلیل لاشان	۲
۲۰۹	مسواک کے مشروع ہونے کی حکمت	۳
۲۰۹	مسواک کرنے کا شرعی حکم	۴
۲۱۸-۲۱۱	طہارت میں مسواک کرنا	۶-۵
۲۱۱	پسو	۵
۲۱۱	تیمم اور غسل	۶
۲۱۱	نماز کے لئے مسواک کرنا	۷
۲۱۲	روزہ دار کے لئے مسواک کرنا	۸
۲۱۲	۵۰۰ قرآن اور ذکر کے وقت مسواک کرنا	۹
۲۱۳	مسواک کے تحتجب ہوئے کے بعد بے موقع	۱۰
۲۱۳	مسواک سے پہلے بی ہو	
۲۱۴	دونکڑیاں جن کی مسواک کرنا ممنوع یا مکروہ ہے	۱۲
۲۱۵	مسواک کی صفت	۱۳
۲۱۵	نکڑی کے علاوہ سے مسواک کرنا	۱۴
۲۱۶	مسواک کرنے کا طریقہ	۱۵
۲۱۷	مسواک کرے کے آداب	۱۶
۲۱۷	بار بار مسواک کرنا، اور اس کی ریاء و سے ریاء وادہر کم سے کم مقدار	۱۷
۲۱۸	مسواک کا مہ کوٹوں آلودہ کرنا	۱۸



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۱۸	استیام	دیکھئے: سوم
۲۱۸	استیداع	دیکھئے: بیعت
۲۱۸	استیطان	دیکھئے: اہل
۲۱۹-۲۲۰	استیعاب	۱-۷
۲۱۹	تعریف	۱
۲۱۹	متعلقہ الفاظ: اسباق، استغراق	۲
۲۱۹-۲۲۰	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۳-۷
۲۱۹	الف: استیعاب واجب	۴
۲۲۰	ب: استیعاب مستحب	۵
۲۲۰	ج: استیعاب مکرر	۷
۲۲۱-۲۲۲	استیفاء	۱-۲۵
۲۲۱	تعریف	
۲۲۱	متعلقہ الفاظ: قبض	۱
۲۲۱	استیفاء کا امر اور حوالہ سے ربط	۳
۲۲۱	استیفاء کا حق اس کو ہے	۴
۲۲۲-۲۲۳	حقوق اللہ کی وضاحت	۵-۱۲
۲۲۲-۲۲۳	اول: حدود کا اجراء	۵-۹
۲۲۲	الف: حد رہا کے اتہاء لی - عیت	۶
۲۲۲	ب: ہتھکڑی اور شاہد پیر کے اتہاء کا طریقہ	۷
۲۲۳	ج: حد سرقہ جاری کرنے کا طریقہ	۸
۲۲۳	د: اتہاء حد و دی جگہ	۹



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۲۴	دوم: بقعہ میرات کا اجراء	۱۰
۲۲۴	سوم: اللہ تعالیٰ کے مالی حقوق کی وصولیابی	۱۱
۲۲۴	الف: زکوٰۃ کی وصولی	
۲۲۵	ب: کفار و مرتدوں کی وصولیابی	۲
۲۲۳-۲۲۶	حقوق العباد کی وصولیابی	۲۳-۱۳
۲۲۸-۲۲۶	۱۔ مال: قصاص ایما	۱۶-۱۳
۲۲۶	الف: جان کے قصاص لیے کا طریقہ	۴
۲۲۷	ب: قصاص لیے میں تاج	۵
۲۲۸	ج: جان کے مال و میں قصاص لیے کا وقت	۶
۲۲۳-۲۲۸	دوم: بندوں کے مالی حقوق کی وصولیابی	۲۳-۱۷
۲۲۸	الف: مہرے کے مال سے حق کو کوئی طور پر وصول کرنا	۷
۲۳۱	ب: مرتکب کا شئی نہ ہون سے رہن کی قیمت وصول کرنا	۹
۲۳۲	ج: قیمت وصول کرنے کے لئے جمع کو روکنا	۲۰
۲۳۲	د: اجارہ میں حق کی وصولیابی	۲
۲۳۲	۱۔ منفعت وصول کرنا	۲
۲۳۲	۲۔ اثرت وصول کرنا	۲۲
۲۳۳	۳۔ عاریت پر لیے مالے کا عاریت کے سامان کی منفعت کو حاصل کرنا	۲۳
۲۳۴-۲۳۴	وصولیابی میں نیا بہت	۲۵-۲۴
۲۳۴	۱۔ مہرہ: قائم کرے میں امام کا ہی کو نلیہ مقرر کرنا	۲۴
۲۳۴	۲۔ وصولیابی میں نکاح	۲۵
۲۴۴-۲۴۴	۱۔ استیلاء	۲۳-۱
۲۴۴	تعریف	
۲۴۴	متعلقہ الفاظ: دیار، غصب، مضطر، غیصہ، احرار	۲
۲۴۵	۱۔ شیعہ کا شرعی حکم	۷



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۳۵	ملکیت میں استیلاء کا اثر	۸
۲۳۷	مسلمانوں کے مال پر حربی کفار کا استیلاء	۵
۲۳۹	اسلامی ملک پر کفار کا استیلاء	۱۶
۲۳۹	مسلمان کے مال پر استیلاء کے بعد حربی کا اسلام لانا	۷
۲۴۰	مال مباح پر استیلاء	۹
۲۴۱	اقسام استیلاء	۲
۲۴۸-۲۴۲	استیلاء	۱۹-۱
۲۴۲	تعریف	
۲۴۲	متعلقہ الفاظ: حق تدبیر، کتابت، قسری	۲
۲۴۳	استیلاء کا اثر بی حکم امر اس کے شر میں ہونے کی حکمت	۶
۲۴۴	ام ولد کی اس املا کا حکم جو اس کے آقا کے علاوہ سے ہو	۷
۲۴۴	استیلاء کا حق کس چیز سے ہوتا ہے امر اس کے شرائط	۸
۲۴۴	ام ولد میں آقا کن چیز میں ظالمک ہے	۹
۲۴۵	آقا کن چیز میں ظالمک نہیں ہے	۱۰
۲۴۵	ام ولد بنائے میں، ختلاف، ین کا اثر	
۲۴۶	ام ولد کے مخصوص احکام	۲
۲۴۶	الف: عدت	۲
۲۴۶	ب: ہجر	۳
۲۴۶	ام ولد کی جنایت	۳
۲۴۷	ام ولد کا اثر ار جنایت	۵
۲۴۷	ام ولد کے اس زمین پر جنایت جو اس کے آقا سے ہو	۶
۲۴۷	ام ولد پر جنایت	۷
	آقا کی رمد کی میں ام ولد کی موت کا خود اس پر اور آقا کے علاوہ سے	۸
۲۴۸	یوے والے اس کے بچے پر اثر	
۲۴۸	ام ولد کے حق میں یا ام ولد کے لئے وصیت	۹



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۴۸	اسر	دیکھیے: اسری
۲۴۹-۲۵۷	اسرار	۲۲-۱
۲۴۹	تقریب	۱
۲۴۹	تھاقلہ، التماطلہ، مخافتہ، جبر، کتمان، انشاء	۲
۲۵۰-۲۵۷	اسرار، شریعتی حکم	۲۲-۶
۲۵۳-۲۵۰	اہل: اسرار، صرف اپنی ذات کو ستانے کے لحاظ سے	۱۶-۶
۲۵۲-۲۵۰	عبادت میں اسرار	۵-۶
۲۵۰	سزائی نمازیں	۶
۲۵۰	اقوال نماز میں اسرار	۷
۲۵۰	الف: عجیبہ تحریر	۷
۲۵۱	ب: دعا، افتتاح	۸
۲۵۱	ج: آعوہ	۹
۲۵۱	د: رعت کے شروع میں غیر مقتدی کا بسم اللہ پڑھنا	۱۰
۲۵۱	ہ: قرأت فاتحہ	
۲۵۲	و: نام، مقتدی اور منفذ کا آمین پڑنا	۲
۲۵۲	ز: رکوع کی تسبیح	۳
۲۵۲	ح: رکوع سے پہلے پڑھتے ہوئے "سبح اللہ من حمد" اور "ربنا لک الحمد" پڑنا	۴
۲۵۲	ط: مسجدوں کی تسبیح	۵
۲۵۲	خارج نماز میں آعوہ، مسئلہ، آج پڑنا	۶
۲۵۷-۲۵۳	دوم: افعال میں اسرار	۲۲-۱۷
۲۵۳	زکاة	۷
۲۵۳	صدقات مائلہ	۸
۲۵۳	قیام میل	۹
۲۵۵	نماز سے پہلے کی دعا میں اورا کار	۲۰



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۶	قسم میں اسراف	۲۱
۲۵۶	طلاق میں اسراف	۲۲
۲۷۹-۲۵۷	اسراف	۲۸-۱
۲۵۷	تعریف	۱
۲۵۷	متعلقہ الفاظ: بھتہ، تہذیب، سہ	۲
۲۵۹	اسراف کا حکم	۵
۲۶۸-۲۶۰	حالات میں اسراف	۱۱-۶
۲۶۵-۲۶۰	اول: عبادات بدنیہ میں اسراف	۹-۶
۲۶۰	الف: خوراک میں اسراف	۶
۲۶۲	ب: شغل میں اسراف	۸
۲۶۳	ج: نماز اور روزہ میں اسراف	۹
۲۶۸-۲۶۵	دوم: عبادات مالیہ میں اسراف	۱۱-۱۰
۲۶۵	الف: صدقہ میں اسراف	۱۰
۲۶۷	ب: وصیت میں اسراف	
۲۶۸	سوم: جنگ کے موقع پر دشمن کا خون بہانے میں اسراف	۱۲
۲۷۱-۲۶۹	مباح چیزوں میں اسراف	۱۳-۱۴
۲۶۹	الف: کھانے پینے میں اسراف	۱۳
۲۷۰	ب: لباس و رہنمائی میں اسراف	۱۴
۲۷۱	م: میں اسراف	۵
۲۷۲	تجربہ و بھینس میں اسراف	۶
۲۷۳	نعمات میں اسراف	۷
۲۷۹-۲۷۵	سزا میں اسراف	۲۷-۲۰
۲۷۵	الف: قسامت میں اسراف	۲
۲۷۷	ب: عہدہ میں اسراف	۲۵
۲۷۸	ج: باغ و بستان میں اسراف	۲۶



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۷۹	میل میں اسراف کرنے والے پر پابندی	۲۸
۲۸۰-۳۱۶	اسری	۸۲-۱
۲۸۰	تعریف	
۲۸۱	متعلقہ اٹھارہ زمیند محسوس	۳
۲۸۱	اسر کا شرعی حکم	۶
۲۸۱	مشرکیت اسر کی نعمت	۷
۲۸۲	کن کو قیدی بنانا جائز ہے اور کن کو نہیں	۸
۲۸۲	قیدی پر قید کرنے والے کا تسلط اور اس کے اختیارات	۱۰
۲۸۳	قید کرنے والے کا قیدی کو قتل کرنے کا حکم	۲
۲۸۳	والا سلام متعلق سے پہلے قیدی کے ساتھ نہ ہو	۳
۲۸۵	والا سلام متعلق سے پہلے قیدیوں میں تصرف	۴
۲۸۷	قیدی کو حاکم کی امان دینا	۶
۲۸۷	قیدیوں کے بارے میں امام کا فیصلہ	۷
۲۸۹	میل کے عوض رہائی	۲۳
۲۹۱	مسم قیدیوں کی شہادت کے قیدیوں کے بدلے رہائی	۲۵
۲۹۲	قیدیوں کو بیٹا بنانا اور ان پر بیٹا بنانا	۲۸
۲۹۳	امام کا اپنے فیصلہ سے رجوع	۲۹
۲۹۳	فیصلہ پیسے ہوگا	۳۰
۲۹۳	قیدی کا اسلام قبول کرنا	۳
۲۹۴	قیدی کا مال	۳۲
۲۹۵	قیدی کا اسلام پیسے معلوم ہوگا	۳۵
۲۹۶	بانٹیوں کے قیدی	۳۶
۲۹۹	بانٹیوں کی مدد کرنے والے عربوں کے قیدی	۳۳
۲۹۹	بانٹیوں کی مدد کرنے والے میوں کے قیدی	۴۴
۳۰۰	لوٹ مار کرنے والے قیدی	۴۵
۳۰۱	مرد قیدی اور ان سے متعلق احکام	۴۶



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۱۶-۳۰۴	مسلمان قیدی دشمنوں کے قبضہ میں	۸۲-۵۴
	مہسم کی خود پہ ولی اور کفار اس کو ڈھال کی طرح استعمال کریں	۶۹-۵۴
۳۱۰-۳۰۴	تو اس کو بچانے کی مناسب تدبیر	
۳۰۴	انتصار	۵۴
۳۰۵	مہسم قیدیوں کی رہائی کی تدبیر اور ان کا تبادلہ	۵۶
۳۰۷	مہسم قیدیوں کو ڈھال بنانا	۶۳
۳۰۸	لطف: ڈھال کو نشانہ بنانا	۶۴
۳۰۹	ب: کفار اور اہل بیت	۶۶
۳۱۹-۳۱۰	مسلمان قیدیوں پر بعض شرعی احکام کی تطبیق کے حدود	۸۲-۷۰
۳۱۰	مال قیمت میں قیدی کا حق	۷۰
۳۱۱	وراثت میں قیدی کا حق اور اس کے مالی تصرفات	۷۲
۳۱۲	قیدی کا تیمم اور اس میں وجوب نہ	۷۵
۳۱۳	قیدیوں کے نکاح	۷۷
۳۱۳	قیدی کے ساتھ رہنے والی سزا اور اس سے کام لینا	۷۸
۳۱۳	قیدی کی طرف سے امان دیا جانا اور خود اس کو امان دینا	۷۹
۳۱۳	حالت سفر میں اسیر کی نماز، اس کا بھاگ بھٹنا، اور قید کے تحت رہنے کے اسباب	۸۰
۳۱۷-۳۱۷	أسرة	۳-۱
۳۱۷	تعریف	
۳۱۷	محتاجہ الفاظ	۲
۳۱۷	حجائی حکم اور بحث کے مقامات	۳
۳۱۸-۳۱۷	اسطوانہ	۲-۱
۳۱۷	تعریف	
۳۱۷	حجائی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۳۱۹-۳۱۸	اسطوانہ	۳-۱
۳۱۸	تعریف	



صفحہ	عنوان	فقرہ
۳۱۸	جمالی حکم	۲
۳۱۹	بحث کے مقامات	۳
۳۲۰-۳۵۹	۱. قحط	۶۷-۱
۳۲۰	تقریف	۱
۳۲۰	۱. قحط، قحط: ۱. صبح، مقام، غلو، تسلیم	۲
۳۲۲	۱. قحط کا اثر جمعی حکم	۷
۳۲۲	۱. قحط کے اثرات	۸
۳۲۳-۳۳۲	۱. قحط کے ارکان	۳۲-۹
۳۲۳	صید	۹
۳۲۴	صید میں، بیاب	
۳۲۵	قبول	۲
۳۲۷	۱. قحط کو مستدرا	۶
۳۲۸-۳۳۲	۱. قحط میں تعلیق، تفسیر، اور اضافت	۳۲-۲۰
۳۲۸	۱. قحط کو مطلق کرنا	۲۳
۳۳۰	۱. قحط کو شرط کے ساتھ مقید کرنا	۲۷
۳۳۱	۱. قحط کو زمانہ مستقبل کی طرف منسوب کرنا	۲۸
۳۳۲	۱. قحط کا اختیار کس کو ہے	۲۹
۳۳۲	۱. قحط کرنے والے میں کیا چیز شرط ہے	۳۰
۳۳۳	مستطوع	۳
۳۳۴	محل، قحط	۳۲
۳۳۴-۳۳۴	وہ حقوق جن کا قحط ہو سکتا ہے	۳۲-۳۳
۳۳۴	۱. بیاب	۳۳
۳۳۵	۱. بیاب	۳۴
۳۳۶	سوم: منفعیت	۳۵
۳۳۸	چهارم: مطلق حق	۳۸



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۳۸	اللہ سبحانہ تعالیٰ کا حق	۳۹
۳۴۰	حقوق المباد	۴
۳۴۳-۳۵۹	جو چیزیں - قاط کو قبول نہیں کرتیں	۵۸-۴۳
۳۴۳	المذہب	۴۳
۳۴۴	سب حق	۴۵
۳۴۴	وہ حقوق اللہ جو - قاط کو قبول نہیں کرتے	۴۵
۳۴۶	مالِ بائع بچے پر ولایت	۵۰
۳۴۷	عدت کے گھر میں مکنت	۵
۳۴۷	خیارِ رویت	۵۲
۳۴۸	سہ کی وہیسی کا حق	۵۳
۳۴۸	وہ حقوق المباد جو - قاط کو قبول نہیں کرتے	۵۴
۳۴۹	جس سے غیر کا حق متعلق ہو	۵۴
۳۴۹	پرورش کا حق	۵۵
۳۴۹	بچے کا نسب	۵۶
۳۴۹	وکیل کی معزولی	۵۷
۳۵۰	یہ لیتہ تصرف	۵۸
۳۵۰	حق کے وجوب سے پہلے اور سب وجوب کے پائے جانے کے بعد حق کا - قاط	۵۹
۳۵۱	مجبول کا - قاط	۶
۳۵۳	- قاط میں تجوی	۶۳
۳۵۴	ساقط شدہ (حق) نہیں لوٹتا ہے	۶۵
۳۵۶	- قاط کا اثر	۶۶
۳۵۸	- قاط کا ختم ہو جانا	۶۷
۳۶۰-۳۵۹	ا. نکاح	۶-۱
۳۵۹	تعریف	
۳۵۹	متعلقہ الفاظ: انشاء، تجدید، تنفیذ	۲



صفحہ	عنوان	فقہ
۳۶۰	اجمالی علم	۵
۳۶۰	بحث کے مقامات	۶
۳۶۰	اسکان	
	دیکھئے: مکنی	
۳۸۱-۳۶۱	اسلام	۳۱-۱
۳۶۱	تعریف	۱
۳۶۱	متعلقہ الفاظ: ایمان	۲
۳۶۲	انبیاء سابقین اور ان کے قبیلین کی ملتوں پر اسلام کا اطلاق	۳
۳۶۳	سابقہ تصرفات میں اسلام لانے کا اثر	۵
	کافر اگر مسلمان ہو جائے تو اسلام کے قبل کے	۷
۳۶۵	واجبات میں سے اس کے ذمہ کیا لازم رہے گا	
۳۶۶	اسلام میں داخل ہونے کی صورت میں مرتب ہونے والے اثرات	۸
۳۶۷	اسلام شریعہ نماز، زکوٰۃ، حجاب وغیرہ سے متعلق اسلام لانے پر مرتب ہونے والا اثر	۹
۳۶۹	وہ تصرفات جن کی صحت کے لئے اسلام شرط ہے	۱۱
۳۷۰	ب: ۱۰ ین یا ملت	۲
۳۷۰	وہ چیزیں جو انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں	۱۳
۳۷۱	وہ چیزیں جن کی وجہ سے کافر مسلمان قرار پاتا ہے	۱۵
۳۷۱	اول: صریح اسلام	۱۶
۳۷۲	ارکان اسلام	۱۹
	۱. اركان: اس بات کی وہی، یا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	۲۰
۳۷۳	۲. یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں	
۳۷۵	۳. ہر ارکان: نماز قائم کرنا	۲
۳۷۵	تیسرا ارکان: زکوٰۃ ادا کرنا	۲۲
۳۷۶	چوتھا ارکان: روزہ رکھنا	۲۳
۳۷۶	پانچواں ارکان: حج	۲۴



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۷۷	دوم: تابعیوں کا اسلام کا حکم	۲۵
۳۷۷	تابعی کا اسلام اس کے والدین میں سے کسی ایک کے اسلام کی صورت میں	۲۵
۳۷۷	در اسلام کے تابعیوں کا اسلام کا حکم	۲۶
۳۷۸	سوم: طالبات کے درمیان اسلام کا حکم	۲۷
۳۷۸	اعب: نماز	۲۸
۳۸۰	سب: اذان	۲۹
۳۸۰	ت: حج و عمرہ کی زیارت	۳۰
۳۸۱	ذ: حج	۳
۳۸۱	اسلام	
	دیکھئے: مسلم	
۳۸۱	اسلاف	
	دیکھئے: اسلاف	
۳۸۲-۳۸۱	اسناد	۸-۱
۳۸۱	تعریف	
۳۸۲	سنن: متون حدیث تک پہنچانے والے طریقہ کے معنی میں	۲
۳۸۲-۳۸۲	سنن: اسناد کے مابین نسبت	۵-۳
۳۸۲	سند	۳
۳۸۲	سنن کا درجہ	۳
۳۸۳	سنن: رشوت حدیث	۶
۳۸۳	اسانید کی صفات	۷
۳۸۳	دو چیز جس میں سنن کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ وجود اور میں سنن کی دشمنیت	۸
۳۸۵	اسہام	۳-۱
۳۸۵	تعریف	
۳۸۵	اسہام معنی اولیٰ (نہی شخص کو حصہ دینا) کے اعتبار سے	۲



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۸۵	اسہام دھرمے معنی (قرعہ اندازی) کے لحاظ سے	۳
۳۸۶	أسیر	
	دیکھئے: نسری	
۳۸۶-۳۹۶	اشارہ	۲۲-۱
۳۸۶	تعریف	
۳۸۷	متعلقہ الفاظ: ولایت، ایلاء	۲
۳۸۷	اشارہ کا شرعی حکم	۳
۳۸۷-۳۹۰	گوئے کا اشارہ	۱۱-۵
۳۸۹	گوئے کی طرف سے اس چیز کا قرعہ رجوع جب حد ہوتی ہے	۶
۳۸۹	گوئے کا اشارہ ایسے قرعہ کے متعلق جس سے قصاص واجب ہوتا ہے	۷
۳۸۹	گوئے کے اشارے کی تقسیم	۸
۳۸۹	گوئے کا اشارہ قرعہ قرآن کے سلسلے میں	۹
۳۹۰	اشارے کے، رجوع کوئی	۱۰
۳۹۰	وہ شخص جس کی زبان بند ہوگئی ہو	
۳۹۰-۳۹۶	بولنے والے کا اشارہ	۱۲-۱۳
۳۹۱	عبارة الفص اور اشارۃ الفص میں تضاد	۱۳
۳۹۱	نماز میں سلام کا جواب دینا	۱۴
۳۹۲	تشہد میں اشارہ	۱۵
۳۹۳	محرم کا شکار کی طرف اشارہ کرنا	۱۶
۳۹۴	حجر اسود اور رکن یمانی کی طرف اشارہ کرنا	۱۷
۳۹۴	اشارہ کے ذریعہ سلام کرنا	۱۸
۳۹۵	اصل یحییٰ کے بارے میں اشارہ	۱۹
۳۹۵	فریقین میں سے کسی ایک کی طرف تاضی کا اشارہ کرنا	۲۰
۴۹۶	قریب امرگ شخص کا اس پر جنایت کرنے والے آدمی کی طرف اشارہ کرنا	۲۱
۴۹۶	قریب امرگ شخص کا مالی تصرفات کی طرف اشارہ کرنا	۲۲



صفحہ	عنوان	فقہ
۳۹۸-۳۹۷	اشاعت	۵-۱
۳۹۷	تعریف	۱
۳۹۷	اجمالی حکم	۲
۳۹۸	بحث کے مقامات	۵
۴۰۲-۳۹۸	اشتباه	۱۰-۱
۳۹۸	لفظی تعریف	۱
۳۹۸	اصطلاحی تعریف	۲
۳۹۸	الف: اشتباہ کے ۱۰ یک	۲
۳۹۸	ب: اصل میں کے ۱۰ یک	۳
۳۹۹	شبہہ، جہالی حکم	۴
۴۰۱	علم النقد میں ن اشباہ والنظائر سے مراد	۶
۴۰۲-۴۰۲	اشتباہ	۲۹-۱
۴۰۲	تعریف	
۴۰۲	متعلقہ الفاظ: اقتباس، شبہہ، تعارض، شک، ظن، عدم	۲
۴۰۷-۴۰۷	اشتباہ کے اسباب	۱۸-۸
۴۰۵	الف: نتیجہ، بے الوں کا اختلاف	۹
۴۰۵	ب: اشتباہ پیدا کر کے، ملی نتیجہ	۱۰
۴۰۵	ج: لاطل کا غلطی طور پر تعارض	
۴۰۷	د: اختلاف فقہاء	۲
۴۰۸	ه: اختلاط	۳
۴۰۹	و: شک	۴
۴۱۰	ز: جہل	۵
۴۱۲	ح: نسیان	۶
۴۱۲	ط: خلاف اصل معاملہ پر غیہ قوی، دلیل کا پایا جانا	۷
۴۱۵	ی: ایہام بیان کے عدم امکان کے ساتھ	۸



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۴۱۸-۴۲۲	ازالہ اشتہاء کے طریقے	۱۹-۲۵
۴۱۸	الف: تجزی	۲۰
۴۱۸	ب: قرآن کو اختیار کرنا	۲
۴۱۹	ج: اصحاب حال	۲۲
۴۱۹	د: احتیاط کو اختیار کرنا	۲۳
۴۲۰	ه: عدت کے گزرنے کا انتظار	۲۴
۴۲۰	و: قرعہ اندازی کرنا	۲۵
۴۲۰	اشتہاء پر مرتب ہونے کا اثر	۲۶
۴۲۲-۴۲۷	اشترک	۱-۱۴
۴۲۲	تعریف	
۴۲۳	الف: بشرط تعلیق	۴
۴۲۳	ب: بشرط وجہ	۵
۴۲۳	متحدۃ النظارۃ: تعلیق	۶
۴۲۴-۴۲۷	شترک: بشرط وضعی، ہر تصرفات پر اس کا اثر	۷-۱۴
۴۲۴-۴۲۵	شترک: بشرط تعلیقی، ہر اس کا اثر	۷-۹
۴۲۴	تعلیق کو قبول نہ کرے، لے تصرفات	۸
۴۲۵	شترک: بشرط تعلیقی کو قبول کرے، لے تصرفات	۹
۴۲۵-۴۳۱	اشترک: تعقیدی اور اس کا اثر	۱۰-۱۴
۴۲۶	قسم اول: اشترک صحیح	۲
۴۲۶	قسم دوم: شترک: اطلاق یا باطل	۳
۴۲۶	پہلی ذمہ: جو تصرف کو فاسد اور باطل کر دیتی ہے	۳
۴۲۷	دومری ذمہ: جو باطل ہو مگر اس کے ساتھ تصرف صحیح ہو	۴
۴۲۸-۴۳۰	اشترک اک	۱-۵
۴۲۸	تعریف	



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۴۲۸	متحدہ القاعدہ حلقہ	۲
۴۲۸	اصولیں کے زریعہ شہادت اور اس کی قسمیں	۳
۴۲۹	لکڑی شہادت کا عام ہونا	۴
۴۲۹	شہادت کے مقامات	۵
۴۳۰-۴۳۴	اشتغال الذمہ	۶-۱
۴۳۰	تعریف	
۴۳۱	متحدہ القاعدہ شہادت و مدد تعریف و مدد	۲
۴۳۱	جہاد کی حکم	۴
۴۳۲	ذمہ میں وجوب اور اس کو قمار بنانا	۵
۴۳۲	بحث کے مقامات	۶
۴۳۳	اشتغال السماء	۳-۱
۴۳۳	تعریف	
۴۳۳	جہاد کی حکم	۲
۴۳۳	بحث کے مقامات	۳
۴۳۶-۴۳۷	اشتہاء	۶-۱
۴۳۷	تعریف	
۴۳۷	متحدہ القاعدہ شہادت	۲
۴۳۷	جہاد کی حکم	۳
۴۳۵	انبیاء کی نظر	۴
۴۳۵	سب سے حرمت منہات	۵
۴۳۶	بحث کے مقامات	۶
۴۳۹-۴۶۲	تراجم فقہاء	





موسوع فقهيہ



کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ استعاذہ صرف دفع شرک  
اعارفا ہے (۱)۔

### ۱ استعاذہ کا شرعی حکم:

۳- استعاذہ، کے نزدیک استعاذہ سنت ہے، اور بعض فقہاء قرأت  
قرآن اور خوف کے وقت استعاذہ کو واجب کہتے ہیں۔  
اس کے حکم کی تفصیل، مقام پر علیحدہ علیحدہ رہی ہے (۲)۔

### ۱ استعاذہ کی شریعت کی حکمت:

۴- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ہر اس چیز سے  
جس میں شر ہو اس کی پناہ طلب کریں، اور بعض کاموں کو انجام دیتے  
وقت اللہ تعالیٰ نے استعاذہ کو شرط یا ہے، جیسے نماز میں، اور نماز  
سے باہر تمامت قرآن کے موقع پر، اور بعض اہم موقع پر۔

رسول اللہ ﷺ نے ہر شر سے پناہ مانگی ہے (۳)، بلکہ آپ  
ﷺ نے اپنی عبدیت کے اظہار اور امت کی تعلیم کے لئے ان  
چیزوں سے بھی پناہ طلب کی ہے جن سے آپ کو محفوظ و مامون کر دینا

(۱) ابن ماجہ میں ۲۰ طبع ۶۰۴، ابوداؤد میں ۴۰۶ طبع بولاق، المجموع میں ۳۲۳  
طبع المکرم

(۲) ابن ماجہ میں ۱۰۵ طبع دار الفکر۔

(۳) حدیث مسند الرسول "کی روایت طبرانی اور ابوداؤد  
نے جابر بن عمر بن جندب سے کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "انہم اے  
اسکلم من الخیر کلہ ما علمت منہ وما لم اعلم" (اے اللہ میں آپ سے  
میرے بھائی کا سوا کچھ نہیں جانتا جو وہ بھائی معلوم ہو یا نہ ہو، اور اے اللہ میں  
میرے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو وہ مجھے معلوم ہو یا نہ ہو) اسے اس  
کی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (فیض القدیر ۴/ ۱۰۳ مع کردہ المکتبۃ  
الاجاریہ النسخ المکبر ۲۳۹ طبع مصطفیٰ اعلیٰ، مجمع البیان المکبر ۴/ ۴۰۴ مع  
کردہ المکتبۃ الاسلامیہ ۱۳۸۸ھ)۔

## استعاذہ

### تعریف:

۱- استعاذہ کا لغوی معنی پناہ لینا ہے، لفظ عاذ بہ يعود، یعنی پناہ گیر  
ہو، پناہ لیا اور مضبوطی سے پکڑا، عذت بفلان و استعذت بہ،  
یعنی میں نے اس کی پناہ لی۔

اس کا اصطلاحی معنی لغوی معنی سے مختلف نہیں ہے (۱) چنانچہ  
شافعیہ میں سے بیجوری نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ استعاذہ ما کو  
پناہ سے بچنے کے لئے صاحب قوت و شوکت کی پناہ طلب کرنا  
ہے (۲)، در کسی کا اعوذ باللہ کہنا لفظاً خبر ہے، لیکن معنی دعا ہے (۳)۔  
لیکن لفظ استعاذہ جب مطلق بولا جائے، خاص طور پر تمامت  
قرآن یا نماز کے موقع پر تو اس سے مراد (اعوذ باللہ من  
الشیطان الرجیم) یا اس کے ہم معنی کوئی لفظ کہنا ہوتا ہے جس کا  
بیان مختصر یہ آ رہا ہے۔

### متعلقہ الفاظ:

دعا:

۲- دعا استعاذہ سے عام ہے، چنانچہ وہ حصول خیر یا دفع شر و ہنوں

(۱) تاج المروسی (مؤید ابن ماجہ میں ۲۰۱ طبع سوم آخر المذاہب ۹۱،  
السنن ۴/ ۲۱۲ طبع دار الفکر۔  
(۲) لغوی علی بن قاسم ۱/ ۱۷۲ طبع مصطفیٰ اعلیٰ۔  
(۳) آخر المروسی ۹۱ طبع المطبعۃ المہدیہ۔



گیا تھا (۱)

جمہور کا استدلال یہ ہے کہ یہ ہر خبیث کے لیے ہے اور میت میں وہ بوب مراد نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے سنت ہونے پر سلف کا اجماع ہے (۱) اور اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے اسے ترک کرنا بھی مروی ہے (۲) اور حضور ﷺ سے ترک کا ثبوت امر کو وہ بوب سے سہیت کی طرف پھرنے کے لیے کافی ہے (۳)۔

### محل استعاذہ:

۷۔ ستر آں کریم کی تلاوت کے وقت استعاذہ کب یا جائے؟ اس سلسلہ میں قرآن و سنت کی تین راہیں ہیں: پہلی راہ یہ ہے کہ استعاذہ تراویح سے پہلے ہو اور جمہور کا قول یہی ہے۔ دین اہل ری نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور اس کے خلاف قول کے صحیح ہونے کی غی کی ہے (۳) اس پر جمہور کا استدلال اس روایت سے ہے جسے امر تراویح نے حد کے ساتھ مائع عن نبیر بن مطعم سے نقل کیا ہے: ”انتم یحبون ان یقول قبل القراءة: أعوذ بالله من الشیطان الرجیم“ (۵) (رسول اللہ ﷺ تراویح سے

ستعاذہ کے مقامات

قرأت قرآن کے سے استعاذہ:

۵۔ ۷۔ اس پر تعلق ہے کہ استعاذہ (اعوذ بالله من الشیطان الرجیم) قرآن کریم کا جز نہیں ہے، بین تلاوت قرآن کے لیے مطلوب ہے۔ چونکہ قرآن کی تلاوت ہم عبادت ہے، جس سے روئے کے سے شیطان بھرپور کوشش کرتا ہے۔ نیز تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے کلام کے ذریعہ اس سے ہم کلام ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ چھٹی طرح تلاوت کرنے والے کو پسند فرماتے ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو جب اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو تو اس وقت شیطان کو مانع کرنے کے سے قاری کو استعاذہ کا حکم یا یا ہے (۲)۔

### ستعاذہ کا حکم:

۶۔ جمہور فقہاء، استعاذہ کو سنت کہتے ہیں، اور علماء اہل ثری سے منقول ہے کہ وہ واجب ہے، اس کا استدلال اس آیت کے طاری انداز سے ہے: ”لقد قرأت القرآن واستعذ بالله“ (۳) (و جب آپ قرآن پر پڑھتے تھے تو اللہ کی پناہ مانگ یا کیجئے)۔ اور اس سے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کی پابندی فرمائی ہے، نیز اس لیے کہ یہ شیطان کے شر کو دور کرتا ہے، اور جس کے بغیر واجب کا اتمام نہ ہو وہ خود واجب ہوتا ہے (۴)۔

(۱) الاذنی ۱۳/۲۲۹، البحر الرائق ۱/۲۸۸، ص ۲۸۸، شرح الہد یہ ۲۵۳/۱

(۲) مسلم میں حضرت عائشہ کی روایت ہے وہ فرماتی ہیں: ”کان رسول اللہ ﷺ یستعذ بالصلاۃ بالنکیر والقراءۃ بالحمد لله رب العالمین“ (رسول اللہ ﷺ بھیجے اور الحمد سے نماز شروع فرمایا کرتے تھے) (صحیح مسلم ۱/۳۵۷ طبع عینی مجلس)۔

(۳) البیروت ۱۳/۱ طبع مطاوع

(۴) البیروت ۱۳/۳۰، کشاف القناع ۱/۳۳۰ طبع مکتبۃ انصار الحدیث بیاض، المشر فی القراءات ۲۵۵/۱

(۵) حدیث: ”ان النبی ﷺ کان یقول قبل القراءة: ....“ کی روایت احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حذیر بن مطعم سے کیا ہے۔ اور احمد نے اسے ابو امامہ سے روایت کیا ہے اس کی سند میں بعض ایسے روایات ہیں جس کا امام ذکری نے کیا ہے (تحفہ المسیر ۱/۲۲۹-۲۳۰ طبع مکتبۃ احیاء الفیہ

(۱) الخرش ۱۳/۱ طبع دار ماوریروت، فتح الباری ۲/۳۲۱

(۲) مقرئیں ۱/۱۶، البحر الرائق ۱/۹۱، غایۃ المغان ۱/۱۱۰

(۳) سورۃ کل ۱/۹۸

(۴) البحر الرائق ۱/۳۳۸، ص ۳۳۸، مع فتح الباری ۱/۲۰۳، البیروت ۱/۳۳۲، الحاج والکیل ۱/۵۳۳، کل ۱/۵۳۳، المجموع ۲۵/۲۵۵، مطالب ولی ۱/۵۹۹، الاذنی ۱۳/۲۲۹



## استعاذہ ۸

### استعاذہ میں جبر و اختفاء

۸۔ استعاذہ کے جبر و اختفاء میں فقہاء فقہاء کی متعدد روایات ہیں:

پہلی رائے یہ ہے کہ استعاذہ میں جبر مستحب ہے، یہی ثانیہ کا قول ہے (۱)، اور امام احمد کی ایک روایت ہے (۲)، اور امر قرأت کے ایک یہی مختار ہے۔ اس میں صرف حمزہ اور اس کے موافقین کا اختلاف ہے۔ حاکم ابو عمرو نے اپنی جامع میں بیان کیا ہے کہ افتتاح قرآن کے وقت ”پورے قرآن میں قاری جب بھی عرض کرے یا تلتیس کا آغاز کرے تو پورا بلند استعاذہ کہنے میں مجھے کسی کا اختلاف معلوم نہیں، البتہ نافع اور حمزہ سے اختلاف منقول ہے (۳)۔ اور امام ابو شامہ نے جبر کے مطلقاً مختار ہونے کو اس صورت کے ساتھ مقید کیا ہے جب وہاں کوئی اس کی قرأت سن رہا ہو، یہ نکتہ خود میں جبر شعار قرأت کے اظہار کے لئے ہے، جیسے تبدیہ و ربکیرات عیدین میں جبر، اور اس کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ سننے والا قرأت کے شروع ہی سے سننے کے لئے خاموش ہو جائے گا، اس سے قرأت کا کوئی جز، فوت نہ ہوگا، اور اگر خود میں اختفاء کیا جائے تو سننے والے کو قرأت کا علم اس کا کچھ حصہ فوت ہو جانے کے بعد ہی ہوگا، اسی وجہ سے مار کے اندر رہ مار کے باہر قرأت میں فرق کیا جاتا ہے، چنانچہ نماز میں اختفاء مختار ہے، اس لئے کہ مقتدی ربکیر تحریر عی کے وقت سے سننے کے لئے خاموش رہتا ہے (۴)۔

دوسری رائے یہ ہے کہ جبر و اختفاء دونوں کا اختیار ہے، حنفیہ کے نزدیک یہی صحیح ہے، ابن عابدین نے کہا ہے کہ البتہ ۳، امت کرنے والا امر قرأت میں سے اپنے امام کی اتباع کرے، اور حمزہ کے علاوہ

پیشے ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ استعاذہ کا قرأت پر مقدم ہونا ہی سنت ہے، اس باقی رہ گیا استعاذہ کے لئے قرأت کا سبب ہونا تو ”لاستعذ“ میں ”قا“ اس کے سبب ہونے پر دلالت کرتا ہے، معنی درست ہونے کے ہے ”الادادہ“ (اداء ادب قراءہ القرآن) کو مقدمہ مانا جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ عمل سے نفاذ پر استعاذہ مناسب نہیں ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ استعاذہ قرأت کے بعد ہو، یہ قول حمزہ ابو حاتم کی طرف منسوب ہے، اور ابو یوسف، ابن یزید، ابو یوسف، ابو حاتم سے منقول ہے، یہ امام مالک سے بھی نقل آیا ہے، ان کا عمل اس ”امت کے ظاہر پر ہے“ ”فإذا قرأت القرآن فاستعذ بالله“ (۵) جب آپ قرآن پر سے نہیں تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ استعاذہ قرأت کے بعد ہو، اور ”قا“ یہاں پر تحریک کے لئے ہے، اور جن حضرات سے یہ منقول ہے ان سے اس کی نقل کے صحیح ہونے کی صاحب کتاب الشرح نے تردید کی ہے (۱)۔

تیسری رائے یہ ہے کہ استعاذہ قرأت سے پہلے بھی ہے، بعد میں بھی ہے، اس کو امام رازی نے ذکر کیا ہے، یہ قول ابن کثیر سے منقول ہے، امام ابن کثیر کی رائے ان سے بھی صحت عمل کی تردید کی ہے (۲)۔

(۱) مدینہ، ابن ماجہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”یسبحون اللہ علی الخوف من الشیطان الرجیم“ حافظ ابو یوسف نے الرواۃ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں کلام ہے (سنن ابن ماجہ حتمی محمد بن عبد البر علی ۲۶۶۸ طبع عینی ۱۲۷۲ھ)۔

(۲) اشتر فی القراءات اشتر ۱/ ۲۵۳۔

(۳) اشتر فی القراءات اشتر ۱/ ۲۵۳ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع المطبعہ التجاریہ۔

- (۱) المجموع ۴/ ۲۵۵۳۳
- (۲) لغزوع ۸/ ۳۰۴ طبع بول لہار
- (۳) اشتر فی القراءات اشتر ۱/ ۲۵۲
- (۴) اشتر فی القراءات اشتر ۱/ ۲۵۳



مستحب ہے یعنی سننے والے کا خاصوش ہو کر سننا اور متوجہ ہونا، اور  
صیوں میں ہو جو نہیں ہے (۱)۔

### انفاء کا مفہوم:

۱۰- انفاء سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں ابن الجزری نے  
متناسبات کا اختلاف دیکھا ہے، دفرماتے ہیں کہ بہت سے قراء  
کہتے ہیں کہ اس سے مراد پوشیدہ رکنا ہے، اور ثمالی نے  
شاہی کے کلام کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ اس قول کے مطابق بغیر  
تلفظ کے ال ہی ال میں استعاذہ کر لینا کافی ہے، اور جمہور کا قول یہ  
ہے کہ انفاء سے مراد سراپا ہونا ہے، اور دھیری نے شاہی کے کلام کا  
مطلب یہی بیان کیا ہے، اس قول کے مطابق اس طرح تلفظ کرنا کہ  
خود سن لے ضروری ہے، اور یہی صحیح ہے، کیونکہ متقدمین نے صریحت  
کی ہے کہ انفاء حیر کی صمد ہے، اور حیر کی صمد ہونے کا مقاصد یہ ہے کہ  
اس کو اپنا صابا لے (۲)۔

استعاذہ کے الفاظ کیا ہیں اور ان میں افضل کون ہے؟

۱۱- قرآن ہدایت کے یہاں استعاذہ کے لئے دو طرح کے الفاظ  
ہیں، پہلا الفاظ: "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے، جیسا  
کہ سورہ بقرہ میں آیت میں ہے: "فإذا قرأت القرآن فاستعذ  
باللہ من الشیطان الرجیم" (۳) (تو جب پڑھتے ہو تو  
شیطان مرید (کے شر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے)۔ ابو عمرو  
عاصم نے روایت کی ہے کہ اللہ نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ ابن الجزری

تمام ائمہ قرأت استعاذہ میں حیر کے قائل ہیں، صرف حمزہ اس میں  
خفاء کرتے ہیں (۱)، اور یہی حجاب کا قول ہے (۲)۔

تیسری رائے یہ ہے کہ مطلقاً انفاء ہو، حقیقہ کا ایک قول اور حجاب کی  
ایک روایت یہی ہے (۳)، اور حمزہ کی بھی ایک روایت یہی ہے (۴)۔  
چوتھی رائے یہ ہے کہ صرف فاتحہ شروع کرتے وقت خود میں حیر  
بجائے گا، اور باقی پورے قرآن میں انفاء بجا جائے گا، حمزہ کی  
دوسری روایت یہی ہے (۵)۔

خارج نمبر ۱: استعاذہ کے مسئلہ میں مالکیہ کی رائے مجھے معلوم نہیں  
ہو سکی، لیکن ابن السبکی کی روایت سے اس کا اندازہ ہوتا ہے، ان سے  
ابن مدینہ کے استعاذہ کے متعلق معلوم کیا گیا کہ وہ استعاذہ میں جم  
کرتے تھے، انفاء؟ صیوں۔ فرمایا کہ ہم نہ جہ کرتے تھے نہ انفاء،  
بلکہ ہم تو استعاذہ ہی نہیں کرتے تھے (۶)۔

بعض وہ مقامات جن میں استعاذہ سزا مستحب ہے:

۹- جہاں استعاذہ سزا مستحب ہے، ایسی بعض جگہوں کا ذکر ابن  
الجزری نے کیا ہے، بل یہ کہ انسان تنہائی میں قرأت کرے، غلو  
قرأت سر ہو یا جہاں، اور یہ کہ انسان سزا قرات کرے،  
تیسرے یہ کہ انسان بدتر کرے، قرأت کی ابتدا نہ کر رہا ہو، وعود  
باندھ رہا ہو، پڑھے، تاکہ قرأت میں اتصال رہے اور کوئی اجنبی چیز  
(غیر قرآن) درمیان میں نہ آئے، اس لئے کہ جس وجہ سے جم

(۱) ابن عابدی ۳۴۸ طبع بلاق۔

(۲) الفروع ۳۹۳۔

(۳) سہد و نور ص ۳۰۔

(۴) اشترقی القراءات اشتر ۲۵۲۔

(۵) حوالہ سابق ۲۵۳۔

(۶) حوالہ سابق ۲۵۴۔

(۱) اشترقی القراءات اشتر ۲۵۳، البحر الطی علی نہایت الحیر ۲۵۴ طبع  
مصطفیٰ نجفی۔

(۲) اشترقی القراءات اشتر ۲۵۴۔

(۳) سورہ بقرہ ۹۸۔



کہتے ہیں کہ روایت کے اعتبار سے تمام اے کفر و یک کی مختار ہے،  
ورہو الحسن و خاوی نے اپنی کتاب (جمال القراء) میں کہا ہے کہ اسی پر  
مت کا جماع ہے۔ انشراح میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے  
ساتھ منقول ہے کہ آپ ﷺ قراءت اور وہ تمام تہذبات کے  
لئے رعی الفاظ سے استعاذہ کرتے تھے، ابو عمرو وانی کہتے ہیں کہ  
عام فقہاء و علماء امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد و یہ دینے انی کو  
اختیار فرمایا ہے (۱)۔

غصہ کو دور کرنے کے لئے مصیبتیں وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کا  
رشد و مروی ہے کہ "لو قال: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم  
لمذهب عنه ما بعد" (۲) (اگر کوئی شخص اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے گا تو اس کا غصہ قیادہ دور ہو جائے گا)، اور  
مصیبتیں کے علاوہ دوسرے کتابوں میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے رسول  
اللہ ﷺ کے سامنے "أعوذ بالله السميع العليم" پڑھا تو  
آپ ﷺ نے فرمایا: "قل: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم،  
وهكذا أخذته عن جبريل عن ميكائيل عن اللوح  
المحفوظ" (۳) (أعوذ بالله من الشيطان الرجيم) "یہو، اسی  
طرح میں نے جبریل سے انہوں نے میکائیل سے اور انہوں نے  
لوح محفوظ سے لیا ہے)۔

روہر الفاظ: "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم إن الله هو  
السميع العليم" ہے جو اہل مدینہ سے نقل کیا گیا ہے، ورامہ رزی  
نے اپنی تفسیر میں امام احمد سے اس کو نقل کیا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد ہے: "واقفا برعك من الشيطان برع فاستعد  
بالله إنه هو السميع العليم" (۱) (اور اگر (ایسے وقت میں)  
آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ دوسرے آنے لگیں تو (نورا) اللہ کی  
ناد مانگ لیا کیجئے، بلاشبہ وہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا  
ہے)۔ عمر بن خطاب، مسلم بن یسار، بن یزید و ثوری سے یہی  
مروی ہے، اسی کو نافع، ابن عامر اور کسائی نے اختیار کیا ہے (۲)۔

تیسرے الفاظ: "أعوذ بالسميع العليم من الشيطان الرجيم"  
ہے، "انشراح" میں ہے کہ یہ ابن سیرین کا قول ہے۔

چوتھے الفاظ: "اللهم بني أعوذ بك من الشيطان الرجيم"  
ہے، اس کو ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود  
سے مروی نقل کیا ہے، اور "انشراح" میں ہے کہ اس کی روایت ابو داؤد  
نے کی ہے۔

صاحب انشراح نے کچھ دیگر نقاط بھی دیے ہیں۔

#### ۱۔ استعاذہ پر وقف:

۱۲۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ بِرَدْفِ الرَّكْعَةِ کے اس کے مابعد کو شرط کرنا جائز ہے،  
خود اس کا مابعد۔ سم اللہ ہو یا کوئی، غیر تہذیبیہ، اور عود باللہ کو اس کے  
مابعد سے مابعد پڑھنا بھی جائز ہے، "نوں صورتیں درست ہیں، دینی  
کے حکام سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ کو۔ سم اللہ سے مابعد پڑھنا  
ریا و دستہ ہے، اور دین شیطان اور شرع لفظ نے صرف اسی کو ذکر کیا  
ہے کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ کو۔ سم اللہ سے مابعد پڑھنا جائز ہے۔ "رکوعی۔ سم اللہ نہ

(۱) سورۃ فہلت ۳۶

(۲) انشراح فی القراءات اشتر ۲۵۰، المصنوع ۳۳۱۔

(۱) انشراح فی القراءات اشتر ۲۳۳، المصنوع علی سرائی ملاح ۳۱۱۔

(۲) غصہ کو دور کرنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی روایت بخاری  
سے سیمان بن جرد سے کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "بني لا علم كلمة  
لو قال: لمذهب عنه ما بعد لو قال: أعوذ بالله من الشيطان  
الرجيم" (مجھے ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر کوئی وہ کلمہ کہے تو یقیناً اس کا غصہ ختم  
ہو جائے، وہ یہ ہے کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے) (فتح  
المری ۵۱۸، طبع استغیہ کی)

(۳) ابن الجردی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب اور سند کے اعتبار سے بھتر ہے  
انشراح فی القراءات اشتر ۲۳۳، فتح کردہ المکتبۃ النجاریہ۔



پڑھے تو نعوذ باللہ پر سکوت نہ زیادہ بہتہ ہے، بین اس کو لا کر پڑھنا بھی جائز ہے (۱)۔

جبکہ ان کام کے لئے مخصوص ہو یعنی نے اس قول کی نسبت امام مالک کی طرف کی ہے (۱)۔

تلاوت کے منقطع ہو جانے پر تعوذ کا مادہ:

۱۳- بیت اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْاَسْرِ مَذْرُوْیْ وِجْہ سے ۱۴ بیت رک ہے، وہ غرض وہ سوال ہو یا کوئی دگر بکلام بین تمامت ہی سے متعلق ہو، وہ استعاذہ کا عادیہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ ایک ہی تمامت ہے (۲)۔ (مطلب اولیٰ انہی) میں ہے کہ استعاذہ کا عادیہ اس وقت نہیں کیا جائے گا جب تمامت کرے، لے گا یہ پڑھ کر ۱۱۰ کوک وہ اس غرض کے ختم ہوتے ہی تمامت کی تکمیل کرے گا (۳)۔ اگر یہ بکلام تمامت سے متعلق نہ ہو یا تمامت کا رونا چوڑے سے لا پرواہی کی وجہ سے ہو تو تعوذ کا عادیہ کرے (۴)۔ نووی نے کہا ہے کہ طویل سکوت اور طویل کلام بھی عادیہ کا سبب ہے (۵)۔

بیت اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْاَسْرِ مَذْرُوْیْ وِجْہ سے ۱۴ بیت رک ہے، وہ غرض وہ سوال ہو یا کوئی دگر بکلام بین تمامت ہی سے متعلق ہو، وہ استعاذہ کا عادیہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ ایک ہی تمامت ہے (۲)۔ (مطلب اولیٰ انہی) میں ہے کہ استعاذہ کا عادیہ اس وقت نہیں کیا جائے گا جب تمامت کرے، لے گا یہ پڑھ کر ۱۱۰ کوک وہ اس غرض کے ختم ہوتے ہی تمامت کی تکمیل کرے گا (۳)۔ اگر یہ بکلام تمامت سے متعلق نہ ہو یا تمامت کا رونا چوڑے سے لا پرواہی کی وجہ سے ہو تو تعوذ کا عادیہ کرے (۴)۔ نووی نے کہا ہے کہ طویل سکوت اور طویل کلام بھی عادیہ کا سبب ہے (۵)۔

بیت اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْاَسْرِ مَذْرُوْیْ وِجْہ سے ۱۴ بیت رک ہے، وہ غرض وہ سوال ہو یا کوئی دگر بکلام بین تمامت ہی سے متعلق ہو، وہ استعاذہ کا عادیہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ ایک ہی تمامت ہے (۲)۔ (مطلب اولیٰ انہی) میں ہے کہ استعاذہ کا عادیہ اس وقت نہیں کیا جائے گا جب تمامت کرے، لے گا یہ پڑھ کر ۱۱۰ کوک وہ اس غرض کے ختم ہوتے ہی تمامت کی تکمیل کرے گا (۳)۔ اگر یہ بکلام تمامت سے متعلق نہ ہو یا تمامت کا رونا چوڑے سے لا پرواہی کی وجہ سے ہو تو تعوذ کا عادیہ کرے (۴)۔ نووی نے کہا ہے کہ طویل سکوت اور طویل کلام بھی عادیہ کا سبب ہے (۵)۔

۱۴- بیت اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْاَسْرِ مَذْرُوْیْ وِجْہ سے ۱۴ بیت رک ہے، وہ غرض وہ سوال ہو یا کوئی دگر بکلام بین تمامت ہی سے متعلق ہو، وہ استعاذہ کا عادیہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ ایک ہی تمامت ہے (۲)۔ (مطلب اولیٰ انہی) میں ہے کہ استعاذہ کا عادیہ اس وقت نہیں کیا جائے گا جب تمامت کرے، لے گا یہ پڑھ کر ۱۱۰ کوک وہ اس غرض کے ختم ہوتے ہی تمامت کی تکمیل کرے گا (۳)۔ اگر یہ بکلام تمامت سے متعلق نہ ہو یا تمامت کا رونا چوڑے سے لا پرواہی کی وجہ سے ہو تو تعوذ کا عادیہ کرے (۴)۔ نووی نے کہا ہے کہ طویل سکوت اور طویل کلام بھی عادیہ کا سبب ہے (۵)۔

بیت اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْاَسْرِ مَذْرُوْیْ وِجْہ سے ۱۴ بیت رک ہے، وہ غرض وہ سوال ہو یا کوئی دگر بکلام بین تمامت ہی سے متعلق ہو، وہ استعاذہ کا عادیہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ ایک ہی تمامت ہے (۲)۔ (مطلب اولیٰ انہی) میں ہے کہ استعاذہ کا عادیہ اس وقت نہیں کیا جائے گا جب تمامت کرے، لے گا یہ پڑھ کر ۱۱۰ کوک وہ اس غرض کے ختم ہوتے ہی تمامت کی تکمیل کرے گا (۳)۔ اگر یہ بکلام تمامت سے متعلق نہ ہو یا تمامت کا رونا چوڑے سے لا پرواہی کی وجہ سے ہو تو تعوذ کا عادیہ کرے (۴)۔ نووی نے کہا ہے کہ طویل سکوت اور طویل کلام بھی عادیہ کا سبب ہے (۵)۔

بیت اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْاَسْرِ مَذْرُوْیْ وِجْہ سے ۱۴ بیت رک ہے، وہ غرض وہ سوال ہو یا کوئی دگر بکلام بین تمامت ہی سے متعلق ہو، وہ استعاذہ کا عادیہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ ایک ہی تمامت ہے (۲)۔ (مطلب اولیٰ انہی) میں ہے کہ استعاذہ کا عادیہ اس وقت نہیں کیا جائے گا جب تمامت کرے، لے گا یہ پڑھ کر ۱۱۰ کوک وہ اس غرض کے ختم ہوتے ہی تمامت کی تکمیل کرے گا (۳)۔ اگر یہ بکلام تمامت سے متعلق نہ ہو یا تمامت کا رونا چوڑے سے لا پرواہی کی وجہ سے ہو تو تعوذ کا عادیہ کرے (۴)۔ نووی نے کہا ہے کہ طویل سکوت اور طویل کلام بھی عادیہ کا سبب ہے (۵)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۳۰ طبع بیروت، المشرح الصغیر ۸۹۰ م تا ۸۹۱ م طبع کردہ دار المعارف، نہایت مختصراً ۱۲۷-۱۲۸، المجموع ۲۷۷ م تا ۲۷۸ م طبع کردہ المکتبۃ الحالیہ، عمدة القاری ۶۹۹، الکافی ۱۱۱ م تا ۱۱۲ م طبع کردہ المکتبۃ الحالیہ۔

(۲) ساتھ مراجع۔

(۳) حدیث ۳۳ اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ... کی روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد و ترمذی نے حضرت انس سے کی ہے (المناجیح جامع الاصول فی احادیث الرسول ص ۹۱ م تا ۹۲ م طبع کردہ دار المعارف، عمدة القاری ۶۹۹، الکافی ۱۱۱ م تا ۱۱۲ م طبع کردہ المکتبۃ الحالیہ۔

(۴) انہی مع المشرح الکبیر ۱۶۲ طبع مکتبۃ الحالیہ۔

(۱) اشتر فی مقدمات اشتر ۲۵۷۔

(۲) اشتر فی مقدمات اشتر ۲۵۹، مطالب ولی انہی ۵۹۹۔

(۳) مطالب ولی انہی ۵۹۹۔

(۴) اشتر فی مقدمات اشتر ۲۵۹، مطالب ولی انہی ۵۹۹۔

(۵) المجموع ۳۵۔



ہے۔ اس لئے کہ ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا يعجز أحدكم إذا دخل مرقه أن يقول: اللهم إني أعوذ بك من الرجس النجس المحيث المغيث الشيطان الرجيم" (۱) جب تم میں سے کوئی بیت اثناء جائے تو تضرع کر لیا کرے، "اللهم إني أعوذ بك من الرجس النجس المحيث المغيث الشيطان الرجيم"۔

غیث "با" کے ضمیر کے ساتھ ذکر شیاطین، اور انہما: مؤنث شیاطین ہیں۔ اور بوجہ کہتے ہیں کہ غیث "با" کے مکون کے ساتھ شر کو کہتے ہیں، اور انہما: مؤنث سے مراد شیاطین ہیں (۲)۔ خطاب کہتے ہیں کہ اس جگہ کے لئے استعاذہ کو وہاں سے خاص کیا گیا ہے:

وہ: اس سے کہ یہ تنہائی کی جگہ ہے، رفتہ کی قدرت سے شیاطین کا جہوت میں تاشاؤ نہیں ہوتا جتنا علوت میں ہوتا ہے۔  
وہ: اس سے کہ بیت اثناء گندہ کی جگہ ہے، وہاں رہاں سے اللہ کا اثر نہیں یا جاتا، تو شیطان کو ذکر اللہ سے خالی موقع ہاتھ آ جاتا ہے، چونکہ اس کو تو صرف اللہ کا درسی نفع رہتا ہے، اسی لئے اس سے پہلے استعاذہ کا حکم دیا گیا تاکہ وہ نکلنے تک استعاذہ کو اپنے اور شیطان کے درمیان پیو کا رعبہ بنا لے (۳)۔

(۱) جامعہ اشروانی و ابن کاسم اعبادی ۱/ ۱۷۳ طبع دارماں، انصاری مع الشرح الکبیر ۱/ ۱۶۲ طبع مطبعہ النباء اور حدیث: لا يعجز أحدكم... کی روایت ابن ماجہ سے ابو امامہؓ کی ہے اور نوکد میں حافظ یحییٰ نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے (سنن ابن ماجہ تصحیح محمد فؤاد عبدالباقی ۱۰/ ۱۰۹ طبع عین النسخ ۱۳۷۲ھ)۔

(۲) غامر ادوسی متی ہیں، مکرر حدیث میں یہ متی مرادوا بعید ہے اس لئے کہ ذکر شیاطین کو پھر ذکر صرف مؤنث شیاطین سے استعاذہ کیے درست ہو سکتا ہے اور تنہا جب ذکر کیا جائے تو بھی ذکر کا ذکر ہوتا ہے۔

۳- طاب ۱/ ۲۷۹

حصول طہارت کے لئے استعاذہ:

۱۶- خادہی نے خفیہ کا مذہب بیان کیا ہے کہ استعاذہ تسمیہ سے پہلے کیا جائے، لیکن انہوں نے اس کے حکم کی وضاحت نہیں فرمائی (۱)۔

تسمیہ کے لئے ایک وضو میں تسمیہ سے پہلے سری طور پر استعاذہ مستحب ہے، ثروانی کہتے ہیں کہ اس کے بعد یہ اضافہ کیا جائے: "الحمد لله الذي جعل الماء طهورا، والإسلام يورا، رب أعوذ بك من همرات الشياطين، وأعوذ بك رب في محضرون" (۲) (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خاص ہیں جس نے پانی کو، رعبہ طہارت و پانی و رسد، کو نور بنایا، میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیاطین کی چھینہ خاندوں سے، رعبہ کی پناہ چاہتا ہوں اسے رب اس سے کہ وہ میرے پاس آویں)۔

مالکیہ کے یہاں وضو کے آخر میں تشہدین اور شروع میں بسم اللہ کے علاوہ کوئی دُعا نہ بتاتے ہیں (۳)۔ اور حنابلہ کے مسلک میں استعاذہ کے تعلق کوئی نہایت حدت نہیں ملتی۔

ہماری معلومات کے مطابق غسل، رعبہ کے وقت استعاذہ کے بارے میں فقہاء نے بحث ہی نہیں کی، البتہ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ غسل سے قبل وضو مندوب ہے، لہذا وضو کے وقت استعاذہ کے سبب احکام یہاں بھی جاری ہوں گے۔ ابن مصلح نے اپنی کتاب "أقروء" میں بہت عمدہ بات کہی ہے کہ تعوذ ہر نیکی و طاعت کے وقت مستحب ہے (۴)۔ اس میں یہ اور اس جیسے دیگر اعمال داخل ہیں۔

(۱) جامعہ الخطاوی علی مرآۃ الفقہ ۱/ ۳۷۷

(۲) اشروانی علی التحدیث مع جامعہ ابن کاسم اعبادی ۱/ ۲۲۳، نہایت المحتاج ۱/ ۶۸۔

(۳) طہری علی کون ہاشم جامعہ اشروانی ۱/ ۱۵۰، شرح سراج علی منظومہ ابن ماثر ۱/ ۱۷۱۔

(۴) اقروء ۱/ ۳۰۴



مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت استعاذہ:

۱- مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت استعاذہ مندوب ہے، اور مسجد میں داخل ہوتے وقت استعاذہ کے الفاظ حدیث میں یہ ہیں: "اعوذ باللہ العظیم، وبوجهہ الکریم، وسلطانہ القلیم من الشیطان الرجیم" ( ) الحمد لله اللہم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد، الہم اعمد لی دینی، والفتح لی ابواب رحمتک ( ) میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی، اس کی کریم ذات اور اس کی قدیم بادشاہی کی شیطان مردود سے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں، اے اللہ! درود و سلام ہو محمد ﷺ پر اور اس کی آل پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اس دعا کے بعد، بسم اللہ کہے، اور داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیچ مسجد میں رکھے، اور نکلتے وقت پٹے دیں پیچ نکالے، نیز نکلتے وقت مذکورہ پوری دعا پڑھے، البتہ نکلتے وقت "ابواب رحمتک" کی جگہ "ابواب فصلک" کہے (۲)۔

اس مسئلہ میں ہمیں حنفیہ کا کوئی قول نہیں ملا۔

شافعیہ اور حنابلہ کے یہاں مسجد سے نکلتے وقت بھی استعاذہ کے مندوب ہونے کی صراحت ہے، شافعیہ کہتے ہیں کہ مسجد سے نکلتے وقت بھی استعاذہ کے لئے یہی الفاظ کہے جائیں جو داخل ہوتے وقت کہے جاتے ہیں، اور حنابلہ نے اس کے لئے حدیث میں وارد ذیل کے الفاظ کو اختیار کیا ہے: "اللہم اہی اعود بک من

( ) حدیث: "اعوذ باللہ العظیم..." کی روایت ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے (عون المجہد ۱/۵۷ طبع المکتبۃ بنی الجہد ۳۸۰۵۴۷) شرح کردہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

۲ اختراعات العربیہ شرح لادکار النوویہ ۱/۳۴۱-۳۴۲

ابلیس وجودہ" (۱) (اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں شیطان اور اس کے لشکر میں سے)۔

حنفیہ مالکیہ کے یہاں اس سلسلہ میں کچھ نہیں ملتا، البتہ حنفیہ نے مسجد حرام سے نکلتے وقت استعاذہ کو ضروری قرار دیا ہے (۲)۔

نماز میں استعاذہ:

۱ استعاذہ کا حکم:

۱۸- نماز میں استعاذہ حنفیہ (۳) اور شافعیہ کے نزدیک سنت ہے، حنابلہ کا بھی مذہب یہی ہے، اور امام احمد کی ایک روایت اس کے وجوب کی ہے (۴)۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ نوافل میں استعاذہ جائز اور فرض میں مکروہ ہے (۵)۔

ان قبل پر استدلال کے لئے وہ دلائل کافی ہیں جو حدیث قرآن کے وقت استعاذہ کے احکام میں بیان کئے چکے ہیں، البتہ مالکیہ کے یہاں جو کراہت ہے اس سلسلہ میں اس کی دلیل یہ ہے کہ شیطان اور تکبیر کے وقت چہرہ پر بھگ چاتا ہے، نیز ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اسوں نے فرمایا: "صلیت خلف رسول اللہ ﷺ و خلف ابی بکر و عمر

(۱) حدیث: "اللہم اہی اعود بک..." کی روایت ابن اسلم سے "اصول الیوم واللیلۃ" میں حضرت ابوالمہدی سفید کے ساتھ کی ہے اور اس حدیث کے ضعیف، موقوف، منقطع اور مرسل متعدد طرق ہیں (اختراعات العربیہ ۱/۵۷۲، ۵۷۳ طبع دارالکتب العلمیہ)۔

(۲) ذیل علی شرح الحجج ۲/۲۳۲ کشاف القناع ۱/۳۰۰-۳۰۱، شرح منہاج لخطبۃ ابن ماثر ۲/۱۳۷۔

(۳) ابن ماجہ ۱/۲۲۳ طبع سوم۔

(۴) صاف ۲/۱۱۹۔

(۵) المروئی ۱/۲۳۲ الدوسقی ۱/۲۵۱۔







قیسری رائے یہ ہے کہ جہر مہر کے درمیان اختیار ہے، یہ شافعیہ کا ایک قول ہے، "لام" میں ہے کہ میں عمر اُس ہی دن میں استغاثہ کرتے تھے، اور ابوہریرہؓ کی طور پر استغاثہ کرتے تھے۔

جہر رعت میں استغاثہ کی تکرار:

۲۳- پہلی رعت میں استغاثہ بالاتفاق مشروع ہے، اور دوسری رعتوں میں اس کی تکرار کے تعلق فقہاء میں مختلف ہیں۔ پہلی رائے یہ ہے کہ جہر رعت میں تکرار مستحب ہے، مالکیہ میں سے ابن حبیب کا یہی قول ہے، "اور مالکیہ میں سے کسی کا اس کی مخالفت کرنا منقول نہیں، شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے، اور امام احمد کی بھی ایک روایت یہی ہے، جسے صاحب "الانساب" نے صحیح قرار دیا ہے، بلکہ ابن ابی شیبہؒ کہتے ہیں: اس کی ایک روایت ہے (۲)۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" (۳) (تو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود (کے شر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے)۔ اور یہاں قرآنوں کے درمیان نفل ہو رہا ہے، تو ایسا ہو گیا جیسے خاریج مار میں کسی گولہ سے قرائت منقطع کر دی جائے، اور پھر قرائت شروع نہ کی جائے تو اس وقت غور مستحب ہے، نیز اس سے کہ استغاثہ قرائت سے متعلق ہے تو جب جب قرائت میں تکرار ہو تو استغاثہ بھی کر رہا ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَنُكْسِمُ حسابَ عَصَاكَ" (۴) (اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (سارے جسم) پاک

ہے، ورنہ وہی ہند یہ میں ہے کہ یہی مذہب ہے (۱) اور اس میں مجز بن قدامہ کے مستثنیات کے (۲) حاملہ ان کے ساتھ ہیں، مالکیہ کا بھی یہی قول یہی ہے (۳) شافعیہ کے یہاں بھی یہی رائج ہے (۴)۔ استغاثہ کو مہر اُکھنے کے انتخاب کی دلیل حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول ہے: "اربع بحفصہ الامام، ودكر مسهل العود والنسمة وامس" (۵) (امام چار چیزوں میں اخفاء کرے، اور انہوں نے ان میں سے تعوذ تسمیہ و آئین کا ذکر کیا، دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جہر منقول نہیں (۶)۔

دوسری رائے یہ ہے کہ جہر مستحب ہے، لہذا دوسرے کے ظاہر الفاظ کے مطابق مالکیہ کا قول یہی ہے، اور شافعیہ کا غیر رائج قول بھی یہی ہے، اور بنیاز وہ غیرہ میں جہاں اخفاء مطلوب ہے بسا اوقات سنت کی تعلیم و تالیف قلوب کے لئے جہر کیا جاتا ہے، ابن قدامہ نے اسے مستحب قرار دیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اسی کو ابن تیمیہ نے اختیار کیا ہے، اور "المفرد" میں ہے کہ یہی امام احمد سے صراحت کے ساتھ منقول ہے (۷)۔ استغاثہ میں جہر کو مستحب قرار دینے والوں کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے استغاثہ کو بسم اللہ اور آئین پر قیاس کیا ہے۔

(۱) البدیع ۱/۴۰۳، فتح القدیر ۱/۴۰۴، المعراج ۱/۲۸۸، الفتاویٰ الہندیہ ۲/۷۳۔

(۲) المفرد ۱/۴۰۳، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۵۱۹۔

(۳) المروئی ۱/۲۲۳۔

(۴) المجموع ۳/۳۶۶، الموضہ ۱/۲۳۱، المحل ۱/۳۲۵۔

(۵) حلقہ وراہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لڑیہ ثلاث بحفصہ الامام، الاستعاذہ وبسم اللہ الرحمن الرحیم و امس (امام تین چیزوں میں اخفاء کرے گا استغاثہ بسم اللہ الرحمن الرحیم و آئین) (بیل الاوطار ۳/۳۷۷، فتح کردہ دارالکلیل بیروت)۔

(۶) فتح القدیر ۱/۴۰۳، البدیع ۱/۲۰۳۔

(۷) المروئی ۱/۲۲۳، الموضہ ۱/۲۳۱، المفرد ۱/۳۰۴۔

(۱) المجموع ۳/۳۲۲۔

(۲) الہدایہ ۱/۵۱، المروئی ۱/۲۲۳، المجموع ۳/۳۲۳، المحل ۱/۵۵۳، الانساب ۲/۳۷۳، الفتاویٰ الہندیہ مع المشرح ۱/۵۵۲۔

(۳) سورۃ نمل ۱۸۔

(۴) سورۃ مائدہ ۶۸۔



صاف رلو)۔ "اِس وجہ سے بھی کہ جب استعاذہ پہلی رکت میں شروع ہے تو اشتراکِ ملت کی بنا پر قیاس کرتے ہوئے، پھر رکتوں میں بھی شروع ہوگا۔

دہریہ کہتا ہے کہ دہریہ "اِس کے بعد کی رکتوں میں استعاذہ مکروہ ہے، حنفیہ کا مذہب، ثانیہ کا ایک قول، "اِس کا رائج مذہب یہی ہے (۱)۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ "اِس کوئی شخص دہریہ یا تہمت کرے، دہریہ یا تہمت کے بعد پھر قرأت کرنے کے بعد استعاذہ نہیں کرے گا، کیونکہ نماز پوری نماز کی قرأت کو ایک قرأت بتایا ہے، اللہ مسبوق جب اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس پر قہر ہے (۲)۔

نماز میں استعاذہ کے الفاظ:

۲۴- ثانیہ کے نزدیک نماز میں ان تمام الفاظ سے استعاذہ درست ہے جو شیطان سے پناہ طلب کرنے پر مشتمل ہوں، دہریہ نے اس میں اتنی قید کا اضافہ کیا ہے کہ وہ الفاظ نبی ﷺ سے منقول ہوں، حنابلہ کا بھی یہی مسلک ہے، لہذا ایسے تمام الفاظ سے استعاذہ درست ہے جو منقول ہوں (۳) اور حنفیہ نے "اعوذ" یا "استعیدہ" ہی کو خاص کیا ہے (۴)۔

وہ اس مسئلہ میں مالکیہ کی کوئی صراحت ہمیں نہیں ملی۔

(۱) الہدیہ ۱/۴۳، اختیاریہ علی الہدایہ بہامش فتح القدیر ۱/۴۱۷، البحر الرائق ۱/۳۲۸، ابن ماجہ ۱/۳۵۶، طبع سوم الاصابہ ۱/۱۹۲، الاذی ۱/۳۲۹۔

(۲) فتح الباری ج ۱ ص ۳۰۶۔

(۳) فیصل ۱/۳۵۳، الروضہ ۱/۴۳۱، التجویز ۱/۴۳، الاصابہ ۱/۴۷۔

(۴) البحر الرائق ۱/۳۲۸، الطحاوی علی مراتب الاصلاح ۱/۱۴۱۔

ثانیہ کے ایک مطلقاً سب سے فضل الفاظ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" (۱) میں، یہی حنفیہ کے یہاں مختار ہے، اور سٹر مشائخ حنفیہ، حنابلہ کا بھی یہی قول ہے، "یونکہ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے استعاذہ سے منقول ہیں، بن مضر کہتے ہیں: "جاء عن السیّد السیّد انہ کان یقول قبل القراءۃ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" (رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ قرأت سے قبل "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھا کرتے تھے)۔

امام احمد سے منقول ہے کہ وہ (قرأت سے قبل) "اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطان الرجیم" (۲) پڑھتے تھے، اس لئے کہ ابوسعیدؓ کی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ اور حنبلی نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ اس کے بعد یہ اضافہ کرے گا: "اِنَّ اللہ هو السميع العليم" (۱)۔

فتح القدیر میں ہے کہ "اِنَّ اللہ هو السميع العليم" کا اضافہ مناسب نہیں ہے (۲)۔

(۱) حدیث: "اِنَّ اللہ هو السميع العليم" کان یقول قبل القراءۃ... کی تخریج کذا دیکھئے فقرہ ۷)۔

(۲) حدیث: "اعوذ باللہ السميع العليم..." کی روایت سنن ابی داؤد کے مؤلفین نے حضرت ابوسعیدؓ سے کی ہے، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ اس باب کی سب سے مشہور حدیث ہے، وہ اس کی سند میں کلام کیا گیا ہے۔ (نصب الریاء ۱/۲۳۱، طبع دوم مطبوعات مجلس اعلیٰ، تحت الاحادیث ۲/۵۰) تاج کردہ المکتبۃ الشریعہ شریعہ شریعہ نے کہا ہے کہ اسے احمد نے روایت کیا ہے، وہ اس کے رجال ثقہ ہیں (شمع طرہ ۱/۳۶۵، طبع کردہ مکتبۃ القدی ۱/۳۵۲)۔

(۱) الشرح الکبیر ۱/۵۲۱، البحر الرائق ۱/۳۲۸۔

(۲) البحر الرائق ۱/۳۲۸۔



مقتدی کا استعاذہ:

میں کوئی بات ہمیں نہیں ملی۔

۲۵- امام کے استعاذہ کا حکم وہی ہے جو منفرد کے استعاذہ کا ہے۔

ثانیہ کے نزدیک مقتدی کے لئے استعاذہ مستحب ہے خواہ دوسری

نماز ہو یا چہری (۱)، اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے

(۲)، اس لئے کہ ان کے نزدیک تعوذ ثناء کے تابع ہے، اور امام احمد کی

تیس روایتوں میں سے ایک روایت یہی ہے (۳)۔

امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مقتدی کے لئے استعاذہ مکروہ

تحریکی ہے اس سے نہ استعاذہ وتر انت کے تابع ہے، اور مقتدی پر

ترتیب نہیں ہے مگر وہ استعاذہ وتر لے تو اصح قول کے مطابق

نماز فاسد نہیں ہوگی (۴)، یہی امام احمد کی دوسری روایت ہے، اور ان

کی تیسری روایت یہ ہے کہ اگر وہ امام کی آواز سن رہا ہو تو مکروہ ہے

ورنہ مکروہ نہیں، مالکیہ نے نوائل میں امام اور مقتدی کے لئے اس کے

جواز کو اختیار کیا ہے، اور فرافض کے متعلق پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے

کہ ان کے نزدیک امام و مقتدی دونوں کے لئے مکروہ ہے۔

نماز میں استعاذہ کا موقع:

۲۷- امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک استعاذہ دُغیبہ سے نزو

کے بعد ہے، ایسے ہی ثانیہ کے ر ایک بھی مجاہد کے بعد ہے، اور

امام احمد کا بھی یہی قول ہے اس لئے کہ استعاذہ وتر انت کے تابع

ہے (۱)۔

مالکیہ کے ر ایک اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کے نزدیک

استعاذہ دُغیبہ سے نزو اور سے پہلے ہے، اس سے کہ اس کے ر ایک

استعاذہ ثناء کے تابع ہے، امام احمد کی بھی ایک روایت یہی ہے (۲)۔

نماز جنازہ میں استعاذہ کا حکم اور محل:

۲۸- نماز جنازہ میں استعاذہ کا حکم وہی ہے جو عام نمازوں میں

ہے، اور اس میں بھی وہی اختلافاں ہیں جو عام میں ہیں (۳)۔

سُک کی پناہ لی جائے:

۲۹- پناہ اللہ تعالیٰ کی، انت، صغرات اور اس کے، اء کی طلب کی

جاتی ہے (۱)، بعض حضرات کہتے ہیں کہ تعوذ کے سے قرآن کی

کوئی آیت پڑھنے میں یہ بات ضروری ہے کہ اس آیت میں تعوذ کے

مضموم پر لام انت کرنے، ا کوئی لفظ موجود ہو، کوئی ایسی آیت نہ ہو جو

خطبہ جمعہ میں استعاذہ:

۳۰- حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے پہلے خطبہ میں حمد سے قبل استعاذہ

مسنون ہے (۱)، اور ان کی دلیل سوریہ کا قول ہے، و فرماتے ہیں کہ

میں نے ابو بکر صدیقؓ کو منبر پر "اعوذ باللہ من الشیطان

الرجیم" کہتے ہوئے سنا ہے (۲)، بقیہ مذہب کے ائمہ اس سلسلہ

(۱) الخطاوی علی مرتب الاصلاح ۲۹۱، المروسی ۲۷۱، المفروق ۵۷۹، الفتاویٰ

المجید ۲۷۱۔

(۲) الخطاوی علی مرتب الاصلاح ۲۹۱، المفروق ۵۷۹، فتح الباری ۵۷۹، حاشیہ

المجموع ۳۰۱۔

(۳) المجموع ۲۵۸، کتاب القناع ۱۰۱۔

(۴) المفروق ۵۷۹، کتاب القناع ۵۹۲، تفسیر القرطبی ۱۰۱۔

(۱) المجموع شرح الموطأ ۲۵۹، طبع سوم۔

(۲) ابن ماجہ ۲۵۷، طبع سوم، الموطأ ۱۳۔

(۳) الاصحاح ۲۳۳۔

(۴) ابن ماجہ ۲۳۸، طبع سوم، الموطأ ۲۵۱۔

(۵) ابن ماجہ ۲۳۸۔

۱. المفروق ۵۷۹۔



اس مفہوم سے خالی ہو جیسے آیت دین (۱)۔

جو امور وقتی طور پر انسان کی قدرت میں ہوں ان میں انسان کے ذریعہ بھی استعاذہ جاز ہے، مثلاً: کسی چٹاڑ کھانے والے جانور یا قتل کے راہ سے جمعہ اور انسان سے انسان کی پناہ طلب کرنا۔

وہ دن و شیا طیں کی پناہ طلب کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جن لوگوں نے اس کی پناہ طلب کی انہوں نے ان کی سرکشی میں ضائع کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَأَنذَرْتُكُمْ دَجَاجِلَ مِنَ الْأَنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنْ الدِّهْنِ فَرَّادُ وُهْنٍ دُهْنًا" (۲)۔ ان لوگوں میں بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ وہ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو انہوں نے ان (جنات) کی نجات و رہائی حاصل کی۔

استعاذہ کن چیزوں سے کیا جائے:

۳۰- استعاذہ منہ یعنی جس سے پناہ طلب کی جائے، کا مفصل ذکر مشکل ہے، فقہیہ، حدیث اور فکار کی کتابوں میں بکثرت ان کا ذکر ہے، لہذا ان کی بعض اقسام کی طرف مثل کے طور پر اشارہ کافی ہے۔ ان میں سے یک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات سے بعض صفات کی پہاڑی جائے۔: مرے یہ۔: مثلاً: نفس، دواں، مقامات و ربو، وغیرہ کے شر سے پہاڑی جائے۔: ہم یہ کہ انتہائی نہ حیا پانہ سے انجام بخیر، غفلت، شکی، لذت، بہرہ جاتی، برائی اور غفل سے استعاذہ دیا جائے۔

۱۔ پناہ طلب ہے۔: "وَبُحْبِحُوا بِحِمْيَرٍ لَّيْلًا" جب سلی حیمین پر، جب سلی الکفایہ ہو جاتا ہے، یونکہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ "یو اللہ کا" ۱۔ اطلے، نرم سے پناہ طلب کرے، سے پناہ دے، یو اللہ کا، سطر دے، نرم سے سولی کرے، سے حیا کرے، یو تمہیں پکارے اس کی، نرم پر یلیک ہو، اور یو تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کے حساب کا بدلہ دے" (۳۱)۔

اللہ کی بات سے استعاذہ کرنے والا ایسا وقت استعاذہ کرتا ہے، اس کے حکم کی تعمیل اصطلاح (۱) استعاذہ میں کرنی زیادہ بہتر ہے۔

تعویذات باندھنا:

۳۲- تعویذات باندھنے کے حکم کے لئے اصطلاح (تیمم) کی طرف رجوع کیا جائے۔



(۱) اہم اہم علی النہایہ ۳۱۹/۳۔

(۲) حدیث: "مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ... کی روایت احمد بن حنبل، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان ورماع نے ابن عمرؓ کی ہے، نووی نے بیاض الصالحین میں کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے (فیض القدیر ۵/۱۶۵) مع کردہ اکتبہ النجاشیہ (۳۵۷)۔

پناہ طلب کرنے والے کو پناہ دینا:

۳۱- جو کام اپنی قدرت میں ہو اس میں طلب کرے، لے کو پناہ

اگر ہائی علی فیصلہ ۱۰۵۔

۳۰۶ ص ۶۱۔







د۔ مانگنے کا ایک "اب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے حق کا حوالہ۔" رسول نہ کیا جائے، مثلاً کوئی یہ کہے کہ میں اللہ کی ذات یا اس کے حق کا حوالہ دے رہا ہوں۔ آپ سے فلاں چیز مانگتا ہوں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کو اللہ سوال بنانا لازم آتا ہے (۱)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "لَا يُسَالُ بَوَاجِہِ اللہِ وَلَا الْعِصَہِ" (۲) (اللہ تعالیٰ کی ذات کے ذریعہ صرف جنت کا سوال کیا جائے)۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: "مَنْ سَأَلَ مِنْ سَأَلِ بَوَاجِہِ اللہِ" (۳) (وہ شخص ملعون ہے جو اللہ کی ذات کے ذریعہ سوال کرے)۔

تفصیل کے لئے، دیکھئے: "مطالع (۱) (۲)۔"

سوال میں اصرار کرنے والوں کی مذمت اس طرح کی ہے: "تَعْرِفُهُمْ بِسَيِّئَاتِهِمْ لَا يَنْتَفِلُونَ النَّاسَ بِالْحَقِّ" (۱) (انہیں اس کے شرعی سے بچوں لے گا، وہ لوگوں سے لگ اپت نہیں مانگتے)۔ اصرار کی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ کبھی کبھی عاریت پر، اپنے لئے کوئی حد سے نکال دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خوش کوئی وغیرہ حرام کام کا ارتکاب کر دیتا ہے۔ عاریت پر، اپنے لئے اس کی اصرار کی سبب دراصل عاریت لینے والی عیبتا ہے (۲)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "لَا تُلْحَقُوا فِي الْمَسْأَلَةِ" (۳) (سوال میں اصرار و مضمت نہ کرو)۔

اللہ مانگنے کی ضرورت کو بیان کرنے میں عجز و حار ہے (۴)۔ حج۔ منجملہ آداب کے یہ بھی ہے کہ مانگنے میں دوسروں کے مقابہ میں ٹیک اور صالح لوگوں کو مقدم رکھا جائے۔ کیونکہ ٹیک لوگ مال حال کا شتم کرتے ہیں، اور یہ پاپے و نحوں کے مالک ہوتے ہیں جن سے مجھے کام انجام پاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنْ كُنْتَ سَائِلًا لِأَخِيهِ فَاسْأَلِ الْمَصْلُوحِينَ" (۵) (اگر تم کو سوال کرنا چاہو، مری ہو تو ٹیک لوگوں سے سوال کرو)۔

(۱) المجموع ۶/۲۳۵، الرواۃ ۱/۱۹۲، الفتاویٰ الہندیہ ۲/۳۰۸، ۵/۳۵۱، الخوارزمی ۲/۵۸۲۔

(۲) حدیث: "لَا يُسَالُ..." کی روایت ابو داؤد نے حار سے کی ہے۔ مذہبی نے کہا کہ اس کی سند میں سلیمان بن ساذ ہیں اور در لیلیٰ کا کہنا ہے کہ سلیمان بن ساذ سلیمان بن قمر ہیں۔ صاحب عون المعبود نے اس حدیث کی سند پر تعلق کی اور ملا کر سلیمان بن قمر کے بارے میں متعدد لوگوں کے کلام کیا ہے (عون المعبود ۵/۸۸ طبع استغیہ)۔

(۳) حدیث: "مَنْ سَأَلَ مِنْ سَأَلِ بَوَاجِہِ اللہِ..." کی روایت طبرانی نے اپنی معجم الکبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری سے کی ہے اور اس کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حنفی حراتی نے شرح الامدہ میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے، ہاشمی نے کہا ہے کہ اس میں ایسے رووی بھی ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔ اور دوسری جگہ کہا کہ اسے طبرانی نے اپنے شیخ بن عثمان بن صالح سے روایت کیا ہے، بنی بن عثمان بن صالح ثقہ ہیں اور ان میں کچھ ضعف بھی ہے اور اس کے باقی رجال صحیح کے رجال ہیں (فیض القدیر ۱/۳۲۸ ح کرہ المکتبۃ الاسلامیہ طبع ۱۳۵۷ھ)۔

(۱) سورۃ بقرہ ۳۳۔  
(۲) شرح النووی لکھنؤ ۱۲/۱۲۷، عون المعبود ۲/۳۶۶، تفسیر قرطبی ۳/۳۶۶، تاج التعلی ۶/۳۔  
(۳) اس کی روایت مسلم و نسائی نے حضرت ساذ سے کی ہے (صحیح مسلم ۲/۱۸، طبع عیسیٰ الخلی، سنن نسائی ۵/۳۷، طبع ول مصطفیٰ الخلی ۱۳۸۳ھ)۔  
(۴) احکام ابن ابراہیم ۲/۲۳۰، طبع عیسیٰ الخلی۔  
(۵) حدیث: "إِنْ كُنْتَ سَائِلًا..." کی روایت ابو داؤد (عون المعبود ۵/۶۱، طبع استغیہ) و نسائی (سنن نسائی ۵/۵۷، طبع المعبود لکھنؤ) نے مسلم بن حنفی عن ابن ابراہیم (عن ابراہیم) سے کی ہے۔ عبدالحق نے کہا ہے کہ ابن ابراہیم سے کمر بن ۲۷۷ کے علاوہ کسی کا روایت کرنا مطلوب نہیں (فیض القدیر ۳/۵۳)، طبرانی نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے (ضعیف الجامع الصحیح و زیادہ ۳/۶۲۸ ح کرہ المکتبۃ الاسلامیہ)۔



## استغانت ۱-۵

طرح اس کی طرف متوجہ ہو کر طاعتیں کرنے سے بھی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ** (اور صبر اور نماز سے مدد چاہو)۔

۳- نیز اللہ سے استغانت انسانوں سے ہوتی و جنات سے۔

۴- استغانت جنات سے ہو تو مسموم ہے، اور یہ استغانت بسا اوقات کفر و شرک بن جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَإِنَّهُ كَانَ دَجَالًا مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْحِجْرِ فَأَوْذَوْهُمْ** (۱) **وَهُنَا (۲)** (اور انسانوں میں بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ وہ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو انہوں نے ان (جنات) کی سرشتیں اور بڑھادی)۔

۵- جس چیز میں مدد کرنا انسانوں کے بس میں ہو اس میں انسانوں سے استغانت کے بوجہ پر غفلت کا شاق ہے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ** (۳) (ایک دوسرے کی مدد نیکی اور تقویٰ میں کرتے رہو، اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)۔

اور کبھی کبھی اضطراب کے وقت استغانت واجب ہو جاتی ہے، جیسے کوئی ملاکت میں پھنس جائے اور استغانت کے علاوہ چھلکار کی کوئی راہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلَا تَقْنَطُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى الْهَلَكَةِ** (۴) (اپنے کو اپنے ہاتھوں ملاکت میں نہ ڈالو)۔

قتال میں غیر مسلموں سے استغانت:

۵- معنی اور حوالہ نے جنگ میں مسلمان کے لئے ضرورت پڑنے پر

## استغانت

تعریف:

۱- الاستغاثۃ "استعان" کا مصدر ہے، اور اس کا معنی مدد طلب کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے: **اسْتَعْنَتْهُ وَاسْتَعْنَتْ بِهِ لِمَعْنَاهِ (۱)** (میں نے اس سے مدد طلب کی تو اس نے میری مدد کی)۔  
استغانت کا اصطلاحی معنی لغوی معنی کے دائرہ سے خالی نہیں۔

جمادی حکم:

۲- استغانت کی دو قسمیں ہیں: اللہ تعالیٰ سے استغانت، نیز اللہ سے استغانت۔

اللہ تعالیٰ سے استغانت: چیز میں مطلوب ہے، خواہ مادی چیز ہو مثلاً ضروریات پوری کرنا، جیسے رزق میں، صحت، اور خوب معنوی چیز ہو جیسے پریشانیوں اور غموں کو دور کرنا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا كَافِرُ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ** (۲) (ہم بس تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور بس تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں)۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: **قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْعَبُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا** (۳) (مدد سے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ (کی) کا سہارا رہو، صبر کر رہو)۔

تغانت اللہ تعالیٰ کی طرف لوگ کثرت کے وسیع ہوتی ہے، اسی

(۱) سورۃ بقرہ ۵۵

(۲) سورۃ حشر ۶۸

(۳) سورۃ مائدہ ۲۸

(۴) سورۃ بقرہ ۱۹۵

(۱) بخاری، مسان العرب مادہ: (عون)۔

(۲) سورۃ فاتحہ ۵

(۳) سورۃ اعراف ۱۲۸



استوائی ۶-۸، استوائی ۶-۸

غیر مسلم سے روپے کو جائز قرار دیا ہے، شافعیہ کے نزدیک یہ چند شرط کے ساتھ جائز ہے، اور مالکیہ نے اس کی رضامندی کی شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔ (اس کی تفصیل اسطرح (جما) میں ہے۔

استقامت کو بوجہ حقیقہ سے ہی نے جاری نہیں کیا۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح (ہجۃ)۔

عبادت میں دھم دھم سے استغاثت :

۸۔ عبادت کی "ادائیگی" میں "امر سے" سے "مستغنی" جائز ہے لیکن اگر کوئی شخص "امر سے" کی مدد کے بغیر کوئی عبادت "اندر" نہ کر سکتا ہو تو کیا اس کو اس عبادت کی "ادائیگی" پر کفار تصور کیا جائے گا؟ اور اس پر اس کی "ادائیگی" لازم ہوگی؟

بعض حنفیہ کہتے ہیں کہ عبادت کی "نگلی مشاؤونہ اور نماز میں قیام پر تعاون دینے والا" کوئی شخص مہجور ہو تو اس کو اس عبادت پر قادر سمجھا جائے گا، اس میں شافعیہ متبادل بھی حنفیہ کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ مگر بعض حنفیہ کا نام ہے کہ غیہ کے تعاون کی وجہ سے سے قادر نہیں گردانا جائے گا، اس لئے کہ غیر کی امداد اس کے حق میں نہ پہنچتی ہے (۲)۔ دراصل غیہ کی مہارتوں سے بھی ایسا ہی سمجھ میں آتا ہے۔

غیر تہل میں غیہ مسلموں سے، ستعانت:

۶۔ عبادت کے طرہ و میں مجموعی طور پر غیر مسلموں سے استعانت جائز ہے خواہ غیر مسلم اہل کتاب ہو یا غیر اہل کتاب۔ جیسے کتابت، حساب و رسمہج شہر سیکھنا اہل غارتگی، مگر اور مساجد و عید و میلاد و روزے و تمام چیزیں جو شریعت میں ممنوع نہیں ہیں۔

البتہ مجاہدات میں غیر مسلموں سے استعانت حار نہیں، جیسے  
ذبح، حج، تعلیم قرآن، اور ہدایہ امور جن کی انجام دہی سے  
غیر مسلموں کو شریعت منع کیا ہے ممنوع ہیں جیسے غیر مسلم کو مسلمانوں یا  
ان کی اولاد پر کوئی منصب دینا۔

بعض معذرت، بشہ ذوق، و شفا میں اہل کتاب سے استغانت  
مباح ہے، ان کے علاوہ مشرکین، مجوس، و ان کا طریقہ اختیار کرے  
و لوں سے استغانت جائز نہیں، یہ مشرک و مجوسی مسلمان کے  
لئے شکار کرنے اور ذبح کرنے کے ذمہ دار نہیں ہوتے۔ اس کی  
تفصیل کے لئے دیکھئے: صحاح (بخاری)، (صید)، (ابا ح)،  
(الطہارۃ)، (و کا مت)، (۲)۔

## استقطاء

یہ ہے: "جاء" اور "خطیبہ"۔

باغیوں سے دوران کے خلاف استعانت:

۷۔ صحیفہ، ہفتیہ، شامیہ اور دنیا بھر مارتے ہیں کہ بائیسوں سے کفار کے خلاف شجاعت چاہیے، اور بائیسوں کے خلاف کفار سے

(۱) فتح القدير ۳/۱۶۳، الحااج و غايل ۶/۲۸۷، اماك لقراب اماك  
 ۳۱۵ طبع الحلي، النسخ ۱۰/۵۵ طبع الرمان معنی الحااج ۳/۲۸۷، طبع الحلي،  
 بدائع الصانح ۲/۳۱، الخرش ۵/۳۰۲ طبع الشريعة.

(۲) فتح القدير ۸۵ طبع دومه، التاج والاكيل على اصحاب ۴ ۳ طبع سید، منی  
للمتاج ۱۰۶ طبع الحلی، المنی مع لشرح الکبیر ۱۰۳ طبع دار کتاب، طبرستان.

(۱) مخ القدیر، ج ۲، کتبات انتشارات ۵۸، من مایهین ۲۳۵.  
 (۲) بخش ۸۳، ۵۰۶، ۵۰۹، ۱، ۵۹۱، طبع المیاض، من مایهین ۵۸.  
 ج ۳، ۵۰۶، ۱، ۵۹۱، ۲، ۵۹۱، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲



یہ صفات باری تعالیٰ میں ممدوح ہے اس لئے کہ اس کی شان عظیم  
ہے اور ہماری صفات میں مذموم ہے اس لئے کہ ہماری شان کمتر ہے،  
اللہ رب اعزت عظمت کے اہل تین اور ہم اس کے اہل نہیں (۱)۔

اجمائی حکم:

۳- جمہور علماء اصول کا خیال ہے کہ امر میں استعلاء شرط ہے، تاکہ وہ  
اعادہ اقسام سے ممتاز ہو سکے (۲)۔

بحث کے مقامات:

۴- امر میں استعلاء کے شرط ہونے کی وجہ سے علماء اصول شرط  
امر پر تنگی کے وقت امر کی بحث میں استعلاء پر بحث کرتے ہیں، اور  
حرف تہ کے مسائل میں "علی" حرف تہ پر کلام کرتے ہوئے  
استعلاء پر اس کی دلائل کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔  
اس کی تفصیل اس کی ضمیمہ میں ہے۔



متعلقہ غلط:

۲- تکبر: اس کا معنی ظہر تکبر یعنی برائی ظاہر کرنا ہے۔  
تکبر کی شرعی تعریف جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اپنے کو بہر  
حق کو نہ قبول کرنا، اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے (۳)۔

(۱) لسان العرب، الصحاح، عم مقاصد اللغۃ، الصحاح، المبر، المفردات للراغب  
الاسلمی، ۵ بارہ (ط ۱)۔

(۲) حاشیہ، لسانی علی احوال، ۳۶۹ طبع مصنفی، ۱۳۶۹ھ۔

(۳) حدیث: "لکبر من مظهر الحق و غبط الناس" کی روایت حاکم اور  
ابوداؤد سے حضرت ابوہریرہ سے کی ہے، ابوہریرہ سے اس کی روایت حضرت  
ابن مسعود سے کی ہے اور مسلم میں یہ ایک حدیث کا جز ہے، احمد بن حنبل سے  
اس کی روایت ہے، ابن ماجہ سے کی ہے، ابن عساکر سے اس کی روایت ہے، ابن جریر

سے کی ہے اور لسانی سے اس سے صحیح ہوئے، طرف اشارہ ہے (فیض  
الہدیہ ۱۲/۵ طبع المکتبۃ النجاشیہ، جامع الخیر مع تحقیق اللہ، ۱۳۹۳ھ  
تألیف کردہ المکتبۃ النجاشیہ)۔

(۱) الفروق فی اللغة للعسکری۔

(۲) المستعمی للفرغانی، ۳۶۹ طبع بلاق۔







## استعمال ۷-۹

انسان سے کام لیں:

۹- انسان سے رضا کارانہ اور بہت دے رکام بنا جائز ہے، جیسے متعین شرائط کے ساتھ امامت اور قضاء کا کام بننا، اس کی تفصیل کے لئے کتب فقہ میں ولایت، امامت اور قضاء کے مباحث کی طرف رجوع کیا جائے (۱)۔

اور انسان سے صنعت و خدمت اور تجارت کا کام بننا بھی جائز ہے، خبر جو دی ہوئے جانے کے سلسلے میں عباس بن سہل ساعدی کا قول اس پر ولایت بنتا ہے، وہ فرماتے ہیں ”چنانچہ میرے والد گئے اور منبر کی بنائیاں جنگل سے کاٹیں، عباس کہتے ہیں کہ یہ معلوم نہیں کہ میرے باپ نے منبر خود سے بنایا کسی سے بنوایا“ (۲)۔ اس کی تفصیل کے لئے اصطلاح (اصحان)، (اجارہ) اور (وکالت) کی طرف رجوع کیا جائے (۳)۔



کھالوں کا استعمال ناجائز ہے، اور بافت سے قبل ثانیہ کے یہاں بھی یہی حکم ہے، اور خفیہ سے دھوپ یا ٹی کے ریوڑ و بوت ختم کر دینے کے بعد اس کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح (دباغت) (۱)۔

دسونے چاندی کے برتنوں کا استعمال:

۷- کھانے پینے میں سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کو علماء نے ممنوع قرار دیا ہے، اس لئے کہ اس سے تعلق نصیب اور ہونی ہیں۔ ایک نص یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تشربوا فی آنية الذهب والفضة، ولا تأكلوا فی صحافہا، فبہا لہم فی الدنیا ولنکم فی الآخرة“ (۲) (سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، اور نہ ان کے پیالوں میں کھاؤ، کیونکہ وہ دوزخ میں لے جاتے ہیں) اور آثار میں تمہارے لئے ہے۔ اس کی تفصیل اصطلاح (تہ) میں دیکھئے (۳)۔

موجب ضمان استعمال:

۸- مجموعی طور پر فقہاء کے یہاں یہ بات طے شدہ ہے کہ کئی مہربان مال و بیعت کا استعمال تعدی ہے جس کی وجہ سے ضمان لازم ہو جاتا ہے، اس لئے کہ تعدی مطلقاً ضمان کا سبب ہے۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح (رجحان) و (بیعت) اور (ضمان) (۴)۔

(۱) ابن ماجہ ۱/۳۶۷، سنن ابی داؤد ۱۰/۳۵۵، سنن ابی حنیفہ ۱/۳۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰، سنن ابی خذیمہ ۱/۱۱۲، سنن ابی نعیم ۲/۲۰۵، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰۔

(۲) عباس بن سہل ساعدی عن امیہ کے لڑکی روایت امام احمد بن حنبل سے کی ہے (مسند احمد بن حنبل ۵/۲۳۷ طبع المکتبۃ)۔

(۳) ابن ماجہ ۱/۳۶۷، سنن ابی داؤد ۱۰/۳۵۵، سنن ابی حنیفہ ۱/۳۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰، سنن ابی نعیم ۲/۲۰۵، سنن ابی خذیمہ ۱/۱۱۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰۔

(۱) ابن ماجہ ۱/۳۶۷، سنن ابی داؤد ۱۰/۳۵۵، سنن ابی حنیفہ ۱/۳۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰، سنن ابی نعیم ۲/۲۰۵، سنن ابی خذیمہ ۱/۱۱۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰۔

(۲) حدیث لا تشربوا... کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت حفصہ سے مروی ہے (جامع اصول ۱/۳۸۵) بخاری و مسلم نے مکتبہ المجلدین ۳۸۵ سے لیا ہے۔

(۳) ابن ماجہ ۱/۳۶۷، سنن ابی داؤد ۱۰/۳۵۵، سنن ابی حنیفہ ۱/۳۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰، سنن ابی نعیم ۲/۲۰۵، سنن ابی خذیمہ ۱/۱۱۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰۔

(۴) ابن ماجہ ۱/۳۶۷، سنن ابی داؤد ۱۰/۳۵۵، سنن ابی حنیفہ ۱/۳۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰، سنن ابی نعیم ۲/۲۰۵، سنن ابی خذیمہ ۱/۱۱۲، سنن ابی یوسف ۱/۱۱۰۔



سے بھی درست ہے جو ان کی قدرت میں ہوں، اور استغاثت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ) (۱) (نام نہیں تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور بس تجھی سے مدد چاہتے ہیں)۔ انہوں میں فرق یہ ہے کہ استغاثہ صرف شیعہ پریشانی میں ہوتا ہے۔

## استغاثہ

۱۔ استغاثہ کا حکم:

۴-۱۔ استغاثہ کے چار احکام ہیں:

پہلا حکم یہ ہے کہ استغاثہ مباح ہے، اور مباح اس صورت میں ہے جب مردہ لوگوں سے ان ضروریات کے پورا کرنے کو طلب کیا جائے جن کے پورا کرنے پر وہ قادر ہوں۔ اسی کی ایک قسم دعا ہے، کیونکہ ہر مسلمان سے دعا کی درخواست کرنا مباح بلکہ مستحسن ہے، تو انسان کو اختیار ہے کہ وہ مخلوق سے استغاثہ کرے یا نہ کرے، لیکن یہ وہ جب نہیں کہ ذلت و رسوائی اور تضرع کے ساتھ مخلوق سے اس طرح طلب کرے جیسے اللہ تعالیٰ سے سؤل کیا جاتا ہے، اس لئے کہ حقیقت مخلوق سے سؤل کرنا حرام ہے، صرف حاجت و ضرورت کے وقت مباح قرار دیا گیا ہے، اور فصل اس سے احترازی ہے (۲) الا یہ کہ استغاثہ نہ کرنے سے ملاکت، حد یا ضمان لازم ہوتا ہو، ایسی صورت میں استغاثہ کے درمیان سے دور کرنا واجب ہے، ایسا نہ کرنے سے گناہ ہوتا، اور اس پر خون، حقوق یا ضمان مرتب ہوگا جس کی تفصیل مقرر یہ آ رہی ہے۔

۲۔ حکم انتخاب کا ہے، یہ اس صورت میں ہے جب پریشانی اور مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ کی، یا اس کی کسی صفت سے استغاثہ ہو: 'إِن يَشِيبُ الْمُسْتَظَرُّ دَعَا دُعَاهُ وَيُكْشِفُ الشَّوْءَ' (۳) (یہ

تعریف:

۱۔ لغت میں استغاثہ کا معنی مدد، ضرورت طلب کرنا ہے (۱)۔

شریعت میں استغاثہ کا مفہیم لغوی تعریف سے باہر نہیں ہے، اس لئے کہ استغاثہ شرعاً بھی مدد کرنے اور پریشانیوں کو دور کرنے ہی کے لئے ہوتا ہے۔

متفقہ غلط:

استغاثہ:

۲۔ لغت استغاثہ کسی چیز میں خیر کے طلب کرنے کو کہتے ہیں۔

اور اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو چیز پسندیدہ ہے اس کی طرف توجہ کے ہمیں، یہی طلب کو استغاثہ کہتے ہیں۔ اور یہاں درست یہ ہے کہ استغاثہ نہ صرف اللہ سے، بلکہ اس کے دوسرے بندوں سے بھی کیا جاسکتا ہے، خاص ہے، اس سے کہ استغاثہ صرف اللہ ہی کی امت سے ہوتا ہے۔

استغاثت:

۳۔ استغاثت مدد طلب کرے کو کہتے ہیں۔ اہل عرب بولتے ہیں: استغاثت بفلان فاعاسی وعاوسی (۴) اس نے فلاں سے مدد طلب کی تو اس نے میری مدد کی)۔ استغاثت ان امور میں بندوں

(۱) سورہ فاتحہ ۵۔

(۲) کتاب النکاح ۴/۱۳۲، استغاثہ لاس تیسویں ۱۳۹ھ۔

(۳) سورہ نمل ۱۲۔

(۱) الجہری، لسان العرب ۱۰/۱۰۸ (غوث)۔

(۲) لسان العرب ۱۰/۱۰۸ (خیر)، اللہوی علی لغزش ۱/۱۶۱۔

(۳) الصحاح ۱۰/۱۰۸ (عون)۔







## استغاثہ

فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص کسی جگہ پر اودھالے پھر یہ عا پر ہے۔“  
 ”اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق“ (میں اللہ کے  
 کلمات تامہ میں پناہ پاتا ہوں اس چیزوں کے شر سے جن کو اس نے  
 پیدا کیا ہے) تو اپنی منزل سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے تکلیف  
 نہیں پہنچاتی۔

(ب) اور معنویہ میں اللہ تعالیٰ سے قوت و تاثیر کے ساتھ متقاضی منتخب ہے یہاں چیزیں اس میں جن پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی قادر نہیں، اللہ ہی سے متقاضی یا جائے جیسے مارش، دینا، تکلیف، مرگنا، مرض سے شفا دینا اور رزق غلبہ رسا وغیرہ اور جن پر صرف اللہ تعالیٰ ہی قادر ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ لَأِنَّكَ إِيَّاهُ مِنْ الْضَالِّينَ" (۱) (۲) اور اللہ کے علاوہ (کسی اور) کو نہ پکارنا جو تجھے نہ نفع پہنچا سکے اور نہ نقصان پہنچا سکے پھر اگر تو نے ایسا یا تو یقیناً تو ظالموں میں سے ہو جائے گا، اور یہی جگہ ارشاد باری ہے: "وَيَسْأَلُكَ اللَّهُ بِمَا بَصُرْتَ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ" (۳) (۴) اور اللہ تجھے کوئی دیکھ پہنچا سکے تو اس کا اور رازے والا (بھی کوئی) نہیں ہے (ثواب) (اسی کے)۔

عہدِ تعالیٰ کے نام و رس کی سی بھی صفت سے استغاثہ پایا جائے،  
کیونکہ افس ہاں مالک سے رویت ہے، و فرماتے ہیں: ہاں  
الہی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> ادا کربہ امر فانی یا حبیب یا فیوم برحمتک  
استغیث<sup>۳</sup> (۳) (بنا کریم <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کو جب کوئی پریشانی پیش آتی تو یہ  
ترتیب کے غور و متحکم طریقے سے مرنوما کی ہے) (صحیح مسلم تحقیق محمد حمزہ  
عبدالرحمن ۱۴۲۸ھ طبع عیسیٰ الخلیفہ ۱۴۵۵ھ، النسخ الکبیر ۱۴۲۸ھ طبع  
مطبع الخلیفہ ۱۴۵۰ھ)

( ) سورة يس ١٥٤

ਮਾਛੀਵਾਲ (੨)

(۳۰) حدیث: ”كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا“ کی روایت ترمذی سے

اعلا پر اہتے تھے: ”یا حی یا قیوم برحمتک اُسغیث“ (اے وہ ذات جو زندہ اور سب کو تھامنے والی ہے میں تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں)۔

رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ:

۶- رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ کی چند قسمیں ہیں:

پہلی قسم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ان امور میں استفادہ کیا جائے جو آپ کی قدرت میں ہیں۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ”وہ مخلوق سے اس کی رہنمائی میں سامعین، امت میں استفادہ جائز ہے جو ان کی قدرت میں ہوں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَإِنْ اسْتَنْصَرُواكَ فِي الْمَظْهِمِ لِعِبَادِكُمُ النَّصْرَ“ (۱) (۲) اور اگر دو تم سے مدد چاہیں دین کے کام میں تو تم پر واجب ہے مدد کرنا۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”فَاسْتَعَاثَهُ الدِّيُّ مِنْ شَيْعَتِهِ عَلَى الدِّيِّ مِنْ عَمَلِهِ“ (۳) (سو وہ جو ان کی مدد اور کی کا تھا اس نے اس سے مدد خواہی کی اس کے مقابلہ میں جو ان کے مخالفین میں تھا، یہ مدد اور طاقت طلب کرنے کے قبیل سے ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ“ (۴) (یک دوسرے کی مدد

حضرت انس بن مالک سے کی ہے عذر دیا کہ یہ حدیث غریب ہے، اور اس حدیث کو حضرت انس سے اس طریق کے علاوہ کسی روایت کہا گیا ہے، الہابی نے اس کے ضمن میں یہ تاویل کر کے بیان فرمادی (۲/۳۶۷) سے نقل ہے کہ اس میں ارتقا شہیں خمس کا نام پرچہ ہے جیسا کہ ابن ابی اسحاق (۳/۳۳۲) میں ہے اور وہ ضعیف ہیں لیکن مستدرک ۵۰۹ میں اس کے نئے سناہ ہے (فیض احمدیہ ۵۹، طبع المکتبۃ النجاشیہ ۱۳۵۶ھ صحیح ابی نعیم، فیض احمدی ۱۳/۳۳۳ تا ۳۳۴، طبع المکتبۃ الاسلامیہ ۱۳۹۹ھ، المکرم المصنف، فیض احمدی ۱۳/۳۳۳ تا ۳۳۴، طبع المکتبۃ الاسلامیہ)۔

(۱) سورة انفال، ۴۴

(۲) سو تفہیم ۱۵۔

(۳) فتاویٰ ابن تیمیہ، ۱۰۴۲ھ، ۱۰۴۳ھ، استغاثۃ فی الرد علی الجہاری، ج ۴، ص ۵.



نبی و رتقوی میں رتے رہو)۔

دوسری قسم رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کی وفات کے بعد استغاثہ ہے، جس کی تفصیل در اس میں اختلاف بنتہ آرا ہے۔ تیسری قسم یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے استغاثہ کرے، مثلاً یہ کہے: "اللہم انی فوجہ الیک حبیبہ محمد ﷺ ان تفعل کلما" (اے اللہ میں فلاں کام کے لئے تیرے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں)۔ اس کا یہ بنتہ آرا ہے۔

چوتھی قسم رسول اللہ ﷺ کی ذات سے استغاثہ ہے، جس کی وضاحت بنتہ آرا ہے۔

تخلوق سے استغاثہ کے اقسام:

۷- جن امور پر مخلوق کو قدرت حاصل نہیں ہے، ان میں مخلوق سے استغاثہ کی چار صورتیں ہیں:

پہلی صورت: کسی کو سیدہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے پہچانوں کے اور کرنے کا سوال کیا جائے، اور جس کو وسیلہ بنایا جا رہا ہے اس سے کسی چیز کا سوال نہ ہو، مثلاً کوئی کہے: "اللہم بحاء رسولک فرج کربتی" (اے اللہ اپنے رسول کے بلند مرتبہ کی بدستیری پریشانی کو دور فرما)۔ اس صورت میں سوال و استغاثہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہے، جس کو سیدہ بنایا گیا استغاثہ اس سے نہیں ہے۔

ثانی صورت: یہ صورت شرک نہیں ہے، اس لئے کہ استغاثہ اللہ تعالیٰ سے ہے، وسیلہ سے استغاثہ نہیں، بلکہ اس طرح سوال کرنے کے بارے میں خلعت و حرمت کے اعتبار سے قیام کے میں مختلف قول ہیں:

ماکرہ آیت ۲۰

۸- پہلا قول: انبیاء و صلحاء کو ان کی زندگی میں و وفات کے بعد وسیلہ بنانا جائز ہے۔ اس قول کو مالک، سبکی، رحمائی، نووی، قسطلانی، سیوطی، ابن الحاج اور ابن الجوزی نے اختیار کیا ہے (۱)۔

۹- انبیاء و صلحاء کے وسیلہ سے استغاثہ کو جائز کہے، لوں نے بہت سے دلائل سے استدلال کیا ہے، مثلاً وہ دعاء میں جو نبی ﷺ سے منقول ہیں جیسے: "فسالک بحق السائلین علیک، و بحق معشای هذا الیک" (۲) میں آپ سے سوال کرنا ہوں سوال کرنے والوں کا جو آپ پر حق ہے اس کے واسطے سے اور آپ کی طرف میرے اس چلنے کے واسطے سے)۔

ان ہی دلائل میں سے ایک قاطعہ بنت اسد کے لئے دعا کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "اغفر لأمی فاطمة

(۱) قسطلانی ۳۰۲/۸، المجموع للذوی ۲۷۳/۸، المصابہ للذہبی ۳۰۳/۵، وقار الوفا ۳۱۳/۳، ۱۳۷۶، ۱۳۷۲، المدخل لابن الحاج ۳۳۹/۳، المحسن المحسن و جلاء العیوب ۳۳۶/۱۔

(۲) حدیث: "فسالک بحق السائلین..." انکی روایت حضرت ابو سعید خدری سے ابن ماجہ، صحیح ابی داؤد، ابن ماجہ کی روایت پر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سند مسلسل ضعیف و دھوکہ پر مشتمل ہے، مدیہ یعنی العوفی، فضل بن مروان، ویرض بن المروان سب ضعیف ہیں۔ لیکن ابن خزیمہ نے اپنی تصحیح میں اس کو فضل بن مروان کے طریق سے روایت کیا ہے، تو ان کے نزدیک وہ صحیح ہے۔

مندی نے کہا کہ اس کو مذہب نے ذکر کیا ہے، اور مذہب نے اپنے مجموعہ کو حسن کہا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں سے کسی میں نے اس کو نہیں دیکھا، اس کو صرف ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور جو سند بیان کی اس میں کلام ہے، ہمارے شیخ طاغیہ ابی الحسن نے اس کو حسن کہا ہے، اور لمائی نے اس کے ضعف کا حکم لگا کر اس کی مختلف سندوں میں حدیث کے ضعف کے وجوہ بیان کئے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ تحقیق محمد نواز احمد لمائی ۲۵۶/۱ طبع عینی انجمن ۱۳۵۲ھ طبع المکیر ۱۸۸-۱۸۹ھ طبع معضی لمائی ۱۳۵۰ھ الترغیب والترہیب ۲۷۲/۳ طبع کردہ المکتبۃ التجاریہ ۳۸۰ھ مسند طحاوی ۳۸۰ھ المعجم والمفرد ۲۳۳/۱ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامیہ)۔



مستلزم ہے (۱)۔

ایک دلیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”وَكَاثُرًا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْهِتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا“ (۲) (اور اس کے قبل یہ (خود ہی) کافروں سے بیان یا کرتے تھے) کے ذیل میں ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اہل نبیہ مطعان سے قتال کرتے تھے، ان میں مذبحیہ ہوتی تو غطفان کیسے کوشت اے، یہ تو یہودیہ مانتے: **المهم ما يستدرك بحق الذي وعدنا ان يخرجنا لنا الا بصورتنا عليهم لكانوا اذا اتفقوا دعوا بهذا الدعاء فنهزم اليهود عظماء** (۳) (اے اللہ ہم تیرے اس حق کے ذریعہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے سہل کرتے ہیں کہ سب تو ہمیں (مطعان کو) ہماری طرف نکالے تو اس کے خلاف ہماری مدد فرما، پھر جب بھی مذبحیہ ہوتی تو یہودیہ مانتے اور یہودیہ مطعان کوشت اے، یہودیہ)۔

ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ”وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ

(۱) حدیث: **ان النبی ﷺ مو علی موسی وهو قائم**۔ ”کی روایت مسلم نے حضرت انسؓ سے مروی کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”محدث علی موسی وهو قائم یصلی فی قبرہ“ اور عیسیٰ بن یونسؓ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: ”محدث لیلۃ اموی ہی“ (صحیح مسلم تفسیر محمدؐ و عبدالمہدی ۱۸۳۵/۳ طبع عینی المجلد ۵ ص ۳۷)۔

(۲) سورہ بقرہ ۸۹۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”وَكَاثُرًا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْهِتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا“ کے متعلق ابن عباسؓ کی جو حدیث ہے حاکم نے اپنی مستدرک میں اسے ابن عباسؓ کے اثر کی حیثیت سے روایت کیا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس کو روایت کرے کی ضرورت تھی ابن تیمیہؒ نے کہا ہے کہ حاکم کی اس روایت پر علماء کبیر کی ہے اس لئے کہ عبد الملک بن داؤد ضعیف ترین لوگوں میں ہے، داؤد ورجاء کے نزدیک وہ متروک بلکہ کذاب ہے (تاجۃ جلیلیۃ فی احادیث الابرار والابرار ص ۱۱۹ طبع المکتبہ المہدیہ ص ۳۷۳)۔

بت اسد، ووسع علیها مدخلها بحق بيك والابياء  
المیں من قبلي، فإسك أرحم الراحمين“ (۱) (اے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما، اس کی قبر کو ان کے لئے کشادہ فرما  
پہنچا، اور مجھ سے پہلے انبیاء کے وسیلہ سے، بے شک تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے)۔

یہی دلائل میں سے ایک ہیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث ہے: ”من رآه قبوري وجبت له شفاعتي“ (۲) (جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے سے میری شفاعت واجب ہوئی)۔

یہی دلائل میں سے ایک ہیں معراج کے سلسلہ میں وارد حدیث ہے: ”ان النبی ﷺ مو علی موسی وهو قائم یصلی فی قبرہ“ (نبی ﷺ موسیٰ کے پاس سے گذرے اس حال میں کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے)، اور نماز حیات پر نبی کو

(۱) فاطمہ بنت اسد کے لئے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی روایت طبرانی نے معجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں ایک طویل فقرہ کے ضمن میں کی ہے جو حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے لکنی نے کہا کہ اس کے ایک دوسری روایت بن ملاح ہیں جن کو ابن جریر اور حاکم نے نقل کیا ہے حالانکہ ان میں کچھ ضعف ہے البتہ اس کے باقی رجال صحیح کے رجال ہیں۔ ابو نعیم نے بھی اہلیہ میں اس کی روایت کی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ عام طور پر روایت کی سند سے یہ غریب ہے ہم نے اسے صرف روایت بن ملاح کی سند سے لکھا ہے وہ اس میں منفرد ہیں۔ الباقی نے اس کے ضعف کا حکم لگایا ہے (معجم المروک ۲۵۶۸-۲۵۷۷ مباحث کردہ مکتبہ القدی ۳۵۳ ص ۳۵۳ حلیۃ الاولیاء ۱۲/۳ طبع مکتبہ المجلدی و مطبعہ لسانہ ۱۳۵۲ م سلسلۃ احادیث المعجم ۳۲/۱، ۳۲/۲، مباحث کردہ المکتب الاسلامی)۔

(۲) حدیث: ”من رآه قبوري...“ کی روایت ابن عری نے کمال میں، بخاری نے شعب الایمان میں ورنہ قاضی نے حضرت ابن عمرؓ سے مروی کیا ہے اس کے ساتھ لکھا کہ یہ منکر ہے (صحیح الکبیر ۱۹۵ ص ۱۹۵ طبع مصطفیٰ المجلدی ۳۵۰ م سنن دار قطنی ۲/۸ ص ۲۷۸ طبع مکتبہ المجلدی، واداء التحلیل ۳۳۶ ص ۳۳۶ مباحث کردہ المکتب الاسلامی ۳۹۹ ص ۳۹۹ ضعیف المباحث المعجم ۲۰۲ م مباحث کردہ المکتب الاسلامی)۔







دوسری صورت:

۱۲- استغاثہ اللہ تعالیٰ سے ہو اور شفیع سے صرف یہ مطلوب ہو کہ وہ اس کے لئے اعانہ کرے، جس کی صورت یہ ہے کہ سوال اللہ تعالیٰ سے کرے اور جس کو وسیلہ بنا رہا ہے اس سے صرف یہ سوال ہو کہ وہ اس کے حق میں اعانہ کرے، جیسا کہ صحابہ کرتے تھے، ہر شے طلب کرنے میں استغاثہ کرتے اور نبی ﷺ کو وسیلہ بناتے پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کے چچا عباس ( ) اور یزید بن الاسود الخثعمی کو وسیلہ بناتے، تو یہ استغاثہ اللہ تعالیٰ سے ہوتا، اور شفیع سے صرف یہ سوال ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے اعانہ کرے، اس صورت میں ان کی دعا و سفارش وسیلہ ہوتی، اور شفیع کی مدد میں یہ وسیلہ بنی، اور آثار و باتوں کے بارے میں شہادت ہے، اس میں کوئی اختلاف معلوم نہیں ہوتا (۲)۔

چنانچہ بخاری شریف میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "أَلَا أَحِبُّكُمْ يَا هَٰؤُلَاءِ الْحَبَّةُ، كُلُّ صَعِيفٍ مُسْتَظْعِفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَيَّ اللَّهُ لَا يَهْرُؤُ" (۳) (کیا میں تمہیں اہل جنت کی جہت نہ دے دوں، جو کہ ہر ایک باطل کی دعا کرتے ہے، چنانچہ فرماتے "اللهم إنا كنا نعوذ بك بديننا ففطينا فإنا نعوذ بك بعميدنا فاستغاثنا" (۴) (اے اللہ! ہم آپ کی طرف آپ کے نبی کو وسیلہ بناتے تھے ہیں آپ ہم کو میرا کر دیتے تھے، اور اب ہم وسیلہ بناتے ہیں آپ کی طرف آپ کے نبی کے چچا کو، آپ ہم کو میرا کر دیجئے) (بخاری ۴۹۳۲ طبع المکتبہ السعدیہ)۔

(۲) استغاثہ امرونی الکبریٰ ص ۱۲۳۔

(۳) حدیث: "أَلَا أَحِبُّكُمْ يَا هَٰؤُلَاءِ الْحَبَّةُ، كُلُّ صَعِيفٍ مُسْتَظْعِفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَيَّ اللَّهُ لَا يَهْرُؤُ" کی روایت بخاری، مسلم اور ترمذی نے عاصم بن وہب سے مرفوعاً کی ہے (جامع الاصول کی حدیث ۱۰۱۰۰)۔

طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی حاجت کے بارے میں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں ان کی سفارش قبول فرما)۔ یعنی نے سے صحیح تر رویہ اس میں اضافہ کیا ہے کہ وہ کھڑے ہوئے اور اس کی مینائی لوٹ آئی۔

۱۱- تیسرے قول: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے استغاثہ جائز نہیں، اور استغاثہ میں غیبیہ و سمیعیہ کو اس کی زندگی میں یا بعد وفات وسیلہ بنانا بھی ممنوع ہے۔

یہ اے ان تیسرے (اور متاثرین میں سے اس کا طریقہ اختیار کرنے والوں کی ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ" (۲) (اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی بات نہ سنتے بلکہ انہیں ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو)۔

دوسری دلیل: وہ حدیث ہے جس میں نبی نے اپنی سند کے ساتھ عبادہ بن الصامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک منافق مومنوں کو دہشت پہنچاتا تھا تو بعض صحابہؓ نے کہا کہ چلو اس منافق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ کریں، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّهُ لَا يَسْتَعَاثُ بِهِ وَاسِعًا يَسْتَعَاثُ بِأَمْرِهِ" (۳) (استغاثہ مجھ سے نہیں لیا جاتا، استغاثہ تو صرف اللہ تعالیٰ سے کیا جاتا ہے)۔

( ) محمد ثوری ابن یحییٰ ۱۰۴، قرآن عیون المصنفین ص ۱۰۵، الاستغاثہ ص ۶۳، ۶۴۔

(۲) سورہ غافر ۵۔

(۳) حدیث: "إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَالِيقُ يَوْمِي الْمُؤْمِنِينَ" کی روایت طبرانی نے اپنی مشتمل الکبیر میں اپنی سند کے ساتھ کی ہے اور احمد بن حنبل نے اس کی روایت عبادہ بن الصامت سے اسی کے قریب قریب الفاظ کے ساتھ کی ہے اور اس کی سند میں ابن ابیہر ہیں (مجموع ثاوی من تیسرے



ہم کمزور اور کمزور سمجھا جائے والا، اگر وہ اللہ کی قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم پوری کر دیں، علماء نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر کئی کام کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے آرام میں اس کا مقصد پورا فرما دیتے ہیں، اور اس کی قسم پوری نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافرت نہیں ہوتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا رجب ملند ہوتا ہے (۱)۔

اس سے معلوم ہو کہ بعض لوگوں نے دعا اللہ تعالیٰ کے یہاں ٹھہر سیت کے ساتھ قول ہوئی ہے اسی لئے ان سے یہ سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ استغاثہ کرنے والے کے لئے اللہ سے دعا فرمائیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اللہ سے دعا کے ساتھ روایت روایت کرتے ہیں۔

تیسری صورت: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے لئے استغاثہ: ۱۳۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے سے درخواست کرے کہ وہ اس کی مشکلات دور کرے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، خود یہ چنے سے اللہ سے دعا نہ کرے یہ جائز ہے، اس میں کسی کا بھی اختلاف معلوم نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد اسی قبیل سے ہے: "وہل نصرون و نوزقون، لا بصعناکم" (تمہارے کمزوروں کی مدد وہ چاہے تمہاری مدد کی باقی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے)۔ یعنی ان کی دعا، نماز اور سب کے متغیر کی وجہ سے (۲)۔

(۱) جلاء البیوس ص ۳۳۳۔

(۲) حدیث: "انھن نصرون و نوزقون" کی روایت بخاری نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے کی ہے اور بخاری کی روایت میں مصعب نے سعد سے ہے سعد کی مرضی نہیں کی ہے تو ان کے نزدیک یہ مرسل ہے۔ من حرجے کہا ہے کہ بخاری یہ روایت مرسل ہے اس لئے کہ مصعب نے حضور

اور یہ بھی اسی قبیل سے ہے کہ نبی ﷺ "مہاجرین فقرے کے واسطے سے فتح طلب کیا کرتے تھے" یعنی اس کے واسطے سے نصرت طلب فرمایا کرتے تھے، تو مومنین کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ اس طلب کرنا اس کی دعاؤں کے وسیلہ سے ہوتا تھا حالانکہ نبی ﷺ میں سب سے افضل تھے۔ مومنوں کی دعا و نماز بھی شامل سب کے ایک جگہ ہے، اس کا متنازعہ یہ ہے کہ جس کے وسیلہ سے نصرت و رزق طلب کیا جائے، اس سے دوسروں کے مقصد میں تیزی حاصل ہو، رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد اسی قبیل سے ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: "ان من عباد اللہ من لو القسم علی اللہ لا یؤدہ منہم الجراء بن مالک" (۳) (بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ انہیں میں سے ابوبکر بن مالک ہیں)۔

= حدیث کے فرمان کا زائد ہی نہیں آیا، البتہ یہ اس پر محمول ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے دعا ہے، اور اس کی وجہ کے یہاں مراحت ہے کہ مصعب نے اپنے والد سے روایت کی ہے (فیض القدیر ص ۵۳، طبع المکتبۃ النجفیہ ص ۵۳، طبع الماری ص ۸۹، ۸۸، ۸۷، طبع المکتبۃ النجفیہ)۔

(۱) حدیث: "ان النبی ﷺ کان یسئح بصعناکم امہاجرین" کی روایت طبرانی نے امیہ بن خالد بن عبد اللہ بن اسید سے کی ہے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: "یسئح بصعناکم المسلمین"۔ ثانی کے کہا کہ بخاری روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں (مجمع الزوائد ص ۶۳، طبع کردہ مکتبۃ القدوسی ص ۱۳۵)۔

(۲) حدیث: "ان من عباد اللہ من لو القسم علی اللہ" کی روایت ترمذی نے حضرت انس بن مالک سے مروی ہے الفاظ میں کی ہے: "کم من اشعث اخبر فی طمری لا یؤدہ اللہ لو القسم علی اللہ لا یؤدہ منہم الجراء بن مالک" (تقریباً پر گندہ، ص ۱۰۷، ۱۰۸، پچھلے سے کپڑوں والے غیر اہم لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ سے بھروسہ پر قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے ان میں سے ہے، اس کا ثبوت ہے، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰،



نیز ویر قرائی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:  
 "لَا تَسْتَغِثُ إِلَّا بِسَمْعِ لَكَ لَفَعْل" (۱) (اُترتو یہ کہنے کے  
 وہ تیرے سے مستغاث رہو یہ تو یہ کہے) اور حضرت عمرؓ کو عمرہ کے  
 سے رخصت کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 "لَا تَسْأَلُ عَنْ دَعَاكَ" (۲) (پنی دعائیں نہیں نہ پوچھنا)۔

### چوتھی صورت:

۱۴- چوتھی صورت یہ ہے کہ جس سے استغاثہ یا مامے اس سے اس  
 چیز کا سوال ہو جو اس کی قدرت میں نہ ہو، "اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال  
 نہ کرے، مثلاً یہ استغاثہ کرے کہ وہ تکیف کو اس سے دور کرے یا

(۱) ویر قرائی کی حدیث کی روایت مسلم نے حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ماک  
 ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ عَلَيَّكُمْ أَوْ يَسْ مِنْ عَامٍ مَعَ أَمَلَد  
 أَهْلُ نَبِيٍّ مِنْ مَوْلَا نَمٍ مِنْ قَوْلِهِ كَانَ بِهِ بَعْضُ فِرْعَوْنِ مَعَهُ لَا  
 مَوْضِعَ دَرَاهِمٍ لَهُ وَالِدَاهُ هُوَ بِيَا بُو، لَوْ أَلَسْتُ عَلَى اللَّهِ لَا بُو، لَأَنْ  
 اسْتَطَعْتُ أَنْ يَسْتَعْمَرَ لَكَ لَفَعْل" (تہارے پاس ولیس بن مام  
 آئیں گے ان غاروں کے ساتھ جو یمن کے وسط والے ہیں جن کا تعلق  
 سومر سے ہے پھر ان کے ایک بطن) بقرن سے ہے انہیں برص کا مرض  
 تھا جس سے ان کو شفا ہو گئی لیکن ایک درہم کے بھر چکراتی ہے ان کی والدہ  
 ہیں جن کے فرما پر رہے ہیں۔ مگر وہ اللہ کی قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم چوڑی  
 کر دے مگر تو ان سے انتظار کر کے تو کر لے (مشکوٰۃ صحیح مسلم للحدیثی تحقیق  
 الاہل فی ۲۲۵-۲۲۶ طبع دار الفکر بیروت) والحدیث والحدیث والحدیث  
 ۳۹۹ ص ۳۳۱، ۳۳۲ طبع کردہ مکتبہ المدینہ لاہور ۱۳۹۵ھ  
 (۲) حدیث: "لَا تَسْأَلُ عَنْ دَعَاكَ" کی روایت ابو داؤد و ترمذی کے قریب  
 قریب انہیں الفاظ کے ساتھ کی ہے ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے  
 صاحب عون المعبود نے کہا ہے کہ اس کی سند میں مام بن حمید اللہ بن مام  
 بن عمر بن الخطاب ہیں، جن کے بارے میں متعدد دائرہ نے کلام کیا ہے البانی  
 نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (تحفۃ الاحوذی ۱۰/۷۷ طبع کردہ المکتبہ  
 اشرفیہ عون المعبود ۳۶۵-۳۶۶ طبع کردہ المکتبہ اشرفیہ مشکوٰۃ المصابیح  
 تحقیق دار الفکر فی ۲۱۵-۲۱۶ طبع کردہ المکتبہ اسلامیہ ضعیف الجامع اشرفیہ تحقیق  
 الاہل فی ۸۶۸ طبع کردہ المکتبہ اسلامیہ)۔

۱۵- یہ ناجائز ہے "رملاء نے سے شرک میں شمار کیا  
 ہے (۱) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ  
 اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنْ  
 الظَّالِمِينَ وَإِنْ يَسْأَلْكَ اللَّهُ بَصْرًا فَلَا تَكْشِفْ لَهُ إِلَّا  
 هُوَ، وَإِنْ يَرْدِكَ بِحَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ" (۲) اور اللہ کے علاوہ  
 (کسی اور) کو نہ پکارنا جو تجھے نہ نفع پہنچائے نہ ہر نہ نقص پہنچائے پھر  
 اُترتو نے (ایسا) کیا تو یقیناً تو ظالموں میں ہو جائے گا، اور اگر اللہ تجھے  
 کوئی تکلیف پہنچائے تو کوئی اس کا اور کرنے والا نہیں ہے (خود) ہی  
 کے، اور اگر وہ تجھے کوئی راست پہنچائے تو کوئی اس کے فضل کا  
 بنانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے  
 کرے اور وہ بڑا معزز و عظیم و عظیم ہے، بڑا رحمت والا ہے)۔

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے "قول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ  
 احد کے دن نبی ﷺ کے سر مبارک پر زخم لگا اور رباعی دندن  
 مبارک شہید ہو گئے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "کیف  
 يَهْلِكُ قَوْمٌ شَجَعُوا نَبِيَّهُمْ" (۳) (وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے

(۱) ابو داؤد و ترمذی نے ۱۳۳، طبع الجدید ص ۱۸۰ اور اس کے بعد کے  
 صفحات۔

(۲) سورۃ بقرہ ۱۰۶، ۱۰۷۔

(۳) حدیث: "يَهْلِكُ قَوْمٌ شَجَعُوا نَبِيَّهُمْ" کی روایت مسلم و ترمذی کے  
 حضرت انسؓ سے کی ہے مسلم کے الفاظ یہ ہیں: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 كَسَتْ رِبَاعِيَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْتَدِمْ عَدُوَّهُ  
 وَيَقُولُ كَيْفَ يَهْلِكُ قَوْمٌ شَجَعُوا نَبِيَّهُمْ وَكَسُوا رِبَاعِيَهُ وَهُوَ  
 يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هُزُوعًا لَيْسَ لَكَ مِنْ لَامٍ  
 شَيْءٌ" (رسول اللہ ﷺ کا رباعی دانت احد کے دن ٹوٹ گیا اور سر میں زخم  
 لگا تو آپ ﷺ اپنے جسم سے خون صاف کرتے ہوئے فرمادے تھے: وہ  
 قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبیؐ کو زخمی کر دیا اور اس کا  
 رباعی دانت توڑ دیا، جب کہ وہ انہیں اللہ کی طرف بل رہا تھا تو اس موقع پر یہ



جبرئیل آئے۔ ”ہاں سے تم سے گئے کہ آپ کو کوئی ضرورت ہے؟“ اس پر ہر ایم نے فرمایا: آپ سے تو کوئی حاجت نہیں۔

جنات سے استغاثہ:

۱۶- جنات سے استغاثہ حرام ہے کیونکہ اس صورت میں اس مخلوق سے استغاثہ ہے جو کسی چیز کی مالک ہی نہیں۔ اور یہ گمراہی کی طرف لے جانے والا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسے یوں بیان فرمایا ہے: ”وَإِنَّهُ كَانَ دَجَالٍ مِّنَ الْإِنسِ يَخُودُونَ بِهِ جَالٍ مِّنَ الْحِجْرِ فَأَوْثَقَهُ دَهْقًا“ (۱) (اور انسانوں میں بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ وہ جنات میں بعض لوگوں کی پناہ یا کرتے تھے، سو انہوں نے ان (جنات) کی نخوت اور بڑھادی)۔ نیز اس کا شمار شر میں آیا ہے۔

استغاثہ کرنے والوں کی قسمیں:

۱۷- اگر مسلمان کسی شر کو دور کرنے کے لئے استغاثہ کرے تو اس کی فریاد یہی ہے۔ جب ہے، یہ نکر رسول اللہ ﷺ کا رہا ہے: ”وَتَعْبَثُوا الْمَلَهُوفَ وَتَهْلِكُوا الصَّالِ“ (۲) (فریاد کرنے والے مظلوم کی مدد

ہوے کہا ہے کہ کعب الاحبار سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے ہر ایم کو مہینے میں ڈال کر آگ میں پھینکا تو جبرئیل نے آئے کہ اگر یہ کہے ہر ایم کہا آپ کو کوئی حاجت ہے؟ ہر ایم نے کہا کہ آپ سے کوئی حاجت نہیں، جبرئیل نے کہا کہ تو پھر اپنے رب سے سوال کر لو، تو ہر ایم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو میرے حال کا علم ہے میرے سوال کی ضرورت نہیں (تفسیر بھری ۲۵/۱ طبع مصطفیٰ اعلیٰ ۳۷۳ ۳۷۴ تفسیر ابن کثیر ۵۷۲/۳ طبع دارالاندلس، سلسلة احادیث التحدید والمصوۃ ۲۹، ۲۸/۱ طبع کردہ المکتب الاسلامی، مجموعہ اخیر ص ۱۲۳)۔

(۱) سورہ جن ۶۸۔

(۲) حدیث: ”وَتَعْبَثُوا الْمَلَهُوفَ“ کی روایت ابو داؤد سے حضرت عمر بن خطاب سے مرفوعاً کی ہے سفوری نے اسے ابن الخفاف میں ذکر کیا ہے۔

جس نے آپ نبی کو زخمی کر دیا ہے؟“ اس پر یہاں تازل ہوئی: ”نفس لک من الامر شیء“ (۱) (آپ کو اس میں کوئی غل نہیں)۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے اس چیز کی نفی کر دی جو اس کی قدرت میں نہیں ہے یعنی نفع پہنچانا یا ضرر دینا، تو وہ وہاں سے ہرچہ ولی اس کی نفی ہوں۔

مالک سے استغاثہ:

۱۵- سزشتوں سے استغاثہ بھی غیر اللہ ہی سے استغاثہ ہے، اور وہ استغاثہ ممنون ہے جو غیر اللہ سے ہو، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے: ”إِنَّهُ لَا يَسْتَعَاثُ بِهِ وَلَكِنْ يَسْتَعَاثُ بِاللَّهِ“ (۲) (بدشہ مجھ سے استغاثہ نہیں کیا جائے بلکہ استغاثہ اللہ سے کیا جائے)۔ نیز رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: ”لَمَّا قُلِيَ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَاءِ اعْتَرَصَهُ جَبْرَيْلُ، فَقَالَ لَهُ: أَلَيْكَ حَاجَةٌ؟ فَقَالَ: أَلَيْكَ إِلَيْكَ فَلَا“ (۳) (جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو

= آہٹ مار دی ہوئی ”نفس لک من الامر شیء“ کہ بخاری نے رقم ہے آہٹ کا ذکر نہیں کیا ہے (صحیح مسلم، تہذیب تہذیب الحدیث ۳۱۷ طبع عین النہی ۵۳۷ جامع اصول ۲۵۲/۸ طبع کردہ مکتبہ المجلدی ۱۳۹۲ھ طبع البخاری ۳۶۶، ۳۶۵/۷ طبع المکتبہ)

(۱) سورہ آل عمران ۲۸۔

(۲) حدیث کی تخریج (حاشیہ فقرہ ۱۱) پر کذریجی ہے۔

(۳) حدیث: ”لَمَّا قُلِيَ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَاءِ“ کی روایت طبری نے حضرت بن سلیمان قہنی کی روایات میں ان کے بعض شاگردوں سے کی ہے جبرئیل ہر ایم کے پاس اس وقت آئے جب کہ انہیں آگ میں ڈالنے کے لئے دیکھا جا رہا تھا، بیڑی پہنا کر چادری چھو جبرئیل نے کہا کہ ابراہیم آپ کو کوئی حاجت ہے؟ ہر ایم نے کہا کہ آپ سے کوئی حاجت نہیں، ان کثیرے اس حدیث کو بعض اسلاف سے نقل کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ ابائی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں، مزید کہتے ہیں کہ اسے بوی سے سورہ انبیاء کی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے ضعف کی طرف اشارہ کرتے



کرو، اور گم کردہ راہ کو راستہ بتاؤ۔ نیز رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”مَنْ نَفَسَ عَنْ مَوْءٍ كَرْبَةٍ مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ (۱) (جس نے کسی مومن سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور فرما دیں گے)۔ یہ اس صورت میں ہے جب مدد کرنے والے کو اپنی ذات پر کسی ضرر کا خوف نہ ہو۔ یونکہ دوسرے کے حق پر اپنے حق کو ترجیح دینے کا اسے اختیار ہے، اور یہ حکم ہی ﷺ کے مژدہ کے لئے ہے۔ یونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”أَنْتُمْ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ“ (۲) (نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں)۔ البتہ عام ہو، شاد ہو، اس کے کامب محضات پر فریاد نہ ہو، بسبب ہے، خواہ نہیں اپنی ذات پر مدد دیتے ہو اس لئے کہ یہ ان کی دوسواریوں کا تقاضہ ہے (۳)۔

۱۸۔ اگر کافر استغاثہ کرے اور مدد چاہے تو اس کی مدد کی جائے گی،

= ”وَيُهَيِّئُوا الْمُنْهَوِّفَ وَيُهَيِّئُوا الضَّالَّ“ سورہ اس کی سند پر تعلق کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن حجر العسقلانی نے کہا کہ یہ معلوم نہیں کہ اس حدیث کو اسحاق بن سبط سے جریر بن حازم کے علاوہ کسی نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کو جریر سے سند کے ساتھ صرف ابن السکون نے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کو عیاد بن زید نے اسحاق بن سبط سے مرسل روایت کیا ہے (سنن ابی داؤد شریف محمد بن عبد الجبار ۳۵۵ طبع مطبعہ المدینہ ۱۳۶۹ھ جامع الاصول ۵۳۲/۲ طبع کردہ مکتبہ المجلدات ۱۳۹۴ھ مختصر سنن ابی داؤد و ترمذی ۱۸۱/۱ طبع دار المعرفہ)۔

(۱) حدیث: ”مَنْ نَفَسَ عَنْ مَوْءٍ كَرْبَةٍ مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ کی روایت مسلم، احمد بن حنبل، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے (صحیح مسلم شریف محمد بن عبد البر ۳۴۳/۲ طبع مکتبہ المجلدات ۱۳۵۵ھ طبع الکبیر ۳۳۳ طبع مکتبہ المجلدات ۱۳۵۰ھ)۔

(۲) سورہ احزاب ۶۱۔

(۳) نہایت اکتاج ۸/۲۳۔

اس لئے کہ وہ بھی آدمی ہے، نیز اس لئے کہ دوسرے شخص جب قائل ہو کہ ام و سان ہو، اور مدد دے، اسے لے کر اپنی ذات کی ملاکت کا خوف نہ ہو، اس کی طرف سے امان و بسبب ہے، یہ نکتہ (پ سے خوف و ملاکت کی صورت میں) اپنے حق کو دوسرے کے حق پر ترجیح دینا جائز ہے (۱) اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: ”لَا تَسْرِعِ الرَّحْمَةُ لَا مِنْ شَقِي“ (۲) (میری حدیث ہے: ”لا تسرع الرحمة لا من شقي“ (۳) (رحمت تو ای شخص سے جھنجھکی جاتی ہے جو بد نیت ہو)۔ اور اگر کافر نبی ہو، اور استغاثہ کرے تو اس کی بھی فریاد کی جائے گی، عجب نہیں کہ وہ اللہ کے حکام کو سن لے، یا اس کی ذات میں جو شر ہے اس سے باز آجائے اور حسن سلوک سے اس پر ہٹائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) نہایت اکتاج ۸/۲۳۔

(۲) حدیث: ”لَا تَسْرِعِ الرَّحْمَةُ لَا مِنْ شَقِي“ کی روایت ابن عباسؓ نے تاریخ دمشق میں حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں: ”لَا تَسْرِعِ الرَّحْمَةُ لَا مِنْ شَقِي“، اور ابو یوسفؒ نے اس کی روایت ابن عباسؓ کے الفاظ کے ساتھ حضرت انسؓ سے کی ہے، البتہ اس سے ضعیف تر روایت ہے، اور ضعف کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس حدیث کی روایت کرنے میں یہ لوگ منفرد ہیں، اس سلسلہ میں البانی نے سیوطی کے مقدمہ جمع الجوامع کا یہ حوالہ پیش کیا ہے کہ وہ روایت جو اس طرح کے لوگوں کی طرف منسوب ہو وہ ضعیف ہے (فیض القدیر ۲۸۵/۲ طبع المکتبہ التجار یہ ضعیف جامع البیہرہ تحقیق البانی ۱۳/۱۱۳، ۲۰۲۱/۲ طبع کردہ المکتبہ الاسلامی)۔

(۳) حدیث: ”لَا تَسْرِعِ الرَّحْمَةُ لَا مِنْ شَقِي“ کی روایت احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، حاکم نے کہا کہ صحیح ہے، اور ابویہی نے اس کی تائید کی ہے بخاری نے اسے ”ادب المفرد میں روایت کیا ہے، ابن حجرؒ نے شرح الشہاب میں کہا ہے کہ اس کی سند درست ہے، بیہقی نے بھی اس کی روایت کی ہے، مہذب میں کہا گیا ہے کہ اس کی سند درست ہے (تحت لاجوی ۵۰/۱ طبع کردہ المکتبہ المستقیمہ ۱۳۸۵ھ فیض القدیر ۲۲۲/۲ طبع المکتبہ التجار یہ ۵۳۵۷)۔



”وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ“ (۱) (اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دیجئے، تاکہ وہ کلام الہی سن سکے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیجئے)۔ مگر یہ ہے کہ اسے پناہ دیجئے اور اس کی جان و مال کی امان دیجئے تو اگر وہ ظالم، اطمینان کی بنیاد پر بدعت یا بدعت ہو جائے اور یہاں لے آئے تو بدعت ہے۔ ورنہ اسے ایسی جگہ پہنچا دینا واجب ہے جہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھے۔ اور اپنے عقیدہ میں راہ ہے (۲)۔

کفار کے ساتھ جنگ میں کافر سے صلہ دینا:

۱۹- اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ مخلوق کے دائرہ قدرت میں جو چیزیں ہیں ان میں دافعِ محترت یا جلبِ منفعت کے لئے ان سے استغاثہ مطاعاً جائز ہے، لہذا مسموم و کافر اور صالح و فاسق سے استغاثہ یا حاسنات ہے، جیسے نبی اکرم ﷺ سے استغاثہ اور مدد و طلب کی جاتی تھی، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ“ (۳) (اللہ تعالیٰ اس کو قوت دے گا)۔ یہی

(۱) سورۃ توبہ ۱۶۔

(۲) ابھری، ۹۷۔

(۳) حدیث: ”إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ“ کی روایت ابن ابی الدنیا نے ائمہ اربعہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”بِإِذْنِ اللَّهِ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ“۔ بخاری نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ ”اے بلال! کفر سے بوجھاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا، ورنہ شک اللہ تعالیٰ اس دین کو فاجر شخص سے بھی تقویت بخشے گا“۔ سنائی اور ابن حبان نے اس کی روایت حضرت انس بن مالکؓ سے کی ہے اور احمد و طبرانی نے اس کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں: ”بِإِذْنِ اللَّهِ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ“ (اللہ تعالیٰ اس دین کو تقویت دے گا)۔ سنائی نے کہا کہ اس کی سند

بھی تقویت بخشا ہے)۔ حاصل یہ ہے کہ مدد کرنا مومنین ہی کی خصوصیت نہیں ہے، چاہے جہاد نبیاء و رسولوں کی خصوصیت ہو، بلکہ تمام آدمیوں میں یہ ایک صفت مشترک ہے۔

جانور کا استغاثہ:

۲۰- جانور کی مدد بھی واجب ہے، کیونکہ اس سے متعلق حدیث وارد ہوئی ہیں، مثلاً رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”أَنْ رَجُلًا دُمِيَ إِلَى بَنِي فَزَلٍ فَشَرِبَ مِنْهَا وَعَلَى الْبَنِي كَتَبَ بِمِثْقَاتِ طَرَحِمٍ، فَمَرَعَ أَحَدُ حَقِيهِ لِسْقَاهُ، فَشَكَرَ إِلَهُ لَهُ فَادَّخَلَهُ الْجَنَّةَ“ (۲) (ایک شخص نے بنی فزول کے قریب کھانا کھا، اور اس نے پانی پیا، اور اس کے پاس ایک کتاب پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا تھا، اس آدمی کو اس پر رحم آیا، تو اس نے اپنا ایک موزہ نکال کر پانی کھینچی کر سے پیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر، انی کرتے ہوئے سے جنت میں داخل فرمایا)۔

استغاثہ کرنے والے کی حالت:

۲۱- اگر استغاثہ کرنے والا حق پر ہو تو اس کی فریاد رسی واجب ہے، جیسا کہ گذر چکا کہ مسلمان کی فریاد رسی واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَإِنْ اسْتَشْرَوْكُمْ فِي الْمَدِينِ فَعَلَيْكُمْ النُّصْرُ إِلَّا

= بھتر ہے اور غمی نے کہا کہ احمد کے رجال ثقہ ہیں (کشف اللہ و مزیل) ۱/ ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵ طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۴۱۲ھ طبع المکتبۃ النجاریہ ۱۴۱۳ھ۔

(۱) استغاثۃ ابن تیمیہ ص ۸۸ طبع استغیہ۔

(۲) حدیث: ”بِإِذْنِ اللَّهِ دُمِيَ إِلَى بَنِي فَزَلٍ“ کی روایت بخاری، مسلم اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں (الترغیب والترہیب ۳/ ۴۱۰، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸،



عسی قوم یسکم ویسکم فیق“ (۱) اور اگر وہ تم سے مدد چاہیں دین کے کام میں تو تم پر وہ جب ہے مدد نہ مانگا۔ اس کے کہ اس قوم کے مقصد میں ہو جس کے ہر مہر سے مدد میں مصلحت ہو۔ یعنی اگر وہ تم سے تعاون چاہیں تو ان کو یہ مال کے دینا کا تعاون نہ، یہ تم پر فرض ہے، نہیں بے یار مددگار نہ چھوڑو، اللہ یہ کہ وہ تم سے ان کنار کے خلاف مدد طلب کریں ان کے ساتھ تمہارا معاملہ نہ ہو تو ان کے خلاف مدد نہ کرہ یمن اگر وہ کمزور قیدی ہوں تو یہی صورت میں ان کے تین ذمہ داری پڑ رہے ہیں اور ان کی اعانت ضروری ہے تو وہ تم میں سے کوئی باقی نہ رہے، اگر تمہاری تعداد اس لائق ہو تو تم انہیں چھڑانے کے سے نکل پڑیں یہ پھر ان کو رہائش میں اپنے تمام اہل و عیال کی زندگی کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ رہے، امام مالک اور دیگر تمام صحابہ کا یہی قول ہے (۲)۔

اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: ”من أدل عندہ مؤمن فلم یبصرہ، وهو قادر علی أن یبصرہ، أدله اللہ عروجل علی رؤوس الخلائق یوم القیامۃ“ (۳) جس کے سامنے کسی مومن کو رسوا کیا گیا اور اس نے اس کی مدد نہ کی، حالانکہ وہ اس کی مدد کرنے پر قادر تھا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے پوری مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے۔

۲۲- اگر استغاثہ کرے، اللہ بخل پر ہو، پھر وہ اس سے بچنا چاہے اور اس کا ظہر نہ کرے تو اسے چھٹکارا لایا جائے گا، اور اگر مدد بخل پر ہی

(۱) سورۃ انفار ۵۲۔

(۲) المقرئ ۸/۵۷۔

(۳) حدیث: ”من أدل عندہ مؤمن فلم یبصرہ...“ کی روایت امام احمد نے ان ہی الفاظ کے ساتھ حضرت کل بن صفیہ سے مروی ہے۔ شیخ نے کہا ہے کہ اس میں ابن ابیہ ہیں جو حسن اللہ سے ہیں مگر ان میں کچھ ضعف ہے اور اس کے باقی رجال ثقہ ہیں (مسند احمد بن حنبل ۸/۳۸۷) صحیح کردہ مکتب الاسلامی ۱۳۹۸ھ فیض القدیر ۲/۶۱ طبع المکتبۃ التجاریہ ۱۳۵۷ھ۔

جسے رہنا چاہے تو اس کی مدد نہیں کی جائے گی، اسی طرح ہر ظالم کی نصرت حرام ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”مثل الذی یعیس قومہ علی غیر الحق کمثل بعبور تودی فی بنو فہو بنوع بلیہ“ (۱) (جو شخص ماحق معاملہ میں اپنی قوم کی اعانت کرے اس کی مثال اس اوست جیسی ہے جو کنوئیں میں گر جائے تو اس کو اس کی مدد کے ذریعہ نکالا جائے)۔ اور یہی حدیث ہے ”من حالت شعاعہ دون حد من حدود اللہ فقد ضاقت اللہ فی مہک، ومن نعان علی خصومة لا یعدم الحق أو باطل فہو فی سخط اللہ حتی بنوع“ (۲) جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے لئے رکاوٹ بن گئی اس نے اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی، اور جس نے کسی خصومت میں کسی کی اعانت کی اور اسے معلوم نہیں کہ یہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے یہاں تک کہ اس سے دست کش ہو جائے۔

سبیاں ڈرنے نے کہا ہے کہ اگر ظالم استغاثہ کرے اور پانی کا ایک

(۱) حدیث: ”مثل الذی یعیس قومہ...“ کی روایت ابو داؤد اور ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے ان ہی الفاظ میں کی ہے، اور ترمذی نے اس کے قریب قریب الفاظ میں روایت کی ہے، متاوی نے کہا ہے کہ اس میں انتظام ہے اس لئے کہ عبدالرحمن نے اپنے والد سے نہیں سنا ہے (الترغیب والترہیب ۳/۱۹۸) صحیح کردہ مصنفی النسخ ۳/۳۷۳ فیض القدیر ۵/۱۵ طبع المکتبۃ التجاریہ ۱۳۵۶ھ۔

(۲) حدیث: ”من حالت شعاعہ دون حد من حدود اللہ...“ کی روایت طبرانی نے رجال ابن مسیح النسخی کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے ان ہی الفاظ میں کی ہے اور ایسی ہی اس کی روایت حضرت ابن عمر سے ابو داؤد، طبرانی، حاکم وریثی نے کی ہے، طبرانی نے حدیث کی مختلف سندیں بیان کئے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (الترغیب والترہیب ۳/۱۹۸) صحیح کردہ مصنفی النسخ ۳/۳۷۳ عن ابیہود ۱۵/۶۵ صحیح کردہ المکتبۃ التجاریہ ۳/۳۹۹ ارواء الغلیل ۷/۳۳۹ صحیح کردہ المکتبۃ الاسلامیہ ۱۳۹۹ھ مسلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۸/۷۸ صحیح کردہ المکتبۃ الاسلامیہ۔



گھومتے، لٹے، رتہ سے دے دے تو یہ بھی اس کے ظلم پر اس کی اعانت ہوگی (۱)۔

استغاثہ کرنے والے کی ہلاکت کا ضمان:

۲۳- مالکیہ، ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی نے جان بچانے کے لیے استغاثہ کرنے والے کی مدد نہ کی حالانکہ اپنے کو کوئی ضرر لاحق ہوے بغیر فریاد نہ پرہ وقار تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ اس کی مدد نہ کی تو یہ مرجائے گا تو قصاص، سب ہے، اگرچہ اس نے باغفل اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کیا۔

حنابلہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں ضمان (دہت) ہے، اور ابو الخطاب نے دونوں صورتوں کے حکم کو برابری قرار دیا ہے خواہ اس نے مدد طلب کی ہو یا مدد تو طلب نہ کی ہو مگر اس نے اسے اس حال میں دیکھا ہو کہ اسے مدد کی سخت ضرورت ہے۔

امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی ضمان نہیں ہے، اس لیے کہ اس سے مذمت و ثواب قتل کرے، الا کام نہیں یا ہے (۲)۔

استغاثہ کرنے والے کی فریادری سے باز رہنے والے کا حکم: قریب ہمدک ہونے کی حالت میں، استغاثہ:

۲۴- جو شخص بھوک پیاس کی وجہ سے عادت کے قریب پہنچ جائے یا ہو، وہ استغاثہ کرے تو اس کی مدد واجب ہے، اگر مدد نہ لی یہاں تک کہ وہ عادت کے بالکل قریب پہنچ جائے تو اس میں مقبلائی ضرور ہے:

پہلی رائے حنفیہ کی ہے کہ اگر پانی برتن میں محفوظ نہ کر لیا گیا ہو تو استغاثہ کرنے والا ہتھیار سے قتل کر کے پانی لے سکتا ہے، یہ نکتہ شام سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے پانی کے پاس پہنچ کر پانی والوں سے پانی مانگا اور ان سے استغاثہ کیا، وہ نہیں کہیں کہ اس کے پاس جانے دیں تو اسوں نے انکار کر دیا پھر انہوں نے سول یا کہ نہیں ایک آدمی سے دے دیں، اس پر بھی انکار کر دیا، تو انہوں نے پانی والوں سے کہا کہ ہماری اور ہماری سواریوں کی گردنیں (پاس کی وجہ سے) کٹی جا رہی ہیں، اسوں نے پھر بھی پانی دینے سے انکار کر دیا، اس لوگوں نے اس کا تہ ترہ حضرت عمرؓ سے یا تو حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ تم نے اس سے قتال یوں نہیں کیا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں پینے کا پانی لینے کا حق حاصل تھا، اور انہیں سے استغاثہ کیا جائے تو وہ استغاثہ کرنے والوں کو مالک کرنے کے رد سے اس کا حق نہ دیں تو اپنی جان بچانے کے لیے استغاثہ کرنے والوں کا ان سے قتل کرنا درست ہے۔

اور اگر پانی محفوظ کیا ہوا ہو، تو جسے پیاس کی وجہ سے ہلاکت کا اندیشہ ہو اس کے لیے پانی کے مالک کے ساتھ ہتھیار سے قتل درست نہیں، البتہ ان سے بغیر ہتھیار کے قتل درست ہے، کھانے کا بھی یہی حکم ہے، اس لیے کہ وہ بھی مالک کی محفوظ کردہ ملکیت ہے، اسی لیے ۱۰ لے پر ضمان ہے (۱)۔

مالکیہ، ثانیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ ہتھیار سے قتل درست ہے، اور دینے سے انکار کرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا (یعنی اس میں کوئی قصاص، کفارہ نہیں) (۲)۔

(۱) ایضاً عظیم الدینی ۲/۳۳۳۔

(۲) مکتبۃ البکر لہذاقی ۳۵۵/۳۵۵، الدرر ۲۲۲، مفتی الکناج ۳۵۵، کتاب القناع ۱۵۵، طبع ریاضہ انشی ۸۰۵۔

(۱) ایضاً ۱۶۶/۳۳۳۔

(۲) حلیۃ الدرر ۲۲۲، انشی ۸۰۵۔



حد قائم کرنے کے وقت، استغاثہ:

۲۵- جس پر حد جاری کی جائے، لی ہو اس کی مدد کی، و جائیں ہیں: پہلی حالت یہ ہے کہ بھی اس کا معاملہ امام یا حاکم تک نہ پہنچا ہو اور اس کی مدد مستحب ہے، اسے معاف کر دیا جائے اور صاحب حق سے اس کی سفارش کی جائے، اور حاکم کے یہاں اس کے معاملہ کو نہ لے جایا جائے (۱)۔

محبوب بن امیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان کی چار چوڑی کر لی انہوں نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا۔ آپ ﷺ نے ماتھہ ہانے جانے کا فیصلہ فرمایا تو محبوب نے کہا کہ اللہ کے رسول! میں سے معاف کر، یا آپ ﷺ نے فرمایا: "فلا کان هذا قبل ان تاتيني به يا ابا وهب" (اے ابو وہب! اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کر لیا تھا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ماتھہ کٹوایا (۲)۔

دوسری حالت یہ ہے کہ اس کا معاملہ حاکم کے پاس پہنچ چکا ہو اور صورت میں کوئی مدد اور سفارش جاری نہیں، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جس مخزومی عورت نے چوڑی کی تھی اس کے معاملہ نے قریش کو غم میں مبتلا کر رکھا تھا، چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کون کر سکتا ہے؟ اور اس کی جرأت کس کو ہو سکتی ہے؟ بجز اسامہ کے جو رسول اللہ ﷺ

(۱) فتح الباری ۴/۲۷۳ طبع مطبعۃ المبرور۔

(۲) حضرت محبوب بن امیہ کی روایت سے ابو ذر غفاریؓ مالک اور نسائی نے کی ہے الفاظ نسائی کے ہیں عبد القادر بن ابی داؤد نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے (جامع الاصول فی احادیث الرسول ۳/۶۰۰-۶۰۲ طبع کردہ مکتبۃ المجلو فی ۳۹۰ ص ۳۹۰ مختصر سنن ابی داؤد للعلی بن ابی داؤد طبع دار المعرفۃ سنن نسائی ۸/۶۸ طبع کردہ مکتبۃ المبرور بخاریہ بخاریہ شرح مؤطا مالک ۳/۲۹۸ طبع کردہ مکتبۃ المبرور الحسینی)۔

کے محبوب ہیں۔ چنانچہ اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اتضع فی حد من حدود اللہ! ثم قام فخطب، قال یا ایہا الناس! ایما ضل من کان قبکم فہم کانوا إذا سرق فہم الشریف ترکوہ، وإذا سرق الضعیف فہم أقاموا علیہ الحد، وأنہم اللہ لو أن فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطع محمد بدھا" (۱) (کیا تم اللہ کی حد دو میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اور فرمایا کہ لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لئے مراد ہوئے کہ اس کی حالت یہ ہوئی تھی کہ اگر اس میں سے معزز آدمی چوری کر جاتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور اگر ان میں سے کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے، حد کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو محمد ان کے ہاتھ ضرور کاٹ دیتے)۔

غصب کے وقت استغاثہ:

۲۶- تمام مذاہب کا اتفاق ہے کہ جس کا مال غصب یا چوری کیا جائے اس پر واجب ہے کہ وہ استغاثہ کرے، مگر قتل کے جبر میں حملہ آور یا پورا کاٹ کر مارے۔ اگر وہ بھاگیں یا رات کا وقت ہو، یا کوئی ان کی مدد نہ کرے، یا حملہ آور یا پورا استغاثہ نہ کرنے دیں، یا چوری ہر حملہ میں جلدی کریں تو اس کے لئے جان، عزت، اور مال کا قربان کرنا جائز ہے۔ خود قتل یا کسی مال ہو۔ اگرچہ مال کے سے قتل کرنا پڑے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: "من قتل دون

(۱) حضرت عائشہؓ کی روایت سے "أن قریبنا لہم منهم المبرور الضعیف والمہمل الضعیف سرقت۔" کی روایت بخاریہ مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی سے حضرت عائشہؓ سے کی ہے الفاظ بخاریہ کے ہیں (فتح الباری ۲/۸۷ طبع المکتبۃ، جامع الاصول فی احادیث الرسول ۳/۵۱۱ طبع کردہ مکتبۃ المجلو فی ۳۹۰ ص ۳۹۰)۔







## استغراق ۱-۵

ب۔ استغراق فردی، جیسے: لاَدْخُلُ فِي الدَّارِ۔  
ج۔ استغراق عرفی جس کی عمومیت و احاطہ کا مدار حکم عرفی پر ہو،  
جیسے: جمع الأمير المصاعدة (۱) (امیر نے تمام زرگروں کو جمع  
کیا)۔

## استغراق

اجمالی حکم اور بحث کے مقامات:

۴۔ اہل اصول نے استغراق کا ذکر عام کی تعریف پر کلام کرتے  
ہوئے کیا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ عام وہ لفظ ہے جو ان تمام افراد کو  
شامل ہو جو اس کے لائق ہوں، یعنی بغیر حصر کے خود ہی وہ ایک ساتھ  
ان سب کو شامل ہو (۲) اور عام میں استغراق کی رائے شافعیہ اور  
بعض حنفیہ لی ہے۔

عام اصولیین کے نزدیک عموم میں اس لفظ کے افراد کی ایک  
جماعت کو شامل ہو جانا کافی ہے، جیسا کہ فخر الاسلام وغیرہ نے اس کی  
صرامت کی ہے (۳)۔

اس لحاظ سے استغراق عموم سے زیادہ ہمہ گیر ہوگا، چنانچہ لفظ سدہ  
کے تعلق یہ کہنا درست ہے کہ یہ ان تمام افراد کو شامل ہے جو اس میں  
آتے ہوں لیکن عام نہیں ہے (۴)۔

استغراق پر دلالت کرنے والے الفاظ:

۵۔ کچھ الفاظ ایسے ہیں جو استغراق پر دلالت کرتے ہیں، جیسے لفظ  
کل، یہ نکتہ آراں کا منہاں الیہ نکرہ ہو تو یہ منہاں الیہ کے افراد کے

تعریف:

۱۔ استغراق لفظ احاطہ کرنے اور عام ہونے کے معنی میں ہے (۱)۔  
اور اصطلاح میں کسی چیز کو اس کے تمام اجزاء و افراد کے ساتھ  
حاصل کر لینے کو کہتے ہیں۔

۲۔ صاحب دستور العصارۃ۔ استغراق لفظی کی دو قسمیں بیاں کی  
ہیں: استغراق حقیقی اور استغراق عرفی۔

الف۔ استغراق حقیقی یہ ہے کہ لفظ سے اس کا وہ دور دورہ ہو جس  
کو وہ لفظ لغت، شریعت یا عرف خاص کے اعتبار سے شامل ہو (۲)،  
جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "عَالَمُ الْغُيُوبِ وَالشَّهَادَةِ" (۳) (وہ  
عیب اور ظاہر (دونوں) کا علم رکھنے والا ہے)۔

ب۔ استغراق عرفی یہ ہے کہ لفظ سے اس کا ہر دور دورہ اولیا جائے  
جس کو وہ عرفی بول چال کے لحاظ سے شامل ہو، جیسے "جمع الأمیر  
المصاعدة" (امیر سے تمام زرگروں کو جمع کیا) یعنی اپنے شہر کے تمام  
زرگروں کو (۴)۔

۳۔ کھوی (ہو ابقاء) نے استغراق کی تین قسمیں کی ہیں:

الف۔ استغراق جنسی، جیسے: لاَدْخُلُ فِي الدَّارِ۔

(۱) لمصباح التمر لسان العرب، مادة (غرق)۔

(۲) دستور العصارۃ، ص ۹۸۔

(۳) سورۃ النعام ۷۳۔

(۴) دستور العصارۃ، ص ۹۸، ۹۹۔

(۱) کلیات القسم الاول، ص ۵۵۔

(۲) مجمع الجوامع، ص ۹۹، ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲۔

(۳) شرح لبد خشی، ص ۵۷۔

(۴) شرح لبد خشی، ص ۵۸۔



## استغراق ۶-۷، استغفار ۱

استغراق کا نام دہ دیتا ہے، جیسے: "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (۱)  
(ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے) اور "أَرْضَاكَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ" (۲)  
اس کے جزء کے استغراق کا نام دہ دیتا ہے، جیسے: "كُلُّ رَيْدٍ حَسَنٍ"  
یعنی اس کے تمام جز (۳)۔

و جمع بھی استغراق کا نام دہ دیتی ہے جس پر الف لام داخل  
ہو، جیسے: "عَارَاہُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا" (۴) (جسے مسلمان اچھا  
سمجھیں)۔

۶- اس موضوع میں بہت تفصیلات ہیں جنہیں اصولی ضمیمہ میں عموم  
کی بحث میں دیکھا جائے۔

۷- فقہاء استغراق کو بھی استیعاب، شمول کے معنی میں استعمال  
کرتے ہیں۔

ای قلیل سے کتاب التہذیب میں فقہاء کا یہ قول ہے: استعراوی  
الأصناف الثمانية في صرف الركاة عند البعض (بعض  
کے نزدیک زکاۃ صرف کرنے میں آٹھوں اقسام کا استغراق نہ مری  
ہے)، تفصیل کے لیے، دیکھئے: باب التہذیب۔



## استغفار

تعریف:

۱- لغت میں استغفار: قول یا فعل کے، رمیہ منقذات طلب کرنے کو  
کہتے ہیں (۱)۔

اور فقہاء کے نزدیک بھی اسی طرح استغفار کا معنی منقذات طلب  
کرنا ہے، منقذات دراصل چھپائے کو کہتے ہیں، در اس سے مراد غناہ  
کو نظر انداز کرنا اور اس پر باز پرس نہ کرنا ہے، بعض نے مزید یہ کہا ہے  
کہ منقذات یا تو بالکل رستہ متوجع و عتاب کو چھوڑ کر ہوتی ہے، یا اللہ  
تعالیٰ اور اس کے بندہ کے درمیان غناہ کے تفریق و افتراق کرنے  
کے بعد ہوتی ہے (۲)۔

استغفار اسام کے معنی میں بھی آتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
ہے: "وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ" (۳) (اور نہ  
اللہ ان پر عذاب لانے کا ہے اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے  
ہوں)، یہاں "يسمعون" "يسمعون" کے معنی میں ہے، مگر یہ  
اور مجاہد کا یہی قول ہے۔ اسی طرح استغفار کے معنی دعا، توبہ کے بھی  
آتے ہیں، ان الفاظ کے ساتھ استغفار کے تعلق کا ذکر عتقہ میں آ رہا  
ہے۔

(۱) مفردات المصنف (المعجم)۔

(۲) البحر المحیط ۲۰۱/۵ طبع المطبعة الفقهية طبع ۱۳۶۷ھ - ۱۳۷۳ھ طبع  
المکتبة الاسلامیہ۔

(۳) تفسیر القرطبی ۷/۲۹۹ سورۃ انفال آیت ۳۳۔

(۱) سورۃ آل عمران ۸۵۔

(۲) مجمع البحرین ۳۹۸/۳۵۰۔

(۳) شرح لبخشی ۶۲/۲۔



متحدہ غلط:

غفرتوبہ:

۲- استغفار تو یہ دونوں اس شے سے مشتق ہیں کہ ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے، اور اس میں بھی مشترک ہیں کہ دونوں میں مناسب امور کا ازالہ مطلوب ہے، البتہ استغفار میں اس کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے درخواست ہوتی ہے اور توبہ میں اس کے ازالہ کے لئے خود انسان کی طرف سے سعی ہوتی ہے (۱)۔

ترغیر کی قید کے بولا جائے تو اس میں سے ایک دوسرے کے مفہوم میں خلل ہوتا ہے۔ اور دونوں ایک ساتھ ہوں تو استغفار میں مذکورہ چیزوں کے شر سے حفاظت کی درخواست ہوتی ہے، ورتوبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اپنے ان برے اعمال کے شر سے حفاظت کی درخواست ہوتی ہے نہ کہ مستقبل میں بدیشہ ہو، چنانچہ توبہ میں وہ امور لازم ہیں: ایک کسی چیز کو ترک کرنا اور دوسرے کسی دوسری چیز کی طرف رجوع کرنا، ورتوبہ رجوع کے ساتھ استغفار مغفرت کے ساتھ مخصوص ہے، اور جب ان میں سے کسی ایک کو تنہا استعمال کیا جائے تو ہر ایک دوسرے کو شامل ہوتا ہے (۲)۔

معصیت کی صورت میں توبہ کے ساتھ استغفار نہ تو استغفار کا معنی زبان سے مغفرت طلب کرنا ہے اور توبہ کا معنی قلب، اعضاء سے نادم کو کہہ رہنا ہے (۳)۔

- (۱) الفخر الرازی، ۱۸۲/۱۸۱، طبع دہلی، ۹۹/۲، طبع بول۔  
(۲) مرآۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ۶۰/۳، ۵۴/۲، راجع المسائلین ۳۰۸/۱، طبع السنۃ الفکر بیروت۔  
۳ شرح غرر النبیات مسند احمد ۹۰۲/۲، طبع المکتب الاسلامی۔

ب- دعا:

۳- جس دعا میں مغفرت کا سوال ہو وہ استغفار ہے (۱)۔ البتہ استغفار دعا کے درمیان عموم خصوص میں وجہ کی نسبت ہے، اگر مغفرت طلب کی جائے تو یہ استغفار دعا دونوں میں، اور اگر استغفار قول کے بجائے صرف فعل سے ہو تو یہ صرف استغفار ہے، اور اگر مغفرت کے علاوہ کوئی دوسری چیز طلب کی جائے تو یہ صرف دعا ہے۔

استغفار کا شرعی حکم:

۴- اپنی اصل کے لحاظ سے استغفار مستحب ہے (۲)، اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے: ”وَاسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ“ (۳) (اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو، بے شک اللہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے، نہ ارحم ولا ہے)، یہ احتیاج پر محمول ہے، اس لئے کہ استغفار بغیر معصیت کے بھی ہوتا ہے، بین کبھی کبھی استغفار بجائے مندوب کے واجب ہو جاتا ہے (۴)، جیسے نبی کریم ﷺ کا استغفار، اور جیسے معصیت سے استغفار (۵)۔

اور کبھی استغفار مکروہ ہو جاتا ہے، جیسے جنازہ کے پیچھے چلتے ہوئے میت کے لئے استغفار، مآثلیہ کے یہاں اس کی ہر احتیاج موجود ہے۔ اور کبھی استغفار حرام ہو جاتا ہے، جیسے کفار کے سے استغفار (۶)۔

- (۱) الفتوحات المربانیہ ۲۴۳/۷۔  
(۲) الفخر الرازی، ۳۹۴/۳، طبع دار المکتب المصریہ، الشرح المفسر ۵۶/۲، طبع دار المعارف۔  
الفتوحات المربانیہ ۲۴۲/۷، شرح غرر النبیات مسند احمد ۹۰۲/۲، طبع المسادق المتعین شرح احیاء علوم الدین ۵۶/۵، طبع المکتبہ۔  
(۳) سورہ بقرہ ۲۰۰۔  
(۴) الفخر الرازی، ۱۹۹/۵، طبع مکتبہ دار الفکر، مسوکر مدنی ۳۹۶/۲، طبع مجلس، اتحاد المسادق المتعین ۵۱۱/۸۔  
(۵) مجمع البیان ۳۰۶/۱، طبع بیروت۔  
(۶) ابن ماجہ ۳۰۱/۱، طبع بیروت، الفروق ۲۶۰/۳، طبع دار المعارف، لکھنؤ۔







إلا أنت“ (۱) (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد اور وعدہ کو اپنی سکت کے مطابق پورا کروں گا، میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس برائی سے جو مجھ سے سرزد ہوئی ہو، میں ان نعمتوں کا تیرے لئے قمر کر رہا ہوں جو تو نے مجھ پر رکھے ہیں، اور اپنے نانا کا قمر کر رہا ہوں، میری مغفرت فرما دے، اس لئے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا)۔

۷- استغفار کی افضل ترین قسم یہ ہے کہ بعد سے ”استغفر اللہ الہدی لا الہ الا هو الحي القيوم واليوب اليه“ (۲) (میں مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، راناہوں کو چھوڑ کر اس

(۱) تفسیر القرطبی ۳/۳۰، لاؤکار ۱۷۵، ۳۵۵ طبع اہلسنی، مدارج المہکین ۲۲ طبع اصحاب قنوی ابن تیمیہ ۲۳۹، ۱۰، احوال المسافر الطیبی شرح احیاء علوم الدین ۱۰/۵، الکلم الطیب والصلح ابن قیم ص ۲۲ طبع اردو، شہداء ابن ہشام کی حدیث کی روایت بخاری نے کی ہے (فتح الباری ۱/۱۷۷ طبع انتقیر)۔

(۲) حدیث: ”استغفر اللہ الہدی...“ کی روایت ابو داؤد و ترمذی نے نبی ﷺ کے آر ذکر بعد از رخصت سے مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”اے اللہ! سمع الہی ﷺ بقول، من قال یا استغفر اللہ الہدی لا الہ الا هو الحي القيوم واليوب اليه غفر له وإن كان لم يزل من الوحف“ (حضرت رخصت کے نبی ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ جس نے کہا ”استغفر اللہ الہدی... الخ“ اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں خواہ اس نے میدان چار دیواری اختیار کی ہو کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اس سند کے علاوہ اس کو ہم نہیں جانتے، حافظ منذری نے کہا کہ اس کی سند بہتر اور متصل ہے طبرانی نے اس کی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے موقوف کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی ہے (الترغیب والترہیب ۳/۲۷۷-۲۸۰ طبع مطبعہ المعادہ ۱۳۸۰ھ جامع الاصول فی احادیث الرسول ص ۸۹، ۸۸ طبع کردہ مکتبۃ المدین، الفتاویٰ العربیہ شرح الاذکار الخویری ۲۸۷-۲۸۹ طبع کردہ مکتبۃ الاسلامیہ، مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۰ طبع کردہ مکتبۃ القدسی)۔

کی طرف متوجہ ہوتا ہوں)۔ اور استغفار ان ہی الفاظ میں مختصر نہیں یہ تو صرف بطور مثال ہیں، جیسا کہ بعض مقامات و بعض عبادات میں مخصوص الفاظ مقبول ہیں جو اللہ کے فضل ہوتے ہیں ان میں ان مقبول الفاظ کی پابندی مناسب ہوتی ہے۔ اس کا نیشہ یہ کہ سب سے زیادہ اور آداب کی کتابوں میں ہے، استغفار و توبہ کے ابوب میں ہوتا ہے۔

جس طرح استغفار کے سابقہ ان شرطوں میں کی طرح استغفار کے بعض الفاظ مسموع بھی ہیں (۱) چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لا یقولن أحدکم: اللہم اغفر لی ای شئت، اللہم ارحمنی ای شئت، لیعزم المسألة فإن اللہ لا مستکبر لہ“ (۲) (تم میں سے کوئی نہ کہے: اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو میری مغفرت فرمادیں، اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو میرے اوپر رحم فرمادیں، (بلکہ) لازم ہے کہ چنگلی کے ساتھ سوال کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے)۔

نبی اکرم ﷺ کا استغفار:

۸- رسول اکرم ﷺ پر استغفار واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”لَاعْلَمُ قَدْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُ الْمُنْبِكِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ“ (۳) (تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ مجھ اللہ کے کوئی معبود نہیں، اور اپنی خدائی معافی مانگتے رہئے اور سارے (۱) مرقاة المفاتیح ص ۱۳۳ طبع مکتبۃ الاسلامیہ، الترغیب والترہیب ص ۳۳ طبع مکتبۃ المدین، الفتاویٰ الخویری ص ۱۳۹، ۱۴۰ طبع مکتبۃ المدین، فتح بحیہ شرح کتب الخویری ص ۲۵۲ طبع دارالکتب العلمیہ۔

(۲) حدیث: ”لا یقولن أحدکم...“ کی روایت بخاری نے کی ہے (فتح الباری ۱/۱۷۷ طبع انتقیر)۔

(۳) سورہ محمد ص ۱۹۔



یوں و لوں و ریوں و ایوں کے لئے بھی)۔ فقہاء و مفسرین نے آپ ﷺ کے استغفاری متعدد و ہمیں و رزائل میں، مثلاً یہ کہ اس سے مرد و چول چوک پر استغفار ہے، یا یہ نادمی و جہ سے نہیں بلکہ اپنی مت کی تعیم کے لئے تھا، سبکی کی رائے یہ ہے کہ نبی ﷺ کے استغفار کی صرف ایک ہی شکل ہو سکتی ہے، وہ یہ کہ (استغفار کے ذریعہ) بغیر کسی گناہ کے آپ ﷺ کے مرتبہ کو بلند فرما مقبوس، ہے اس لئے کہ آپ ﷺ خواہشات نفسانی سے محروم کرتے ہی نہیں (۱)۔

دریہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ ایک ایک دن میں سو مرتبہ استغفار فرماتے تھے (۲) بلکہ صحابہ کرام ایک ہی مجلس میں آپ ﷺ کے کھڑے ہوئے سے پہلے پہلے سو مرتبہ شمار لیتے کہ آپ فرما رہے ہیں: ”وب اغفر لی و لب علیٰ ایک است التواب العمود“ (۳) (اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری طرف متوجہ ہو جا، ہے شک تو بہت زیادہ متوجہ ہوئے ۱۰۰۰۰۰ بہت زیادہ مغفرت کرے ۱۰۰۰۰۰۰۰)۔

طہر رست میں استغفار:

ول: بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد استغفار:

۹- تفضا و حجت کے بعد اور بیت الخلاء سے نکلنے پر استغفار مستحب ہے، ترمذی میں روایت ہے: ”کان النبی ﷺ إذا خرج من“

(۱) الفتوحات المربانیہ ۲/۶۹، الترمذی علیٰ غلیل ۱/۷۷ طبع دار الفکر المذاکر الدینی ۲/۳۲۲، مرتبہ المصاحف ۶/۳، فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۵/۵۷، مرآۃ المصاحف شرح مشکاۃ المصابیح ۳/۶۳۔

(۲) درج السالکین ۱/۷۸، ۱/۷۹، ۱/۷۸، ۲/۷۸ طبع انوار۔

(۳) احمد ترمذی، ابو داؤد و ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم مجلس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ قول سہرتہ شمار کرتے تھے ”وب اغفر لی و لب علیٰ ایک است التواب“

الخلاء قال: غفرانک“ (۱) (نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلنے پر فرماتے: ”غفرانک“ (اے اللہ! تجھ سے بخشش کا سولہ رتا ہوں))۔ اس مقام پر طلب مغفرت کی وجہ یہ کہ اس نے کہا ہے، یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانی بیوت کے ساتھ نذرانہ کی۔ اس کا نفع پہنچایا۔ اس کے فضائل و خیرات کے، اس ساری نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے آگاہی عطا ہے (۲)۔

وہم: وضو کے بعد استغفار:

۱۰- وضو کے بعد جو تہ و در تہ ہے اس کے ضمن میں استغفار مسنون ہے (۳) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”من قوصاً فقال: سبحانک الہم و بحمدک شہد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک، کتب فی رق ثم جعل فی طابع فلم یکسر الی یوم القیامۃ“ (۴) (جس

= العمود، لہائی نے کہا کہ یہ حدیث یحییٰ بن کی شرط کے سوا حق صحیح ہے لیکن روایت نے مالک سے لفظ ”انفوذ“ میں اختلاف کیا ہے (مشکوٰۃ مصابیح ۲/۷۴ یحییٰ بن لہائی، تاریخ کردہ المکتب الاسلامی، مجلسۃ الاحادیث الصحیحہ لالہائی ۲/۸۹ تاریخ کردہ المکتب الاسلامی)۔

(۱) حدیث: ”کان النبی ﷺ إذا خرج من الخلاء....“ کی روایت احمد ترمذی، ابو داؤد و ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس حدیث کو حاکم نور ابو حاتم نے صحیح قرار دیا ہے ابوداؤد الحسین میں ہے کہ دائی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا ہے (مثل الاوطار ۱/۸۸ طبع دار الفکر، تجلۃ الاحادیث ۱/۹۲ تاریخ کردہ المکتب الاسلامی)۔

(۲) ابن ماجہ بن ۱/۲۳۰، المذاکر الدینی ۲/۳۳۳ مصطفیٰ نجفی، الکافی لاسن عبدالمبار ۲/۷۸ طبع المصاحف، المصاحف ۱/۷۸، ۲/۷۸، ۳/۷۸، شرح المصابیح ۱/۷۸، انصاف ابن قدامہ ۱/۷۸ طبع المصاحف۔

(۳) ابن ماجہ بن ۱/۸۷ طبع بیروق، حلیۃ المتقین علیٰ عبدالمبار ۱/۳۷ طبع دار الفکر الفتوحات المربانیہ شرح المذاکر الدینی ۲/۷۸، ۳/۷۸، ۴/۷۸، ۵/۷۸۔

(۴) حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث کی روایت مستدرک میں حاکم نے کی ہے اور



اور وہ سلام بھیجتے "فرماتے: "رب اغفر لی والصح لی ابواب  
فصلک" (۱) (اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اور میرے  
لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)۔

خیر کی باتوں میں ہے کہ نماز پڑھنے والا مسجد میں داخل ہوتے  
ہوئے یہ دعا پڑھے "اللھم الفتح لی ابواب رحمتک" (اے  
اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)۔ اور مسجد  
سے نکلتے ہوئے پڑھے "اللھم ابی اسئلک من فصلک" (۲)  
(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔

نماز میں استغفار:

اہل- آغاز نماز میں استغفار:

۱۲- آغاز مار کی دعا سے تعلق وارد ہونے والی بعض روایتوں میں  
استغفار آیا ہے، شافعیہ نے اسے مطلقاً اختیار فرمایا، درحقیقہ ہناجہ  
نے (صرف) تہجد کی مار میں اس کو اختیار کیا ہے (۳)، نعی  
میں سے ایک روایت "نعمت ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے، وہ نبی  
ﷺ سے نقل کرتے ہیں: "اللھم ربی ظمعت نفسی ظمعا

(۱) قاطعہ دست رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی روایت ابن ماجہ اور ترمذی نے کی  
ہے اور ترمذی نے اس کو کثرت طرق کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے (تحتہ  
حدیثی ۲/ ۲۵۳-۲۵۵ مباح کردہ المکتبۃ الشیخہ سنن ابن ماجہ مطبوعہ  
لواء المدیناتی ۱۴۳۳ھ طبع حبشی الجلی)۔

(۲) مراتی اصلاح مرض ۲۱۶، ۲۱۵ طبع بیروتی۔ مسلم نے ابو اسید سے مروی  
روایت کی ہے کہ "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ کہے:  
اللھم الفتح لی ابواب رحمتک" اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے:  
اللھم ابی اسئلک من فصلک" (صحیح مسلم ۱/ ۴۳۳ طبع عثمانی  
الجلی)۔

(۳) المجموع ۳/ ۳۱۵ طبع المیزان، ابن قدامہ ۱/ ۲۷۳ طبع المیزان،  
ذکار مرض ۳/ ۳۳۳ تا ۳۳۴ قادی ابن تیمیہ ۱۰/ ۲۳۹، اعظم الہدیٰ واصل  
اصلاح لابن القیم ۳/ ۲۲۰ طبع المیزان۔

نے ہنس کر کے یہ دعا پڑھی: پانچ بیاباں کرتا ہوں میں تیری اے اللہ  
تیری حمد کے ساتھ دل سے مقرر کرتا ہوں کہ میں کوئی معبود سوا  
تیرے، بخشش چاہتا ہوں تجھ سے "تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں تو  
اس کو ایک فائدہ میں لکھ دیا جاتا ہے مجھ اس کو بدنام کیا جاتا ہے، اور  
دوہرہ روقیہ تک نہیں ڈری جائے گی)۔

ہنس کر کے حد و ہنس کے درمیان دُعا کا بھی بار، میں جن میں  
استغفار ہے فقہاء نہیں ہنس کی سنتوں کے دلیل میں بیان کرتے  
ہیں۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت استغفار:

۱۱- مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور مسجد سے نکلتے ہوئے مالکیہ،  
شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک استغفار مستحب ہے (۱) اس لئے کہ  
رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول  
جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد پر درود و سلام بھیجتے "فرماتے:  
"رب اغفر لی ذنوبی والفتح لی ابواب رحمتک" (اے  
اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے  
دروازے کھول دے)۔ اور جب مسجد سے باہر نکل لاتے تو محمد پر

= فرمود کہ مسلم کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے ابن جریر نے کہا کہ حاکم نے  
مگرچہ اسے صحیح کہا ہے لیکن یہ ضعیف ہے سفیان ثوری نے اس کو ہشام سے  
مروی روایت کیا ہے طبرانی نے ائمہ اوسط میں اس کے قریب قریب الفاظ  
کے ساتھ اس کی روایت کی ہے اس کے تمام روای صحیح بخاری کے روای ہیں  
اور نہ ہی نے کہا ہے کہ درست یہ ہے کہ یہ حدیث ابو سعید خدری پر موقوف ہے  
راستوحات العربیہ ۲/ ۲۰۰ مباح کردہ المکتبۃ الاسلامیہ مجمع الزوائد ۱/ ۲۳۹  
مباح کردہ دار لکتاب العربیہ ۲/ ۴۳۰)۔

(۲) شرح موطا بطبر ۳/ ۱۳ طبع الجلی، مع الجلیل ۱/ ۵۶ طبع المیزان،  
۱/ ۵۳۳ طبع المیزان، ابن قدامہ ۱/ ۲۵۵ طبع المیزان، ذکار الخویر ۲/ ۲۵  
۱/ ۲۵۳ طبع المیزان، کشاف المحتاج ۱/ ۳۰۱۔



کثیراً ولا یغفر الذنوب إلا أنت فاعفُ لی عفوة من عندک وارحمی إنک أنت التواب الرحیم“ (۱) (اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ہی ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا، بس اپنی طرف سے میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم کر۔ بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔)

مالک کے نزدیک فرض نماز میں دعاء افتتاح مکروہ ہے (۲)۔ دعاء افتتاح میں محل استعاذ کو فقہاء سنن نماز یا بیہت نماز کے بیان میں ذکر کرتے ہیں۔

دوم- رکوع و سجود اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں استغفار:

۱۳- ثانیہ و حنابلہ کے نزدیک رکوع میں دعاء مغفرت مسنون ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں کثرت سے یہ (دعا) پڑھتے تھے: ”سبحانک انہم و بحمدک اللہم اغفر لی“ (پانی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ تیری حمد کے ساتھ، خدا یا! میری بخشش فرما)۔ (اس دعا میں) آپ ﷺ قرآن پر عمل کرتے تھے (۳) (مشق حدیث)، یعنی اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”فسبح بحمد ربک واستغفرہ“ (۴) (تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے

(۱) حدیث: ”انہم الی ظلمت نفسی ظلماً.....“ کی روایت بخاری نے کی ہے (فتح الباری ۲/۳۱۷ طبع انتقیر)۔

(۲) الکافی لایم عبد البر ۲۰۶ طبع ریاض۔

(۳) حضرت عائشہؓ کی حدیث کی روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد و ترمذی نے کی ہے، راجع الاصحاح مع الاصول فی احادیث الرسول ۱۹۰ طبع دار احیاء التراث العربی ۱۳۸ھ۔

(۴) سورہ ہود ۳۔

اور اس سے استغفار کیجئے) کو یہ دے گا رلاتے۔ البتہ ثانیہ یہ کہتے ہیں کہ رکعت میں یہ دعاء مغفرت سے نماز پڑھنے والے کے لئے اور اس امام کے لئے ہے جس کے مقتدی نہ ہو، متعین ہوں و نماز کی طاعت پر راضی ہوں۔ حنفیہ مالکیہ کے نزدیک رکعت میں صرف تسبیح ہے، البتہ حنفیہ رکعت سے آٹھ وقت استغفار کی جائز دیتے ہیں (۱)۔

۱۴- ان طرح حضرت عائشہؓ کی مذکور حدیث کی وجہ سے عہد میں مالکیہ، ثانیہ اور حنابلہ کے نزدیک دعاء مغفرت مستحب ہے (۲)۔

۱۵- دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں حنفیہ، مالکیہ اور ثانیہ کے نزدیک استغفار مسنون ہے، امام احمد کا بھی ایک قول یہی ہے، اور اس کی بیا حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے: ”انہ صلی مع الہی سجدتین“ (۳) (انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) نماز پڑھتے تھے: ”رب اغفر لی، رب اغفر لی“ (میرے پروردگار! مجھے بخش دے، میرے پروردگار! مجھے بخش دے))۔

اور استغفار کے واجب نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص کو استغفار میں بتایا جس نے صحیح طرح سجدیں پڑھی تھیں۔ اور حنابلہ کے یہاں مشہور یہ ہے کہ استغفار واجب ہے، یہی قول اسحاق اور ابو داؤد ہے، جس کی ہم رقم مقدمہ میں ہے، اور

(۱) الخزانہ علی غلیل ۱/۲۱۷، من مابہ ۱/۳۴۰، لعل علی لعل ۳۶۳ طبع دار احیاء التراث العربی، الخزانہ فی نقد الامام احمد ۱۲۰ طبع مستطیع۔

(۲) ماہد مراجع۔

(۳) حدیث: ”ان الہی سجدتین“ کان یقول بین السجدتین.....“ کی روایت ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت حذیفہؓ سے کی ہے نیز ابوداؤد و ترمذی نے اس حدیث کی روایت تحصیل سے کی ہے اصل حدیث مسلم کی ہے (تذیل الاوہام ۲۹۳ طبع دار الخلیل، تحت الاخوذ ۲/۱۶۲ طبع کردہ انتقیر)۔







جاتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے مآد معاف فرمادیتے ہیں مگر چہ وہ  
میدان جہاد سے بھاگ گیا ہو۔

۱ استسقاء میں استغفار:

۱۹- فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ تہ  
استغفار سے استسقاء حاصل ہو جاتا ہے ہر ایک بین امام ابو حنیفہ سنت  
کو استغفار پر تہ ۱۰ کرتے ہیں (۲)۔ سنی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد  
ہے: ”فَلْيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِنَّهُ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا“ یونس  
السَّمَاءِ عَلَيْكُمْ مَدْرَارٌ“ (۳) (پتا چٹ میں نے کہا: چنے پر درگاز  
سے مغفرت چاہو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر کثرت سے  
بارش بھیجے گا)۔ ”یَرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مَدْرَارًا“ سے معلوم ہوتا  
ہے کہ استغفار ذریعہ استسقاء ہے، اور اس آیت شریفہ میں استغفار  
کے بارہا ذکر کیا گیا ہے، نیز حضرت عمرؓ سے مروی ہے: ”اِنَّ  
خُرُوجَ اِلَى الْاِسْتِسْقَاءِ وَلَمْ يُصَلِّ بِجَمَاعَةٍ، بَلْ صَعِدَ  
الْمَنْبَرِ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ، وَمَا زَادَ عَلَيْهِ، فَقَالُوا: مَا اسْتَسْقَيْتَ  
بِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَقَدْ اسْتَسْقَيْتَ بِسَجَادَةِ السَّمَاءِ  
الَّتِي يَهْبِطُ السُّتُورُ الْغَيْثُ“ (۴) (حضرت عمرؓ استسقاء کے لئے اٹھے  
اور انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھائی، بلکہ منبر پر چڑھ کر

یوں نہ ہوں)۔ کچھ اور بھی روایات ہیں ”میں تہ نماز کے بعد  
کے فکار میں ذرا روتے ہیں، مثلاً نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”مَنْ  
اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی فِی دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَغُلِّقَ  
اَسْفَلَ اللّٰهَ الدَّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاقْبُوبُ اِلَيْهِ،  
عَمَّرَ اللّٰهَ عَمْرًا وَجَلَّ دُؤْبَهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الرَّحْمَةِ“ (۲) جو  
شخص ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار کرے اور کہنے میں بخشش  
طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے جس کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں وہ زندہ ہے اور تھامنے والا ہے اور اسی سے میں توبہ

(۱) المجموع ۳/۳۸۵، شرح مختصرات مسند احمد ۲/۹۰۴، نقوی ابن تیمیہ  
۱۰/۱۳۶، اور حدیث: ”مَنْ لَالَ، اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ الْعَظِيمَ...“ کی روایت  
امام ترمذی نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے مرفوعاً کی ہے اور انہوں نے فرمایا  
کہ یہ حدیث حسن غریب ہے جسے ہم اسی سند سے جانتے ہیں بطریق اسی  
کی روایت حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً کی ہے جس کے الفاظ یہ  
ہیں: ”لَا يَقُولُ دَجَلُ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ  
وَالْقُوبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا عَمَّرَهُ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الرَّحْمَةِ“  
(کوئی آدمی تین مرتبہ ”اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْخ“ نہیں کہتا مگر یہ کہ اس کے تمام  
معاصی کر دیے جاتے ہیں مگر وہ میدان جہاد سے بھاگ گیا ہو)۔ بخاری نے  
کہا ہے کہ اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے (صحیح ترمذی ۱۰/۲۸۳ طبع  
مطبعة المدنی ۱۳۵۳ھ مجمع المروک ۱۰/۱۰۰ مباح کردہ دارالکتب المروری  
۱۴۰۲ھ)۔

(۲) حدیث: ”مَنْ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی فِی دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ...“ کی روایت  
ابن ابی اسنی نے حضرت برادر بن مازب سے مرفوعاً عن علیؓ کے ساتھ کی  
ہے، اور ابو داؤد اور ترمذی نے اس کی روایت مرفوعاً عن طریق سے کی ہے  
ان میں سے ابن مسعودؓ کی حدیث ہے اور ابن علیؓ سے رسول اللہ ﷺ  
کے آثار کردہ غلام حضرت ربیع کی حدیث ہے، منذری نے کہا کہ اس کی سند  
بہتر و متصل ہے اور ابو داؤد و ترمذی کی روایت میں لفظ ”مَنْ“ دُبُرِ کُلِّ  
صَلَاةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ“ نہیں ہے (عمل اليوم واللیلہ ۳۸ طبع دار  
معارف مصرانیہ، الفتوحات الربانیہ علی ذکر الخویر ۷/۲۸۷-۲۸۹  
مباح کردہ المکتبۃ الاسلامیہ، مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ۶/۳۷۷  
۷۷)۔

- (۱) البدائع ۱/۲۸۳، لطاب ۲/۲۰۵، المجموع ۵/۹۱، المنی مع الشرح  
المکیر ۲/۲۹۱ طبع دارالمناب  
(۲) البدائع ۱/۲۸۳، المنی مع الشرح ۲/۲۸۸۔  
(۳) سورہ نور ۵۔  
(۴) حضرت عمرؓ کے بارے میں مقول روایت: ”اِنَّهُ خَرَجَ اِلَى الْاِسْتِسْقَاءِ  
وَلَمْ يُصَلِّ بِجَمَاعَةٍ...“ کی روایت عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ سے ملتی  
ہے الفاظ کے ساتھ کیا ہے (معنف عبد الرزاق تمحیص حبیب الرحمن الاصلی  
۳/۸۷ طبع مجلس المطبوع ۱۳۹۰ھ معنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۷۷ مباح کردہ  
دارالکتب العلمیہ ۱۳۹۹ھ)۔







۲۳- یہ پوری تفصیل صرف مومن کے لئے ہے، کفر میت کے لئے متغفر قریب صرف میت اور جنازہ کی وجہ سے لازم ہے (۱)۔

اس کے لئے استغفار کیا جائے (۱) اور ورنہ اسے معافی غلب کرنے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے جو توبہ کے ذیل میں مذکور ہے۔

غیبت سے متغفر:

۲۴- جس نے غیبت کی ہو اس شخص کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ استغفار کے ساتھ اس سے معافی بھی لازم ہے جس کی غیبت کی گئی ہو یہ استغفار ہی کافی ہے؟

پہلی رائے یہ ہے کہ جس کی غیبت کی گئی اگر اسے علم نہ ہو تو استغفار کافی ہے یہ ثانویہ مناجات کا مذہب اور حنبلیہ کا قول ہے، کیونکہ اس کو تائید سے قند پیدا ہوتا ہے، اس کے علم میں لائے سے اس کو تکلیف میں مبتلا کرنا لازم آئے گا، خلال نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے: ”کفارة من اغتصب ان يستعفرو له“ (۲) جس کی غیبت کی گئی اس کا کنارہ یہ ہے کہ اس کے لئے استغفار کیا جائے، اور اگر اسے معلوم ہو جائے تو استغفار کے ساتھ ساتھ اس سے معافی مانگنا بھی لازم ہوگا۔

دوسری رائے یہ ہے کہ جس کی غیبت کی گئی خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو استغفار کافی ہے، اس سے معافی مانگنا واجب نہیں، حنفیہ میں سے طحاوی کا یہی قول ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ جس کی غیبت کی گئی اگر وہ موجود ہو تو اس سے معافی مانگنا لازم ہے، البتہ اگر وہ اس کے ورنہ اس سے کوئی نہ لے تو

الکافی ۳/۱۶۶ طبع مکتب اسلامی۔

(۱) المجموع ۵/۱۳۳، ورد یکھتہ کفر کے لئے استغفار (فقرہ ۲۶)۔

(۲) حدیث: ”کفارة من اغتصب“ کی روایت خلال نے ابن ابی الحدادی سے حضرت انسؓ سے مرفوعاً کی ہے اور صحیحی نے اس کی روایت شعب میں کی ہے ورنہ ملا کر اس کی سند ضعیف ہے اس طرح حیا کی تاریخ میں مرتبے مراحت کی ہے (شرح ثلاثیات سند امام احمد ۲/۴۲۳ تاریخ کردہ المکتب الاسلامی ۱۳۸۰ھ فیض البقیۃ ۵/۷ طبع المکتبۃ التجارية الکبریٰ ۵/۳۵)۔

مومنوں کے لئے استغفار:

۲۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ دعاؤں میں تمام مومن مروجوں اور عورتوں کو شامل کرنا مستحسن ہے (۲)۔ اس لئے کہ حدیث میں ہے: ”ما من دعاء أحب إلى الله تعالى من أن يقول العبد: اللهم اغفر لأمة محمد مغمرة عامة“ (۳) (اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ دعا نہیں کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! امت محمدؐ کی عام مغفرت فرما)۔ ایک دوسری روایت ہے: ”قام رسول اللہ ﷺ فی صلاة، وقلنا معه، فقال اعرابی وهو فی الصلاة: اللهم ارحمى و محمدًا، ولا ترحم معنا أحدًا، فلما سلم النبي ﷺ قال للأعرابی: لقد صحبت واسعاً“ (۴)

(۱) ابن ماجہ ۵/۲۳۳، ۲۳۳، شرح الروض ۳/۳۵۷ طبع المکتبۃ المطالب ولی انس ۱/۲۱۰ طبع المکتب الاسلامی، مدارج السالکین ۱/۲۹۰، ۲۹۹، شرح ثلاثیات سند احمد ۲/۴۲۳، شرح زیادة الکبیر ۲/۱۷۲ طبع معظی تونس۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۵۰۵، شرح الصغیر ۱/۳۳۳، ۳۳۳، طبع در المعاریف، بحسن علی الحج ۱/۳۹۰، ۳۹۱۔

(۳) حدیث: ”ما من دعاء أحب إلى الله...“ کی روایت طیب نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے، جز انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ بھی روایت کی ہے: ”اللهم ارحم امة محمد وحملة حملة“۔ متاوی نے کہا ہے کہ اس میں عبد الرحمن بن عوفؓ، ابن سعید لاہوری ہیں وہابی نے القضا میں کہا ہے کہ یہ معروف نہیں، اور امیر اس میں ہے کہ کیا کہ یہ موضوع ہے البانی نے اس کو بہت ضعیف قرار دیا ہے (کنز الدقائق ۲/۷۷ تاریخ کردہ مکتبۃ التراث اسلامی ۹/۳۳۷ فیض البقیۃ ۵/۸۷، تاریخ کردہ المکتبۃ التجارية ضعیف الجامع الصغیر تحقیق الاولیٰ ۵/۵ تاریخ کردہ المکتب اسلامی)۔

(۴) حدیث: ”قام رسول اللہ ﷺ وقلنا معه...“ کی روایت بخاری سے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے (فتح الباری ۱۰/۲۳۸ طبع استغفر)۔







سوتے وقت استغفار:

۳۰- سوتے وقت بعض ایسے لوگوں کے ساتھ متغفر متحب ہے، تاکہ جب اسان کی روح پر وار ہو تو اس کا شرعی عمل متغفر ہو (۱)۔ ترمذی میں حضرت ابو حنید سے روایت ہے: "من قال حين يلقى الى فراشه: استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم وقبول إليه، ثلاث مرات، غفر الله له ذنوبه وذن كات مثل دبدب الحمر" (۲) (جس نے ستر پر بیٹے ہوئے قین م- "استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم وقبول إليه" پر حالہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاک کے برابر ہوں)۔

چھینکنے پر دعا دینے والے کے لئے دعا و مغفرت:

۳۱- چھینکنے والے کے لئے یہ سنت ہے کہ جو شخص اس کو "برحمک اللہ" کہہ کر دعا دے، وہ اس کے لئے دعا و مغفرت کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: "بغفر الله لنا ولكم"، یا یہ کہے: "بهدیکم الله و یصلح بالکم" (۳)، یا یہ کہے: "برحمنا الله و یصلح بالکم و یغفر لنا ولكم"، اس لئے کہ موطا میں مافع سے منقول ہے کہ جب حضرت ابن عمر چھینکے، ان سے کہا جاتا "برحمک اللہ"، تو وہ =

طابع البیروتین (البانی ۲/۲۷۷ تا ۲۷۸) (کریم المکتب الاسلامی)۔

(۱) مرآۃ المفاتیح ۳/۷۷، الخواکیر الدروانی ۲/۳۳۲، الاذکار السنوی ۸۸ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع النسخ، الشرح البیروتی ۳/۶۵، مجموعہ التوحید لابن تیمیہ و محمد بن عبد الوہاب ۶/۶۶، ۶۶۵۔

(۲) حدیث: "من قال حين يلقى الى فراشه: استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم وقبول إليه، ثلاث مرات، غفر الله له ذنوبه وذن كات مثل دبدب الحمر" (۳)، یا یہ کہے: "برحمنا الله و یصلح بالکم و یغفر لنا ولكم"، اس لئے کہ موطا میں مافع سے منقول ہے کہ جب حضرت ابن عمر چھینکے، ان سے کہا جاتا "برحمک اللہ"، تو وہ =

(۳) ابن ماجہ ۱/۱۶۶، الخواکیر الدروانی ۲/۵۱۵، الاذکار السنوی ۸۸، طبع النسخ، الشرح البیروتی ۳/۶۵۔

کے بعد تیس مرتبہ استغفار کرے اور یہ کہے: استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم وقبول إليه، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اگرچہ اس نے میدان جنا سے فرار اختیار کیا ہو (۱)۔ نیز کہا جاتا ہے کہ صغیر و صغیر نہیں رہتا اگر اس پر اسرار ہو، ہر نبیر و باقی نہیں رہتا اگر استغفار ہو یہاں استغفار سے مراد یہ ہے (۲)۔

۲۹- اگر استغفار محتاجی اور مجرہ و کساری کے طور پر ہو بین تو بجا حق نہ ہو تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے ثانیہ کہتے ہیں کہ اس سے صرف صغیر و گناہ معاف ہوتے ہیں، تیسرہ کہ معاف نہیں ہوتے، سر مالک کہ "غناہ کہتے ہیں کہ اس سے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں، ان کے یہاں صغیر و نبیر و مفرق نہیں، "رحمہ کی بھی بعض کتابوں میں ای کی صراحت ہے (۳) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "الاستغفار ممحاة للذنوب" (۴) (استغفار گناہوں کو مٹانے والا ہے)۔

= گزاردگی ہے (دیکھئے فقرہ ۱۸)۔

(۱) مرآۃ المفاتیح ۳/۶۶، ابن ماجہ ۳/۵۲، الخواکیر الدروانی علی مرتبہ الفہر ۲/۷۷، الفتاویٰ الملبانی ۲/۸۸، مروج المساکین ۱/۲۹۰، ۳۰۸، شرح مروج البیروتی ۲/۸، طبع النسخ، الخواکیر الدروانی ۲/۹۱، فتح الباری ۸/۸۱، طبع البیروتی ۱۰/۱۵۵، ۱۵۶، المغنی مع الشرح ۳/۸۰، طبع بول المنار۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۲۸۸، مرآۃ المفاتیح ۳/۸۱، فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۰/۱۵۵، مرآۃ المفاتیح ۳/۸۰، مروج المساکین ۱/۲۹۰، طبع البیروتی۔

(۳) حدیث: "الاستغفار ممحاة للذنوب" کی روایت دہلی نے مسند الفردوس میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے کی ہے، جس میں ایک روایت عید بن کثیر احمد ہیں مذہبی نے کہا ہے کہ ازادی کہتے ہیں کہ عید اللہ بن خراش سے ان کی روایت منقول ہے، دہلی نے انہیں ان کے اپنے چچا عوام بن ہوشب سے روایت کرنے میں ضعیف قرار دیا ہے اور البانی نے اس طرف متاثر کیا کہ یہ انتہار ضعیف ہے (فیض القدیر ۳/۷۷، طبع المکتبہ التجاریہ ضعیف







## استغفار

دیکھئے: ”استغفار“۔

## استفاضہ

تعریف:

۱- ”استفاضہ“ لغت میں: استفاص کا مصدر ہے۔ کہا جاتا ہے: ”استفاص الحديث والحبر وفاض“ بمعنی پھینکا اور عام ہوا (۱)۔

فقہاء و محدثین سے لغوی معنی ہی میں ستموں کرتے ہیں (۲)۔

اجمائی حکم:

۲- استفاضہ شہادت کے لئے جہاد ہے، شہادت شہادت میں اس پر اعتماد کرتا ہے، چنانچہ چند متعینہ امور میں دین کا یقین ”گے“ رہا ہے استفاص دیکھنے کے تمام مقام ہوتا ہے۔ اسی سے فقہاء اس پر ”الشهادة بالاستفاص“ کا اطلاق کرتے ہیں، اور ”الشهادة بالسمع“ یا ”بالسمع“ یا ”شهادة بالشہرة“ یا ”بالاشتہار“ بھی کہتے ہیں، ان تمام اصطلاحات سے فقہاء کے یہاں موثبات مراد ہوتی ہے جو لوگوں میں پھیلی ہوئی اور مشہور ہوت کو سن بردی جائے۔

ابن عرقہ دلائی اس کے تعلق فرماتے ہیں: ”شهادة السماع“



(۱) لسان العرب المصباح المیزان: ۱۰۰ (۲) جہر الکلیل ۲/۴۳۱، ۳۳۲ طبع دار المعرفۃ بیروت، مدخل المصباح ۲/۶۶۶

(۲) طبع الجہان مفتی المصباح ۳/۴۳۸، ۴۳۹ طبع معارف اسلامی، بیروت ۱۴۱۰ طبع المباحث المشرقیہ۔



اس شہادت کا لقب ہے جس میں شامہ صریح نہ ہو کہ وہ نیک نہیں  
تو وہی سے سن کر کوئی دے رہا ہے (۱)۔

اسی کو حش حشہ شہادت ثمریہ کہتے ہیں (۲)۔

۳- شہادت استفاضہ ال چیزوں میں ہوتی ہے جس کا مدار شہرت پر  
ہو، جیسے موت، نکاح اور نسب، اس لئے کہ بغیر استفاضہ کے عموماً ان  
کا علم دشوار ہوتا ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کے اسباب کو خاص خاص  
لوگ ہی دیکھ پاتے ہیں، تو ان امور میں اگر شہادت بالتسامع قبول نہ  
کی جائے تو فقہاء کے قول کے مطابق حجت لازم آئے گا اور احکام  
معطل ہو جائیں گے۔

۴- شہادت استفاضہ کے جو زمیں تمام فقہاء کا اتفاق ہے (۳) بلکہ  
پندرہوں میں اختلاف ہے:

۵- سب- تسامع کی شرط یہ ہے کہ یہی جماعت سے سن کر شہادت  
دی جائے جن کے بارے میں یہ اطمینان ہو کہ وہ جھوٹ پر متفق نہیں  
ہو سکتے، یہ ثانیہ، ثالثہ، حنا بلہ، حشیہ میں سے امام محمد کا مسلک  
ہے۔

دربارہ یہ ہے کہ ۱۰۰ عادل مردوں یا ۵۰ عورتوں سے سنا  
کافی ہے، یہ قول حشیہ میں سے خصاف کا، حنا بلہ میں سے قاضی کا اور  
بعض ثانیہ کا ہے (۴) اس سلسلہ میں فقہاء کے یہاں کچھ مزید  
تفصیل ہے جس کو (شہادت) کے تیل میں نیچے پایا جائے۔

۶- سب- جن امور میں شہادت بالتسامع کا ثبوت ہوتا ہے ان میں  
فقہاء کے مختلف قول ہیں، عین موت، نکاح اور نسب میں شہادت

(۱) جوہر الاکلیل ۴/۲۳۴۔

(۲) جامع المصوبین ۷، طبع المکتبۃ الادبیہ۔

(۳) سبہ مرجع۔

(۴) جوہر الاکلیل ۴/۲۳۴، مفتی الکناج ۸/۳۳۸، ۳۳۹، بدائع الصنائع

۱/۳۶۶، ۳۶۷، ۱/۶۱۱ اور اس کے بعد کے صفحات۔

بالتسامع کے جواز پر سب کا اتفاق ہے، حشیہ میں سے اس کا بدلہ  
نے اس امور کرتے ہیں جن میں شہادت استفاضہ درست ہے، اور  
ثانیہ کی مفتی الحجاج میں اس سے زائد کا یہاں ہے، اور ہی طرح  
حنا بلہ کے نزدیک بھی ہے۔

ثانیہ نے اس میں توسع سے کام لیا ہے اور بہت سی اشیاء شمار کی  
ہیں جو ماث عام سے ثابت ہوتی ہیں، جیسے ملک، وقف، قاضی کو  
معزول کرنا، تہج و تعدیل، سفر اسلام، وصیت، رشہ، مہر، صدقہ،  
ملکات اور حراہت (۱) وغیرہ (دیکھئے: شہادت)۔

۷- سب- اگر شامہ صریح نہ ہو کہ اس کی شہادت کا مدار نہ ہے  
تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی یا نہ کر دی جائے گی؟ اس سلسلہ  
میں مذاہب اربعہ میں اختلاف ہے، سے بھی (شہادت) ہی کے دلیل  
میں دیکھا جائے۔

#### حدیث مستفیضہ:

۸- حدیث مستفیضہ حدیث (مشہور) کے ناموں میں سے ایک نام  
ہے اور یہ خبر واحد کے اقسام میں سے ہے، البتہ حشیہ وغیرہ کے  
روایک اس کے راجح مطلق کو عقیدہ اور عام کو خاص کرنا درست ہے۔

حشیہ کے روایک اس کی تعریف یہ ہے کہ جسے نبی ﷺ سے  
ایک یا ۱۰ صحابی روایت کرتے ہوں، یا صحابی سے ایک یا دو آدمی  
روایت کرتے ہوں، پھر اس کے بعد وہ عام ہو جائے، اور جسے لوگ  
اسے روایت کرتے گئیں جن کا جھوٹ پر اتفاق نہ ہو سکتا ہو۔ اس سے  
یقین کا فائدہ دیتا ہے، لیکن اس سے حاصل ہونے والے یقین کا درجہ  
خبر متواتر سے حاصل شدہ یقین سے کمتر ہوتا ہے۔

غیر حشیہ کے روایک مستفیضہ ہوں حدیث ہے جس کے روایوں

(۱) ساجدہ راجحہ ابن ماجہ ۵/۳۷۵، طبع اول بلاق۔



کی خداوند طبقہ سند میں سے کسی بھی طبقہ میں تین سے کم نہ ہو، پرورد  
تو اتر کے درجہ کو نہ چنگی ہو ۱۔

۹- گر کوئی، تہہ مشہور رہو جاے جیسے راہیت سال کی شہادت ہو جاے؛  
رمضان کا روزہ رکھنا، پہلی شول کو اپنا رزنا، نویں وی اخیر کو قنوف  
عرفہ کرنا، جب ہو جاے گا۔

اس میں تفصیلات ہیں کہ نہیں کتب فقہ میں اس کے مقام پر، دیکھا  
جا سکتا ہے۔

## استفتاح

تعریف:

لغوی معنی:

۱- استفتاح: کتبہ لئے کا مطالبہ کرنا ہے، اور فتح افلاق (بند کرنے) کی  
صد ہے۔ اسی سے ہے: فتح الباب (اس نے دروازہ کھولا)، اور  
"استفتحہ" اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی دروازہ کھولنے کے  
لئے اسے کھٹکھٹائے۔

فتح کے معنی فیصلہ کے بھی آتے ہیں، اسی سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
ہے جس میں شعیب علیہ السلام کے بارے میں خبر دی گئی ہے: "رَبَّنَا  
افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ" (۱)  
(اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے  
ساتھ فیصلہ کر دے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے)۔

اور ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ "میں اللہ تعالیٰ کے  
قول: "رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ" کے معنی نہیں جانتا  
تھا یہاں تک کہ میں نے، یزید بن ابی بنی کو اپنے شوہر سے کہتے ہوئے  
سنا: "تعالیٰ افاتحک" (۲) (آ، میں تیرے فیصلہ کرنے والے)۔

(۱) سورہ اعراف ۹۷۔

(۲) حضرت ابن عباسؓ کے مڑکی روایت طبری نے طبریؒ سے کی ہے  
پہلا طریقہ ثناء عن ابن عباسؓ ہے، حالانکہ آئندہ نے ابن عباسؓ سے نہیں  
سنا ہے۔

دوسرا طریقہ طبریؒ نے اس کی روایت اپنی سند کے ساتھ علی بن ابی حمزہؓ

بحث کے مقامات:

۱۰- استفادہ کی بحث کے مقامات کے لئے فقہاء کے یہاں باب  
شہادت میں "شہادت بالاستفاضہ" کا بیان، اور کتاب الصوم میں  
راہیت بلال پر کلام کو دیکھا جائے، نیز حدیث مستفیض سے متعلق  
اصولی ضمیمہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

## استفتاء

دیکھئے: "فتویٰ"۔



## استفتاح ۲-۴

۱۔ ہم: استفتاح نگاری سب دوتا وقت کرتے ہوئے رک جائے،  
یعنی قرأت بند ہو جانے اور دو آگے قرأت نہ کر سکے، بلکہ آیت کو لوٹنا  
اور بار بار پڑھنا چھوڑنا کہ سننے والا اس کو فہم دے دے۔  
۲۔ ہم: طلب نصرت۔

### استفتاح نماز:

۳۔ بعض فقہاء، اسے اداء استفتاح یا افتتاح یا دعا افتتاح سے بھی  
تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن ائمہ فقہاء استفتاح کہتے ہیں۔ افتتاح سے  
کی مراد ہوتی ہے کہ تکبیر کے بعد اس مقام پر جو کرا رہا ہے اس نے  
اس کو پڑھا (۱)۔

### متعلقہ الفاظ:

#### ثناء:

۴۔ ثناء کا لغوی معنی: مدح ہے، اور اصطلاح میں ثناء یہ ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کا ایسا ذکر ہو جس میں اس کے اوصاف حمیدہ کا بیان ہو، اور  
اس کی عظیم نعمتوں کا شکر ہو، خواہ اس کے لئے مقولہ الفاظ  
”سبحانک اللہم وبحمدک“ الخ استعمال کئے جائیں،  
یا اگر ایسے الفاظ جو مذکورہ معنی پر دلالت کریں، رہی دعا تو ثناء نہیں  
ہے، ثناء کا یہ اصطلاحی مفہوم لغوی مفہوم سے متمایز ہے۔

ایک دوسری اصطلاح یہ ہے کہ ثناء اس کو کہنا جاتا ہے جس  
کے درمیان سے مارا افتتاح ہو خواہ دعا ہی ہو، امام راغب نے کہا ہے  
کہ ان دونوں اذکار یعنی ”وجهت وحبی الخ“ اور  
”سبحانک اللہم“ میں سے ہر ایک کو دعا افتتاح، ثناء  
کہا جاتا ہے (۲)۔

(۱) جامعہ اشروانی علی الفہم ۵۵۰، فتح المزی ۳۰۲۔

(۲) فتح المزی ۳۰۲۔

استفتاح کے معنی فیصلہ طلب کرنے کے ہیں۔

لفظ فتح نصرت کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے، ”استفتح“ کا معنی:  
نصرت طلب کرنا ہے، اسی مفہوم میں آیت دلیل میں اس کا استعمال  
ہے: ”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَقَدْ جِئَكُمْ الْفَتْحُ“ (۱) (اے تم فیصلہ  
چاہتے تھے تو فیصلہ تمہارے سامنے آمو جو ہو)۔

تاج المعرب میں فیروز آبادی کے قول پر استدراک کرتے  
ہوئے لکھا ہے کہ ”فتح علیہ“ عرفہ و علمہ (تعارف کرنا اور  
سکھنا) کے معنی میں آتا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس  
رشتہ کی تفسیر اسی معنی کے متبار سے ہے: ”قَالُوْا اتَّحَدُّوْهُمَ بِمَا  
فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ لِيُخَاجِبُوْكُمْ بِمَا عَدَدَ رِبْكُمْ“ (۲) (و کہتے  
ہیں کہ رہے یہ تم ہمیں وہ بتا دیتے ہو جو خدا نے تم پر منکشف کیا ہے  
جس سے وہ تمہیں تہہ رے پر وردگار کے حضور میں قائل کر دیں گے)۔

### صعد حی معنی:

۲۔ استفتاح فقہاء کے یہاں چند معانی میں مستعمل ہے:

۱۔ استفتاح نماز، اس سے مراد وہ کراہے جس کے درمیان تکبیر  
کے بعد نماز شروع کی جاتی ہے۔ اسے دعا افتتاح بھی کہا جاتا ہے۔  
جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ نماز پر پہنچنے والا تکبیر کے بعد سب سے پہلے  
اس کو پڑھتا ہے، تو کو یہ نماز کا افتتاح اسی کے درمیان ہوتا ہے، یعنی اسی  
کے درمیان نماز شروع کرتا ہے۔

۱۔ ابن عباس کے واسطے سے کی ہے، و علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت  
کی ہے لیکن ابن حجر کے قول کے مطابق ابن عباس کا ابن عباس سے صلح  
نہیں ہے، تفسیر ابوری ۱۳/۵۳، تاریخ کردہ دارالطعار مصر، تہذیب  
الحدیث ۶/۸۵۳۳۵۱/۳۵۶ طبع دارالمعارف

(۱) لسان العرب۔ کچھ تعریف کے ساتھ سورۃ انفال آیت ۱۹۔

(۲) سورۃ بقرہ ۶۸۔



## استفتاح ۵

اس اصاحت کے مطابق استفتاح ثناء کے مقابلہ میں خاص ہے۔

### استفتاح کا حکم:

۵۔ جمہور فقہاء کا قول ہے کہ استفتاح سنت ہے، اس لئے کہ اس کا تذکرہ اب حادیث میں ہے جن کا ذکر استفتاح کے لئے منقول اتفاق کے ذیل میں عنقریب آ رہا ہے۔

امام احمد کے اصحاب میں سے ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ وہ ذکر جس کو ثناء کہا جاتا ہے واجب ہے، جیسے ”سبحانک اللہم و بحمدک“ یا اس جیسے دیگر اذکار سے استفتاح۔ ابن بطونہ کے نزدیک بھی یہی مختار ہے، اور امام احمد کی بھی ایک روایت یہی دیکھی گئی ہے (۱)۔

اس سلسلہ میں امام مالک کا اختلاف ہے، چنانچہ اندونہ میں بن القاسم کا قول ہے کہ لوگ ”سبحانک اللہم و بحمدک، و تبارک اسمک، و تعالیٰ جددک، و لا الہ غیرک“ کے قائل ہیں لیکن امام مالک اس کے قائل نہیں تھے، اور اسے جانتے بھی نہ تھے، اس کے بعد انہوں نے اس سب کی اس روایت کو غلط یا ہے جس کی سند حضرت انس بن مالک تک پہنچتی ہے کہ نبی ﷺ ابوہریرہ عمر و عثمان نہ رکوا الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے (۲)۔ بن القاسم نے کہا ہے کہ امام مالک کا قول ہے کہ جو امام کی اقتداء

(۱) مجموع ترویج تیسرے ۲۲/۸۸۸

(۲) اس کی روایت مسلم و احمد نے حضرت انس بن مالک سے کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، ابوہریرہ و عثمان کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز کا افتتاح الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے قرأت کے شروع آ آخر میں ہم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے (صحیح مسلم ۲۹۹۹ طبع عینی اہل سنن، بیروت) الاوطار ۱۹۹۳ طبع مطبعہ اعلیٰ مصر یہ ۵۷۳ھ۔

کر رہا ہو، یا تنہا نماز پڑھ رہا ہو، اور خود امام ہو تو وہ ”سبحانک اللہم و بحمدک، و تبارک اسمک الخ“ نہ کہے، بلکہ یہ لوگ عجبے نہیں پڑھتے قرأت شروع نہیں کرتے۔

فتاویٰ مالکیہ نے سرایت کی ہے کہ عجبے قرأت کے درمیان دعا کے بارے میں فصل شروع ہے، خود دعا سے استفتاح ہو یا دیگر کوئی دعا۔ لہذا کفایہ طالب میں ہے کہ امام مالک کا قول مشہور یہی ہے، اس کے بعد بیان کیا ہے کہ بعض مالکیہ عجبے قرأت کے درمیان لفظ ”سبحانک اللہم و بحمدک الخ“ سے فصل کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ بعد وی نے اس پر تعلق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے قول ”اشہور عن مالک“ میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ فصل اہل قول بھی امام مالک کا ہے، لیکن اس سے مشہور نہیں ہے (۳)۔

جو اہل تالیف میں کراہت سے متعلق غلیل کے قول پر تعلق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مشہور قول کے مطابق فصل کراہت مدینہ کا عمل نہ ہونے کی وجہ سے شروع ہے، اگرچہ اس کے متعلق صحیح حدیث ہے۔ اس سے مراد اس وقت کا یہ قول ہے کہ اس کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس پر عمل نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ مالک سے ان کا یہ قول منقول ہے کہ عجبے تحریر سے پہلے ان دعاؤں کو پڑھنا مندوب ہے: سبحانک اللہم و بحمدک الخ، و جہت و جہی الخ، اللہم باعد الخ، ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ دعائیں اقامت کے بعد عجبے تحریر سے پہلے پڑھی جائیں۔ لہذا میں ہے کہ یہ ہتر ہے (۳)، ایسے ہی شافعیہ میں سے رافعی نے مالک سے ان کا قول نقل کیا ہے کہ عجبے تحریر کے بعد سورہ فاتحہ ہی سے استفتاح کیا جائے، و دعا بقعود

(۱) طہذوۃ ۱/۶۲۔

(۲) کفایہ طالب الماری مع حاشیہ المدنی ۲۰۵۔

(۳) جوہر تالیف ۱/۵۳، نزدیکی المروئی ۲/۲۵۵، المدنی ۱/۵۳۔



## استفتاح ۶

یہ کہ اس پر سوت کا حملہ ہو چکا ہے یا عورت کو حیض کا خون نے کا  
اور پیشہ ہو تو بھی، عشاء استفتاح میں مشغول نہ ہو کر۔

### استفتاح کے منقول الفاظ:

۶۔ نبی ﷺ سے استفتاح نماز کے مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں  
جن میں سے مشہور زیریں تھیں:

اول۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: ”کان رسول اللہ  
ﷺ إذا افتتح الصلاة قال: سبحانك اللهم و  
بحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله  
غيرك“ (۱) (رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو فرماتے:  
”سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك،  
وتعالى جدك ولا إله غيرك“ (پاک کی بیان کرتا ہوں میں تیری  
اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ، اور مبارک ہے تیرا نام، اور بلند ہے  
تیری نہ رکی نہ بڑائی، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں))۔ اور حضرت عمرؓ  
سے نعمت کے ساتھ منقول ہے کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے  
استفتاح فرمایا (۲)۔

جبہورقہاء نے مذکورہ الفاظ میں لفظ ”وجل ثناوك“ کا ذکر

(۱) جامعہ امیر اہلسنی علی نہایت المکتب، ۱/۵۶۷۔

(۲) (تبارك اسمك) یعنی تیرے ذکر سے برکت حاصل کی جاتی ہے

(و تعالیٰ حمدك) یعنی بلند ہے تیرا جلال اور اوچا ہے تیرا درجہ۔

(۳) المجموع الطرودی ۳/۳۰۳، شرح الاقوال للشیخ ابی احمد، ۳/۳۰۹، اور حضرت عائشہؓ کی  
حدیث کی روایت ابو ذر و دھاکم نے عرفہ ماکی ہے حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے  
کہ اس کی سند کے رد میں تھ ہیں، لیکن اس میں الفاظ ہے۔ اس کا دوسرا  
طریق بھی ہے ترجمہ اور ابن ماجہ سے ہے عائشہؓ کی اس حدیث سے طریق  
سے روایت کیا، اور وہ ضعیف ہیں۔ مورخہ حدیث حضرت عمرؓ پر سوت کا حملہ  
ہے اس باب میں ابن مسعودؓ اور دیگر متعدد صحابہؓ سے روایات ہیں (مجموع  
التحریر ۲/۲۹۱، مشکوٰۃ المصابیہ ۳/۳۸۳، المستدرک ۵/۲۲۵، تاریخ کردہ  
دارالکتب المصری)۔

عقبہ سے پیشہ پر ہے (۱)۔ تو کیا استفتاح میں مالکیہ کا جو اختلاف  
ہے وہ استفتاح کے محل کے مسئلہ میں ہے، چنانچہ ان کے نزدیک یہ  
عقبہ سے پیشہ ہے، اور دیگر فقہاء کے نزدیک یہ عقبہ کے بعد  
ہے (۲)۔

شافعیہ نے کہا ہے کہ نماز پوری ہونے سے پہلے وقت کے نکل  
جانے کا مدیشہ نہ ہو تو عشاء استفتاح پڑھے گا۔ اور اگر یہ خوف ہو کہ  
نہرہ کچھ حصہ وقت سے باہر ہو جائے گا تو عشاء استفتاح پڑھنی درام  
ہے، اس مسئلہ میں عشاء استفتاح کا حکم باقی سنتوں کے خلاف ہے،  
یونکہ اگر یہ وقت میں عقبہ تحریمہ کنی جس میں نماز کی سنتوں کی  
عقبہ میں نہ ہو تو بھی نماز کی سنتیں ”اگرے گا تو نماز قضا ہو جائے۔  
شیر ملسی کہتے ہیں کہ عشاء قفتاح درجہ سنتوں میں یزق یا حاسنا  
ہے کہ نماز بنمازہ میں ورجب امام کو رکوع یا اعتدال کی حالت میں  
پائے تو عشاء قفتاح کا ترک مطلوب مانا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا  
ہے کہ اس کا رتبہ دوسری سنتوں سے کم ہے یا یزق ہو کہ دیگر سنتیں ہی  
چیز کا مقدمہ نہیں بلکہ بذات خود شروع ہیں نہ خلاف عشاء قفتاح کے،  
کہ وہ قرأت کے مقدمہ کی حیثیت سے شروع ہے۔

اسی طرح فقہاء شافعیہ کا قول ہے کہ اگر اس کو یہ مدیشہ ہو کہ عشاء  
استفتاح میں مشغول ہونے کی صورت میں نماز فوت ہو جائے گی

(۱) فتح الباری ۳/۳۰۳۔

(۲) مالکیہ کی دلیل یہ حدیث ہے: ”کان النبی ﷺ کان یصح القراءۃ  
بحمدہ وبالعالمی“ (نبی ﷺ قرأت کو الحمد للہ رب العالمین  
سے شروع فرماتے تھے) نووی نے اس پر ملاحظہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس  
میں استفتاح کی صحت کی صراحت نہیں ہے اور اگر اس کی نفی کی صراحت ہو تو بھی  
اس کو ثابت کرنے والی صحیح احادیث مقدم ہوگی اس لئے کہ وہ متعدد روایوں کی  
مردنی ہے اور یہ اثبات ہے اور اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے (المجموع  
۳/۳۲۱) اس حدیث کی روایت مسلم نے کی ہے (صحیح مسلم ۱/۳۵۷، طبع  
عینی لکھنؤ ۳/۳۵۷)۔



## استنتاج ٤

نہیں یہ، البتہ خفیہ اس لفظ کو دہرائتے ہیں، چنانچہ ”مدیہ المصلیٰ“ کی شرح میں ہے کہ وہاء، ستفاح میں ”و بعدالی جدک“ سننے کے بعد گر ”وجہ تبارک“ کا صائد نہ رہے تو اسے اس اضافہ سے رہا نہ جائے، ورنہ صائد نہ رہے تو اضافہ نہ کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔ اس لئے کہ مشہور حادث میں اس کا دہرائش نہیں ہے، بلکہ بعض صحابہؓ سے اس کا کہنا منقول ہے (۱)۔

۴۸۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: وجہت وجہی للذی فطر السموات والأرض حیفا وما أنا من المشرکین۔ لی صلاتی و بسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین، لا شریک لہ و ہذاک امرت و أنا من المسلمین (وفی روایۃ: و أنا أول المسلمین) اللہم أنت الملک لا إله إلا أنت، أنت ربی، و أنا عبدک، ظلمت نفسی، و اعترفت بدیبی، فاعمر لی ذنوبی جمیعاً، إله لا یضر الدروب إلا أنت، و اهدنی لأحسن الأخلاق لا یتدی لأحسبها إلا أنت، و احرف عی سبھا لا یصرف عی سبھا إلا أنت، لیبک و سعیدک، و الخیر کلہ فی یدیک، و الشر لیس یدیک، أنا بک و إلیک، تبارکت و تعالیت، أنت صرک و اتوب إلیک (۲) (میں نے متوجہ کر یا اپنے سر کو اس۔ ات فی

( ) شرح مہیۃ النہلی برص ۴۰۲

(۴) ایک میں تیری فراموشی پر مسلسل قائم ہوں۔ (ایک معنی تیرے حکم کو بار بار لانے و دہرانے اس دین کی بار بار اتباع کرنے کے لئے حاضر ہوں جسے تو نے پسند فرمایا ہے وہ اللہ ایسی ایک معنی برائی کے ذریعہ تیرے مقابل نہیں ہو جاتا یا تیری طرف برائی منسوب نہیں، یا شر کو تیرے پیر کرنے کی وجہ سے تیری سمت سے وہ نہیں ہوتا، اس لئے کہ تو نے اسے کسی حکمت سے پیدا کیا ہے) ایک و ایک ہماری ابتداء میری سمت تیری طرف سے مجموعاً ۱۵۳۸ سال کا فاصلہ یعنی ۲۷۲ طبع الماض

طرف جس نے بنائے آماں اور زمین سب سے یکسو ہو کر اور میں  
نہیں ہوں شک کرنے والا میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور  
میرا ہر ماں اللہ ہی کے لئے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا اس  
کا کوئی شریک نہیں اور یہی مجھ کو حکم ہو ہے اور میں فرمانبرداروں میں  
سے ہوں (ایک روایت میں ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار  
ہوں) اب اللہ اتنی بات یاد دلاؤ کہ ہے تیرے سو کوئی معذور نہیں تو  
میں میرا رب ہے اور میں تیرا بند ہوں میں نے اپنا پرہیز کیا ہے  
میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں میرے تمام گناہ معاف فرما دے  
تیرے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں، اور مجھے تجھے خدق کی رو  
کہا، اچھے اخلاق کی راہ تیرے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا، میرے خدق کو  
مجھ سے دور فرما، میرے اخلاق کو تیرے علاوہ کوئی اور نہیں سرتا، تیری  
رضاء و برکت کے حصول کے لئے میں بار بار حاضر ہوں، ہر نیچے و جہاں  
تیرے فضلہ میں ہے، اور شکر و ثناء تیری طرف نہیں ہے، میں تجھ سے  
راضی ہوں اور تیری ہی طرف لوٹ کر چاہتا ہے، تو برکت والا اور بلند  
مہال ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ  
ہوتا ہوں)۔

”وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ کہا جائے یا ”أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ“؟

۷۔ حضرت علیؑ کی حدیث میں جو دعاء (انہی وجہات الخ) کے

یہ واضح ہے کہ اس دعا کا ابتدائی حصہ قرآن ہی پر مشتمل ہے اور دعا کا جسمہ:  
(وجہت وجہی..... وما الا من الملوکین) تک یہ اللہ تعالیٰ کے  
اس کفر مان کے مطابق ہے جو سورہ ہام آیت ۶۷ میں آیا ہے کہ ابراہیم  
نے اپنی قوم سے مباذلہ خوردن پر حجت قائم کرتے ہوئے فرمایا: ایسی وجہت  
(الح) اور (ان صلاتی ولسکمی..... تاکہ وہاں اور  
المسلمین) سورہ ہام آیت ۶۴، ۱۶۳ میں ہے۔ اور حضرت علیؑ کی  
حدیث کی روایت مسلم نے مرفوعاً کی ہے (صحیح مسلم ۱/۵۳۳-۵۳۶ طبع  
عینی النسخ ۱۳۷۲ھ)۔



## استنتاج

نماز کے ساتھ ملتی ہے اس میں یہ ظاہر رہتا ہے کہ وہ نبی کے ساتھ آیا ہے:  
 پہلی روایت "و اما عن المسلمین" کی اور دوسری روایت "و اما  
 اول المسلمین" کی ہے، وہ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

لہجہ نماز شروع کرنے والا دعاء، افتتاح میں اُمر (و اما من المسلمین) کہے اور یہ کثاریہ دہرات ہے تا یہ سنت کے موافق ہے۔  
 و اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ "و اُمر وہ (و اما اول المسلمین)  
 کہے جو صحابہ کا یہ قول یہ ہے کہ اس کی نماز قاسد نہیں ہوگی۔ اس لئے  
 کہ اس کا یہ قول جھوٹ ہے۔ یونکہ وہ اس امت میں سب سے پہلا  
 مسلمان نہیں بلکہ سب میں سب سے پہلے مسلمان محمد ﷺ ہیں۔  
 سین صحابہ کا یہ قول یہ ہے کہ اس کی نماز قاسد نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ  
 نماز کی صرف اہمیت کی قیادت کر رہا ہے۔ "و حیاتیہ بیان کر رہا ہے۔  
 خبر: پنے والا نہیں ہے۔

بچی بچہ ہے نہ گڑ خیر، یہ کی سیٹ کرے تو یہ سب ہوگا۔ امراں  
کی تہا زینتی ناک - سہ ہو جائے گی (ک)

اسی طرح ”لام“ میں امام شافعی کا قول ہے کہ (وفا اول  
المسلمین) کی جگہ (وفا من المسلمین) کہا جائے۔ اور جو رے  
نے کہا ہے کہ یا آیت قرآنی کے پیش نظر وفا اول المسلمین  
کہے، وہ اس سے یہیٹ نہ ہو کہ وہ حقیقت میں پہلا مسلمان ہے، ورنہ  
یہ کفر ہوگا۔ یعنی اس وجہ سے کہ وہ اپنے سے پہلے مسلمانوں کے اسلام  
کا منکر ہو سہا ۱۲۷

ہاں عین کہتے ہیں کہ ہمارے امر کے خلاف کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت (وہا نما میں) (المشرکیں) اور (واما میں المسلمین) کہے گی، اس لئے کہ یہ کلمہ عام اور استعمالاً شائع ہے۔

( شرح مزیدہ فہرستیں ص ۳۰۳ )

(۲) جامعہ الہیہ دیوبند علی بن عباس ۱۲۳۱ھ طبع مصطفیٰ علی ۱۳۲۲ھ

اور قرآن کریم میں ہے: ”وكانت من الفاتين“ (اور وہ  
احانت کرنے والوں میں سے تھیں)۔ اور حدیث ہے: ”وقد لقن  
الجبیة (و انا من المسلمین) (و ما انا من المشركین)  
فاطمة رضی اللہ عنہا فی ذبح الاضحية“ (۲) (بی ﷺ  
نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کے جانور ذبح کرنے میں  
”و انا من المسلمین“ اور ”ما انا من المشركین“ کے الفاظ  
پڑھائے تھے)۔

ابن علان نے مزید کہا ہے کہ اس کی وجہ سے قیاس یہ ہے کہ عورت بھی ”حنیفاً مسلماً“ مذکر صیغہ ہی ہے۔ درمیان شخص ہو تا کہ حتیٰ الامکان متقول الفاظ کی رعایت ہو سکے، چنانچہ یہ دونوں قائل سے حال ہوں گے یا مفعول سے (۲)۔

سوم۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے: ”کان رسول اللہ ﷺ إذا كبر في الصلاة سكت هههه قبل القراءة، فقلت يا رسول الله: بأبي أنت وأمي يا رسول الله، في إسكاتك بين التكبير والقراءة ما تقول؟ قال: أقول: اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب“ (۱)

(۲) حدیث: "وقد رضى الله عنك (وآلنا من المسلمين) .." کی روایت طبرانی نے ائمہ کبیر اور واسطہ میں حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "یا فاطمة قومی عاشقہ ہی صاحب تک، بالہ ہنصر لک بکل قطرۃ من دمها کل ذنب عینہ، ولوی یں صلاتی و سکی و محباي ومماني لله رب العالمین لا شریک له وبملک أمرت وآلنا أول المسلمین....." (اسکا سر گھڑی ہو اور اپنی کاجا نور دیکھ اس لئے کہ اس کے خون کے ہر قطرے کے بدر تیر کی ہو میر گناہ ساق کر دیا جائے گا، اور یہ دعا پڑھے "بن صلاتی و نسکی الح" کہ یعنی نے کہا ہے کہ اس میں جو حشر مٹائی ہیں وہ ضرور ضعیف ہیں

(مجمع الزوائد من معانيج كرامات: قصيد ۲۵۳ ص ۱۰۷)

(۳) الفتوحات البرانية علی اللہ کا راہنہ ص ۲/۱۶۷۔



## استفتاح ۸

جائے، لہذا قرآن میں (وجہت وحہی الخ) (۱) یا اس کے  
”او کوئی اعانتہ پر بھی جائے (۲)۔

۱۔ ثانیہ کا معتد مذہب اور متاثرہ میں سے لاکھری کا توں یہ  
ہے کہ استفتاح کے لئے حضرت علیؓ کی حدیث کے الفاظ ”وجہت  
وحہی“ مختار ہیں۔

ثانیہ میں سے نووی کا کہنا ہے کہ حضرت علیؓ سے مروی مذکورہ  
استفتاح سے فضیلت میں قریب قریب حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث  
ہے یعنی ”اللہم باعد الخ“ (۳)۔

سوم۔ ابو حنیفہ کے متاثرہ ابو یوسف کا مذہب، ثانیہ کی ایک  
جماعت کا مذہب، جن میں ابو اسحاق مرہزی و رقاضی ابو حامد بھی  
ہیں، اور امام احمد کے متاثرہوں میں سے وزیر بن ہبیرہ کے ایک  
مختار یہ ہے کہ منقولہ ”توں الفاظ“ ”سبحانک اللہم وبحمدک“  
اور ”وجہت وحہی“ کو جمع کیا جائے، صاحب الاسماء  
نے اسے دن تیبہ کی طرف منسوب کیا ہے، نیز نووی کے یہاں یہ  
مستحب ہے کہ منقولہ امام حسن کو مقتدیوں نے چارٹ دی ہو  
افتتاح میں دو تمام الفاظ اختیار کریں جو منقولہ مرہزی ہیں (۴)۔ یہ  
بیان برآتمام آراء میں سے تعلق ہیں۔

ابن زبائیل اور خاص طور پر تہجد کی مار میں حنفیہ، ثانیہ، مرہزی کا  
اتفاق ہے کہ ثناء اور دعاء توجہ (اسی وجہت وحہی) کو جمع کیا

والمغرب، اللہم نفسی من خطایہی کما یبقی التوب  
الأبیض من الدنس، اللہم اغسلنی من خطایہی بالثلج  
وبالماء والبرد“ (۱) (رسول اللہ ﷺ جب نماز کی تکبیر کہتے تھے  
قرأت سے پہلے تھوڑی دیر کھوت اختیار فرماتے تھے، میں نے کہا:  
اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں،  
اے اللہ کے رسول! تکبیر قرات کے درمیان کھوت کی حالت میں  
”آپ یہ کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں: اللہم  
باعد بینی و بین خطایہی کما باعدت بین المشرق  
والمغرب۔ اللہم نفسی من خطایہی کما یبقی التوب  
الأبیض من الدنس۔ اللہم اغسلنی من خطایہی بالثلج  
وبالماء والبرد“ (اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان  
ایک جہد پیدا فرما جیسا جہد تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فرمایا ہے۔  
اے اللہ! میری خطاؤں سے مجھے اس طرح صاف ستھرا کر دے جیسے  
سفید کپڑا، دھو کر میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری  
خطیوں کو برف، پانی اور بولوں سے دھو دے۔))۔

پسندیدہ الفاظ سے متعلق فقہاء کے مذاہب:

۸۔ منقولہ صیغوں میں سے پسندیدہ صیغہ کے متعلق مذاہب کے مختلف  
اقوال ہیں:

اول۔ جمہور حنفیہ اور متاثرہ کہتے ہیں کہ نماز کا افتتاح (سبحانک  
اللہم وبحمدک الخ) سے کیا جائے (۲) اور ای پر اکتفا کیا

(۱) المجموع فتاویٰ ۱۹/۳۳ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کی روایت بخاری  
مسلم، احمد، ابوداؤد و ابن ماجہ نے کی ہے (مثل الاوطار ۱۹/۲ طبع  
المطبع العلمیہ مصر ۱۳۵۷ھ)۔  
(۲) اس کی تخریج گزر بھی (دیکھئے فقرہ نمبر ۶)۔

(۱) اس کی تخریج گزر بھی (دیکھئے فقرہ نمبر ۶)۔  
(۲) شرح صیغہ لسانی ص ۵۲ بحر المرقب ۱/۲۸۸ مجموع الفتاویٰ  
۳۹/۲۲  
(۳) المجموع ۳۰/۳۲ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کی تخریج گزر بھی  
(دیکھئے فقرہ نمبر ۶)۔  
(۴) المجموع ۲۰/۱ شرح صیغہ لسانی ص ۵۲ الاکار و احوالات ص ۱۸  
۱/۲۸۸ بحر المرقب ۱/۲۸۸



## استفتاح ۹-۱۰

کہا ہے کہ اس سے ان کا مقصد لوگوں کو تعظیم دینا ہوتا تھا (۱)۔  
ثانیہ میں سے نووی کہتے ہیں کہ دعاء استفتاح سراسنوں ہے،  
اور جہاں تا آخر ہوگا، لیکن اس سے نماز باطل نہ ہوگی (۲)۔

### نماز میں استفتاح کا موقع:

۱۰- پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مالکیہ استفتاح کے موقع کے بارے  
میں اختلاف کرتے ہیں، چنانچہ دو عظیمیہ و ترات کے درمیان دعاء  
استفتاح کو منع کرتے ہیں، اور ان میں سے ابن حبیب نے صراحت  
کی ہے کہ دعاء استفتاح عظیمیہ تحریمہ سے پہلے پڑھی جائے (نقرہ  
(۵)۔

مالکیہ کے علاوہ جمہور فقہاء کے نزدیک دعاء استفتاح پہلی رکعت  
میں عظیمیہ تحریمہ کے بعد اور ترات و ترات سے پہلے ہے۔  
جمہور فقہاء میں سے ابن حجر نے "سبحانک اللہم"  
کے بعد استفتاح کو مختار قرار دیا ہے۔ اس میں سے بعض نے اس کی  
اجازت دی ہے کہ دو عظیمیہ تحریمہ اور نیت سے پہلے دعاء توجہ پڑھے  
(نقرہ ۵) اور فقہاء کے دیگر مکمل استفتاح کی تفصیل گزر چکی۔

اس سے متعلق اس سے ہیں:

۱۱- مسئلہ: ثانیہ کتابہ کے نزدیک دعاء استفتاح میں سنت یہ  
ہے کہ دو عظیمیہ تحریمہ سے متصل ہو، یعنی عظیمیہ تحریمہ دعاء استفتاح کے  
درمیان خود یا کسی دعا یا ترات کا فصل نہ ہو۔ حاشیہ قلیوبی کے بیان

جائے۔ ابن عابدین نے کہا ہے کہ جو احادیث ۱۰۰ میں نہیں ان  
پر محمول کیا جائے گا، لہذا تہجد کی نماز میں دعاء توجہ پڑھی جائے لی، اس  
لئے کہ تہجد میں وسعت ہے۔ اور صحیح مسلم میں ہے کہ "امہ صلیتہ  
کان إذا قام إلى الصلاة (وفی رواية إذا استمع الصلاة)  
کبر ثم قال: وجهت وجهی للذی فطر السماوات  
والأرض حنیفاً" (۱) (رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے  
کھڑے ہوتے، اور ایک روایت کے مطابق جب نماز میں فرماتے  
تو عظیمیہ کہتے پھر کہتے: ووجهت وجهی للذی فطر السماوات  
والأرض حنیفاً)۔

اسی طرح "سبحانک اللہم وبحمدک" کے علاوہ  
استفتاح سے متعلق جتنی احادیث منقول ہیں (۲) ان کے بارے میں  
امام احمد فرماتے ہیں کہ وہ میرے خیال میں صرف نوافل سے متعلق  
ہیں (۳)۔

### دعاء استفتاح پڑھنے کی کیفیت، اور اس کا موقع:

دعاء استفتاح آہستہ پڑھنا:

۹- جن لوگوں کے نزدیک دعاء استفتاح سنت ہے ان کا اس پر اتفاق  
ہے کہ دعاء استفتاح سراسنوں پر پڑھنا مسنون ہے، خوب نماز کی امام ہو یا  
مقتدی یہ مسنون اس کی دلیل حضرت ابو یوسف کی روایت حدیث ہے۔  
حضرت عمر کا یہ فعل منقول ہے کہ وہ ان کلمات "سبحانک

اللہم وبحمدک" کو جہر پڑھتے تھے تو مقبلاء نے اس کے متعلق  
(۱) حدیث: "اللہ ﷺ کان إذا قام إلى الصلاة ... " کی روایت مسلم  
نے حضرت علی بن ابی طالب سے کی ہے (صحیح مسلم ۵۳۲-۵۳۶ طبع  
عین النسخ)۔

(۲) اس کی تخریج گزر چکی (دیکھئے نقرہ نمبر ۱)۔

(۳) شرح منیۃ المسلمین ص ۳۰۳، نفع ۳۰۳۔

(۱) شرح منیۃ المسلمین ص ۳۰۳، نفع ۳۰۳، ترات کے بڑی روایت مسلم  
نے اپنی تصحیح میں کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: أن عمرو بن عبد الرحمن  
الکلمات يقول: سبحانک اللہم وبحمدک وببارک اسمک  
وعالی جددک ولا إله غیرک" (صحیح مسلم ۴۹۸ طبع عین النسخ، بدل  
طوطار ۴۹۵ طبع المطبعۃ المعانیہ مصر ۱۳۵۷ھ)۔

(۲) ذخائر مع الفتوحات المانیہ ۱۸۵/۲۔



## استفتاح ۱۱

عبدہ سے ترک کرنے کی حلت یہ ہے کہ نماز میں سجدہ سہو یک زبانی ہے، اس لئے جب تک ثارث کی طرف سے مقول نہ ہو جائے نہیں ہوگا (۱)۔

مقتدی کے لئے دعاء استفتاح:

۱۱- اس میں کوئی اشغال نہیں کہ امام و مناد میں سے ہر ایک کے سے دعاء استفتاح شروع ہوتا ہے لیکن امام دعاء استفتاح کے طویل و مختصر کرنے میں اپنے مقتدیوں کی رعایت کرے، اور مقتدی کے لئے دعاء استفتاح سے تعلق و ربط ہے:

۱۲- مسئلہ: مقتدی دعاء استفتاح پڑھے خواہ امام نے دعاء استفتاح پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو، حنفیہ کی کتابوں میں سے ”شرح منیۃ المصلی“ میں ہے کہ نو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام نے ان کو ادا نہ کیا تو بھی مقتدی ان میں ترک نہیں کریں گے، اور ان ہی میں سے دعاء استفتاح کو ترک کیا ہے (۲)۔

اور ثانیہ: حنابلہ کے حکام سے بھی یہی بات سمجھ میں آتی ہے۔  
۱۳- مسئلہ: اگر امام کے قرأت شروع کرنے تک مقتدی نے دعاء استفتاح نہ پڑھی ہو تو اس میں فقہاء کی مختلف رائیں ہیں:

پہلی رائے: حنفیہ کہتے ہیں کہ جب امام قرأت شروع کر دے تو مقتدی دعاء استفتاح نہ پڑھے، خواہ امام جہری قرأت کر رہا ہو یا سری۔  
حنفیہ کا ایک قول یہ ہے کہ اگر امام نہ قرأت کر رہا ہو تو مقتدی دعاء استفتاح پڑھے (۳)۔ ابن عابدین نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اور ثانیہ وہ میں اس کی حلت بیٹھتی ہے، جس کا

کے مطابق ثانیہ نے عجمیہ امت عید کا استثناء کیا ہے، ان کی وجہ سے دعاء استفتاح فوت نہیں ہوتی، بلکہ عجمیہ امت عید کا موقع قضا و نماز ہی میں ہے (۱)۔

ترجمہ: تحریرہ کہہ رکھتے اختیار کیا ہے اس کے بعد دعاء استفتاح پڑھی تو کوئی حرج نہیں (۲)۔ اور ترجمہ: تحریرہ کی، پھر ہوا یا عدا اعودہ بلند پڑھ لی تو دعاء استفتاح نہ پڑھے، بلکہ اس کا نقل فوت ہو چکا ہے، و باقی رکعتوں میں بھی اس کی تلافی نہ کرے۔

ثانیہ میں سے نووی نے کہا ہے کہ یہی مذہب ہے، اور امام شافعی نے ”لام“ میں اس کی تصریح کی ہے، اور شیخ ابو حامد نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ اگر دعاء استفتاح چھوڑ کر عود شروع کرے، تو دعاء استفتاح کی طرف لوٹے۔

نووی کہتے ہیں کہ اس کے خلاف کرنا، رعبہ کے بعد دعاء استفتاح پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ یہ بھی ذکر ہے، جیسے کوئی غیر محل میں دعا کرے یا تسبیح پڑھے (۳) اس مفہوم کی تکمیل، اور استفتاح مسبوق کے مسئلہ میں حنابلہ کے استثناء کا بیان مختصر یہ آ رہا ہے۔

۱۴- مسئلہ: عدا یا سوا استفتاح کے ترک، یا استفتاح میں امام کے جہر وغیرہ کی وجہ سے سجدہ سہو شروع نہیں ہے۔ یہ من تمام فقہاء کا مسلک ہے جو دعاء استفتاح کو مستحب قرار دیتے ہیں، اور جمہور حنابلہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور جو فقہاء دعاء استفتاح کے وجوب کے قائل ہیں، جیسے بعض حنابلہ کا قول پہلے گزر چکا ہے، تو ان کے قول کے مطابق بھول کر دعاء استفتاح ترک ہونے کی صورت میں سجدہ سہو ہونا چاہئے۔

(۱) شرح الفتاویٰ، ۱/۳۱۲، ۲/۱۸۵۔

(۲) شرح منیۃ المصلی، ص ۵۲۸۔

(۳) الدر المختار، ۱/۳۲۸۔

(۱) حاشیہ المصنف علی شرح المنہاج، ص ۳۰۵۔

(۲) نہیۃ المکنج و حاشیہ الرشیدی، ص ۵۳۔

(۳) المجموع، ۱۸/۳۵۱، ذکر مع الفتوحات، ۲/۱۸۳۔



## استفتاح ۱۲

حاصل یہ ہے کہ حالت جہر کے علاوہ میں قرأت کو سننا مسنون ہے، فرض نہیں ہے (۱)۔

دوسری رائے: شافعیہ کہتے ہیں کہ مقتدی کے لئے دعاء استفتاح سنت ہے، خواہ امام جہری قرأت کر رہا ہو اور مقتدی اس کی قرأت سن رہا ہو۔ مقتدی کے دعاء استفتاح پڑھنے جس کا پڑھنا سنت ہے، اور فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے جس کو خاموش رہ کر غور سے سننا سنت ہے۔ کے درمیان یہ فرق کرتے ہیں کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت شمار کی جاتی ہے، اس لئے مقتدی کثرت قرأت کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ اور اس کے لئے سورت کو غور سے سننا سنت ہے، اور دعاء استفتاح کا یہ حکم نہیں ہے، اس سے کہ اس سے مقصود امام کا اپنے لئے دعا کرنا ہے، اور ایک شخص کا اپنے سے دعا کرنا، جس کے لئے دعا شمار نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود فقہاء شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر مقتدی امام کی قرأت سن رہا ہو تو اس کے لئے دعاء استفتاح میں جلدی کرنا سنت ہے (۲)۔

تیسری رائے: حنابلہ کہتے ہیں کہ جن نمازوں میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے یا جن میں اس طرح کے سکتے ہوں کہ ان میں پڑھنا ممکن ہو، ان نمازوں میں مقتدی کے لئے دعاء استفتاح مستحب ہے، ورنہ کثافت القرائت میں ہے کہ مقتدی دعاء استفتاح پڑھے گا جب امام

(۱) یہ سننا قرأت کی تعلیم کے لئے ہے لہذا یہ سنت مقصود بالذات نہیں ہے، بلکہ امام کی دعا مقتدی کی دعا نہیں ہے اس لئے اگر مقتدی دعا چھوڑ دیں تو اس سنت کا ترک اور ہٹانے کا جو مقصود بالذات ہے وہ یہ خاصاً غشی سے سننے کی وجہ سے ہوگا جو سبنا سنت ہے، برخلاف اس کے کہ مقتدی جہر کی حالت میں دعا کو ترک کر دے۔ ایک قول یہ ہے کہ امام کے سکتوں کے وقت دعا پڑھ لے۔ ایک دوسرا قول یہ ہے کہ اگر امام فاتحہ میں ہو تو دعا پڑھ لے ورنہ اگر سورت پڑھ رہا ہو تو دعا نہ پڑھے۔ سادہ مزید نے کہا کہ اس پر ہے کہ دعا مطلقاً نہ پڑھے (شرح منیۃ المصلیٰ ص ۵۲، البحر الرائق ص ۳۲۷)۔

(۲) نہیۃ المحتاج ص ۵۳

جہری قرأت کر رہا ہو، بشرطیکہ مقتدی اس کی قرأت نہ سن رہا ہو۔

اور کہتے ہیں کہ اگر امام نے بالکل سکوت نہ کیا تو مقتدی دعاء استفتاح نہ پڑھے، اور اگر امام اتنی دیر سکوت کرے جتنی دیر میں دعاء استفتاح پڑھی جائے تو صحیح قول کے مطابق مقتدی دعاء استفتاح پڑھے، اور اگر مقتدی ان لوگوں میں سے ہو جو امام کے پیچھے قرأت کے کامل ہیں، دعا استفتاح پڑھ لے (۱)۔

مسیبوق کے لئے دعاء استفتاح:

۱۲- منیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر مسیبوق امام کثرت کی حالت میں پائے تو دعاء استفتاح نہ پڑھے، ورنہ ایک قول یہ ہے کہ اگر امام سری قرأت کر رہا ہو تو دعاء استفتاح پڑھے۔ پھر جب چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو تو دوبارہ دعا استفتاح پڑھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑا ہونا اور کھڑے رہنے کے بعد دوبارہ دعا پڑھنا، اس سے کہ اس قیوم کے درمیان دو مقتدی کے حکم سے نکل کر منیہ کے حکم میں آ جاتا ہے (۲)۔

اور اگر مقتدی امام کو رکوع یا پہلے جہد میں پائے تو ثناء پڑھنے کے سلسلے میں غور و فکر کر لے، اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ وہ ثناء پڑھ کر بھی امام کے رکوع کا کچھ حصہ پالے گا تو کھڑے ہو کر ثناء پڑھے پھر رکوع کرے، اس لئے کہ دہنوں فضیلتوں کو ایک ساتھ حاصل کر لینا ممکن ہے، تو کسی ایک کو نہ چھوڑے، اور دعاء استفتاح کا محل قیام ہی ہے، تو اسے حالت قیام ہی میں پڑھے۔

اور اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اگر وہ دعاء استفتاح پڑھنے کا تو امام کے ساتھ رکوع یا پہلے جہد کا کوئی بھی حصہ نہیں پائے گا تو امام کے

(۱) انہی ص ۶۰ طبع اولہ کتاب الفتح ص ۲۹

(۲) شرح منیۃ المصلیٰ ص ۵۳



### استفتاح ۱۳

نافع ہے (۱)۔

حنا بلہ کے نزدیک اگر مسبوق امام کو پہلی رکعت کے بعد پڑنے تو دعاء استفتاح نہ پڑا ہے، اس لئے کہ اس کی معتد روایت یہ ہے کہ مسبوق کو امام کے ساتھ جو رقعیں ملتی ہیں وہ اس کی شروعات کی رقعیں نہیں ہوتیں بلکہ اس کی آخری رقعیں ہوتی ہیں، لہذا جب وہ چھوٹی ہوئی رقعیں پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوا اس وقت دعاء استفتاح پڑا ہے۔ امام احمد نے اس کی صراحت کی ہے (۲)۔

امام احمد کی روایت یہ ہے کہ مسبوق کو امام کے ساتھ جو رقعیں ملتی ہیں وہ اس کی نماز کے شروع کا حصہ ہوتا ہے، اس لئے وہ تکبیر تحریرہ کے بعد دعاء استفتاح پڑا ہے (۳)۔

اگر امام کو پہلی رکعت کے قیام میں پائے تو اسی تفصیل کے مطابق عمل کرے جو مقتدی کے استفتاح کے سلسلہ میں گزر چکی ہے (فقہہ ۹)۔

وہ نمازیں جن میں دعاء استفتاح ہے:

اور وہ نمازیں جن میں دعاء استفتاح نہیں ہے:

۱۳- مالکیہ کے علاوہ دیگر فقہاء کے نزدیک استفتاح تمام نمازوں اور تمام احوال میں سنت ہے۔ نووی نے کہا ہے کہ امام مقتدی ہند، عورت، بچہ، مسافر، فرض پڑھنے والا، نفل پڑھنے والا، بیٹھ کر نماز پڑھنے والا، یا لیٹ کر نماز پڑھنے والا، وغیرہ ہر نمازی کے سے دعاء استفتاح مستحب ہے، اور فرمایا کہ اس انتخاب میں سنت مؤکدہ، نوافل مطلقہ، عید، نماز کسوف کا قیام، اور نماز استسقاء سب داخل

ساتھ رکوع یا جہد درے تاکہ رکعت یا دونوں جہدوں کو جماعت سے درے کی اخصیت اس سے فوت نہ ہو، اور یہ ثناء کی تفصیل حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے، چونکہ جماعت کا سنت ہونا ثناء کے سنت ہونے سے زیادہ مؤکد چوکی ہے۔

ثانیہ کے نزدیک اگر مقتدی امام کو پہلی یا سی و ہری رکعت کے قیام کی حالت میں پالے اور اس کا غالب گمان ہو کہ وہ دعاء استفتاح پڑا ہے کہ بھی امام کے رکوع سے پہلے فاتحہ پڑا ہے لے گا تو وہ دعاء استفتاح پڑا ہے۔

اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ فاتحہ کو نہیں پالت گا تو فاتحہ پڑا ہے اور دعاء استفتاح چھوڑ دے، اس لئے کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور دعاء استفتاح سنت ہے (۱)۔

اگر مسبوق امام کو قیام کے ملاوہ کسی حالت رکوع، سجود یا تشہد میں پائے تو تکبیر تحریرہ کہہ کر اس کے ساتھ شامل ہو جائے، اور امام جس دسر میں مشغول ہو اسی میں مشغول ہو جائے، دعاء استفتاح نہ اس وقت پڑا ہے، نہ بعد میں (۲)۔

ثانیہ نے اس سے دو حالتوں کو مستثنیٰ کیا ہے۔ نووی کہتے ہیں کہ اگر مسبوق نے امام کو قعدہ، خیرہ میں پایا اور اس کے تکبیر تحریرہ کہتے ہی بیٹھنے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو مسبوق نہ بیٹھے اور دعاء استفتاح پڑا ہے۔ اور اگر دعاء استفتاح پڑھنے سے پہلے بیٹھ یا نہ بیٹھے ہی امام سے سلام پھیر دیا پھر وہ کھڑا ہو، تو دعاء استفتاح نہ پڑا ہے۔

ثانیہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر امام آمین کہے تو مسبوق بھی آمین کہے پھر دعاء استفتاح پڑا ہے، اس لئے کہ آمین کہنے میں معمولی

(۱) المجموع ۳۸۳۔

(۲) انہی ۵۵۵، کتاب استفتاح ۲۶۱۔

(۳) انہی ۲۶۵۔

ادکار السنوی ۳۳۔

(۴) الادکار ۳۳۔



## استفتاح ۱۳-۱۶

پیش (۸)۔

اللہ تعالیٰ حضرت فقہاء سے نماز جنازہ کا تشناہ لیا ہے۔ "نماز جنازہ، نماز عیدین و نماز تہجد کے استفتاح میں کچھ تفصیل ہے جس کا بیان درج ذیل طور میں آ رہا ہے:

ول: نماز جنازہ میں استفتاح:

۱۳۔ نماز جنازہ کے اندر استفتاح کے سلسلہ میں فقہاء کے چند مختلف اقوال ہیں: پہلا قول منیہ کا ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعاء استفتاح سنت ہے، صرف ثناء پڑھی جائے، سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے، اس لئے کہ ان کے نزدیک نماز جنازہ میں قرأت شروع نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر فاتحہ کو ثناء کی نیت سے پڑھ لے اور قرأت کی نیت نہ ہو تو اس میں کوئی کرہت نہیں۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ثناء کو مقدم کرے (ثناء پہلی تکبیر کے بعد پڑھے) اور رسول اللہ ﷺ پر درود کو دعا پر مقدم کرے (درود دوسری تکبیر کے بعد پڑھے)، اس لئے کہ دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و اس کے رسول ﷺ پر درود کا ہونا دعا کی سنت ہے (۲)۔

دوسرا قول: یہی ثنائیہ کا نسخ قول ہے، "حنابلہ کے نزدیک مستند روایت ہے کہ نماز جنازہ مستحکم ہے، اس میں دعاء استفتاح بالکل مشروعت نہیں، ثنائیہ کہتے ہیں کہ خود نماز جنازہ غائب پر ہو یا قہر ہو، اس کا رد تخفیف و اختصار پر ہے، اسی لئے اس میں فاتحہ کے بعد سورت کا پڑھنا مشروع نہیں ہے۔ ثنائیہ کا دوسرا قول، "امام احمد کی دوسری روایت یہ ہے کہ دوسری نمازوں کی طرح نماز جنازہ میں بھی

دعاء استفتاح مستحب ہے (۱)۔

دوم: نماز عید میں استفتاح:

۱۵۔ حنفیہ و ثنائیہ کا مذہب اور حنابلہ کے نزدیک رائج قول یہ ہے کہ عید کی نماز میں دعاء استفتاح پہلی رکعت کے اندر تکبیر تحریمہ کے بعد دوسری رکعت زوائد سے پہلے ہے، چنانچہ تکبیر تحریمہ کہے پھر ثناء پڑھے، چنانچہ تکبیرات زوائد کہے، پھر فاتحہ پڑھے۔

امام احمد کی دوسری روایت یہ ہے کہ دعاء استفتاح تکبیرات زوائد کے بعد "قرأت سے پہلے ہے (۲)۔ اسی کو کاسانی نے ابن ابی لیلیٰ سے نقل کیا ہے (۳)۔

سوم: نوافل میں استفتاح:

۱۶۔ حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ نفل نماز اگر ایک سلام سے زائد سلاموں کے ساتھ ہو جیسے تراویح، چاشت، اور سنن رات، جب وہ چار رکعت ہوں اور دو سلاموں سے پڑھی جائے تو اصل یہ ہے کہ ہر رکعتوں پر دعاء استفتاح پڑھے، اس لئے کہ ہر رکعتیں مستقل نماز ہیں، اور ان کا دوسرا قول یہ ہے کہ نماز کے شروع میں یک مرتبہ دعاء استفتاح پڑھ لیا کافی ہے (۳)۔ اگر چار رکعت، اہل نفل نماز کو ایک سلام سے پڑھے تو حنفیہ کہتے ہیں کہ ان کی تقسیمیں ہیں:

پہلی قسم: جس کو انہوں نے مؤکدہ ہونے کی وجہ سے فرض کے ساتھ تشبیہ کی ہے وہ یہ ہیں: ظہر سے پہلے چار رکعت، جمعہ کی نماز سے

(۱) المجموع، ص ۳۱۹، کتاب استفتاح، ۱۰۱/۲، المصنف، ۳۶۹/۲۔

(۲) شرح حذیہ المصلیٰ، ۱/۳۰۳، ص ۵۶۵، شرح مطہاج اللہ، ص ۵۶۵، حاشیہ القندی، ۱/۳۰۵، افروغ، ۵۷۹، کتاب استفتاح، ۱/۳۶۲۔

(۳) بدائع الصنائع، ۲/۷۷۔

(۴) شرح الاستیعاب، ۱/۳۰۳، مطالب، ص ۱۰۱، شرح تاجہ، ص ۱۰۷، ص ۳۷۔

(۱) المجموع، ص ۱۸، ص ۳۷۔

(۲) بحر الرائق مع حاشیہ ابن عابدین (صحیح الخلق)، ۲/۱۹۳، ۱۹۳، البدیع، ۳/۳۳۔



کی مقدار کے برابر قرات کر چکا ہو تو رکوع کر وے، اور اگر فرض کی مقدار کے برابر قرات نہ کی ہو تو کسی کو قائم مقام بنا دے۔ اس کی تفصیل اصطلاح (امامت) اور (فتح علی الامام یعنی امام کو قعدہ دینے) میں دیکھ لی جائے۔

استفتاح بمعنی نصرت طلب کرنا:

۱۸- قال کے وقت مستحب ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنی فتح کی عمارتیں، اور یہ عمارتیں کہ اللہ تعالیٰ کے انعمان پر اس کی نصرت فرمائے، اور اس کے لئے نبی ﷺ سے مختلف عزائم میں متعین و کامرانی میں، ایسے اصطلاح (ای) اور (جہاد)۔

استفتاح بمعنی غیب کا علم طلب کرنا:

۱۹- اس بحث کے شروع میں گذر چکا ہے کہ اس معنی میں اس کلمہ کا استعمال صرف عوام کے کلام میں ہے، فقہاء کے کلام میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔

قرآن کریم سے قال نکالنے کے حکم کے بارے میں فقہاء کے دو قول ہیں:

۱- قول یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ بنی المعرب مالکی سے یہی منقول ہے، اور سہوتی نے شیخ (ابن تیمیہ) سے جو نقل کیا ہے اس کا ظاہر بھی یہی ہے (۱) اور مالکیہ میں سے قرآنی، طرطوشی نے بھی اسی کی صراحت کی ہے، طرطوشی اس کی ملحدیت پر لڑتے ہیں کہ "یہ استفسار بالارلام" کے قبیل سے ہے، اس لئے کہ تیر تقسیم کرنے والا ہر حصہ غیب سے حاصل کرتا ہے اور یہی صورت اس شخص کی ہے جو قرآن کریم وغیرہ سے نال نکالتا ہے، اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ اگر

(۱) میں لکھا ہوں کہ یہ یاد دہیتر ہے اس لئے کہ اس میں غیب و معرفت کا عقائد

ہے

پکٹے چار رکعت، اور اس کے بعد چار رکعت، اس وقت میں صرف ایک مرتبہ دعا، استفتاح ہے، جو پہلی رکعت کے شروع میں پڑھنی چاہی ہے۔ دوسری قسم: ان کے علاوہ دوسرے تمام ذائق ہیں، اس قسم میں تیسری رکعت کے قیام کے شروع میں دوسری مرتبہ دعا، استفتاح ہے۔ فقہاء غیب کہتے ہیں کہ چار رکعت نماز کی نہ رہانی جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے، جس کی وجہ یہ ہیں کہ اگرچہ بیحدہ رکعت نماز فرض ہے، لیکن پٹی صل کے شمار سے صل ہے اس میں فرضیت عارضی ہے۔ چنانچہ فقہاء کہتے ہیں کہ دوسری مرتبہ بھی دعا، استفتاح پڑھے، کیونکہ بعض وجود کی بنا پر چار میں سے ۱۰ رکعت کیلئے نماز ہے۔

بن عابدین کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ متقدمین سے مروی نہیں، بلکہ بعض متأخرین نے اسے اختیار کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں یک دہر قول یہ ہے کہ قسم اول کی طرح اس میں بھی صرف ایک ہی مرتبہ دعا، استفتاح پڑھے (۱)۔

تلاوت کرنے والے کا، استفتاح:

۱- قاری کا استفتاح یہ ہے کہ جب قرات کرتے ہوئے رک جائے، اور سے پہلے ہی نہ رہے کہ یا پڑھے، تو وہ اپنے قول یا اپنی حالت سے قعدہ طلب کرے، خواہ قرات سر بلند ہو، اور بھول جائے کہ جو کثرت وہ پڑھ رہا ہے اس کے بعد کیا ہے، یا قرات شروع کرتی چاہے وہ پہلے ہی نہ رہے کہ یا پڑھے۔ اور اسے قعدہ دینا یہ ہے کہ جو وہ بھول رہا ہے وہ سے بتا دیا جائے۔

بن عابدین سے ذکر کیا ہے کہ مقتدی کو القعدہ دینے پر مجبور کرنا امام کے لئے مکروہ ہے، بلکہ اس کے بجائے امام کو یہ چاہیے کہ اگر فرض



## استغفر اش ۱-۲

قال عہدنگی تو وہ کام کرے گا اور شراب نگلی تو اس سے احتساب  
کرے گا، تو یہ بعینہ ”استقسام بالاحلام“ ہے جسے قرآن کریم میں  
حرام قرار دیا گیا ہے، لہذا یہ بھی حرام ہے۔  
دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے، اور ثانیہ کے حکام سے سنی ظاہر  
ہوتا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ یہ جائز ہے، ”حنا بلہ میں سے ابن ابی ہریرہ سے  
اس طرح قال کا نقل کیا گیا ہے (۱)۔

## استغفر اش

تعریف:

۱- جب کوئی مرد، عورت کو تسکین لذت کے سے بناتا ہے تو اس  
مضمون کی ”اسگی کے لئے اہل لغت ”استغفر اش“ کہتے ہیں، اور  
”استغفر اش“ کا استعمال (اہل لغت میں سے) کس نے کیا یہ مجھے  
نہیں مل سکا (۱)۔

لیکن فقہاء اس کو ”استغفر اش“ ہی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور عورت  
کے لئے ”مستغفر شہ“ (فراس بنانی ہونی) کا لفظ بولتے ہیں، اور یہ  
صرف حائل عورتوں میں ہوگا (۲)۔

ہماری معلومات کے مطابق ”استغفر اش“ کا استعمال فقہاء کے  
کلام میں صرف دو جگہ ہوا ہے:  
اہل کتاب نکاح میں کفارہ کی بحث میں۔  
امام قسری (کسی بادی کو ہم خوابی کے سے متعین کرنے) کی  
تعبیر کے لئے۔

متعلقہ الفاظ:

استغفار (الطف اندوزی):

۲- استغفار بہ نسبت استغفر اش کے مطلقاً عام ہے، یہ توکل استغفار



(۱) لسان العرب، طبع المکتبۃ المدینہ (مصر)۔

(۲) بدائع الصنائع، ۱۵۲۲ھ طبع مطبعہ الامام الہدیٰ مع تلخیص القدر، ۱۸۷۲ھ طبع

بلاقی ۱۵۳۱ھ۔

کتاب الصنائع، ۱۳۶۶ھ طبع المکتبۃ المدینہ، المکتبۃ المدینہ، ۲۳۰۴ھ۔



## استفراش ۳، استفسار ۱-۲

میں حال و حرام ہر قسم کی لطف مدد ری و اخل ہے، ہر حج تمتع و غیرہ بھی شامل ہے۔

جمہور حکم و بحث کے مقامات:

۳- استفراش دراصل مباح ہے، اس کی تفصیل (نکاح) اور (تسری) کی بحث میں ملاحظہ ہو۔

## استفسار

تعریف:

۱- لغت میں استفسار "استفسرۃ کذا" کا مصدر ہے۔ یہ جملہ اس وقت بولتے ہیں جب آپ کسی شخص سے سوال کریں کہ وہ آپ سے ملاں چیز کی وضاحت کرے (۱)۔

۲- فقہی معنی اس کے لغوی معنی سے مختلف ہیں۔

اور اصولیین کے نزدیک کسی لفظ کے ماوراء استعمال یا مجمل ہونے کی صورت میں اس کے معنی بیان کرنے کا مطالبہ کیا ہے (۲)۔ اہل اصول کا استفسار اہل لغت "رفقاہ" کے استفسار سے خاص ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- سوال:

۲- سوال: ماننا "رطلب کیا ہے۔" مر یہ عام ہے اس سے کہ مناسحت کی طلب ہو یا کسی "رجز" کی۔ جیسے "پ کہتے ہیں: "سائلہ عن کذا" (میں نے اس سے اس کے تحقق دریافت کیا)۔ "سالت اللہ العافیۃ" میں نے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگی، اور استفسار تو صرف طلب وضاحت کے لئے خاص ہے (۳)۔



(۱) تاج المعروس لسان العربیۃ مادہ (س)۔  
(۲) شرح معجم الجوامع للعلی ۳۳۱/۲ طبع مصطفیٰ لکھنؤ، مسلم الثبوت ۳۳۰/۲۔  
(۳) المعیار مادہ (سول)۔



## ب۔ تفصیل:

۳۔ متصل تفصیل طلب کرنے کا نام ہے (دیکھئے اصطلاح متصل)۔ تو یہ استفسار سے خاص ہے، کیونکہ کبھی تفریع بغیر تفصیل کے بھی ہو جاتی ہے۔ جیسے کسی لفظ کی تفریع اس کے ہم معنی لفظ سے کرنا۔

## جملہ حکم:

۴۔ اہل اصول کے یہاں اس کا حکم:

استفسار آداب مناظرہ میں سے ہے، استدلال پیش کرنے والے کے کلام کا مفہوم جمال کی وجہ سے یا غریب لفظ کے استعمال کرنے کی وجہ سے اگر مخفی ہو جائے تو مناظرہ اس کی تفسیر دریافت کر سکتا ہے۔ اور استفسار کرنے پر استدلال پیش کرنے والے کے ذمہ لازم ہو جاتا ہے کہ اپنی مراد بیان کرے تاکہ وہاں کوئی امتباس اور وہم باقی نہ رہے۔ ورنہ مناظرہ بطریقہ حسن جاری رہ سکے۔

جمال کی مثال یہ ہے کہ استدلال کرنے والا کہے کہ مخاطب پر کتراء کے ذریعہ عدت گزارنا لازم ہے تو مناظرہ اس سے لفظ ”کتراء“ کی تفسیر دریافت کرے، کیونکہ یہ لفظ ”طہر“ اور ”نیمس“ دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور لفظ غیر مانوس کی مثال اس کا یہ کہنا ہے کہ ”سید“ (سین کے کسرہ اور یاء کے سکون کے ساتھ) حائل نہیں ہے، تو مناظرہ اس سے لفظ ”سید“ کا معنی دریافت کرے تو وہ جواب دے کہ سید کے معنی بھینہ یا ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ اصحابین استفسار کو اعتراضات کے زمرے میں شمار کرتے ہیں، اور اعتراضات کے معنی قوادح (دلیل کو منہدم کرنے والے امور) ہیں، اور اس کو قوادح کے بیان میں پہلے نمبر پر

لا تے ہیں (۱)، اس کی تفصیل کا مقام اصولی ضمیمہ ہے۔

فقہاء کے یہاں اس کا حکم:

۵۔ قاضی کے لئے لازم ہے کہ وہ مقدمہ سے مربوط افراد سے مخفی امور کی تحقیق و تحقیق کر سنا کہ اس کا فیصلہ بصیرت کے ساتھ ہو۔ جیسے کوئی شخص شی بسم کا قرا کر رہے۔ تو قاضی اس کی وضاحت طلب کرے۔ اور وہ اس سے جب کے بارے میں استفسار کرے، مثلاً اس صورت میں جب وہ شخص یہ کہہ دے کہ مراد عورت کے ارمیوں رضاعت کا رشتہ ہے تو جمہور کی رائے یہ ہے کہ تفصیل ضروری ہے۔ ۶۔ اور کبھی خاص اسباب کی بنا پر استفسار لازم نہیں ہوتا، جیسے شہ آراء اشیاء کے پینے پر مجبور نہ جانے، لے شخص سے استفسار، اس صورت میں اس کا قول شخص قسم کے ساتھ معتبر ہوگا، اور ترقی الامکان حد تک کو رفع کرنے کے لئے حصول اگر وہ کی کیفیت دریافت نہ کی جائے گی۔ اس میں شافعیہ میں سے ”اورعی“ کا اختلاف ہے جو وجوب استفسار کے قائل ہیں (۲)۔

## بحث کے مقامات:

۷۔ بعض اصحابیوں نے علم اصول کے مقدمہ کے طور پر منطق کے مبادی کو ذکر کیا ہے، اور اس کے ضمن میں استفسار کو کرنا ہے۔ اور بعض لوگوں نے اس کو ”قوادح فی الدلیل“ کے مباحث میں ذکر کیا ہے۔

اسی طرح فقہاء استفسار کا ذکر کتاب الاقراء میں قراہیم پر منسلک

(۱) شرح جمع الجوامع للعلانی ۳۳۰/۲ قوادح برصوت مع اسئل لستمدی ۳۳۰/۲

(۲) اہلبیوی ۳۳۳/۲ طبع عینی النجفی، الاشیاء و افعالہ للسیفی ص ۳۳۵ مع مکتبہ انجاریہ



## استفصال ۱-۳

رتے ہوئے رتے ہیں۔ اور کتاب الخلاف میں مکروہ کی طلاق کی بحث میں ذکر کرتے ہیں، اس مسئلہ پر نگہ کرتے ہوئے کہ شہ آور حج کے پینے پر مجبورے گئے شخص سے استفسار کیا جائے گا یا نہیں؟ اور کتاب التہجد میں اس بحث کے موقع پر کہ اس شہادت میں جب شہادت کا فرض ہو رہی ہے، اور اسی طرح کتاب التہجد میں بھی اس کا ذکر کرتے ہیں۔

## استفصال

### تعریف:

۱- اہل اصول اور فقہاء کے کلام کے سباق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ استفصال درحقیقت تفصیل طلب کرنا ہے، اور لغت کی جو کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں اس میں یہ لفظ نہیں پایا جاتا۔ تاہم یہ لفظ درست ہے، اس لئے کہ امام شافعی کے کلام میں یہ لفظ استعمال ہو چکا ہے، اور امام شافعی عربی زبان کے بارے میں حجت ہیں (۱)۔

### معنی الفاظ:

#### الف - استفسار:

۲- اصولیین کی رائے کے مطابق کسی لفظ کے ماوراء الاستعمال ہونے یا اس کے معنی کے مخفی ہونے کی صورت میں اس لفظ کے معنی کی وضاحت طلب کرنے کا نام استفسار ہے۔ اور فقہاء کی رائے کے مطابق مطلقاً تفسیر دریافت کرنا ہے (۲)۔

### ب - سوال:

۳- سوال کے معنی طلب کرنا ہے، اور یہ عام ہے اس بات سے کہ تفصیل طلب کرنا ہو یا اور کوئی چیز (۳)۔

(۱) غرر الحرق لقرنی ۸۷۲ طبع دار احیاء لکتب، ص ۱۸۲، ص ۳۲ طبع مکتبی

الکلی، اشروانی ۲۷۵/۱۰ طبع المیزان۔

(۲) فوائذ الرحمن ۳۳۰/۳۔

(۳) المصباح المیزان۔





جہاں حکم:

صوبین کے نزدیک اس کا حکم:

۴- ثانیہ کی رائے یہ ہے کہ احتمال پائے جانے کے باوجود، نہایت حال میں تفصیل طلب نہ رہا، تنگدلی میں عموم کے تمام مقام ہے، اس کی مثال یہ ہے: "یوشی" سب دس بیویوں کی موجودگی میں اسلام قبول یہ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "امسک منہن اربعاً وفارق سائرہن" (۱) (ب میں سے چار کو اپنی زہدیت میں رخصت اور باقی کو جد کر دو) اور یہ دریافت نہ فرمایا کہ اس سب سے تقد نکاح کس طرح ہو ہے، بالترتیب ہو ہے یا یک ہی دفعہ ہوا ہے؟ لہذا آنحضور ﷺ کے قول کا مطلق ہونا دلیل ہے کہ دونوں حالتوں میں کوئی فرق نہیں ہے (۲) اور اس کے عموم اور عدم عموم پر لامتناہی رے میں جو ختلاف ہے وہ اصولی ضمیمہ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

فقہاء کے نزدیک اس کا حکم:

۵- قاضی کے لئے ان بنیادی جملہ امور کی تفصیل طلب کرنا ضروری

(۱) غیث ثقفی وانی حدیث کی روایت امام مالک نے ابن شہاب سے منی لفظ میں کی ہے اور ثانیہ احمد ابن ماجہ اور ترمذی نے اس سے ملے جلتے لفظ سے روایت کی ہے ابن حبان اور حاکم نے بھی اس کی روایت کی ہے اور ترمذی نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ عمل اسی پر ہے اس سے پہلے امام احمد نے دو وجوہ سے اسے معطل قرار دیا ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ اس روایت کو موصوف کرے میں مستر مفرد ہیں دوسری یہ کہ اپنے شہر کے علاوہ میں انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ اور ابن عبد البر نے فرمایا کہ اس کے تمام طرق مطول ہیں (توہم الحو، نک شرح سوطا امام مالک ۱۰۲/۲ طبع مکتبۃ المدینہ المکینہ، نیل الاوطار ۳۰۲/۱ طبع دار الفکر ۱۹۷۳ء تحت الاحوذی ۸۷/۲۸۷ تاریخ کردہ راسخہ ک۔

(۲) نوح الحرموت ۲۸۹/۱ طبع بلاق، الفروق للقرنی ۸۷/۲، التقریر والتجیر ۲۲۳/۱ طبع بلاق، تجریر التقریر ۳۶۶/۱ طبع مکتبۃ المدینہ المکینہ، ۱۳۲۔

ہے، جس کے علم پر صحیح فیصلہ موقوف ہو، تاکہ فیصلہ ایسے واضح امور پر مبنی ہو جس میں کوئی امتباس اور پیچیدگی نہ ہو (۱)، جیسا کہ ماخوذ کے واقعہ میں آیا ہے کہ جب انہوں نے نسا کا اقرار کیا تو نبی ﷺ نے اس کی تفصیل دریافت کرنے کے بعد ہی ان کے رجم کے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لعدک قبت او غمرت او نظرت" قال لا یا رسول اللہ، قال انکنتھا (لا یکنی) قال لعدک دلیک امر ہر جمعہ (۲) (شاید تم نے بوسہ لے لیا ہو گا، و لایا: دوگا، یا، کیو یا: دوگا، تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کچھ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یا تو نے اس سے نہامعت کی ہے (آپ ﷺ نے کنایہ کا لفظ استعمال نہیں کیا) راوی کہتے ہیں کہ اب آپ ﷺ نے رجم کا حکم دیا۔

تو آپ ﷺ نے تبار کے ختم کی کوئی گنجائش نہ چھوڑی۔

۶- یہاں چند ایسے امور ہیں جو ایسی اہمیت تو نہیں رکھتے مگر ان امور میں حاکم کے لئے تفصیل طلب کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ مثلاً جب شہادت علی التہادوت (کو اسی پر کو اسی) میں شہادت پینے کی صورت نہ بیان کی جائے اور قاضی کو اس بات پر بھروسہ ہو کہ شاہد علی الشاہد (کو اوپر کو او) جس شہادت کی شرطوں سے واقف ہے اور وہ اس مسئلہ میں قاضی کا ہم خیال ہے تو بھی قاضی کے لئے مستحب ہے کہ اس کی تفصیل اس طرح طلب کرے کہ یہ مال کیسے ثابت ہوا؟ کیا اصل داد نے تیس اس کے بارے میں بتایا ہے یا نہیں؟ اور اسی طرح جب کوئی مشغل شخص جو عام طور سے یا شہ پوری ہوتا ہے یا نہیں رکھ پاتا ہو وہی، اسے اور سب شہادت دہررتے ہوئے پوچھا جائے کہ میں کوئی دیتا ہوں کہ فلاں فلاں کے دوسرے ایک ہزار روپے قرض ہے،

(۱) اہلبیوی ۳۸۳/۱ طبع المکینہ۔

(۲) حدیث صحیحہ "کی روایت بخاری نے حضرت ابن عباس سے کی ہے (صحیح البخاری ۱۳۸/۱ طبع المکتبۃ المدینہ المکینہ)۔



تو حکم کے لئے اس کی تفصیل دریافت کرنا مستحب ہے (۱)۔

۷- علاوہ انہیں کبھی کبھی خاص اسباب کی وجہ سے تفصیل، ریافت کرنا ممنوع ہو جاتا ہے۔ مثلاً چور یہ دعویٰ کرے کہ چپا ہوا مال اس کی ملک ہے، یا اس نے غیر محفوظ جگہ سے مال یا ہے، یا وہ نصاب سرقہ سے کم ہے یا مالک نے اس کو لینے کی اجازت دی تھی۔ تو اس کا احوال نہیں کاٹا جائے گا، ورنہ دعویٰ میں سے ہی کی بھی تفصیل، ریافت نہ کی جائے گی اگرچہ اس کا کذب معلوم ہو۔ یہ ممانعت اس بنیاد پر ہے کہ حدود و مسائل سے نفع کئے جاتے ہیں (۲)۔

## استقواء

تعریف:

۱- استقواء مختلف تھے کرنا ہے یعنی معذور میں موجود اشیاء کو جان بوجہ برحسب مختلف کرنا (۱)۔

۲- فقہاء کے یہاں یہ لفظ اسی لغوی معنی میں استعمال ہوتا ہے (۲)، اگر کسی کو از خود شکلی آئے اور تھے ہو جائے تو اس کا حکم مختلف تھے کرنے سے مختلف ہے (۳)۔

اجمائی حکم:

۲- فقہاء کے یہاں استقواء کا استعمال اکثر و بیشتر روزہ کی بحث میں آیا ہے، کیونکہ یہ روزہ پر اثر انداز ہوتا ہے، جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ روزہ اگر جب جان بوجہ برحسب مختلف تھے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا (۳)، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”من درعه القمی، وهو صائم فلیس علیہ فضاء ومن استقواء فلیقص“ (۵) (روزہ کی حالت میں جس کو از خود تھے جائے اس پر



- (۱) لسان العرب، المجلد، التہذیب فی غریب اللہ، ص ۵۰۷، (۲) (۱)۔
- (۲) انصاری ص ۳۷۷ طبع المصباح الحیر، المغرب فی ترتیب العرب۔
- (۳) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۲ طبع بلاق، ص ۳۷۷ طبع المبرور۔
- (۴) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۲ طبع بلاق، خطاب علی بن علی ص ۲۲۷ طبع ابن ماجہ، حاشیہ عمیرہ مع اہلبیہ ص ۵۵ طبع عینی، انصاری ص ۳۷۷، ۱۸ طبع المصباح، مسائل امام احمد ص ۹۰ طبع بیروت۔
- (۵) حدیث حسن درودہ الصبیح ”کیا روزہ صائم صحت سے دور ہے حضرت

بحث کے مقامات:

۸- اہل اصول استفصال کو عام کے مباحث میں اتنا ظہور کے تحت ذکر کرتے ہیں۔

جس طرح فقہاء اس کا ذکر قد ف، لہذا برقیہ اور شامیات کے ہوب میں اس طور پر کرتے ہیں جس کا ذکر ماقبل میں آچکا ہے۔

- (۱) نہایت اکتاج ص ۳۰۷ طبع انصاری، الشرونی ص ۲۵۷، شرح المنہج مع حاشیہ، مجمل ص ۳۰۳ طبع المصباح، اہلبیہ ص ۳۳۱، ۳۳۲۔
- (۲) انصاری ص ۳۷۷۔



## استقاة ۳۳، استقبال ۱

قصہ لازم نہیں » جس نے تے کی تو دور دور کی تسارے۔  
 و رخصیہ کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص منہ بھر کر عہدائے کرستو  
 اس کا روز و نوٹ جائے گا یہ ملک جو منہ بھر سے کم ہو و تھوک کے تالچ  
 ہے (۱)۔

## استقبال

بحث کے مقامات:

۳- تقاء کی بحث زیادہ تر باب الصوم میں مقدمات صوم پر کلام  
 کرتے ہوئے آتی ہے و ہر ہی طرح نو آتش فہم کی بحث میں بھی اس  
 کا ذکر آتا ہے۔

تعریف:

۱- استقبال لغت میں ”استقبل الشئ“ کا مصدر ہے، یہاں وقت  
 بولا جاتا ہے جب کوئی شخص کسی ہی کی طرف چہرہ کر لے، اس میں  
 ”سین“ اور ”تا“ طلب کے لئے نہیں ہے، لہذا ”استقبل“ یہاں  
 ”فعل“ کے معنی میں ہے، جیسے کہ استمر اور استقر ہے، ”مقابلہ“  
 بھی استقبال کے مثل ہے، اور یہ اس معنی میں استدبار کے بالمتقابل  
 ہے (۱)۔

۱- استقبال کا استعمال لغت میں کسی شئی کو از سر نو کرنے کے لئے  
 بھی ہوا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”اقبل الامر و استقبله“ جب  
 کسی کام کو از سر نو شروع کیا جائے (۲)۔  
 ۲- ماہ نے اسے انہی دو معنوں میں استعمال کیا ہے، چنانچہ وہ کہتے  
 ہیں: ”استقبال القبلة“ یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا، اور کہتے ہیں:  
 ”استقبال حول الرکاة“ یعنی اس نے زکاة کا نیا سال شروع  
 کیا (۳)۔

اور شافعیہ نے یوں اضافہ کیا ہے کہ عقود میں ایجاب کے بعد  
 طلب قبولیت کے لئے بھی اس کا استعمال ہوگا، چنانچہ انہوں نے کہا



= ہم پروردگار سے کیا ہے امام احمد نے اسے مطول قرار دیا ہے و رد قطنی نے  
 اسے قوی ثابت کیا ہے امام ترمذی نے اسے حدیث حسن و خوب کہا ہے و  
 محمد بن یحییٰ بخاری نے فرمایا کہ میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا (مصباح المصابیح ۲/۲۳۸)  
 طبع مجلس، بیروت، متحدہ عربیہ اسلامیہ ۱۴۰۹ھ تا ۱۴۱۰ھ (مکتبۃ الاستقراء)  
 (۱) الاصابہ فی معرفة الرجال ۳/۳۲۲ طبع دار المعرفہ

(۱) المصباح المصابیح ۲/۲۳۸ (قلم)، البحر الرائق ۲/۲۹۹ طبع المکتبۃ العلمیہ،  
 دار الفکر ۱/۲۸۶ طبع اول۔  
 (۲) سلسلہ المستدرک (قلم)۔  
 (۳) معجم الکلیل ۲/۳۳۸ طبع بیروت۔



## استقبال ۲-۷

ج- محاذ (با متقابل ہونا):

۳- محاذ، ایسا ہوازاؤ کا نام معنی ہے "یعنی" منے سامنے ہونا۔ اور جو تفصیل مسامتہ میں یاں کی ہے اور یہاں بھی ملو در ہے۔

د- القعات (متوجہ ہونا):

۵- القعات چوکوں میں یا با میں پھیلا ہے اور کبھی کبھی اس سے چوہ اور سینہ دونوں کا پھیلا نام "ہوتا ہے جیسا کہ مسند امام احمد میں آیا ہے: "فجعلت تلثت حلقها" (تو وہ اپنے پیچھے کی طرف متوجہ ہونے لگی)، اور یہ تو بدیہی بات ہے کہ پیچھے کی طرف رخ کرنا چوہ اور سینہ کے ساتھ ہی ہوتا ہے (۲)۔

۶- قلماء کے برابر ایک استقبال کبھی قلماء کی طرف ہوتا ہے اور کبھی غیر قلماء کی طرف، اور استقبال قلماء کبھی نماز میں ہوتا ہے اور کبھی غیر نماز میں، ان اقسام کا بیان یکے بعد دیگرے عنقریب آئے گا۔

نماز میں استقبال قبلہ:

۷- قبلہ سے کعبہ کی جگہ مراد ہے، کیونکہ اگر اس کی عمارت دوسری جگہ منتقل کر دی جائے اور اس عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے تو جائز نہ ہوگا (۳)، اور اس کا نام قبلہ اس سے رکھا گیا کہ لوگ اپنی مار میں اسی کی طرف چہ ورتے ہیں۔

۸- کعبہ کے "پرانا سدا زمانہ قبلہ ہے، اسی طرح اس کے نیچے خود کتنا ہی نیچے ہو۔ لہذا "اگر کوئی شخص بلند پہاڑ پر یا گہرے کنویں میں نماز پڑھے تو جب تک اس کی طرف متوجہ نہ ہوگا نماز درست ہوگی، کیونکہ

کہ استقبال جیسی غلب قبولیت کے رویہ بھی سچ و درست ہوتی۔ اور اس کی مثال پس و پیش کی بات ہے کہ مجھ سے شریعہ۔ یہ وہ استقبال ہے جو عباد کے قائم مقام ہے، اور بیعت کی طرح رجحان کا حکم ہے، اگر کسی نے کہا: "اور انھیں داری بکدا" تو مقدسین صحیح ہو جائے گا (۱)۔

متعلقہ غلط:

غ- استئناف (زیر نوشتہ و غ کرنا):

۲- استئناف کا معنی کسی شے کا آغاز کرنا ہے (۲)، تو اس صورت میں یہ ایک معنی کے اعتبار سے استقبال کا نام معنی ہوگا۔

ب- مسامتہ (مقابل ہونا):

۳- مسامتہ کا معنی مقابل ہونا اور آ منے سامنے ہونا ہے۔ اور یہ بھی ان حضرات کے ذیل کے مطابق استقبال کے مرادف ہوگا، جنہوں نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ کسی شے متعین کی طرف اس طرح متوجہ ہونا کہ دائیں بائیں ذرا بڑھ کر بھی انحراف نہ ہو۔ اور جن لوگوں نے استقبال کے لئے پیش رو نہیں لگائی ہے جیسے کہ مالکیہ، تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان اس طرح فرق کیا ہے کہ کسی شے متعین کی طرف پورے بدن کے ساتھ مکمل متوجہ ہونے کے لئے مسامتہ خاص ہے اور استقبال اس سے عام ہے، کیونکہ اگر بدن کا کچھ حصہ ٹکاؤ کے بالقابل نہ ہو تو بھی اس کو استقبال کہا جاتا ہے (۳)۔

(۱) المعجم المبرہ (حفہ)، المرقاۃ فی ۱۸۵۲۔

(۲) المعجم المبرہ (حفہ)، مسند احمد ۱۱، طبع المکتبۃ، طبع ۱۳۳۴ھ

انتقہ

(۳) نہایۃ الحجاج ۲۰۶، طبع مجلس، دورہ ۱۴۰۰ھ۔

(۱) المعجم المبرہ (حفہ)، المرقاۃ فی ۱۸۵۲، طبع المکتبۃ۔

(۲) المعجم المبرہ (حفہ)۔

(۳) المعجم المبرہ (ست)، المرقاۃ فی ۱۸۵۲، طبع المکتبۃ۔



### ۸-۹. استقبال

وہ (عجب) اپنی جگہ سے متم ہو جائے تب بھی اس جگہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا صحیح ہوگا، ورنہ اس وجہ سے کہ پیاز پٹنماز پڑھنے والا اس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھنے والا سمجھا جاتا ہے (۱)۔

حجر (حطیم) کا استقبال:

۸۔ حنفیہ اور مالکیہ کی رائے ہے کہ اگر کوئی نمازی لعب کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے حطیم کی طرف رخ کرے تو یہ جائز نہیں، یہ نکتہ اس کاہیت اللہ میں شریعتیں نہیں ملتی ہے۔ اور قبلہ کے مسئلہ میں احتیاطی بنائے ہیں کہ کتبہ نہیں یہ جائز تھا مگر بعد از فتح مذہب یہی ہے۔

مناجہ ہر مالک پر میں سے ”مٹی“ کی رائے یہ ہے کہ عظیم کا  
ستہاں کر کے نماز ”کر“ سے بھی نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ بھی  
ہیت اللہ کا ایک جز ہے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: ”الحجر من البيت“ (۲) (خبر بھی ہیت

(۷) بحر الرائق، ۱۴۹۹ھ، ۳۰۰ نہایت المحتاج، ۱۲۵۷ھ، ۸۱۸ اسماء و نیکوکار  
 در ۴۹۰، جامعہ مدرسہ ملی، ۱۴۹۹ھ، شرح الکبیر مع مفتی ار ۳۹۰ طبع  
 اول، کتاب الفقہ ار ۲، ۲، التحمل علی الحجج ار ۳۱۳، حج اور اصباح  
 مادہ (کعبہ)۔

(۲) حدیث: "الحجرو من البيت" کی روایت بخاری، مسلم، مالک، ترمذی اور نسائی نے اسی معنی میں حضرت عائشہؓ سے روئے ہوئی ہے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک روایت میں شیخین کے الفاظ یہ ہیں: "لا ت،" "سألت النبي ﷺ عن حجر أ من البيت هو؟ قال، نعم، قالت، فما لهم لم يدخلوه؟" "بيت، قال إن قومك ليعصون بهم العقبة" (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حکیم کے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ بیت اللہ کا جز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں" تو میں نے کہا کہ انہوں نے اس کو بیت اللہ میں کیوں شامل نہ کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری قوم کا (کعبہ کی تعمیر کے لئے) سروزم ہو گیا۔" اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حکیم کے متعلق روایت کیا، اور چودی حدیث کو ساتھ حدیث کے ہم معنی ذکر کیا (شیخ مبارکی ص ۳۹ ص ۳۳۳ طبع اشرفیہ صحیح مسلم تصحیح محمد عبدالمبارکی ۱۲۳۵ھ طبع

اللہ کا ایک جز ہے) اور ایک رویت میں یوں آیا ہے: "ست  
ادرع من الحجر من البيت" (۱) (خزینہ کی چھ ہاتھ زمیں بیت اللہ  
میں سے ہے)۔ اور اس حدیث سے بھی کہ "کون شخص خمر کے در سے  
طواف کرے تو اس کا طواف جائز نہ ہوگا۔" ثانیہ کا مشہور مسلک یہی  
ہے، اگرچہ اس کا اسحٰب مذہب اس کے خلاف ہے۔ تاہم نے اس کی  
مقدار چھ ماتھ سے کچھ زائد بتائی ہے تو اس کے نزدیک اس متعینہ  
مقدار سے زائد کی طرف رش کر کے "کون شخص نماز پڑھے تو یقیناً  
اس کی نماز نہ ہوگی۔" البتہ یہ زائد کی ہوئی مقدار غیب طواف کے سے  
ہے۔ اور طواف کے اعتبار سے تو اس کا پورے حلیم سے باہر ہونا  
احتیاطاً ضروری ہے (۲)۔

نماز میں استقبال قبلہ کا حکم:

۹- اس باب میں کوئی اختلاف نہیں کہ استقبال قبلہ صحت نماز کی ایک شرط ہے۔ یہ تکلف اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”قُولُوا وَجْهَکَ شَطْرَ

= معین اکملی ۳۷۳ جامعہ حصول ۲۹۳، نورس کے بعد کے صفحات،  
طبع مکتبہ المجلد (۱۳۹۲ء)۔

(۱) حدیث مسند تبارع من المعجور.... کی روایت مسلم نے حضرت عائشہ سے مروی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: یا عائشہ! یو لا ان قومک حدیثو عہد بلسوک لہدیت الکعبۃ فانزلہا بالارض وجعلت لہا بابین بابا خرقا ولہا عروبا، وردت فیہا مسۃ اذرع من المعجور، فان قومنا انصروہا حبث بدت لکعبۃ“ (۷۷۷) (۷۷۷) اگر تیری قوم زمانہ شرک کے قریب نہ ہوتی تو میں کہہ شرف کو منہدم کر کے رسیں کے پرہ کر دیتا، ورنہ اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک مشرقی دروازہ اور دوسرا مغربی دروازہ ورنہ اس میں چھڑے چھڑا تھا اضافہ کر دیتا، کیونکہ تعمیر کے وقت قریش نے اس کو کم کر دیا تھا (صحیح مسلم تصحیح محمد زکریا الدہلی ۲/۹۶۹، ۷۷۷) طبع عینی النسخ، جامع الاصول ۲/۹۶۹ طبع کردہ مکتبۃ المصنوعی ۱۳۷۳ھ۔

(۲) رد المحتار، ۲۸۶، طبع بولہ نہایت، لکھنؤ، ۱۸۸۵ء، ج ۱، صفحہ ۴۴۹،  
المجموع الطووی، ۱۹۳، طبع المسمی، کشف القناع، ۲۷۳۔



## استقبال ۱۰

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ  
شَطْرَهُ“ (۱) اچھا بَر لیجئے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف اور تم لوگ  
جہاں ہیں بھی ہو اپنے چہرے ریا رہا ہی کی طرف۔

اور اس حکم سے چند حوالہ مستثنیٰ ہیں کہ ان میں استقبال قبلہ شرط  
نہیں، جیسے صدقۃ الخوف، سولی پر چڑھانے والے شخص کی نماز،  
وہ بے لے شخص کی نماز، اور سر مہاج کی فصل نمازیں وغیرہ (۲)۔ اور  
فقہاء نے صراحت کی ہے کہ استقبال قبلہ کی نیت شرط نہیں ہے۔ یہی  
رہنما ہے (۳)۔ حلف ہو نماز میں نیت کرنے کی بحث (۴)۔

### استقبال قبلہ ترک کرنا:

۱۰- حنفیہ نے یہ ذکر کیا ہے کہ نمازی کا بغیر کسی عذر کے سینہ کو قبلہ کی  
طرف سے پھیر لیا، بالاتفاق مفسد نماز ہے، اگر کوئی شخص بطور استہزا  
جانت ہو جھک کر سمت قبلہ کے علاوہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے تو وہ  
کافر ہو جائے گا۔ یہ شریعت کے عمومی قواعد کے بالکل موافق ہے۔

حنفیہ نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ جب بغیر تحریر نماز پڑھے اور  
دوران نماز یہ بات وضع ہو جائے کہ اس نے رخ متوجہ اختیار کیا ہے تو  
نماز باطل ہو جائے گی، قوی کے ضعیف پر بھی بولے کی وجہ سے۔ اور  
گر نماز مکمل ہونے کے بعد علم ہوا تو نماز درست ہوگی۔ اس لئے کہ جو  
چیز فرض پھر ہو جیسے استقبال قبلہ جو صحت نماز کے لئے شرط ہے، اس  
کا حاصل ہو جانا شرط ہے، حاصل کرنا شرط نہیں، اور یہ صورت مذکورہ  
میں یقیناً حاصل ہو چکا ہے اور اس میں قوی کا ضعیف پر مبنی ہونا بھی  
لازم نہیں آتا (۵)۔

(۱) سورۃ بقرہ ۱۴۴۔

(۲) شرح اروض ۱/ ۲۳۳، البحر الرائق ۲/ ۲۹۹، المنی ۱/ ۲۳۱ طبع المریض  
سویہ انجلیس ۱/ ۵۰۷۔

(۳) ابن عابدین ۱/ ۲۸۵۔

(۴) ابن عابدین ۱/ ۲۹۳، ۵۵۵۔

مالکیہ کا بتا یہ ہے کہ اگر اس کی تحریر ایک سمت میں، منع ہوئی  
لیکن اس نے اس کے خلاف یا درجاء ہو جھڑکی، سمت میں نماز  
پڑھ لی تو اس کی نماز باطل ہو جانے کی ترچہ سمت قبلہ ہی ہو، اور ایسا  
کرنے والا شخص ہمیشہ اپنی نماز کوٹا لے گا۔ اور اگر اس سمت کے علاوہ  
کی طرف بھول کر رخ کر لیا اور ٹھیک سمت قبلہ کی طرف رخ ہو گیا تو یہ  
اس میں بھی وہی اختلاف ہوگا جو اس صورت میں ہوتا ہے جب کہ اس  
نے بھول کر سمت تحریر کے علاوہ کی طرف رخ کیا ہو اور وہ سمت قبلہ نہ  
ہو، یا یقین کے ساتھ اس کو درست کہا جائے گا کیونکہ اس نے ٹھیک قبلہ  
کی طرف رخ کر لیا ہے، بظاہر امر کی یہ بات صحیح ہے۔

ثانیہ نے ذکر کیا ہے کہ استقبال قبلہ نہ عدم واقفیت اور غفلت  
سے ساقط ہوگا اور نہ مجبور کئے جانے اور بھول جانے سے، تو اگر بھول  
کر قبلہ کی طرف پشت کر کے نماز شروع کی تو کوئی حرج نہیں ہے (۱)۔  
انوراً استقبال قبلہ کر لیا (۲) ہیں اس وقت سنت یہ ہے کہ مجدہ سہو کر  
لے، اس لئے کہ عدم اقبالہ کی طرف پشت کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔  
اس کے برخلاف اگر کسی شخص کا جبہ تنہوڑی، بر کے سے اس کی طرف  
سے رخ پھیر دیا گیا تو یقیناً نماز باطل ہو جائے گی۔ خود رخ پھیرے  
کا زمانہ کم ہی یوں نہ ہو، اس لئے کہ اس طرح کا واقعہ بہت ہی نادر  
ہوتا ہے (۳)۔ اور اگر تحریر کے بعد نماز شروع کی پھر غلطی، وضع ہوئی تو  
نماز باطل ہو جائے گی۔

(۱) جامعہ النجف المطبوعہ کی عبارت یہ ہے: ”مطبوع حاشیہ مجمع  
علم مصحح کوہو لعمریف حشا ائیت (طبع شدہ جامعہ نجف میں م  
صحیح“ ہے اور یہ اس لفظ سے گزرا ہوا ہے جو نکلا گیا ہے) دیکھئے القسوی  
۱/ ۳۲۲ طبع النجف۔

(۲) النجف ۱/ ۳۱۴۔

(۳) نہایۃ المحتاج ۱/ ۵۱۸، ۵۲۸ اور دیکھئے نگین کی جماعت کی طرف موقوف  
کے رخ کرنے کا حکم (شرح اروض ۱/ ۷۷) اور شروط الصلاۃ ترجمہ ۱/ ۷۷۔



## استقبال ۱۱

پر مبنی ہے (۱)۔ دُعا فیہ نے صراحت کی ہے کہ دونوں پاؤں کا قبضہ کرنا شرط نہیں ہے۔

چہ د کے ذریعہ قبلہ کا استقبال سنت ہے، اس کا ترک مرد بعد کے ایک مکرہ ہے۔

یہ حکم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا ہے، اور جو شخص اپنی مجبوری کی وجہ سے چٹائیٹ کر یا پہلو کے مل ہو کر نماز پڑھے تو ان دونوں کے لئے چہ د کے ذریعہ استقبال قبلہ ضروری ہے اس تفصیل کے مطابق جیسا کہ مریض کی مار کے دوسرے میں کی جاتی ہے (۲)۔

حنابلہ اور مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ استقبال کے سے سینہ کا سمت کعبہ کی طرف متوجہ ہونا شرط نہیں ہے مریض صرف دونوں پاؤں کا قبضہ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔

جامعہ دارین متا، نے بعض دوسرے اعضاء کا ذکر جن کے ذریعہ ہماری قیامہ استقبال کرے گا کتاب المصلاۃ میں بہت سے مقامات پر کیا ہے۔ ہم تفصیل کے بغیر ان میں سے بعض کی طرف صرف اشارہ کریں گے۔ یوں کہ ایک طرف ان مقامات میں ان کا ذکر زیادہ مورد میں ہے اور دوسری طرف تکرار سے بچنے کے لئے بھی ایب کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

تکبیر تحریر کی حالت میں، دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے باطن کو قبلہ کی طرف کرنا، حالت سجدہ میں دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرنا، اور حالت تشهد میں بائیں پاؤں کی انگلیوں کو بعد کی سمت میں کرنا، تحب ہے، اور یہ بحث صفۃ المصلاۃ کے باب

حنابلہ نے چونکہ استقبال قبلہ کو مطلقاً شرط کر دیا ہے، اس لئے انہوں نے مطلقاً استدہار کو نماز کو باطل کرنے والے اعمال میں شمار کیا ہے۔ جیسا کہ شریعت نماز کے بیان میں انہوں نے صراحت کی ہے کہ یہ شرطیں نہ عمدہ ساتھ ہوتی ہیں، نہ ہونا، اور نہ عدم، اخصیت کی بنا پر (۳)۔

اس کے ساتھ یہ نا ضروری ہے کہ حنابلہ اور مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ جب کوئی نماز پنا سینہ اور چہرہ قبلہ کی طرف سے پھیر لے تو نماز فاسد نہ ہوگی، بشرطیکہ اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف باقی رہیں۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ اس کے لئے مابعدہ مرت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

دراںہوں نے کہا ہے کہ یہ کراہت کعبہ کو دیکھنے والے کے لئے ہے تاکہ اس کے بدن کا کوئی حصہ اس سے سلجھ نہ ہو، ایک انگلی بھی سمت قبلہ سے خارج ہو جائے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی (۴)۔

### نماز میں استقبال قبلہ کا تحقق کس طرح ہوگا:

۱۱۔ حنفیہ و شافعیہ کی رائے یہ ہے کہ نماز میں استقبال قبلہ صرف سیرہ کے ساتھ ضروری ہے، چہ د کے ساتھ ضروری نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قول ”فَوَن وَحَبَّكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“ (اچھا اب پنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کر لیجئے) کے خلاف ہے۔ حقیقت ایسا نہیں ہے، کیونکہ اس میں ”وہ“ سے مراد اوست ہے، اور اوست سے مراد اوست کا حصہ جس سے سیرہ ہے، تو یہ ایسا محار ہے جو دوسرے محار

(۱) ابن ماجہ ص ۲۳۲، نہایۃ المحتاج ص ۶۰۶، محل علی الحج ص ۱۲۔

(۲) نہایۃ المحتاج ص ۶۰۶، محل علی الحج ص ۱۲، شرح البروخ ص ۱۳، اور دیکھئے چھٹے وولے اور چٹ لے والے ص ۵۷، ص ۵۸، ص ۵۹، کتاب المحتاج ص ۷۰۔

(۳) مطالبہ انہی ص ۵۳۶۔

(۴) اربعانی ص ۷۰، سواہب، المجلد ص ۵۰۸، کتاب المحتاج ص ۲۶۹، طبع مریض۔



## استقبال ۱۲-۱۳

میں موجود ہے (۱) لہذا جو تفصیل چاہے وہ ان مقامات کی طرف رجوع کرے۔

مکہ و نوں کا استقبال قبلہ:

کعبہ کو دیکھنے والے کی کا استقبال قبلہ:

۱۲- جو شخص کعبہ کو دیکھ رہا ہے اس کے لئے حالت نماز میں بالکل عین کعبہ کا استقبال ضروری ہے، اس میں غائب ارجمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یعنی خاص عمارت کعبہ کی طرف بالیقین مقابل ہونا ضروری ہے، اس سلسلہ میں نہ تحریر کافی ہوگی، نہ جست کعبہ کی طرف رخ کرنا، اس سے نہ یقینی طور پر استقبال قلمہ پڑھنا، نہ ہوا تحریر سے مانع ہے، اور عین کعبہ کے استقبال پڑھنا، نہ جست کعبہ کے استقبال سے مانع ہے، یہ نہ تحریر "جست کعبہ کے استقبال میں خطا کا مکان ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ جو شخص کسی شی کے بالمقابل ہونے سے تھوڑا منحرف ہوگا وہ اس کی طرف متوجہ ہونے والا نہ ہوگا (۲)۔

مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ میں سے ابن قتیل نے یہ بات ذکر کی ہے اور اس کو ثابت کیا ہے کہ مکہ، مکہ کے حکم میں، اٹل جگہ کا نماز جو ٹھیک سمت کعبہ کی طرف رخ کرنے پر قائم ہو، اگر اپنے بدن کے بعض حصہ کو کعبہ کے بعض حصہ کی طرف متوجہ کرے، "ربانی اعضا کو اس کی طرف متوجہ کرنے سے علیحدہ رکھے، خواہ ایک عضو ہی کیوں نہ ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ شافعیہ "حنابلہ کا ایک قول یہ ہے کہ بدن کے بعض حصہ کا متوجہ ہونا کافی ہے (۳)۔

(۱) کشف القناع ۱/ ۳۰۷، ۳۲۳، ۳۵۶، ۳۶۰ طبع المیاض العربی در ۲۱۳ شرح المروض ۱/ ۱۶۲۔

(۲) رد المحتار ۱/ ۴۸۷، الدرر ۱/ ۲۲۳، نہایۃ المحتاج ۱/ ۵۰۸، الشرح الکبیر مع ہمس ۱/ ۸۹، احوال علی مرتضیٰ الخلیفہ ص ۱۱۵۔

(۳) نہایۃ المحتاج ۱/ ۵۸، الدرر ۱/ ۲۲۳، الشرح الکبیر مع ہمس ۱/ ۸۹، الفروع ۱/ ۴۷۸، المجموع ۱/ ۱۹۲ طبع بول۔

کعبہ کے قریب نماز باجماعت:

۱۳- حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ نے فرمایا ہے، اور حنابلہ کے حکام سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اگر کعبہ کے قریب کی طویل صف اس طرح راز ہو جائے کہ بعض لوگ مقابل کعبہ ہونے سے خارج ہو جائیں تو ان کے کعبہ کی طرف متوجہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز قاسمہ ہو جائے گی، خلاف اس کے جو کعبہ سے دور ہیں تو یہ لوگ قریب ہونے کی حالت میں، اور دنیا سر یا سر اور دنیا نے سے قاصر ہو جائیں تو اس کی طرح دور نماز پڑھیں گے، یہ نہ کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے آج تک اس طرح نماز ہو رہی ہے (۱)۔

کعبہ کو نہ دیکھنے والے کی کا استقبال قبلہ:

۱۴- حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ شخص جس کے اور کعبہ کے درمیان کوئی شئی حائل ہو صحیح قول کے مطابق شخص غائب کی طرح ہے، لہذا اس کے لئے سمت کعبہ کی طرف رخ کرنا کافی ہوگا۔

حنفیہ کے مذہب کی تفصیل سمت کعبہ کی طرف متوجہ ہونے میں مکہ سے دور رہنے والے شخص کے استقبال قبلہ کے بیان میں عنقریب آجائے گی۔ اور مالکیہ اور حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ مکہ والے اور جو شخص مکہ والوں کے حکم میں ہیں ان میں سے جو کوئی مسجد (حرام) میں نماز پڑھے تو اس کے لئے بھی عین کعبہ کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے۔ حنفیہ کا ایک قول صغیر بھی یہی ہے (۲)۔

(۱) رد المحتار ۱/ ۴۸۸، الدرر ۱/ ۴۸۳، الدروق ۱/ ۲۲۳، نہایۃ المحتاج ۱/ ۵۰۸۔

(۲) رافعی نے تحریرات الرافعی علی من جلدیں ۵۲ میں لکھا ہے: "مع القدیر" کی عبارت میں اس پر کوئی ظلت نہیں کہ مکان قسین کے، ووجود جہت کی طرف نہیں بلایا جائے گا، اور استقبال جہت میں کعبہ کے کسی جزو کی طرف متوجہ ہونا ہے جیسا کہ "معراج الدریہ" کے حوالہ سے آئے گا، اور صریح تصحیح زیادہ قوی ہے۔



## استقبال ۱۵

ہو یا تو اجڑے در کی طرف پشت کا ہو یا مفید نہ زندہ ہوگا، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی رُعت (کعبہ کے اندر ایک رُعت ایک سمت میں پڑھنے کے بعد) ۱۰۰ رُعت کی جانب رخ کر کے پڑھے تو نماز نہ ہوگی۔ یہ تکبیر جہت اس کے لئے یقین کے ساتھ قبلہ ہو چکی تھی وہ بدست اس کی طرف پشت کرنے والا ہو گیا۔

مالکیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ کعبہ کے مدرّض اور نمازیں نہیں پڑھنی جائیں گی۔ یہ تکبیر اس کے ساتھ مقامات میں سے ایک ہے جہاں نماز پڑھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، جیسا کہ حق یہ آجائے گا۔ اور اس وجہ سے بھی کہ اس طرح تعلیم کعبہ میں خصل امدادی ہوگی، اور اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کا فرما ہے: "وَحِثُّ مَا كُنْتُمْ فُلُؤْا وَّ حَوْكُمُ شَطْرَهُ" (۱) "تم لوگ جہاں نہیں بھی ہو اپنے چہرے اس کی طرف نہ کرنا" مفسرین نے کہا ہے: "شما" سے مراد جہت ہے تو جو شخص اس کے مدرّس اس کی چہیت پر نماز پڑھے وہ جہت کعبہ کا استقبال نہیں کر رہا ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ بسا اوقات وہ کعبہ کی طرف پشت کرنے والا ہوگا جس وقت کہ وہ اس کے ایک در کا استقبال کر رہا ہے، اور وہ کعبہ سے خارج ہو تو اس کی مارتیج ہوگی، اور اس وجہ سے بھی کہ کعبہ کی چہیت پر نماز پڑھنے سے ممانعت کی صراحت حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی حدیث میں وارد ہوئی ہے: "سَبْعُ مَوَاطِنَ لَا تَحُورُ فِيهَا الصَّلَاةُ ظَهَرَ بَيِّنَاتُ الْمَسْجِدِ وَالْمَقْبَرَةِ الْخ" (۲) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سات جگہوں میں نماز جائز نہیں۔ بیت اللہ کی چہیت پر اور قبرستان میں (الخ) اور اسی میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی ممانعت پر بھی تنبیہ ہے، یہ تکبیر معنوی

حسابہ کے مذہب کی تفصیل یہ ہے کہ وہ شخص جو مکہ کا ہو یا مکہ میں اس کی نشوونما ہوئی ہو، رکعت نے حامل مثلاً، یومہ کے پیچھے ہوتا اس پر یقین کے ساتھ عین کعبہ کی طرف توجہ کرنا واجب ہے۔

اور جو لوگ مکہ والے نہیں اور کعبہ سے دور ہیں تو ان کے لئے صرف خبر فرض ہے (خبر پر اعتناء کرنا کہ سمت کعبہ یہی ہے کافی ہوگا)، کوئی خبر دینے والا یقین کے ساتھ اس کی خبر دے یا کوئی مسافر مکہ سے دور مکہ والے اس کو سمت کعبہ کی خبر دیں (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک ان لوگوں کے لئے بھی عین کعبہ کی طرف توجہ ہونا ضروری ہے، جن کی مکہ میں پرورش ہوئی ہو اور کعبہ منہ کی جانب سے جھل ہو بشرطیکہ یقین کے ساتھ عین کعبہ کی طرف رخ کر سکتے ہوں، ورنہ ان کے لئے تحریر کرنا جائز ہے، کیونکہ ایسے شخص کو عین کعبہ کے استقبال کا حکم دینا مشقت سے خالی نہیں جب کسی حامل تمام شخص کو نہ پڑے جو اس کو یقین دے دے (۲)۔

کعبہ کے مدرّض فرض پڑھتے وقت استقبال:

۱۵۔ محبوبہ کا مسک ہے کہ کعبہ کے مدرّض نماز پڑھنا درست ہے، ان ہی میں سے حفیہ، شافعیہ، رسیاں شری ہیں، اس لئے کہ حضرت بلالؓ کی حدیث ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ" (۳) (یا سریم ﷺ کے کعبہ کے مدرّس نماز فرمائی)۔

حفیہ جو رکی یک وجہ یہ بتاتے ہیں کہ کعبہ کے در غیر عین کا استقبال واجب ہے، اور کعبہ کا کوئی بھی در نماز شروع کرنے اور اس کی طرف توجہ کرنے کے بعد ہی متعین ہوتا ہے، تو جب ایک در قبلہ

(۱) رد المحتار ۴۸۷، الدرر ۲۲۳، المحی ۵۶۱ ص

(۲) مہدۃ المحتاج ۳۲۰ ص

(۳) حضرت بلالؓ سے مروی حدیث: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ" (بی ﷺ نے کعبہ کے مدرّس نماز فرمائی) کی روایت امام بخاری (الخ) ۵۰۰ ص طبع مسند ابی امام مسلم (۲/۹۷۷ طبع مجلس) نے کی ہے

(۱) سورۃ بقرہ ۱۴۴

(۲) حدیث: "سَبْعُ مَوَاطِنَ لَا تَحُورُ فِيهَا الصَّلَاةُ ظَهَرَ بَيِّنَاتُ الْمَسْجِدِ وَالْمَقْبَرَةِ الْخ" کی روایت ابن ماجہ کے ہے (۲/۳۶ ص طبع المجلس)، اور متاوی نے "المعنی" میں بھی اس کی تصدیق نقل کی ہے (۸۸ ص طبع المکتبۃ الخاریہ)۔



## استقبال ۱۶-۱۸

ہوتا ہے اور یہی رائج ہے۔

مالکیہ میں سے اصح "محمد بن محمد بن کا مسک" و حضرت بن عباس سے منقول ہے کہ کعبہ کے اندر نفل نماز صحیح نہیں ہے۔ کعبہ کی چھت پر نفل نمازیں حنیف، ثنائیہ، متابلہ کے رد ایک "ار مالکیہ" کے ایک قول کے مطابق جائز ہے اس لئے کہ نفل، کعبہ کا استقبال یا اس کی عیارت کے ایک حصہ کا استقبال کافی ہے خود چھت کی دیوار سے ہی یہ ہو سکتا ہے۔

"ار ثنائیہ" نے کراہت کے ساتھ اس کے جواز کی صراحت کی ہے، اس لئے کہ یہ ادب کے خلاف ہے جیسا کہ فرض کے بیان میں گذر چکا، "ابو حکم کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کا ہے ہی حکم" تحریر یعنی "حکم کا ہے، یہ نفل کعبہ کی ایک چیز ہے"۔

۱۸- حنیف "ار مالکیہ" کا مسلک یہ ہے کہ جو ماریں کعبہ کے اندر چاروں طرف میں مود جس سمت بھی پڑھیں جائیں جائز ہوں گی خواہ کعبہ کے دروازہ (بب نہ دکھلا ہو) کی طرف رخ کر کے پڑھیں یا میں، خواہ اس حالت میں کعبہ کی عمارت کا کوئی حصہ اس کے سامنے نہ پڑے، کیونکہ قلمہ تو وہ زمین اور سطح آسمان تک کی نفا ہے، کعبہ کی عمارت نہیں، ہی لئے اُپر عمارت دھری جگہ منتقل کر دی جائے اور اس کی طرف رخ کر کے ماریں پڑھیں جائے تو جائز نہ ہوں، اور اس وجہ سے بھی کہ گرجیل ابوقیس پر ماریں پڑھیں جائے تو بلا تعلق جائز ہوں جو جو ایہ عمارت کعبہ کی طرف ماریں پڑھیں ہی (۱۶)، اور کعبہ کی چھت پر، اور اس کے

- (۱) رد المحتار ۱/۱۱۲، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶،



## استقبال ۱۹

خفیہ نے سمت کعبہ کی تشریح یوں کی ہے کہ سمت کعبہ وہ جانب ہے کہ جب کوئی انسان اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ تحقیقی یا تقابلی طور پر کعبہ یا اس کی فضا کے بالمقابل ہو۔

ان حضرات کا استدلال اس آیت کریمہ سے ہے: ”وَحِثُّ مَا كُنْتُمْ فُلُوكُوا وَجُوهَكُمْ شَطْرَهُ“ (۱) (اور جہاں کہیں بھی تم رہو تو اپنے چہرہ کو اسی کی جہت کی طرف متوجہ رکھو)، مفسرین لکھتے ہیں کہ ”شَطْرُ الْبَيْتِ“ سے مراد اس کی طرف اور اس کی جانب ہے، جیسا کہ ان حضرات نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے: ”مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ“ (۲) (مشرق و مغرب کے درمیان سب قبلہ ہے)۔

یہ تفصیل مدینہ منورہ اور ان مقامات کے علاوہ کے لئے ہے جن کا قلمبندی میں درج ہے، جیسا کہ ”استقبال عریب“ کے یون میں غلطی سے آئے گا۔

ثانیہ کے لئے ایک زیادہ واضح قول جو مالک میں سے ابن القضا کا بھی قول ہے، اور امام احمد کی ایک روایت بھی ہے جسے حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اختیار کیا ہے، یہ ہے کہ عین کعبہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے۔

اور ان حضرات کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہے: ”وَحِثُّ مَا كُنْتُمْ فُلُوكُوا وَجُوهَكُمْ شَطْرَهُ“ (۱) (تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اسی کی طرف)۔ اور یہاں ”جہت“ سے عین کعبہ مراد ہے۔ اور اسی طرح اس جگہ قلمبندی سے بھی

(۱) سورہ بقرہ ۱۴۴۔

(۲) رد المحتار ۲/۴۸۷، الدرر النوری ۱/۴۴۳، المشرع الکبیر مع ایضاح ۲/۸۹۔

حدیث ”مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ“ کی روایت ترمذی (۲/۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱،



## استقبال ۲۰-۲۲

صحابہ تابعین کے محرابوں کا رخ کرنا:

۲۱- جمہور کی رائے یہ ہے کہ صحابہ کرام کے محرابوں کے ہوتے ہوئے سمت کعبہ کے اثبات کے لئے غور و فکر کرنا جائز نہیں۔ جیسے دمشق کی جامع مسجد۔ فسطاط میں جامع عمرہ کوفہ۔ قیروان اور بصرہ کی مسجدیں۔ بایں بعد ا میں با میں معمولی نماز مسنون نہیں ہے۔ اور کوئی صحابیؓ کے محرابوں کے حکم میں داخل نہیں کیا جائے گا جب وارد ہوا کہ اف جائز نہیں ہے۔

اسی طرح مسلمانوں کے محراب اور ان کے بننے والے رستوں اور ان پرانی ستیوں کے محراب جن کو مسلمانوں نے آباد کیا ہے یعنی اسی محراب کی طرف رخ کر کے اسوں نے نماز پڑھی ہے اور ان میں سے کسی سے اس پر کوئی اعتراض نقل نہیں کیا گیا ہے، ان کے ہوتے ہوئے سمت قبلہ ثابت کرنے میں غور و فکر کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ سب (محرابیں) ایسے لوگوں کی موجودگی میں قائم کی گئیں جو دلائل سے پوری طرح واقف تھے، لہذا یہ خبر کے قائم مقام ہے، مگر حنبلیہ کی رائے یہ ہے کہ وہاں والوں کے لئے اپنے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے جسم کے رخ میں کعبہ کا استقبال ضروری ہے، اس سے کہ اس پر صحابہ اتفاق ہے (۱)۔

قبلہ کے متعلق خبر دینا:

۲۲- علماء کی رائے یہ ہے کہ جب کسی آدمی میں محرابیں ہی ہوں نہ ہوں تو قبلہ کی اہمیت رکھنے والے ماہوں کے موجودہ اشخاص میں سے ایسے شخص سے دریافت کرے جس کی کوئی قابل قبول ہوں۔ اور جن کی کوئی قابل قبول نہ ہو جیسے کافر، فاسق اور بچہ، تو دینی امور میں ان کی

(۱) رد المحتار ۱/ ۴۸۸، الدرر السنی ۱/ ۴۲۳، کتاب الفتاویٰ ۱/ ۴۸۰، نہایت المحتاج ۲۲۰ ص

میں کعبہ مراد ہے، اس سے کہ صحیحین کی حدیث ہے: "انہ یستقبلون کعبہ رکعتین قبل الکعبۃ، وقال: هذه القبلة" (آنحضور ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ قبہ یہی ہے)، اس حدیث میں قبلہ کو عین کعبہ میں منحصر کرنا آیت میں جست کے حوالہ کو قائم کر دیتا ہے، نیز جست کا عین کعبہ پر اطلاق کرنا حقیقت بغوی ہے، اور یہی اس جگہ مراد ہے (۱)۔

مدینہ اور جو مدینہ کے حکم میں ہے وہاں کے لوگوں کا استقبال قبہ:

۲۰- حنفیہ کا صحیح قول اور حنبلیہ کا ایک قول یہ ہے کہ دوسری جگہ کے رہنے والوں کی طرح اہل مدینہ پر بھی غور و فکر کر کے سمت کعبہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے، قبہ کے معاملہ میں شریعت کے اصل حکم کے ساتھ یہی حکم مقرر کیا ہے۔

حنبلہ کا رخ قول، مائتہ، ثانیۃ کا مسلک اور حنبلیہ کا ایک قول یہ ہے کہ (مدنی سے مراد ۱۰۰ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کی مسجد میں ہوں یا اس کے قریب ہوں) مدینہ میں نماز پڑھنے والوں پر عین کعبہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے، اس لئے کہ مسجد نبوی ﷺ کا محراب پر یہ وجہ ثابت ہے تو یہ کعبہ کہنے والے کی طرح ہے۔ بلکہ قاضی عیاض سے "الشفا" میں یہ نقل کیا ہے کہ جب مسجد نبوی کی قیہ پوری تھی تو کعبہ آپ کے سے بعد سرزد کیا تھا (۲)۔

(۱) الدرر السنی ۱/ ۴۲۳، نہایت المحتاج ۱/ ۴۸۰، رد المحتار ۱/ ۴۱۳، بشرح الکبیر مع بعض ۱/ ۸۹ ص

حدیث: "و کعب رکعتین قبل الکعبۃ، .... الخ" کی روایت بخاری (الفتح ۱/ ۵۰۱، طبع المکتبۃ المدینہ) اور مسلم (۴/ ۹۶۸، طبع المکتبۃ المدینہ) کے ہے۔

(۲) رد المحتار ۱/ ۴۸۸، الدرر السنی ۱/ ۴۲۳، انصاف مع بشرح الکبیر ۱/ ۴۵۷، طبع اول نہایت المحتاج ۱/ ۴۲۱، بشرح الکبیر ۱/ ۸۵ ص



## ۱۔ استقبال ۲۳-۲۴

قواعد کے خلاف نہیں ہے۔

قبلہ کے دائل:

۲۳- مریوں کے ذریعہ قبلہ پر استدلال سے تحقیق نہیں ہو سکتی بلکہ یہ اس کے بارے میں بحث ہو سکتی ہے۔ اور مریوں نے پانی جہاں تو کچھ اور جہاں نہیں ہیں ان پر ان کے بارے میں بحث ہو سکتی ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:

الف- ستارے:

ستاروں میں قطب تارہ سب سے اہم ہے، کیونکہ یہ ایسا ستارہ ہے جو ایک ہی جگہ قائم رہتا ہے، اس کے ذریعہ چاروں سمتوں کی معرفت ممکن ہوتی ہے، اور اس کے ذریعہ قبلہ کا جانا ممکن ہے گرچہ تقریبی طور پر ہو، اور قطب تارے کے اعتبار سے مختلف شہروں کے قبلہ میں بڑا فرق پڑتا ہے (۱)۔

ب- سورج اور چاند:

سورج اور چاند کے منازل کے ذریعہ چاروں سمتوں کا جانا ممکن ہے، سورج کے ذریعہ یہ اقلیت معتدل موسموں (ربیع، شریف) کے ایام میں ہوتی ہے، اور چاند کے ذریعہ یہ اقلیت چوہویں سمت کے چاند سے ہوگی۔ دونوں معتدل موسموں کے علاوہ میں سورج اور چاند کے منازل کا رخ دیکھا جائے گا، اس کے ماہرین اس سے بخوبی واقف ہیں، لہذا اس کے تعلق انہی لوگوں سے رجوع کیا جائے۔ اور اس کی تفصیل فقہی کتابوں میں موجود ہے (۲)، اسی ضمن میں سورج اور چاند کے ظاہر مغرب ہونے کی جہتوں سے استدلال بھی آتا ہے۔

خبریں قابل اعتبار نہ ہوں، ہاں ان کے صحیح ہونے کا ثبوت غالب ہو جائے (توضیح ہے) اس مقام کا کوئی شخص موجود نہ ہوگا چوتھ سے ہتھوڑی بنیاد پر خبر دی جائے گی لہذا اپنے وقت کو دھڑلے کے ہتھوڑی وجہ سے نہیں چھوڑے گا ہر امر مسجد والوں میں سے کوئی وہاں موجود نہ ہو تو خبری کرے، ورنہ اسے مختلف ماہوں کے سے ضروری نہیں۔

مصر اور ہمدان میں ستاروں سے رہنمائی حاصل کرے جیسے قطب تارہ ورنہ اس جگہ کے باخبر لوگوں سے دریافت کرے جو چچا کر پکارنے سے اس کی دسترس ہیں، امر میدانوں میں ستاروں سے رہنمائی حاصل کرنا سوال سے مقدم ہے، اور سوال کرنا تحریر کرنے پر مقدم ہوگا (۱)۔

خبر دینے والوں کا اختلاف:

۲۳- قبلہ کے بارے میں خبر دینے والے، مفسدوں کے درمیان اہم اختلاف ہو جائے تو شافعیہ یہ صراحت کی ہے کہ نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ وہ ان میں جس کے قول کو چاہے اختیار کر لے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں کی خبر کا اہم مافی جائے کی امر و مٹھیں خود غور و فکر کر لے، کسی ایک کے قول پر عمل نہ کرے، بلکہ اگر خود غور و فکر سے معذور ہو تو ایسی حالت میں کسی ایک کا قول اختیار کرے پھر مجبور ہے، اسی علامت کے بارے میں اسی عارض کی وجہ سے، خبر دینے والوں کا اختلاف دونوں کی خبر کے ساتھ ہو جانے کا موجب ہے (۲)، فقہاء شافعیہ کی مذکورہ بالا صراحت دھڑلے مذہب کے

(۱) رد المحتار ۲/۲۸۸، البحر الرائق ۲/۲۸۸، سواہب الجلیل ۱/۵۱۰، التوابع العلیہ رحمہما شرح المسماح مع حاشیہ اہل بی ۱/۱۳۶، شرح المکیر علی المصنوع ۲/۸۶۔

(۲) مہیۃ المحتاج ۲/۲۴۵۔

(۱) مہیۃ المحتاج ۲/۲۲۲، رد المحتار ۲/۲۸۸، الفی ۵/۵۹، البحر الرائق علی البحر الرائق ۳/۵۳۔

(۲) الفی ۱/۱۵۶، شرح المکیر مع الفی ۱/۳۴۔



## استقبال ۲۵-۲۷

### ج- قطب نما:

یقین کا قاعدہ دینے والے استقرار سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قطب نما تقریباً سمت شمال کی تحدید کر دیتا ہے، لہذا اس کے ذریعہ چاروں سمتیں جانی جاتی ہیں اور قبلہ کی تعیین کی جاتی ہے (۱)۔

### دلائل قبلہ کی ترتیب:

۲۵- خلیفہ نے یہ فرمایا ہے کہ جنگوں اور سمندروں میں ستارے مثلاً قطب نامہ رہنمائے قبلہ ہیں۔ لہذا لابل کی وجہ سے یا ستاروں کو نہ پہچاننے کی وجہ سے رقبہ معصوم سامعین نہ ہو تو نماز پڑھنے والے کی یہ ذمہ داری ہے کہ ستاروں کے کسی ماہ سے دریافت کرے۔ اگر کوئی ایسا شخص نہ ہو جن سے دریافت کرے یا اس سے کسی سے دریافت تو کیا یمن اس سے کچھ نہ بتاؤ تو خری کرے۔

ثانیہ سے یہ فرمایا ہے کہ قبلہ کے لابل اگر جماعی ہو جائیں تو بہتہ یہ ہے کہ اس جماعت کی جماعت کو مقدم یا حائے جن کی قعدہ نہ تو ترکو پہنچی ہوئی ہو اس لئے کہ اس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے، پھر کعب کو دیکھ کر ہم کی بنیاد پر جو خبر دی جائے، سے مقدم یا جائے، پھر کامل اعتناء مخریوں کو دیکھا جائے گا، پھر قطب نامہ کو دیکھا جائے گا۔

جہاں تک قطب نما کا تعلق ہے تو ثانیہ نے قطب نما کی یہ صراحت کی ہے کہ مجتہد کو اختیار ہے کہ قطب نما پر اعتناء کرے یا نہ کرے۔ مجتہد کرے۔ اور ثانیہ کی رائے یہ ہے کہ یقین کے ساتھ خبر دینے والے کی خبر اعتناء پر مقدم ہے (۲)۔

### دلائل قبلہ کا سیکھنا:

۲۶- جن علامتوں کے ذریعہ قبلہ کی شناخت ہوتی ہے شرعیات کا سیکھنا مطلوب ہے۔ اور ثانیہ نے اپنے صحابہ میں یہ صراحت کی ہے کہ یہ سیکھنا واجب کفائی ہے، اور اس علامتوں کا سیکھنا کبھی کبھی واجب تنفی ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر پر جانے والا ایسا شخص جو امت سفر میں سمت قبلہ سے ماہ واقف ہو اور وہاں قبلہ کا علم رکھنے والے ماہ و ماہ ہوں اور وہ شخص اس علامتوں کو سیکھنے پر قادر ہو۔ یہ سب باتیں اس سے ہیں تاکہ مسافر صحیح سمت کی طرف رخ کرے۔

یا نبی کا فر سے اس علامات کا سیکھنا جائز ہے؟ تو اعدہ شریعہ اس سے مانع نہیں، چونکہ جست قبلہ کے تعلق اس کا فر پر اعتناء نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ ان علامات کی معرفت میں اعتناء یا جا رہا ہے جس میں مسموم اور کا فر کا کوئی فرق نہیں ہے، اور یہی تمام علوم کے سیکھنے کی طرح ہے (۱)۔

### قبلہ کے بارے میں اجتہاد و راء:

۲۷- چاروں مذاہب کا فی الجملہ اس بات پر اتفاق ہے کہ قبلہ کے بارے میں اجتہاد واجب ہے (۲)۔

ثانیہ اور ثانیہ نے کہا ہے کہ اگر نمازی کو مذکورہ بالا چیزیں یعنی کعبہ کو، یمن بنجر ایں، رجب، یس، الا شخص میں نہ ہو، اور اس کے سے قبلہ کے بارے میں اجتہاد ممکن ہو، اس طور سے کہ وہ قبلہ کے دلائل کو جانتا ہو اس میں ہمسے رہتا ہو تو اس پر اجتہاد واجب ہے اگرچہ وہ احکام شریعہ سے ماہ واقف ہو، یہ نکتہ جو شخص جو کسی چیز کے دلائل جانتا

(۱) نہایۃ الحاجۃ ۱/ ۲۲۲-۲۲۴

(۲) نہایۃ الحاجۃ ۱/ ۲۲۲-۲۲۴ شرح الکلیہ مع انہی ۱/ ۳۹۰ رد المحتار ۱/ ۲۸۸، المدلول ۱/ ۲۲۲۔

(۱) نہایۃ الحاجۃ ۱/ ۲۲۳

(۲) رد المحتار ۱/ ۲۸۸، المدلول ۱/ ۲۲۴، نہایۃ الحاجۃ ۱/ ۲۲۲-۲۲۳ انہی ۱/ ۳۹۰ شرح الکلیہ مع انہی ۱/ ۳۹۳



## استقبال ۲۸

ہے وہ اس چیز میں مجتہد ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ جس چیز کی موجودگی میں اس کا ابتداء ضروری ہو اور وہ غفلت ہو جائے تو اس پر دلیل قائم مضامین ضروری ہے۔ اور لوگوں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جس شخص پر ابتداء لازم ہو اس کے لئے تھکد حرام ہے۔ چونکہ وہ دلیل کے وسیع مستثنیٰ قبضہ پر قائم ہے۔

حضرت نے یہ بھی کہا ہے کہ جب ابتداء کرنے سے وقت تک ہو رہا ہو تو اپنے حال پر نماز پڑھ لے اور یہی تھکد نہ کرے۔ مثلاً حکم کے لئے غیر کی تھکد جائز نہیں۔ مگر وہ اپنی نماز پڑھے گا۔ اور بن قدامت نے یہ صریحاً مت کی ہے کہ اگر ابتداء ممکن ہو تو گنگی وقت کی وجہ سے ابتداء کی شرط سائنسوں ہوگی (۱)۔

### جہتہ و میں شک اور اجتہاد کی تبدیلی:

۲۸- ثانیہ: درنا بد کی رے یہ ہے کہ کسی مجتہد کا اجتہاد اگر تبدیل ہو جائے تو وہ لازم ہے اجتہاد پر عمل کرے گا بشک و اجتہاد۔ پختہ اجتہاد سے رنج ہو، مگر پختہ اجتہاد ہی وہ ہے اجتہاد پر رنج ہے تو پہلے پر عمل کرے گا، اور حنا بل نے کہا ہے کہ اگر اس کو اپنے اجتہاد میں شک ہو جائے تب بھی اسی جہت پر قائم رہے، اس لئے کہ اجتہاد ایک ظاہر چیز ہے، لہذا شک کی وجہ سے اس کو نہیں چھوڑے گا اور جو نماز پہلے اجتہاد کے مطابق پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں کرے گا، مثلاً کسی قاضی کا اجتہاد اگر مقدمہ پیش آئے پر بدل جائے تو وہ اس میں دوسرے اجتہاد پر عمل کرے گا اور وہ اپنا پہلا فیصلہ نہیں توڑے گا، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ کوئی اجتہاد وہ ہے اجتہاد و کے ذریعہ نہیں توڑا جاتا۔

غیب ثانیہ: درنا بل کا مسلک یہ ہے کہ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ اس کا اجتہاد نماز کے دوران بدلا ہو یا نماز کے بعد۔ قبلہ کے تحقق اجتہاد کر کے نماز پڑھنے والے کی رائے کر دیں جائے تو وہ گھوم جائے گا، اور جو نماز پڑھ چکا ہے اس پر بنا کرے گا۔

اس میں نماز اور نماز کے بعد خیال ہیں جانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر اس میں نماز میں اس کا اجتہاد بدلا تو گھوم جائے گا اور اگر وہ نماز پڑھ کر رہا ہے گا، حتیٰ کہ اگر اس نے اجتہاد کے وسیع چار رکعت نماز چار سطوں کی طرف رخ کر کے پڑھی ہو تب بھی جائز ہے، چونکہ یہ مجتہد ہے اور اس کے اجتہاد نے ایک خاص سمت کی طرف رہنمائی کی ہے، لہذا اس کے لئے دوسرے سمت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں جیسا کہ اگر وہ دوسری نماز پڑھنا چاہے (تو نئے اجتہاد کے مطابق نماز پڑھے گا)، اور گزشتہ مسئلہ میں اس کے سابق اجتہاد کو توڑنا نہیں ہے، اس لئے کہ ہم گزشتہ نماز کا اعادہ اس پر لازم نہیں کرتے، ہم صرف مستقبل میں اس پر نئے اجتہاد پر عمل کرنا لازم کرتے ہیں (۲)۔

ثالثہ: ثانیہ: یہ ہے کہ جس شخص نے اجتہاد کرنے کے بعد نماز شروع کی اور وہ اس میں اس کے اجتہاد کا غلط ہونا یقینی یا نسبی طور پر واضح ہو گیا تو اس کے لئے نماز کو توڑ دینا واجب ہے، اور اگر نماز کے مکمل ہونے کے بعد معلوم ہو تو نماز کا اعادہ واجب نہیں، مستحب ہے، جیسا کہ اگر فیصلہ کرنے سے پہلے قاضی پر دلیل کی غلطی واضح ہوئی ہو تو اس کے لئے اپنے پہلے اجتہاد سے فیصلہ کرنا جائز نہیں، اور اگر فیصلہ کر لیا تو اس کو توڑ دینا جائز ہے، اور اگر وہ نماز اس کو صرف شک ہو تو وہ اپنے پہلے اجتہاد کے مطابق اپنی نماز مکمل کر لے گا (۳)۔

(۱) نہایۃ الحاجۃ ۲۲۲-۲۲۷ شرح الکیر مع الفی ۱/۲۹۷

(۲) المدون ۱/۲۲۷

(۲) نہایۃ الحاجۃ ۲۲۳-۲۲۹ شرح الکیر مع الفی ۱/۲۹۷



## استقبال ۲۹-۳۰

قبلہ کے بارے میں اجتہاد میں اختلاف:

۲۹- حنبیہ، مالکیہ، شافعیہ و حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر مجتہدین کا اجتہاد مختلف ہو جائے تو اس میں سے کوئی دھرمے کا اتباع اور قید نہیں کرے گا۔ چونکہ اس میں سے ہر ایک دھرمے کے مطابقت ہونے کا عقائد رکھتا ہے لہذا قید و جارز نہ ہوتی۔

اور ابن قدامہ کے نزدیک مذہب حنبلی کا قیاس اس کے جوہر کا ہے اور ابو ثور کا مذہب یہی ہے، یہ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک دھرمے کی نماز کو صحیح سمجھتا ہے، اور ہر ایک کا فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنی سمت متوجہ ہو کر نماز پڑھے جس طرف وہ متوجہ ہے تو جنت کعبہ میں اختلاف کا قیام ہوتا ہے، اگر سے سے مانع نہیں ہے جیسے کعبہ کے رد و نماز پر سے و لے۔

اور اگر بہت سے دھرموں متفق ہوں تو اس میں با میں مائل ہوئے میں مختلف ہو جائیں تو مذہب یہ ہے کہ سمت (کعبہ) میں دھرموں کے متفق ہونے کی وجہ سے یہ اختلاف قید و جارز ہوگی۔ اور استقبال کے سے یہی کافی ہے۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ آدھوں نے قبلہ کے بارے میں اجتہاد کیا اور دھرموں کا اجتہاد متفق ہو گیا، جس اس میں سے ایک دھرمے کی قید و جارز کی، پھر درمیان نماز میں ان میں سے ایک کا اجتہاد بدل گیا تو اس کے لئے دھرمی سمت کی طرف گھوم جانا لازم ہے، اور مقتدی اپنی قید و جارز کو ختم کرنے کی نیت کرے گا اگرچہ یہ اختلاف اس میں با میں مائل ہونے میں ہو، اور یہ عذر قید و جارز کو ختم کرنے کے لئے قابل قبول ہے لہذا جماعت کی فضیلت بھی اس سے فوت نہ ہوگی۔ یہ اس وقت ہے جب مقتدی کو اپنے امام کے مڑ جانے کا علم ہو گیا ہو، اگر سلام کے بعد علم ہو ہو تو اگر تب یہ ہے کہ اعادہ واجب ہوگا۔

اور حنبیہ کہتے ہیں کہ امام سے اگر سلام بھیج دیا پھر مسبوق یا لاحق

کی رائے بدل گئی (۱) تو مسبوق مڑ جائے گا، چونکہ وہ فوت شدہ راتوں کی تشریف آوری میں مندرجہ ہے، اور لاحق پھر سے نماز پڑھے، چونکہ جو (رہتیں) وہ پڑھے گا اس میں بھی وہ مقتدی ہے، اور مقتدی کو امام کے پیچھے اگر معلوم ہو جائے کہ قبلہ اس سمت کے علاوہ کی طرف ہے، بعد امام نماز پڑھا ہے تو اس کے لئے اپنی نماز کی اصلاح ممکن نہیں ہے۔ چونکہ اگر وہ مڑ جائے تو بدعت سمت بعد میں امام کی مخالفت کرنے والا ہوگا جو منہج سلوٹ ہے اور اگر نہ مڑے تو وہ اپنی نماز اس سمت کی طرف رخ کر کے مکمل کرنے والا ہوگا جو اس کے نزدیک قبلہ کی سمت نہیں، اور یہ بھی ممکن نماز ہے (۲)۔

مجتہد پر قبلہ کا مخفی ہونا:

۳۰- اجتہاد اگر کے مڑ پڑھنے والے پر قبلہ کا مشتبہ ہو جائے تو نماز سے قبل پیش آیا ہو گا یا، اور اس نماز میں، اور یہ تو تحری سے قبل پیش آیا ہو گا یا تحری کے بعد، ایک کی بحث علیحدہ علیحدہ قیام کر رہی ہے۔

تحری اور نماز سے قبل قبلہ کا مخفی ہونا:

۳۱- حنبیہ، مالکیہ اور حنابلہ نے یہ کرنا ہے کہ جو شخص دلال کے ذریعہ قبلہ کو معلوم کرنے سے عاجز ہو اور دلال قبلہ اس پر مخفی ہو یا تو اس لئے کہ قبلہ کے دلائل مفقود ہیں یا وہ اس کی وجہ سے یا انسان کے محبوب ہونے کی وجہ سے یا دلال قبلہ ظاہر ہونے کے باوجود کسی اشتداد

(۱) مسبوق وہ ہے جس کی امام کے ساتھ ایک یا ایک سے زائد رکعتیں چھوٹ گئی ہوں، اور لاحق وہ شخص ہے جس نے اپنی نماز امام کے ساتھ شروع کی، پھر اس کو کوئی عارضہ پیش آ گیا جس نے امام کی بیروی سے روک دیا، یہاں تک کہ اس کی ایک سے زائد رکعتیں فوت ہو گئیں۔

(۲) رد المحتار ۱/۲۷۰، مسبق ۲۲۶/۱، الحاشیہ ۲۹، اعمی ۳/۳۷، شرح الکلیع مع اعمی ۱/۳۳، عیہ الحاشیہ شرح صیۃ العی ۲/۲۵۔



## استقبال ۳۲

کی وجہ سے اس طور پر کہ اس کے خیال میں ملائیش متعارض ہوں تو وہ تخری کے نماز پر تھے، اور اس وقت اس کی نماز، درست ہوئی، اس سے کہ دلائل قبہ کا علم ہونے کے ساتھ اس نے حق جاننے کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کر دی ہے، یہ اس حاکم کی طرح ہے جس پر نصوص شرعیہ مخفی ہو جائیں۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیع نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، انہوں نے فرمایا: ”کنا مع النبی ﷺ فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ لم یروا ایں القبلة فصلى کل رجل مائا حیالہ لیسما اصبحنا ذکرنا ذلک للنبی ﷺ فری: فایسما نوکوا لیسما وجہ اللہ“ (۱) (ہم ایک تاریک رات میں نبی ﷺ کے رفیق سفر تھے تو ہم یہ نہ جانتے تھے کہ قبلہ کدھر ہے تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنی تخری کے مطابق نماز پڑھی، صبح ہوئے تو ہم سب نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو یہاں تک کہ یہ سنا زل ہوئی: ”فایسما نوکوا لیسما وجہ اللہ“ (پس تم جہدھر کو بھی منہ پھیر دو ہیں اللہ ہی کی ذات ہے))۔

حنبلے تخری کی بے تحریفی کی ہے کہ متنبہ کو حاصل کرے کے سے پوری کوشش صرف کرتا تخری ہے۔ ابن عابدین نے مزید یہ بات نکالی ہے کہ تخری، الاقبیہ کی ملامت کے بغیر محض ثبات قلب پر ہی ہے۔ مالکیہ نے تخری کی تجویز اس طرح کی ہے کہ چاروں سمتوں میں سے کسی ایک سمت کا انتخاب کر کے اس کی طرف ایک نماز پڑھ لے۔

(۱) حدیث: ”کنا مع النبی ﷺ فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ“ کی روایت ترمذی نے کی ہے اور الفاظ بھی ابن عی کے ہیں اور ابن ماجہ نے حضرت ربیع سے اس کی روایت کی ہے ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اس کو ہم صرف ضعف اسان کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اور احمد بن سعید ابوالریح اسان حدیث میں ضعیف قرار دے گئے ہیں (تحدیث الاحادیث ۲/۳۲۱-۳۲۲ طبع کردہ انتقیر ۳۸۲ھ سنن ابن ماجہ تصحیح محمد بن عبد الرحمن ۱/۳۲۶ طبع عینی ۱۳۷۲ھ اور آیت کریمہ سورہ بقرہ کی سہ ۱۱۵۔

اور اس سے طلب ساتھ ہونے کی وجہ سے اس پر نماز کا عذر نہیں ہے۔ حنبلیہ میں سے ابن عابدین نے بعض فقہاء حنبلیہ کے اس قول پر کہ تخری کی حالت میں چاروں سمت میں نماز پڑھی جائے کی وری ایک سمت کی طرف مال نہیں ہو یا جائے گا، مذکور دو بلا قول کو ترجیح دی ہے۔

شافعیہ کا مسلک ہے کہ احترام وقت کی بنا پر جس طرح ہو نماز پڑھ لے، اور چونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے اس لئے بعد میں اس کی تصحیح کر لے (۱)۔

### تخری کا ترک کرنا:

۳۲- حنبلیہ کا مسلک ہے کہ جو شخص دلائل کے ذریعہ قبلیہ کی شناخت نہ کر سکتا ہو اس کے لئے تخری کے بغیر ہر سمت نماز پڑھیں اگرچہ اس نے صحیح سمت میں رخ نہ کیا ہو، اس سے کہ اس نے تخری کو چھوڑ دیا ہے جو اس پر فرض ہے، مگر حنبلیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر ہمارے قارٹ ہونے کے بعد اس کو یہ معلوم ہوا کہ اس نے صحیح رخ پھرنا پڑھی تو مارا کا اعادہ نہیں کرے گا، لیکن اگر نماز کے مکمل کرنے سے قبل ہی سمت کا صحیح ہونا معلوم ہو جائے تو اس کی ماریا طل ہو جائے گی، کیونکہ اس نے معین پر قوی کی بنیاد رکھی ہے، اس میں امام ابو یوسف کا اختلاف ہے۔

مالکیہ کے نزدیک جس سمت پر قبلہ کے دلائل مخفی ہو جائیں وہ چاروں سمتوں میں سے کسی بھی رخ کو اختیار کر کے نماز پڑھے گا، سمت قبلہ کی تلاش اس کے بعد سے ساتھ ہو جائے گی، ”رٹا فعیہ“ (۲) بنا جب نے کہا: جس شخص نے تخری کے بغیر نماز پڑھی یا تخری اس کے سے

(۱) رد المحتار ۱/۲۸۹، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱



## استقبال ۳۳-۳۵

جہتی دشواری ہوگی وہ نماز کا اعادہ کرے گا، خواہ قبلہ کا صحیح ہوا، ورنہ نماز میں معلوم ہو ہو یا نماز کے بعد (۱)۔

نہ ہو اس کے، وہ قبلہ کے بارے میں اجتہاد کرنے والے کی تقلید کرنا لازم ہے۔ "یونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا تَسْمُوا أَهْلَ الدُّنْيَا" (سورہ بقرہ ۱۷۵) "سو تم لوگوں کو ستم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لے لے۔"

اور بس قبلہ کے بارے میں اجتہاد کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں تو مقلد اس میں سے کسی کے اجتہاد کو اختیار کرتا ہے یہن زیادہ بہتہ یہ ہے کہ جس شخص پر زیادہ بھروسہ ہو اس کی تقلید کرے (۲)۔

### ترک تقلید:

۳۵۔ جس شخص پر تقلید سزا دہری ہو اور یہ شخص بھی موجود ہو جس کی تقلید کی جائے تو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ محض میلان نفس کی بنا پر کسی سمت کا استقبال کرے۔ حنفیہ اور مالکیہ نے یہ ذکر کیا ہے کہ اگر اس نے تقلید ترک کر دی اور جس طرف اس کا میلان نفس ہوا اسی طرف رخ کر کے مار پڑھی تو اس کا غلط ہونا ضرر، ضعیف نہ ہو تو نماز درست ہو جائے گی، اور مالکیہ نے یہ ضابطہ دیا ہے کہ اگر درمیان نماز غلط ہوا، اس صحیح ہو جائے تو مارتوڑے جب کہ ایسا شرعاً منع ہوتا ہو، اور اگر مارتوڑنے کے بعد، اس صحیح ہو تو، قول ہے: ایک یہ ہے کہ اعادہ لازم ہے تو وقت میں اگر عیا، وقت کے بعد، اور دوسرے یہ کہ وقت کے بعد اعادہ کرے، جیسا کہ "تبيين الحفظ في القعدة" (قبلہ کے بارے میں غلطی کا واضح ہونا) کے بیان میں معترب آ رہا ہے۔

ثانیہ، درتالبلہ کی رائے یہ ہے کہ ہر حال میں اعادہ لازم ہے خواہ قبلہ کی طرف ہی یوں نہ متوجہ رہا ہو (۳)۔

تحریک کرنے والے کے سے سمت قبلہ صحیح ہونے کا ظہور:

۳۳۔ حنفیہ نے یہ فرمایا ہے کہ تحریک کے نماز پڑھنے والے پر اگر درمیان نماز میں وضع ہو جائے کہ اس کا سمت قبلہ صحیح ہے تو صحیح قول یہ ہے کہ اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ باقی مذاہب میں اس نماز کی درستگی کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

الحکمہ اربعہ میں ہے کہ مبسوط اور خانیہ کے مطابق صحیح قول یہ ہے کہ اس کے ذمہ از سر نو نماز پڑھنا لازم نہ ہوگا، کیونکہ جب تک خطا کا علم نہ ہو اس وقت تک اس کی نماز درست تھی تو جب اس کا صحیح سمت قبلہ پر ہونا ظاہر ہو گیا تو اس کی حالت میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔ اور قول یہ ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ نماز کا آغاز کرنا، اگر اب یہ ظاہر ہونے سے کہ سمت قبلہ درست ہے اس کی حالت قوی، ہوئی، اور قوی کی بنا ضعف پر نہیں ہوتی (۴)۔

### قبلہ کے بارے میں تقلید:

۳۴۔ حنفیہ، ثانیہ، مالکیہ اور تالبلہ نے یہ فرمایا ہے کہ قبلہ کے بارے میں کوئی اجتہاد کرے، والا، مگر اجتہاد کرنے والے کی تقلید میں کرے گا، کیونکہ اجتہاد پر قدرت تقلید سے مانع ہے۔

اور جو شخص قبلہ کے لائل سے واقف ہو تو اس کے لئے غیر فی قعدہ ہو نکل جائے نہیں ہے۔ جو شخص قبلہ کے بارے میں اجتہاد پر قادر

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۵۔

(۲) نہایۃ المحتاج، ۳۲۳، ۳۲۵، المغنی، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱،



## استقبال ۳۶-۳۸

ماہینا شخص ورنہ بتی تاریکی میں رفتار شخص کا استقبال قبلہ:  
۳۶- حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ کا مسلک یہ ہے کہ ماہینا کے لئے قبلہ دریافت کرنا ضروری ہے، چونکہ شایعات کا تعلق شلہ و سے ہے، ورنہ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ اگر ایسا شخص موجود نہ ہو جس سے دریافت کرے تو وہ تخری کرے گا، ورنہ ہی طرح سب اس نے ہی سے دریافت کیا یکن اس نے کوئی جواب نہ دیا تو بھی تخری کرے گا، کیونکہ اگر اس شخص نے ماہینا کے نماز پڑھ لینے کے بعد اس کو قلمہ بتایا، اعادہ نہیں کرے گا۔ ورنہ اس نے دریافت نہیں کیا، تخری کر لی، ورنہ اس نے صحیح رخ پر نماز پڑھی تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

ورنہ کوئی ماہینا غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز میں نہ رہے، پھر کوئی شخص اس کو صحیح سمت کی طرف بھیجے، تو اگر نماز میں کرتے وقت ماہینا کو ایسا شخص دستیاب تھا جس سے دو قبلہ کے بارے میں دریافت کرنا پڑا بھی اس سے دریافت نہیں کیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی، ورنہ نماز میں کرتے وقت یہ شخص دستیاب نہیں تھا جس سے دو پوچھتا تو گنہگار نماز پر بنا کرے گا۔ ورنہ اس رخ پھیرے، ورنہ اس کے سے اس ماہینا نماز کی قید ہو جائے گی۔

مالکیہ سے فرمایا ہے کہ: یہ شخص کے لئے قبلہ کے بارے میں کسی حجتہ کرنے والے کی قہلیہ جائز نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ کسی عادل سے علامات پوچھے تاکہ ان کے رعبہ قبلہ کی طرف اس کی رہنمائی ہو جائے۔

قبلہ کے بارے میں غلطی کا واضح ہونا:

۳۷- حنفیہ نے مطلق یہ بات کہی ہے کہ وہ نماز جسے قبلہ کے درالکھار ۲۸۹

(۱) درالکھار ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱



## استقبال ۳۸

ہو جو اس کے سے استقبال قبلہ سے مائع ہو، مثلاً مریض اور بندھا ہوا شخص، تو جس حال میں ہے اسی حال میں نماز ادا کرے گا، خواہ قبلہ کے خلاف سمت کی طرف ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ استقبال قبلہ نماز کی صحت کی ایک شرط ہے مگر وہ اس سے عائد ہے تو وہ قیام کے مشابہ ہو گیا (تو جو قیام سے عائد ہوگا اس سے قیام ساتھ ہو جائے گا)۔

شافعیہ اور حنفیہ میں سے صاحبین نے استقبال قبلہ کے ساتھ ہونے کے سے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ ایسے شخص کو بھی نہ پائے جو اس کو قبلہ کی طرف متوجہ کر دے خواہ اتنے تھیں، اے رسی یوں نہ ہو جیسا کہ شیخ، مکمل مامی نے اور ابن عابدین نے اس کو قیام کی تہذیب، اور عادی نماز کے تعلق قدرے اختلاف ہے جس کی تفصیل نماز کے مباحث میں موجود ہے۔

ہام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے، کیونکہ وہ اسے شخص کی قدرت سے تادیر ہونے والا عائد ہی ہے، اور ”ملیۃ المصلی“، ”مسجد جہیں“، ”الدراختار“، ”فتح القدیر“ میں کوئی اختلاف نقل سے بغیر صاحبین کے قول کو تہم کے ساتھ نہ لیا گیا ہے۔

مگر حجت مثل پر کوئی اجتہاد مل جائے تو اس کو اجازت ہے کہ لیا مناسب ہے، بشرطیکہ نصف درہم سے کم اتہ ت ہو، اور حاکم یہ ہے کہ نصف درہم سے مراد اتہ ت مثل ہی ہے جیسا کہ تیم کے بیان میں فقہاء نے اس کی وضاحت کی ہے (۱)۔

جس شخص کو کوئی عذر شرعی لاحق ہو جو استقبال قبلہ سے مائع ہو تو فقہاء نے اس کی مندرجہ ذیل صورتوں پر بحث کی ہے:

اس میں سے ایک جان کا خوف ہے، حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور

۱/ ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸



## استقبال ۳۹-۴۰

ارشاد: "فَأَيْسَرُ لَكُمْ أَنْ تَقُولُوا هَذَا" (جس طرف بھی تم پنا رخ رکھو یہی قدر کی جہت ہے) کی تفسیر غریب نعل نماز میں رخ کرنے سے کی گئی ہے (۱)۔

اور اس کو جابر مقرر کیا ہے: "اَللّٰهُ شَطْرُكَ" کے بارے میں اختلاف ہے۔ جس کی تفسیر فقہاء نے صدقۃ المسافر (مسافر کی نماز) اور الصلوة علی الارض (ساری پر نماز) کے مباحث میں کی ہے۔

سفر میں پیدل چلتے ہوئے نفل نماز پڑھنے والے کا استقبال قبلہ:

۴۰- امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا مذہب اور امام احمد کی ایک روایت جو متبادل میں سے "شرقی" کا کلام ہے، یہ ہے کہ پیوں چلنے والے مسافر کے لئے پیدل چلتے ہوئے نماز پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ نفس تو سوار کے متعلق وارد ہوتی ہے۔ لہذا پیدل چلنے والے کو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ پیدل چلنے والے کو عمل کثیر کی ضرورت ہوتی، اور مسلسل چلنا نماز کے دشمنی ہے، اس لئے اس کو سوار پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

حضرت عطاء: "امام ثمالی کا مذہب اور امام احمد کی ایک روایت جس کو متبادل میں سے قاضی نے اختیار کیا ہے، یہ ہے کہ سوار پر قیاس کرتے ہوئے اس کے لئے پیوں چلتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے، یہ تک پیدل چلنا بھی مسافر کے چلنے کی ایک حالت ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ یہ دونوں مار خوف میں برابر ہیں، تو نفل میں بھی برابر ہوں گے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ لوگوں کو سفر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اگر نفل مار میں استقبال قبلہ کی شرط نکالی جائے تو یہ تو موافقہ اور خلاصہ ترک کریں گے یا اپنی زندگی کے مصالحت ترک

(۱) رد المحتار ۱/ ۵۶۹، الدرر السنی ۱/ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳



## استقبال ۴۱-۴۳

استقبال قبلہ ہو۔

صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مخالف دلیل نہ ہو تو یہ عبادت میں قبلہ کی طرف متوجہ ہے (۱)۔

کبھی قبلہ کی طرف متوجہ کرنے کا مقصد معصوم کو سخت کرنا اور اس شخص کے دل میں خوف ڈالنا ہوتا ہے جس سے قبلہ رو ہونے کا مطالبہ کیا گیا ہو، جیسے کاغذی قسم کھانے والے کو قبلہ رو کر کے اس کی قسم کو سخت کرنا چاہتا ہے (دیکھئے: اثبات، فقرہ ۲۶)۔

ملاوہ ازیں کبھی انسان کو ایسی حالتیں پیش آتی ہیں جو اس احتجاج کو ختم کر دیتی ہیں بلکہ کبھی استقبال قبلہ حرام یا مکروہ ہو جاتا ہے (دیکھئے: "فتاویٰ الہامیہ"، "در استنباط")۔

جسور کے نزدیک نبی ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کرنے والا قبلہ کی طرف پشت کرے گا "قبر شریف کی طرف متوجہ ہوگا" (۲)۔

نماز میں غیہ قبلہ کا استقبال:

۴۳- ہماری کاشیا، کی طرف رخ کرنا دراصل چار چیز ہے: بشرطیکہ وہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو، پھر چند متعین چیزیں یہی ہیں ان کا ہماری کے آگے ہونا خاص اسباب کی بنا پر ممنوع ہے، مثلاً ان چیزوں کے نمازی کے سامنے ہونے میں مشرکین کے ساتھ مشابہت ہو، جیسے ہماری کے آگے بت، آگ، درخت، پتھر، یا وہ چیزیں یہی پیدا نہیں ہوتیں اس سے ہماری کے چہرے اور اس کی نگاہ کو چھو جاتا ہو، جیسے بیت الخلاء، درخت کی طرف مار پڑھنا، یا اس کے آگے کسی چیز ہو جو اس کے

اور مجلسوں میں وہ مرد ہے جو قبلہ رو ہے (۱) اور مندرجہ دیگرہ اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۵۹، مع کریم مکتبہ القدس ۳۵۳، فیض القدر، ج ۲، ص ۵۱۲، مع کریم مکتبہ انجمن دارالعلوم ۵۱۳)۔

(۱) لغز، ج ۸، ص ۸۰۔

(۲) شرح الاذکار، ابن عثمان، ص ۳۳۔

ریں گے، ورنہ جہاد کا مذہب "رٹا فیر" کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اس پر نماز کے وقت استقبال قبلہ ضروری ہے۔ پھر وہ اپنے سمت سر کی جانب رٹا رہتا ہے۔ وہوں قولوں کے مطابق ثنائیہ کی رائے یہ ہے کہ وقت رام استقبال قبلہ اس کے واسطے لازم نہیں (۱)۔

کشتی وغیرہ پر فرض نماز پڑھنے والے کا استقبال قبلہ:

۴۱- مذہب اربعہ کا اتفاق ہے کہ کشتی وغیرہ پر فرض نماز پڑھنے والے کے لئے تمام تر نماز میں استقبال قبلہ واجب ہے، یہ اس سے کہ اس کے سے قبلہ کی طرف متوجہ ہونا آسان ہے، جنب، مالکیہ ورنہ جہاد نے یہ صراحت کی ہے کہ جب کشتی محکوم جائے تو وہ بھی محکوم جائے گا (۲)۔

اور اس کی تفصیل "الصلاة في السفينة" کی اصطلاح میں

ہے۔

نماز کے علاوہ حالتوں میں استقبال قبلہ:

۴۲- فقہاء سے ثابت یہ ہے کہ قبلہ کی جست تمام سمتوں سے افضل ہے، اسی واسطے بیٹھتے وقت قبلہ رو ہونے کا اہتمام مستحب ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "ابن سيد المجالس" ما استقبال القبلة (۳) (بیٹھنے کی اچھی صورت وہ ہے جس میں

(۱) رد المحتار، ج ۱، ص ۶۹، الدرر، ج ۱، ص ۲۵۵، نہایہ المحتاج، ج ۱، ص ۱۰، ص ۱۳، الشرح المکبیر مع المنی، ج ۱، ص ۸۸۔

(۲) الطحاوی علی مرقا، ج ۱، ص ۲۳، طبع بوق، معنی المحتاج، ج ۱، ص ۳۳، مواہب الجلیل، ج ۱، ص ۵۰۹، معنی، ج ۱، ص ۳۳، ص ۳۶، ص ۳۷، ص ۳۸، ص ۳۹، ص ۴۰، ص ۴۱، ص ۴۲، ص ۴۳، ص ۴۴، ص ۴۵، ص ۴۶، ص ۴۷، ص ۴۸، ص ۴۹، ص ۵۰، ص ۵۱، ص ۵۲، ص ۵۳، ص ۵۴، ص ۵۵، ص ۵۶، ص ۵۷، ص ۵۸، ص ۵۹، ص ۶۰، ص ۶۱، ص ۶۲، ص ۶۳، ص ۶۴، ص ۶۵، ص ۶۶، ص ۶۷، ص ۶۸، ص ۶۹، ص ۷۰، ص ۷۱، ص ۷۲، ص ۷۳، ص ۷۴، ص ۷۵، ص ۷۶، ص ۷۷، ص ۷۸، ص ۷۹، ص ۸۰، ص ۸۱، ص ۸۲، ص ۸۳، ص ۸۴، ص ۸۵، ص ۸۶، ص ۸۷، ص ۸۸، ص ۸۹، ص ۹۰، ص ۹۱، ص ۹۲، ص ۹۳، ص ۹۴، ص ۹۵، ص ۹۶، ص ۹۷، ص ۹۸، ص ۹۹، ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲، ص ۱۰۳، ص ۱۰۴، ص ۱۰۵، ص ۱۰۶، ص ۱۰۷، ص ۱۰۸، ص ۱۰۹، ص ۱۱۰، ص ۱۱۱، ص ۱۱۲، ص ۱۱۳، ص ۱۱۴، ص ۱۱۵، ص ۱۱۶، ص ۱۱۷، ص ۱۱۸، ص ۱۱۹، ص ۱۲۰، ص ۱۲۱، ص ۱۲۲، ص ۱۲۳، ص ۱۲۴، ص ۱۲۵، ص ۱۲۶، ص ۱۲۷، ص ۱۲۸، ص ۱۲۹، ص ۱۳۰، ص ۱۳۱، ص ۱۳۲، ص ۱۳۳، ص ۱۳۴، ص ۱۳۵، ص ۱۳۶، ص ۱۳۷، ص ۱۳۸، ص ۱۳۹، ص ۱۴۰، ص ۱۴۱، ص ۱۴۲، ص ۱۴۳، ص ۱۴۴، ص ۱۴۵، ص ۱۴۶، ص ۱۴۷، ص ۱۴۸، ص ۱۴۹، ص ۱۵۰، ص ۱۵۱، ص ۱۵۲، ص ۱۵۳، ص ۱۵۴، ص ۱۵۵، ص ۱۵۶، ص ۱۵۷، ص ۱۵۸، ص ۱۵۹، ص ۱۶۰، ص ۱۶۱، ص ۱۶۲، ص ۱۶۳، ص ۱۶۴، ص ۱۶۵، ص ۱۶۶، ص ۱۶۷، ص ۱۶۸، ص ۱۶۹، ص ۱۷۰، ص ۱۷۱، ص ۱۷۲، ص ۱۷۳، ص ۱۷۴، ص ۱۷۵، ص ۱۷۶، ص ۱۷۷، ص ۱۷۸، ص ۱۷۹، ص ۱۸۰، ص ۱۸۱، ص ۱۸۲، ص ۱۸۳، ص ۱۸۴، ص ۱۸۵، ص ۱۸۶، ص ۱۸۷، ص ۱۸۸، ص ۱۸۹، ص ۱۹۰، ص ۱۹۱، ص ۱۹۲، ص ۱۹۳، ص ۱۹۴، ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، ص ۱۹۷، ص ۱۹۸، ص ۱۹۹، ص ۲۰۰، ص ۲۰۱، ص ۲۰۲، ص ۲۰۳، ص ۲۰۴، ص ۲۰۵، ص ۲۰۶، ص ۲۰۷، ص ۲۰۸، ص ۲۰۹، ص ۲۱۰، ص ۲۱۱، ص ۲۱۲، ص ۲۱۳، ص ۲۱۴، ص ۲۱۵، ص ۲۱۶، ص ۲۱۷، ص ۲۱۸، ص ۲۱۹، ص ۲۲۰، ص ۲۲۱، ص ۲۲۲، ص ۲۲۳، ص ۲۲۴، ص ۲۲۵، ص ۲۲۶، ص ۲۲۷، ص ۲۲۸، ص ۲۲۹، ص ۲۳۰، ص ۲۳۱، ص ۲۳۲، ص ۲۳۳، ص ۲۳۴، ص ۲۳۵، ص ۲۳۶، ص ۲۳۷، ص ۲۳۸، ص ۲۳۹، ص ۲۴۰، ص ۲۴۱، ص ۲۴۲، ص ۲۴۳، ص ۲۴۴، ص ۲۴۵، ص ۲۴۶، ص ۲۴۷، ص ۲۴۸، ص ۲۴۹، ص ۲۵۰، ص ۲۵۱، ص ۲۵۲، ص ۲۵۳، ص ۲۵۴، ص ۲۵۵، ص ۲۵۶، ص ۲۵۷، ص ۲۵۸، ص ۲۵۹، ص ۲۶۰، ص ۲۶۱، ص ۲۶۲، ص ۲۶۳، ص ۲۶۴، ص ۲۶۵، ص ۲۶۶، ص ۲۶۷، ص ۲۶۸، ص ۲۶۹، ص ۲۷۰، ص ۲۷۱، ص ۲۷۲، ص ۲۷۳، ص ۲۷۴، ص ۲۷۵، ص ۲۷۶، ص ۲۷۷، ص ۲۷۸، ص ۲۷۹، ص ۲۸۰، ص ۲۸۱، ص ۲۸۲، ص ۲۸۳، ص ۲۸۴، ص ۲۸۵، ص ۲۸۶، ص ۲۸۷، ص ۲۸۸، ص ۲۸۹، ص ۲۹۰، ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، ص ۲۹۴، ص ۲۹۵، ص ۲۹۶، ص ۲۹۷، ص ۲۹۸، ص ۲۹۹، ص ۳۰۰، ص ۳۰۱، ص ۳۰۲، ص ۳۰۳، ص ۳۰۴، ص ۳۰۵، ص ۳۰۶، ص ۳۰۷، ص ۳۰۸، ص ۳۰۹، ص ۳۱۰، ص ۳۱۱، ص ۳۱۲، ص ۳۱۳، ص ۳۱۴، ص ۳۱۵، ص ۳۱۶، ص ۳۱۷، ص ۳۱۸، ص ۳۱۹، ص ۳۲۰، ص ۳۲۱، ص ۳۲۲، ص ۳۲۳، ص ۳۲۴، ص ۳۲۵، ص ۳۲۶، ص ۳۲۷، ص ۳۲۸، ص ۳۲۹، ص ۳۳۰، ص ۳۳۱، ص ۳۳۲، ص ۳۳۳، ص ۳۳۴، ص ۳۳۵، ص ۳۳۶، ص ۳۳۷، ص ۳۳۸، ص ۳۳۹، ص ۳۴۰، ص ۳۴۱، ص ۳۴۲، ص ۳۴۳، ص ۳۴۴، ص ۳۴۵، ص ۳۴۶، ص ۳۴۷، ص ۳۴۸، ص ۳۴۹، ص ۳۵۰، ص ۳۵۱، ص ۳۵۲، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، ص ۳۵۵، ص ۳۵۶، ص ۳۵۷، ص ۳۵۸، ص ۳۵۹، ص ۳۶۰، ص ۳۶۱، ص ۳۶۲، ص ۳۶۳، ص ۳۶۴، ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، ص ۳۶۷، ص ۳۶۸، ص ۳۶۹، ص ۳۷۰، ص ۳۷۱، ص ۳۷۲، ص ۳۷۳، ص ۳۷۴، ص ۳۷۵، ص ۳۷۶، ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، ص ۳۷۹، ص ۳۸۰، ص ۳۸۱، ص ۳۸۲، ص ۳۸۳، ص ۳۸۴، ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۳۸۷، ص ۳۸۸، ص ۳۸۹، ص ۳۹۰، ص ۳۹۱، ص ۳۹۲، ص ۳۹۳، ص ۳۹۴، ص ۳۹۵، ص ۳۹۶، ص ۳۹۷، ص ۳۹۸، ص ۳۹۹، ص ۴۰۰، ص ۴۰۱، ص ۴۰۲، ص ۴۰۳، ص ۴۰۴، ص ۴۰۵، ص ۴۰۶، ص ۴۰۷، ص ۴۰۸، ص ۴۰۹، ص ۴۱۰، ص ۴۱۱، ص ۴۱۲، ص ۴۱۳، ص ۴۱۴، ص ۴۱۵، ص ۴۱۶، ص ۴۱۷، ص ۴۱۸، ص ۴۱۹، ص ۴۲۰، ص ۴۲۱، ص ۴۲۲، ص ۴۲۳، ص ۴۲۴، ص ۴۲۵، ص ۴۲۶، ص ۴۲۷، ص ۴۲۸، ص ۴۲۹، ص ۴۳۰، ص ۴۳۱، ص ۴۳۲، ص ۴۳۳، ص ۴۳۴، ص ۴۳۵، ص ۴۳۶، ص ۴۳۷، ص ۴۳۸، ص ۴۳۹، ص ۴۴۰، ص ۴۴۱، ص ۴۴۲، ص ۴۴۳، ص ۴۴۴، ص ۴۴۵، ص ۴۴۶، ص ۴۴۷، ص ۴۴۸، ص ۴۴۹، ص ۴۵۰، ص ۴۵۱، ص ۴۵۲، ص ۴۵۳، ص ۴۵۴، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، ص ۴۵۷، ص ۴۵۸، ص ۴۵۹، ص ۴۶۰، ص ۴۶۱، ص ۴۶۲، ص ۴۶۳، ص ۴۶۴، ص ۴۶۵، ص ۴۶۶، ص ۴۶۷، ص ۴۶۸، ص ۴۶۹، ص ۴۷۰، ص ۴۷۱، ص ۴۷۲، ص ۴۷۳، ص ۴۷۴، ص ۴۷۵، ص ۴۷۶، ص ۴۷۷، ص ۴۷۸، ص ۴۷۹، ص ۴۸۰، ص ۴۸۱، ص ۴۸۲، ص ۴۸۳، ص ۴۸۴، ص ۴۸۵، ص ۴۸۶، ص ۴۸۷، ص ۴۸۸، ص ۴۸۹، ص ۴۹۰، ص ۴۹۱، ص ۴۹۲، ص ۴۹۳، ص ۴۹۴، ص ۴۹۵، ص ۴۹۶، ص ۴۹۷، ص ۴۹۸، ص ۴۹۹، ص ۵۰۰، ص ۵۰۱، ص ۵۰۲، ص ۵۰۳، ص ۵۰۴، ص ۵۰۵، ص ۵۰۶، ص ۵۰۷، ص ۵۰۸، ص ۵۰۹، ص ۵۱۰، ص ۵۱۱، ص ۵۱۲، ص ۵۱۳، ص ۵۱۴، ص ۵۱۵، ص ۵۱۶، ص ۵۱۷، ص ۵۱۸، ص ۵۱۹، ص ۵۲۰، ص ۵۲۱، ص ۵۲۲، ص ۵۲۳، ص ۵۲۴، ص ۵۲۵، ص ۵۲۶، ص ۵۲۷، ص ۵۲۸، ص ۵۲۹، ص ۵۳۰، ص ۵۳۱، ص ۵۳۲، ص ۵۳۳، ص ۵۳۴، ص ۵۳۵، ص ۵۳۶، ص ۵۳۷، ص ۵۳۸، ص ۵۳۹، ص ۵۴۰، ص ۵۴۱، ص ۵۴۲، ص ۵۴۳، ص ۵۴۴، ص ۵۴۵، ص ۵۴۶، ص ۵۴۷، ص ۵۴۸، ص ۵۴۹، ص ۵۵۰، ص ۵۵۱، ص ۵۵۲، ص ۵۵۳، ص ۵۵۴، ص ۵۵۵، ص ۵۵۶، ص ۵۵۷، ص ۵۵۸، ص ۵۵۹، ص ۵۶۰، ص ۵۶۱، ص ۵۶۲، ص ۵۶۳، ص ۵۶۴، ص ۵۶۵، ص ۵۶۶، ص ۵۶۷، ص ۵۶۸، ص ۵۶۹، ص ۵۷۰، ص ۵۷۱، ص ۵۷۲، ص ۵۷۳، ص ۵۷۴، ص ۵۷۵، ص ۵۷۶، ص ۵۷۷، ص ۵۷۸، ص ۵۷۹، ص ۵۸۰، ص ۵۸۱، ص ۵۸۲، ص ۵۸۳، ص ۵۸۴، ص ۵۸۵، ص ۵۸۶، ص ۵۸۷، ص ۵۸۸، ص ۵۸۹، ص ۵۹۰، ص ۵۹۱، ص ۵۹۲، ص ۵۹۳، ص ۵۹۴، ص ۵۹۵، ص ۵۹۶، ص ۵۹۷، ص ۵۹۸، ص ۵۹۹، ص ۶۰۰، ص ۶۰۱، ص ۶۰۲، ص ۶۰۳، ص ۶۰۴، ص ۶۰۵، ص ۶۰۶، ص ۶۰۷، ص ۶۰۸، ص ۶۰۹، ص ۶۱۰، ص ۶۱۱، ص ۶۱۲، ص ۶۱۳، ص ۶۱۴، ص ۶۱۵، ص ۶۱۶، ص ۶۱۷، ص ۶۱۸، ص ۶۱۹، ص ۶۲۰، ص ۶۲۱، ص ۶۲۲، ص ۶۲۳، ص ۶۲۴، ص ۶۲۵، ص ۶۲۶، ص ۶۲۷، ص ۶۲۸، ص ۶۲۹، ص ۶۳۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲، ص ۶۳۳، ص ۶۳۴، ص ۶۳۵، ص ۶۳۶، ص ۶۳۷، ص ۶۳۸، ص ۶۳۹، ص ۶۴۰، ص ۶۴۱، ص ۶۴۲، ص ۶۴۳، ص ۶۴۴، ص ۶۴۵، ص ۶۴۶، ص ۶۴۷، ص ۶۴۸، ص ۶۴۹، ص ۶۵۰، ص ۶۵۱، ص ۶۵۲، ص ۶۵۳، ص ۶۵۴، ص ۶۵۵، ص ۶۵۶، ص ۶۵۷، ص ۶۵۸، ص ۶۵۹، ص ۶۶۰، ص ۶۶۱، ص ۶۶۲، ص ۶۶۳، ص ۶۶۴، ص ۶۶۵، ص ۶۶۶، ص ۶۶۷، ص ۶۶۸، ص ۶۶۹، ص ۶۷۰، ص ۶۷۱، ص ۶۷۲، ص ۶۷۳، ص ۶۷۴، ص ۶۷۵، ص ۶۷۶، ص ۶۷۷، ص ۶۷۸، ص ۶۷۹، ص ۶۸۰، ص ۶۸۱، ص ۶۸۲، ص ۶۸۳، ص ۶۸۴، ص ۶۸۵، ص ۶۸۶، ص ۶۸۷، ص ۶۸۸، ص ۶۸۹، ص ۶۹۰، ص ۶۹۱، ص ۶۹۲، ص ۶۹۳، ص ۶۹۴، ص ۶۹۵، ص ۶۹۶، ص ۶۹۷، ص ۶۹۸، ص ۶۹۹، ص ۷۰۰، ص ۷۰۱، ص ۷۰۲، ص ۷۰۳، ص ۷۰۴، ص ۷۰۵، ص ۷۰۶، ص ۷۰۷، ص ۷۰۸، ص ۷۰۹، ص ۷۱۰، ص ۷۱۱، ص ۷۱۲، ص ۷۱۳، ص ۷۱۴، ص ۷۱۵، ص ۷۱۶، ص ۷۱۷، ص ۷۱۸، ص ۷۱۹، ص ۷۲۰، ص ۷۲۱، ص ۷۲۲، ص ۷۲۳، ص ۷۲۴، ص ۷۲۵، ص ۷۲۶، ص ۷۲۷، ص ۷۲۸، ص ۷۲۹، ص ۷۳۰، ص ۷۳۱، ص ۷۳۲، ص ۷۳۳، ص ۷۳۴، ص ۷۳۵، ص ۷۳۶، ص ۷۳۷، ص ۷۳۸، ص ۷۳۹، ص ۷۴۰، ص ۷۴۱، ص ۷۴۲، ص ۷۴۳، ص ۷۴۴، ص ۷۴۵، ص ۷۴۶، ص ۷۴۷، ص ۷۴۸، ص ۷۴۹، ص ۷۵۰، ص ۷۵۱، ص ۷۵۲، ص ۷۵۳، ص ۷۵۴، ص ۷۵۵، ص ۷۵۶، ص ۷۵۷، ص ۷۵۸، ص ۷۵۹، ص ۷۶۰، ص ۷۶۱، ص ۷۶۲، ص ۷۶۳، ص ۷۶۴، ص ۷۶۵، ص ۷۶۶، ص ۷۶۷، ص ۷۶۸، ص ۷۶۹، ص ۷۷۰، ص ۷۷۱، ص ۷۷۲، ص ۷۷۳، ص ۷۷۴، ص ۷۷۵، ص ۷۷۶، ص ۷۷۷، ص ۷۷۸، ص ۷۷۹، ص ۷۸۰، ص ۷۸۱، ص ۷۸۲، ص ۷۸۳، ص ۷۸۴، ص ۷۸۵، ص ۷۸۶، ص ۷۸۷، ص ۷۸۸، ص ۷۸۹، ص ۷۹۰، ص ۷۹۱، ص ۷۹۲، ص ۷۹۳، ص ۷۹۴، ص ۷۹۵، ص ۷۹۶، ص ۷۹۷، ص ۷۹۸، ص ۷۹۹، ص ۸۰۰، ص ۸۰۱، ص ۸۰۲، ص ۸۰۳، ص ۸۰۴، ص ۸۰۵، ص ۸۰۶، ص ۸۰۷، ص ۸۰۸، ص ۸۰۹، ص ۸۱۰، ص ۸۱۱، ص ۸۱۲، ص ۸۱۳، ص ۸۱۴، ص ۸۱۵، ص ۸۱۶، ص ۸۱۷، ص ۸۱۸، ص ۸۱۹، ص ۸۲۰، ص ۸۲۱، ص ۸۲۲، ص ۸۲۳، ص ۸۲۴، ص ۸۲۵، ص ۸۲۶، ص ۸۲۷، ص ۸۲۸، ص ۸۲۹، ص ۸۳۰، ص ۸۳۱، ص ۸۳۲، ص ۸۳۳، ص ۸۳۴، ص ۸۳۵، ص ۸۳۶، ص ۸۳۷، ص ۸۳۸، ص ۸۳۹، ص ۸۴۰، ص ۸۴۱، ص ۸۴۲، ص ۸۴۳، ص ۸۴۴، ص ۸۴۵، ص ۸۴۶، ص ۸۴۷، ص ۸۴۸، ص ۸۴۹، ص ۸۵۰، ص ۸۵۱، ص ۸۵۲، ص ۸۵۳، ص ۸۵۴، ص ۸۵۵، ص ۸۵۶، ص ۸۵۷، ص ۸۵۸، ص ۸۵۹، ص ۸۶۰، ص ۸۶۱، ص ۸۶۲، ص ۸۶۳، ص ۸۶۴، ص ۸۶۵، ص ۸۶۶، ص ۸۶۷، ص ۸۶۸، ص ۸۶۹، ص ۸۷۰، ص ۸۷۱، ص ۸۷۲، ص ۸۷۳، ص ۸۷۴، ص ۸۷۵، ص ۸۷۶، ص ۸۷۷، ص ۸۷۸، ص ۸۷۹، ص ۸۸۰، ص ۸۸۱، ص ۸۸۲، ص ۸۸۳، ص ۸۸۴، ص ۸۸۵، ص ۸۸۶، ص ۸۸۷، ص ۸۸۸، ص ۸۸۹، ص ۸۹۰، ص ۸۹۱، ص ۸۹۲، ص ۸۹۳، ص ۸۹۴، ص ۸۹۵، ص ۸۹۶، ص ۸۹۷، ص ۸۹۸، ص ۸۹۹، ص ۹۰۰، ص ۹۰۱، ص ۹۰۲، ص ۹۰۳، ص ۹۰۴، ص ۹۰۵، ص ۹۰۶، ص ۹۰۷، ص ۹۰۸، ص ۹۰۹، ص ۹۱۰، ص ۹۱۱، ص ۹۱۲، ص ۹۱۳، ص ۹۱۴، ص ۹۱۵، ص ۹۱۶، ص ۹۱۷، ص ۹۱۸، ص ۹۱۹، ص ۹۲۰، ص ۹۲۱، ص ۹۲۲، ص ۹۲۳، ص ۹۲۴، ص ۹۲۵، ص ۹۲۶، ص ۹۲۷، ص ۹۲۸، ص ۹۲۹، ص ۹۳۰، ص ۹۳۱، ص ۹۳۲، ص ۹۳۳، ص ۹۳۴، ص ۹۳۵، ص ۹۳۶، ص ۹۳۷، ص ۹۳۸، ص ۹۳۹، ص ۹۴۰، ص ۹۴۱، ص ۹۴۲، ص ۹۴۳، ص ۹۴۴، ص ۹۴۵، ص ۹۴۶، ص ۹۴۷، ص ۹۴۸، ص ۹۴۹، ص ۹۵۰، ص ۹۵۱، ص ۹۵۲، ص ۹۵۳، ص ۹۵۴، ص ۹۵۵، ص ۹۵۶، ص ۹۵۷، ص ۹۵۸، ص ۹۵۹، ص ۹۶۰، ص ۹۶۱، ص ۹۶۲، ص ۹۶۳، ص ۹۶۴، ص ۹۶۵، ص ۹۶۶، ص ۹۶۷، ص ۹۶۸، ص ۹۶۹، ص ۹۷۰، ص ۹۷۱، ص ۹۷۲، ص ۹۷۳، ص ۹۷۴، ص ۹۷۵، ص ۹۷۶، ص ۹۷۷، ص ۹۷۸، ص ۹۷۹، ص ۹۸۰، ص ۹۸۱، ص ۹۸۲، ص ۹۸۳، ص ۹۸۴، ص ۹۸۵، ص ۹۸۶، ص ۹۸۷، ص ۹۸۸، ص ۹۸۹، ص ۹۹۰، ص ۹۹۱، ص ۹۹۲، ص ۹۹۳، ص ۹۹۴، ص ۹۹۵، ص ۹۹۶، ص ۹۹۷، ص ۹۹۸، ص ۹۹۹، ص ۱۰۰۰، ص ۱۰۰۱، ص ۱۰۰۲، ص ۱۰۰۳، ص ۱۰۰۴، ص ۱۰۰۵، ص ۱۰۰۶، ص ۱۰۰۷، ص ۱۰۰۸، ص ۱۰۰۹، ص ۱۰۱۰، ص ۱۰۱۱، ص ۱۰۱۲، ص ۱۰۱۳، ص ۱۰۱۴، ص ۱۰۱۵، ص ۱۰۱۶، ص ۱۰۱۷، ص ۱۰۱۸، ص ۱۰۱۹، ص ۱۰۲۰، ص ۱۰۲۱، ص ۱۰۲۲، ص ۱۰۲۳، ص ۱۰۲۴، ص ۱۰۲۵، ص ۱۰۲۶، ص ۱۰۲۷، ص ۱۰۲۸، ص ۱۰۲۹، ص ۱۰۳۰، ص ۱۰۳۱، ص ۱۰۳۲، ص ۱۰۳۳، ص ۱۰۳۴، ص ۱۰۳۵، ص ۱۰۳۶، ص ۱۰۳۷، ص ۱۰۳۸، ص ۱۰۳۹، ص ۱۰۴۰، ص ۱۰۴۱، ص ۱۰۴۲، ص ۱۰۴۳، ص ۱۰۴۴، ص ۱۰۴۵، ص ۱۰۴۶، ص ۱۰۴۷، ص ۱۰۴۸، ص ۱۰۴۹، ص ۱۰۵۰، ص ۱۰۵۱، ص ۱۰۵۲، ص ۱۰۵۳، ص ۱۰۵۴، ص ۱۰۵۵، ص ۱۰۵۶، ص ۱۰۵۷، ص ۱۰۵۸، ص ۱۰۵۹، ص ۱۰۶۰، ص ۱۰۶۱، ص ۱۰۶۲، ص ۱۰۶۳، ص ۱۰۶۴، ص ۱۰۶۵، ص ۱۰۶۶، ص ۱۰۶۷، ص ۱۰۶۸، ص ۱۰۶۹، ص ۱۰۷۰، ص ۱۰۷۱، ص ۱۰۷۲، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۷۴، ص ۱۰۷۵، ص ۱۰۷۶، ص ۱۰۷۷، ص ۱۰۷۸، ص ۱۰۷۹، ص ۱۰۸۰، ص ۱۰۸۱، ص ۱۰۸۲، ص ۱۰۸۳، ص ۱۰۸۴، ص ۱۰۸۵، ص ۱۰۸۶، ص ۱۰۸۷، ص ۱۰۸۸، ص ۱۰۸۹، ص ۱۰۹۰، ص ۱۰۹۱، ص ۱۰۹۲، ص ۱۰۹۳، ص ۱۰۹۴، ص ۱۰۹۵، ص ۱۰۹۶، ص ۱۰۹۷، ص ۱۰۹۸، ص ۱۰۹۹، ص ۱۱۰۰، ص ۱۱۰۱، ص ۱۱۰۲، ص ۱۱۰۳، ص ۱۱۰۴، ص ۱۱۰۵، ص ۱۱۰۶، ص ۱۱۰۷، ص ۱۱۰۸، ص ۱۱۰۹، ص ۱۱۱۰، ص ۱۱۱۱، ص ۱۱۱۲، ص ۱۱۱۳، ص ۱۱۱۴، ص ۱۱۱۵، ص ۱۱۱۶، ص ۱۱۱۷، ص ۱۱۱۸، ص ۱۱۱۹، ص ۱۱۲۰، ص ۱۱۲۱، ص ۱۱۲۲، ص ۱۱۲۳، ص ۱۱۲۴، ص ۱۱۲۵، ص ۱۱۲۶، ص ۱۱۲۷، ص ۱۱۲۸، ص ۱۱۲۹، ص ۱۱۳۰، ص ۱۱۳۱، ص ۱۱۳۲، ص ۱۱۳۳، ص ۱۱۳۴، ص ۱۱۳۵، ص ۱۱۳۶، ص ۱۱۳۷، ص ۱۱۳۸، ص ۱۱۳۹، ص ۱۱۴۰، ص ۱۱۴۱، ص ۱۱۴۲، ص ۱۱۴۳، ص ۱۱۴۴، ص ۱۱۴۵، ص ۱۱۴۶، ص ۱۱۴۷، ص ۱۱۴۸، ص ۱۱۴۹، ص ۱۱۵۰، ص ۱۱۵۱، ص ۱۱۵۲، ص ۱۱۵۳، ص ۱۱۵۴، ص ۱۱۵۵، ص ۱۱۵۶، ص ۱۱۵۷، ص ۱۱۵۸، ص ۱۱۵۹، ص ۱۱۶۰، ص ۱۱۶۱، ص ۱۱۶۲، ص ۱۱۶۳، ص ۱۱۶۴، ص ۱۱۶۵، ص ۱۱۶۶، ص ۱۱۶۷، ص ۱۱۶۸، ص ۱۱۶۹، ص ۱۱۷۰، ص ۱۱۷۱، ص ۱۱۷۲، ص ۱۱۷۳، ص ۱۱۷۴، ص ۱۱۷۵، ص ۱۱۷۶، ص ۱۱۷۷، ص ۱۱۷۸، ص ۱۱۷۹، ص ۱۱۸۰، ص



## استقبال ۴۴

خیالات کو منتشر کر دے جیسے کہ اس کی طرف نماز پڑھنا۔ فقہاء نے ان مسائل پر ”مکروہات صدقہ“ (نماز کی مکروہات) پر ہنگامہ کرتے ہوئے بحث کی ہے (۱)۔

کبھی کبھی نمازی کے سامنے ہونے والی چیز پسندیدہ ہوتی ہے۔ چونکہ وہ اس کے سجدہ کی جگہ کی ملامت ہوتی ہے تاکہ گزرنے والے نمازی و اس چیز کے درمیان سے نہ گزریں، جیسے سترہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا فقہاء نے نماز کی سنتوں کے بیان میں اس پر بحث کی ہے (۲)۔

نماز کے علاوہ حالتوں میں غیر قبلہ کی طرف متوجہ ہونا:

۴۴۔ نماز کی حالت کے علاوہ انسان کا کسی شے کی طرف متوجہ ہونا بھی دراصل مباح ہے، لیکن کبھی کبھی اچھے حالات میں نصیحت والے مقامات کی طرف متوجہ ہونا ان کے فحشہ نصیحت کو حاصل کرے کے لئے مطلوب ہوتا ہے، جیسے دعا کی حالت میں نگاہ اور اعضاء کی تسلی کا آسان کی طرف متوجہ کرنا (۳)۔

اسی طرح برے حالات میں مقدس مقامات کی طرف رخ نہ کرنا مطلوب ہوتا ہے، جیسے قضا، حاجت کرے والے کا بیت المقدس یا قرآن شریف کی طرف متوجہ ہونا (۴)۔

کبھی کچھ چیزوں کی طرف رخ کرے سے بچنا مطلوب ہوتا ہے تاکہ اپنے کو ان سے بچایا جاسکے، کیونکہ وہ چیزیں ناپاک ہوتی ہیں، یا اپنی نگاہ کو ان کی طرف دیکھنے سے محفوظ کرنا مقصود ہوتا ہے، جیسے

قضاء حاجت کرنے والے کا ہوا کے رخ کی طرف متوجہ ہونا، در مکان میں، اٹھ بونے کی اجازت لینے، لے گا گھر کے در، زود کی طرف متوجہ ہونا (۱)۔

کبھی کبھی آپ «رحمہم اللہ» اخلاق کی تہذیب و تربیت پر متوجہ ہونے کے لئے کسی خاص جانب میں چہرہ کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے خطیب کا قوم کی طرف اور قوم کا خطیب کی طرف متوجہ ہونا، اور امام کا فرض نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا (۲)۔

اسی طرح مہمانوں اور مسافروں کی طرف توجہ دینے سے خفاقی روابط مستحکم ہوتے ہیں (۳)۔

ان ہی حالتوں میں سے غصہ، غم اور انا و قیامت ہے، در ان ہی میں سے غصہ کے بعد دعا، استغفار، اور دعا، دعا، دعا قرآن مجید میں ماریکا کا انتظار اور حج کے بہت سے مقامات ہیں۔ جس کی تفصیل کتاب اللہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگی، جیسے تہیہ پڑھنا، آب بزم جہا، مدی کے جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کرنا، در فریقین کے درمیان کاغذی کا فیصلہ کرنا، جیسا کہ اپنے مقامات پر اس سب کو بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح حصول برکت کے لئے درشتیوں قبلہ کے درجہ عمل کو کامل کرنے کے لئے چند خاص جگہوں میں درشتیوں قبلہ تہیہ ہے، جیسے قریب امرگ شمس کو قبلہ رخ کرنا، در اسی طرح میت کو قبر میں ڈال کرتے وقت قبلہ رخ کرنا (۴)۔

(۱) انہی ۵۵۵ ص ۵۵۵، اہم علی علیہ السلام، کتاب ۹، شرح تفسیر الامت

۳۰۱، الادب والین، ۳۲۵۔

(۲) کتاب الفتا، ۳۱۳، طبع الدار، ۱۹۵۵، شرح مع

انہی ۸۰، اعلام المساجد، ۳۰۲۔

(۳) شرح الاذکار، ۵۵/۵۔

(۴) نکتہ لاخودی، ۳۳۶، ص ۳۳۶، ۸۰، الخرش، ۲۹۳، طبع بلاق، شرح

امرو، ۲۳، ۵۳، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱



جو شخص سونے جا رہا ہے (۱) کیا جانور دیکھ کر نے جا رہا ہے اس کے لئے  
قبورہ ہونا مسنون ہے (دیکھیے: ”کتاب اللہ بارگاہ“)

## استقراء

تعریف:

۱- استقراء کا لغوی معنی ”تتبع“ (تلاش کرنا) ہے، چنانچہ کہا جاتا  
ہے: ”تفروا الأمر و نظروا“ یعنی اس کو تلاش یا۔ اور کہا جاتا ہے:  
”استقراءات الأشياء“ میں نے اشیاء کے فرقہ کو اس کے حوالہ  
اور اس کو جاننے کے لئے تلاش یا (۱)۔

مثلاً، اور اہل اصول نے استقراء کی تعریف اس طرح کی ہے:  
”اسی کلی کے زیات کی تحقیق کہ جو کرنا تاکہ اس زیات کا حکم اس کلی  
پر لگایا جائے (۲)۔“

متعلقہ الفاظ:

قیاس:

۲- قیاس کا معنی کسی نزع کو اصل کے ساتھ حکم میں اشتراک ملت کی  
وجہ سے شامل کرنا ہے (۳)۔

اجمائی حکم:

۳- اُمر استقراء نام ہو اس طور سے کہ مرتبی صورت (یعنی حسن  
صورت کے حکم کی معرفت مقصود ہو) کے حدود تمام زیات کی تحقیق

(۱) تاج المعروس طبع لیبیا، المصباح المیز طبع: دار الفکر (۱۹۸۰ء)۔

(۲) جامع التعلیم علی صحیح الجوامع ۲/۳۶۱ طبع مصر، اشاعتات مخرجاتی ص ۱۳  
طبع مصطفیٰ انجمن۔

(۳) فروع المصنوع ۲/۳۶۱-۲۳۷۔

( ) بحیر شرح الجامع المصنف ۲/۳۶۱ طبع عراق، بوزل الجود ۱۹۸۱ء، ص ۵۸۱

المعجم ۲/۳۶۱



## استقراء ۴، استقراض ۱-۲

چوتھو کر لی گئی ہو تو وہ میل قطعی مانا جاتا ہے، حتیٰ کہ علماء کے ایک  
بڑی صورت میں بھی، "و بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ استقراء عام  
و میل قطعی نہیں ہے بلکہ میل نسبی ہے، چونکہ اس بات کا احتمال بعید ہے  
کہ وہ صورت و ہمہ کی صورتوں کے مخالف ہو۔

## استقراض

### تعریف:

- ۱- لغت میں قرض لینے کو استقراض کہا جاتا ہے (۱)۔
- فقہاء اس کا استعمال طلب قرض یا حصول قرض کے لئے خواہ بغیر  
طلب کے ہو کرتے ہیں (۲)۔
- قرض وہ مثلی چیز ہے جسے آپ کسی کو اس مقصد سے دیں کہ اس کا  
مثل اس سے لیں (۳)۔

### متعلقہ الفاظ:

### استدانة (دین لینا):

- ۲- استقراض استدانة سے خاص ہے، اس سے کہ دین عام ہے، ہر  
اس چیز کو شامل ہے جو کسی کے لئے ثابت ہو خواہ قرض ہو یا غیر قرض،  
جیسے کہ سلم۔ دین کے لئے کبھی مدت مقرر کی جاتی ہے، دین میں  
مقرر کردہ مدت لازم ہوتی ہے، لیکن جہدہ کی رائے کے مطابق قرض  
میں مقررہ مدت لازم نہیں ہوتی، "و مالک یہ رائے ہے کہ اگر اس  
میں مدت کی شرط لگا دی جائے تو مقررہ مدت لازم ہے۔ دوسرے

حیض و استحاضہ و عادت کے بارے میں استقراء کے اختیار  
کرنے کو علماء نے جائز قرار دیا ہے۔ اس میں کچھ تفصیل و اختلاف  
ہے جن کا یہ باب نئی جگہ پر اس اعتبار سے حاشیہ میں مذکور ہے۔

۴- اگر استقراض ناقص ہو اس طور پر کہ عادی صورت کے علاوہ ایک  
جزئیات کا حاکم کر یا گیا ہو تو یہ اس صورت میں طئی ہوگا، قطعی نہیں  
ہوگا، اس سے کہ قتال ہے نہ نزعی صورت کا حکم، یا شریعتی یا  
کے خلاف ہو، و اس قسم کا نام "الحاق الضرر بالاعلم" (۴) کو  
نہ کے ساتھ متفق کرنا ہے (۵)۔

جن چیزوں پر استقراء کے ذریعہ استدلال یا پایا ہے اس کی ایک  
مثال عادت گذارنے والی آسمان عورت ہے کہ وہ اپنی مدت مہینوں کے  
ذریعہ شمار کرے گی۔ ثنائیہ کا رجحان قول یہ ہے کہ آسمان عورت کی مدت  
کے بارے میں ماں باپ کی جانب سے اس کی رشتہ دار عورتوں کے  
استقراء کا اعتبار "لا تریب لک تریب" کے حساب سے ہوگا، چونکہ یہ  
عورتیں مزین اور جسمانی بناؤں کے اعتبار سے طبعی اور خلقی طور پر  
ایک دوسرے کے مثل ہوتی ہیں۔

حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ کا قول جو ثنائیہ کا بھی ایک قول ہے یہ ہے  
کہ یہی حالت میں عورتوں کے حالات کا استقراء پایا جائے گا، اس  
کی حالت کو اس کی ہم عمر عورتوں پر قیاس کیا جائے گا، اس سلسلے میں  
نہ میں کچھ اختلاف ہے جس کے لئے (عدت) اور (ایاس) کی  
بحثوں کی طرف رجوع کیا جائے (۶)۔

(۱) شرح منہج الجمع ۳۴۶ ص ۳۴

(۲) ابن ماجہ ۱۰۶ ص ۱۰۶ طبع بولہ حواشی ۲۳۸/۸ طبع دومعات انبی  
۲۱۷ ص ۲۱۷ طبع اسودب الخطاب ۳۶۳ ص ۱۳۷ طبع لیبیا۔

(۱) تاج المعروس لسان العرب (قرض)۔

(۲) البیہقی ۱۸/۱۸ طبع دار الفکر ادب ۱۳۳۲ء اور اس کے بعد کے  
صفحات۔

(۳) کتاب اصطلاحات الفنون (قرض) لکھنؤی المبدیہ ۵/۶۶ ص ۱۳۶  
۱۷۱ ص ۱۷۱۔



## استقراض ۳

دیوں کی طرح بہت مقررہ کے آنے سے قبل قرض دینے والے کا قرض لینے والے سے مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا (۱)۔ اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "المؤمنون عند شروطہم" (۲) (مؤمنین اپنی شرطوں کے پابند ہیں)۔

جماد حکم:

۳- قرض لینے والے کے لئے قرض لینا ان شرطوں کے ساتھ جائز ہے کہ وہ قرض لینے والے کو قرض میں کیا کرتے ہیں۔ بعض فقہاء نے جو روپہ جہاں قرض لینا ہے (۳) اور رفع کی روایت ہے: "ان المسلمین" (۱) ابن ماجہ ص ۴۷، الخطاب ص ۵۳۵، شرح المروسی ص ۴۰۲، المنہج ص ۳۵۳ طبع دوم لبنان۔

(۲) حدیث: "المؤمنون عند شروطہم" کی روایت بخاری نے بائیس کے (۳) ان الفاظ میں کی ہے: "المسلمون عند شروطہم" بخاری نے اس روایت کو کسی دوسری جگہ موصوفہ ذکر نہیں کیا ہے اور احوال نے کثیر بن عبد اللہ کی سند سے اپنی سند میں یہ حدیث اس اضافہ کے ساتھ بیان کی ہے: "الا شروط حرم حلالا أو احل حراما" (مگر وہ شرط جو کسی حلال کو حرام یا کسی حرام کو حلال کر دے) اور اس کثیر بن عبد اللہ کو اکثر لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے تاہم بخاری اور ابن کثیر نے ان کے قریب ان کے معاملہ کو قوی قرار دیتے ہیں، اور ترمذی نے اسی سند سے اس کی روایت کی ہے، اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو صحیح قرار دینے کے واسطے میں ترمذی سے متفق کیا گیا ہے اور خود نے اس حدیث کی روایت حضرت ابو یوسف سے ان الفاظ میں کی ہے: "المسلمون علی شروطہم" (مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں) ابو داؤد کی روایت کے ایک روایت کثیر بن زید اسلمی ہیں جن کی توثیق مختلف فیہ ہے ۳۳۳ھ کے متن میں حدیث کے جو الفاظ وارد ہیں ان کی روایت ابن شیراز سے عطاء کی سند سے کی ہے دارقطنی اور حاکم نے حضرت مالک سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے اس میں یہ اضافہ ہے: "ما وافق الحق" (جو مطابق حق ہو) (فتح الباری ص ۵۱۳، فتح کردہ انتقہ، تحفۃ الاحوذی ص ۵۴۵، فتح کردہ انتقہ، عون المعبودہ ص ۵۱۶، فتح کردہ انتقہ)۔

(۳) الموطا ص ۴۰، الخطاب ص ۵۳۵، شرح المروسی ص ۴۰۲، المنہج ص ۳۵۳، ترمذی ص ۳۲۶ طبع المریض۔

استقراض من رجل بکرا (۱) فقہت علی النبی ﷺ ابل الصدقة، فامر ابو رافع ان یفصی الرجل بکروہ، فوجع الیہ ابو رافع، فقال: یا رسول اللہ! لم أجد فیہا إلا خیاراً رباعیاً (۲) فقال: أعطہ، فإن خیر الناس أحسنہم فصاء (۳) آپ ﷺ نے یہ شخص سے ایک ہواں طاقتور اور قرض یا اس کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں صدقہ کے لئے لائے گئے تو آپ ﷺ نے ابو رافع کو حکم دیا کہ اس کو اس کا ہواں دے اور ابو رافع آپ ﷺ کی خدمت میں اس آکر اسے کہہ کہ اللہ کے رسول اس میں تو سب چار چار انت کے عمدہ دے ہواں اس میں، تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے اب اس لئے کہ سب سے بہت شخص دے جو بہتر سے بہتر طریقہ پر قرض کی (۱) (۲) (۳)۔

اور کبھی کبھی بعض عوارض کی بنا پر قرض لینا دائرہ جواز سے نکل جاتا ہے، جیسے قرض لینے والے کے شیخ کی شرط کے ساتھ قرض لینا حرام ہے، اور مجبور کا قرض لینا واجب ہے (۴)، اور اس کے علاوہ وہ حکام جو قرض کے باب میں رکتے جاتے ہیں۔

مثلاً غیہ اور تابلہ کے ر: ایک قرض لینے میں مکمل ملنا جائز ہے، اور غیہ کے ر: ایک جائز نہیں، یہ نکتہ قرض لینا کو یاد دینے والے سے

- (۱) البکرۃ طاقتور جو منہ ہوت۔
- (۲) بائیس وہ حدیث جس کا بائیس آگ رہا ہے اور بائیس ماننے کے دلائل میں سے چوتھا حدیث ہے۔
- (۳) المنہج ص ۳۲۷، طبع المریض۔ حدیث: "ان النبی ﷺ استلف من رجل بکرا....." کی روایت مسلم نے حضرت ابو رافع سے کی ہے (صحیح مسلم ص ۱۲۲، طبع مکتبۃ المدینہ)۔
- (۴) المرقاۃ فی علی غلیل ص ۲۶۱، المنہج ص ۴۰۲، ترمذی ص ۵۱۶، فتح کردہ انتقہ، عون المعبودہ ص ۵۱۶، فتح کردہ انتقہ، تحفۃ الاحوذی ص ۵۴۵، فتح کردہ انتقہ، ص ۲۱۶۔



## استقراض ۴

بحث کے مقامات:

۴- استقراض کے مشتہ احکام کا رفقہ عوب القرض میں رتے  
تیں۔ عدادہ ازیں اس کے بعض حکام "کتاب اشرفہ" میں یک  
شریف کے امرے شریف کو اجارت دینے کے مسئلہ پر گفتگو کرتے  
ہوے (۱)۔ "کتاب الوکالۃ" میں ان امور کی وضاحت کے ذیل  
میں جن میں حکامات صحیح ہے (۲)، کتاب الوکف میں وکف کے نئے  
قرض لینے کے یاں میں (۳) اور کتاب الفقه میں غائب اور  
تنگ دست کے اوپر قرض لینے کے یاں میں آتے ہیں (۴)۔



یک احسان مانگنا ہے جو ایک قسم کی گداگری ہے اور اس میں توکیل  
صحیح نہیں (۱)۔

کبھی کبھی قرض لینے میں قاضی کی اجارت ضروری ہوتی ہے مثلاً  
اس شخص کا قرض لینا جو تنگ دست ہو اور اس کے اوپر اس کے رشتہ دار  
کے اثر جات لازم ہونے کا فیصلہ کیا گیا ہو حسیا کہ بعض مذہب میں  
ہے (۲) رفقہ اس کو فقہ کے یاں میں دے رتے ہیں۔

ترہ پنے نے جینے سے قرض یا تو حجابہ کے عدادہ اور سے  
مذہب میں جینے کے سے پنے سے قرض کی وہی کامطالبہ کرنا جاہر  
ہے۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ دین ہے لہذا "اور سے دینوں کی طرح  
اس کامطالبہ کرنا جاہر ہوگا۔ حجابہ کہتے ہیں کہ میں مطالبہ نہیں کر سکتا،  
کیونکہ حدیث مذہبی میں ہے: "امت و مالک لا یمیک" (۳)  
(تم و تمہارا مال تمہارے پنے کا ہے)۔

(۱) شرح الروض ۲/۵۸، افی لابن قدیر ۵/۸۹، ابن ماجہ ۳/۵۵۔

(۲) الریاض فی علی ظیل ۳/۵۸، شرح الروض ۳/۳۳۔

(۳) حدیث: "امت و مالک ... کی روایت بخاری نے حضرت جابر بن عبد اللہ  
سے مروی ہے کہ یہ حدیث کی تخریج میں ابن جریر نے فرمایا کہ اس کے رجال  
ثقة ہیں، لیکن بذا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بطریقہ شام عن ابن اسفک و مرسل  
ہے، اور بخاری نے کہا کہ جس نے اسے حضرت جابر سے موصوفہ روایت کیا ہے  
اس سے غلطی ہو گئی ہے اور بطریقہ ابن جریر نے اس حدیث کی روایت حضرت  
سمیرہ بن جندب سے کی ہے، لیکن نے اس حدیث کی سند پر تعلق کرتے ہوئے  
فرمایا کہ اس میں عبد اللہ بن اسماعیل الخولانی ہیں جن کے بارے میں ابو حاتم  
نے کہا کہ وہ ضعیف ہیں، اور بذا فرماتے ہیں کہ بخاری نے اس حدیث کی روایت طبرانی نے  
ہے کہ طبرانی کے رجال ایسے نہیں ہیں، اسی طرح اس کی روایت طبرانی نے  
حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے کی ہے، اور بخاری نے ذکر کیا ہے کہ اس میں  
ابو انیم بن عبد الحمید ہیں، ہمیں ان کے احوال کسی کے یہاں نہیں ملے، اور بخاری  
رجحاً ثقہ ہیں، اور ابن جریر نے کہا کہ حضرت ابن مسعود کے واسطے سے مقول  
اس حدیث میں حجابہ ابن حنبل ہیں جو ضعیف ہیں (فیض القدیر ۳/۹۳، ۵۰،  
طبع المکتبۃ النجادیہ)۔

(۱) ابن ماجہ ۳/۵۳۔

(۲) افی لابن قدیر ۵/۸۹۔

(۳) ابن ماجہ ۳/۱۹۔

(۴) الریاض فی علی ظیل ۳/۵۸، شرح الروض ۳/۳۸۔



## استقسام ۱-۲

بھی عمل کرتے، وہ لوگ تیروں سے یہ چاہتے تھے کہ تیر نہیں اس کی  
قسم بتائے۔

اور انوارِ عزیزی اور اہل لغت کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ  
استقسام سے اس جگہ وہ جواب مراد ہے جو ممنوع ہے، اور ازلام سے  
جو بے کے تیر مراد ہیں، اور جب وہ لوگ جو اکھینا چاہتے تو یک دست  
مقررہ قیمت پر اس طرح خریدتے کہ اس کی قیمت ادا ہوتی پھر تیر  
پاکر یہ دریافت کرتے کہ اس کی قیمت اس پر واجب ہونی لہذا اس کی  
کے ذریعہ قیمت کی ادائیگی کی جاتی (۱)۔

استقسام بلا ازلام کے بارے میں فقہاء کی وہی رائے ہے جو  
جمہور اہل لغت اور مفسرین کی ہے (۲) کہ استقسام ان کی زندگی کے  
معاملات میں تیروں سے جواب دینا نہیں بلکہ اسی کو ماننے کا نام ہے، اور  
تیر وہ امر و نہی کے تیر ہیں۔

متعلقہ الفاظ:

الف- طریق (کنگری مارنا):

۲- طریق کا ایک معنی کنگری مارنا ہے، جو کہانت کی ایک قسم ہے اور  
ریت پر چڑھ کر کرنے کے مشابہ ہے (۳)۔ اور حدیث میں فرمایا گیا ہے:

(۱) لسان العرب (عرب کے ساتھ علامہ) (قسم)، تفسیر الرازی ۱۱/۳۵ طبع  
المطبع المہدیہ مصر طبع ۱۳۸۶ھ، اور اس کے بعد کے صفحات، طبع  
دار الکتب المصریہ طبع ۱۳۸۶ھ، اور اس کے بعد کے صفحات، طبع  
دار المعارف، طبع المبارکی ۸/۲۷۷ طبع المکتبۃ السعودیہ، البیروت  
والقنداق لابن خلدون، طبع ۲۳ طبع المطبعۃ المتقدّمہ، احکام القرآن لابن  
القرنی ۱۲/۵۳۳ طبع مکتبۃ المدینہ۔

(۲) البیروت ۲/۲۳ طبع دار المعرفۃ بیروت، الذہبی ۱۲/۱۳۹ طبع دار الفکر، بیروت  
۸/۲ طبع المیاض، العظیم المستطاب مع المہذب ۲۸/۲۷ طبع دار المعرفۃ  
بیروت، الفروق ۲۳۰/۳ طبع دار المعرفۃ بیروت۔

(۳) لسان العرب، الخواجہ ۱۱/۱۰۹ طبع دار المعرفۃ بیروت، ابن ماجہ ۱۱  
۳۰۶ طبع بیروت، ختمی و دولت ۳۹۵/۳ طبع دار الفکر۔

## استقسام

تعریف:

۱- لغت میں استقسام کا استعمال تیر وغیرہ کے ذریعہ حصہ طلب کرنے  
کے معنی میں ہوتا ہے۔ حصہ سے مراد اس جگہ وہ خیر یا شر ہے جو انسان  
کے سے مقدر کیا یا ہے، اور اس حصہ مقررہ کے لئے بھی استعمال یا  
جانا ہے جو مقرر ہے۔ "قسم" سے مراد یہاں حصہ ہے۔

واللہ تعالیٰ کے رضاء "وان تستقسموا بالازلام" (۱) اور  
نیز یہ کہ تیر کے تیروں سے تقسیم یا حاکم (۲) میں استقسام سے یا مراد  
ہے؟ اس کے بارے میں علامہ لغت "المفسرین کے درمیان اختلاف  
ہے، جمہور ان میں سے ربی ربی ہی ابو جعفر، حمید بن حنیس، حسن،  
قفال، ضحاک اور سدی بھی ہیں، نے کہا ہے کہ استقسام بلا ازلام کا  
معنی مراد تیروں کو پاک کر کے شر کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ  
روایتِ جاہلیت میں جب کوئی شخص سفر یا ٹرائی یا تجارت یا نکاح وغیرہ کا  
رہنہ کرتا تو وہ ان تیروں کو چیلتا، اور ان تیروں میں سے بعض پر ان  
لوگوں سے، "امرونی دبی" (مجھ کو میرے رب نے حکم دیا ہے) اور  
بعض پر "نہانی دبی" (میرے رب نے مجھ کو روک دیا ہے) لکھ رکھا  
تھا، اور بعضوں کو سادہ ہی رہنے دیا تھا، تو اگر "امرونی دبی" ملا تو  
نکلتا تو کام شروع کر دیتے، اور اگر "نہانی دبی" ملا تو نکلتا تو کام  
شروع کرنے سے رک جاتے، اور اگر سادہ دیا تو کچھ تیر نکال کر

(۱) سورۃ المائدہ ۳



”العیافۃ والطیرۃ والطرف من العجبت“ (۱) (پہرہ دار اشکون  
بیبا، بد شکوئی بیبا اور منتر کے طور پر کتا کی چیتنا سب شیطان فیعل  
ہے)۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ”طرق باھشی اور استقسام“ یعنی منتر  
کے طور پر کتا کی ماما اور قال کا ناہیوں کے وہیوں نصیب جانتے  
کے سے ہیں۔

ب۔ طیرۃ (بد شکوئی بیبا):

۳۔ طیرۃ بد شکوئی بیبا ہے۔ اس کی اصل یہ ہے کہ اہل عرب جب کسی  
مہم پر جانا چاہتے تو پہلے وہیوں کے جھنڈ کے پاس آ کر انہیں اڑاتے  
تھے۔ مگر یہ پرندے دائیں طرف جاتے تو یہ لوگ اپنی مہم پر روانہ  
ہو جاتے، اور بائیں طرف جاتے تو بد شکوئی تصور کرتے اور واپس  
آ جاتے۔ تو شارٹ نے اس سے منع فرمایا (۲) چنانچہ حدیث نبوی میں  
ہے: ”لیس منا من تطیر أو تطیر لہ“ (۳) (جو شخص بد قال لے  
یا جس کے لئے بد قال لی گئی وہ ہم میں سے نہیں)، اسی وجہ سے طیرۃ  
اس بات میں استقسام کے مشابہ ہے کہ اس کے ذریعہ بھی غیب سے  
ہا مقدرجاٹنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۱) حدیث: ”العیافۃ والطیرۃ.....“ کی روایت ابو داؤد اور ترمذی نے  
ترمذی بن برہانہ اسدی سے کی ہے۔ اور نووی نے حدیث کو ابو داؤد کی طرف  
منسوب کرنے کے بعد فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے (فیض الہدیہ ۳۵۵ ص ۳۵۶  
طبع المکتبۃ التجاریہ ۱۳۵۶ھ)۔

(۲) ابن ماجہ ۱۷۹ ص ۵۷۹ طبع سوم بلاق، اعلام المتقین ۳۹۷ ص ۳۹۷ طبع دار الفکر  
بیروت، لادب الشریعۃ لابن مطہر ۳۶۷ ص ۳۶۷ طبع لبنان ۱۴۰۹ھ، ۱۱۰۹ھ۔

(۳) حدیث: ”لیس منا من تطیر.....“ کی روایت طبرانی وریز اور ابن جریر  
بن حصین سے کی ہے۔ منذری نے کہا ہے کہ طبرانی کی سند حسن وریز اور ابن  
جریر سے بھی نے کہا کہ اس میں ایک روایت ابن ابی شیبہ سے ہے جس کو  
ابو حاتم نے ثقہ اور ابن ماجہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے بغیر رجال  
ثقہ ہیں (فیض الہدیہ ۳۸۵ ص ۳۸۵ طبع المکتبۃ التجاریہ ۱۳۵۶ھ)۔

ج۔ قال (نیک شکوئی بیبا):

۴۔ قال یہ ہے کہ آپ کوئی بات سن رہا ہوں سے نیک قال ہیں۔ اور  
”قال“ ”طیرۃ“ کی ضد ہے، چنانچہ حدیث میں فرمایا ہے: ”کان  
النبی ﷺ یحب العال ویکره الطیرۃ“ (۱) (نبی ﷺ نیک  
قال کو پسند فرماتے اور بد قال کو پسند فرماتے تھے)۔

نیک قال محبوب ہے بشرطیکہ بلا ارادہ اچھی بات سن کر نیک قال لی  
نی ہو، مثلاً یا فلاح اور یا مسعود کو سن کر اس سے خوشخبری ملے۔

اور قال اس معنی کے لحاظ سے استقسام (منوع) کے قبیل سے  
نہیں ہے، اور اگر قال سے کسی کا مقصد فیہ اور شرکی شہادت حاصل کرنا  
ہو، جو وہ یہ قال کر آں سے لی جائے یا ریت چینگ ریہ قرۃ مدزی  
منیرہ کے ذریعہ ہو، اور وہ شخص عقیدہ ریت ہو، اگر اچھی قال نکل تو اس  
کی پوری رے گا اور اگر شراب نکل تو اس سے اجتناب کرے گا، تو یہ  
قال حرام ہے، کیونکہ یہ بھی منوع استقسام کے قبیل سے ہے (۲)۔

د۔ قرۃ (قرۃ اندازی):

۵۔ قرۃ اسم مصدر ہے اقتران کے معنی میں، یعنی قرۃ اندازی کے تیر  
وغیرہ ڈال کر انتخاب کرنا۔ یہ جو اکی قسم نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا

(۱) حدیث: ”کان النبی ﷺ یحب العال.....“ کی روایت احمد بن حنبل  
نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ابن ابی القحطاف سے ہے اور ابن ماجہ نے یہ روایت  
ابن القحطاف سے ہے ”کان النبی ﷺ یحب العال ویکره الطیرۃ“  
الطیرۃ“ (نبی ﷺ کو نیک قال پسند آتی اور بد قال پسند ہوتی تھی)، حافظ  
بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں (مسند احمد بن  
حنبل ۳۲۲ ص ۳۲۲ طبع دار الکتب الاسلامیہ ۱۳۹۸ھ، سنن ابن ماجہ تحقیق محمد  
نواد عبدالمہدی ۷۰۲ ص ۷۰۲ طبع مکتبۃ المدینہ)۔

(۲) لسان العرب، المصباح المہیر، الفروق ۳۰ ص ۳۰، اعلام المتقین ۳۹۷ ص ۳۹۷،  
لادب الشریعۃ ۳۶۷ ص ۳۶۷ طبع ۱۱۰۹ھ، حقاہم القرآن لاس العربی  
۵۳۳ ص ۵۳۳، ابن ماجہ ۱۷۹ ص ۵۵۵۔



## استقسام ۶-۷

خیاں ہے۔ اس کے لیے تو تمار یعنی جو ہے، اور حقوق کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنا جو نہیں۔

۱۔ یہ استقسام منوں کی قسم بھی نہیں، یہ کہ استقسام تو ایک طرح کا غیب دانی کا دعویٰ ہے، اور غیب دانی صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے، جبکہ قرعہ اندازی موجود حصہ کو ممتاز کرنے کے لیے ہے۔ لہذا قرعہ اندازی جملگز کو ختم کرنے یا ایہام کو بر کرنے کے لیے حکم ثابت کرنے کی ایک علامت ہے۔

۲۔ اس بنا پر قرعہ اندازی جو حقوق کو ممتاز کرنے کے لیے کی جائے مشروٹ ہے۔

۳۔ قرعہ اندازی ذیل لینے کے لیے ہو یا جس کے درمیان غیب کی درستگی کی باتیں معلوم کرنا مقصود ہو تو وہ اس استقسام کے معنی میں ہے جس کو اللہ ہی نہ تعالیٰ حرام قرار دیا ہے (۱)۔

۴۔ کہانت (نبی خبر بتانا):

۶۔ بہت باتیں: عیب دانی کا دعویٰ کرنا ہے، اور کائنات و شخص ہے جو بعض چیزیں ہوئی باتوں کی خبر دے تو اس کی بعض باتیں صحیح ہوں اور کثرت غلط ہوں، اور جو یہ دعویٰ کرے کہ جنات اسے ان باتوں کی خبر دیتے ہیں۔ کائنات ہی کے حکم میں عزاف (تلافی شناس) برنال (یعنی ریت پر لکھیں کھینچ کر آئندہ کی بات بتائے)۔ رجوئی میں، اور جو یہ شخص ہے جو ستاروں کے طلوع و غروب سے مستقبل کی خبر دیتا ہے (۲)۔

حدیث میں ہے: "لیس منا من تطیر او نظیر له او تکھس"

(۱) لسان العرب، لفرق ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰،







## اسلام

تعریف:

۱۔ لغت میں اسلام کے معنی ہاتھ یا منہ سے چھونا ہے، اور اسلام یا تو عدم سے ماخوذ ہے جس کا معنی سلام کرنا ہے (۱)، یا اس کا ماخذ سلام بکسر لیس ہے یعنی پتھر کیونکہ اسلام میں پتھر چھونا ہوتا ہے۔ ان ہی معانی میں فقہاء طواف کی بحث کرتے وقت اس کو استعمال کرتے ہیں (۲)۔

اور سلام کا استعمال ”تسلم“ (اسی چیز کو ڈال کر اٹھانا) کے معنی میں بہت مشہور ہے۔ لہذا اس معنی کو جاننے کے لئے ”تسلم“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔

جماد حکم:

۲۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غار طواف میں حجر اسود اور رکن ینابی کو ہاتھ سے اسلام کرنا مستنون ہے (۳)۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے: ”ان رسول اللہ ﷺ کان لا یستلم الا الحجر

والرکن الیمانی“ (۱) (یہ ﷺ حجر اسود اور رکن ینابی ہی کا اسلام کرتے تھے)۔ اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے جب سے یہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ شدت وسہولت ہر حال میں رکن ینابی اور حجر اسود کا اسلام کرتے تھے اس وقت سے میں نے اس دونوں رکنوں یعنی حجر اسود اور رکن ینابی کا اسلام کبھی نہیں چھوڑا (۲)۔ اور اس لئے بھی کہ رکن ینابی اور نیم حدیہ اسلام کی جیسا کہ قائم ہے، لہذا اس کا اسلام انی طرح مسنون ہے جس طرح حجر اسود لے لے اس گوشہ کا اسلام مسنون ہے (۳)۔ حنیف، ثنائیہ اور حنابلہ کے نزدیک پتھر چکر کی طرح طواف کے ہر چکر میں اسلام مسنون ہے، اور مالکیہ بعد کے چکروں میں اسلام کو مستحب قرار دیتے ہیں (۴)۔

حجر اسود کا منہ سے بوسہ لیا ہاتھ سے چھونے کی طرح ہے، مالکیہ کہتے ہیں کہ ہاتھ سے چھونا اس وقت ہوگا جب اس منہ سے بوسہ لینے پر قادر نہ ہو (۵)۔ اور رکن ینابی کا بوسہ لینے کے سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے جو احادیث طواف میں ذکر کیا جائے گا۔ اور جب انسان ہاتھ سے چھونے پر قادر نہ ہو تو اپنے ہاتھ میں مویہ کی بھی پیچ سے چھو لے گا۔

(۱) حدیث ”ان رسول اللہ ﷺ کان لا یستلم الا الحجر ..“ کی روایت مسلم نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے کی ہے (صحیح مسلم ۱/۲۳۲ طبع عینی لکھنؤ ۱۳۷۳ھ)۔

(۲) حدیث ابن عمرؓ ”ما روکت اسلام ہلین الرکنین ..“ کی روایت مسلم نے کی ہے (صحیح مسلم ۱/۲۳۲ طبع عینی لکھنؤ ۱۳۷۳ھ)۔

(۳) ابنی لابن قدامہ ۳۸۰ ص ۳۸۰۔

(۴) ابن ماجہ ۱/۱۶۹، شرح المروسی ۱/۳۸۰، المہذب ۱/۲۲۹، ابنی لابن قدامہ ۳۸۰ ص ۳۸۰، الصوکی علی الکتابہ ۱/۳۰۳۔

(۵) ابن ماجہ ۱/۱۶۹، معنی المحتاج ۱/۳۷۸، طبع مصطفیٰ عینی، ابنی لابن قدامہ ۳۸۰ ص ۳۸۰۔

(۱) لسان العرب ۱۰/۱۶۷ (۲) طبع ۲۲۹/۱ طبع مصطفیٰ

(۲) طبع ۲۲۹/۱ طبع مصطفیٰ، المظہب ۱/۲۲۹، طبع مصطفیٰ، ابنی لابن قدامہ ۳۸۰ ص ۳۸۰۔

(۳) ابن ماجہ ۱/۱۶۹، طبع یواقہ الصوکی علی الکتابہ ۱/۳۰۳، طبع مصطفیٰ، ابنی لابن قدامہ ۳۸۰ ص ۳۸۰، طبع المہذب ۱/۲۲۹، ابنی لابن قدامہ ۳۸۰ ص ۳۸۰۔







## استحقاق ۲

وہو بظہر الیہ احسب اللہ تعالیٰ مہ وفصحہ عسی  
وؤوس الاولیس والآخریس یوم القیامۃ“ (۱) (جس عورت نے  
کسی ایسے شخص کو کسی خاندان میں شامل کیا جو اس میں سے نہیں ہے تو  
اللہ تعالیٰ سے اس کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پٹی حنت میں  
بروز، اخل میں نہیں کریں گے۔) جس مرد نے بچہ کا نکاح کیا حالانکہ  
وہ اس کی طرف سے نکاح نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اس سے پراہنہ نہیں کریں گے، و  
قیامت کے دن تمام لین و آثرین کے سامنے اس کو رسوا  
نہیں کریں گے۔)

فقہاء کا اتفاق ہے کہ صحت واقعہ کے وقت اسطریق کا حکم واجب ہے اور اس کے ثبوت میں غلط بیانی کے ساتھ اور نسب کی نفی کے ساتھ طہی ق حرام ہے اور اس کا شمار کبائر میں ہے، کیونکہ یہ کفران نعمت ہے، اس لئے کہ صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایما امرأة ادخلت علی قوم من بیس منہم، فلیست من اللہ فی شیء، ولکن یدخلہا اللہ جنتہ، وایما رجل جحد ولہ

(۱) حدیث: ”ایکجا امرائے اعدا ملت علی قوم.....“ کی روایت ابو داؤد  
نسائی، ابن ماجہ ابن حبان ورمحاکم نے حضرت ابوہریرہؓ سے کی ہے اور ابن  
حبان ورمحاکم نے اس کی تصحیح فرمائی ہے۔ رومحاکم کی تصحیح سے ذہبی نے تعلق  
کیا ہے۔ دارقطنی نے اعلیٰ میں اس کی تصحیح کی ہے۔ (ابو داؤد ورمحاکم نے  
احزابؓ کیا ہے کہ عہد اللہ ابن یوسف سعید الجفری سے روایت کرے میں  
منفرد ہیں۔) ہوریہ کہ وہ صرف اسی حدیث کے درجہ پہچانے جاتے ہیں۔ اور  
میں ابو داؤد ورمحاکم، ابن حبان ورمحاکم سے روایت عہد اللہ اس پر عہد تھا کی  
طرف منسوب کرے کے بعد کہا ہے کہ اس سے + سے یہ حدیث الہیہ کے کسی  
نے روایت نہیں کیا (فیض القدیر ص ۱۳ طبع اسکندریہ ۱۳۵۶ھ  
الحمد وکرم ۲۰۰۳ء) تاریخ کردہ روایات (عربی)۔

- 174 -



ج۔ تجسس (تفتیش کرنا):

استماع تو سننا ہی ہوتا ہے، اور تجسس سننے سے بھی ہوتا ہے اور اس کے علاوہ سے بھی، علاوہ ازیں تجسس پوشیدہ طور پر ہی ہوتا ہے ( ) جبکہ استماع پوشیدہ طور پر بھی ہوتا ہے اور اعلاانیہ طور پر بھی، (دیکھئے: تجسس)۔

## استماع

تعریف:

۱۔ لغت اور اصطلاح میں استماع سنی جانے والی بات کو سمجھنے یا اس سے استفادہ کی غرض سے سننے کا ارادہ کرنا ہے (۱)۔

متعلقہ الفاظ:

غ۔ سمع:

۲۔ استماع کے تحقق کے لئے قصد کا ہونا ضروری ہے، اور سمع بھی قصد کے ساتھ ہوتا ہے اور سمع بغیر قصد کے (۲)۔ فقہاء کے یہاں سمع کا کثر استعمال ہو بلعب کے آلات کو بالقصد سننے کے لئے ہوتا ہے۔

ب۔ ستر قی لسمع (چھپ کر سننا):

استماع سمع پوشیدہ طور پر ہوتا ہے "رسمی اعلاانیہ ہوتا ہے۔ بین "ستر قی لسمع" ہمیشہ پوشیدہ طور پر ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے اہل لغت سے کہا ہے کہ یہ چھپ کر سننے کا نام ہے (۳)، (۰) دیکھئے: "ستر قی لسمع"۔

(۱) مصباح البصیر: مادہ سمع، الفروق فی اللغة ص ۸، طبع دار الفکر، قاہرہ  
تقدیر ص ۳۷۷۔

(۲) مصباح البصیر: مادہ سمع۔

(۳) مصباح البصیر: مادہ ستر قی۔

د۔ انصات (خاموش ہونا):

کسی بات کو بغور سننے کے لئے خاموش ہونا "انصات" کہنا ہے (۴)۔

اور استماع (سننا) تو انسان کی آواز کا ہو گا یا حیوانات یا جمادات کی آواز کا۔

استماع کی قسمیں

پہلی قسم: انسان کی آواز کو بغور سننا

اول۔ قرآن کریم کا سننا:

الف۔ نماز کے باقرآن کریم کو بغور سننے کا حکم:

۳۔ قرآن کریم کی جب آیت کی جائے تو اس کی طرف پوری توجہ کر کے سننا واجب ہے بشرطیکہ وہاں ترک استماع کا کوئی عذر شرعی نہ ہو (۳)۔ اس کے وجوب کے بارے میں حنفی میں اختلاف ہے کہ کیا یہ واجب یقین ہے یا واجب کفائی؟ ابن عابدین نے کہا ہے کہ اصل یہ ہے کہ قرآن کا سننا فرض کفایہ ہے، اس لئے کہ یہ اس کے حق کو او

(۱) مصباح البصیر: مادہ (جس)۔

(۲) مصباح البصیر: مادہ (صت)۔

(۳) فتح القدیر للہو کا فی ۲/۲۶۷ طبع مکتبۃ المطابع العربیہ ۱۳۵۰ھ، نظام القرآن للجماع ص ۳۹۷ طبع المکتبۃ العربیہ، البصیر: حاشیہ ابن عابدین ص ۳۶۶ طبع اول۔



## استماع ۳-۵

کرنے کے لئے ہے، اس طور سے کہ اس کی طرف توجہ ہو، اس کو ضائع نہ کیا جائے، بعض لوگوں کے خاموشی کے ساتھ سننے سے یہ "ہو جاتا ہے جیسا کہ سلام کا جواب دینے میں ہے۔ حموی نے اپنے استاد قاضی "تھناؤ" کی سے جو منقاری زبیر کے نام سے مشہور ہیں نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنے ایک رسالہ میں یہ تحقیق کی ہے کہ قرآن شریف کا سننا فرض میں ہے (۱)۔

ہاں سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا" (۲) (اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگایا کرو اور خاموش رہا کرو)، اگرچہ یہ زمین نمازنگاہی ممانعت کے لئے نازل ہوا ہے (۳) مگر اعتبار فقہ کے عمم کا ہے، نہ کہ سبب کے خاص ہونے کا، اور اس کا لفظ اس قرآن کو بھی شامل ہے جو نماز میں کی جائے "اور اس قرآن کو بھی جو خارج نماز کی جائے (۴)۔

مناجید کے ۱۰ پیکر قرآن کریم کی قرأت کا سننا مستحب ہے (۵)۔  
۴۔ جس شخص کے کان تک تلاوت قرآن کی آواز پہنچ رہی ہو وہ ترک استماع میں معذور ہوگا اور اس کی وجہ سے بکارت نہیں ہوگا بلکہ تلاوت کرے والا بار ہوگا، جیسا کہ ابن عابدین نے فرمایا ہے "مقام مشغولیت میں ہاؤر بلند تلاوت کی جارہی ہو اور سامعین مشغولی کی حالت میں ہوں، جیسے بار بار جو ابی لئے بنائے گئے ہیں کہ ان میں لوگ اسباب معاش کا لین دین کریں، اور جیسے گھر

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۱/ ۳۶۷

(۲) سورۃ اعراف ۲۰۲۔

(۳) اس آیت کی تفسیر کے لئے دیکھئے: تفسیر القرطبی ۷/ ۳۵۳ طبع دارالکتب

المصریہ ۱۹۶۹ء

(۴) حاشیہ ابن عابدین ۱/ ۳۶۶

(۵) شرح مشکوٰۃ المصابی ۱/ ۲۳۲۔

اہل خانہ کے گھریلو کام میں مشغول ہونے کی حالت میں، مثلاً جھڑو دینا، کھانا پکانا وغیرہ، اور ایسے لوگوں کے سامنے قرأت کرنا جو فقہ پڑھ رہے ہوں، اور مسجدوں میں، یہ تک مسجدیں تو نماز کے لئے بنائی گئی ہیں، "قرآن قرآن نماز کے تابع ہے، لہذا قرآن سننے کے لئے نماز نہ چھوڑی جائے گی، اور مشغولیت کی حالتوں میں قرأت قرآن کا سننا ترک کر دینے کے باوجود نادانہ ہوگا تاکہ لوگوں سے تنگی اور مشقت نفع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَمَا جَعَلْ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرْجٍ" (۱) (اور اس نے تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں کی)، اور اس کی وجہ سے قرآن پڑھنے والا ہی بار ہوگا، اس لئے کہ قرآن کے امتام کو وہی ضائع کر رہا ہے (۲)۔

ب۔ قرآن کو بغور سننے کے لئے اس کی تلاوت کا مطالبہ کرنا:  
۵۔ اگر کوئی مسلمان کسی کے بارے میں جانتا ہو کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت اچھی آواز سے عمدہ طریقہ پر کرتا ہے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ اس سے قرآن کریم کی تلاوت کی فرمائش کرے تاکہ اس کو بغور سن سکے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ سلف صالحین کی بیعت جہنمیں (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) اچھی آواز کے ساتھ تلاوت کرنے والوں سے مطالبہ کرتی تھیں کہ موقوفات کریں اور یہ لوگ غور سے سنیں، یہ بالاتفاق مستحب ہے۔ یہ فقہ کے نیک بندوں اور عبادت گذار لوگوں کا طریقہ ہے اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ سنت ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے، وہ فرماتے ہیں:

"قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْرَأْ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

(۱) سورۃ حج ۸۷۔

(۲) مواہب الجلیل ۲/ ۶۲ طبع مکتبۃ الجاح طرابلس لیبیا، جویم لائیل ۱۹۷۷ء طبع

عباس مقرون، حاشیہ ابن عابدین ۱/ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰



## استماع ۶-۷

اقرأ عیك، وعیك اقرأ قل نعم (رسول اللہ ﷺ) نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرأت نہ تو میں نے کیا اب اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے سامنے قرأت نہ کروں حالانکہ قرآن آپ پر ہی نازل ہوا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لا، ہر ایک روایت میں یوں آیا ہے: "إني أحب أن أسمعه من غيري فقرأ سورة النساء حتى أتيت على هذه الآية "فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيداً" (۱) قال: حسبك الآن، فأنصت إليه فإذا عساه تزدقان" (۲) (آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے سے اس کو سنوں، تو میں نے سورہ نساء کی قرأت کی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: "فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيداً" (سورہ نساء یا مائیل: ۴۱) گا جب ہم مت سے یک یک کو دوا نہ کریں گے۔ ہر اس لوگوں پر آپ کو بطور کو وٹیں کریں گے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس اب رہے ۱۰۰ تو حسب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو تو، یکساں کہ آپ ﷺ کی ۱۰۰ ہوں۔ لکھوں سے آسو جاری ہیں۔)

۱۔ اری وغیرہ سے اپنی سندوں سے حضرت عمر بن خطابؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ سے کہا کرتے تھے کہ ہمارے سامنے ہمارے رب کا کرکر ہوا تو وہ اس کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے (۳)۔ اس کے متعلق بہت سے آثار معروف ہیں۔ ۶۔ نوویؒ فرماتے ہیں کہ علماء سے "حب قرآن" دیا ہے کہ بنی علیؓ

کی حدیث کی مجلس کا آغاز، اختتام چھٹی، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹







## استماع ۹-۱۲

جائیں (۱)

کئے (۱) اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جہری نماز میں جب مقتدی تک امام کی قرات کی آواز پہنچ رہی ہو تو اس کے لئے سننا مستحب ہے (۲) اور اس کی تعمیل (قرأت) کی اصطلاح میں موجود ہے۔

د- کافر کا قرآن سننا:

۹- کافر کا قرآن شریف سننے سے نہیں روکا جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے: "وَأَنْ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجْرُہٗ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ" (۱) (اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دیجئے تاکہ وہ کلام الہی سن سکے)۔ اور اس لئے بھی کہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دے تو وہ ہمیت یافتہ ہو جائے (۳)۔

۱۰- آیت مجدد کا سننا:

۱۱- آیات مجدد میں سے کسی آیت کے بالقصد یا بد قصد سننے پر مجدد قیامت واجب ہو جاتا ہے۔ مجدد قیامت کے حکم کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اسے آپ الاول کے ساتھ (مجدد قیامت) کی اصطلاح میں پائیں گے۔

۱۱- نماز میں قرآن سننا:

۱۰- حنفی کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں مقتدی کا امام کی قرات سننا اور اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہونا واجب ہے، اس وقت مقتدی کا قرات سنا مکروہ تحریمی ہے، نہ اوٹا جہری ہو یا سری (۲)۔  
مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ جہری نماز میں مقتدی کے لئے امام کی قرات کا سننا مستحب ہے، سری نماز میں مقتدی کے مطابق مقتدی کا قرات سنا مستحب ہے، اس میں اس لئے بھی اختلاف ہے، ان کے نزدیک سری نماز میں مقتدی قرات کرنا واجب ہے (۵)۔

۱۱- خیمہ قرآن کریم کا سننا:

الف- خطبہ جمعہ سننے کا حکم:

خطبہ کے سننے اور خاموش رہنے کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

۱۲- حنفی، مالکیہ، حنابلہ اور اوزاعی کا مسلک یہ ہے کہ بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، یہ عثمان بن عفان، عبد اللہ بن عمر اور ابن مسعود کی بھی رائے ہے (۳)۔ چنانچہ حنفی نے کہا ہے کہ ہر دو چیز جو نماز میں حرام ہے وہ خطبہ کے دوران بھی حرام ہے۔ لہذا کھانا، چیا، دونا، رچہ شیعہ کیوں نہ ہو، یا اسلام کا جواب ہو یا کسی چھٹی بات کا حکم، یا بیانیہ بات سے روٹنا ہو، سب حرام ہوگا۔ ان حضرات کا استدلال اس آیت کریمہ سے ہے: "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا" (۴) (اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان

(۱) مسند ابی یوسف، ج ۳، طبع مکتبۃ البیاض، القاوی، البندیرہ ۱۳۷۵ھ۔

(۲) سورۃ توبہ ۶۔

(۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما، ۱۰۳، طبع مکتبۃ البیاض، القاوی، ۱۳۸۸ھ۔

(۴) ابن ماجہ ج ۱، ۳۶۶، طبع مکتبۃ البیاض، القاوی، ۱۳۳۷ھ۔

المطبعة الامیریہ

(۵) جامعۃ لدن (۱/۲۳۶)۔

(۱) نہایۃ المحتاج، ۵۷۷۔

(۲) ابنی ۵۳۔

(۳) ابنی ۳۲۰، مجموعہ ۵۲۵، طبع ابن ماجہ ج ۱، ۳۶۶۔

(۴) سورۃ اعراف، ۲۰۲۔



### استماع ۳۳

گایا رہا اور خاموش رہا کرو۔

اور اس بات سے ہے کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور یہ فرض کی رعت کے قائم مقام ہے۔ حنفیہ و حنابلہ نے اس وجہ سے صرف ایک صورت کا تشاءنہ بیان ہی کی شخص کو ممانعت سے بچانے کے لیے متنبہ کرنا۔ یونکہ یہ آدمی حلق ہے اور آئینی اس کا محتاج ہے۔ اور خاموش رہنا اللہ تعالیٰ حلق ہے اور حقوق اللہ (۱) شتم پوشی پر بھی ہیں۔ مالک نے ذکر خیف کا بھی تشاءنہ بیان ہے نہ اس کے لئے کوئی سبب پیدا جائے مثلاً لا الہ الا اللہ کہنا الحمد للہ کہنا استغفر ربنا، اعوذ باللہ پر ہٹنا اور یہی صحیح ہے اور وہ بھیجنا۔ بین اس کا آئیں میں اختلاف ہے کہ ان اذکار خفیہ کو مستہ پر ہٹنا واجب ہے یا نہیں؟ (۲)

جن لوگوں نے خطبہ سننے کو واجب کہا ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اذا قلت لصاحبک یوم الجمعة اصمت، و لا امام یخطب، فقد نعوت“ (۳) جمعہ کے دن امام کے خطبہ بچے وقت جب تم اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو تم نے لاشعنی کام کیا۔

۱۳ - ثنائیہ کا مسک یہ ہے کہ خطبہ کے بعد من سبھا اور خاموش رہنا سنت ہے۔ بات سنا حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ نووی نے یہ رائے عامو بن زبیر، سعید بن مسیر، معمر بن نفیل اور ثوری سے نقل کی ہے، اور امام احمد کی بھی روایت یہی ہے (۴)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۶۶۸، معنی ص ۳۳۳۔

(۲) مسند ابی حنبلہ ص ۶۷۱ طبع دار الفکر۔

(۳) حدیث ۳۱۱۱، قلت لصاحبک، ... کی روایت بخاری مسلم، احمد بن حنبلہ، ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے، اور الفاظ بخاری کے ہیں (فتح الباری ص ۱۳ طبع انتقادیہ فیض القدیر ص ۱۸ طبع المکتبۃ النجاریہ ص ۳۵۶)۔

(۴) المجموع ص ۵۲۵ طبع مولیٰ الطالب ص ۵۸۸، معنی ابن قدامہ ص ۲۰۰۔

ان حضرات نے مندرجہ ذیل دو حدیثوں کے درمیان تطبیق دے کر روایت پر استدلال کیا ہے: ایک ”اذا قلت لصاحبک اصمت فقد نعوت“ (۱)، اور دوسری جو صحیحین میں حضرت انسؓ سے نقل کی گئی ہے: ”فینا رسول اللہ ﷺ یخطب علی المنبر یوم الجمعة فام اعرابی فقال یا رسول اللہ! ھدک الحال وجاع الحال فادع لنا ان یسقینا، قال فرفع رسول اللہ ﷺ یدہ وما فی السماء فرعة“ (۲) (جمعہ کے دن آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ان درمیان ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! مال مالک ہو گیا، بچے بھوک سے مر رہے تھے تو آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سب نرا دے۔ تو حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر آسمانی بہندہ آسمان میں باطل کا کوئی ٹکڑا بھی نہ تھا)۔

اور اگر اسے کوئی فوری ضرورت پیش آجائے مثلاً بھائی سکھانا، برائی سے روکنا، بچھو سے کسی انسان کو ڈرانا، یا اندھے کو کنویں سے باختم کرنا تو بات سنا منہ نہ نہ گا۔ اس نرا کافی ہو تو اٹھا رو پر ہی اکتفا کرنا صحیح ہے۔ اور بات سنا جائز بہت جائز ہوگا۔

ثنائیہ کے نزدیک خطبہ کے دوران آنے والا شخص جب تک نہ بیٹھے اس کے لئے بات سنا جائز ہے، جیسا کہ ان حضرات نے صراحت کی ہے کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اور داخل ہونے والے شخص نے خطبہ سننے والے کو سلام کیا جبکہ خطبہ ہو رہا تھا تو خطبہ

(۱) حدیث ۳۱۱۱، قلت لصاحبک، ... کی شرح فقرہ (۲) میں کہہ چکی۔

(۲) حدیث ۳۱۱۱، فینا رسول اللہ ﷺ یخطب علی المنبر یوم الجمعة فام اعرابی فقال یا رسول اللہ! ھدک الحال وجاع الحال فادع لنا ان یسقینا، قال فرفع رسول اللہ ﷺ یدہ وما فی السماء فرعة، ... کی روایت بخاری اور مسلم سے حضرت انس بن مالکؓ سے کی ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں (فتح الباری ص ۱۳ طبع انتقادیہ فیض القدیر ص ۱۸ طبع المکتبۃ النجاریہ ص ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱



سنئے و لے پر عدم کا جو بڑا سبب ہے، چونکہ خطبہ کے لئے خاموش رسالت ہے، و دلائل کے عدم کی وجہ سے اتر چینگئے، اہل احمدیہ "ہے تو اس کا جو بڑا سبب ہے، اور عام ہنگام کی طرح یہ اس سے کمرہ نہیں ہے۔ اس کا سبب اس کے اختیار میں نہیں ہے۔"

۱۴- مناجادہ اور شامیہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ شخص جو اتنی دیر ہو کہ خطیب کی نہ رہ سکتا ہو اس کے لئے قرآن ٹریفلی ثابت کرنا۔ اللہ کا ذکر کرنا اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا پست آواز میں حرام ہے۔ یونکہ گروہ دوم زہد کرے گا تو اس سے قریب والے شخص کے خطبہ سننے میں رکاوٹ ہوگی۔ علماء من ہل رباب عید من نبیہ، عاتقہ بن قیس ورائہ ایم خلی سے بھی یہی نقل آیا ہے (۲) حتی کہ ابو اییم نخعی نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جب میں خطبہ نہیں سن پاتا ہوں تو میں اپنا پارہ پڑھتا ہوں (۳)، اور ابو اییم نخعی نے عاتقہ سے دریافت کیا کہ کیا میں خطبہ کے دوران اپنے دل میں دل میں پڑھ سکتا ہوں تو عاتقہ نے فرمایا کہ شاید اس میں کوئی حرج نہ ہو (۴)۔

اور اگر عورت کی آواز ہے تو اگر سننے والے کو اس سے لذت محسوس ہو یا اپنے آپ کو فتنہ میں پڑنے کا خطرہ محسوس کرتا ہو تو اس کے سے اس کا سننا حرام ہے، ورنہ حرام نہیں (۱)۔ عورتوں سے منظر گزرتے وقت صحابہ کرام کا عورتوں کی آواز سننا اس پر محسوس ہوا جائے گا۔ عورت کے لئے اپنی آواز کو کوئی دوسرا شخص اور نفیس بنانا حرام نہیں ہے۔ یہ تک اس سے فتنہ ابھرتا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”فَلَا تَحْصُرْ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الدُّنْيَىٰ فِي قَبْرِهِ مَوْحُشٌ“ (۲) (تو تم بولی میں نزاکت مت اختیار کرو کہ (اس سے) ایسے شخص کو خیال (قاسد) پیدا ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے)۔

اور آراء اور سرورش ہو تو اس کا سنا گویا غم کا سنا ہے، وہ اس  
سے حلقہ تمیمیٰ سنگور سے ہل ہے:

### ج- گانا سننا:

۱۶۔ جمہور کی رائے یہ ہے کہ مندرجہ ذیل حالات میں نغمہ سننا حرام ہے:

ب۔ محورت کی آؤ زینتہا:

۱۵۔ حسبِ قہر میں کارہ نہ شد انسان ہو تو یہ آریا و نامور میں ہوگی  
 مردوں کے سے مرد پریش نہ ہوگی یا مرد پریش ہوگی، تو اگر آوار  
 مرد پریش نہ ہو تو یہ تو مرد کی قہر ہوگی یا عورت لی، اگر مرد لی آوار ہے  
 تو کسی کے کرپک اس کا سنہ حرام نہیں ہے۔

۲۔ محسنی الخطاب ۳۵۸ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) اسی ہر ۲۲ سے مصنف عبدالرزاق ہر ۲۳ طرح انگریز ہر ۱۸۳ میل  
الادوار ہر ۲۴ طبع مصنفی ہر ابی الحنفی ۲۵ ۱۸۳۷ طبع مجموع ہر ۲۶ طبع

مطبعة دار السلام

۱۳۴۴/۴ (۱۳۴۴)

(۴) مصنف عبدالرزاق (۳/۲۴۰-۲۴۱)

ث۔ اُسر اس کی وجہ سے کوئی دینی فریضہ ترک ہو جائے، جیسے نماز، یا کوئی دینی فریضہ ترک ہو جائے، جیسے پئے، پر لازم و مہدوری کی

(۱) جامعہ اسلامیہ ۲۰۸ طبع مصنفی الجیش، جامعہ مدظلہ، ۹۵، چوہدری

المدينه ٢٨١/٣، حاشية ابن ماجه ٢/١٤٣، ٥، ٦، ٣٣٦.

ۛۛۛۛۛۛۛ (ۛ)



وہ بھر گائی وغیرہ (۱)۔

فہ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت سے، اور ان کی مانی اور ان کی قیمت استعمال کرنے سے۔

اور حضرت عقیل بن عامر سے مروی ہے: "ان السبي مستحب قال کل شیء یلہو بہ الرجل فهو باطل، الا نادیہ فرسہ، ورمیہ بقوسہ، وملاعیہ امرأۃ" (ابن جریر) (ابن جریر) نے فرمایا کہ ان چیزوں سے آدمی غفلت میں پڑ جائے وہ باطل ہیں مگر آپ کھڑے کو سردھانا، تیر اندازی کرنا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھینا جائز ہے۔

۱۸- ثانیہ، مالکیہ اور بعض حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ نغہ خوانی مکروہ

نفس کو راحت پہنچانے کے لئے گانا:

مگر نغہ نفس کو راحت پہنچانے کے لئے ہو اور نہ کوہ بالا اسباب سے خالی ہو تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت نے ممنوع قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں نے جائز کہا ہے۔

۱- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اسے حرام قرار دیا ہے اور جمہور علماء اہل عرق نے اس بارے سے اتفاق کیا ہے ۴۰ تا ۴۱، انیم نغی، عامر شعی، حماد بن ابی سید، سفیان، ابی حسن صریح، ابن فضال، (۲)۔ اس حضرت نے حرمت کی دلیل میں مندرجہ بالا اہل انصاف پیش کی ہیں:

اللہ تعالیٰ کا قول: "ومن الناس من یشتري لبو الحلیث فیصل عن سبیل اللہ" (۳) (اور کوئی انسان ایسا بھی ہے جو فہ سے غافل کرنے والی باتیں خرید کرے تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھ و سمجھے (دوسروں کو) گمراہ کرے)، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ "لبو الحلیث" سے گانا مراد ہے۔ حضرت ابو امامہ سے مروی ہے: "ان السبي مستحب بھی عن بیع المہجات، وعن شوائہن، وعن کسبہن، وعن اکل لہماہن" (۴) (رسول

= کسبہن وعن "کی روایت احمد اور ابن ماجہ نے کی ہے لفظ ابن ماجہ کے ہیں، ورنہ مذی نے حضرت ابو امامہ سے اس کی روایت کی ہے اور فرمایا کہ ابو امامہ کی حدیث کو اسی سند سے ہم جانتے ہیں، اور بعض اہل علم نے علی بن یزید کے حلقہ گفتگو کرتے ہوئے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور وہ مٹا دی ہیں اور بخاری نے فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہیں اور سنی نے فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہیں، اور ابو داؤد نے فرمایا کہ وہ قوی نہیں ہیں، اور دارقطنی نے کہا کہ متروک ہیں (سنن ابن ماجہ، مظاہر محمدیہ، ۲/۳۳۳ طبع عیسیٰ الخلیفہ ۳۷۳، تحتہ طبع ۵۰۲-۵۰۳، طبع کردہ المکتبۃ الشریفہ)۔

(۱) حدیث: "کل شیء یلہو بہ الرجل..." کی روایت ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور حاکم نے حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے اور ابو داؤد کے الفاظ یہ ہیں: "کسب من اللہو (یعنی المباح) بلا فلاح، نادیہ، فرسہ، وملاعیہ امرأۃ، ورمیہ بقوسہ وبلہ..." (یعنی صرف تین قسم کے لبو مطلب مباح ہیں کھڑے کھڑے کھانا، آدمی کا پی بیوی سے ملاہمت کرنا، اور شیر و گمان سے شکار کرنا) ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور وہ کلام جو قوسین کے درمیان ہے وہ ثابت حدیث کا ہے اور اس بارے میں کعب بن مرہ، عمرو بن عوف، ورمیہ، عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت مروی ہیں اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے وہ بھی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے (تحتہ الاخوانی ۵/۱۵۱-۱۵۲، طبع کردہ المکتبۃ الشریفہ، مصر، ابی داؤد، ترمذی، ۳/۳۷۰-۳۷۱، طبع کردہ دارالمعرفہ جامع، ۵/۱۵۱-۱۵۲، طبع کردہ مکتبۃ المدینہ ۱۳۹۰ھ، طبع کردہ دارالکتب العربیہ)۔

(۱) حیاء علوم الدین ۲/۱۹۲، سنن کبھی ۵/۶۹، ۷۷، ابی طالب ۳/۲۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، قاہرہ، المجلد ۵/۳۸۰ طبع احیاء التراث العربیہ، قاہرہ ابن ماجہ ۵/۲۲۲ اور ۳/۸۲ صحیحہ دارسوق ۳/۱۶۱، انبی ۵/۱۷۵ طبع سوم المآثر، دار الفکر، ۲/۲۷۱ طبع المیزان۔

(۲) سنن نسائی ۱۰/۲۳۳، انبی ۵/۷۷، اہل ۵/۹۹، طبع المیزان، دار الفکر، ۲/۱۷۱، مصنف عبدالرزاق، ۱/۳۷۱ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، قاہرہ، ۲/۱۷۱، مصنف عبدالرزاق، ۱/۳۷۱، ۲/۱۷۱، ۳/۱۷۱، ۴/۱۷۱، ۵/۱۷۱، ۶/۱۷۱، ۷/۱۷۱، ۸/۱۷۱، ۹/۱۷۱، ۱۰/۱۷۱، ۱۱/۱۷۱، ۱۲/۱۷۱، ۱۳/۱۷۱، ۱۴/۱۷۱، ۱۵/۱۷۱، ۱۶/۱۷۱، ۱۷/۱۷۱، ۱۸/۱۷۱، ۱۹/۱۷۱، ۲۰/۱۷۱، ۲۱/۱۷۱، ۲۲/۱۷۱، ۲۳/۱۷۱، ۲۴/۱۷۱، ۲۵/۱۷۱، ۲۶/۱۷۱، ۲۷/۱۷۱، ۲۸/۱۷۱، ۲۹/۱۷۱، ۳۰/۱۷۱، ۳۱/۱۷۱، ۳۲/۱۷۱، ۳۳/۱۷۱، ۳۴/۱۷۱، ۳۵/۱۷۱، ۳۶/۱۷۱، ۳۷/۱۷۱، ۳۸/۱۷۱، ۳۹/۱۷۱، ۴۰/۱۷۱، ۴۱/۱۷۱، ۴۲/۱۷۱، ۴۳/۱۷۱، ۴۴/۱۷۱، ۴۵/۱۷۱، ۴۶/۱۷۱، ۴۷/۱۷۱، ۴۸/۱۷۱، ۴۹/۱۷۱، ۵۰/۱۷۱، ۵۱/۱۷۱، ۵۲/۱۷۱، ۵۳/۱۷۱، ۵۴/۱۷۱، ۵۵/۱۷۱، ۵۶/۱۷۱، ۵۷/۱۷۱، ۵۸/۱۷۱، ۵۹/۱۷۱، ۶۰/۱۷۱، ۶۱/۱۷۱، ۶۲/۱۷۱، ۶۳/۱۷۱، ۶۴/۱۷۱، ۶۵/۱۷۱، ۶۶/۱۷۱، ۶۷/۱۷۱، ۶۸/۱۷۱، ۶۹/۱۷۱، ۷۰/۱۷۱، ۷۱/۱۷۱، ۷۲/۱۷۱، ۷۳/۱۷۱، ۷۴/۱۷۱، ۷۵/۱۷۱، ۷۶/۱۷۱، ۷۷/۱۷۱، ۷۸/۱۷۱، ۷۹/۱۷۱، ۸۰/۱۷۱، ۸۱/۱۷۱، ۸۲/۱۷۱، ۸۳/۱۷۱، ۸۴/۱۷۱، ۸۵/۱۷۱، ۸۶/۱۷۱، ۸۷/۱۷۱، ۸۸/۱۷۱، ۸۹/۱۷۱، ۹۰/۱۷۱، ۹۱/۱۷۱، ۹۲/۱۷۱، ۹۳/۱۷۱، ۹۴/۱۷۱، ۹۵/۱۷۱، ۹۶/۱۷۱، ۹۷/۱۷۱، ۹۸/۱۷۱، ۹۹/۱۷۱، ۱۰۰/۱۷۱، ۱۰۱/۱۷۱، ۱۰۲/۱۷۱، ۱۰۳/۱۷۱، ۱۰۴/۱۷۱، ۱۰۵/۱۷۱، ۱۰۶/۱۷۱، ۱۰۷/۱۷۱، ۱۰۸/۱۷۱، ۱۰۹/۱۷۱، ۱۱۰/۱۷۱، ۱۱۱/۱۷۱، ۱۱۲/۱۷۱، ۱۱۳/۱۷۱، ۱۱۴/۱۷۱، ۱۱۵/۱۷۱، ۱۱۶/۱۷۱، ۱۱۷/۱۷۱، ۱۱۸/۱۷۱، ۱۱۹/۱۷۱، ۱۲۰/۱۷۱، ۱۲۱/۱۷۱، ۱۲۲/۱۷۱، ۱۲۳/۱۷۱، ۱۲۴/۱۷۱، ۱۲۵/۱۷۱، ۱۲۶/۱۷۱، ۱۲۷/۱۷۱، ۱۲۸/۱۷۱، ۱۲۹/۱۷۱، ۱۳۰/۱۷۱، ۱۳۱/۱۷۱، ۱۳۲/۱۷۱، ۱۳۳/۱۷۱، ۱۳۴/۱۷۱، ۱۳۵/۱۷۱، ۱۳۶/۱۷۱، ۱۳۷/۱۷۱، ۱۳۸/۱۷۱، ۱۳۹/۱۷۱، ۱۴۰/۱۷۱، ۱۴۱/۱۷۱، ۱۴۲/۱۷۱، ۱۴۳/۱۷۱، ۱۴۴/۱۷۱، ۱۴۵/۱۷۱، ۱۴۶/۱۷۱، ۱۴۷/۱۷۱، ۱۴۸/۱۷۱، ۱۴۹/۱۷۱، ۱۵۰/۱۷۱، ۱۵۱/۱۷۱، ۱۵۲/۱۷۱، ۱۵۳/۱۷۱، ۱۵۴/۱۷۱، ۱۵۵/۱۷۱، ۱۵۶/۱۷۱، ۱۵۷/۱۷۱، ۱۵۸/۱۷۱، ۱۵۹/۱۷۱، ۱۶۰/۱۷۱، ۱۶۱/۱۷۱، ۱۶۲/۱۷۱، ۱۶۳/۱۷۱، ۱۶۴/۱۷۱، ۱۶۵/۱۷۱، ۱۶۶/۱۷۱، ۱۶۷/۱۷۱، ۱۶۸/۱۷۱، ۱۶۹/۱۷۱، ۱۷۰/۱۷۱، ۱۷۱/۱۷۱، ۱۷۲/۱۷۱، ۱۷۳/۱۷۱، ۱۷۴/۱۷۱، ۱۷۵/۱۷۱، ۱۷۶/۱۷۱، ۱۷۷/۱۷۱، ۱۷۸/۱۷۱، ۱۷۹/۱۷۱، ۱۸۰/۱۷۱، ۱۸۱/۱۷۱، ۱۸۲/۱۷۱، ۱۸۳/۱۷۱، ۱۸۴/۱۷۱، ۱۸۵/۱۷۱، ۱۸۶/۱۷۱، ۱۸۷/۱۷۱، ۱۸۸/۱۷۱، ۱۸۹/۱۷۱، ۱۹۰/۱۷۱، ۱۹۱/۱۷۱، ۱۹۲/۱۷۱، ۱۹۳/۱۷۱، ۱۹۴/۱۷۱، ۱۹۵/۱۷۱، ۱۹۶/۱۷۱، ۱۹۷/۱۷۱، ۱۹۸/۱۷۱، ۱۹۹/۱۷۱، ۲۰۰/۱۷۱، ۲۰۱/۱۷۱، ۲۰۲/۱۷۱، ۲۰۳/۱۷۱، ۲۰۴/۱۷۱، ۲۰۵/۱۷۱، ۲۰۶/۱۷۱، ۲۰۷/۱۷۱، ۲۰۸/۱۷۱، ۲۰۹/۱۷۱، ۲۱۰/۱۷۱، ۲۱۱/۱۷۱، ۲۱۲/۱۷۱، ۲۱۳/۱۷۱، ۲۱۴/۱۷۱، ۲۱۵/۱۷۱، ۲۱۶/۱۷۱، ۲۱۷/۱۷۱، ۲۱۸/۱۷۱، ۲۱۹/۱۷۱، ۲۲۰/۱۷۱، ۲۲۱/۱۷۱، ۲۲۲/۱۷۱، ۲۲۳/۱۷۱، ۲۲۴/۱۷۱، ۲۲۵/۱۷۱، ۲۲۶/۱۷۱، ۲۲۷/۱۷۱، ۲۲۸/۱۷۱، ۲۲۹/۱۷۱، ۲۳۰/۱۷۱، ۲۳۱/۱۷۱، ۲۳۲/۱۷۱، ۲۳۳/۱۷۱، ۲۳۴/۱۷۱، ۲۳۵/۱۷۱، ۲۳۶/۱۷۱، ۲۳۷/۱۷۱، ۲۳۸/۱۷۱، ۲۳۹/۱۷۱، ۲۴۰/۱۷۱، ۲۴۱/۱۷۱، ۲۴۲/۱۷۱، ۲۴۳/۱۷۱، ۲۴۴/۱۷۱، ۲۴۵/۱۷۱، ۲۴۶/۱۷۱، ۲۴۷/۱۷۱، ۲۴۸/۱۷۱، ۲۴۹/۱۷۱، ۲۵۰/۱۷۱، ۲۵۱/۱۷۱، ۲۵۲/۱۷۱، ۲۵۳/۱۷۱، ۲۵۴/۱۷۱، ۲۵۵/۱۷۱، ۲۵۶/۱۷۱، ۲۵۷/۱۷۱، ۲۵۸/۱۷۱، ۲۵۹/۱۷۱، ۲۶۰/۱۷۱، ۲۶۱/۱۷۱، ۲۶۲/۱۷۱، ۲۶۳/۱۷۱، ۲۶۴/۱۷۱، ۲۶۵/۱۷۱، ۲۶۶/۱۷۱، ۲۶۷/۱۷۱، ۲۶۸/۱۷۱، ۲۶۹/۱۷۱، ۲۷۰/۱۷۱، ۲۷۱/۱۷۱، ۲۷۲/۱۷۱، ۲۷۳/۱۷۱، ۲۷۴/۱۷۱، ۲۷۵/۱۷۱، ۲۷۶/۱۷۱، ۲۷۷/۱۷۱، ۲۷۸/۱۷۱، ۲۷۹/۱۷۱، ۲۸۰/۱۷۱، ۲۸۱/۱۷۱، ۲۸۲/۱۷۱، ۲۸۳/۱۷۱، ۲۸۴/۱۷۱، ۲۸۵/۱۷۱، ۲۸۶/۱۷۱، ۲۸۷/۱۷۱، ۲۸۸/۱۷۱، ۲۸۹/۱۷۱، ۲۹۰/۱۷۱، ۲۹۱/۱۷۱، ۲۹۲/۱۷۱، ۲۹۳/۱۷۱، ۲۹۴/۱۷۱، ۲۹۵/۱۷۱، ۲۹۶/۱۷۱، ۲۹۷/۱۷۱، ۲۹۸/۱۷۱، ۲۹۹/۱۷۱، ۳۰۰/۱۷۱، ۳۰۱/۱۷۱، ۳۰۲/۱۷۱، ۳۰۳/۱۷۱، ۳۰۴/۱۷۱، ۳۰۵/۱۷۱، ۳۰۶/۱۷۱، ۳۰۷/۱۷۱، ۳۰۸/۱۷۱، ۳۰۹/۱۷۱، ۳۱۰/۱۷۱، ۳۱۱/۱۷۱، ۳۱۲/۱۷۱، ۳۱۳/۱۷۱، ۳۱۴/۱۷۱، ۳۱۵/۱۷۱، ۳۱۶/۱۷۱، ۳۱۷/۱۷۱، ۳۱۸/۱۷۱، ۳۱۹/۱۷۱، ۳۲۰/۱۷۱، ۳۲۱/۱۷۱، ۳۲۲/۱۷۱، ۳۲۳/۱۷۱، ۳۲۴/۱۷۱، ۳۲۵/۱۷۱، ۳۲۶/۱۷۱، ۳۲۷/۱۷۱، ۳۲۸/۱۷۱، ۳۲۹/۱۷۱، ۳۳۰/۱۷۱، ۳۳۱/۱۷۱، ۳۳۲/۱۷۱، ۳۳۳/۱۷۱، ۳۳۴/۱۷۱، ۳۳۵/۱۷۱، ۳۳۶/۱۷۱، ۳۳۷/۱۷۱، ۳۳۸/۱۷۱، ۳۳۹/۱۷۱، ۳۴۰/۱۷۱، ۳۴۱/۱۷۱، ۳۴۲/۱۷۱، ۳۴۳/۱۷۱، ۳۴۴/۱۷۱، ۳۴۵/۱۷۱، ۳۴۶/۱۷۱، ۳۴۷/۱۷۱، ۳۴۸/۱۷۱، ۳۴۹/۱۷۱، ۳۵۰/۱۷۱، ۳۵۱/۱۷۱، ۳۵۲/۱۷۱، ۳۵۳/۱۷۱، ۳۵۴/۱۷۱، ۳۵۵/۱۷۱، ۳۵۶/۱۷۱، ۳۵۷/۱۷۱، ۳۵۸/۱۷۱، ۳۵۹/۱۷۱، ۳۶۰/۱۷۱، ۳۶۱/۱۷۱، ۳۶۲/۱۷۱، ۳۶۳/۱۷۱، ۳۶۴/۱۷۱، ۳۶۵/۱۷۱، ۳۶۶/۱۷۱، ۳۶۷/۱۷۱، ۳۶۸/۱۷۱، ۳۶۹/۱۷۱، ۳۷۰/۱۷۱، ۳۷۱/۱۷۱، ۳۷۲/۱۷۱، ۳۷۳/۱۷۱، ۳۷۴/۱۷۱، ۳۷۵/۱۷۱، ۳۷۶/۱۷۱، ۳۷۷/۱۷۱، ۳۷۸/۱۷۱، ۳۷۹/۱۷۱، ۳۸۰/۱۷۱، ۳۸۱/۱۷۱، ۳۸۲/۱۷۱، ۳۸۳/۱۷۱، ۳۸۴/۱۷۱، ۳۸۵/۱۷۱، ۳۸۶/۱۷۱، ۳۸۷/۱۷۱، ۳۸۸/۱۷۱، ۳۸۹/۱۷۱، ۳۹۰/۱۷۱، ۳۹۱/۱۷۱، ۳۹۲/۱۷۱، ۳۹۳/۱۷۱، ۳۹۴/۱۷۱، ۳۹۵/۱۷۱، ۳۹۶/۱۷۱، ۳۹۷/۱۷۱، ۳۹۸/۱۷۱، ۳۹۹/۱۷۱، ۴۰۰/۱۷۱، ۴۰۱/۱۷۱، ۴۰۲/۱۷۱، ۴۰۳/۱۷۱، ۴۰۴/۱۷۱، ۴۰۵/۱۷۱، ۴۰۶/۱۷۱، ۴۰۷/۱۷۱، ۴۰۸/۱۷۱، ۴۰۹/۱۷۱، ۴۱۰/۱۷۱، ۴۱۱/۱۷۱، ۴۱۲/۱۷۱، ۴۱۳/۱۷۱، ۴۱۴/۱۷۱، ۴۱۵/۱۷۱، ۴۱۶/۱۷۱، ۴۱۷/۱۷۱، ۴۱۸/۱۷۱، ۴۱۹/۱۷۱، ۴۲۰/۱۷۱، ۴۲۱/۱۷۱، ۴۲۲/۱۷۱، ۴۲۳/۱۷۱، ۴۲۴/۱۷۱، ۴۲۵/۱۷۱، ۴۲۶/۱۷۱، ۴۲۷/۱۷۱، ۴۲۸/۱۷۱، ۴۲۹/۱۷۱، ۴۳۰/۱۷۱، ۴۳۱/۱۷۱، ۴۳۲/۱۷۱، ۴۳۳/۱۷۱، ۴۳۴/۱۷۱، ۴۳۵/۱۷۱، ۴۳۶/۱۷۱، ۴۳۷/۱۷۱، ۴۳۸/۱۷۱، ۴۳۹/۱۷۱، ۴۴۰/۱۷۱، ۴۴۱/۱۷۱، ۴۴۲/۱۷۱، ۴۴۳/۱۷۱، ۴۴۴/۱۷۱، ۴۴۵/۱۷۱، ۴۴۶/۱۷۱، ۴۴۷/۱۷۱، ۴۴۸/۱۷۱، ۴۴۹/۱۷۱، ۴۵۰/۱۷۱، ۴۵۱/۱۷۱، ۴۵۲/۱۷۱، ۴۵۳/۱۷۱، ۴۵۴/۱۷۱، ۴۵۵/۱۷۱، ۴۵۶/۱۷۱، ۴۵۷/۱۷۱، ۴۵۸/۱۷۱، ۴۵۹/۱۷۱، ۴۶۰/۱۷۱، ۴۶۱/۱۷۱، ۴۶۲/۱۷۱، ۴۶۳/۱۷۱، ۴۶۴/۱۷۱، ۴۶۵/۱۷۱، ۴۶۶/۱۷۱، ۴۶۷/۱۷۱، ۴۶۸/۱۷۱، ۴۶۹/۱۷۱، ۴۷۰/۱۷۱، ۴۷۱/۱۷۱، ۴۷۲/۱۷۱، ۴۷۳/۱۷۱، ۴۷۴/۱۷۱، ۴۷۵/۱۷۱، ۴۷۶/۱۷۱، ۴۷۷/۱۷۱، ۴۷۸/۱۷۱، ۴۷۹/۱۷۱، ۴۸۰/۱۷۱، ۴۸۱/۱۷۱، ۴۸۲/۱۷۱، ۴۸۳/۱۷۱، ۴۸۴/۱۷۱، ۴۸۵/۱۷۱، ۴۸۶/۱۷۱، ۴۸۷/۱۷۱، ۴۸۸/۱۷۱، ۴۸۹/۱۷۱، ۴۹۰/۱۷۱، ۴۹۱/۱۷۱، ۴۹۲/۱۷۱، ۴۹۳/۱۷۱، ۴۹۴/۱۷۱، ۴۹۵/۱۷۱، ۴۹۶/۱۷۱، ۴۹۷/۱۷۱، ۴۹۸/۱۷۱، ۴۹۹/۱۷۱، ۵۰۰/۱۷۱، ۵۰۱/۱۷۱، ۵۰۲/۱۷۱، ۵۰۳/۱۷۱، ۵۰۴/۱۷۱، ۵۰۵/۱۷۱، ۵۰۶/۱۷۱، ۵۰۷/۱۷۱، ۵۰۸/۱۷۱، ۵۰۹/۱۷۱، ۵۱۰/۱۷۱، ۵۱۱/۱۷۱، ۵۱۲/۱۷۱، ۵۱۳/۱۷۱، ۵۱۴/۱۷۱، ۵۱۵/۱۷۱، ۵۱۶/۱۷۱، ۵۱۷/۱۷۱، ۵۱۸/۱۷۱، ۵۱۹/۱۷۱، ۵۲۰/۱۷۱، ۵۲۱/۱۷۱، ۵۲۲/۱۷۱، ۵۲۳/۱۷۱، ۵۲۴/۱۷۱، ۵۲۵/۱۷۱، ۵۲۶/۱۷۱، ۵۲۷/۱۷۱، ۵۲۸/۱۷۱، ۵۲۹/۱۷۱، ۵۳۰/۱۷۱، ۵۳۱/۱۷۱، ۵۳۲/۱۷۱، ۵۳۳/۱۷۱، ۵۳۴/۱۷۱، ۵۳۵/۱۷۱، ۵۳۶/۱۷۱، ۵۳۷/۱۷۱، ۵۳۸/۱۷۱، ۵۳۹/۱۷۱، ۵۴۰/۱۷۱، ۵۴۱/۱۷۱، ۵۴۲/۱۷۱، ۵۴۳/۱۷۱، ۵۴۴/۱۷۱، ۵۴۵/۱۷۱، ۵۴۶/۱۷۱، ۵۴۷/۱۷۱، ۵۴۸/۱۷۱، ۵۴۹/۱۷۱، ۵۵۰/۱۷۱، ۵۵۱/۱۷۱، ۵۵۲/۱۷۱، ۵۵۳/۱۷۱، ۵۵۴/۱۷۱، ۵۵۵/۱۷۱، ۵۵۶/۱۷۱، ۵۵۷/۱۷۱، ۵۵۸/۱۷۱، ۵۵۹/۱۷۱، ۵۶۰/۱۷۱، ۵۶۱/۱۷۱، ۵۶۲/۱۷۱، ۵۶۳/۱۷۱، ۵۶۴/۱۷۱، ۵۶۵/۱۷۱، ۵۶۶/۱۷۱، ۵۶۷/۱۷۱، ۵۶۸/۱۷۱، ۵۶۹/۱۷۱، ۵۷۰/۱۷۱، ۵۷۱/۱۷۱، ۵۷۲/۱۷۱، ۵۷۳/۱۷۱، ۵۷۴/۱۷۱، ۵۷۵/۱۷۱، ۵۷۶/۱۷۱، ۵۷۷/۱۷۱، ۵۷۸/۱۷۱، ۵۷۹/۱۷۱، ۵۸۰/۱۷۱، ۵۸۱/۱۷۱، ۵۸۲/۱۷۱، ۵۸۳/۱۷۱، ۵۸۴/۱۷۱، ۵۸۵/۱۷۱، ۵۸۶/۱۷۱، ۵۸۷/۱۷۱، ۵۸۸/۱۷۱، ۵۸۹/۱۷۱، ۵۹۰/۱۷۱، ۵۹۱/۱۷۱، ۵۹۲/۱۷۱، ۵۹۳/۱۷۱، ۵۹۴/۱۷۱، ۵۹۵/۱۷۱، ۵۹۶/۱۷۱، ۵۹۷/۱۷۱، ۵۹۸/۱۷۱، ۵۹۹/۱۷۱، ۶۰۰/۱۷۱، ۶۰۱/۱۷۱، ۶۰۲/۱۷۱، ۶۰۳/۱۷۱، ۶۰۴/۱۷۱، ۶۰۵/۱۷۱، ۶۰۶/۱۷۱، ۶۰۷/۱۷۱، ۶۰۸/۱۷۱، ۶۰۹/۱۷۱، ۶۱۰/۱۷۱، ۶۱۱/۱۷۱، ۶۱۲/۱۷۱، ۶۱۳/۱۷۱، ۶۱۴/۱۷۱، ۶۱۵/۱۷۱، ۶۱۶/۱۷۱، ۶۱۷/۱۷۱، ۶۱۸/۱۷۱، ۶۱۹/۱۷۱، ۶۲۰/۱۷۱، ۶۲۱/۱۷۱، ۶۲۲/۱۷۱، ۶۲۳/۱۷۱، ۶۲۴/۱۷۱، ۶۲۵/۱۷۱، ۶۲۶/۱۷۱، ۶۲۷/۱۷۱، ۶۲۸/۱۷۱، ۶۲۹/۱۷۱، ۶۳۰/۱۷۱، ۶۳۱/۱۷۱، ۶۳۲/۱۷۱، ۶۳۳/۱۷۱، ۶۳۴/۱۷۱، ۶۳۵/۱۷۱، ۶۳۶/۱۷۱، ۶۳۷/۱۷۱، ۶۳۸/۱۷۱، ۶۳۹/۱۷۱، ۶۴۰/۱۷۱، ۶۴۱/۱۷۱، ۶۴۲/۱۷۱، ۶۴۳/۱۷۱، ۶۴۴/۱۷۱، ۶۴۵/۱۷۱، ۶۴۶/۱۷۱، ۶۴۷/۱۷۱، ۶۴۸/۱۷۱، ۶۴۹/۱۷۱، ۶۵۰/۱۷۱، ۶۵۱/۱۷۱، ۶۵۲/۱۷۱، ۶۵۳/۱۷۱، ۶۵۴/۱۷۱، ۶۵۵/۱۷۱، ۶۵۶/۱۷۱، ۶۵۷/۱۷۱، ۶۵۸/۱۷۱، ۶۵۹/۱۷۱، ۶۶۰/۱۷۱، ۶۶۱/۱۷۱، ۶۶۲/۱۷۱، ۶۶۳/۱۷۱، ۶۶۴/۱۷۱، ۶۶۵/۱۷۱، ۶۶۶/۱۷۱، ۶۶۷/۱۷۱، ۶۶۸/۱۷۱، ۶۶۹/۱۷۱، ۶۷۰/۱۷۱، ۶۷۱/۱۷۱، ۶۷۲/۱۷۱، ۶۷۳/۱۷۱، ۶۷۴/۱۷۱، ۶۷۵/۱۷۱، ۶۷۶/۱۷۱، ۶۷۷/۱۷۱، ۶۷۸/۱۷۱، ۶۷۹/۱۷۱، ۶۸۰/۱۷۱، ۶۸۱/۱۷۱، ۶۸۲/۱۷۱، ۶۸۳/۱۷۱، ۶۸۴/۱۷۱، ۶۸۵/۱۷۱، ۶۸۶/۱۷۱، ۶۸۷/۱۷۱، ۶۸۸/۱۷۱، ۶۸۹/۱۷۱، ۶۹۰/۱۷۱، ۶۹۱/۱۷۱، ۶۹۲/۱۷۱، ۶۹۳/۱۷۱، ۶۹۴/۱۷۱، ۶۹۵/۱۷۱، ۶۹۶/۱۷۱، ۶۹۷/۱۷۱، ۶۹۸/۱۷۱، ۶۹۹/۱۷۱، ۷۰۰/۱۷۱، ۷۰۱/۱۷۱، ۷۰۲/۱۷۱، ۷۰۳/۱۷۱، ۷۰۴/۱۷۱، ۷۰۵/۱۷۱، ۷۰۶/۱۷۱، ۷۰۷/۱۷۱، ۷۰۸/۱۷۱، ۷۰۹/۱



لائے تو انہوں نے مجھے: انت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شیطان کی سارگئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اُمّیں چھوڑ دو۔ پھر جب آپ ﷺ کو نیند نہ لگی تو میں نے آنکھوں سے دھار رو کر دیا تو وہ بول نکلیں۔

اور حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں مسافر کا توشہ

ہے (۱)۔

نبی نے اپنی سنن میں یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ حوات کا غزوہ پوری توجہ سے سنتے تھے، پھر جب صبح ہو جاتی تو آپ ان سے کہتے: ”اب حوات اپنی زبان بند کر کے صبح ہوتی“ (۲)۔

(۱) ”البناء زاد الواکب“ حضرت عمر ابن خطابؓ کے اس بڑی روایت کا نقل نے کی ہے (اسنن الکبریٰ ۶/۵ طبع مجلس دائرة المعارف العلمیہ دہند ۱۳۵۲ھ)۔

(۲) حضرت عمر بن خطابؓ سے ”یسمع ابی عطاء حوات“ کا نقل روایت کا نقل نے حوات ابن حنبل کے بڑے طور پر ان الفاظ میں کی ہے ”عرج مع عمرو بن الخطاب رضي الله عنه قال فسرنا لي ذكب ليهام ابو عبيد بن الجراح وعبد الرحمن بن عوف رضي الله عنهما، قال: فقال القوم: عطاء حوات! فدهم، فادوا، عطاء من شعر حوراء، فقال عمرو رضي الله عنه: دعوا لها عبد الله بن عباس من بيات فؤاده يعني من شعره قال: فمارت أهيهم حتى إذا كان السحر، فقال عمرو: ارفع لسانك يا حوات لقد أسمعوا“ (هم عمر بن خطاب کے ساتھ سفر پر غلے تو ہم ایک ایسے قافلے میں جس میں ابو عبیدہ بن الجراح، عبد الرحمن بن عوف تھے، راوی کہتے ہیں کہ وہ کہہ کرے حوات ہمیں غرانا ہے، تو انہوں نے اس سب کو ٹھٹھے سے، پھر وہ کہہ کر خراس کے اشعار کا، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ابو عبد اللہ کو پھوڑ دو کہ وہ اپنے سوروں کے ہوئے اشعار میں تو میں انہیں قسے سنا کر دیکھا ہوں کہ جب صبح ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسے غت پٹی میں بند کرو، کیونکہ صبح ہو گئی کہ دن چرے اس بڑے کو ان سرائی کی سرائی کی طرف منسوب کرے ہوئے بلکہ کسی تنقید کے ذکر کیا ہے (سنن بیہقی ۶/۵ طبع مجلس دائرة المعارف العلمیہ دہند ۱۳۵۲ھ) صاحب (۲۵۷)۔

ہے، اگر اسے انجمنی عورت سے سنا جائے تو شدید مکروہ ہے اور مالکیہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ اس کا سننا مروت کے منافی ہے، اور شافعیہ نے مکروہ کہے ہیں حدیث بیان کی ہے کہ اس میں غافل ہو جانا ہے اور امام احمد نے راستہ حدیث اس طرح بیان کی ہے کہ مجھے غزوہ بدر پسند نہیں، کیونکہ یہیں میں خدق پیدا کرتا ہے (۱)۔

۱۹۔ عبد اللہ بن جعفر عبد اللہ بن زید مغيرة بن محبوب۔ اسامہ بن زید۔ عمر بن حصین، معاویہ بن ابی سفیان، زید بن اسامہ، اصحابہ، ابن ربیع اور بعض صحابہ مثلاً ابو بکر خذل، ابن کے شاعر، ابو بکر عبد اللہ بن زید اور شافعیہ میں سے امام غزالی کا مسلک یہ ہے کہ غزوہ بدر ہے (۲)۔ اور ان لوگوں نے اس پر نص اور قیاس کے ذریعہ استدلال کیا ہے۔

نفس تو وہ حدیث ہے جو بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: ”دخل علي رسول الله ﷺ وعندي جاريتان ثمجان بضاء بعات، فاصطجع علي الفراش وحول وجهه، ودخل أبو بكر فالتهمني، وقال: مرمارة الشيطان عند النبي ﷺ، فاقبل عليه رسول الله ﷺ فقال: دعهما، فلما غفل عمرتهما فخرحتا“ (۳) (رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب کہ میرے پاس دو بچیوں جنک بعات کے متعلق غزوہ ثوئی سرری تھیں، تو رسول اللہ ﷺ ستر پر لیٹ گئے اور رخ پھیر لیا، اور حضرت ابو بکر تشریف

(۱) حاشیہ الدہلوی ۱/۶۶۳، اسی ۵/۵، اسی الخطاب ۳/۳۳۳۔

(۲) اسی ۵/۵، مصنف عبد الرزاق ۵/۱، احیاء علوم الدین ۲/۲۶۹۔

(۳) حدیث: ”دخل علي رسول الله ﷺ وعندي جاريتان بضاء...“ کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ سے کی ہے اور لفظ بخاری کے ہیں رفقہ امری ۲/۳۰۰ طبع انتقادی صحیح مسلم تحقیق محمد قزوینی عبد الرزاق ۲/۶۰۷ طبع مجلس تحقیق۔







غزوہ میں تشریف لے گئے، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ایک سیہ قلم لڑکی نے آکر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نہ رمان رکھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سام واپس لے آئے گا تو میں آپ کے سامنے وفہ جاؤں۔ غزوہ خندق میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”وہ لڑکی جو تم سے ملے اور تم سے ملے اور تم سے ملے۔“

یہ حدیث غائب شخص کی آمد پر مسرت کو مود کرنے کے لئے فقرہ خونی کے مہاج ہونے کی تصریح دیکھ ہے۔ فقرہ خونی درام ہونی تو اس کی نذر جائز نہ ہوتی اور رسول اللہ ﷺ اس کو اس کے پورا کرنے کی جائز نہ دیتے۔

اور حضرت عائشہؓ کی حدیث سے استدلال کیا گیا ہے: ”انھا انکح ذات قرابة لها من الانصار، فجاء رسول اللہ ﷺ فقال: اهدیتکم الفتاة؟ قالوا: نعم، قال: ارسلتم معها من یسیر؟ قالت لا لافقال رسول اللہ ﷺ: بن الانصار قوم فیہم غرل، فلو بعتمہا من یقول: انیساکم انیساکم، فحیا ما و حیا کم“ (۱) (انہوں نے اپنی ایک انصاری رشتہ دار بیٹی کی

= ہے (تخفہ الاحادیث ۱۰/۱۷۱، تاریخ کردہ المکتبہ الشریعہ، جامع الاصول ۱۸/۱۷۱، تاریخ کردہ المکتبہ الحدیثی ۳۹۲/۱۷۱)

(۱) حضرت عائشہؓ کی حدیث: ”انکح ذات قرابة لها.....“ کی روایت ابن ماجہ نے حضرت ابن عباسؓ سے ابن عباسؓ کی حفاظت میں کی ہے حافظ بیہقی نے الرواۃ میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح اور ابو الہریرہؓ کی وجہ سے مختلف ہے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ ابو الہریرہؓ نے ابن عباسؓ سے نہیں سنا ہے اور ابو حاتم نے ثابت کیا ہے کہ انہوں نے ابن عباسؓ کو دیکھا ہے اور امام بخاری نے اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے اپنی الفاظ روایت کیا ہے ”انھا رقت مراء لی رسول من الانصار، فقال لی اللہ یا عائشہ ما کان معکم یہو، فان الانصار یعجبہم اللہ“ (حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کی شادی ایک انصاری شخص سے کر کے اس کو اس کے پاس بھیج دیا، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی تفریح کا سامان نہ تھا، کیونکہ انصار کو تفریح پسند ہے) (سنن ابن ماجہ شریفی محمد بن عبد

ماریؓ نے نبی کریم ﷺ کو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو پوچھا کہ تم نے لڑکی کو بھیج دیا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بھیج دیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا اس کے ساتھ کسی فقرہ خونی کو بھیج دیا؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انصار کے یہاں غز خونی کا رواج ہے، تو اگر تم اس کے ساتھ کسی کو بھیج دیتے ہو یہ شعر گنگنا تو اچھا ہوتا: انیساکم انیساکم، فحیا ما و حیا کم، یہ روایت شادی کے موقع فقرہ خونی کی مباحث کو ثابت کرنے میں صریح ہے۔

اور حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث سے استدلال کیا گیا ہے، وہ فرماتی ہیں: ”سکت مع رسول اللہ ﷺ فی سفر وکان عبد اللہ بن رواحہ جید الحداء، وکان مع الرجال، وکان فحشۃ مع النساء، فقال النبی ﷺ لہن رواحۃ: حرک القوم، فاندفع برتجر، فبعہ أنحشۃ، فاعفت الابل، فقال النبی ﷺ لأنحشۃ: رویدک، رفقاً بالقواریر، بھی النساء“ (۱) (میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھی، اور عبد اللہ بن رواحہ عمدہ حدی خوان تھے، اور وہ مردوں کے ساتھ تھے، اور انہیں عورتوں کے ساتھ تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہ سے فرمایا کہ لوگوں کو حرکت دے، تو وہ رتجر یہ اشعار پڑھنے لگے، اور انہیں

= المہاجر ۱۱۲/۱۱۲، طبع عیسیٰ الخلیفی ۱۳۷۲ھ، طبع المہاجر ۲۲۵/۲۲۵، طبع الشریعہ)۔  
(۱) حدیث عائشہؓ: ”سکت مع رسول اللہ ﷺ فی سفر وکان عبد اللہ بن رواحہ جید الحداء.....“ کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں: ”کان رسول اللہ ﷺ فی بعض أسفارہ و غلام أسود یقال لہ أنحشۃ یحدو فقال لہ رسول اللہ ﷺ: یا أنحشۃ! رویدک مولا یا یقر ربیر“ (رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے اور انھوں نے ایک غلام حدی خوان کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انحشہ! گانا پڑھ کر دے اور انہیں کی رعایت کرتے ہوئے لوگوں کو چاروں) (فتح الباری ۱۰/۵۳۸، طبع الشریعہ، مجمع مسلم تحقیق محمد بن عبد المہاجر ۱۱۱/۱۱۱، طبع عیسیٰ الخلیفی ۱۳۷۲ھ، جامع الاصول ۱۸/۱۷۱، تاریخ کردہ المکتبہ الحدیثی ۳۹۲/۱۷۱)۔



نے بھی س کے اثبات میں پڑھنا شروع کیا تو اہل بیت چلنے لگے، چنانچہ نبی ﷺ نے جسد سے فرمایا کہ تم آگے نہ گادو، آگینوں یعنی عورتوں پر رحم رہا۔

در صاحب بن یزید سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ہم سفر حج میں تھے، ہرمکہ کی طرف جا رہے تھے تو عبدالرحمن نے راستہ سے لگ ہو کر رماح بن مغیرہ سے کہا کہ سے ابو حساس! ہمیں غریب پھونک دے، ”نصب“ کی اچھی نفوذ ہوئی کرتے تھے، اور ”نصب“ نفوذ کی ایک قسم ہے، تو رماح ان کو نفوذنا رہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں انہیں پکڑ کر فرمایا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ تو حضرت عبدالرحمنؓ نے فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ ہم اسے پسند کرتے ہیں اور اپنے سفر کو کم کرتے ہیں، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر نفوذ کی کرامی ہے تو قریش کے مشورہ اور بن خطاب بن مرہ اس کے شعار پر ہو (۱)۔

در حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ نفوذ سوار کے گوشہ میں سے ہے (۲)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس کو راحت پہنچانے کے لئے نفوذ ثوابی جائز ہے۔

در ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب حدیث ثوابی کا حکم دیتے کرتے تھے (۳)۔

در سنن ابی یوسف سے متعلق کلام کا سننا:

۲۳۔ کوئی بھی کلام خواہ موروں ہو جیسے شعر، یا غیہ موروں رنگ کے

(۱) صاحب بن یزید کے اثر کی روایت یحییٰ نے کی ہے در ابن حجر نے اسے الاحادیث میں بلا تخریج ذکر کیا ہے (سنن یحییٰ ۱۰/۲۲۳، مجلس دائرة المعارف العلمیہ بھد ۵۵۵/۱۳ ص ۱۱۳) صحابی یحییٰ صاحب (۵۰۲)۔

(۲) سنن یحییٰ ۱۸/۵، الحی ۵/۱۷۵۔

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۷۷۷، مخطوطہ استنبول۔

ساتھ پڑھا جانے والا ہو جیسے گانا یا بغیر حق پر گ کے، اس کا سننا ہی وقت جائز ہوگا جبکہ اس میں بے حیائی کی بات نہ ہو، کی کی جہوں نہ ہو۔ فقہ اس کے رسول اور صحابہ کے بارے میں غلط بیانی نہ ہو، ورنہ خاص عورت کی صفات پر مشتمل نہ ہو۔ مذکورہ بالا شیء میں سے کوئی چیز اگر کسی کلام میں ہوئی تو اس کو سننے والا سنا د میں کہے و لے کا ٹیک ہوگا (۱)۔

لیکن کفار اور اہل بدعت کی جو کرنا جائز ہے۔ شاعر رسول حسن بن ثابتؓ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے یہ آپ ﷺ کے علم میں لا کر کلام کی جو بیان کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اھجھم نو ھاجھم وجھیل معک“ (۲) (ن کی جو بیاں فرمایاں کی جوئی کا جواب، ہر بیکل تمہارے ساتھ ہیں)۔

موسب کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایسے اشعار پڑھے جاتے تھے کہ آپ ﷺ اس کو سنتے بھی تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے جب ابن ربیع کا قصیدہ ”نابت سعاد فقلبی الیوم متبول“ (سعاد مجھ کو آج تو متبول میں بے قرار ہے) بغور سامع فرمایا ہے جب کہ اس میں موسب موجود ہے (۳)۔

(۱) احیاء علوم الدین ۲/۲۸۲، اور حلیۃ القلوب الفوائد ۵/۵۲۳۔

”موسب“ ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں عورتوں کے بارے میں فحش و فحاشی کی گئی ہو اور وہ اشعار دلت انگیز ہوں، چنانچہ کہا جاتا ہے ”موسب اسے ہو بالمرأۃ“ جب کہ وہ اس عورت کے ساتھ فریاد اور محبت کا اظہار کرے (اصباح الحیر، انجم الوسیط، ماہ سب)۔

(۲) حدیث صحیحہ وجہیل معک، ان روایات بخاری و مسلم نے حضرت برادر بن حارث سے مرفوعاً کی ہے (المؤلا و المرحان ۵/۳۷۳، اشباح کردہ درۃ الافکار و المہکون ۵/۳۷۳، جامع الاصول ۵/۳۷۳، اشباح کردہ مکتبۃ المجلدات ۵/۳۷۳)۔

(۳) حدیث صحیحہ ۳/۳۷۳، صلوات اللہ و سلامہ علیہ (الی قصیدہ کعب بن زہیر) ”اللہ کی رحمتیں اور سلامتی آپ ﷺ پر ہیں کعب بن زہیر کا قصیدہ آپ نے خود سننا کہ ابن شاعر فرماتے ہیں کہ محمد ابن یحییٰ نے اس قصیدہ کو



## دوسری قسم

حیوانات کی آواز سننا:

۲۴- حیوانات کی آواز سننا جائز ہے۔ اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ خواہ یہ آوازیں بھدی ہوں جیسے گدھے، موہر وغیرہ کی آواز یا شیریں اور موزوں ہوں جیسے بھوں، قمریوں وغیرہ کی آوازیں۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ اس آوازوں کے سننے کو اس کے اچھے یا موزوں ہونے کی وجہ سے حرام کہنا بہت مشکل ہے تو ہلہل اور غیر تمام پرہیزوں کی آواز سننا حرام ہو یہی کا قول نہیں ہے (۱)۔

## تیسری قسم

جسارت کی آوازوں کا سننا:

۲۵- جسارت کی آوازیں جو خود بخود پیدا ہوں یا ہوا کے زور سے پیدا ہوں تو ان کے سننے کی حرمت کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔  
اور اگر انسانی فعل سے پیدا ہوں تو وہ دوسروں اور مرد و عورتوں سے ہوں کی جیسے لومار کے لوہے پر ہنوز مارنے کی آواز اور ہنسی کے آواز کی آواز وغیرہ، کسی کے زور یا آوازوں میں سے کسی آواز کا سننا حرام نہیں ہے۔

= ذکر کیا ہے مگر کوئی سند نہیں ذکر کی ہے اور دلائل ائمہ میں حاشہ تکفی نے سند متصل کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔ ابو عمر نے الاستیعاب میں ذکر کیا ہے کہ کعب بن زید رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مسلمان ہو کر حاضر ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی مسجد میں آپ کے پاس آکر انہوں نے یہ اشعار پڑھنے "لہات سعد قصی البوم مبول...." اور ابن حجر نے الامالیہ میں اس کا اس قصیدہ کو پڑھنا کر جس کا آغاز "لہات سعد" سے ہوتا ہے یہ تنقید ذکر کیا ہے راہدیر والہابیہ ۱۹۸۳ء ص ۲۷۲ طبع مطبعہ اسلام آباد ۱۳۵ھ الاستیعاب ص ۳۱۳-۳۱۴ طبع کردہ مکتبہ بہار مصر، الامالیہ فی معجز اصحاب ص ۲۹۵ طبع مکتبہ علمی بغداد۔

(۱) راجعہ علوم الدین صفحہ ۲۷۱ طبع مطبعہ مستحکم مکتبہ۔

یا یہ آواز انسانی فعل کے وسیع آلات سے پیدا ہوئی اور وہ موزوں اور دلنش ہوئی جس کو موسیقی کہا جاتا ہے، تو اس کی تقصیری منکورات ذیل ہے:

## اول- موسیقی کا سننا:

۲۶- موسیقی اور نغمہ حلال ہے اس کا سننا بھی حلال ہے، اور جو موسیقی اور نغمہ حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے کیونکہ موسیقی اور نغمہ حرمت دہنی نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ وہ دوسروں کو سننے کا ایک آلہ ہے، بے حیائی اور جھوٹ پر مشتمل اشعار پر تشنگ کرتے ہوئے امام غزالی کا مندرجہ ذیل قول بھی اس کی حرمت کی دلیل ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اشعار کا سننا حرام ہو گا خواہ نرم کے ساتھ ہو یا ہارم کے، اور سننے والا نادان سننے والے کا اثر یک ہو گا (۱)۔

ابن عابدین کا قول ہے کہ غصت میں آئے والی ہر بات مکروہ ہے اور اس کا سننا بھی مکروہ ہے (۲)۔

الف- دف اور اس جیسے بجائے جانے والے آلات کا سننا:  
۲۷- دف، بھانا اور اس کا سننا جائز ہے، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے، بلکہ اس میں قدرے تفصیل یہ ہے کہ یہ ٹاوی وغیرہ جو جگہ جائز ہے یہ صرف ٹاوی کے موقع پر (۱) اور اس میں پیشہ ہے کہ دف گھونٹھ وغیرہ سے خالی ہو یا یہ پیشہ نہیں ہے (۲) اس کی تفصیل (معارف) ص ۱۰۷ (۳) کی بحث میں آپ کو ملے گی۔

اور اس پر اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے جسے محمد بن حاطب نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رثا بن مالہ "فصل ما بین

(۱) راجعہ علوم الدین ص ۲۸۲ طبع مطبعہ الاستقامت مصر۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ص ۲۵۳ طبع مول برواق۔



استاذ

الحلال والحرام البدن والصوت في النكاح“ (۱) (نکاح میں  
دوب اور اطفال کے ذریعہ سے حایل و حرام میں فرق ہوتا ہے)۔

اور اس حدیث سے جس کو حضرت عائشہؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اعلوا هذا النكاح، واصرروا عليه بالفرہال" (۴) (اس نکاح کا اعلان کرو اور وہ بجاؤ۔)

اور اس روایت سے جس کو بیچ بہت معبود نے روایت کیا ہے۔ جو  
فرماتی ہیں: "دخل علي النبي ﷺ غداة بني علي، فجلس  
علي فراشي، وجوهرات يصرم بالثياب يملحن من قتل من  
آهاني يوم بدر، حتى قالت إحدىهن: ولينا بي يعلم ما في  
غده، فقال النبي ﷺ: لا تقولن هكذا وقولي كما كنت  
تقولن" (۳) (میری شب زفاف کی صبح رسول اللہ ﷺ میرے

( ) حدیث: "فصل ما ہیں الحلال...." کی روایت ترمذی، ابن سنی، ابن ماجہ اور حاکم نے مرفوعاً کی ہے حدیث کے الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ ترمذی نے فرید کہ محمد بن حاطب کی حدیث سن ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے اور وہی نے حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے (تختہ الاحوذ ۳/۲۰۸-۱۰) تاریخ کردہ مکتبہ المشقبہ سنن ابن ماجہ تصحیح محمد بن ابی سعید لمبانی ۱/۱۱ طبع عیسیٰ الخلی ۱۳۷۷ھ جامع الاصول ۱۱/۲۲۰ تاریخ کردہ مکتبہ النجفی ۱۳۷۷ھ المستدرک ۲/۸۳ تاریخ کردہ دارالکتب البحرانی۔

(۲) حدیث: ”اَعْلَمُوا هَذَا الْمَكَاحَ.....“ کی روایت ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ اور حافظہ بخاری نے زوائد میں ذکر کیا ہے کہ اس کی سند میں خالد بن ابی اسامہ ابو ایشم امدوی ہیں جن کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے بلکہ ابن حبان، حاکم اور ابوسعید الخدشی نے ان کو وضع کی طرف مسموم کیا ہے۔ سیر ابن ماجہ، تہذیب محمد بن ابی عبد اللہ ابی ابراہیم طبرانی، طبع عتیٰ کی کاپی

(۳) حدیث: رقیہ بنت محوٰذ جس میں انہوں نے کہا ہے: "دخل علی نبی ﷺ عداۃ نبی علی...." کی روایت بخاری سے رقیہ بنت محوٰذ من عفر او سے ان الفاظ میں کی ہے: "جاء النبی ﷺ یدخل حیث ینی علی فجدس علی فواشی کما جدسک مدی، فجعلت جویریات

یہاں تشریف لائے۔ میرے ستر پر تشریف فرما ہوئے، اس وقت چند  
پتیاں اف بجاری تھیں، درجنگ بدر میں جو میرے باپ و جدؑ شہید  
ہو گئے تھے ان پر اطباء غم کر رہی تھیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک  
نے کہا: کہ ہمارے ارمیں ایسے نبی موجود ہیں جو مستغنیٰ کی باتیں  
جانتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا نہ ہو جس طرح تم پہلے کہہ  
رہی تھیں (اس طرح ہو)۔

۲۸- مالکیہ، حنبلیہ اور شافعیہ میں سے امام حنفی نے انھوں کی تمام قسموں کو ذبح کے ساتھ ملحق کر دیا ہے جب تک ان کا استعوا کسی حرام بیوہ و غیب کے لئے نہ ہو (۱)۔

بعض فقہاء مثلاً امام غزالی نے طبلیچہ کا استثناء یہ ہے، یہ کہ وہ فاسق، منافقوں کے آلات میں سے ہے (۲)۔

حسب نے اس سے نگہری کو یک سرے پر مار کر بھانے کا اشتہار کیا ہے۔ ان عابدین فرماتے ہیں کہ اٹھارہ گھر کے لئے "شادیانہ" بھانہ چار نہیں، اور خیردار کرنے کے لئے اس کو بھانے میں کوئی حرج نہیں، اور مناسب ہے کہ غسل خانے کا بگل اور سحری کے لئے جگانے والے کے حوالہ جانے کا بھی یہی حکم ہو، پھر فرمایا کہ اسی سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ

لنا مضروب بالعدل و بعدین من قتل من آجانی یوم بدر، ۱۰ قات  
 حاصل، ولها ایی معلوم ما فی عدد، فضل ۱۰ عی عدد و قوی بعدی  
 کحت نقولین“ (جب میں اپنے خاوند کے یہاں بھیجی گئی تو نبی ﷺ  
 تشریف لائے اور میرے ستر پر اس طرح تشریف فرما ہوئے جیسے تم میرے  
 پاس بیٹھے ہوئے ہو، تو مجھ سے یہاں کی چند چیزیں دے بھا کر میرے آباء  
 و بعدوں میں جو شہداء و بہر ہیں ان پر تمہارا غم کرنے لگیں، یہاں تک کہ اس میں  
 سے ایک بے کہا کہ مجھ سے رحمان ایسے نبی ہیں جو آئندہ کی باتیں جانتے  
 ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو بیچوڑہ اور وی بات کہو جو کہہ رہی تھی)

(فتح المبارک ۲۰۲/۹ طبع المنیر)

(۱) حاشیہ الدنوتی ۳۳۹/۲ طبع در القلم حاشیہ کی جامعہ ۵، ۳۳۳، ۳۳۴۔

(۲) إحياء علوم الدين ۲/۲۸۲، تهذيب الحقائق شرح / مناقب ۶/ ۱۳ طبع  
دار المعرفه بیروت طبع ۱۳۹۲ هجری مطبوعه الامام۔



## اشتراک ۲۹-۳۱

اجازت کی ہے۔ اجازت دینے والوں میں سے عبد اللہ بن جعفر،  
عبد اللہ بن ربیع، شریح، سعید بن مسیب، عیسیٰ بن ابی ربیع، محمد بن  
شباب زہری اور عامر بن شامیل شعمی وغیرہ ہیں۔ (۱)

دوم- اصل آواز اور اس کی بازگشت کا سننا:

۳۱- قیام کے قبل کاتب کرنے والے پر یہ بات واضح ہو جاتی  
ہے کہ وہ لوگ سے کاعلم آواز سننے پر مرتب کرتے ہیں۔ آواز بازگشت  
کے سسے پر خفیہ کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کی ہے۔

”یہ بھی اس پر ظاہر ہوگا کہ خفیہ بازگشت کے سننے پر سننے کے  
انعام مرتب نہیں کرتے، چنانچہ اسوں نے مراست کی ہے کہ  
صدائے بازگشت سے آیت مجدد سننے پر حدود حیات و جب نہیں  
ہوتا ہے (۲)۔“



آلات لبو بذات خود حرم نہیں ہیں، بلکہ ان میں ہوکارا دہ کرنے کی وجہ  
سے وہ حرم ہوتے ہیں، خواہ یہ زادوں کے سننے والے کا ہویا ان کے  
ساتھ مشغول ہونے والے کا ہو، ”رہی بات اصافت (یعنی سوئی طرف  
مذکر کی اصافت) سے بھی سمجھ میں آتی ہے۔ کیا آپ نہیں، سمجھتے کہ نیت  
کے اختلاف کی وجہ سے اس آواز کا کبھی حال ہوتا ہے، ”رہی حرام۔  
”رضاء بھی ہے: الامور بمقتضاها، یعنی چیزوں کا حکم ان کے  
مقتصد کی بنیاد پر ہوتا ہے (۱)۔“

ب- ہانسری اور اس جیسے پھونک کر بجائے جانے والے  
آلات کا سننا:

۲۹- پھونک کر بجائے جانے والے آلات مثلاً ہانسری وغیرہ کو سننا  
مالکیہ سے جائز قرار دیا ہے، ”اور دوسرے لوگوں نے ممنوع کہا  
ہے (۲)۔“ ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نصرت ابن مسعود سے  
اس کے سننے کی مباحث نقل کی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی سند سے نصرت ابن  
مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ثامی میں تشریف لائے تو اس  
میں ہانسریاں اور دوسرے آلات لبو دیکھے تو ان سے منع نہیں فرمایا (۳)۔  
مالکیہ کے علاوہ دوسرے حضرات نے اس کو ممنوع قرار دیا ہے (۴)۔

۳۰- نانت سے جے آلات جو جیسے سارنگی، غیہ و کاسا، جوبور، ملاء  
کے، ایک ہر حال میں ممنوع ہے، خواہ ثامی کا موقع ہو یا کوئی دوسرا  
موقع (۵)۔ اہل مدینہ اور سب کے مؤمنین ملاء، سلف سے ان کی

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۲۳۳۔

(۲) خوالد سابق، الفتاویٰ الہدیہ ج ۵/۳۵۲ طبع بلاق۔

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/۲۱۳ مخطوطہ استانبول۔

(۴) کشف الفتاح ج ۵/۷۷، اسی المطالب ج ۳/۳۳۳، ۳۳۵، الفتاویٰ

الہدیہ ج ۵/۳۵۳۔

(۵) حامیہ الرسول ج ۳/۳۳۹ حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۳۵۳، اسی المطالب

ج ۳/۳۳۵، حاشیہ طہم الدین ج ۲/۲۸۲۔

(۱) نکل الاوطار ج ۸/۱۰۴ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع مکتبہ مجلس۔

(۲) مرآۃ المفاتیح حاشیہ طحاوی ج ۲/۲۱۲ طبع مکتبہ المدینہ۔



## استمتاع ۱-۳

مقدمات (۱)۔

بیوی سے لطف اندوز ہونے پر فقہاء کچھ احکام مرتب کرتے ہیں، مثلاً مہر کا مکمل ہونا اور اس کا مؤکد ہونا اور نفقہ۔ اس موضوع کی تفصیلات کے لئے (نکاح)، (مہر) اور (نفقہ) کی اصطلاحات دیکھی جائیں۔

## استمتاع

تعریف:

۱- استمتاع کا معنی تمتع کا مطلب رہا ہے "تمتع نفع الخ" ہے۔ کہا جاتا ہے: "استمتعت بکذا و تمتعت به" یعنی میں نے اس سے نفع حاصل کیا (۱)۔ فقہاء کا استعمال اس کے لغوی معنی سے ملحدہ نہیں ہے۔ فقہاء اس کا استعمال مرد کے اپنی بیوی سے لطف اندوز ہونے کے معنی میں کرتے ہیں (۲)۔

جمال حکم:

۲- مشرعت حالات میں اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ شیاؤں سے لطف اندوز ہونا جائز ہے، جیسے کہ بلی، مرغ، بلی، بلی کے، مرغی بیوی سے لطف اندوز ہونا، جبکہ اس جگہ کوئی مانع شرعی مثلاً ایس، ناس، مہر، حرام، فرض روئے نہ ہو، کوئی مانع شرعی ہو تو بلی حرام ہوگی (۳)۔

جنسی عورت سے لطف اندوز ہونا تو وہ لطف اندوزی کی جو بھی صورت ہو مثلاً: کھانا، چھونا، بوسہ لینا اور بلی کرنا تو یہ سب ممنوع ہیں۔ اس کا کرے والا حد کا مستحق ہے اگر اس نے راضی یا بغیر رضیہ کا مستحق ہے اگر اس نے راضی کے علاوہ کوئی اور صورت اختیار کی ہو، مثلاً بلی کے



(۱) المصباح المنیر، بلدان العرب، المعردات فی غریب القرآن۔

(۲) البدیع ۳۳۱، طبع الجدید۔

(۳) البدیع ۳۳۱، المدونۃ ۲۱۵، ۲۱۶، طبع عینی، المکتب، المہذب ۳۵۲۔

طبع عینی، المکتب، المہذب ۵۵۷، طبع مکتبہ المریض۔

(۱) البدیع ۵۱۹، المدونۃ ۲۱۳، المہذب ۳۳۲، مکتبہ ۵۵۸۔



مالک نے یہ صراحت کی ہے کہ دیکھنے سے بھی استمنا حاصل ہو جاتا ہے (۱)۔

چونکہ استمنا کے ذریعہ انزال کا حکم کبھی کبھی استمنا کے بغیر انزال جیسے جہات کا اتمام سے مختلف ہوتا ہے اس لیے مستفصل طور پر اس کی بحث کی گئی ہے۔

## استمنا

تعریف:

۱۔ "استمنا" استمنی کا مصدر ہے یعنی شرمینہ کو طلب کرنا۔  
وہ اصطلاح کے اعتبار سے بغیر جماع کے منی کو خارج کرنا استمنا کہلاتا ہے، خواہ حرام ہو جیسے شہوت کی وجہ سے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اس کو نکالنا، یا حرام نہ ہو مثلاً اپنی بیوی کے ہاتھ سے اثران منی کرنا (۲)۔

۲۔ "استمنا" انمنا اور انزال سے خاص ہے، کیونکہ یہ دونوں چیزیں بیداری کے بغیر مطلب کے بغیر بھی حاصل ہوتی ہیں۔ مگر استمنا کے سے ضروری ہے کہ اثران منی طلب کرے، بلا بیداری کی حالت میں کسی بھی ذریعہ سے منی نکالنے کی کوشش کرے، مگر استمنا مرد و عورت دونوں سے ہوتا ہے۔

استمنا کا تحقق ہو جاتا ہے اگرچہ کوئی حامل پایا جائے، چنانچہ ابن عابدین سے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس طرح مشت رفتی کرے کہ ہاتھ و رگہ تاسل کے درمیان کوئی ایسی چیز حامل ہو جو نافع حرارت ہو تو بھی گنہگار ہوگا۔ "اشر و بی علی الخفہ" میں ہے کہ اگر کسی عورت کو انزال کے ارادہ سے چمکایا خواہ کسی حامل کے ساتھ کیوں نہ ہو تو وہ مشت رفتی کے حکم میں داخل ہوگا اور مقصد صوم ہوگا، بلکہ شافعیہ اور

(۱) ترتیب القاموس (ج ۱) ابن عابدین ۱۰۰، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰،



۱۔ لے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیوی اور بامدی کے طاہرہ سے لطف مدد ہونے کی جارت نہیں دی بلکہ اس کو مقرر کیا ہے۔  
حنفیہ، شافعیہ، امام احمد کا ایک قول یہ ہے کہ وہ مکروہ تنزیہی ہے۔

ب۔ استمناء بالید (مشت زنی) اگر اس شہوت کو مستند کرنے کے لئے ہو جو حد سے بڑھی ہوئی ہو اور اس میں اس طرح غائب ہو کہ اس کے ہوتے ہوئے رہا کا خطرہ ہو تو یہ جملہ جائز ہے بلکہ اس کو اسب بھی نہ سہا ہے کیونکہ اس کا یہ فعل اس ممنوعات میں سے ہوگا جو ضرورت کی وجہ سے مہربان ہو جاتی ہیں۔ ”احف الصدورین“ (دو نصاب دو چیزوں میں سے ملنے نقصان دہ چیز) کے کتاب کے قبیل سے ہوگا۔

امام احمد کا ایک دوسرا قول یہ ہے کہ اگر چہ زنا کا خوف ہو پھر بھی حرم ہے۔ کیونکہ اس کا بدل بصورت روزہ موجود ہے۔ اور اسی طرح اسلام کا ہو جانا غلبہ شہوت کو ختم کرنے والا ہے۔

مالکیہ کی عبارتوں سے دونوں رجحان معلوم ہوتے ہیں: ضرورت کی وجہ سے جواز، اور بدل یعنی روزہ کے پائے جانے کی وجہ سے حرمت (۱)۔

حنفیہ میں سے ابن عابدین نے یہ صراحت کی ہے کہ زنا سے خدشہ حاصل کرنے کی، اگر اس کے علاوہ کوئی صورت نہ ہو تو یہ واجب ہے (۲)۔

(۱) ابن عابدین ۱۰۰۴، الحنفی ۲۳۱، طحاوی ۲۰۱، شرح البیہق ۳۱۴، البیہق ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱



کثر تادمہ کی یہی رائے ہے، ان میں سے بیشتر لوگوں نے اس کو قطعیت سے بیان کیا ہے (۱)۔

”کسی شخص کو اپنے صلب (ریڑھ کی پدی) سے منی منتقل ہونے کا احساس ہو تو اس نے اپنی شرمگاہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا، اس وقت کچھ بھی خارج نہ ہوا اور نہ اس کے بعد منی کے خروج کا ہی طرح علم ہوا تو تمام ماء کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں، یونکہ نبی ﷺ نے وجوب غسل کو منی نکلتی پر نہ پر معلق فرمایا ہے (۲)۔

امام احمد کی مشہور روایت یہ ہے کہ اس صورت میں بھی غسل واجب ہوگا، کیونکہ منی کا وہاں سے ہوا متصور نہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ جنابت و حقیقت یہی ہے، یعنی منی کا اپنی جگہ سے منتقل ہونا، اور وہ پدید آئے، اور اس وجہ سے بھی کہ وجوب غسل میں شہوت کا لحاظ ہوتا ہے، ورنہ کے پنی جگہ سے منتقل ہو۔ میں شہوت پانی فی، لہذا یہ ایسا ہی

(۱) الہندیہ ۱/۳، الہدوی ۱/۶۶، المجموع ۳/۹۴، الاصاب ۱/۲۲۸ اور اس کے مائل کے صفحات۔

(۲) بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے واسطے سے ایک واقعہ ذکر کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”مخرجت مع رسول اللہ ﷺ إلى قباء حتى إذا كنا في بني سالم، قال رسول اللہ ﷺ: هل باب عیان (ہی مائیک) فصرخ به فخرج يجر لزامه فقال رسول اللہ ﷺ: لمجئنا الرجل، فقال عیان، يا رسول اللہ! ولدت بوجع بعد حمل من امرأته ولم يمس، ماذا عليه؟ قال رسول اللہ ﷺ: إنما الماء من الماء“ (یہی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبا کی طرف گیا یہاں تک کہ جب ہم قبیلہ بنو سالم میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے غبار رابن مائیک کے دروازہ پر ٹھہر کر انہیں آواز دی کہ وہ اپنی لنگی کو زمین سے کھینچتے ہوئے لکھتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے اس شخص کو عجلت میں ڈال دیا، تو عثمان نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے طہمت کرنے میں جدی کی ہو اور نزل ہو تو اس پر کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی تو پانی سے ہوتا ہے، یہی غسل ازال ہوئے سے واجب ہوتا ہے (جامع الاصول فی احادیثیہ الرسول ۲/۲۷۱-۲۷۲، مجمع کردہ مکتبہ المجلد فی صلب العرب ۱/۸۰، طبع مطبعہ دارالماہون ۱۳۵۷ھ)۔

ہے جیسے منی خارج ہوتی ہو۔

اور اگر شہوت بخندی ہوتی پھر اور اس ہو تو تمام ابوحنیفہ، امام محمد، ثانیہ، حنابلہ اور مالکیہ میں سے صلیغ اور بن موز کے نزدیک غسل واجب ہوگا۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ غسل واجب نہ ہوگا، اس کا مضبوط ثابت جائے گا، مالکیہ میں سے ابن القاسم کا یہی قول ہے کہ اس سے تعلق مسیل کے لئے دیکھئے: ”غسل“ کی اصطلاح۔

### اخراج منی سے عورت کا غسل کرنا:

۷- استمنا کی وجہ سے عورت کو اگر انزال ہو جائے تو اس پر بھی غسل واجب ہو جائے گا، خواہ استمنا کسی بھی طریقہ سے ہو، اور انزال سے مراد یہ ہے کہ منی اس کی شرمگاہ میں اس جگہ تک پہنچ جائے جسے وہ بوقت استمنا، حوائی ہے، اور یہ وجہ ہے جو تشاء حاجت کے وقت اس کے بیٹھ پر کھل جاتا ہے۔ حنفی کی ظاہر روایت بھی یہی ہے۔ ثانیہ، حنابلہ اور مالکیہ (سند) کے علاوہ ہرے مالکیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ سند نے کہا کہ عورت سے منی کا ظاہر ہونا شرط نہیں بلکہ مکمل منی سے اس کا جد ابوعامی غسل کو واجب کر دیتا ہے، اس لئے کہ عورت کی منی عموماً رحم کی طرف لوٹ جاتی ہے (۲)۔

روزہ پر اشراج منی کا اثر:

۸- مالکیہ، ثانیہ، حنابلہ (۳) اور عام حنفیہ کی رائے کے مطابق

(۱) الہندیہ ۱/۳، الہدوی ۱/۶۶، المجموع ۳/۹۴، الاصاب ۱/۲۲۸ اور اس کے مائل کے صفحات۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۸۰، الہدوی ۱/۶۶، المجموع ۳/۹۴، الاصاب ۱/۲۲۸ اور اس کے مائل کے صفحات۔

(۳) الشرح المختصر ۱/۷۰، الہدوی ۱/۶۶، المجموع ۳/۹۴، الاصاب ۱/۲۲۸ اور اس کے مائل کے صفحات۔



مشت زنی سے روزہ باطل ہو جاتا ہے (۱) کیونکہ مرد کا اپنی شرمگاہ کو عورت کی شرمگاہ میں صرف داخل کرنا جو بغیر نزل کے ہو مفید صوم ہے تو شہوت کے ساتھ نزل کا ہونا توہر رجبہ اولی مفید صوم ہوگا۔ حنفیہ میں سے ابو بکر بن عوف و ابو القاسم کا مسلک ہے کہ اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا، یہ نکتہ جرح نہ صورت پایا گیا اور نہ معنی (۲)۔

حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک روزہ باطل ہونے کے باوجود کفارہ واجب نہ ہوگا۔ مالکیہ کے نزدیک بھی معتد قول کے برخلاف دوسرا قول یہی ہے، اور حنابلہ کا ایک قول بھی یہی ہے، اس لئے کہ یہ جماع کے بغیر روزہ توڑنا ہے اور اس لئے بھی کہ اس صورت میں وجوب کفارہ کے سے نہ کوئی نص ہے ورنہ جہاں ہے۔

مالکیہ کا معتد قول یہ ہے کہ تضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔ امام احمد کی ایک روایت یہی ہے۔ شافعیہ میں سے راہی کی روایت کا عموم بھی یہی بتاتا ہے، اور طبری نے ہر طرف سے جو بات نقل کی ہے اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس چیز سے کفارہ واجب ہو جس کے ذریعہ روزہ توڑنے سے انسان دوبارہ ہوتا ہے۔ وجوب کفارہ کی دلیل یہ ہے کہ اس نے نزل کے لئے سبب اختیار کیا، لہذا یہ جہاں کے ذریعہ نزل کے شاپ ہو (۳)۔

۹- اگر دیکھنے کی وجہ سے نفل کا شرم من ہو جائے تو مالکیہ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے، خواہ درپردہ دیکھا ہو یا ایک ہی بار، اور جیسے سے اس کا ہو جانا اس کی عادت ہو یا نہ ہو۔ حنابلہ بھی دیکھنے کے ذریعہ

اخراج منی کو روزہ کے لئے مفید مانتے ہیں بشرطیکہ بار بار دیکھا ہو اور بار بار دیکھنے سے اخراج منی شافعیہ کے ایک قول کے مطابق بھی مفید صوم ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر دیکھنے سے اس کا ہو جانا اس کی عادت ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ "القول" میں ہے کہ اگر اس کو انتقال منی کا احساس ہو پھر بھی نظر جمائے رہا تو روزہ جا رہا ہے گا۔

حنفیہ کا قول یہ ہے کہ اس سے روزہ مطلقاً نہیں ٹوٹتا۔ شافعیہ کا معتد قول یہی ہے۔ اس میں مالکیہ کے مدد دہی کے ایک کفارہ واجب نہ ہوگا، لیکن مالکیہ کے درمیان اس حالات کے بارے میں قدر اختلاف ہے جن میں کفارہ واجب ہوتا ہے۔

اگر کسی نے بار بار دیکھا اور دیکھنے کی وجہ سے نزل کا ہونا اس کی عادت ہو یا اس کی دلوں حائضہ ہوں تو اس پر بالیقین کفارہ واجب ہو یا۔

۱۰- اگر نزل کا نہ ہونا اس کی عادت ہو تو رد قول ہیں: نظر جمائے بغیر جنس، کچھ جیسا ہو تو "مدونہ" میں دن لقاح کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ کفارہ واجب نہ ہوگا، "تاسی" نے کہا ہے کہ صرف ایک دفعہ دیکھنے سے ہی نزل ہو جائے تو بھی کفارہ دے گا (۱)۔

۱۰- حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ کے ہر ایک غور و فکر کے ذریعہ استمنا کا حکم روزہ کے باطل ہونے یا نہ ہونے اور کفارہ کے لازم ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں دیکھنے کے ذریعہ متما کے حکم سے مختلف نہیں ہے۔

ابو حفص برکی کے مدد مو تمام حنابلہ نے کہا کہ غور و فکر کے ذریعہ نزل کا ہو جانا مفید صوم نہیں ہے، اس سے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "عنی لأمني ما حدثت به أنفسها ما لم تعمل أو

= ۲۲/۱ مفتی الحاج ابراہیم رحمہ اللہ، ۲۲/۱، انجمنی و المشرع الکبیر ۲۲/۱، اکالہ ۲۷۷ ص

(۱) الفریضی، ۲۳/۱، المند یہ ۲۰۵، الفحیہ ۲۰۸۔

(۲) شرح السناریہ المشرع القدیر ۲۳/۱، المند یہ ۲۰۵۔

(۳) المجموع ۲۲/۱ مفتی الحاج ابراہیم رحمہ اللہ، ۲۲/۱، المشرع الکبیر ۲۲/۱، انجمنی و المشرع ۲۲/۱، ۵۰۳، ۵۰۷۔

(۱) الفریضی، ۲۳/۱، المشرع الکبیر ۲۳/۱، الفحیہ ۲۰۵، ۲۰۷، شرح ص ۵۰۔  
۱۷۹، المدون علی الدرر ۲۳/۱، مفتی الحاج ابراہیم رحمہ اللہ، ۲۳/۱، شرح اروض ۲۳/۱، انجمنی و المشرع الکبیر ۲۳/۱، ۵۰۳۔











### ۱-۳-۴-۵

لئے مہلت، یہی کی شرط لگانا، جیسا کہ خیاء شرط میں ہوتا ہے، اور  
 خریدار کا یہ شرط لگانا کہ فروخت کرنے والا اس کو قیمت کی ادائیگی کے  
 لئے متعین مدت کی مہلت دے۔ فقہاء نے اس کا رد کرتا ہے، لیکن

تیسری قسم: دو احتمال جو احساں کے قبیل سے ہے، جیسے درپوش  
کاپیوں کی ادائیگی میں صاحب دین سے مہلت طلب کرنا، اور  
جیسے عاریت پر لینے والے کا عاریت پر لی ہوئی چیز کی ہتھی میں  
عاریت پر لینے والے سے مہلت طلب کرنا۔ فقہاء و ائمہ الہدٰی  
مسائل کا ترتیب مقدم میں اہل کفر و فساد کے مقابلہ میں یہ ہے۔

ب- تا جابر و مقابل:

جن حقوق میں شارع نے یہ شرط لگائی ہے کہ انہیں فوری طور پر "ایا جائے یا اسی مجلس میں" ایسا جائے، اس میں مہلت طلب کرنا ناجائز و استہمال میں آتا ہے، مثلاً بیع صرف میں عائدین میں سے کسی ایک یا دوسرے سے بدل کی ادائیگی میں مہلت طلب کرنا (۲)، اور شریہ دھڑا سخت کرنے والے سے بیع مسلم کے رہاں لہاں کی ادائیگی میں مہلت جہا (۳)، جیسا کہ بیع مسلم کے بیان میں مذکور ہے۔

۳۔ استہمال لی ایک صورت وہ ہے جو حق کو ساقط کر دیتی ہے، مثلاً شیعہ کا مطالبہ شفعہ کے لئے طریقہ ارے مہلت غلبہ کیا (۴)، جیسا کہ کتب فقہ کے باب شفعہ میں مذکور ہے، ورنہ باطلہ بی بی کا باطلہ ہونے پر اس بات کے اظہار میں مہلت غلبہ کیا کہ وہ بے شوہر کے ساتھ

(۱) اللہ تعالیٰ کے قول: "فَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُظُمْنَ إِلَىٰ مَسْرُوعَةٍ" (تفسیر کے سلسلہ میں دیکھئے تفسیر اقرطبی، ص ۲۸۰)۔

(۲) مفتی محمد رفیع

(۳)  $\frac{1}{2} \log 2$

(۳) این ماده از ۲۰/۲۰۱۰

## استعمال

محرّب

۱۔ مہبت طلب کرنے کو لغت میں استعمال کیا جاتا ہے، اور معنات  
 "ہشتی و رتا خیر کرنے کے معنی میں ہے (۱)۔  
 فقہاء استعمال کا استعمال اسی لغوی معنی میں کرتے ہیں (۲)۔

### سنتھال کا حکم:

۲- بہت ٹھپ سا بھی جا رہا ہے، ”بھئی، خاں۔

سب-چارز تہاں:

اس کی پھر تشریح:

پہلے قسم: اثبات حق کے لئے مہلت لیا، جیسے مدعی کا کافی سے  
کو واپس کرے کے سے یہ حساب پر نظر ثانی کرے کے لئے مہلت  
دینا وغیرہ۔ فقہاء سے اس کی تفصیل کتاب المدعی میں بیان کی  
ہے (۳۷)۔

دہری قسم: حقوق میں شرط کے طور پر آئے، ملاقاتی، جیسے  
شری مندرجہ تحت کرے، لوں میں سے ہی ایک کا غور و فکر کرنے کے

( ) تسمی العربیہ: (۱)۔

(۲) حاشیہ نمبر ۱۷۲ طبعی المانی مجلس۔

(۳) کسی الطالب سر ۲۰۶ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، حاشیہ فکیوئی سر ۳۳۷ طبع



## استعمال ۳-۵، استنبابہ

کا، اگر ان جواب میں آیا ہے جن کی طرف حالات کے راز کرتے  
وقت ہم نے اشارہ کر دیا ہے۔

۱۔ ان جیسے حالات میں حق باطل ہو جاتا ہے جن کی طرف ہم نے  
فقر ونبہ (۳) میں اشارہ کر دیا ہے۔

## استنبابہ

، کہنے: "ابا بت"۔



رہنا چاہتی ہے یا اس سے علیحدہ ہونا چاہتی ہے (۱)، جیسا کہ خفیہ کے  
یہاں خیال پر بحث کی بحث میں مذکور ہے۔

## استعمال میں دی گئی مہمت کی مدت:

۴۔ مہمت کی مدت یا تو شریعت کی جانب سے متعین ہوئی یا اس کی  
پابندی کی جائے گی جیسے نامہ کو ایک سال کی مہلت دینا، جیسا کہ  
حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔ یا  
شریعت کی جانب سے متعین نہ ہوئی بلکہ قاضی کے فیصلہ پر چھوڑ دی  
گئی ہوگی جیسے مدعی کو کوہ پیش کرنے کے لئے مہلت دینا، اور بیوی کو  
مہر پر قبضہ کر لینے کے بعد اپنے آپ کو شوہر کے حوالہ کرے کے لئے  
تین ہر مہمت دینا، وہ اپنی صفائی کرتے ہوئے رشومہ کی خدمت میں حاضر  
ہوے کے سے تیار ہو سکتے، یا وہ مہلت فریقین کے درمیان طے پائی  
ہوگی، جیسے صاحب دین کا دیوں کو دین کی دہائی میں مہلت دینا۔  
دیکھئے: اصطلاح (۱، ج ۱)۔

مہمت طلب کرنے والے کی درخواست قبول کرنے کا حکم:  
۵۔ لف۔ اثبات حق کے لئے مہمت طلب کرنے پر مہلت دینا، اور  
اسی حق کا مطالبہ کرتے وقت مہمت طلب کرے پر مہلت دینا، اور  
عقود میں بطور شرط دئے ہوئے استعمال پر مہلت دینا، واجب ہے۔  
ب۔ جب کبھی مہمت دینا تمہارے قبیل سے ہو تو اس وقت  
مہمت دینا مستحب ہوگا (۲)۔

ج۔ ان حقوق میں شریعت سے نورا یا مجلس ہی میں ۱۰ سال لازم  
قراردیا ہے اس میں مہمت دینا حرام ہے، کیونکہ ان حقوق میں مہمت  
دینے سے ان کو باطل کرنا لازم آئے گا، جیسا کہ فقہاء نے اس حرمت

اس کا ذکر ۲۳۹۸ء

۲۔ الاقبار ۳۳۵، ۵، ۱۹۸، ۱۹۹ء



اس کی طرف جھکتا ہے، اور استناد کے متعلقہ الفاظ میں سے ایک لفظ ”انکاء“ (ٹیک لگانا) ہے۔ ابو البقاء نے، کر کیا ہے کہ ”استناد علی الشی“ کا معنی کی چیز پر خاص طور سے پیچھے سے ٹیک لگانا ہے۔ اسوں نے کہا کہ ”انکاء، استناد“ سے عام ہے اس سے کہ ”انکاء“ کے معنی مطلقاً ٹیک لگانا ہے۔ خود وہ کی بھی چیز سے ہو اور کی جانب سے ہو، اور ”استناد“ پشت سے ٹیک لگانا ہے (۱) لعل کی کی کتاب میں ہم کو یہ قیہ میں ملی۔

## استناد

تعریف:

۱- لعل کے شمار سے ”استناد“ استناد کا مصدر ہے، اس کی صل ”سند“ ہے۔ جب آپ کی شئی کی طرف مائل ہوں اور اس پر متناہ کریں تو یہ موقع پر نہ جاتا ہے: ”سندت الی الشی“، ”استندت الیہ“ اور ”استندت الیہ“۔

ور اسی سے ”سند“ اس سامان کو کہتے ہیں جس پر آپ ٹیک لگائیں، ”استند الی فلان“ کا معنی ہے: مدد طلب کرنے میں فلاں کا سپہ راہی (۲)۔

اصطلاح میں استناد کے تین معانی ہیں:

۱- استناد کسی: وہ یہ ہے کہ اس کی شئی پر ٹیک لگاتے ہوئے اس پر جھک جائے، اس معنی کے اعتبار سے استناد لغوی معنی کے مطابق ہے۔ دوم: کسی چیز سے استدلال کرنا۔

سوم: زمانہ حال میں کسی حکم کا اس طرح ثابت ہونا کہ نہ مانع ہو اس کا اثر پہنچے۔ دوسرے وقت سے استناد کو استناد معنوی ماما جاتا ہے۔

پہلی بحث

استناد حسی:

۲- استناد الی الشی اس معنی کے اعتبار سے کسی شئی پر ٹیک لگانا

اول: نماز میں ٹیک لگانے کے احکام:

الف فرض نماز میں ٹیک لگانا:

۳- جو شخص بذات خود بغیر کسی سہارے کے کھڑے ہونے پر قادر ہو اس کے لئے کسی دیوار یا ستون پر فرض نماز میں ٹیک لگانے کے بارے میں فقہاء کی تین را میں ہیں:

پہلی راے: حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ نے اس کو منسوخ کہا ہے۔ ثانیہ: بھی ایک قول یہی ہے۔ س لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص کسی لاشی یا دیوار وغیرہ پر اس طرح ٹیک لگائے کہ سر سہارہ قائم کر دیا جائے تو وہ گر جائے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

بطور استدلال ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ فرض نماز کا ایک رکن قیام ہے، اور جب کوئی شخص کسی شئی پر اس طرح ٹیک لگائے کہ سر وہ اس کے پیچھے سے ہٹ جائے تو وہ گر جائے، تو ایسا شخص کھڑے ہونے والا نہیں ماما جاتا۔

اور اگر اس کے سہارے وہی چیز کے ہٹا لینے کے بعد وہ شخص نہ گرے تو ان فقہاء کے یہ ایک یہ فعل مکروہ ہے۔ حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ نے اس کی صراحت کی ہے۔ چنانچہ حلی نے شرح منیہ میں کہا کہ ایسا



لئے ٹیک لگانا جائز ہے (۱)۔ یمن نیا یہ شخص سے قیام کی فرضیت  
ساتھ ہو جائے لی اور اس کے لئے بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہو جائے گا،  
حالانکہ وہ ٹیک کا کرکھڑے ہونے پر قادر ہے؟  
اس سلسلہ میں فتاویٰ و تراجم کی اور میں ہیں:

ایک رائے یہ ہے کہ اس حالت میں بھی قیام واجب ہوگا اور بیٹھ کر  
اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ حنفیہ کا صحیح قول کے مطابق یہی مذہب ہے  
اور حنبلیہ کا بھی مذہب یہی ہے۔ مالکیہ کا قول مرجوح بھی یہی ہے  
جس کو ابن شمس اور ابن حاسب نے اختیار کیا ہے۔

حنفیہ میں سے شارح منیہ نے کہا کہ کوئی نماز لاٹھی یا خادم سے  
ٹیک لگا کر قیام پر قادر ہو تو حلوائی نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ اس کے  
لئے ٹیک لگا کر قیام کرنا ضروری ہے۔

دوسری رائے جو مالکیہ کے نزدیک مقدم، حنفیہ کے قول صحیح کے  
بالمقابل اور مذہب شافعیہ کا متفقہ ہے (جیسا کہ گذر) یہ ہے کہ یہی  
حالت میں قیام کی فرضیت اس سے ساتھ ہو جائے گی اور بیٹھ کر اس کی  
نماز جائز ہوگی۔ دن رشد سے نقل کرتے ہوئے خطاب نے کہا کہ  
جب قیام اس سے ساتھ ہو گیا اور بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو گیا تو اس  
کے لئے اب قیام سے نقل ہو گیا، لہذا فقہی مذاہب کی طرح اس نماز  
میں بھی ٹیک لگانا جائز ہوگا، اور ٹیک لگا کر قیام کرنا افضل ہے۔

مالکیہ نے ٹیک لگا کر جو ارمار کے سے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کا  
سہارا کوئی حائضہ عورت یا جنسی شخص نہ ہو، لہذا اگر ان دونوں میں سے  
کسی ایک کا سہارا لے کر اس نے نماز پڑھی تو وقت کے اندر اندر نماز  
درجہ ۱ کے (۲) وقت سے مراد پورا وقت ہے، صرف مستحب وقت  
نہیں۔

- (۱) المجموع ۲۵۹ ص ۲ طبع المکرمہ  
(۲) الشرح المکرمہ مع حاشیہ المدنی ۲/۲۵۷، المروق مع حاشیہ سہب جلیل  
۳۴ ص ۳۳ شرح منیہ المصلیٰ ص ۲۶۲، کتاب الفقہ ص ۹۸ ص ۳۴

رنا بلا اتفاق (مرحفیہ کا اتفاق مراد ہے) عمروہ ہے، یونکہ اس میں  
بے و بی اور ظہر ظہر ہے۔ حنبلیہ میں سے ابن بنی تغلب نے عمروہ  
ہونے کی وجہ سے بیابان ہے کہ کسی شئی کی طرف ٹیک لگانے سے  
قیام کی مشقت ختم ہو جاتی ہے۔

دوسری رائے: شافعیہ کا قول جو اس کے نزدیک مقدم ہے یہ ہے کہ  
ٹیک لگا کر کھڑے ہونے والے کی نماز درست کے ساتھ صحیح ہو جاتی  
ہے۔ یونکہ اس شخص کو کھڑے ہونے والا نماز جاتا ہے، اگرچہ وہ اس طرح  
ہو کر گر اس کے سہارے والی چیز بتائی جائے تو وہ گر جائے۔

تیسری رائے: یہ ہے کہ فرض نماز میں کھڑے ہونے والے کا یہی  
ٹیک ٹیک لگانا جائز ہے۔ حضرت ابو حمید مدنی حضرت ابو ریحان  
اور صبیحہ درمستکی کی ایک جماعت سے یہی بات مروی ہے۔

پھر وہ فرض نماز جس میں ٹیک لگانے کا یہ حکم ہے فرض میں  
فرض کفایہ دونوں کو شامل ہے، مثلاً: نماز جنازہ اور نماز عید، ان کے  
میں ایک چیزوں سے اس کو واجب کیا ہے، اور اس نماز کو بھی شامل ہے  
جو نذر رمانے کی وجہ سے اس شخص پر واجب ہوئی ہو جس نے اس میں  
قیام کی نذر نہ رکھی ہو، جیسا کہ ”سوقی“ نے اس کی سرایت کی ہے۔  
حنفیہ کے ایک قول کے مطابق سنت فجر کو بھی اس کے رپاؤد موکد  
ہونے کی وجہ سے اسی کے ساتھ لاحق کر دیا ہے (۱)۔

ب۔ بوقت ضرورت فرض نماز میں ٹیک لگانا:

۴۔ حسب کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ نماز بخیر ٹیک لگانے  
ہوئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو، یا اتفاقاً بے ارادہ اس کے

- (۱) شرح منیہ المصلیٰ ص ۲ طبع دار المساجد ۱۳۲۵ھ ابن ماجہ ص ۲۹۹  
طبع بولاق، حاشیہ المدنی ص ۲۵۵-۲۵۸ طبع عیسیٰ الحلی، نہایت لکھنؤ  
۲۲۶، ۲۳۵ طبع معصوم بنی بکری، بکری ص ۲۰۵ طبع بولاق۔



جمہور نے فرض نماز میں ٹیک لگانے کو ممنوع قرار دیا ہے، اور نفل نماز میں ٹیک لگانے کو جائز کہا ہے، اس لئے کہ نفل نماز بغیر قیام کے بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، اسی طرح اس میں قیام کے ساتھ ٹیک لگانا بھی جائز ہوگا۔

دوم - نماز کے سداہ میں ٹیک لگانے کے حکم:

الف - باہم شتمس کا نیند کی حالت میں ٹیک لگانا:

۷ - حنفیہ کی ظاہر روایت، ثنائیہ کا مسلک اور حنبلیہ کی ایک روایت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی چیز کی جانب ٹیک کا سر جڑے کہ اس کو ہٹا دیا جائے تو وہ جڑ جائے تو صحیح یہ ہے کہ ٹیک لگانے والے کا قبضہ نہ ہونے کا عام مشائخ کی یہی رائے ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اس کا سرین زمین سے ہٹا ہوا نہ ہو، ورنہ بالاتفاق اس کا قبضہ ٹوٹ جائے گا۔

مالکیہ کا مسلک جو حنفیہ کی غیر ظاہر روایت ہے، یہ ہے کہ اس کا قبضہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ وہ گہری نیند کے حکم میں ہے۔ اگر وہ اس طرح ٹیک لگا کر سو رہا ہے کہ سہارے کے ہٹانے سے گرے گا نہیں تو وہ بالکل نیند ہے جو ناقض وضو میں ہے۔

حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ ٹیک لگا کر سوا خود کم ہو یا زیادہ ناقض وضو ہے (۱)۔

ب - قبر سے ٹیک لگانا:

۸ - جمہور فقہاء کے نزدیک قبر سے ٹیک لگانا مکروہ ہے۔ حنفیہ، ثنائیہ اور حنبلیہ نے اس کی صراحت کی ہے، اور انہوں نے ٹیک لگانے کو قبر پر بیٹھنے پر قیاس کیا ہے جس کے ممنوع ہونے کے متعلق احادیث وارد

ج - نماز میں بیٹھنے کے درمیان ٹیک لگانا:

۵ - بیٹھنے کی حالت میں ٹیک لگانے کا بالکل ہی حکم ہے جو حالت قیام میں ٹیک لگانے کا ہے، جیسا کہ حنفیہ نے صراحت کی ہے، تاہم کوئی شخص بیٹھنے کی حالت نہ رکھتا ہو، ٹیک لگا کر بیٹھ سکتا ہو یا ٹیک لگا کر سو رہا ہو، اس لئے کہ بیٹھنا واجب ہے (۱)۔

جہاں تک مالکیہ کے مسلک کا تعلق ہے تو وہ یہ کہ بیان کا حاصل یہ ہے کہ قول معتد یہ ہے کہ ٹیک لگا کر قیام رہا ہے سارا بیٹھ کر نماز پڑھنے سے افضل ہے (۲)، اور بے سہارا بیٹھنا واجب ہے، سارے کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھنا ہی وقت جائز ہوگا جب کہ بے سہارا بیٹھنے سے عاجز ہو، اور اسی طرح ٹیک لگا کر بیٹھنے کی اجازت اس شخص کو نہیں دی جائے گی جو ٹیک لگا کر قیام کرنے پر قادر ہو، اسی طرح ٹیک لگا کر بیٹھنے کو لیٹ کر نماز پڑھنے پر مقدم رکھنا واجب ہوگا، ثنائیہ اور حنبلیہ کے یہاں ہمیں اس مسئلہ کا ذکر نہیں ملا۔

د - نفل نماز میں ٹیک لگانا:

۶ - نووی فرماتے ہیں کہ نفل نماز میں لائچی وغیرہ پہ ٹیک لگانا باتفاق علماء جائز ہے، البتہ اس میں سے اس کا مکروہ ہو یا قتل یا کیا ہے، اور مجاہد سے فرمایا کہ اس کے قدرۃ اب کم ہو جائے گا (۳)۔

حنفیہ سے تفصیل یہ سرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹیک لگانا جس طرح فرض نماز میں مکروہ ہے، اسی طرح نفل نماز میں بھی مکروہ ہے، عین امر قیام کی حالت میں نماز شروع کرنے کی پھر وہ جھکے یا ایسی مشکل میں پڑا تو لائچی یا وغیرہ سے ٹیک لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے (۴)۔

(۱) الفتاویٰ الجہدیہ ۳۳/۱، مشکوٰۃ المفیدہ ۳۰۰۔

(۲) شرح الکبیر مع حاشیہ المدنی ۲/۲۵۷۔

(۳) المجموع ۲/۵۹۳، کتاب ۲/۷۷۔

(۴) شرح منیہ المصلیٰ ۲/۷۷۔

(۱) ابن ماجہ ۱/۹۶، حاشیہ: الخطابی علی طریق اصلاح ص ۵۲، شرح

الترغیب ۱/۱۶۱، کتاب: الطالب ۱/۱۱۱، المجموع ۱/۶۴، نہجۃ الکناج

۱/۱۰۰، الحنفی ۱/۱۲۹، الإصناف ۲/۲۰۱۔



### دوسری بحث

#### استناد بمعنی استدلال:

۹- استناد کا استعمال ایسی چیزوں کے واسطے دلائل پیش کرنے کے معنی پر بھی ہوتا ہے جو دعویٰ کو مضبوط کر دے۔ اس کا استعمال یا تو منظرہ، استدلال اور اجتہاد کے مقام میں ہوگا، اس کے احکام معلوم کرنے کے لئے دلائل کے ابواب اور علم اصول کے ابواب اجتہاد کی طرف رجوع کیا جائے، یا قاضی کے پاس دعویٰ پیش کرنے میں ہوگا، اس کے احکام معلوم کرنے کے لئے (اثبات) کی اصطلاح، یکھی جائے۔

### تیسری بحث

#### استناد بمعنی دلیل کو لوٹا کر ماضی میں حکم ثابت کرنا:

۱۰- اس معنی کے اعتبار سے استناد یہ ہے کہ فی الحال ملک کے پائے جانے کی وجہ سے حکم ثابت کیا جائے، پھر اس حکم کو پیچھے کی طرف لوٹا دیا جائے تاکہ موجودہ زمانہ میں حکم ثابت ہونے کی وجہ سے گزشتہ زمانہ میں بھی حکم ثابت ہو۔

اس فی ایک مثال یہ ہے کہ غصب کر دینا جب غاصب کے قبضہ میں ملاک ہو جائے، خو لو غاصب کے فعل سے ہوا اس کے فعل کے بغیر ہو، تو وہ اس کے مثل کا یا اس کی قیمت کا ضامن ہوگا، پھر جب اس شخص نے ضمان دیا تو وہ غصب کر دینے کا مالک ہو گیا، اور یہ طبیعت جب ضمان کے پائے جانے کے وقت سے ہوئی (غصب کے دن سے مالک ہوگا)، اس کا اثر یہ ہوگا کہ یہ شخص ان زمرہ متصد کا مالک ہو جائے گا جو وقت غصب سے لے کر دیکھی ضمان کے وقت تک موجود ہیں آئیں، یہ نیک یہ زمرہ اس کی مملوک چیز کی بڑھوتری میں۔

ہوتی ہیں، اس قدر اذفر مانتے ہیں کہ قبر پر بیٹھنا اور اس پر ایک لگانا اور اس کا سر بیٹھا کر دیا ہے، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث ہے: "لا یجلس احدکم علی جمرة فحرق ثیابه فحیض الی جلدہ حور لہ من ان یجلس علی قبر" (۱) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے اس کے قبر پر بیٹھنے سے بہت ہے)۔  
ورخطہ فی نے نہ کہ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو قبر پر ٹیک گئے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "لا تود صاحب القبر" (۲) (قبر والے کو تکلیف مت دو)۔

شافعیہ نے کہا ہے کہ کراہت اس وقت ہے جب تک لگانے کی صورت نہ ہو، اور کسی مسند کی قبر پر ٹیک لگائے۔ دوسرے ابواب کے اصول و ضوابط اس قید کے خلاف نہیں ہیں۔

مالکیہ کی رائے ہے کہ قبر پر بیٹھا کر دینا میں وقت ہے ایک لگانا اور دہلی کر دینا میں ہوگا۔ سو قیاس بہ کتبہ ہے بیضا۔ طحا جابر ہے، اور جو روایت قبر پر بیٹھنے کے ممنوع ہوئے کی آئی ہے، وقتاً جاہت کے سے بیٹھنے پر محمول ہے (۳)۔

(۱) حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" کی روایت مسلم احمد بن حنبل، ابوداؤد و ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے (مثل الاوطار ۳۵۴، طبع دار الفکر ۱۹۷۳ء)۔

(۲) حدیث: "روی عن النبی ﷺ انه قال: "لا یجلس علی قبر فحیض الی جلدہ حور لہ من ان یجلس علی قبر" (۱) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے اس کے قبر پر بیٹھنے سے بہت ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۲) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۳) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۴) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۵) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۶) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۷) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۸) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۹) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔  
حدیث: "لا یجلس احدکم علی جمرة" (۱۰) (تم میں سے کسی کا آگ کی چنگاری پر اس طرح بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں اس کی کھال جلتی ہے)۔

(۳) ابن ماجہ میں ۱۰۶۱، حاشیہ: "الروای علی الشرح للکبیر ۲۸۸، شرح المنہاج مع حاشیہ تلبی ۲۲۲، اسی ۵۰۸، طبع سوہب"۔



ہو تے ہیں سب دو تصرفات وجود میں آتے ہیں، اس سے فصولی کا عقد اجازت، یہ اولے پر تاریخ عقد کی طرف منسوب ہو رہی مانند ہوگا (۱)۔

چونکہ یہ خاص خفیہ کی اصطلاح ہے اس سے اس بحث میں ہماری مشکوفاں طور سے مذہب خفیہ کی ترجمان ہوگی، ہاں کچھ مواقع پر اس پر مذہب کی بھی سرحد کر دی جائے گی۔

۱۱۔ دن نیم نے ذکر کیا ہے کہ احکام چار طرح سے ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے استناد کے ساتھ جس کا وہ ذکر ہو چکا ہے، وہ دلیل چیزوں کو ذکر کیا ہے:

الف۔ اقتصار (مختصر ہوا): اور یہی اصل ہے، مثلاً کسی نے علق نہیں بلکہ فوری طلاق، ی تو طلاق کا لفظ، سنتی فوراً طلاق پڑ جائے گی، اور یہ ہی مختصر رہے گا، اور زمانہ ماضی میں اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

ب۔ انتہاب (بدلتا): اس کا حاصل یہ ہے کہ زمانہ گفتگو کے بعد مستقبل میں حکم ثابت ہو، مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق، تو اس سے فی الحال کوئی طلاق واقع نہ ہوگی، ہاں اگر وہ گھر میں داخل ہوگی تو داخل ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی۔ اور اس کا امام انقلاب رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جو لفظ صحت نہ تھا وہ قبول وار کے بعد صحت ہو گیا، چونکہ اس کا توں انتہاب طلاق عورت کے گھر میں داخل ہونے سے قبل وقوع طلاق کی صحت نہ تھا، مگر جب وہ گھر میں داخل ہوئی تو وہی توں پس صحت ہو گیا، اس لیے کہ کمال نے اس کے صحت بننے کے سے ایک شرط مقرر کی تھی جو پائی گئی۔

ج۔ تمییز یا تصور (۲): اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فی الوقت یہ ظاہر ہو

اس کی ایک مثال دو تہ ہے جس کا فائدہ اس شخص کی اجازت پر موقوف ہو جس کو اجازت دینے کا حق ہو (جیسے مالک یا شعور بچے کی بیع کا فائدہ اس کے ولی کی اجازت پر موقوف ہے) سب اجازت کا حق رکھنے والے نے اس کی اجازت دے دی تو اس کا فائدہ ہی وقت سے مانا جائے گا جب بیع وجود میں آئی تھی، یہاں تک کہ یہ اس کے زوال سے منقطع نہ ہوگا (۱)۔

اس معنی میں لفظ استناد کا استعمال خفیہ کی خاص اصطلاح ہے، مالک، شافعیہ اور حنابلہ اس کے عوض میں ”التیین“ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں (۲)، اور مالک اس معنی کی تعبیر لفظ ”انقطاع“ سے بھی کرتے ہیں (۳)۔

مثلاً اجازت میں استناد کا مطلب یہ ہے کہ عقد موقوف کی جب اجازت دی جائے گی تو اس اجازت کے لئے استناد و انقطاع ہوگا یعنی اس کی تاخیر زمانہ ماضی کی طرف لوٹے گی، لہذا اجازت کے بعد عقد کرنے والا وقت انقطاع سے ہی ثمرات عقد سے مستفید ہوگا، اس لئے کہ اجازت نے کسی نئے عقد کو وجود میں نہیں بخشتا، بلکہ سابق عقد کو مانند کیا ہے یعنی عقد کے ممنوع، موقوف ثمرات کے لئے راجع بحال، یا ہے تاکہ وہ جاری و روانہ ہو سکیں، لہذا یہ ثمرات اپنے پیدا کرے والے عقد کے ساتھ اس کی تاریخ اعتقاد ہی سے متعلق ماضی میں گئے، نہ صرف تاریخ اجازت سے، تو اجازت کے بعد منہلی کی حیثیت ہی ہو جائے گی کہ کو یا وہ عقد سے پہلے ہی صاحب عقد کا وکیل تھا اور چونکہ وکیل کے تصرفات موکل پر ہی وقت سے مانند

(۱) الاشارة وتفارک لابن نجيم، حاشیہ الموی ص ۱۵۶، ۱۵۷ طبع المجلد کشاف اصطلاحات الفنون ص ۶۳۔

(۲) حاشیہ الدرر فی ۳۹۶/۲، کتاب الحج ص ۱۷۷، الفی ص ۲۵۶۔

(۳) المدخل، لکھنؤ، الامام الشیخ مصطفیٰ الرضا، ص ۵۳۳ (حاشیہ) طبع نجف مطبوعہ المجمع السوریہ۔

(۱) الاشارة وتفارک قدوس ص ۵۶، ۵۷۔  
(۲) اسی طرح بعض جگہوں پر ”تیین“ استعمال ہے، یہی بہتر ہے کہ ذکر و شرفیہاء کے کلام میں ”تیین“ ہی آیا ہے۔



کہ حکم پختہ سے ثابت تھا، مثلاً کسی نے جمعہ کے دن اپنی بیوی سے کہا کہ گر زید گھر میں ہے تو تجھے طلاق ہے، پھر شنبہ کے دن یہ پتہ چلا کہ جمعہ کے دن زید گھر میں تھا تو اس عورت کو جمعہ کے دن طلاق کے اتنا ظاہر کہتے وقت ہی طلاق پڑ گئی، اگرچہ جمعہ کے دن اس پر طلاق کا واقع ہونا معلوم نہ ہو بلکہ شنبہ کو معلوم ہو۔ عدت کا آغاز جمعہ سے ہی ہوگا۔

استناد و تہمین کے درمیان فرق:

۱۲- استناد کی حالت میں حقیقت گزشتہ زمانہ میں حکم ثابت نہیں تھا۔ جب موجود زمانہ میں حکم ثابت ہو گیا تو اس کا ثبوت پیچھے کی طرف لوٹا، اور حکم سابقہ زمانہ پر بھی پھیل گیا۔ ہر تیس کی صورت میں حقیقت حکم ثابت تھا مگر اس کا علم بعد میں ہوا۔ یہیں سے ان دو مسائل منسوب کے درمیان فرق و میلان قیام فرماتا ہے:

۱- تیس کی حالت میں بعد میں حکم پر مطلع ہوا ممکن ہے، اور استناد کی حالت میں ممکن نہیں۔ تیس کی گزشتہ مثال میں کہ یہ اگر گھر میں ہے تو تجھے طلاق، پھر ایک مدت کے بعد یہ گھر میں ہوا معلوم ہو تو اس صورت میں زید کے گھر میں ہوئے کا علم ان تیسوں میں سے ہے جو بندوں کی قدرت میں داخل ہے۔ اس کے برخلاف ہے کہ بیچ کے لئے ولی کی اجازت کا علم ولی کے اجازت دینے سے پہلے معلوم ہوا ممکن نہیں۔

۲- تیس کی حالت میں نہ یہ شرط ہے کہ حکم کا مکمل تیس حکم پاے جاوے کے وقت موجود ہو، اور نہ یہ شرط ہے کہ حکم کا مکمل تیس حکم کے وقت تک موجود رہے، چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر زید گھر میں ہے تو تجھے طلاق، اور اس کے بعد عورت کو تیس جنس آ گئے، پھر اس نے اپنی بیوی کو تیس طلاق میں سے کسی ایک طلاق پر اگر زید اس وقت گھر میں تھا تو یہ تیس طلاق میں واقع نہ ہوں گی، بلکہ پہلی طلاق کا

واقع ہونا واضح ہو گیا اور بعد کی تین طلاقوں کا واقع کرنا عدت کے گزر جانے کے بعد ہوا ہے۔

استناد کی صورت میں ثبوت حکم کے وقت مکمل حکم کا برقرار رہنا ضروری ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ حکم ثابت ہونے کے وقت سے مکمل حکم کا وجود منقطع نہ ہوا ہوگا کہ حکم اس وقت کی طرف لوٹا جا سکے جس کی طرف اس کا استناد ہے، مثلاً ازکاۃ سال کے مکمل ہونے پر واجب ہوتی ہے اور یہ وجوب جو انساب کے وقت کی طرف منسوب ہوتا ہے تو اگر سال مکمل ہونے کے وقت انساب منقطع ہو جائے یا درمیان سال میں انساب منقطع ہو جائے تو ستر سال میں وجوب ثابت نہیں ہوگا (۱)۔

ایک اعتبار سے ماضی کی طرف منسوب ہونا اور دوسرے اعتبار سے نہ ہونا:

۱۳- جب ملیت ماضی کی طرف منسوب ہوگی تو تصرف اور اجازت اور اس کے تمام مقام (مثلاً مصمونات کا ضمان) کے درمیان زمانہ میں ملیت ماضی ہوگی، اور دوسری ملکیتوں کی طرح مکمل ملیت نہیں ہوگی۔

اس مسئلہ سے دوسری مسائل متفرع ہوتے ہیں:

۱- مسئلہ: اگر کسی نے کسی شئی کو غصب کیا اور غاصب کے پاس اس میں کوئی ایسا اضافہ ہو گیا جو غصب کردہ شئی کے ساتھ متصل ہو جیسے نرہ بھی، یا وہ اضافہ اس سے جدا ہو، جیسے بچہ پیدا ہوا، پھر غاصب بعد میں جب غصب کردہ چیز کا ضمان اور دے گا تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا، اور یہ ملیت غصب کے وقت ہی طرف منسوب ہوتی۔ جو اضافہ متصل ہو، مثلاً جانور کا خرچہ ہونا تو غاصب اس کا ضمان نہ ہوگا، یہونکہ یہ اضافہ

(۱) حاشیہ الاشواہ نظام المحوی ص ۵۷، ۵۸۔



اس کی ملک میں پیدا ہو ہے، لیکن جو اضافہ مستقل ہو اور غصب کے بعد و بیگنی ضام سے قبل حاصل ہو، تو غاصب نے اس کو فروخت کر دیا یا ہاک کر دیا تو وہ اس کا سائبان ہوگا، کیونکہ حاصل اس کا ضام و جب نہ تھا، اس لئے کہ وہ بطور امانت اس کے پاس پیدا ہو ہے لہذا وہ خدی یا کوٹائی کے بغیر اس کا سائبان نہیں ہوگا، اور اس کو فروخت کرنے یا ہاک کرنے کی وجہ سے وہ خدی کرنے والا ہو گیا تو وہ اس کا غاصب قرار پائے گا، لہذا اس کا ضمان بھی اس پر واجب ہوگا۔ اس میں کچھ تفصیل ہے جس کا مقام ”غصب“ کی بحث ہے۔

تو روئے متصلہ کے اعتبار سے تو استناد ظاہر ہوا (وقت غصب سے ہی اس کی ملکیت ثابت ہوتی)، مگر زوائد منفصلہ کے اعتبار سے اس کی ملکیت زمانہ حال پر منحصر رہی (وقت غصب سے اس کا مالک زوائد منفصلہ کا مالک نہیں ہوا)۔ علامہ کا سائبان فرماتے ہیں کہ ہم نے ملکیت استناد کے طریقہ پر ثابت کی ہے، اور استناد ایک اعتبار سے ظاہر اور ایک اعتبار سے حکم حال تک محدود ہے، تو زوائد متصلہ کے بارے میں شبہ ظہور پر عمل کیا گیا اور منفصلہ میں شبہ اقتدار پر تاک نہیں نہ تک، مانوس مشہور پر عمل ہو جائے (۱)۔

دوسری فرس: اگر غاصب نے شیء منسوب سے نفع حاصل کیا مثلاً باغ کو کر یہ پر لگایا تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے قول کے مطابق سودہ کی کو صدقہ کر دے، اور امام ابو یوسف نے فرمایا کہ سودہ اس پر لازم نہیں، کیونکہ جب اس سے ضمان آتا تو اس کی ملکیت غصب کے وقت ہی سے ثابت ہوتی، ”راہ دینی اس کی ملکیت میں آنے کے بعد حاصل ہوتی۔“ ہمدانی نے امام ابوحنیفہ کے قول کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے ایسے نفع کو صدقہ کرنے کا حکم

اس لئے دیا ہے کہ یہ نفع سبب خبیث یعنی ملک غیر میں تصرف کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے، اور وجہ ترچہ وقت غصب ہی سے اس کی ملک میں داخل ہوئی، استناد، ابلی طہیت ناقص ہے، کیونکہ وہ ایک اعتبار سے ثابت ہے، اور دوسرے اعتبار سے غیر ثابت، یہی وجہ ہے کہ یہ طہیت صرف اس غصب سے مال کے حق میں ظاہر ہوتی ہے جو برقرار ہو، اور اس میں ظاہر نہیں ہوتی جو معدوم ہو لہذا اس میں خبیث باقی رہے گا (۱)۔

نتیجہ موقوف میں اجازت کو ماضی کی طرف منسوب قرار دینے کا نتیجہ:

۱۳۔ موقوف تصرفات کی اجازت کو اعتقاد عقد کی طرف منسوب کرنے کے نظریہ سے یہ بات ہو، جس میں آئی کہ فقہاء نے اجازت کی درستگی کے لئے عقد کے وقت اجازت دے دے، لے شمس، مکمل اجازت کے برقرار ہونے کی شرط لگائی ہے اور ساتھ ساتھ عائدین کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے ”مسلمی“ نے کہا ہے کہ یہ وہ تصرف جو کسی مخصوصی سے صادر ہو اور کوئی اس کو جارحانہ قرار دینے والا موجود ہو (بوقت عقد اس کو مانڈ کرنے پر کوئی شخص قادر ہو) تو وہ تصرف منعقد ہوگا اور اجازت پر مقتطف رہے گا، اور جس کو کوئی جارحانہ قرار دینے والا نہ ہو وہ معتقد ہی نہ ہوگا، مثلاً کسی بچے نے کوئی چیز فروخت کر دی اور اپنے ولی کی اجازت سے قبل وہ بائع ہو گیا، پھر اس نے بذات خود اس کی اجازت دے دی تو بیع درست ہوتی، اس لئے کہ بوقت عقد اس کا ایک ولی موجود تھا جو عقد کی اجازت دے سکے، بخلاف اس صورت کے کہ کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر وہ بائع ہو، مرنے والی بیوی طلاق کی اجازت دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ طلاق کا اتمام کرتے وقت



کوئی اس کو جازت دینے والا نہیں تھا، اس لئے کہ اس کے دلی کو طلاق کی جازت دینے کا اختیار نہیں، ہاں بالغ ہونے کے بعد اگر وہ یہ کہے کہ میں نے اس طلاق کو واقع کیا تو طلاق ہو جائے گی (۱)۔

استناد کہاں کہاں ہو سکتا ہے:

۱۵- بہت سے تصرفات شرعیہ میں استناد ہوتا ہے:

سعی میں سے ایک عبادت ہے جیسا کہ ابن تیمیہ نے الاشیاء میں ذکر کیا ہے کہ زکاۃ تو سال مکمل ہونے پر واجب ہوتی ہے مگر وجوب منسوب کے دل و جود کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

اسی طرح جیسے مستحاضہ کی طہارت شروع وقت سے ختم ہو جاتی ہے، ختم ہونا حدیث کے وقت کی طرف منسوب ہوتا ہے، وقت کے نکلنے کی طرف نہیں، اسی طرح تیمم کرنے والے کی طہارت پانی، نیستے وقت ختم ہو جاتی ہے، اور یہ ختم ہونا وقت حدیث کی طرف منسوب ہوتا ہے نہ کہ پانی دیکھنے کی طرف۔ تو اگر کوئی مستحاضہ حرمیان خون کے وقت یا اس کے بعد موزہ پہن لے تو اس کے لئے موزہ پر مسح کرنا جازا نہیں، اگر کوئی تیمم کرے، لایتم کے بعد موزہ پہن لے تو اس کے لئے بھی موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں (۲)۔

مستحاضہ کے متعلق مسیہ میں سے رلائی ہے یہ مناسبت کی ہے کہ استنہ سے ثابت شدہ شئی میں وجہ ثابت ہوتی ہے اور من وجہ ثابت نہیں ہوتی ہے، کیونکہ وہ ظہور، انتشار کے درمیان ہوتی ہے، اس لئے کہ ہنوکاؤن حدیث کا حکم ہے اور حدیث ہی حاکمیت میں پایا گیا تو اس کا تقاضا ہے کہ عورت کا محدث ہونا شروع وقت کے ساتھ ختم ہو، اور شروع وقت جب پایا گیا تو اس کا تقاضا ہے کہ وہ اب محدث نہ ہو تو ہم نے اس کو ایک اعتبار سے ظہور قرار دیا ہے اور دوسرے اعتبار سے

(۱) الدر المختار مع حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۷، ۲۴۸۔

(۲) الاشیاء و نظائرہ ابن تیمیہ ج ۸ ص ۱۵۸۔

اقتصار۔ اگر یہ پورے طور پر ظہور ہوتا تو مسح قطع جائز نہ ہوتا، اگر پورے طور پر اقتصار ہوتا تو مسح یقیناً جائز ہوتا تو ہم نے حقیقتاً کہا کہ مسح ناجائز ہے (۱)۔

۱۶- من بیع کانا، اجازت پر موقوف ہو وہاں بھی استناد ہوتا ہے جیسا کہ گذر چکا۔ موقوف بیع میں سے مکرہ اور مردہ کی بیع ہے، مردہ بیع جو ایسے مالک سے صادر ہو جو بیع بایں قیوں کا مال نہیں ہے جیسے ماشعور، بالغ بچہ، دوسرے جس کو تصرفات سے روک دیا گیا ہو، اور اس شخص کی بیع جس پر اسباب ایوں کے حق کی وجہ سے تصرفات پر پابندی لگائی گئی ہو، اور وہ تصرف جو اس شخص سے صادر ہو جس کو شرعی ولایت حاصل نہ ہو جیسے منسولی، اسی طرح سرمایہ نے یہی چیز فروخت کی جس سے دوسرے کا حق متعلق تھا، مثلاً راہن رکھے ہوئے مال کی زینگی۔

استناد اس تمام عقود، اقاعات اور تصرفات میں بھی ہوتا ہے جو اجازت پر موقوف ہوتے ہیں، مثلاً بیع، تصرف جو منسولی سے تصدیک کے طور پر صادر ہو جیسے ثانی سرمایہ، قحط کے طور پر ہو جیسے طاق، اور اوراق، تو ایسا حق تصرف اجازت پر موقوف ہو کر معتقد ہوتا ہے، اس میں استناد پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ضابطہ یہ ہے کہ "بعد میں لاحق ہونے والی اجازت تصرف سے پہلے مکمل بنا دیے کی طرح ہے" (۲) (دیکھئے اجازت)۔

اسی طرح وہ عقود جن میں عائدین کو یا ایک کو اختیار ہو، تو جب وہ شخص جسے اختیار ہے باہر آئے تو وہ عقود لازم ہو جائیں گے اور یہ لازم وقت انعقاد کی طرف منسوب ہوگا، کیونکہ وہ عقود اجازت پر موقوف ہیں (۳)۔ ضمان اگر کے کوئی دمی شئی مضمون کا مالک ہوتا

(۱) الکفای مع فتح القدیر ج ۱ ص ۱۲۹۔

(۲) ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۸، ۳۹۔

(۳) ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۴، ۵۵۔



## استنباط

تعریف:

۱- لغت میں استنباط: "قبط الماء إبطاً" سے باب استعمل کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے: اس نے پانی نکالا۔

اور ہر روشنی جو ٹپکے ہوئے کے بعد ظہر کی گئی ہو اس کے لئے "قبط" اور "استبط" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

اور "استبط الفقیہ المحکم" اس وقت بولا جاتا ہے جب فقیہ اپنے غور و فکر سے کوئی حکم نکالے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَسَا أَلْتَمِذَ أَعْيُنُهُمْ الْفِتْنَةَ" (۱) (اور اگر یہ لوگ اسے رسول اللہ ﷺ کے یا اپنے میں سے صاحبان امر کے حوالہ کر دیتے تو ان میں سے جو لوگ استنباط کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کی حقیقت بھی جان لیتے)، اور صلہ کے ساتھ امر بعبیر صمد کے کہا جاتا ہے: "استبطه" اور "استبط منه" علما و حبراً و مالا" یعنی اس نے اس سے علم، خیر و مال نکالا، یہ اس کا باری معنی ہے (۲)۔

فتاویٰ اور اصحابین کے استعمال کو دیکھتے ہوئے استنباط کی تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ استنباط ایسے علم یا صلہ کا دریافت کرنا ہے جو نہ مخصوص ہو اور نہ اجتہاد کی کسی قسم کے اعتبار سے اس پر اجماع ہو ہو تو قیاس یا

ہے، یہ طبیعت بہت صفا کے وقت کی طرف منسوب ہوتی ہے (۱)۔  
اور استنباط و بصیرت میں بھی ہوتا ہے جبکہ معین موصی (۲) (جس کے لئے بصیرت دی گئی ہے) اس چیز کو قبول کر لے۔ یہ ان حضرات کے لئے، ایک ہوگا ان کے یہاں بصیرت کرنے والے کی وفات ہی کے وقت سے طبیعت ثابت ہو جاتی ہے۔ یہ ثامیہ کا اصح قول ہے اور حنابلہ کے نزدیک ہر جرح صورت ہے۔ اسی وجہ سے موصی کو حق حاصل ہے کہ موصی بہ (۳) (و چیز جس کی بصیرت دی ہو) کی میراث کا مطالبہ کرے اور بصیرت کرنے والے کی وفات ہی کے وقت سے بصیرت کو چیز کے اثر اجابت اور اس کا اثر موصی پر لازم ہو جائے گا (۴)۔

ان چیزوں میں استنباط ہوتا ہے ان میں وہ بصیرت بھی ہے جو کسی وارث کے سے ہو یا کسی اجنبی کے لئے جہائی سے زائد کی ہو اور مرض الموت میں مریض کے تصرعات بھی اسی زمرے میں آتے ہیں، کیونکہ یہ سب وارث کی اجازت پر موقوف ہیں، اور مرض مقبلاً کے نزدیک اس کا استنباط بصیرت کرنے والے کے وقت وفات کی طرف ہوگا۔

عقدہ کے فسخ کرنے اور زخود فسخ ہو جانے میں استنباط:  
۱- حنفیہ کا مذہب جو ثامیہ کا بھی اصح مذہب ہے یہ ہے کہ فسخ عقد کو اس کی اصل سے ختم نہیں کرنا بلکہ وہ آئندہ زمانہ میں عقد کو ختم کرنا ہے۔ زمانہ ماضی میں نہیں، جیسا کہ شیعہ الاسلام خواہر زادہ نے نقل کیا ہے (۳)۔  
اور ثامیہ کا قول مرجوح جو حنابلہ کی ایک روایت ہے یہ ہے کہ فسخ عقد کے وقت کی طرف منسوب ہوتا ہے (۴)۔

(۱) فتح القدیر اور ہدایہ شریعہ ۲۵۶/۸۔

(۲) فہمۃ التجار ۵/۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲



## استنباط ۲-۵

شدلال یا اتحسان وغیرہ کے ذریعہ اس کا حکم معلوم کیا جائے، اور ملت تقسیم و سہر سے یا مناسبت سے یا ملت جاننے کے دوسرے طریقوں سے نکالی جاتی ہے۔

متحدہ غلط:

غ- اجتہاد:

۲- فقہ کا حکم شرعی ظنی کو دریافت کرنے کے لئے اپنی چارہ حالت صرف کرے۔ اس کے اور استنباط کے، درمیان فرق یہ ہے (۱) کہ لا یتا، استنباط سے عام ہے، اس لئے کہ اجتہاد جس طرح کسی حکم یا ملت دریافت کرنے کے سے ہوتا ہے، اسی طرح نصیص کی ولادت اور بوقت تعارض یک کو دہرے پر ترجیح دینے کے لئے بھی ہوتا ہے۔

ب- تخریج:

۳- تمام فقہاء اور اصولیین اس تعبیر کو استعمال کرتے ہیں، اور یہ استنباط کی ایک قسم ہے۔ ان کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ امام کی تصریحات پر تفریق کرتے ہوئے ایسی صورت کا حکم دریافت کیا جائے جو اس کے مشابہ ہو یا کسی امام مذہب کے مقررہ اصول پر تفریق کر کے حکم دریافت کیا جائے، مثلاً وہ قواعد طیبہ جن کو اس امام نے اختیار کیا ہے، یہ یہ کہ شرعی عقل کے اصول پر تفریق کر کے حکم دریافت یا جائے بشرطیکہ امام کی طرف سے اس حکم کی صراحت نہ کی گئی ہو، اور اس کی ایک مثال "عدم التکلیف بما لا یطاق" (اس چیز کا تکلف نہ بننا جو انسان کے بس سے باہر ہو) کے قاعدہ پر تفریق کرنا ہے۔ یہ مناجلہ میں سے اس بدراہن کی بحث کا خلاصہ ہے (۲)۔

اور ثانیہ میں سے ستاف نے جو کہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تخریج کا حاصل یہ ہے کہ کسی مذہب کے امام نے کسی صورت میں حکم کی جو صراحت کی ہے، اس حکم کو مذہب کے فقہاء اس سے مشابہ صورت کی طرف منتقل کریں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس دوسری صورت کے بارے میں بھی امام کی طرف سے حکم کی صراحت ہوتی ہے جو اس منقول حکم کے خلاف ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں اس امام کے دفتوں ہو جاتے ہیں: ایک قول منصوص (صریح منقول) اور دوسرے قول تخریج (امام کے قول پر تخریج یا ہو)۔

اصولیین کے یہ ایک تخریج مناط کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کو ظاہر کیا جائے جس پر حکم مطلق ہو (۲) یعنی ملت ظاہر کرے۔

ج- بحث:

۴- ابن حجر قاضی فرماتے ہیں کہ صاحب مذہب سے نقل عام کے ذریعہ منقول چیز کا مفہوم اس کے اصحاب کے عمومی کلام سے واضح طور پر سمجھ میں آئے اسے بحث کہتے ہیں۔

ستاف کا کہنا کہ بحث کرنے والے نے اپنے امام کی تصریحات اور اس کے قواعد طیبہ سے جو چیز مستنبط کی ہے، اسی بحث ہے۔

بحث کے مقامات:

۵- استنباط کے مسائل دریافت کرنے کے لئے (اجتہاد، قیاس، طرق ملت) اور "اصولی ضمیمہ" کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۱) اخوان الکلیۃ شیخ طریقی ستاف، مجموعہ، ج ۱، ص ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱



## استنثار

دیکھئے: ”استنثار“

## استنثار

تعریف:

۱- ماک میں پھنسی ہوئی رینٹ وغیرہ کو سانس کے زور سے جھڑکا  
استنثار ہے، اور جب کوئی انسان ماک میں پانی ڈال کر ماک کی سانس  
کے زریعہ اس کو حجاز دے تو کہا جاتا ہے: ”استنثار الإنسان“ (۱)  
مقنا کا استعمال اس کے لغوی معنی سے ملحدہ نہیں ہے (۲)۔

اجمالی حکم:

۲- حصول طہارت کے وقت ماک میں پانی ڈال کر جھڑکا سنت  
ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کی کیفیت کے بیان میں یہ  
ہے: ”وہ تمضمض واستنشق واستنثر“ (۳) آپ ﷺ



(۱) لسان العرب، المصباح، (۲) (۳)

(۲) الفتن، ۱۲۰/۱، طبع المصباح، المجموع، ۲۵۳/۱ طبع المصباح

(۳) حدیث: ”اللہ ﷺ تمضمض، استنشق، استنثر“ نے ”ماہک“ میں عمرو بن  
یحمی المازلی بن ابیہ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے، انہوں نے  
فرمایا: ”شہدت عمرو بن ابیہ حسن بن علی عبد اللہ بن رعد عن  
وضوء رسول اللہ ﷺ فدها بغور من ماء، فوضأ بهم وضوء  
رسول اللہ ﷺ فأكفأ علی یدہ من النور، فمسح یدہ ثلاثاً، ثم  
أدخل یدہ فی النور، فتمضمض واستنشق واستنثر ثلاثاً ثلاث  
غرفات۔۔۔“ (میں نے عمرو بن حسن کو روایت کیا کہ انہوں نے عبد اللہ بن رعد  
سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے پانی کا تری  
سکایا اور ان کے سامنے آپ ﷺ کے وضو کی طرح وضو کیا، انہوں نے پے  
ہاتھ پر برتن کا پانی لٹایا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں



نے گلزار مافی اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑ دیا۔

اس کی کیفیت کے بیان میں فقہاء کے یہاں قدرے تفصیل

ہے (۱)۔

## استنجا

بحث کے مقامات:

۳- استنجا کے احکام اور اس کی کیفیت (فہم) اور (غسل) کی

صلاحت میں دیکھی جائیں۔

تعریف:

۱- استنجا کے چند معانی ہیں، اس میں سے ایک معنی ہے: کسی شے سے

چھڑکار پانا، چنانچہ جب کوئی شخص اپنی ضرورت سے چھڑکار پالیتا ہے تو

کہا جاتا ہے: "استنجی حاحنہ منہ"۔ اور "نجوة" زمین کا وہ بند حصہ

ہے جس پر سیلاب نہ آتا ہو، "درستہ" تم پانی کی جگہ سمجھتے ہو۔

اور سب سے درخت کو اس کے جز سے کاٹ دیا جائے تو کہہ جاتا

ہے: "اصحبت الشجرة واستنجتها" (۲)۔

باب طہارت میں استنجا کے ماخذ کے بارے میں شمر کہتے ہیں:

یہ سہ خیال میں استنجا قطع کرنے کے معنی میں ہے، کیونکہ استنجا، میں

پانی کے ریحہ گندی ختم کر دی جاتی ہے۔ بن قتیہ فرماتے ہیں کہ یہ

"نجوة" سے ماخوذ ہے اور "نجوة" بلند زمین کو کہتے ہیں، کیونکہ جب

کوئی شخص رفع حاجت کرنا چاہتا ہے تو نیک کی آڑ میں بیٹھتا ہے (۳)۔

استنجا، لی اصطلاحی تعریف کے متعلق فقہاء کی عبارتیں قدرے

مختلف ہیں، ان سب کا حاصل یہ ہے کہ استنجا، پیٹاب اور پاخانہ کے

مقام سے نکلنے والی گندی کو پیٹاب اور پاخانہ کے مقام سے دھو کر

لیا کر تین حبیبوں سے دھو کر نہا کر دھو کر دھو کر دھو کر دھو کر دھو کر

سے پونچھ کر۔

نجاست کو بدن کے تن و ہرے سے سے پونچھ کر سے دھونے

(۱) لسان العرب۔

(۲) لسان العرب، الحنفی، ۱۱۱، طبع مکتبہ القاہہ۔

= ہاتھ کو برتن میں داخل کیا، پھر کئی کی، اور تین دفعہ چلوؤں سے تین بار ناک میں

پانی ڈالا اور ناک صاف کی (نصب الراية، ۱۰، طبع مطبعہ دار اکمل

۳۵۷ھ)۔

(۲) جامعہ الفقہاء علی مرقی، ۳۹، طبع اشراق، المجموع، ۱۵۵، ۵۵

مشرع المشرع، ۱۲، طبع مصطفیٰ لکھنؤ، الحنفی، ۱۲۱، ۱۲۰۔



نام مستنجا نہیں ہے (۱)۔

۵- استنقاء (صفائی طلب کرنا):

۵- استنقاء کا معنی صفائی طلب کرنا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ استنجا کرتے وقت متعدد کوپتھروں سے رگڑا جائے یا پانی سے استنجا کرتے وقت انہیوں سے اس طرح رگڑا جائے کہ وہ بالکل صاف ہو جائے۔ تو یہ استنجا سے خاص ہوگا ان کے مثل ”الانقاء“ ہے۔ ابن قدیر فرماتے ہیں کہ انقاء یہ ہے کہ اس طرح صاف کیا جائے کہ نجاست کی چھانٹ اور اس کے اثرات تم ہو جائیں (۱)۔

استنجا کا حکم:

۶- استنجا کے حکم میں اجنبی طور پر فقہاء کی اور میں میں:

پہلی رائے: یہ ہے کہ اس کا سبب پایا جائے تو استنجا واجب ہے، اور اس کا سبب نکلنے والی شے ہے، یہی قول مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا ہے۔ ان حضرات کا استدلال نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے ہے: ”إذا ذهب أحدكم إلى الغائط فليذهب معه بثلاثة أحجار، يستطيب يهن، فليأكل تحري عه“ (۲) (جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لئے جائے تو اپنے ساتھ تین پتھر لے جائے اور ان کے ذریعہ صفائی حاصل کرے، بیشب یہ اس کے سے کافی ہوں گے) اور آپ ﷺ کے اس ارشاد سے بھی: ”لا يستنجي أحدكم بلون ثلاثة أحجار“ (تم میں سے کوئی شخص تین پتھروں سے تم سے استنجا نہ کرے)۔ مسلم نے اس کی روایت کی ہے (۳)، ۱۰۔

(۱) ابھی ۱۱۹۔

(۲) حدیث ”إذا ذهب أحدكم إلى الغائط...“ کی روایت ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت عائشہ سے کی ہے (سنن ابی داؤد، ۴، تصحیح محمد بن عبد الحمید، طبع مطبعہ مسند احمد، ۱۲۶۹ھ سن ۱۴۰۵، شرح ابی داؤد، طبع اول المجلدات، ۱۳۸۳ھ)۔

(۳) حدیث ”لا يستنجي أحدكم بلون...“ کی روایت مسلم نے حضرت مسد

متفقہ غلط:

نہ - استنجا (پاکیزگی طلب کرنا):

۲- ”استنجا“ استنجا کے معنی میں ہے، یہ پانی اور پتھر کے استعمال کرنے کو شامل ہے۔ شافعیہ کا یہ قول یہ ہے کہ یہ پانی کے استعمال کے ساتھ خاص ہے تو اس وقت یہ استنجا سے خاص ہوگا۔ اور اس کا ماخذ ”طیب“ ہے۔ چونکہ وہی جگہ میں موجود گند کی کو دور کر کے اسے پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے لئے لفظ ”الاطابة“ بھی استعمال کیا جاتا ہے (۲)۔

ب- آتجار (پتھر استعمال کرنا):

۳- جر سے تیارہ (پتھر) مراد ہے، یہ حجرہ کی جمع ہے، اور جرہ کے معنی کنکری کے ہوتے ہیں، آتجار کا معنی: پتھر وغیرہ سے ۱۰۰ ٹھوکے پر مرگا ہوں پر موجود نجاست کو دور کرنا ہے (۳)۔

ج- استبراء (برائت طلب کرنا):

۴- استبراء کا لغوی معنی برائت طلب کرنا ہے، اور اصطلاح میں استبراء نکلنے والی شے سے اس طریقے کے مطابق برائت طلب کرنا ہے جس کا انسان عادی ہو، تو وہ چل کر یا ہٹھا کر یا اس کے علاوہ سے یہاں تک کہ وہ مادیہ تم ہو جائے۔ لہذا استبراء، استبراء کی حقیقت سے خارج ہے، کیونکہ یہ استنجا کی تمہید ہے (۴)۔

(۱) جامعہ اسلامیہ ۱۱۹۔

(۲) ابھی ۱۱۹، مجموعہ ۳۳۔

(۳) درالمنار، ۲۳۰، جامعہ المدینہ ۱۱۰۔

(۴) ابن عابدین ۲۲۹۔



## استنجا، ۷

۱۔ کی ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: "لقد لہانا من مسجی بملوں ثلاثہ احجار" (۱) (تین پتھر ہیں سے کم سے استنجا کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے)۔ اس حضرات نے فرمایا کہ پہلی حدیث اس ہے، دوسری جو ہاتھ صاف کرتا ہے اور آپ ﷺ نے "لہانا فجری عہ" فرمایا، اور تیسرا کہ استعمال صرف وہ سب میں ہوتا ہے، اور آپ ﷺ نے تم سے کم پتھر اکتارنے سے منع فرمایا ہے، اور "منع کرنا" خدمت ہاتھ صاف کرتا ہے، اور سب بعض نجاست کا چھوڑنا حرام ہے تو سب کا چھوڑنا بدعت ہے (۲)۔

۲۔ دوسری روایت یہ ہے کہ استنجا مسکوں ہے، وہ سب نہیں۔ یہ حنفیہ کا قول ہے، اور امام مالک کی ایک روایت ہے۔ چنانچہ مدینہ المصلیٰ میں ہے کہ مطابق استنجا سنت ہے، متعین طور پر نہیں کہ وہ پانی سے ہو یا پتھر سے۔ ثانیہ میں سے مزیٰ کا یہی قول ہے (۳)۔

۳۔ صاحب مفتی نے اس شخص کے بارے میں جس نے بغیر استنجا کے لوگوں کو نماز پڑھا دی، ان پر یہ قول نقل کیا ہے کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ مفتی نے فرمایا کہ غالباً ان کے نزدیک استنجا واجب نہیں ہے۔

حنفیہ سے بن کریم ﷺ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے جو سنن ابی داؤد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "من استحصر

= فانی سے کی ہے (صحیح مسلم ۲۲۳ تحقیق محمد زکریا عابد المانی، طبع المانی المانی)۔

(۱) حدیث: "لقد لہانا من مسجی بملوں ثلاثہ احجار" کی روایت مسلم نے طویل صورت میں حضرت سلمان فانی سے کی ہے اور اس میں یہ ہے: "لو ان مسجی ما قل من ثلاثہ احجار" (۱) یہ کہ ہم تین پتھروں سے کم سے صاف حاصل کریں (۲) صحیح مسلم ۲۲۳ تحقیق محمد زکریا عابد المانی، طبع مولیٰ اردن المانی ۱۳۷۳ھ ۱۹۵۵ء)۔

(۲) مسنی ۲، حاشیہ الرسول ۱، ۱۱، نہایت المساجد و حوض ۱، ۱۲۸-۱۲۹۔

(۳) حاشیہ اقصیٰ ۱، ۲۲، الذخیرہ ۲، ۵۳۔

فلینر، من فعل فقد احسن، ومن لا فلاح وح" (۱) جو شخص پتھر سے استنجا کرے اس کو چاہیے کہ حلق مدد مستعمل کرے، تو جس شخص نے یا تو یقیناً اس نے اچھا یا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں)۔ اور مجمع طہرہ میں ہے: "یونکہ اگر استنجا وہ جب ہوتا تو اس کے چھوڑنے والے سے حرج کی نفی نہ کی جاتی" (۲)۔

اور حنفیہ نے اس طرح بھی استدلال کیا ہے کہ وہ تھوڑی نجاست ہے، اور تھوڑی نجاست معاف ہے (۳)۔

حنفیہ کی کتاب اسرار الوضو میں ہے کہ استنجا وہی پانچ قسمیں ہیں: چار فرض ہیں: تیس سے استنجا، دس سے استنجا، جنابت سے استنجا، اور جب نجاست اپنے خرج سے تیار ہو جائے تو اس سے استنجا، اور ایک قسم سنت ہے، یہ اس وقت ہے جب نجاست اپنے خرج سے تیار نہ ہو۔

(۱) حدیث: "من استحصر فلینر، من فعل فقد احسن" کی روایت احمد اور ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ شہابی نے کہا کہ اس کا مداد ابو سعید بھری انی اٹھس پر ہے اور ان کے بارے میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ ان سے روایت کرنے والے حسین بھری انی ہیں جو مجاہد ہیں۔ ابوہریرہ نے فرمایا کہ وہ صحابی ہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقہ لوگوں میں شمار کیا ہے اور دارقطنی نے ان کے متعلق طے میں اختلاف ذکر کیا ہے اور حاکم نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے مروی ان الفاظ میں روایت کیا ہے: "ان مسجی احدکم فلینر، فان الله ولو يحب الوضوء..." (۲) جب تم میں سے کوئی شخص استنجا کرے تو چاہیے کہ طاق مدد استعمال کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے (اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور شیخین نے ان الفاظ میں اس کی روایت نہیں کی ہے، بہت سے صرف "من مسجی فلینر" پر شیخین متفق ہیں۔ انہی نے حاکم کی تصحیح کا تعاقب یہ کہہ کر کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور حادث کامل انتہا نہیں ہیں (مثل طوطار ۱، ۱۱۶، طبع دار الفکر، بیروت ۱۹۵۸ء)۔

دارالکتب المشرقی)۔

(۲) مجمع طہرہ ۱، ۶۵، طبع عثمانیہ۔

(۳) البحر المرقی ۱، ۲۵۳، فتح القدیر ۱، ۲۸۔



## استنجا، ۸-۹

ہنہیم نے اس تقسیم کو رد فرمایا ہے، اور کہا ہے کہ پہلی تین قسموں کا تحقق حدیث کے دور سے ہے، اور چوتھی قسم کا تحقق ہنہیم سے نجات یعنی کور اہل رنے سے ہے، ان چاروں کا تحقق استنجا کے باب سے نہیں ہے، تو بصرف ایک قسم جو مسنون ہے موافق روئی، اور بن عابدین نے ہنہیم کی تقسیم کو تسلیم کیا ہے (۱)۔

قرائی نے یہ ذکر کرنے کے بعد کہ جس شخص نے استنجا ترک کر دیا، ورنجاست کے ساتھ ہی نماز پڑھ لی تو وہ اپنی نماز کو اٹھانے سے منع فرمایا: الاحیاء میں امام مالک کا قول یہ ہے کہ اس پر عبادہ نماز لازم نہیں۔ پھر مذکورہ حدیث یعنی "من استجمر فلیوتر، من فعل فقد أحسن، ومن لا فلا حرج" ذکر کی ہے، اور فرمایا کہ حاق عدد ایک مرتبہ استعمال کرنے کو بھی شامل ہے، اور جب حدیث میں اس کی نفی نہ ہو تو کچھ باقی نہ رہا، اور اس وجہ سے بھی کہ یہ ایسا عمل ہے جس میں عہم ہوئی ہے، لہذا وہ معاف ہوگا، اس کا تقاضا ہے کہ امام مالک کا ایک قول عدم وجوب کا بھی ہو (۲)۔

پھر استنجا، منہیہ کے روئے یک سنت مکررہ ہے، اس لئے کہ بن عابدین نے اس کی پابندی فرمائی ہے، اور ابن عابدین نے اسی منہیہ پر کہا کہ اس کا ترک مکروہ ہے، اور بدین سے بھی یہی نقل کیا ہے، ورنہ "خدا صمد" اور "حلیہ" سے کراہت کی نفی نقل کی ہے، اس بنیاء پر کہ وہ مستحب ہے سنت نہیں، بخلاف اس نجاست کے جو موضع حدیث کے علاوہ جمہور میں قدر ہو تو اس کا ترک مکروہ ہے (۳)۔

وجوب استنجا کے قائلین کے نزدیک اس کے وجوب کا وقت: ۸- استنجا کا وجوب صرف نماز کی برنگی کے لئے ہے، اسی وجہ سے

(۱) بحر الرائق مع حاشیہ ابن ملبین ۲/۲۵۲۔

(۲) لہ حیرہ ۲۰۵/۱۔

(۳) در المنار ۲/۲۲۲، بحر الرائق ۱/۲۵۳۔

شافعیہ میں سے شبراہی نے کہا کہ فوراً استنجا کرنا، جب نہیں بلکہ نماز کے لئے کھڑے ہونے کے وقت واجب ہوگا خود یہ کھڑے ہونا حقیقتاً ہو یا جمعاً، اس طور پر کہ نماز کا وقت آجائے اگرچہ وہ اس وقت میں نماز نہ کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو، تو جب نماز کا وقت آجائے تو استنجا کرنا واجب ہوگا، اور وقت کی دقت ونگی کے اعتبار سے اس میں بھی دقت ونگی ہوگی۔

پھر انہوں نے کہا: اس امر وقت کے اندر رفع حاجت کرے اور اس کو معلوم ہو کہ وقت کے اندر پانی نہیں ملے گا تو فوری طور پر پتھر کا استعمال واجب ہے (۱)۔

مضو سے استنجا کا تعلق اور ان دونوں کے درمیان ترتیب: ۹- منہیہ شافعیہ کے روئے یک مضو سے قبل استنجا کرنا مضو کی سنت ہے، اور حنابلہ کی معتد بہ روایت یہی ہے، اور وہ اس کو مؤثر قرار دے تو بھی چار ہے، سنت فوت ہو جائے گی، اس لئے کہ استنجا نجات اور کرنے کا نام ہے، لہذا صحت طہارت کے لئے استنجا شرط نہ ہوگی، جیسے اگر شرمگاہ کے علاوہ جگہ پر نجاست ہو (تو اس سے طہارت حاصل کرنے کے لئے استنجا شرط نہیں ہے)۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ سنن مضو میں اس کا شمار نہیں ہے، اگرچہ مالکیہ نے مضو سے پہلے استنجا کرنا مستحب قرار دیا ہے۔ اور حنابلہ کی دوسری روایت یہ ہے کہ اگر استنجا کا سبب پیدا جائے تو مضو سے قبل استنجا نماز کی برنگی کے لئے شرط ہے، لہذا اگر استنجا سے قبل مضو کر لے تو درست نہ ہوگا۔ صاحب کشاف القناع نے اسی روایت پر اکتفا کیا ہے۔

شافعیہ نے کہا ہے یہ (تفصیل) تدرست لوگوں کے لئے ہے، اور

(۱) حاشیہ اشیر علی منہیہ الکشاف ۱/۱۲۸-۱۲۹۔



جو شخص معذور ہو یعنی اس کو سلس بول (مسلل پیشاب کے قطرات "تے رن") وغیرہ کا مرض ہو تو اس پر وضو سے قبل استنجا واجب ہے۔  
اگر بنا پر اگر تندرست شخص نے استنجا سے پہلے وضو کیا تو استنجا کے بعد پتھر ہوں کے ذریعہ استنجا کرے یا پانی سے اپنے طریقے سے وضو کرے موضع استنجا، درمیانہ کے درمیان کوئی چیز حامل ہو اور مثلاً مٹا کو ہاتھ نہ لگائے (۱)۔ دوسرے مذہب کے قواعد اس تفصیل کے خلاف نہیں ہیں۔

تیمم سے استنجا کا تحقق درن دونوں کے درمیان ترتیب:  
۱۰۔ اس کے متعلق فقہاء کے درمیان ہیں:

۱۔ اورتین یہ ہے کہ تیمم سے قبل پتھر کے ذریعہ استنجا، برائے مری ہے، پھر وضو شافعیہ کی ہے، درمالیہ کے متعل قول میں سے ایک یہی ہے، اور حنابلہ کا ایک قول بھی یہی ہے۔

ترانی نے اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ تیمم کا نماز سے متصل ہونا ضروری ہے، اگر وہ تیمم کر کے پھر استنجا کرے تو اس نے یقیناً زالہ نجاست کے ذریعہ تیمم درنہ کے درمیان فصل کر دیا۔

قاضی ابویعلیٰ سے اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ تیمم نہ ٹھٹھ کو تیمم میں کرنا صرف اس کے ذریعہ نماز مباح ہو جاتی ہے، اور جس شخص پر کسی نجاست ہو جس کا دور کرنا ممکن ہو اس کے لئے نماز مباح نہیں ہوگی، لہذا مباح کرے کی میت صحیح نہیں ہوئی جیسا کہ ائمہ وقت سے قبل تیمم کر لے۔

دوسرے رتبہ یہ ہے کہ یہاں ترتیب واجب نہیں ہے۔ مالکیہ کا دوسرے محتمل درمیانہ کا دوسرے قول یہی ہے۔ قرآنی نے کہا کہ مثلاً اسی

شخص نے تیمم کیا پھر اس نے اپنے جوتے سے کھوکھروں کو دیا تو وہ اس کو پونچھ کر نماز پڑھ لے گا، اور قاضی ابویعلیٰ نے کہا کہ اس سے کہ وہ طہارت ہے، لہذا وضو کے مشابہ ہوگا، کی دوسرے مانع کی وجہ سے ناست کا وضو ہو یا صحت تیمم کے سے مضطرب نہیں، جیسے کوئی شخص یہی جگہ تیمم کرے۔ جہاں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہو یا اس جگہ میں تیمم کرے کہ اس کے پیرے پر کوئی نجاست ہو۔  
اور کہا گیا ہے کہ حنابلہ کے یہاں ایک ہی قول ہے، وہ یہ کہ تیمم سے اس کو وضو کرنا صحیح نہیں (۱)۔

جس شخص کو دائمی حدث ہو اس کے استنجا کا حکم:

۱۱۔ جس شخص کو دائمی حدث ہو مثلاً وہ شخص جس کو سلس بول کا مرض ہو، تو اس کے لئے استنجا کے حکم میں قدرے تخفیف کی جائے گی جس طرح وضو کے حکم میں تخفیف کی جاتی ہے۔

حنفی، شافعیہ، درمالیہ کا قول یہ ہے کہ وہ استنجا کرے گا اور نہ پئے گا، پھر ہر مار کے لئے وقت شروع ہونے پر وضو کرے گا۔ جب اس نے ایسا کر لیا اور اس کے بعد اس سے کوئی چیز نکلے تو اس پر سلس بول وغیرہ کی وجہ سے وضو کا اعادہ لازم نہیں جب تک کہ حنفی و شافعیہ کے مذہب کے مطابق وقت نہ نکل جائے۔ حنابلہ کا بھی ایک قول یہی ہے، یہ جب تک کہ دوسری نماز کا وقت نہ شروع ہو جائے، جیسا کہ حنابلہ کا معتد قول ہے (۲)۔

مالکیہ کا قول یہ ہے کہ جس شخص کو سلس بول کا مرض ہو تو اس پر ہر نماز کے لئے وضو کرنا لازم نہیں، بلکہ جب تک دشوار نہ ہو وضو کرنا مستحب ہوگا، لہذا ان کے نزدیک نوافل وضو میں سے جو حدث بھی

(۱) انہی ۸۲، ذخیرہ ۲۰۵۔

(۲) اختصار ۲۹، نہایت ۱۵۳، حاشیہ ۱۵۳، ۳۲۰، ۳۲۱، ۱۹۶۔

(۱) تحت ۱۳، نہایت ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴،



ٹشٹ سے وہ گریزیدہ ہے یعنی اس طور پر پورے وقت یا اٹھ وقت کو  
مچھا ہو کہ ہر دوں ایک مرتبہ یا اس سے زائد حدت ٹشٹ آجاتا ہو  
معاف ہے، اور جس جگہ دنگ جائے اس کا جواز نہ دہری نہیں اور نہ  
سنت ہے، اگرچہ جنس حوال میں منوٹٹ جائے گا اور نماز اٹل  
ہو جائے گی، خود وہ حدت پاخانہ ہو یا پیشاب اور ندی ہو یا اس  
کے علاوہ (۱)۔

استنجا کرنے کا سبب:

۱۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ سیمیں سے معتاد طریقہ پر جو نجاست  
خارج ہو کر منوٹٹ کرے والی ہو تو گندہ طریقہ کے مطابق اس سے  
پاک حاصل کی جائے گی۔ اور جو اس کے علاوہ دوسری چیزیں ان میں  
مختلاف اور تفصیل ہے (۲) جس کا یاں مندرجہ ذیل ہے:

غیر معتاد نکلنے والی شے:

۱۳- پیشاب اور پاخانہ کے مقام سے جو چیز عام طور سے نہیں نکلتی  
مثلاً کنگاری، کیڑ، مریہ، گرد و خاک حالت میں سیمیں سے نکلی ہو،  
خواب پاک ہو یا نفس، تو اس کے نکلنے سے استنجا نہیں کیا جائے گا۔  
اور جب تر ہو اور مخرج کو منوٹٹ کر دے تو اس سے استنجا کیا  
جائے گا۔ اگر وہ مخرج کو منوٹٹ نہ کرے تو معیہ اور مالکیہ کی رائے یہ  
ہے کہ اس کی وجہ سے استنجا نہیں کیا جائے گا۔ ثانیہ اور حنبلیہ  
دونوں کا مقدم قول بھی یہی ہے۔ ثانیہ اور حنبلیہ کا دوسرا قول یہ  
ہے کہ ریح کے علاوہ سیمیں سے نکلنے والی ہر شے کی وجہ سے استنجا

کیا جائے گا (۱)۔

غیر معتاد میں سے خون، پیپ اور اس جیسی چیزیں:

۱۴- اگر سیمیں میں سے کسی ایک سے خوب یا پیپ نکلے تو اس کے  
معلق فقہاء کے اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ دیگر تمام نجاستوں کی طرح اس کا دھونا بھی  
ضروری ہے اور اس میں پتھر سے استنجا کرنا کافی نہیں، یہ مالکیہ اور  
ثانیہ دونوں کا ایک قول ہے، یہ تکلیف است سے پاک حاصل کرنے  
میں جواز اصل ہے، اور پیشاب پاخانہ میں اس کو نہ دہری کی وجہ سے  
تاک کر دیا گیا ہے، اور یہاں کوئی نہ دہری میں یہ تک اس قسم کی چیز  
سیمیں سے نکلنا ضروری ہے۔

اس قول کے قائلین نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے: "ان  
النبي ﷺ فمر بغسل الذکر من العذی" (۲) (نبی ﷺ نے  
ندی کی وجہ سے عضو تامل کو دھونے کا حکم دیا) اور اگر وہ چوب کے نئے  
ہوتا ہے۔ دن بعد اس نے کہا کہ ان حضرات نے اس طرح استدلال کیا  
ہے کہ تمام آثار میں الفاظ و اسامیہ کے اختلاف کے باوجود اتنا کہ ذکر  
نہیں ہے بلکہ ان میں جھونے ہی کا ذکر ہے، جیسا کہ حضرت علی کی  
روایت میں ندی کی وجہ سے جھونے کا حکم آیا ہے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں بھی پتھر سے استنجا کرنا (متنہر)  
کافی ہوتا ہے، یہ حنبلیہ اور حنفیہ کی رائے ہے، اور مالکیہ اور ثانیہ دونوں کا  
ایک قول یہی ہے، یہ تو اس صورت میں ہے جب وہ پیشاب پاخانہ

(۱) رد المحتار، ۲۲۳، حاشیہ الدرر، ۱۱۳، اظہار الحاج، ۳۸، بغی، ۱،  
کشاف القناع، ۶۰۔

(۲) حدیث: "ان النبي ﷺ فمر بغسل الذکر" "ان روایت بخاری  
و مسلم نے حضرت علی سے کی ہے (صحیح ابی یوسف، ۲۹۰، مع مشکوٰۃ، صحیح مسلم  
تحقیق محمد قزوینی، ۲۳، طبع بیروت، ۱۳۷۰)۔

(۱) حاشیہ درر، ۱۱، اسوٰۃ الدروانی، ۳۳۔  
(۲) مرآۃ القدر، حاشیہ المصنف، ۲۳-۲۵، قد خیرہ، ۴۰۰، بغی، ۱۱۱،  
کشاف القناع، ۶۰۔



سے مخلوط ہو رہے تھے۔

اس قول کی دلیل یہ ہے کہ اس کسب و کار کی وجہ سے اگرچہ اس کے ہونے میں مشقت نہیں ہوتی مین یہ مشقت کا مکمل ضد ہے، اور مذی تو معتاد اور کثرت القیوت ہے، اور اس کی وجہ سے عضو تاسل کا صفا اور تعدی (خذف قیاس) ہے، ورنہ مایا ہے کہ وہ سب نہیں (۱)۔

سہیلین کے متبادل مخرج سے نکلنے والی چیز:

۱۵- حدیث کے لئے جب کوئی اور راستہ کھل جائے اور اس سے حدیث کا مکتب معتاد ہو جائے تو اس کو بھی مالکیہ کے بقول پھر وغیرہ سے صاف کیا جائے گا، وہ جسم کے دوسرے حصے کے حکم میں نہیں ہے، کیونکہ یہ اس متعین شخص کے اعتبار سے معتاد ہو گیا ہے۔

حنا بد کا مسلک یہ ہے کہ جب مخرج معتاد ہو جائے اور اگر راستہ کھل جائے تو اس کی صفائی کے لئے پھر کا استعمال کافی نہیں ہے بلکہ اس کا دھونا ضروری ہے کیونکہ یہ مخرج معتاد کے ملاوہ ہے، اور ان ہی کا یک قول یہ ہے کہ کافی ہو جائے گا۔

ہمیں اس مسئلہ میں حنفیہ اور ثانیہ کا قول نہیں ملا (۲)۔

مذی:

۱۶- حنفیہ کے نزدیک مذی پاک ہے، لہذا وہ دوسری نجاستوں کی طرح اس کی وجہ سے پانی اور پتھر کے ذریعہ استحیاء یا جاسے گا، اور پتھر یا پانی کے ذریعہ اس سے استحیاء کرنا کافی ہوگا۔ مالکیہ کا ایک قول بھی یہی ہے جو ان کے قول مشہور کے خلاف ہے، اور ثانیہ کا قول ظہر اور حنا بد کی یک روایت بھی یہی ہے۔

(۱) فتح القدیر ۵۰۱، بحر الرائق ۲۵۳، قد خیرہ ۲۰۰، اہلوی بی ۲۳۳ شرح منظومہ المسحوبات لعمربیوی ص ۲۵ طبع دمشق، انشی ۱۱۳۔

(۲) قد خیرہ ۲۰۳، ہنسی ۱۱۸۔

اور مالکیہ کا قول مشہور جو حنا بد کی ایک روایت ہے یہ ہے کہ یہی صورت میں پانی کا استعمال ضروری ہے پتھر کا استعمال کافی نہیں، اس لئے کہ مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: "مکت رجلا مداء فاستحیت ان اسأل رسول اللہ ﷺ لمکان ابنتہ، فامرت المقداد بن الأسود فسالہ، فقال يغسل ذکرہ وأنشیہ وبتوضاً" (۱) (میں کثیر المزی شخص تھا تو رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے میں میں نے شرم محسوس کیا، کیونکہ آپ ﷺ کی صاحبہ "ی مہ ی زہدیت میں تھیں اس لئے میں نے مقداد بن اسود سے کہا کہ آپ دریافت کریں، چنانچہ انہوں نے دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عضو تاسل اور خصیتین کو دھوئیں اور وضو کر لیں، اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: "یغسل ذکرہ وبتوضاً" (عضو تاسل کو دھو کر وضو کرے)۔

مالکیہ کے نزدیک دھونا اس وقت ضروری ہے جب مذی معروف لذت کے ساتھ خارج ہو، اور اگر بالکل بلا لذت کے خارج ہو جائے تو دھونا ضروری نہ ہوگا بلکہ پتھر کا استعمال کرنا کافی ہوگا، بشرطیکہ ہر دن مسلسل پل کی طرح خارج نہ ہو، اس صورت میں پانی اور پتھر سے اس کا ازالہ مطلوب نہیں ہے بلکہ وہ معاف ہے (۲)۔

وہی:

۱۷- "ی یخنہ" ہاں ایک پاک شے ہے۔ چاروں مذاہب کے فقہاء

(۱) حدیث علیؓ: "مکت رجلا مداء" کی روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے کی ہے اور لفظ "وأنشیہ" کو ذکر کرنے میں ابوداؤد منفرد ہیں (فتح الباری ۳۷۹ طبع المنقہ، صحیح مسلم ۲۳ تصحیح محمد زود عبدالماتی، سنن ابی داؤد ۱۳۲ طبع مطبعہ سنن لمیش ۱۵ طبع دارالمعرفہ)۔

(۲) المحلاوی علی الدرر ۱۷۳، قد خیرہ طبرانی ۲۰۰۔



کے نزدیک اس میں پانی پینے سے استنجا کافی ہے (۱)۔

رتج:

۱۸- رتج نکلنے کی وجہ سے رتج نہیں ہے۔ چاروں مذاہب کے متنباء نے اس کی صراحت کی ہے۔ حنفیہ نے کہا کہ رتج کی وجہ سے استنجا کرنا بدعت ہے، اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک یہ حرام ہو۔ اور اسی کے مثل ثامیہ میں سے قیوہی کا قول ہے: بلکہ حرام ہے۔ کیونکہ وہ فاسد بہت ہے۔

مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ دسوقی نے کہا کہ رتج کی وجہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "لمس منا من استنجی من ریح" (۲) (وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رتج خارج ہونے سے استنجا کرے) اور نبی کریم ﷺ کے لئے ہے۔ ثامیہ میں سے صاحب نہایت اکتاف نے کہا کہ رتج کی وجہ سے استنجا کرنا نہ واجب ہے، نہ مستحب، اگرچہ محل تر ہو جائے۔ اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ رتج کی وجہ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، سوائے یہ کہ (رتج کا) اثر محل تر ہونے کی حالت میں ہو۔

حنابلہ کی تعبیر یہ ہے کہ اس سے (استنجا) واجب نہ ہوگا، ان کے وقت ذیل استدلال کا تقاضا یہ ہے کہ کم از کم وہ مکروہ ہو، صاحب المغنی

(۱) جامع الطحاوی علی الدرر ۱/۱۶۴، جامعہ الترمذی ۱/۳۳۳

(۲) حدیث: "لمس منا من استنجی من ریح" کی روایت ابن مسعود نے اپنی تاریخ میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے ان الفاظ میں کی ہے: میں استنجی من الریح فلیس منا" (جس نے رتج نکلنے سے استنجا کیا وہ ہم میں سے نہیں)۔ اس حدیث کے ایک روایتی من ظاہر ہیں۔ نیز ان میں کہا گیا ہے کہ اس کی دس کتب حدیثیں ہیں جن میں مکررات ہیں۔ اور اس حدیث کو اسی میں شمار کیا ہے۔ ساجی نے کہا کہ ثری ضعیف ہے۔ اور اس میں علامہ سے مروی ہے کہ وہ کذاب تھے (فیض القدیر ۱/۱ طبع المکتبۃ الشارعیہ ۱۳۵۷ھ)۔

نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے: "من استنجی من ریح فلیس منا" (جس شخص نے رتج کی وجہ سے استنجا کیا وہ ہم میں سے نہیں)۔ اس حدیث کی روایت طحاوی نے اپنی مجموعہ میں کی ہے، اور زید بن اسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "اد اقصم الی الصلاۃ فاعسلوا وحوکم" (۳) (جب تم نماز کو اٹھو تو پانی پین اور اپنے ماتھوں کو سسویا کرو) کی تفسیر میں مروی ہے کہ جب تم نیند سے کھڑے ہو، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضو کے علاوہ کسی اور چیز کا حکم نہیں دیا، یعنی اگر استنجا وہ جب ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کا حکم دیتے، کیونکہ سونے کی حالت میں رتج کا طین مایہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ استنجا واجب نہیں ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ جب رتج شریعت کی طرف سے ہوتا ہے، اور اس موقع پر استنجا کے لئے کوئی نص در نہیں ہوتی ہے، اور نہ یہ منصوص حدیث کے حکم میں ہے، کیونکہ استنجا کی مشروعیت ازلیہ نجاست کے لئے ہے، اور یہاں کوئی نجاست نہیں (۴)۔

پانی کے ذریعہ استنجا:

۱۹- چاروں مذاہب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پانی کے ذریعہ استنجا کرنا مستحب ہے۔ بعض صحابہ و تابعین سے پانی کے ذریعہ استنجا کرنے پر تعمید در ہوتی ہے، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مذہبی چیز ہے۔

پانی کا استعمال کافی ہونے کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت انس بن مالک سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: "کان السبی ﷺ یدخل الحلاء فاحمل افا و علام محوی اداۃ من ماء وعرة، فاستنجی بالماء" (نبی اکرم ﷺ قضاء حاجت کے

(۱) سورۃ مائدہ ۶۸

(۲) البحر الرائق ۲/۵۵۲، جامعہ الترمذی ۱/۳۳۳، جامعہ الترمذی ۱/۳۳۳، جامعہ الترمذی ۱/۳۳۳، جامعہ الترمذی ۱/۳۳۳







گیا ہے اس سے نہیں کیا جائے گا۔ عنقریب اس کی تفصیل ساری ہے۔ یہ جمہور علماء کا قول ہے، ان میں سے امام احمد کی معتد روایت بھی یہی ہے، اور مذہب حنابلہ کی صحیح روایت بھی یہی ہے۔

امام احمد کی ایک روایت جس کو ابو بکر نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ احتما کے لئے پتھر کے علاوہ دوسری کوئی ٹھوس چیز مثلاً کڑی یا پتھر وغیرہ کا استعمال کرنا کافی نہ ہوگا یہ تکذیبی کرم ﷺ نے پتھر کا حکم فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کا حکم سنا، بوب کا تقاضا کرنا ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ یہ ایک رخصت ہے جس کے متعلق ایک مخصوص کلمہ کے درجہ کرنے کا شریعت کا حکم وارد ہوا ہے، لہذا اسی پر کتہہ کرنا ضروری ہے بیسے تم کے لئے مٹی۔

جمہور کے قول کی دلیل محدث ہے جس کو ابو داؤد شریعہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: سئل رسول اللہ ﷺ عن الاستطابة فقال: بثلاثة أحجار ليس فيها رجيع (۱) (رسول اللہ ﷺ سے پاکی حاصل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تین پتھر جن سے ہو، اس میں کوئی کور اور پانچا نہ ہو) تو اگر آپ ﷺ پتھر اور جو چیزیں پتھر کے مثل ہیں ان کا ارادہ نہ کرتے تو رجيع کا استشہاد کرتے، اس سے کہ اس کو ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی، اور پھر رجيع کو بطور خاص ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

(۱) الرجيع: کور اور پانچا کو کہتے ہیں جیسا کہ لمبارح میں ماہ (رجع) کے تحت آیا ہے۔ اور حدیث: مثل رسول اللہ ﷺ عن الاستطابة فقال بثلاثة أحجار... کی روایت ابو داؤد ابن ماجہ اور بیہقی سے خزیمہ بن ثابت عن رسول اللہ ﷺ سے ہے اور شواہد سے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور اسی طرح شعبہ الامام ابو یوسف نے بھی صحیح قرار دیا ہے (الامام ۲۲/۱ طبع الکلیات الاذہم یہ سنن ابن ماجہ ۱/۳، تحقیق ۱۰۰ عبدالمہدی، شرح السنن للشیخ شعبہ الامام ابو یوسف ۲/۵۰ طبع المکتبۃ الاسلامیہ ۱۳۹۰ھ تہذیب الامم ۱/۱۷ طبع دار الفکر، جون المعود ۱/۵ طبع الحدیث

مستحب ہے، اور اگر پانی پئے، اور پتھر بعد میں استعمال کرے تو یہ مردود ہے۔ اس سے کہ حضرت عائشہ کا قول ہے: "ممن أدوا حکنی یسبحوا الحجارۃ الماء لیسوا صبیہم وان رسول اللہ ﷺ کان یفعلہ" (۱) (تم اپنے اپنے شواہد سے کہو کہ وہ پتھر کے بعد پانی استعمال کیا کریں، یونکہ میں (انہیں سنے سے) شرفاتی ہوں، اور رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے)۔

شعبہ کے یہاں ایک قول یہ ہے کہ پانی سے وضو سنت ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ وہ بوب کو جمع کرنا ہمارے زمانے میں سنت ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ جمع کرنا مطاق سنت ہے، اور یہی قول صحیح ہے، اور کسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ عمر بن قیس میں ہے۔

شرٹ وغیرہ نے پانی اور پتھر دونوں کے جمع کرنے کی فضیلت پر اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ قبائلیہ دونوں کو جمع کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی اس طرح تعریف فرمائی ہے: "بن اللہ یحب الثوابین ویحب المتطہرین" (۲) (بے شک اللہ محبت رکھتا ہے وہ پر کرنے والوں سے اور محبت رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں سے)۔ ذہبی کی تحقیق یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی صحیح روایت یہی نہیں ہے جس میں یہ ہو کہ وہ لوگ، انہوں کو استعمال کرتے تھے بلکہ اس میں صرف یہ ہے کہ وہ لوگ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے (۳)۔

استنجا کس چیز کے ذریعہ کیا جائے:

۲۲- استنجا کس چیز کے ذریعہ کیا جائے گا البتہ جس سے منع یا

(۱) حدیث: "ممن أدوا حکنی یسبحوا الحجارۃ الماء" کی تخریج فقہ نمبر ۱۹ کے تحت گذر چکی۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۷۷۔

(۳) بحر الرائق ۲/۵۵۳، مجموعہ ۱۰۰۳، حاشیہ الرسولی ۱/۱۱۰، الخرجی

۱/۱۳۸، کتاب القضاء ۵۵۷، الفروع ۱/۵۱۔



اور حضرت سلمانؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ تمہارے نبی نے تم کو کھائی ہے یہاں تک کہ تشاء حاجت کا طریقہ بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: "اجل، لقد بھانا لی مستقبل القبلة لغائط أو بول، لو أن يستنجی بالمیمن، لو أن يستنجی بالقل من ثلاثة أحجار، لو أن يستنجی برحیج أو عظم" (۱) (ہاں، ہم کو منع فرمایا کہ ہم پیٹا ب یا پاخانہ کے وقت قبہ کی طرف رخ کریں، یا پیکر میں ماتھ سے استنجا کریں یا پیکر ہم تین پتھروں سے کم سے استنجا کریں، یا پیکر ہم دو یا بدی سے استنجا کریں)۔

درنیم سے یہ جدا ہے، اس لئے کہ یہاں ازلہ نجاست مقبہ ہے، اور یہ پتھر کے ملوہ سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ درنیم تو یہ قیاسی و عقلی نہیں ہے۔

کیا ستنجا محل کو پاک کرنے والا ہے؟

۲۳- اس سب سے میں فقہاء کے وقول ہیں:

ہاں اقوال یہ ہے کہ ستنجا سے محل پاک ہو جائے گا۔ یہ حنفیہ مالکیہ و حنابلہ کا ایک قول ہے، اس امام سے کہا کہ شریعت سے اس کی طہارت کا اعتبار کیا ہے، کیونکہ: "امست بھی لی يستنجی بروث أو عظم و قال ایہما لا یطہران" (۲) (نبی ﷺ سے کوہ و مردہ سے استنجا کر کے منع کیا ہے، فرمایا کہ یہ دونوں پاک نہیں کرتے) تو معلوم ہوا کہ جس چیز کے ذریعہ استنجا کرنے کی

(۱) حضرت سلمانؓ وال حدیث: "لقد علمکم لیکم" کی روایت مسلم سے کی ہے صحیح مسلم ۲۳۳ طبع عین الحسنی۔

(۲) حدیث: "ان سببی ﷺ بھی ان يستنجی بروث" کی روایت در تفسیر سے حضرت ابوہریرہؓ سے کی ہے و فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے (سنن الدارقطنی ۵۶۸، طبع مرکز المطابع النوریہ لجنہ منصف المرابہ ۲۲۰)۔

اجازت کی تھی ہے وہ پاک کر دیتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ بھی پاک نہ کرے تو ان ملک کی وجہ سے اس سے بھی استنجا کرنے کی اجازت نہ دی جاتی۔ ان طرح اس وقت مانگی نے کہا ہے کہ حکم و رعین کے تم ہو جانے کی وجہ سے محل پاک ہو جائے گا۔

۱۔ اول جو خفیہ اور مالیکیہ دونوں کا دھرتوں ہے و متاثرین حنابلہ کا قول ہے، یہ ہے کہ محل تو پاک ہی رہے گا مگر مشقت کی وجہ سے معاف ہوگا۔ درنیم نے کہا کہ زبلی میں جو ہے اس کا ظہر یہ ہے کہ پتھر کے ذریعہ محل پاک نہ ہوگا۔ حنابلہ کی کتاب کشف القناع میں ہے کہ استنجا کا اثر پاکی ہے جس کی تھوڑی مقدار محل استنجا میں مشقت کی وجہ سے معاف ہے، اور مغلی میں ہے: اور اسی وجہ سے اگر اس جگہ پیسہ آجائے تو اس کا پیسہ پاک ہوگا (۱)۔

۲۴- جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر ستنجا کے بعد محل استنجا و پر تری لگ جائے تو وہ معاف ہوگی۔

حنفہ میں سے ابن تیم نے کہا ہے کہ ستنجا کے بعد بھی محل پاک ہی رہتا ہے مگر معاف ہے، اس قول پر یہ مسئلہ متفق ہوتا ہے کہ پانی پہنچنے کی وجہ سے مخرن پاک ہو جائے گا، در اس سلسلہ میں زمین کے مسئلہ میں مشہور اختلاف ہے کہ جب زمین پاک ہونے کے بعد حنک ہو جائے، پھر اس پر پانی پہنچ جائے تو سب کی پسندیدہ رہے یہ ہے کہ اس کی نجاست نہیں لوٹے گی، ہی طرح یہاں بھی ہونا چاہیے۔ پھر ابن امام سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ متاثرین حنفیہ کا اجماع ہے کہ پیسہ سے محل پاک نہ ہوگا، یہاں تک کہ اگر پیسہ اس سے تیار کر کے کپڑا اور بدن کے دھرتے حصہ پر درہم کی مقدار سے زیادہ لگ جائے تو مانع نہ ہوگا (یعنی وہ صحت نماز کے سے مانع نہ ہوگا)۔

(۱) البحر الرائق ۲۵۳، فتح القدیر ۱۳۹، حاشیہ لہ سوقی ۱۸۱، یعنی ۱۸۰۔







## استنجا ۲۸

کا استعمال کرنا کافی ہوگا، ورنہ تو وضوح ہے۔

نیا بولی اس کا کوئی تذکرہ ناموں نے نہیں کیا ہے۔

جہاں تک پیشاب سے طہارت حاصل کرنے کا تعلق ہے تو مالکیہ کے نزدیک عورت کے پیشاب میں پتھر کا استعمال کافی نہیں خواہ وہ نہ رکی ہو یا نہ رکی ہو مالکیہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس وقت پیشاب عورت کا پیشاب خرق سے جاری ہوتا ہے۔

۱۔ چیز جس سے استنجا ممنوع ہے:

۲۸۔ جن چیزوں سے استنجا جائز ہوگا اس کے لئے حنفیہ مالکیہ نے پانچ شرطیں لگائی ہیں:

۱۔ ایک یہ کہ وہ خشک ہو حنفیہ مالکیہ کے یہ وقتوں نے اس کو پائس (خٹک) کے بجائے جامہ سے تعبیر کیا ہے۔

۲۔ پاک ہو۔

۳۔ صاف کرنے والی ہو۔

۴۔ تکلیف دہ ہو۔

۵۔ قابل امتحاش ہو۔

لہذا ان چیزوں میں سے ان کے ایک استنجا میں یا چا سکتا ہے وہ بھی پانچ طرح کی ہیں:

۱۔ مویۃ جو خشک نہ ہو (۲)۔

۲۔ مویۃ جو پاک ہو (۳)۔

۳۔ مویۃ جو صاف کرنے والی نہ ہو، جیسے چکنی چیز یعنی پائس وغیرہ (۴)۔

۴۔ اذیت دینے والی ہو، اور اسی میں ہر دو شئی داخل ہوگی جو

احبار عرب، مثلاً چاقو وغیرہ (۵)۔

شافعیہ کے نزدیک عورت ہر وقت ہر چیز سے پیشاب میں ہوشی کافی ہوگی جو میں نجاست کو داخل کرے۔ خواہ وہ کچھ ہو یا اس کے علاوہ اور شیعہ ہوتو اربعین کے ساتھ ٹمگاد کے ساتھ توشت تک پیشاب کا اثر ماحضوم ہو جائے جیسا کہ مذکور ایسا ہی ہوتا ہے تو پتھر کا استعمال کرنا کافی نہ ہوگا، ورنہ کافی ہوگا، اور اس وقت پانی کا استعمال مستحب رہے گا۔

ورثیہ (جو نہ رکی نہ ہو) کے بارے میں مالکیہ کے قول میں یہ باتوں یہ ہے کہ اس کے لئے بھی پتھر کا استعمال کافی ہے، اور ہر قول یہ ہے کہ ہوا ضروری ہے، اور انوں قول کے مطابق عورت کے سے نجاست، جنابت، عیس کی وجہ سے ٹمگاد کے علاوہ ہر شئی ہوا ضروری نہیں، بلکہ ٹمگاد کے علاوہ ہر شئی کا صاف کافی ہے، اور جو عورت روزہ دار نہ ہو اس کے لئے ٹمگاد کے اندرونی حصہ کا دھونا مستحب ہے (۱)۔

مذہب حنفیہ کے قواعد کا مقصد یہ ہے کہ جب نجاست خرق سے تیار نہ کرے تو استنجا سنت ہو، اور جب خرق سے آگے نہ جھجے تو پتھر کا استعمال کافی نہیں بلکہ پانی یا کسی اور سیال چیز کے وسیع اس کا زائل ضروری ہے، اور عورت کے لئے پتھر استعمال کرنے کی عیبت

(۱) المجموعۃ، حاشیۃ الرسولي، الخرش، ۱۸۸، نہایۃ المحتاج مع حاشیۃ مہر المسی، ۱۳۹، کتاب التنازع، ۵۶، ۵۷، المصنی، ۱۱۸، الخطاوی علی مری الفلاح، ص ۳۶۔

(۱) ابن ماجہ، ۲۲۶۔

(۲) المشرح الکبیر مع حاشیۃ الدسوقی، ۱۳۸، فتح القدیر، ۳۸۰۔

(۳) رد المحتار، ۲۲۶، حاشیۃ الدسوقی، ۱۱۳، فتح القدیر، ۳۸۸، الخطاوی علی الخرش، ۱۵۱، نہایۃ المحتاج، ۳۱۔

(۴) رد المحتار، ۲۲۶، فتح القدیر، ۳۸۸، حاشیۃ الدسوقی، ۱۱۳، ۱۱۴، نہایۃ

المحتاج مع حاشیۃ الرشیدی، ۳۱، کتاب التنازع، ۵۶۔

(۵) رد المحتار، ۲۲۶، حاشیۃ الدسوقی، ۱۱۳۔



## استنجا، ۲۹

۵۔ قائل ہترام ہو، اور یہ ان کے نزدیک تین طرح کی ہیں:

الف: کھانے کی چیز ہونے کی وجہ سے قائل ہترام ہو۔

ب: دھارے کے حق کی وجہ سے قائل ہترام ہو۔

ج: پانی ٹپکتی وجہ سے قائل ہترام ہو۔

یہ سب چیزیں کتب مالکیہ کے ماہر و دہری کتابوں میں بھی مذکور ہیں۔ وہ لوگ شرطوں کے بیان میں ایذا رساں نہ ہونے کا دلائل نہیں کرتے ہیں، اگرچہ شریعت کے قواعد عامہ سے اس کا منوع ہونا سمجھ میں آتا ہے (۲)۔

مجموعی طور پر وہ سب شرطوں پر متفق ہیں۔ تعصبات میں کہیں اختلاف اور نہیں اتفاق ہے اس کی تفصیل کے لئے کتب فقہ سے رجوع کیا جائے۔

جن چیزوں سے استنجا حرام ہے ان سے استنجا کرنا کافی ہے یا نہیں؟

۲۹۔ کسی شخص نے منوع کا ارتکاب کرتے ہوئے اس چیز سے استنجا کر لیا جس سے استنجا حرام ہے، اور محل استنجا صاف کر یا تو صاب مالکیہ اور حنابلہ میں سے ان تیمید کے نزدیک جیسا کہ ائمہ میں ہے، حرمت کے باوجود استنجا درست ہوگا، اس عابدین سے یہ وجہ بیان کی ہے کہ ممنوع چیز کے استعمال سے بھی بدن پر لگی تری خشک ہو جائے گی۔

۳۰۔ فی نے کہا ہے کہ اس کا اعادہ بھی لازم نہیں، نہ وقت کے اندر ورنہ ہفت کے بعد۔

ثانیہ کے نزدیک اگر اس شئی کی حرمت حرمت کی وجہ سے ہے

(۱) غنیۃ المحتملی رص ۳۹، فتح القدیر ۱/۵۰، جامعۃ المسلمین ۱/۱۳، نہایۃ الحاج ۱/۳۳، ۱/۳۳، کشف القناع ۵۸۔

(۲) جامعۃ المسلمین ۱/۱۳، نہایۃ الحاج ۱/۱۳، انشی ۱/۷۱، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰



## استنجا، ۳۰-۳۲

بھی زائل ہو جائے گی (۱)۔

یہ ۱۱ میں ہاتھ سے استنجا نہ کرنا ہوگا بلکہ اس سے صرف بائیں ہاتھ کی مدد سے اسے منسوب ہے اور یہی استعمال کا مقصود ہے (۱)۔

استنجا کا طریقہ اور اس کے آداب:  
ولہذا میں ہاتھ سے استنجا کرنا:

دوم: بوقت استنجا، پردہ کرنا:

۳۱- استنجا میں شرمگاہ کھولنی پڑتی ہے، اور عام لوگوں کے سامنے استنجا، وغیرہ کے لئے شرمگاہ کھولنا حرام ہے، لہذا اس وقت استنجا کو ادا کرنے کے لئے حرام کا ارتکاب نہیں کیا جاسکتا، اور دوسرے شخص کی مدد سے ہونی میں جو اس کو دیکھ رہا ہے شرمگاہ کھولنے بغیر بائیں ہاتھ کی مدد سے کرے گا (۲)۔

حنبل کے نزدیک جب کوئی شخص سامنے نہ ہو تو استنجا کے آداب میں سے یہ ہے کہ استنجا کرنے اور پانی خشک کرنے کے فوراً بعد پردہ کرے۔ یہ شرمگاہ کا کھولنا ایک ضرورت کی وجہ سے تھا، ورنہ وہ ختم ہوئی (۳)۔

بلا ضرورت شرمگاہ کھولنے کے متعلق حنابلہ کی دو روایتیں ہیں:  
مرد ہو، حرام ہو (۴)۔

اس بنا پر مناسب یہ ہے کہ استنجا سے فارغ ہونے کے بعد پردہ کرنا کم از کم مستحب ہو۔

سوم: قضاء حاجت کی جگہ سے منتقل ہونا:

۳۲- جب قضاء حاجت پر پہنچے تو کسی جگہ استنجا نہ کرے۔ شافعیہ اور حنابلہ کی یہی رائے ہے۔ شافعیہ نے کہا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب

(۱) البحر الرائق مع حاشیہ ابن مفلح، ۲۵۵/۱، نہایت المحتاج، ۳۷۷، کشف القناع، ۵۸/۱۔

(۲) الدرر علی المقرار، ۳۳۳، مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحطاوی، ص ۷۷، رد المحتار، ۲۲۵/۱۔

(۳) عیۃ المتکلی، ۱/۳۱۔

(۴) مصاب، ۱/۷۷۔

۳۰- صحیح - تہ میں حضرت ابو قتادہؓ نے یہ حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اذا مال أحدکم فلا یمس ذکروہ بیمنہ و اذا انسی الحلاء فلا یتمسح بیمنہ“ (۲) (جب تم میں سے کوئی بیٹاب کرے تو اپنا عضو ناسل بائیں ہاتھ سے نہ چھوے، ورنہ جب قضاء حاجت کے سے جائے تو بائیں ہاتھ سے نہ پونچھے)۔

نبی کریم ﷺ نے بائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے، ورنہ فقہاء نے اس ممانعت کو کراہت پر محمول کیا ہے، حنبلیہ کے نزدیک یہ کراہت تحریمی ہے، جیسا کہ ابن قیم نے اس کو قوی قرار دیا ہے۔

یہ سب احکام حاجت و ضرورت کے مواقع کے علاوہ کے لئے ہیں۔ اس سے کثرت مشہور قاعدہ ہے: ”انصرورات فیج الممحظورات“ (۳) (ضد ہر میں ممنوع شیا کو باج کر دیتی ہیں)۔

لہذا اگر اس کا بیاب ہاتھ نہ ہو یا منکول ہو یا اس میں کوئی زخم ہو تو بد کراہت و امیں ہاتھ سے استنجا کرنا جائز ہے۔ علاوہ ازیں (بہ حاس میں) بائیں ہاتھ سے پانی بہانے میں مدد لینا جائز ہے، ورنہ

(۱) البحر الرائق، ۲۵۵/۱، حاشیہ الدسوقی، ۱۳۱، النہایہ، ۳۳۱، المغنی، ۱۱۶/۱، کشف القناع، ۵۸/۱۔

(۲) حدیث: ”اذا مال أحدکم فلا یمس ذکروہ بیمنہ...“ کی روایت بخاری و مسلم اور ابو داؤد نے کی ہے، الفاظ ابو داؤد کے ہیں (فتح الباری، ۲۵۳/۱، طبع المکتبہ صغیر، ۲۵۵/۱، تحقیق محمد قزوینی، سنن ابو داؤد، ۳۷۷، طبع مطبعہ دار الحدیث، ۱۳۱۹ھ)۔

(۳) مجمع المصنف، ۱۶۱/۱، البحر الرائق، ۲۵۵/۱، حاشیہ الدسوقی، ۱۰۵/۱، المجموع، ۱۰۸/۱، نہایت المحتاج، ۳۷۷، کشف القناع، ۵۸/۱۔



## استنجا، ۳۳-۳۵

کرنے کی ممانعت حدیث میں وارد ہوئی ہے استنجا کی نہیں، اور اس نے ایسا نہیں کیا (۱)۔

پنجم: استنجا (۱) (صفائی چاہنا):

۳۴- استنجا کہہ سکتے ہیں، الی ما پاک کی سے معافی چاہنا ہے یہاں تک کہ اثر زائل ہونے کا یقین ہو جائے۔ یہ لوگوں کی طبیعتوں کے اختلاف سے مختلف ہوئی (۲) اس کی تفصیل (استنجا) کی اصطلاح میں ہے۔

ششم: چھینٹیں مارنا اور دوسرے کو ختم کرنا:

۳۵- حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ نے ذکر کیا ہے کہ پانی سے استنجا کر کے قارٹ ہونے کے بعد مستحب یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ پر چڑھ کر پانی سے چھینٹیں مارے تاکہ دوسرے ختم ہو جائے، اور جب اسے شک ہو تو تری کو اسی چھینٹ مارنے پر محمول کرے جب تک کہ اس کے خلاف کا یقین نہ ہو جائے۔

حنفیہ نے یہ ذکر کیا ہے کہ اگر شیطان کثرت سے شک میں آتا ہے تو وہ اس طرح کرے گا (۳)۔ اور جس شخص کو استنجا کے بعد کسی شئی کے بچھے کا مان ہو تو امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جب تک اس کو یقین نہ ہو جائے اس کی طرف توجہ نہ کرے، اور اس کی طرف سے غفلت برتے، کیونکہ یہ شیطان کا ٹر ہے، تو انشاء اللہ یہ (شک) ختم ہو جائے گا (۴)۔

وہ پانی کے ذریعہ استنجا کر رہا ہو، لہذا وہ اس جگہ سے علیحدہ ہو جائے تاکہ اس پر چھینٹیں نہ پریں جن سے وہ ناپاک ہو جائے، اور وہ چھینٹیں جو خاص قضاء حاجت کے لئے ہی بنی ہوئی ہوں اس سے مستثنیٰ ہیں، اس میں وہ قضاء حاجت کی جگہ سے منتقل نہ ہو، اور اگر صرف پتھر سے استنجا کرنا ہو تو منتقل ہونے کی ضرورت نہیں تاکہ پاخانہ پٹی جگہ سے پھیل نہ جائے کیونکہ پاخانہ اگر اپنی جگہ یعنی خرج سے پھیل جائے گا تو پتھر کا استعمال درست نہیں ہوگا۔

حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ پتھر کے ذریعہ استنجا کرنے کے لئے بھی قضاء حاجت کی جگہ سے الگ ہو جانا مناسب ہے جس طرح پانی سے استنجا کرنے کے لئے منتقل ہونا چاہئے۔ یہ تفصیل اس صورت میں ہے جب ٹوٹ ہونے کا خوف ہو (۱)۔

چہرہ: حالت استنجا میں استقبال قبلہ نہ کرنا:

۳۳- حنفیہ کے نزدیک ادب یہ ہے کہ استنجا کے لئے قبلہ کے رخ میں دو میں جب رخ کر کے پیچھے تاکہ شرمگاہ علی ہوئی ہوئے کی حالت میں قبلہ کی طرف رخ یا پشت نہ ہو، اس لئے کہ بوقت استنجا قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا بے ادبی ہے، اور یہ مکروہ تفریحی ہے، جس طرح قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر بے ادبی ہے، اسی طرح بے ادبی ہے کہ قبلہ کی طرف ہر پھیلائے کے بارے میں حنفیہ میں اختلاف ہے، ورنہ ناشی نے مکروہ نہ ہونے کو اختیار کیا ہے، اس کے برخلاف قبلہ کی طرف پیٹا بپا خانہ کرنا صحیح کے نزدیک حرام ہے (۲)۔

شافعیہ کے نزدیک قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجا کرنا ممانعت ہے، کیونکہ قبلہ کی طرف رخ کر کے یا پشت کر کے قضاء حاجت جائز ہے، کیونکہ قبلہ کی طرف رخ کر کے یا پشت کر کے قضاء حاجت

(۱) نہایۃ المحتاج، ۱۲۷، شرح مختصر، ۱۲۲، کتاب القضاء، ۵۵۵۔

(۲) شرح منیۃ المصلیٰ، ص ۲۸، المحیط فی علی مرتب، اخلاص، ص ۲۹، بحر الرائق

۲۵۶

(۱) المجموع، ۸۰۔

(۲) ابن ماجہ، ۲۳۰۔

(۳) بحر الرائق، ۲۵۳، رد المحتار، ۲۳۱، نہایۃ المحتاج، ۱۲۷، کتاب القضاء

۵۷۱۔

(۴) کتاب القضاء، ۵۷۱۔







## استنشاق ۱-۲

جو بالکل سامنے ہو، اور اندر میں ماک "رمنہ سے سو جہت نہیں ہوتی۔  
اس کی ہیئت میں فقہاء کے یہاں قدرے تمہیں ہے، اس کے  
لے (خنو) اور (خنسل) کی بحث ملاحظہ ہو۔

## استنشاق

بحث کے مقامات:

۳- استنشاق کے اقسام کے لے (خنو) (خنسل) اور (خنسل)  
میت (کی اصطلاحات دیکھی جائیں۔

تعریف:

۱- استنشاق کہتے ہیں: استنشاق الهواء لو غیرہ، یعنی ماک  
میں ہو، غیرہ کا داخل کرنا (۱)، اور فقہاء بطور خاص صرف پانی کو ماک  
میں داخل کرنا مراد لیتے ہیں (۲)۔

جمال حکم:

۲- صہو رقباء کے رد یک خنو کے اندر ماک میں پانی، ناسنت  
ہے، ورنہ ناپہ کے رد یک فرض ہے۔  
حدیث کبر سے چکی حاصل کرنے کے لے غسل کرتے وقت  
مالکیہ و شافعیہ کے رد یک ماک میں پانی، ناسنت ہے، "و خنیہ  
نہا بہ کے رد یک فرض ہے (۳) خنیہ لے غسل جنابت اور وضو کے  
درمیان فرق یہ ہے، چنانچہ نبیوں نے کہا کہ استنشاق غسل جنابت  
میں فرض ہے اور وضو میں سنت، اس لئے کہ جنابت تمام بدن میں  
پھیل جاتی ہے، اور وضو ہر جہت میں ماک "رمنہ کا بھی شمار ہوتا  
ہے، بخلاف وضو کے کہ اس میں چہرہ و دھار نہش ہے، اور پتہ وہی ہے



(۱) سنن العرب، جامع طبرانی، ۱/۱۰۰ (فقہ)

(۲) امس، ۱/۱۲۰ طبع المراسم، المجموع، ۳۵۵ طبع المیزان

(۳) امس، ۱/۱۱۸ نہایۃ المحتاج، ۲۸۰ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، الدہلوی، ۱/۱۱۷

۱۳۶ طبع دار الفکر، الہدایہ، ۱/۱۶۱ طبع مصطفیٰ لکچس، ابن ماجہ، ۱/۱۰۲

۱/۱۳۶



## اجمان حکم:

۴- ہجرت کے بعد آثار جہاد کے دن سے ہی جہاد کے سے نکلنے کی فرضیت میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ حضور ﷺ کے زمانہ میں فرضیت کی کیا نوعیت تھی اس میں اختلاف ہے، شافعیہ کا اصح قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں جہاد کے لئے جہاد فرض کفایہ تھا۔ اس کی فرضیت تو اجتماع سے ثابت ہے، اور کفایہ ہونے کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہوتا ہے: "لَا يَسْتَوِي الْقَاعِلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الصُّورِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" اِلٰی قَوْلِهِ تَعَالَى: وَكَفَاةً وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰی (۱) (مسلمانوں میں سے بد عذر (گھر) بیٹھے رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں فضیلت دے رکھی ہے، اور بھلائی کا وعدہ تو اللہ نے سب (ی) سے کر رکھا ہے)۔

استدلال کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی سبیل اللہ کو کامدین پر فضیلت عنایت فرمائی اور پھر دونوں فریق سے بھلائی کا وعدہ فرمایا، جب کہ بہاروں کے سے کوئی مدد دے، اور مستحق اللہ اور گنہگار کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا بے معنی ہوتا ہے، لہذا دونوں گھر بیٹھے رہنے کے باوجود برابر نہیں ہوئے۔

۱- ایک قول یہ ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں جہاد کے لئے نکالنا فرض عین تھا، تو معذور کے علاوہ کسی کے لئے بھی جہاد سے مختلف جائز نہیں تھا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا تَقْرَؤُا بِعَدْبِکُمْ عَدَاۤءَ الْیَمٰنِ" (۲) (اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں ایک درناک عذاب

## استغفار

### تعریف:

۱- استغفرت میں "استغفر" کا مصدر ہے جو "نفر القوم معیروا" سے ماخوذ ہے، یعنی لوگوں نے کسی شے کے لئے جانے میں جہد کی، اور بغیر واصل ایک جگہ سے دوسری جگہ کسی ایسے امر کی وجہ سے جہاد ہے جو اس کا محرک ہو، اور جنگ وغیرہ کے لئے جانے والی جہت پر "غیر" کا اطلاق کیا جاتا ہے جو مصدر کے ذریعہ نام رکھنے کے قبیل سے ہے (۱)۔

۲- اصطلاح شرع میں دشمن سے جنگ کرے یا اس سے نیک عمل کے سے نام دیاں کے علاوہ کسی کی موت پر یا ایسی نہ موت کے تحت نکالنا استغفار ہے (۲)۔ میں فقہاء کے نزدیک دشمنوں سے لڑائی کے لئے اس کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔

متعلقہ غلط:

استغفار:

۳- استغفار کے معنی غیر سے مدد طلب کرنا، چنانچہ بولا جاتا ہے: "استسجدہ فانجدہ" یعنی اس نے اس سے مدد طلب کی تو اس نے اس کی مدد کی (۳)۔

(۱) اصطلاح معبر، لہجۃ لاس لا فیر (نفر) فتح الباری ۳/۲۷۷ طبع استغفر۔

(۲) فتح الباری ۳/۲۷۷۔

(۳) مختار الصحاح، ج ۱، ص ۱۸۷ (نفر)۔

(۱) سورۃ نساء ۹۵۔

(۲) سورۃ توبہ ۳۹، ۳۱۔



وے گا) سے اللہ تعالیٰ کے قول "انفروا حفاظاً وثقالاً" (نکل پڑو تم ہلکے اور بوجھل ہو کر) تک۔

(شافعیہ کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے) انہوں نے کہا: وہ بیٹھ رہے۔ لے کہ جن کی طرف سورہ نساء کی آیت میں اشارہ کیا گیا ہے حدیث کے مفسرین تھے۔ یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے (۱)۔

اس سلسلے میں دوسرے کئی قول ہیں جن کے لئے (جہاد) کی بحث کی طرف رجوع کیا جائے۔

دوسری جگہ کے حدود میں کی دو حالتیں ہو گئیں:

۵- ایک یہ کہ وہ لوگ اپنے ملک میں جیسے رہیں اور مسلمانوں کے کسی شہر کا رخ نہ کریں تو جمہور کا اتفاق ہے کہ اس حالت میں جہاد کے لئے نکلنا فرض کفایہ ہے، اگر لوگوں کی ایک جماعت سال میں ایک بار اس کام کو کر لے تو باقی سے گناہ ساقط ہو جائے گا فرض ہونے کی دلیل تو وہ آیت ہے جس میں فرمایا: "فانظروا المشركين حيث وحيثمواهم" (۲) (ان مشرکوں کو قتل کرو جہاں ہیں تم انہیں پاؤ)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الجهاد ما مضى الى يوم القيامة" (۳)

(۱) مفتی الکتاب ۳/۲۰۸-۲۰۹، فتح الباری ۱/۳۱۶-۳۱۷

(۲) سورہ توبہ ۵-

(۳) حدیث: "الجهاد ما مضى الى يوم القيامة" مکتوبہ دہلوی نے حضرت انس بن مالک سے مروی نقل کیا ہے الفاظ حدیث اس طرح ہیں: "الجهاد ما مضى منذ بعثني الله الى ان يقاتل آخر اممي الدجال، لا يطله جور جائز ولا عدل عادل، والاميمان ملاقاتوا" (جب سے اللہ نے مجھ کو نبی بنا دیا ہے اس وقت سے جہاد جاری رہے گا، یہاں تک کہ میری امت کا آخری شخص دجال سے جہاد کرے گا اور اس کو نہ کسی ظالم کا ظلم مانع ہوگا اور نہ اس کا عدل اور انصاف اور یہاں تو تشریف پر ہوا چاہئے کہ مذکور نے کہا کہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے وقت یہ یہی الفاظ تھے جو مجھوں کے درجہ میں ہیں۔ عبدالحق نے کہا کہ یہی بن ابی حبیہ ہی سنیم کا ایک آدمی ہے اور ان سے صرف جعفر بن یحییٰ نے روایت کی ہے (عن المجتہد ۳/۳۲۳، ۳۲۵ طبع المبدع مختصر سنن ابی داؤد والترمذی ۳/۳۸۰ تا فتح کردہ ۱/۲۵۷ ص ۸۱ یہ ۳۷۷ طبع دارالمناہن)۔

(جہاد) قیامت تک جاری رہے گا) اس کا فرض کہ یہ ہونا تو اس سے ہے کہ جہاد فرض لذاتہ میں ہے بلکہ یہاں کی سر بندگی، حد تکماتہ اللہ اور بندوں سے، دفع شر کے لئے فرض ہے تو مقصود جب بعض لوگوں کے درمیان حاصل ہو جائے تو باقی لوگوں سے ساقط ہو جائے گا، بلکہ اگر یہ مقصود جہاد کے بغیر صرف دلیل قائم کرنے اور دعوت دینے سے حاصل ہو جائے تو یہ جہاد سے زیادہ بہتر ہوگا، لہذا اگر کوئی شخص اس کو انجام نہ دے تو اس کے چھوڑنے کی وجہ سے سب منکار ہوں گے (۲)۔

۶- جب دشمن کی اسلامی شہر پر حملہ کرے تو اس شہر کے تمام لوگوں پر اس لوگوں پر یہ اس کے قریب ہیں جہاد کے ساقط فرض میں ہے، لہذا اسی بھی مرد کے لئے اس سے خلف سنا پڑنا ہوگا حتیٰ کہ باہم بقیہ اور شادی شدہ عورت پر والدین، قاتل فرض خواہ در شوہر کی اجازت کے بغیر نکلنا ضروری ہوگا، پس اگر شہر اور اس کے قریب والے دفاع سے عاجز آجائیں تو ان لوگوں کے لئے بھی نکلنا فرض ہو جائے گا جو ان کے قریب ہیں حتیٰ کہ شدہ شدہ تمام مسلمانوں پر نہار کی طرح فرض عین ہو جائے گا (۳)۔

۷- اسی طرح عام اور ان کے مابین جن کو جہاد کا حکم دینے کا حق ہے۔ وہ جن سے جہاد کے لئے نکلنے کو کہیں ان کے لئے نکلنا فرض عین ہوگا، اور جہاد کے لئے نکلنے کی جب کوئی دعوت دے رہا ہو تو کسی کا پیچھے رہ جانا جائز نہ ہوگا، سوائے ان لوگوں کے جن کو امام رک دے، یا اہل و عیال اور مال کی حفاظت کے لئے ان کا پیچھے رہنا ضروری

(۱) مفتی الکتاب ۳/۲۱۰، فتح القدیر ۱۹۰/۱۹۱ ص ۱۱۶، طیل ۳/۳۲۶

اصناف ۱۱۶، ۱۱۷

(۲) ساہنہ مراجع

(۳) فتح القدیر ۲۵/۲۵۲، مفتی الکتاب ۳/۲۱۹-۲۲۰



بحث کے مقامات:

۹- اس کا تذکرہ فقہاء نے جہاد میں اور حج کے باب میں مزوغہ میں رات گزارنے کی بحث میں کیا ہے۔

ہو، اس کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ افْعَوْا فَيَسِيلُ اللَّهُ الذَّلِيلَ إِنَّكُمْ إِلَى الْأَرْضِ** (۲) (اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوتا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے: **فَاعْمُوا** (اللہ تعالیٰ راہ میں تمہیں زمین سے گٹے جاتے ہو)۔

منی سے نکلتا:

۸- شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک یام تشریق کے ۱۰۰ ہرے، منی سے بعد غروب سے قبل توجہ نرم کے لئے منی سے نکلتا جا رہے (۳) و حنفیہ کے نزدیک یام تشریق کے تیسرے، منی سے نکلتا جا رہا ہے پس اگر تیسرے دن غروب شمس تک نہ نکلا تو پھر تیسرے دن کی رات بغیر نکلتا مکرہ ہے۔ و اگر بغیر منی کے نکل جائے تو اس پر کچھ واجب نہیں الیہ اس سے یہ آیا، ایک قول یہ ہے کہ اس پر دم واجب ہوگا، میں گرجو تھے، منی سے نکلنے کے بعد بغیر منی کے نکل آیا تو اس پر دم واجب ہوگا (۴)، یہ تفصیل حنفیہ کے نزدیک ہے۔ و اگر تیسرے دن غروب شمس کے ۱۰۰ ہرے، منی سے غروب شمس کے بعد نکلے گا تو دم واجب ہوگا (۵)، جیسا کہ شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر رات گزار کر منی سے قبل منی سے نکل جائے تو اس پر دم واجب ہوگا، و اگر غروب شمس سے قبل نکل جائے پھر چلتے ہوئے یا رات کرتے ہوئے منی سے نکلے گا تو غروب شمس کے بعد ہی یوں نہ لونا ہوگا، و اس پر نہ اس رات کا گزارنا واجب ہوگا اور نہ اگلے دن کی رات، و اگر واجب ہوگا (۶)، اور تفصیل (حج) کی بحث میں ہے۔

## استنقاء

نہیں: "استنقاء"



(۱) الاصاب ۳۷۷، ۱۱۸۔

(۲) سورہ توبہ ۳۸۔

(۳) الاصاب ۳۷۹، موطئ الحج ۵۰۶۔

(۴) حاشیہ ابن عابدی ۱۸۵/۳۔

(۵) موطئ الحج ۵۰۶، الاصاب ۳۷۹، موطئ الحج ۱۳۱۔

(۶) موطئ الحج ۵۰۶۔



## استنکاح ۱-۳، استہزاء

میں تنگی اور دشواری ہے، لیکن اگر ایک دوسرے سے شک ہو تو ہنسو  
ٹوٹ جائے گا، یہ تک یہ شک کثرت نہ ہو، اور ہنسو کرنے میں کوئی  
دشواری نہیں، یہ مشہور مذہب ہے (۱)، دیکھئے: "شک"۔  
جس شخص کو مذی یا وہی وغیرہ کے نکلنے میں نشت سے شک ہو تو  
حکم میں کچھ سمجھتے ہیں جسے "سلس" کی بحث میں دیکھ جائے۔

## استنکاح

تعریف:

بحث کے مقامات:

۳- بکثرت ہونے والے شک کا تذکرہ فقہ کے بہت سے مسائل  
میں آیا ہے، مثلاً وضو، غسل، تیمم، ازالہ نجاست، نماز، طلاق اور عقاق  
وغیرہ۔  
ایک کو اپنی اپنی جگہ پر دیکھا جاسکتا ہے اور "شک" کی اصطلاح  
میں بھی۔

۱- مصباح میں ہے: "استنکح بمعنی نکح" (استنکاح بمعنی  
نکاح کرنا ہے)۔ تاہم اس میں اس کا تعلق ہے: "استنکح  
الزوج عینہ" بمعنی نیکار، نیک کا غائب ہونا ہے (۱)، صرف فقہاء مالکیہ  
نکاحی معنی کے اعتبار میں معنی غلبہ کی تفسیر اس لفظ سے کرتے ہیں۔  
چنانچہ وہ کہتے ہیں: "استنکحہ الشک" یعنی اس کو شک کثرت  
سے لائق ہونا ہے۔

فقہ فقہاء اس کی تفسیر طبع شک یا نشت سے اس وقت  
کرتے ہیں جب شک اس کی عادت ہو جائے (۲)۔

## استہزاء

جماد حکم:

دیکھئے: "استخفاف"۔

۲- مالکیہ نے اس شک کی تفسیر جس کو استنکاح سے تعبیر کرتے ہیں اس  
بات سے کی ہے کہ وہ یہاں تک ہے جو آدمی کو نشت سے لائق ہونا  
ہے، یہ طریقہ ہے کہ کم رکم یک، نذرہ، لائق ہونا ہو تو جس شخص  
کو وقوعِ حدت کا شک نہ ہو اس طرح کہ وہ ہنسو کے بعد شک  
کرتے۔ اسے حدت لائق ہو یا نہیں؟ اس کا ہمسو تم نہ ہوگا، یہ تک اس

(۱) مصباح بمیراج العروس، اس میں بلاغت مادہ (نکح)۔

(۲) شرح الکبیر مع حاشیہ المدسولہ ۱۲۲ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع عینی  
انجمن، حاشیہ ابن بطریق ۱۰۱/۱ طبع اول بلاق، تحت الحجاج بمایش حاشیہ  
مشروقی ۱۵۹/۱ طبع دار احیاء کتبات التراث، ۳۳ طبع امارات۔

(۱) المدسولہ علی شرح الکبیر ۱۲۲۔



## استہلاک - ۴

کن چیزوں سے استہلاک ہوتا ہے:  
۳- تن چیزوں سے استہلاک ہوتا ہے ان میں سے بعض صورتیں:

الف- تن صورتوں میں استہلاک ہوتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس منفعت کو ختم کر دیا جائے جس کے سے بقصد کی سہاں کو بنایا گیا ہے۔ اس طور پر کہ بقائے عین کے باوجود ملاک ہونے کی طرح ہو جائے۔ جیسے کپڑے کو پھاڑ، تار، اور تیل کو اس طرح مایہ پاک کر دینا کہ اس کو پاک کرنا ممکن نہ ہو (۱)۔

ب- دوم یہ کہ مالک کے لئے اپنے سہاں سے متعلق حق کی مصدقہ یا مسمن ہو جائے، اس لئے کہ وہ کسی دوسری شئی کے ساتھ اس طرح مل گیا ہو کہ اس کو غیر سے ممتاز کرنا ممکن نہ ہو، جیسے دھواں کے ساتھ پانی، اور ریتوں کے تیل کے ساتھ گل کا تیل، یا پودے (۲)۔

### استہلاک کا اثر:

۴- غیر کی طرف سے واقع شدہ استہلاک کا اثر یہ مرتب ہو گا کہ ملاک شدہ شئی سے مالک کی ملکیت ختم ہو جائے گی، البتہ وہ جی تو ممنوع ہو لیکن البتہ مالک کے لئے قیمت کے ذریعہ یا مثل کے ذریعہ ضمان واجب ہو گا، «رضان» کرنے پر غاصب کی ملکیت ثابت ہو جائے گی، یہ فقہ کی رائے «رضان» کا نتیجہ کاغذی ہے (۳)۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۳/۸۳ طبع دوم بلاق، شرح المطالب ۵/۶۹۵، جامع المدلول ۵/۳۲۰، المصنی ۵/۳۳۷۔

(۲) اسی المطالب ۲/۲۵۱۔

(۳) تبیین الحقائق ۵/۸۷، البدائع ۵/۱۶۵، جامع المدلول ۳/۳۲۰، اسی المطالب ۲/۵۸۵، ۵/۵۹۵، الشرح الباقی علی الفقہ ۵/۱۲۳، المصنی ۶/۲۶۵۔

(۴) بدائع الصنائع ۹/۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱



## استہلال ۱-۳

ان لوگوں نے استہلال کو چننے میں محصور یہ ہے وہ اس سے انکار نہیں کرتے کہ جو بچہ چنے بغیر مر جائے اس میں بھی زندگی ہوتی ہے، بلکہ وہ لوگ اس عداوت کی بنیاد پر اس کی زندگی کا حکم گاتے ہیں جو تہیہ و ہرے کے ساتھ مل کر مدنی پر دلاست کرتی ہیں۔

یہ بحث استہلال کے احکام کو اس کے معنی عام کے اعتبار سے شامل ہوئی۔ اور یہ حنفی کی خاص اصطلاح ہے جو زندگی کی علامات میں تعدد کے قائل ہیں۔

علامات حیات:

الف- چمٹنا:

۲- فقا، کا اس پر اتفاق ہے کہ چمٹنا زندگی کی یقینی علامت ہے، مہینہ اس حال میں چمٹنے کے موثر ہونے کا قہار یا چاہے گا اس میں اختلاف ہے، یہ نکتہ بھی کبھی موقع محل کے بدلنے سے یک ہی مذہب کے تحت اس میں فرق ہو جاتا ہے۔

ب- چھینکنا اور دودھ پینا:

۳- چھینکنا اور دودھ پینا بھی حنفیہ کے نزدیک استہلال کی علامتوں میں سے ہے۔ مثافعیہ، مالکیہ میں سے مازری اور ابن وہب کے نزدیک یہ دونوں استہلال کے معنی میں ہیں، امام احمد کا مذہب بھی اسی طرح ہے لہذا ان کے نزدیک ان دونوں کے ذریعہ استہلال ثابت ہو جائے گا۔

لیکن امام مالک کے نزدیک چھینکنا کوئی حشر نہیں، یہ نکتہ یہاں اہل سنت و جماعت میں سے بھی ہوتا ہے، اس کی طرح دودھ پینا بھی، جو زیادہ مقدار میں دودھ پینا معتبر ہے، زیادہ دودھ پینے سے مرد اہل علم کے قول کے مطابق یہ ہے کہ اتنی مقدار میں دودھ پینا اس سے

## استہلال

تعریف:

۱- لغوی طور پر "استہلال" استہلال کا مصدر ہے۔ استہلال الہلال کا معنی ہے: چاند نظر آیا، اور بچہ کا استہلال یہ ہے کہ وقت پیدائش بچہ بلند آواز سے روئے، اور ہلال کا معنی بلند آواز سے لالہ اللہ کہتا ہے، اور اہل المعجم بالجمع کا معنی یہ ہے کہ غم کے منہ آواز سے تہیہ بہا (۱)۔

اس جگہ صرف بوسولہ بچہ کے استہلال سے بحث ہوئی۔

استہلال کی مراد میں مقباء کا اختلاف ہے بعض نے اس کو صرف پینے میں منحصہ کیا ہے اور وہ مالکیہ اور مثافعیہ ہیں، امام احمد کی بھی ایک روایت یہی ہے (۲)، در بعض مقباء نے اس میں قدرے وسعت دی ہے، چنانچہ کہا کہ اس سے مراد وہ شے ہے جو فوراً پیدائش کی حیات پر دلالت کرے، خود آواز بلند کرنا ہو یا ولادت کے بعد کسی مضمون کا حرکت کرنا، یہ ضعیف کا قول ہے (۳)، در بعض مقباء نے اس کی تشریح یہ کی کہ استہلال ہر وہ آواز ہے جو حیات پر دلالت کرے جو بچہ چمٹنا ہو یا چھینکنا ہو یا رونا، اور یہ ناجید کی ایک روایت ہے (۴)۔

(۱) تاج العروس: (۱/۲۵۵) (۲) (۳) (۴)

(۲) التشریح الکبیر للردی ۱/۲۵۵ مجموع ۲۵۵/۲۵۵ شرح المروض ۱۹/۳، انہی

۱۹۹۷ء

۳۱/۱۲/۲۰۲۲ء، منہاج ۵/۲۵۵ مجموع ۲۵۵/۲۵۵ شرح المروض ۱۹/۳، انہی

(۳) ۱۹۹۷ء



### استقبال ۴-۹

ہو سکتا ہے جس میں نقیضی زندگی موجود ہو (۱)۔

حرکت لمبی ہو یا معمولی۔ کیونکہ نومو لوہ کی یہ حرکت پیٹ میں اس کے حرکت کرنے کی طرح ہے۔ اور یہاں اوقات مقتول بھی حرکت کرتا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ متاثرہ کے گرد ایک بھی لمبی حکم ہے۔

ج- سانس لیما:

۴- حنفیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک سانس لینا بھی پیچھے کے حکم میں ہے (۴)۔

۱۔ معمولی حرکت:

۷۔ - خبیہ کے لئے ایک ملکی ہی حرکت بھی جتنا اس کے حکم میں ہے اور مالکیہ کے لئے ایک بالاتفاق اس کا کوئی عذر نہیں، اور اسی طرح حنا بد کے لئے ایک ہے (۲)، بعض ثنائیہ نے خبیہ کی موافقت کی ہے اور بعض نے مالکیہ کی موافقت کی ہے اور بعض نے زائد کا اظہار کیا ہے، چونکہ بہت سے فقہاء ثنائیہ نے بھی حرکت و معمولی حرکت کے درمیان کوئی فرق نہیں پایا ہے (۳)، اور بعض نے حرکت کے قوی ہونے کی شرط لگائی ہے، اور مذہب کی طرح حرکت کا کوئی عذر نہیں پایا ہے، چونکہ مذہب کی پرلاست میں سرتی (۴)۔

و-حرکت مربا:

۵۔ سو زائد ہجے کی حرکت یہ تو تھوڑی ہوگی یا زیادہ۔ یہ اختلاف عام ہے۔ اس سے نہ اختلاف کا معنی کسی عضو کا لزوم حرکت سنا ہے جبکہ حرکت عام ہے یعنی ایک عضو حرکت کرے یا تمام اعضاء حرکت کریں۔

حرکت کے متعلق علماء کے تین خیالات ہیں:

۔ مرطبات کا استعمال ہے۔

۲۔ مطابقتا معترکہ نہیں ہے۔

سویں درخت معجزہ، در معمولی درخت غیر معجزہ ہے۔

ز- امتیاز:

۸۔ تمام فقہاء کے نزدیک اختلاف معمولی حرکت کے حکم میں ہے، مگر ثانویہ کا قول مشہور یہ ہے کہ اختلاف کو اجمال کا حکم نہیں دیا جائے گا (۵)۔

۵۔ بجلی حرکت:

۶- بن عابدین کے علاوہ حنفیہ کے نزدیک لمبی حرمت اجتهال میں شمار ہوتی ہے، اور شافعیہ کے نزدیک اور مالکیہ کی ایک رائے کے مطابق یہ اجتهال کے معنی میں ہے، اسی طرح امام احمد کا مذہب ہے کہ حرکت اجتهال کے حکم میں ہے، لیکن مالکیہ کا دوسرا قول اور بن عابدین کی رائے یہ ہے کہ وہ اجتهال کے حکم میں نہیں ہے، جو دو

### استنباط کا اثبات:

۹۔ جن چیزوں سے اجمال کا اثبات ہوتا ہے ان میں سے یک

(۱) ابتدائی ۲۰۲۳ء میں جاری شدہ ۵۷۴ اشعار، کتب و رسائل، ۱۹۴۳ء  
تقریباً ۶۳۳ مجلدات، ۱۹۴۳ء اشعار، ۱۹۴۳ء اشعار، ۱۹۴۳ء اشعار

(۲) بہارِ مہاجر

(۳) المجلس الرابع، اشراف على اتمه ۱۹۴۳م.

(۴) اروضہ ۱۹۷۲ء، ج ۱، ص ۲۲۲

(۵) اروضہ ۱۶، ۳، شرح اروضہ مع ۱۶ = اربلی ۱۳۱۱۔

( ) لمحمد بن ۱۶۳۳، فصل ۴، شرح الموضع ۱۹، الشروانی علی الله  
 ۱۶۴، الموضع ۹، ۱۶۷، شرح الکبیر للموضع ۱، ۱۶۷، الموضع ۱۶، ۱۶۸،  
 الاصل ۱ / ۳۳۔

الإمام علي عليه السلام / ٣٣٣

۱۳۰۰ - ۱۳۰۱



شہادت ہے، ورنہ یہ تو مردوں یا ایک مرد اور عورتوں کی کوئی سے ثابت ہوگا، یہ متفق علیہ ہے، یا صرف عورتوں کی کوئی سے ثابت ہوگا، اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہے کہ ان کی کتنی تعداد کافی ہوگی اور کہاں کہاں اس کی کوئی قائل قبول ہوگی۔

۱۰- استہلال اس امور میں سے ہے جن سے عموماً عورتیں ہی متنبہ ہوتی ہیں اسی وجہ سے شامعیہ میں سے ربیع کے علاوہ دیگر فقہاء، اہل مرام مردوں کے بغیر تنہا عورتوں کی کوئی قبول کرتے ہیں۔ البتہ ان عورتوں کی تعداد ایسا ہو اور کس سبب کی شہادت قبول کی جائے گی اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

عورتوں کے حساب شہادت کے متعلق فقہاء، اہل مرام کے آراء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱۱- امام ابو حنیفہ کا خیال ہے کہ تنہا عورتوں کی کوئی صرف اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں قبول کی جائے گی، اس لئے کہ وہ ایک عورت ہے، اور ایک عورت کی جہ مجتہد فیہ ہے۔ لیکن نماز جنازہ کے علاوہ میراث وغیرہ کے سلسلہ میں تنہا عورتوں کی شہادت سے استہلال ثابت نہ ہوگا، بلکہ اس میں ۱۰ مرد یا ۱۰ عورتوں کی کوئی ضروری ہے (۱)۔

حنابلہ، اور امام یوسف و امام محمد کی رائے یہ ہے کہ ایک آراء مسندت اور عادل عورت کی شہادت اثبات استہلال کے لئے کافی ہے (۲)، اس لئے کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے استہلال کے متعلق: یہ کی کوئی کو جائز قرار دیا ہے (۳)۔

(۱) رد المحتار ج ۲ ص ۳۰۲، مسودہ ج ۱ ص ۳۳، ۳۴، مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۸۷۔

(۲) المغنی لابن قدامہ ج ۱ ص ۳۷، الاضافہ ج ۱ ص ۱۶۱، مسودہ ج ۱ ص ۳۳۔

(۳) حضرت علیؓ کے نزدیک عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کیا ہے زبلی نے کہا کہ یہ سند ضعیف ہے اس لئے کہ جعفر و درہن یحییٰ دونوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے (نصب اہل بیت ج ۲ ص ۸۰) طبع مطبعہ دارالماہون، طبع اول ۱۳۶۷ھ۔

اس کی وجہ جیسا کہ مبسوط میں ہے یہ ہے کہ بچہ کا استہلال بوقت ولادت ہوتا ہے اور اس حالت سے مرد متنبہ نہیں ہوتے، اور اس بوقت اس کی آواز ضرور ہوتی ہے جس کو وہی شخص سن سکتا ہے جو اس حالت میں موجود ہو، اور جن حالات سے مرد متنبہ نہیں ہوتے ان کے متعلق عورتوں کی کوئی اس امور سے متعلق مردوں کی کوئی کی طرح ہے جن سے وہ متنبہ ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ صرف عورت کی کوئی کی وجہ سے اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی تو اسی طرح وہ وارث بھی ہوگا۔

جیسا کہ اس میں نے حضرت حذیفہ کی روایت سے استہلال کیا ہے: "ان رسول اللہ ﷺ حار شہادۃ القابضۃ عسی الولادۃ" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے ولادت کے متعلق: یہ کی کوئی کو جائز قرار دیا ہے)، نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "شہادۃ النساء جائزۃ لہما لا یطلع علیہ الرجال" (۲) (جن امور سے مرد

(۱) حضرت حذیفہ کی حدیث کی روایت دارقطنی نے مرفوعاً ان الفاظ میں کی ہے: "ان البی نزلت اجاز شہادۃ القابضۃ"، اور اس حدیث کی سند پر تنقید کی کہ محمد بن عبد الملک نے احمش سے نہیں سنا ہے، و درہن دونوں کے درمیان ایک مجہول راوی ہے، ابو عبد الرحمن طبرانی ہیں پھر اس کی روایت اس طرح فرمائی: عن محمد بن عبد الملک عن ابی عبد الرحمن طبرانی عن احمش، تنقیح میں ہے کہ یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں (نصب اہل بیت ج ۲ ص ۸۰، ۸۱، ۲۶۳ طبع دارالماہون ۱۳۵۷ھ)۔

(۲) حدیث: "شہادۃ النساء جائزۃ...." کو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے زہری کے اثر کے طور پر ان الفاظ میں نقل کیا ہے: "مضت النساء ان یجوز شہادۃ النساء لہما لا یطلع علیہ غیرہن من ولادۃ النساء و حیویہن" (وہ معاملات جن سے عورتوں کے علاوہ کوئی وقف نہیں ہوتا، مثلاً عورتوں کا بچہ جنتا، اور ان کے خاں مہذب، تو ان سب میں عورتوں کی کوئی کے جائز ہونے کی حالت جاری ہے)۔ عبد الرزاق سے حضرت ابن عمر کا ایک اثر اسی معنی میں نقل کیا ہے اور درہن مستحب اور مردہ ابن زبیر سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے (نصب اہل بیت ج ۲ ص ۸۰، ۲۶۳ طبع مطبعہ دارالماہون ۱۳۵۷ھ تنقیح الجیر ج ۲ ص ۲۰۷-۲۰۸ طبع شریک



## استہلال ۱۲-۱۶

و تقب نہیں ہوتے۔ کے متعلق عورت کی کوئی چیز ہے، اور فقہاء  
نساء و جودیت میں آیا ہے وہ سم جنس ہے، لہذا اس میں وہ فیہ،  
بھی داخل ہوگا جس کو یہ لفظ شامل ہے (لہذا ایک عورت کی بھی کوئی  
قابل قبول ہوں)۔

امام ابو حنیفہ نے نماز جنازہ اور میراث میں اس لئے فرق کیا ہے  
کہ میراث حقوق العباد میں سے ہے، لہذا اثنا عشر عورتوں کی کوئی سے  
ثابت نہ ہوگی (۱)۔

۱۲- مالکیہ امام احمد کی روایت "روین بن لیث" ابن شہرہ  
ور ابوہ رکی رے ہے کہ استہلال کے متعلق وہ عورتوں سے کم کی کوئی  
قابل قبول نہ ہوگی۔ اس حضرت نے وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ  
شہادت میں وہ چیزیں بطور خاص معتبر ہوتی ہیں: ایک عدد ۱۰۰، مرد  
مرد ہونا، ورنہ ان میں سے ایک یعنی عورت کا، متبارک ماں جگہ مشکل  
ہو یا نہ بعد کا متبارک ماں مشکل میں، لہذا تمام شہادتوں کی طرف یہاں  
بھی عدد معتبر رہے گا (۲)۔

تین کی گوی:

۱۳- عثمان لہقی کی رائے ہے کہ استہلال میں تین عورتوں سے کم کی  
کوئی مقبول نہ ہوگی، اور ان کے نزدیک وجہ یہ ہے کہ جہاں عورتوں  
کی کوئی قابل قبول ہوتی ہے اس جگہ تین کا عدد ہوتا ہے یعنی ایک مرد  
و دو عورتوں کی کوئی جیسا کہ گران کے ساتھ کوئی مرد ہوتا (دو تین  
فرہ ہوتے) (۳)۔

۱۴- شافعیہ چار عورتوں سے کم کی کوئی، استہلال کے متعلق قابل نہیں

کرتے، حضرت عطاء، شعبی، قتادہ و ابوہ رکی لہقی رے ہے، یہ لکھ  
مرد عورت ایک مرد کے قائم مقام ہے (۱) اس سے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا: "شہادۃ امرأین شہادۃ رجل واحد" (۲) (۱)۔  
عورتوں کی کوئی ایک مرد کی کوئی ہے)۔

۱۵- مردوں کی کوئی کے متعلق فقہاء کا اتفاق ہے کہ استہلال وغیرہ  
کے لئے دو مردوں کی کوئی جائز ہے، اور ایک مرد کی کوئی کے جائز  
ہونے میں اختلاف ہے حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد نے  
جائزہ دیا ہے، اور حنابلہ کا یہی مذہب ہے، اس کی دلیل کا خدا سے یہ  
ہے کہ مرد بے فست عورت کے زیادہ مکمل ہے، اور جب ایک عورت کی  
کوئی کافی ہوتی ہے تو ایک مرد کی کوئی بدرجہ اولیٰ کافی ہوگی، اور اس  
وجہ سے بھی کہ جن امور میں ایک عورت کی کوئی قابل قبول ہے ان  
میں ایک مرد کی کوئی بھی قابل قبول ہوتی ہے جیسے روایت میں (۳)۔  
بقیہ فتاویٰ نے منع فرمایا ہے، ان کے دلائل عورتوں کی کوئی کے  
بیان میں گزر چکے۔

نور امیدہ بچے کا نام رکھنا:

۱۶- نور امیدہ بچہ اگر آواز نکالے تو اس کا نام رکھا جائے گا، اگرچہ اس  
کے بعد مر جائے۔ حنفیہ، حنابلہ اور مالکیہ میں سے ابن حبیب  
کا یہی مذہب ہے، بخاری حنفیہ کے رد: ایک نام رکھنا لازم ہے، و دو مردوں  
کے نزدیک مستحب، اس لئے کہ حضور ﷺ سے مروی ہے: "اسموا

(۱) شرح بلوغ ۱۲/۳، الفی ۱۵/۹۔

(۲) حدیث "شہادۃ امرأین..."، "توسل" حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی  
من القلاد میں نقل کیا ہے "شہادۃ امرأین تعدل شہادۃ رجل" اس  
طرح حضرت ابن عمر کی روایت کے مثل حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا  
ہے (صحیح مسلم ۸۷۸، ۸۷۹، طبع عینی الفی ۱۳/۵۳)۔

(۳) ابوسوط ۱۶/۱۱، الفی ۱۳/۱۰، شرح غنی الارادات ۵۵۸/۴۔

= الخطبۃ النبیۃ المجددہ ۱۳۸۳ھ)۔

(۱) ابوسوط ۱۶/۱۱، الفی ۱۳/۱۰، مجمع البحرین ۱۸۷/۴۔

(۲) الفی ۱۶/۱۱، ۱۶/۱۲۔

(۳) الفی ۱۶/۱۱، طبع مکتبہ القامریہ۔



## استعمال ۱۷

مرنے والے نوزائیدہ بچے کو غسل دینا، اس پر نماز جنازہ پڑھنا اور اس کو دفن کرنا:

۱۔ نوزائیدہ بچہ کی موت یا تو ماں کے جسم سے جدا ہونے سے قبل ہوگی یا اس کے بعد، اگر جدا ہونے کے بعد موت ہوتی ہے تو اس کے لئے وہ سب چیزیں لازم ہیں جو بزرگوں کے لئے لازم ہیں، لیکن مندرکتے ہیں کہ: جب بچہ کی زندگی معلوم ہو جائے اور وہ زندہ رہے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنے پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔

اور جدا ہونے سے قبل موت کی صورت میں اگر بڑا حصہ نکل چکا ہے تو حنفیہ کے نزدیک اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور شرح الدر میں یہ قید مذکور ہے کہ دو جدا ہوا ہوا اس حال میں کہ وہ پورے اعضاء ہوں۔

اس پر شافعیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ پڑھی جائیگی، اگر ظاہر ہونے کے بعد اس نے آواز نکالی ہو، اور قول اظہر کے مطابق یہی حکم ہے جب کہ آواز کے علاوہ زندگی کی کوئی دوسری علامت ظاہر ہوتی ہو، اور حنابلہ کے نزدیک غسل ایسے اور نماز پڑھنے پر اجتناب و عدم استعمال کا کوئی اثر نہیں ہوتا، کیونکہ وہ ماقام بچے کے غسل اور اس پر مار کو واجب قرار دیتے ہیں بشرطیکہ وہ چار ماہ کے بعد ساقل ہو ہو فوہ آواز نکالے یا نہ نکالے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک چائ کر نہ روئے مالکیہ کے نزدیک اس کو غسل دینا اور اس کی ماریہ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے (۱)۔  
دین کے تعلق مسئلہ یہ ہے کہ جب بچہ چار ماہ کا رحم مادر میں ہونے کے بعد ساقل ہو جائے تو اس کو دفن کرنا واجب ہے، جیسا کہ شافعیہ نے صراحت کی ہے، اور اگر چار ماہ کا نہ ہوا ہو تو اسے ایک کپڑے میں

اسفاطکم لابہم اسلافکم“ (۱) (تم اپنے ساتھ شدہ بچہ کا نام رکھا رہو، کیونکہ وہ تم سے پہلے آخرت کی طرف پہنچنے والے ہیں، ابن ماک نے اس کو پٹی سند سے ڈر کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ نام اس لئے رکھا جائے گا کہ وہ قیامت کے دن اپنے ناموں سے پکارے جائیں گے۔ تو اگر نوزائیدہ بچہ کا نرکایہ اثری ہوا معلوم نہ ہو سکے تو ایسا نام رکھا جائے گا جو دونوں کے مناسب ہو، اور حنفیہ نے کہا کہ نوزائیدہ اور ملند کرنے والے بچے کا نام اس لئے رکھا جائے گا کہ اس کا نام رکھنے میں اس کا کرام ہے، کیونکہ یہ آدم کی اولاد ہے، اور بہت ممکن ہے کہ اس کا کوئی مال ہو اور اس کے باپ کو اس مال کا دعویٰ کرنے میں اس بچہ کا نام بتانے کی ضرورت پڑے (۲)۔

مالکیہ کا، اور قول جو نام مالک کی طرف مساب ہے یہ ہے کہ جس شخص کا نوزائیدہ بچہ سات دن سے پہلے مر جائے تو اس کا نام نہیں رکھا جائے گا (۳)۔

(۱) حدیث: ”سموا اسفاطکم...“ یگو ابن عباس نے تاریخ میں حضرت ابوہریرہ سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے ”سموا اسفاطکم لابہم من الفواطکم“ (تم اپنے ماقام بچے کا نام رکھو، کیونکہ وہ تمہارے آگے جانے والے ہیں)۔ ابن ابی شیبہ نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ ابن نمیر نے التفریح البغیہ فی شرح الکبیر میں کہا ہے ”سموا اسفاطکم“ والی حدیث غریب ہے اور اسی طرح سنی نے حضرت ابوہریرہ سے ضعیف سند کے ساتھ نقل کیا ہے ”بکہ یسمی ان اسفل صارحاً ولا فلا“ (اس کا نام رکھا جائے گا اگر حج کر دے ورنہ نہیں)۔ ابن ابی شیبہ نے ”عمل الیم والیمہ“ میں ہے کہ آپ ﷺ نے ساتھ شدہ بچہ کا نام رکھا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے (فیض القدیر ۱۱۲/۳ طبع المکتبۃ النجاریہ، الفتوحات المرانیہ ۱/۳۷۱ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامیہ)۔

(۲) البحر الرائق ۲/۲۰۲، البحر فی ۱۰۰، نہایۃ المحتاج ۲/۳۹۷، انبی ۲/۳۷۷۔

(۳) البحر الرائق ۲/۲۰۲، البحر فی ۱۰۰، نہایۃ المحتاج ۲/۳۹۷، انبی ۲/۳۷۷۔

(۱) الدر المختار ۱/۱۰۸، البحر الرائق ۲/۲۰۳، المغنی ۲/۳۷۷، حاشیہ مدنی علی الدر المختار ۱/۲۷۷، المغنی المحتاج ۲/۳۹۷، انبی مع الشرح ۲/۳۷۷۔



پیٹ روٹن روینا مسنون ہے۔

متاثرہ کی رائے ہے کہ ہونہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔

خفیہ کی رائے یہ ہے کہ اگر انٹرحصہ نکلنے تک زندگی کے آثار پاے گئے تو وہ خود بھی وارث ہوگا اور اگر اس کے وارث ہوں گے اس لئے کہ انٹرحصہ کے لئے کل کا حکم ہوتا ہے تو کوئی دوسرا زمرہ ہونے کی حالت میں پیدا ہو۔

ثانیہ میں سے قتال کی رائے ہے کہ بعض حصہ زمرہ ہونے کی حالت میں نکلے تو وہ وارث ہوگا (۱)۔

پیٹ کے بچہ کو نقصان پہنچانا جبکہ وہ ستہلال کے بعد مر جائے:

۱۹- نوزائیدہ بچہ کو کوئی نقصان پہنچایا تو ماں سے جدا ہونے سے پہلے ہوگیا اس کے بعد ۱۰ ور پہلے ہونے کی صورت میں یہ تو یہی حرکت کچھ حصہ ظاہر ہونے سے پہلے ہوئی یا اس کے بعد ہوئی۔

تنبیہ سے پہلے کا حکم:

۲۰- اگر ریاضتی کرنے والے نے جان بوجہ کربا کو مار جس سے بچہ مر دیا۔ آئیہ ماں پر ریاضتی کی وجہ سے وہ مر گیا تو مارنے والے پر کمال دیت واجب ہوئی، خواہ اس کی ماں زندہ ہو یا مر گئی ہو، یہ حکم ذبائعات مذہب ہے مگر مالکیہ نے اس کے ادلیا کی "قسمت" کی شرط لگائی ہے تاکہ وہ دیت ملے نہیں، بن مذہب نے کہا کہ وہ تمام اہل علم جن کے قول ہم کو معلوم ہیں ان کا اتفاق ہے کہ جو بچہ مارنے کی وجہ سے مر دیا اگر مر جائے تو کمال دیت واجب ہوگی، ورنہ یہی حکم اس صورت کا ہے جب مارنے والے نے بچہ کی ماں کو اس کی

نوزائیدہ بچہ کی وراثت میں ستہلال کا اثر:

۱۸- ستہلال و مراد میں جو اختلاف دریا گیا ہے اس کے مطابق بچہ کے پورے طور پر پیدائش کے بعد اگر اس میں زمرہ کی آثار پاے جائیں تو ذبائعات مقتدہ خود بھی وارث ہوگا اور اگر اس کے وارث ہوں گے اس لئے کہ بنی ارم علیہ السلام کا ارشاد ہے: "اذا استهل المولود وراثت" (۱) (مولود بچہ میں اگر زمرہ کی آثار پاے جائیں تو وہ وارث ہوگا) "آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "الطفل لا یصلی عیہ ولا یورث، ولا یورث حتی یتھل" (۲) (بچہ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا یہاں تک کہ اس میں زندگی کے آثار پاے جائیں)۔

اسی طرح اگر وہ مر دیا ہو اور زمرہ کی آثار نہ پاے گئے تو بلا اتفاق نہ وہ وارث ہوگا اور نہ کوئی دوسرا اس کا وارث ہوگا۔

مگر بعض حصے کے بدن سے نکلے کے بعد زندگی کے آثار پاے گئے اور پورے طور پر نکلنے سے پہلے مر گیا تو مالکیہ اور اکثر ثانیہ اور

(۱) حدیث: "اذا استهل المولود...." کو ابو داؤد نے ابو یوسف سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہیں اور بن کے متعلق کلام مشہور ہے، اور ابن حبان سے اس حدیث کی تصحیح منقول ہے (مثل ۱۱۵۶۱۷۱ طبع مطبعۃ المکتبۃ المصریہ ۱۳۵۷ھ)۔

(۲) حدیث: "الطفل لا یصلی عیہ ولا یورث...." کو ترمذی اور ابن ماجہ سے حضرت جابر سے روایت کیا ہے حافظ ترمذی کے ہیں اور اس کے مرفوع اور مقبول ہونے میں اختلاف ہے ورنہ آئی ہر دائرہ قلمی نے اس کے مقبول ہونے کو قلمی بنا ہے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اس کی سند میں سائل کی ہیں جو صحیفہ ہیں۔ ابن ماجہ نے بطریق دفع عن ابی یوسف اس کو مرفوعاً نقل کیا ہے ورنہ ضعیف ہیں (تحت ۱۱۵۶۱۷۱ طبع مرکز ۱۳۸۵ھ مکتبۃ المکتبۃ المصریہ ۱۳۸۵ھ تحفیس الخیر ۱۱۳۲ طبع مرکز المطابع النوریہ متحدہ ۱۳۸۳ھ)۔

(۱) الطب الفاضل ۲/۹۱، ۲/۹۲، شرح الکبیر للدرر ۲/۶۹، ۲/۷۰، التاج واللیل ۲/۵۸، ۲/۵۹، الموضہ ۱/۷۵، شرح الموضہ ۱/۷۶، الاصابہ ۱/۳۳۱، الفتاویٰ المندیہ ۱/۵۶، البحر الرائق ۲/۲۰۳۔



## استہلال ۲۱-۲۳

طرح ہے۔ اس میں قصاص یا دیت واجب ہوگی اسی طرح اگر زیادتی کی وجہ سے کوئی بچہ ہلاک آیا اور اس میں چوری زبردنی پائی جاتی ہو اور پھر کسی دوسرے نے اس کو قتل کر دیا ہو تو یہی حکم ہوگا۔

اگر ایسی حالت میں ہلاک کیا کہ اس حالت میں اس کے زبردنی نے کسی اسید نہیں تھی پھر اسے کسی دوسرے شخص نے قتل کر دیا تو پہلا شخص ہی قصاص ہوگا اور دوسرے شخص کی عزیرتی جائے کی رہے گی۔

جس بچہ پر زیادتی کی جائے اس کے استہلال کے بارے میں اختلاف:

۲۳- بچہ کے رد و پیدا ہونے میں اختلاف ہو جائے تو خفیہ اور مالکیہ کے نزدیک مارنے والے کا قول معتبر ہوگا۔ در ثانیہ کی یہی رائے ہے۔ اور حنبلیہ کا ایک قول یہی ہے۔ اور یہی یحییٰ کی شرط کے ساتھ ان کا مذہب ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں بچہ کا جبر استہلال کے پیدا ہونا اصل ہے، لہذا عدم استہلال کا مدعی اس کو ثابت کرنے کا محتاج نہیں، اور استہلال کے مدعی کو ثابت کرنا ضروری ہے۔ حنبلیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ ولی کا قول معتبر ہوگا (۲)۔



بچہ، بیٹ یا دوسرے پر مار کر بچہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہو جیسا کہ امر ۱۴۱ شکی رائے ہے، لیکن اس جرم میں واجب ہونے والی شئی کے بارے میں مالکیہ میں اختلاف ہے، اور اب نے کہا کہ اس میں قصاص نہیں ہے، بلکہ جرم کرنے والے کے مال میں قسامت کے ساتھ دیت واجب ہوگی۔ اس کا جب کا کہنا ہے کہ یہی مذہب کا قول مشہور ہے، اور ابن القاسم نے کہا کہ قسامت کے ساتھ قصاص واجب ہوگا، توضیح میں آیا ہے: مدہ نہ میں یہی مذہب مذکور ہے (۱)۔

مطبوعہ کے بعد کا حکم:

۲۱- اگر بچہ ہلاک ہو گیا اور اسے آؤ زنگالی پھر سی بے خان ہو جائے اور اس پر زیادتی کی تو ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک صبح یہ ہے کہ اس میں قصاص واجب ہوگا (۲)، اور حنفیہ کے نزدیک بھی اگر آؤ زنگالی ہو تو قصاص واجب ہوگا، الفتاویٰ الہند یہ ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اس کو ذبح کر دیا اس محل میں کہ اس کا سر ہی نکالا تھا تو اس پر ”غرة“ یعنی غلام یا باندی کی قیمت واجب ہوگی، کیونکہ وہ نین (بیٹ کا بچہ) ہے، اور اگر اس حال میں اس کا کان کاٹ لیا اور وہ زبرد پیدا ہو کر مر گیا تو اس پر دیت واجب ہوگی (۳)۔

حنبلیہ در ثانیہ کے نزدیک صبح رویت کے بالفاظ دوسری رویت یہ ہے کہ متبادل مکمل نکلنے کا ہے (۴)۔

مکمل نکلنے کے بعد زیادتی کرنا:

۲۲- مکمل نکلنے کے بعد رد و پیدائش کے قتل کرنا سی بے کو قتل کرنے کی (۱) الہند یہ ۵۱۸۵۵۱۸۱ علی المشرع الکبیر ۲۶۹/۲، نہایت المحتاج ۷/۱۱۵۵

۲۶۹۲، الاضواء ۱۰/۷۷۷

(۲) نہایت المحتاج ۷/۱۱۵۵۵۱۸۱، الاضواء ۱۰/۷۷۷

(۳) الہند یہ ۵۱۸۵۵۱۸۱، شرح السراجیہ ۲۱/۵۲۲۵۲۲، البحر الرائق ۲۰۳/۲

(۴) اروضہ ۲۸/۱۷۷۷۷۷، الاضواء ۱۰/۷۷۷

(۱) البحر الرائق ۸/۹۰۷۷۷۷، اشرع الکبیر مع معنی ۹/۵۲۶۷۷

شرح لروضہ ۲۸/۷۷۷

(۲) البحر الرائق ۸/۹۱۷۷۷۷، شرح لروضہ ۲۸/۷۷۷، الاضواء ۱۰/۷۷۷



”ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ يهانا أو يصلي فيهن،  
وقى نحر فيهن مونا، حين تطلع الشمس بارعة حتى  
ترضع، وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس،  
وحين يصيب الشمس للغروب حتى تغرب“ (۱) (بی علیہ السلام)  
نے ہم لوگوں کو تین باتوں میں نماز پڑھنے اور پھر مردوں کو اُن  
نہ نے سے منع فرمایا ہے: جب سورج طلوع ہو رہا ہو، یہاں تک کہ وہ  
بلند ہو جائے، دوپہر کے وقت جب سورج بیٹوں بچ آسمان میں ہو،  
یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے، اور جب سورج غروب ہونے کے  
قریب ہو، یہاں تک کہ غروب ہو جائے، درجس عمل کا کوئی سبب  
اسی وقت پایا جائے جیسے تجدیدِ آیات اور جنازہ کا آجانا، تو یہ وہ  
ان اوقات مذکورہ میں سرور نہیں ہیں، درجنا بد کی ایک دوسری روایت  
میں مطلق سرور ہے، درحقیقہ اسے اس پر فرض نماز سے ممانعت، نیز  
جدید آیات اور مار جنازہ سے ممانعت کا اضافہ کیا ہے۔

طبیۃ مالمیہ کے نزدیک اس وقت نماز کے ممنوع ہونے کا کوئی  
مذکرہ نہیں ہے (۲)، یہی مشہور ہے، جیسا کہ ابن تیزی نے کہا ہے،  
اور اس کے متعلق علماء کرام کے رد ایک کچھ تحریریں ہیں ان کو  
”اوقاتِ اسلوآت“ میں دیکھا جائے۔

## استواء

تعریف:

۱- استواء کے لغوی معنی میں سے مماثلت اور اعتدل ہے (۱)۔  
فقہاء نے اس کو لغوی معنی کے اعتبار سے مماثلت کے معنی میں  
مطلقاً استعمال کیا ہے، جیسے دواوی جب درجہ اور قیمت میں برابر ہوں  
تو وہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں میراث میں برابر ہوں گے (۲)۔  
انہوں نے اسے اعتدل کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے، جیسے  
نماز کے بارے میں ان کا کہنا کہ نمازی جب رکوع سے اپنا سر اٹھاے  
تو سیدھا کھڑ ہو جائے (۳)۔  
اور وقت کی قید کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں  
: ”وقت الاستواء“ یعنی استواءِ شمس کے وقت، اس حال میں سورج  
کا آسمان کے وسط میں ہونا مراد لیتے ہیں، کیونکہ اس سے پہلے وہ جھکا  
ہو تھا، بالکل سیدھا نہیں تھا (۴)۔

جہاں حکم و بحث کے مقامات:

۲- حبیب، ثانیہ، راجعہ کے نزدیک، استواء، شمس کے وقت نفل نماز  
مذکورہ ہے، اس لئے کہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

(۱) الحسن، لمصباح المیزان: ۵۲ (۲)۔

(۲) لمصباح المیزان: ۳۰ طبع دار المعرفہ۔

(۳) منہج، ۵۰۷، ۵۰۸، طبع المراسل، المصحح، ۱۸۸ طبع المکتبہ

۴- لمصباح المیزان: ۳۰۔

(۱) حشر بن عامر کی حدیث کو مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابونعیم، ابن ماجہ، ابویوسف، (جامع

اصول فی احادیث) ۱/ ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱



### استیادک ۱-۴

میں ہے: ”رحم اللہ المتخلّص من أمتي في الوصوء والطعام“ (۱) (میری امت میں جنہو اور کھانے میں خلل کرنے والوں پر اللہ مہربان فرمائے)۔ تو خلل اور سوک کے درمیان فرق یہ ہے کہ تغلیل دانت کے درمیان پھسی اشیاء کو بذریعہ خلل نکالنے کے ساتھ خاص ہے، اور ”سواک“ منہ و دانت کو یک خاص قسم کی دھوئے ذریعہ صاف کرنے کے لیے مستعمل ہے۔

## استیپاک

تحریر:

۱۔ لغت میں استیاک "استاک" کا مصدر ہے، جس کا معنی اپنا منہ  
ور اپنے دانت مسواک سے صاف کرنا ہے، اور مسواک "اسی کے  
نام معنی ہے۔

کہا جاتا ہے: "ساک لقمہ بالعود یسوکہ سوکا" جب کوئی دمی سواک سے اپنے دانت کو رگڑے۔ لفظ سواک بول کر مسوک استعمال کرنا مرہولیا جاتا ہے، اور اس سے دو لکڑی بھی مرہولی جاتی ہے جس سے سواک کی جائے، اور اس کا نام مسواک بھی ہے (۱)۔

اصطلاحی معنی لغوی معنی سے ملتا نہیں ہے (۲)۔

مسواک کے شروع ہونے کی حکمت:

۳- مسواک منہ کی صفائی کا سبب اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا وسیعہ ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”السواک مطهرة للضم، مرضاة للرب“ (مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو خوش کرنے والی ہے)، یہ حدیث صحیح ہے (۲)۔

مسواک کرنے کا شرعی حکم:

۴۔ مسواک کرنے کے تین احکام ترکے پڑتے ہیں:

اول: احتساب، مقلد، اندھ ادب اور بچہ کے یہاں عام حکم یہی ہے۔  
 حتیٰ کہ نووی نے من عام ملّا، کاس پر جہاں عقل یا ہے نہ کی ر میں  
 کامل اعتبار ہوتی ہیں، اس لئے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے  
 روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لولا ان اشفی عیسیٰ

(1) التلمذة لابن رافع، لسان العرب 4: 40 (مطل).

(۲) مثل الاوطار للامم کانی ۱ ۲۲ طبع الدبی اکتس۔ حدیث: "اسموک مطہرہ" کو بخاری نے حقیقاً اور احمد و ابن حبان سے عبد الرحمن بن حنفیہ کے واسطے موصوفہ روایت کیا ہے۔ ماہنامی، سن ۱۳۵۵ء کی اور پہلی سے اپنی اپنی متن میں اور دیگر حضرات نے بھی اسے روایت کیا ہے حدیث صحیح ہے (المجموع ۱۲: ۲۷۷، تحقیق المیز ۱۲: ۶۵، مجمع الزوائد ۱۲: ۲۲۰)۔

متحدہ قحط:

تختیاں لائن (دانت میں خدال کرنا):

۲- دنتوں کے درمیان جو ذرے پھنستے ہوں ان کو خصال کے ذریعہ نکالنا، اور خصال کوئی نگڑی یا اس جیسی کوئی چیز ہوتی ہے (۳) حدیث

( ) لبنان الحرب، الأمم المتحدة، القاموس: مادة (سوك)، الشرح المفصّل  
حاشية ۱/۱۲۶-

(۴) خطبہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، فصل ۱۱۶-۷، الشرح المختصر ۲۳، المجموع  
۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳

(٣٠) من أجل إثبات الحرية (حقل).



## استیلاک ۴

استیلاک کیا ہے: ”أمر السيّد بالوصوء لكل صلاة، طاهرًا أو غير طاهر، فلما شق ذلك عليه أمر بالسواك لكل صلاة“ (۱) (نبی اکرم ﷺ کو ہر نماز کے سے وضو کا حکم دیا گیا، نہ دھو دھو ہوں، یا بے وضو، جب یہ سب پر مشکل ہونے لگا تو آپ ﷺ کو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیا گیا)۔

سہ ماہی مکتوبہ، شافعیہ کے رد ایک حالت روز میں زوال شمس کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے، حنابلہ کی یہ دوسری روایت ہے، ابو ثور وروحا کا بھی یہی تا ہے، ”خلف“ والی حدیث کی وجہ سے جو آگے آ رہی ہے (۲)۔

حنفی اور مالکیہ کا مذہب اور حنابلہ کی دوسری روایت یہ ہے کہ اس کا حکم صوم اور غیر صوم ہر حالت میں یکساں ہے، انہوں نے مسواک کے دلائل کے عموم کو اختیار کیا ہے (۳)۔

اور جس کو بعض ائمہ شافعیہ نے دلائل میں غور کرنے کے بعد پسند کیا ہے، وہ یہ ہے کہ زوال کے بعد مسواک مکروہ نہیں ہے، اس نے کہ جو لوگ براہیت کے قائل ہیں ان کے رد ایک معتد، دلیل حدیث حلف ہے، حالانکہ اس میں دن کی دلیل ہونے کا ثابہ بھی نہیں، اس لئے کہ خلف متنی مودہ ہے جو معدہ کے نالی ہونے کی بنا پر پیدا ہوتی

(۱) المجموع ۱۱۹، ۲، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱







## استیساک ۸-۹

تلاوت قرآن «رؤ کر کے وقت مسواک کرنا: ۹-۱۰ قرآن شریف کی تلاوت کا جب کوئی شخص ارادہ کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لے (۱)۔  
اسی طرح حدیث «ویر علم یرہے» وقت مسواک کرنا مستحب ہے۔

اسی طرح جود تلاوت کے وقت مسواک کرنا مستحب ہے اور جود تلاوت کرنے والے کے لئے مسواک کا وقت آیت مجددہ سے فارغ ہونے کے بعد «ویر مجددہ میں جانے سے قبل ہے (۲)» یہ اس صورت میں ہے جب وہ نماز سے خارج ہو، اور جب حالت نماز میں ہو تو مسواک کرنا مستحب نہیں، اس لئے کہ نماز کے لئے کی گئی مسواک اس کو شامل ہے، اور یہی حکم قرأت کا ہے۔

«ویر مجددہ» کے وقت منہ «ویر» توں کے میل کو «ویر» مستحب ہے، کیونکہ «ویر» کی مجلسوں میں فرشتے مہ جوہر ہوتے ہیں، «ویر» میں چیزوں سے انسان کو تکلیف پہنچتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، اسی وجہ سے مقباہ نے قریب ہر گ لوگوں کے لئے مسواک کرنا مستحب قرار دیا ہے، اور انہوں نے کہا ہے کہ اس کی وجہ سے روح نکلے میں آسانی پہنچتی ہے۔

اسی طرح قیام لیل (تہجد) کے لئے مسواک کرنا مستحب ہے، اس لئے کہ حضرت حذیفہؓ نے روایت کیا ہے: «کان السی سئل یداً قام من اللیل بشو من فاه بالسواک» (۳) (نبی ﷺ جب

۱۰: نماز کے لئے مسواک کرنا سنت نہیں ہے بلکہ ہنمو کے لئے سنت ہے، یہ حذیفہؓ نے ہے۔ لہذا «ویر» ہنمو کے وقت مسواک کر لئے تو نماز کے وقت مسواک کرنا اس کے لئے سنت نہیں (۱) اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «لا مروتھم بالسواک مع کل و صوء» (۲) (تو میں ان کو ہنمو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا)۔

سوم: کسی فرض یا نفل نماز کے لئے مسواک کرنا اس وقت مستحب ہے جب نماز «ویر» مسواک کے درمیان اتنا فاصلہ ہو چکا ہو جتنا عرف میں فاصلہ سمجھا گیا ہو۔ لہذا ہم نماز کے لئے مسواک کرنا مستحب نہیں جب تک کہ وہ نمازوں کے درمیان مسواک کئے ہوئے نہ ہوئی ہو۔ یہ مالکیہ کا قول «ویر» کی ایک روایت ہے (۳)۔

روزہ دار کے لئے مسواک کرنا:

۸- دن کے شروع میں روزہ دار کے لئے مسواک کرنے میں بالاتفاق کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ زوال کے بعد مسواک کرنے میں اختلاف ہے جو گذر چکا (۴)۔

(۱) ابن ماجہ ص ۱۰۵، جامعہ الترمذی ص ۱۶۹۔

(۲) اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم نے اپنی اپنی گنج میں نقل کیا ہے اور انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور اس کی سند میں جرح نہیں۔ بخاری نے اسے اپنی گنج میں کتاب المسام میں صفحہ ۱۰۱ کے ساتھ حلیفاً ذکر کیا ہے اور ابن حبان نے اپنی گنج میں «حد کل صلاۃ کی نیابتی کے ساتھ نقل کیا ہے اور ابن ابی عمیر نے اسے اپنی تاریخ میں سند حسن کے ساتھ حضرت ام حبیہ سے روایت کیا ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «لا مروتھم بالسواک حد کل صلاۃ کما یوضون» (میں ان کو مسواک کا حکم دیتا ہر نماز کے وقت جب وضو کرتے) (تحقیق الجیر ص ۳۳، المجموع ص ۴۳، مجمع الزوائد ص ۲۲۱)۔

(۳) شرح الصغیر ص ۱۶۱، ابن ماجہ ص ۱۰۶۔

(۴) نیل الاوطار ص ۲۸، ابن ماجہ ص ۸۰، ابن ماجہ ص ۵۵۲، شرح الصغیر ص ۱۶۱، المجموع ص ۴۷۷۔

(۱) الفتوحات الربانیۃ والادکار ۲/۵۶، فصل ۲، الدراغی مع حاشیہ ص

ماہو ص ۱۰۵، الشرح الکبیر مع البحر ص ۱۰۲، التہذیب مع الشرح ص ۲۲۹۔

(۲) جامعہ الترمذی ص ۱۶۹۔

(۳) یہ حدیث جو حضرت حذیفہؓ کے واسطے سے مروی ہے متفق علیہ ہے، مسلم ص

الفتاویٰ ص ۱۶۱، شرح الصغیر ص ۱۰۶، ابن ماجہ ص ۸۰، ابن ماجہ ص ۵۵۲، شرح الصغیر

ص ۱۶۱، المجموع ص ۴۷۷۔



## استیلاک ۱۰-۱۱

رات میں بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔

ورس و دلیل و حدیث بھی ہیں جن کو امام مسلم نے اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے (۱)۔

مسواک کے مستحب ہونے کے دوسرے مواقع:

۱۰- مسواک کرنا مستحب ہے تاکہ منہ کی بدبو دور کی جائے۔ اس کو تروتازہ رکھا جائے، اور لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے ان سے ملنے سے پہلے دانتوں کی زروئی کو دور کیا جائے اور یہ مسلمان کے کمال صفات میں سے ہے، اسی طرح مسواک کرنا دوسری جگہوں میں بھی مستحب ہے، مثلاً مسجد میں داخل ہوتے وقت، چونکہ یہ اس رحمت کا ایک حصہ ہے جس کا حکم مسجد میں جاتے وقت اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ وہاں نرٹے موجود ہوتے ہیں اور لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، اسی طرح اہل و عیال سے ملنے اور ان کے ساتھ بیٹنے کے لئے گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنا مستحب ہے، کیونکہ امام مسلم سے حضرت عائشہؓ سے نقل آیا ہے کہ جب من سے بدچھان یا کہ بی بیؓ گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے آپؐ کی باتام کرتے تھے، تو انہوں نے کہا: ”کیاں ادا دخل بیتہ بنا باسواک“ (۲) (آپ جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے)، اسی طرح سوتے وقت، اور جماعت کرتے وقت، اور بدبو رتیجہ کھانے کے بعد، اور بھوک، پیاس وغیرہ دلی وجہ سے منہ بدبو بدل جانے کے وقت، اور سو کر اٹھنے کے وقت، اور انت کے بعد ہوئے کے وقت، اور اسی طرح کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد

مسواک کرنا مستحب ہے۔

ملاوہ ازیں رات اور دن کے تمام اوقات میں مسواک کرنا مستحب ہے، چونکہ یہ منہ کو صاف کرنے و اہل ہے، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے (۱)۔

مسواک کس چیز کی ہو:

۱۱- یہ غیر مضر مکاری سے مسواک کی جاسکتی ہے۔ فقہاء نے انصافیت کے اعتبار سے اس کی چار قسمیں بیان فرمائی ہیں:

۱- پہلا کی مسواک کے افضل ہونے پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، چونکہ اس میں خوشبو ہے، صہک ہے، اور ایسا ریشہ ہے جو دانتوں کے درمیان کی چیزوں کو نکالتا اور صاف کرتا ہے، نیز ابو خیرہ العصبیؓ سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں ایک دند میں تھا یعنی دند عبد القیس میں، جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا: ”فأمر لنا بباراک فقال: استاكوا بهذا“ (تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے پہلو کے بارے میں حکم دیا اور فرمایا کہ پہلو کی مسواک کرو)، اور اس وجہ سے بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری مسواک استعمال فرمائی تھی وہ اسی کی مسواک تھی، اور اتباع کرنے کی وجہ سے بھی خود خوشبودار ہو یا نہ ہو، جیسا کہ شیخین یعنی نووی اور ربیع کے کلام کا تقاضا ہے (۲)۔

(۱) ابن ماجہ بن ۱۰۶۱، المجموع للحدود ۲۶۷، حاشیہ مجلس ۹۸، ۲۲، خطاب ۱۷۳، مثل الامطار ۱۲۶، الاختصاص ۱۵۶، ۳، اللہ مع المشرع ۱۲۹، المعنی ۱۵۵، طبع مباحث۔ حدیث کی ترجمہ فقرہ سر ۳ میں گذریگی۔

(۲) المجموع للحدود ۲۸۲، المشرح المشرع ۱۲۳، ابن ماجہ بن ۱۰۷۱، المعنی ۱۷۱۔ حدیث کو جویم ووطرانی نے الاوسط میں حضرت سادہ سے مروی مانتا نقل کیا ہے ورس کی سند میں احمد بن محمد بن شعیب ہیں، جس سے کہ حدیث کو ابو اییم بن ابی حبلہ سے غبار روایت کیا ہے (تحفہ المسیر ۱۷۳، طبع شرک المطابع فقیر ۳۸۳، ورس ورس علان سے اسے اس کے بعد سمجھ کر نصیبت پر بطور استدلال روایت کیا ہے چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی آخری

(۱) اس ۱۷۲، المجموع للحدود ۳۵۳

(۲) اس حدیث کی روایت مسلم (صحیح مسلم ۲۲۰، طبع عینی الخلیف) نے کی ہے



## استیاءک ۱۳

وہم: مالکیہ، شافعیہ و حنابلہ نے کہا کہ چیلہ کے بعد افضل کھجور کی شنی ہے، یونکر و بیت کی جاتی ہے کہ حضور ﷺ کی آشی مسواک جو آپ ﷺ سے استعمال فرمائی کھجور کی تھی، اور کہا گیا کہ نبی ﷺ کی شہری مسواک وہی قسم کی تھی تو جس صحابی نے جو، یکھا وہ بیان کیا، وہ کھجور کے متعلق صحیح نے کوئی گفتگو نہیں کی ہے (۱)۔

سوم: زہدین کی لکڑی ہے، عذاب اربعہ کے فقہاء نے اس کو مستحب قرار دیا ہے، اس لئے کہ حدیث میں ہے: "نعم السواک الریتون من شجرة مباركة تطيب الفم وتذهب الحمير" (۲) وهو سواکی وسواک الابیاء قبلہ" (۳) (بیتین سواک ریتون کی ہے جو بڑے کثرت درست ہے، مہ کو خوشبو دہ دیتی ہے، دانتوں کے عیب کو دور کرتی ہے، اور یہ میری اور مجھ سے قبل کے انبیاء کی مسواک ہے)۔

چہارم: وہ مسواک ہے جس میں اچھی خوشبو ہو، اور مصر نہ ہو (۴)۔  
 مصیہ، مالکیہ اور شافعیہ نے کہا کہ مسواک بن دانتوں کی نرم شہیوں سے کی جائے کی جو مصر نہ ہوں، اور بن کی اچھی خوشبو ہو، اور دانتوں کی نرمی دہ دے دہلی ہوں جیسے قنادہ، اور سعد، (یہ دونوں

درخت کے نام ہیں) (۱)۔

حنابلہ نے کہا کہ اچھی خوشبو والی لکڑی کی مسواک مکروہ ہے، اور انہوں نے ضہر کی قید میں لگانا ہے، اور اس کی مثال میں صحاب اور انار کو پیش کیا ہے (۲)۔

وہ لکڑیاں جن کی مسواک کرنا ممنوع یا مکروہ ہے:

۱۲۔ وہ لکڑی جو خوں نکال دے اس کی مسواک مکروہ ہے، مثلاً جھوڑ کی لکڑی اور ریحان کی لکڑی، یا وہ نقصان دہ ہو یا مرض پیدا کرنے والی ہو، مثلاً ریحان اور انار، اس لئے کہ حادث نے اپنی مسند میں ضمیر بن حبیب سے روایت کیا ہے: "یہی رسول اللہ ﷺ عن السواک يعود الریحان وقال: إنه یحمرک عرق الجذام" (۳) (نبی ﷺ نے ریحان کی لکڑی کی مسواک کرنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا کہ اس سے جذام کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں)۔

اطباء اس کو بخوبی جانتے ہیں، چنانچہ اسوں نے اس کو بصرحت بیان کیا ہے، اسی لئے فقہاء کہتے ہیں کہ یہ وہ لکڑی جس کے متعلق اعضاء کا خیال یہ ہو کہ اس میں شہابی ہے اس کی مسواک کرنا مکروہ

(۱) الجمل ۱/۱۱۸، شرح الاخیاء ۲/۵۰۳، الشرح المصیر ۱/۲۳، ابن عابدین ۱۰۷/۱۔

(۲) اسی طرح دھڑے فقہاء کے یہاں بھی یہ دونوں مکروہ ہیں، اور یہ کہ بہت نص و ضرر کی بنا پر ہے اور انہوں نے غیر خوشبودار لکڑی پر ان دونوں لکڑیوں کا حکم نہیں لگایا ہے جیسا کہ حاکم نے کہا ہے (اصناف ۱/۱۱۹، المغنی ۹/۷۱)۔

(۳) اصناف ۱/۱۱۹، ابن عابدین ۱/۱۰۶، الجمل ۱/۱۱۸، شرح الاخیاء ۲/۵۰۳، الفروع ۱/۵۸۵، حادث نے اپنی مسند میں ضمیر بن حبیب سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: "یہی رسول اللہ ﷺ عن السواک يعود الریحان وقال: إنه یحمرک عرق الجذام" (رسول اللہ ﷺ نے ریحان کی لکڑی کی مسواک کرنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا کہ وہ جذام کی لکڑی کو بصرحت کہتا ہے، یہ روایت مرسل ہے اور ضعیف بھی (تحفہ الخیر ۷/۷۲)۔

= مسواک ہے جس کو آپ ﷺ نے استعمال فرمایا، اور اس کی کوئی سند نہیں کی ہے، اختلافات اس سے ۳۵۷ تا ۳۵۸ کتب لکھی (اسلامیہ)۔

(۱) اختلافات ۳/۲۵۷، الشرح المصیر ۱/۲۳، المغنی ۹/۷۱۔

(۲) پھر یہ ایک قسم کا مرض ہے جس سے دانت کی جڑیں خراب ہو جاتی ہیں یا زردی ہے جو دانت پر چھا جاتی ہے، اور شہر نے کہا کہ لکڑی وہ زردی ہے جو دانت کی جڑوں و رسوزھوں کو اندھا کر دے اس طرح کھود دیتی ہے کہ جڑیاں ظاہر ہو جاتی ہیں، پھر دانت خیر سوڑھے کے نہ جاتے ہیں (لسان العرب)۔

(۳) اختلافات ۳/۲۵۷، الجمل ۱/۱۱۸، ابن عابدین ۱/۱۰۷، الشرح المصیر ۱/۲۳۔

(۴) کیمیل کی رائے یہ ہے کہ شہر سے دانت صاف کرنا مقام مسواک کے حصول کا درجہ ہے بشرطیکہ وہ دانتوں کو صاف کرے اور ضرر دہاں نہ ہو۔



ہے (۱)۔

زہریلی کڑیوں سے مسوک کرنا حرام ہے، اس لئے کہ وہ بظاہر کڑیوں کی شدید ضرر پہنچا میں کی، اس بابت علماء کا کوئی اختلاف معلوم نہیں ہے۔

ممنوع کڑیوں کی مسوک لی جاے تو اس سے سنت (۱) ہو جاے کی یا نہیں، اس میں حضرت ثامیہ کے قول ہیں:

یکہ قول یہ ہے کہ اس سے سنت لی، انگلی ہو جاے لی، اس لئے کہ حرمت و حرکت ایک امر خارق کی بنا پر ہے، اور اسوں نے طہارت کو اس کے لغوی معنی یعنی نظافت پر محمول کیا ہے۔

دوسرے قول جو اس کا معتد قول ہے یہ ہے کہ اس سے سنت لی، انگلی نہ ہوگی، اس سے کہ بنا علیہ کا ارشاد ہے: "المسواک مطہرة للضم" (مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے)، اور اس قسم کی مسوک پانی حتیٰ کی وجہ سے مسوڑھے کو زخمی کر کے خون نکال کر منہ کو پاک کرنے والی ہوگی (۲)۔

مسوک کی صفت:

۱۳- مستحب یہ ہے کہ مسواک شصت (چھٹلی) کے بقدر موٹی اور متوسط قسم کی ہو، اس میں کوئی گروہ نہ ہو، اور نہ ایسی نرم ہو کہ مز جاے، یہ نکتہ ایسی مسوک دانتوں کے میل کو دور نہیں کرے گی، اور نہ ایسی خشک ہو کہ مسوڑھے کو زخمی کر دے، اور نہ ایسی ہو کہ منہ میں ریزہ و ریزہ ہو جائے، مصطب یہ ہے کہ نرم ہو، نہ اتنی نرم ہو اور نہ اتنی سخت (۳)۔

(۱) مؤید، الجلیل، ۲۶۵۔

(۲) الفتوحات الربانیہ ۳۴، ۲۵۷، الجلیل، ۱۱۷، حدیث کی تخریج بخیرہ (۳) کے تحت گذر چکی ہے۔

(۳) ابن ماجہ، ۱۰۶، ۱۰۷، مؤید، الجلیل، ۲۶۵، ۲۶۶، شرح ۵۵۰، در ۵۰۰، لاصح، ۱۱۹، المجموع، ۲۸۱، الفی، ۹۶، طبع ریاض۔

لکڑی کے علاوہ سے مسواک کرنا:

۱۴- لکڑی کے بجائے چھری جیڑوں سے مسوک کرنے کو بعض متہماء نے جائز قرار دیا ہے، مثلاً اشناں و انگلی، و سنت کی انگلی میں اس کا اعتبار کیا ہے، اور دوسرے لوگوں نے اس کی نفی کی ہے، و سنت کی انگلی میں معتبر نہیں ملا ہے۔

"غاسل" (یعنی اشناں) کے بارے میں فقہاء کی دو میں ہیں: حنفیہ و ثامیہ نے مسواک کے طور پر شاں کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، اور کہا ہے کہ یہ حصول مقصد کا ذریعہ اور میل کو دور کرنے والا ہے، اور اس سے اصل سنت ادا ہو جائے گی اور حنفیہ نے عورتوں کے لئے بجائے مسواک کے کوند استعمال کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

مالکیہ و حنابلہ نے کہا کہ اگر لکڑی کے بجائے اشناں کو استعمال کرے تو سنت ادا نہ ہوگی (۱)۔

انگل کے ذریعہ مسواک کرنے کے تعلق تین اقوال ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ انگلی کا استعمال مسوک کی جگہ مطلقاً کافی ہے، جیسا کہ مالکیہ، ثامیہ اور حنابلہ سب کی ایک رائے ہے، اس سے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو اپنی انگلی کو منہ میں داخل کیا، اور فرمایا: "ہکما کان وضوء نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (۲) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا)۔

(۱) شرح المسیح علی ماہیہ الجلیل لفرکین الانصاری، ۱۱۸، ابن ماجہ، ۱۰۷، طبع سوم، نہایت لکھا جا، ۱۳، الخطاب، ۲۶۶، فقی الارادات، ۵۔

(۲) حضرت علیؓ کی روایت کو احمد نے تحصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔ البنا السعادی کا کہنا ہے کہ میں نے حدیث مذکور کو مستند کے علاوہ کہیں نہ دیکھا، اس کی سند صحیح ہے، اس کو ہذا روایت سنائی ہو، زہری نے حضرت علیؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بیان میں روایت کیا ہے، اور اس میں اختلاف روایات کے، و خود یہ عبارت نہیں ہے: "دخل بعض اصابعه في فيه" (سب اصابع میں داخل کر لی)۔ طبع بول، مطبعہ الاخوان المسلمین، نیل الاوطار، ۱۰۰، طبع ۱۰۰۔



## استیساک ۱۵

مسواک کرنے کا طریقہ:

۱۵- مسواک کو ۱۱ میں ماتھ سے پڑنا مستحب ہے۔ یونکہ نبی کریم ﷺ سے متفق علیہ روایت میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے، یہی قول ہے، ”فرماتی ہیں: ”کان النبی ﷺ یعجبه الثیامن فی فعله وتوجله وطهوره، ولطی شامہ کما“ (نبی ﷺ کو اپنے جوتا پہننے، کنگھا کرنے اور پاکی حاصل کرنے اور تمام امور میں دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا)، اور یک روایت میں ہے: ”وسواکھ“ (آپ ﷺ کو مسواک کرنے میں بھی یہی پسند تھا)، پھر مختصر یعنی کنارے کی انگلی کو مسواک کے نیچے درہتی انگلیوں کو مسواک کے اوپر رکھے، جیسا کہ حضرت ابن مسعود نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے، اور دائیں جانب سے شروع کرے، دانت کی چوڑی میں مسواک کو گڈ رے، کیونکہ دانت کی لمبائی میں مسواک کو گڈنا بہا اوقات مسوڑھے کو زخمی کر دیتا ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”استاکوا عرصا وادھوا عباً واکتھلوا“ (۱) (چوڑائی میں مسواک کرو اور یک دن مانڈ کر کے تیل استعمال کرو، اور طاقی عدد میں سرمد لگاؤ)۔

پھر اس کو دہرے پیچے کے دانت کے کنارے پر اندر اور باہر سے ملے، پھر دائیں کی جڑ پر، پھر مسوڑھے اور زبان اور تالو پر نرمی سے ملے۔

جس کے دانت نہ ہوں وہ مسوڑھے، زبان اور تالو پر مسواک ملے، اس لئے کہ مسواک کے استعمال کا مقصد اگرچہ وضع ہے مگر اس میں عبادت کا مفہوم بھی شامل ہے، اور اس لئے بھی ایک شخص مسواک

(۱) لفظ ۱/ ۲۶۵-۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷،



## استیاءک ۱۶-۱۷

ترقی پھر اس کو جو، جی اور رسول اللہ ﷺ کو دے دیتی تھی، اس طرح دوبارہ مسواک کرنے کے لئے اس کو دھونا مستحب ہے۔  
ج۔ مسواک کو گندا کر دینے والی چیزوں سے علیحدہ رکھ کر حفاظت کرنا مستحب ہے (۱)۔

بار بار مسواک کرنا، اور اس کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مقدار:

۱۷۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ بار بار مسواک کرنا تا کہ گندہ ہو جائے اور بدبو کے زائل ہو جانے کا یقین ہو جائے جائز ہے (۲) جب کہ تکرار کے بغیر گندہ کی دور نہ ہو، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یسی لاسناک حتی لقد عشتیت ان احمی مقامہ فمعی“ (۳) (میں اتنا مسواک کرنا ہوں کہ مجھے اپنے منہ کے اگلے حصے کے گھسنے کا اندیشہ ہونے لگتا ہے)، اور اس کی کم سے کم مقدار میں تین راکھیں ہیں:

۱۔ پہلی رائے یہ ہے کہ مسواک کو اپنے دائلوں پر تین مرتبہ دے، خفیہ کے ر ایک یہ مستحب ہے، اور ثانیہ کے نزدیک مکمل ہے، یہونکہ تثلیث مستنون ہے، اور اس لئے بھی تا کہ قلب ہو اور دلوں کے پیلے پن کے دور ہونے پر تمسک ہو جائے۔

۲۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اگر ایک مرتبہ مسواک ملنے سے صفائی ہو جائے تو میں کافی ہے، یہ ثانیہ کی ایک رائے ہے، اور سنت کا مدنیہ سے لایا ہو جائے لی۔

- (۱) ابن ماجہ میں ۱۰۷۷، الحکم ۱۱۸۔  
(۲) ابن ماجہ میں ۱۰۶۱، الحکم ۱۱۷، الاطاب ۶۶۰، یعنی ۷۹۱، حاشیہ کنون علی المروئی ۱۲۸۔  
(۳) اس کو ابن ماجہ نے کتاب الطہارۃ کے باب ۱۳۰ میں ۲۸۹ سر پر ذکر کیا ہے روایت میں کہا گیا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے (کنز العمال ۳/۱۳۳)۔

کرنا کہ اس کو سنت کا ثواب حاصل ہو۔  
اس کیفیت کے سلسلے میں کوئی اختلاف معلوم نہیں ہے (۱)۔

مسواک کرنے کے آداب:

۱۶۔ فقہاء نے مسواک کرنے والے کے لئے کچھ آداب ذکر کئے ہیں جن کا اتباع مستحب ہے، اس میں سے بعض یہ ہیں:

الف۔ مستحب یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے مسواک نہ کرے، اس لئے کہ یہ انسانی وقار کے خلاف ہے، اور مسجد میں اور بیابانوں میں بھی مسواک کرنے سے پرہیز کرے۔ اس میں ابن قیم العیاد کا اختلاف ہے (۲)۔

ب۔ مستحب یہ ہے کہ مسواک استعمال کرنے کے بعد اس کو دھوئے تا کہ اس سے لگی ہوئی مٹی سے وہ صاف ہو جائے، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے: ”کان النبی ﷺ یستاک، فیعطی السواک لأغسله، فأبدأ به فاستاک، ثم أغسله وأدفعه إلیہ“ (۳) (نبی ﷺ مسواک استعمال کرنے کے بعد مجھے اس کو دھونے کے لئے دے دیا کرتے تھے، پھر میں اس سے مسواک

- (۱) احادیث الطہارۃ میں ۳۵۴، شریعی الشروانی علی اللہ ۲۲۳، اسی ۹۱۱، طبع دار الفکر، بیروت ۱۹۷۱، الجہاد امیرہ شرح الترمذی ۶۱، طبع الدار الشامیہ۔  
(۲) شرح الاطاب علی طہل ۲۶۱، المجموع ۲۸۳۔  
(۳) حدیث: ”کان النبی ﷺ یستاک فیعطی...“ کو ابو داؤد (۲۵/۱) طبع دار الفکر، بیروت ۱۹۷۱، نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے اور مذہبی نے اس کی بابت سکوت کیا ہے اور ثانیہ نے کہا کہ حدیث صحیح ہے جسے ابو داؤد نے خود سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اور تحقیق جامع الاصول نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے (مختصر شریعی فی دفع اللہ ۱/۱۳۵ طبع دار المعرفۃ ۱۳۰۰ھ جامع الاصول فی احادیث الرسول شریعی عبد القادر الاندلسی ۷/۱۸۰ طبع کردہ مکتبۃ المدینہ بیروت ۱۹۷۱، المجموع ۲۸۳، طبع دار المعرفۃ)۔



## استیاک ۱۸، استیام، استیداع، استیطان

۳۔ تیسری رائے یہ ہے کہ اس کے کم کی کوئی حد مقرر نہیں، مقصد بدبو زائل کرنا ہے، تو جس مقدار سے بدبو رائل ہو جائے اس سے سنت او ہو جائے، حیثیت یکے رائے یہی ہے، اور مالکیہ و حنبلیہ کا قول بھی یہی ہے (۱)۔

## استیداع

مسوک کا منہ کو خون آلود کرنا:

، یکھئے: "، بیعت"۔

۱۸۔ اگر اس کی یہ عادت معلوم ہو کہ مسوک سے منہ خون آلود ہو جاتا ہے تو مستیہ مستیہ مسوک ملے اگر اس کے باوجود خون نکل آئے تو مسلم کی وہ صورتیں ہوں گی:

یک یہ ہے کہ اگر پانی موجود نہ ہو، نماز کا وقت تک ہو رہا ہو تو منہ کے مایہ پاک ہونے کے حدیث کی بنا پر مسوک کرنا حرام ہوگا۔  
دوسری یہ ہے کہ اگر پانی موجود ہو، نماز سے قبل وقت میں وعت ہو تو بھی مسوک کرنا صحیح نہ ہوگا، کیونکہ اس میں مشقت و حرج ہے، البتہ جاری ہوگا (۲)۔

، یکھئے: "، بلن"۔

## استیطان

## استیام

، یکھئے: "، سوم"۔



(۱) حامیہ مدنی علی المرتضیٰ ۱/۳۸، ابن عابدین ۱/۱۰۶، انصاری ۱/۷۹، مجمع

(۲) حامیہ الشروانی علی الجہد ۱/۲۲۸۔



## ب- استغراق:

۳- استغراق کا معنی ایک ہی دفعہ میں تمام اعضاء کو شامل ہونا ہے (۱)، تو اس کے اور استیعاب کے درمیان فرق یہ ہے کہ استغراق کا استیعاب ان ہی جگہوں میں ہو گا جہاں بہت سارے اعضاء ہوں بخلاف استیعاب کے۔

# استیعاب

## تعریف:

۱- لغت میں استیعاب کا معنی مکمل ہونا، احاطہ کرنا اور کسی چیز کو جڑ سے ختم کر دینا ہے، چنانچہ ماک کے متعلق کہا جاتا ہے: "اوعب حده" یعنی اس نے اس کی ماک کو جڑ سے اس طرف کاٹ دیا کہ کچھ بھی باقی نہ چھوڑا (۲)۔

فقہاء استیعاب کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے ہیں: "استیعاب المصوب بالمسح أو الغسل" اور اس سے کسی عضو کے پورے جزء کا احاطہ کر لیا مبرا لیتے ہیں۔

متفقہ غلط:

## سب- اسباب:

۲- اسباب کا معنی پورا اور مکمل کرنا ہے (۳)، چنانچہ جب وضو میں پانی پورے اعضاء کا اس طرح احاطہ کر لے کہ اس پر بہہ جائے تو کہتے ہیں: "أسبع الوضوء" (۴)، تو اسباب اور استیعاب قریب المعنی ہیں۔

## اجمالی حکم اور بحث کے مقامات:

۱- بات وغیرہ میں مختلف جگہوں کے اعتبار سے استیعاب کا شرعی حکم الگ الگ ہے۔

## الف- استیعاب واجب:

۴- طہارت میں دونوں ہاتھ یا دیگر اعضاء کا دھونا واجب ہو تو اس میں استیعاب بھی واجب ہوگا (۵)، بخلاف ان اعضاء کے جن کا مسح واجب ہو، جیسے سر، تو اس کا استیعاب واجب نہ ہوگا، تاہم اس میں قدرے اختلاف ہے۔ اسی طرح ان اوقات کا استیعاب واجب ہوگا جن میں متعینہ عبادت کے علاوہ دوسری عبادت کی گنجائش نہ ہو، جیسے روزه، یمنکہ، و پورے مہینہ، اور پورے دن کو محیط ہوتا ہے، اور جیسے کسی شخص نے قرآن کے ساتھ مشغول رہنے کی نذر مانی اور مغرب و عشاء کے درمیان کے پورے وقت کو متعین کر لیا ہو تو اس پورے وقت کا احاطہ اس پر واجب ہے۔

۵- عبادتوں کی نیوٹوں کا استیعاب بھی واجب ہے کہ نیت کے وسیع پوری عبادت کا استیعاب ہو کہ عبادت کے کسی جز کو بغیر نیت

(۱) تقریبات البحر جانی ص ۱۸، طبع مصطفیٰ لکھنؤ۔

(۲) مرآتی افلاح ص ۲۳ طبع اسلامیہ، اٹھنی ص ۲۲۳ طبع انوار اسرار الطیب شرح روض الطالب ص ۳۰ طبع المکتب الاسلامی، الدینی علی بشرح الکبیر ص ۹۹ طبع دار الفکر، دمشق و بیروت ص ۱۱۳۔

(۱) تاج العروس ص ۱۸۰ (۲) اصباح البصیر ص ۱۸۰ (۳) ص ۱۸۰ (۴) ص ۱۸۰



## استیعاب ۵-۷

بیہوشی اور جنون ایک مکمل دہلیز تک محیط رہے تو نماز اس سے ساتھ ہو جائے گی، اس میں قدرے حشاشہ ہے۔ اس کی تفصیل "صلاۃ"، "انماؤ" اور "جنون" میں ہے۔

### ج- استیعاب مکروہ:

۷- اپنے پورے مال کا تہج "ارمہ" کے ساتھ حاطہ کریم (یعنی اپنے پورے مال کا صدقہ کر دینا) انسان کے لئے مکروہ ہے۔ اس کو فقہاء نے کتاب الصدقات میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے (۱)۔

کے "و" صحیح نہیں، اسی وجہ سے ضروری ہے کہ آغاز ہبات نیت کے ساتھ ہو، پھر عمل تمام ہوئے تک نیت بتر اور ہے۔ اگر نیت پہلے تم ہوئی تو عمدت فاسد ہو جائے گی۔ اس میں فقہاء کے درمیان کچھ اختلاف "تفصیل" ہے، اس کے لئے نیت کی بحث کی طرف رجوع کیا جائے حج و عمرہ اس سے مستثنیٰ ہیں، چونکہ وہ دونوں استطاعت نیت سے فاسد نہیں ہوتے (۲)۔

نسب کا پورے سال پر محیط ہونا مختلف فیہ ہے، بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ رکوع و سبب ہونے کے لئے نسب کا پورے سال پر محیط ہونا شرط ہے، اور بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ سال کے دونوں کناروں پر نسب کا محیط ہونا کافی ہے (۳)۔  
(رکوع) کی بحث، حطہ۔

### ب- استیعاب مستحب:

۵- اس میں سے ایک پورے سر کا مسح کرنا ہے۔ یہ منجانب ثنائیہ کے نزدیک مستحب ہے، امام احمد کی ایک روایت بھی یہی ہے، اور مالکیہ کے نزدیک واجب ہے، اور یہ امام احمد کی دوسری روایت ہے (۴)۔ اس کی تفصیل فقہ کی بحث میں موجود ہے۔

اور اس میں سے زکوٰۃ، ہمد کا مصارف زکوٰۃ کی آٹھوں قسموں کا حاطہ کریم ہے، جن لوگوں سے اس کو تحب بہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت امام ثنائی در اس کے، جو ب کے قائلین کے اختلاف سے بچا جائے۔

۶- اگر حکم جہن کے ساتھ کی یک مثال یہ ہے کہ جب ہی شخص نے

(۱) قواعد الاحکام مع شرح منہاج المسلمین ۱/۱۸۲، طبع الاستقامہ (بہر دیکھئے) اور منہاج المسلمین ۱/۱۸۲۔

(۲) المدخل ۱/۵۱، الخرش ۱/۵۱، الخرج ۱/۱۳۔

(۳) مرقی المفہوم ۱/۱۵، الخرش ۱/۵۱، الخرج ۱/۱۳، جوہر الکلیل ۱/۱۳۔

(۱) ابن ماجہ ۱/۵۱، الخرج ۱/۱۳، الخرش ۱/۵۱، الخرج ۱/۱۳۔

(۲) المدخل ۱/۱۵۔





اس کی پوری وضاحت اصطلاح (امراء) میں ہے۔

حوالہ کی حقیقت فقہ ہے یا استیفاء اس بارے میں فقہاء کے درمیان ترجیح کا اختلاف ہے؟ نووی نے کہا ہے: دلیل کی قوت بضاعت کی بنا پر مسائل کے لحاظ سے نزایات میں ترجیح مختلف ہو جاتی ہے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ وہ شخص جس کے وہ قرض کی "مٹگی" سوچتی ہے، اس مفلس ثابت ہو، لاکھ اس کی مالہ کی مشرطی تو اس صحیح یہ ہے کہ محال (قرض خواہ) کے لئے رجوع درست نہیں، اس لئے کہ حوالہ استیفاء ہے، اور اس کے بالتامیل قول یہ ہے کہ اس کو رجوع کا حق ہے، اس لئے کہ حوالہ فقہ ہے (۱)۔

## استیفاء

تعریف:

۱- استیفاء: استوفی کا مصدر ہے یعنی صاحب حق کا اپنے حق کو کچھ چھوڑے بغیر پورے طور پر وصول کرنا (۱)۔  
فقہاء اس لفظ کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

استیفاء کا حق کس کو ہے؟

متعلقہ الفاظ:

قبض:

۲- جس حق کا استیفاء مقسم ہو اس کے مختلف ہونے کی بنا پر استیفاء کا مستحق بھی بدل جاتا ہے، اس لئے کہ حق یا تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہوگا یا صرف بندہ ہوگا، جیسے: یوں، یا، انوں کے، رمیوں، شتہ ک ہوگا۔  
قبض تمام کے، ایک اس حق شتہ کی، قسمیں ہیں: یک وہ جس میں حق اللہ غالب ہو، جیسے حد سرقہ، اور دوسرا وہ جس میں حق العبد غالب ہو، جیسے قساس۔

۲- "قبض العبد" کا معنی ہے: دین کو حاصل کرنا، اور قبضہ جس طرح دیون میں ہوتا ہے اسی طرح ایمان میں بھی ہوتا ہے، جس قبضہ استیفاء سے عام ہے۔

استیفاء کا امراء اور حوالہ سے رابطہ:

۳- حنفیہ کے نزدیک امراء کی ایک تقسیم یہ ہے کہ امراء یا تو امراء سقاط ہوگا یا امراء استیفاء، چنانچہ کفالت میں اگر قرض خود ضمانت، اور سے کہتے "برمت الی من المان" (تو میرے زبانی ایک مال سے بری ہے) تو یہ ضمانت، اور قرض خواہوں کے حق میں امراء استیفاء ہے، اور اگر کہتے ابو اھک (میں نے تجھے بری کر دیا) تو یہ امراء سقاط ہے، جس سے صرف ضمانت دار بری الذمہ ہوتا ہے، اور

۳- حنفیہ کے نزدیک امراء کی ایک تقسیم یہ ہے کہ امراء یا تو امراء سقاط ہوگا یا امراء استیفاء، چنانچہ کفالت میں اگر قرض خود ضمانت، اور سے کہتے "برمت الی من المان" (تو میرے زبانی ایک مال سے بری ہے) تو یہ ضمانت، اور قرض خواہوں کے حق میں امراء استیفاء ہے، اور اگر کہتے ابو اھک (میں نے تجھے بری کر دیا) تو یہ امراء سقاط ہے، جس سے صرف ضمانت دار بری الذمہ ہوتا ہے، اور

(۱) الاشاہ و نظائر للشیخ ابی علی بن ابی حمزہ، ۱۵۲، طبع بغداد۔

(۲) الفروق، ۳۱، طبع دار احیاء التراث العربی، ۳۳۳ھ۔

(۳) القاسوس، ۱۵۳، العرب: مادہ (دول)۔



حقوق اللہ کی وصولیابی:

ول: حدود کا جزء:

۵- حاکم پر حدود کو نافذ کرنا واجب ہے، اور حاکم کے یہاں ثبوت کے بعد حاکم یا اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو حدود کے ساتھ کرنے کا حق نہیں، حدود کے اجراء کا حق حاکم یا اس کے نائب کو ہے۔ اگر اس کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص حدود کا اجراء کر دے تو حاکم کے مقابلہ میں جسارت کی وجہ سے اس کو تعزیر کی جائے گی (۱)۔

نف: حد زنا کے اجراء کی کیفیت:

۶- حد زنا سنگسار کرنا یا کوڑے لگانا ہے۔

دونوں صورتوں میں زنا کا ثبوت ضروری ہے، ورنہ ہو گا یا حد زنا کے ذریعہ، اگر گواہوں کے ذریعہ ثابت ہو تو حنفیہ کے یہاں یہ شرط ہے کہ گواہ حاضر ہوں اور خود سنگساری کی ہتھ انداز کریں۔ پس اگر وہ اعراض کریں تو حد ساتھ ہو جائے گی۔

مضبوط کے علاوہ دیگر مقبوضات کی جانہ کی کوثر طرہ نہیں دیتے، البتہ شافعیہ و حنابلہ گواہوں کے حاضر ہونے کو مستحب سمجھتے ہیں، اور مالکیہ کے یہاں گواہوں کا حاضر ہونا واجب ہے نہ مستحب۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر وہ بھی مانا جائے تو اس کا موقع نہ ہو جائے، بلکہ محض مقبوضات کے لیے ہے کہ اگر بھی گئے کا مدعی ہو تو پولیس میں بیڑی ڈال کی جائے یا اس کے لئے گڑھا کاٹا جائے۔ اگر عورت ہو تو اس کے لئے گڑھا کاٹا جائے یا اس کے کپڑے

(۱) ابن ماجہ ج ۳ ص ۵۱۳، السنن ج ۲ ص ۳۶۸، الترمذی ج ۱ ص ۹۳، ترمذی ج ۲ ص ۲۶۰، طبع انگلی، البحر علی ص ۳۷۲، طبع انگلی ۱۳۳۳ھ، حکام اسلامیہ لاہور ج ۲ ص ۲۲۲، طبع انگلی ۱۳۳۸ھ، مفتی کراچی ج ۱ ص ۶۱، طبع انگلی ۱۹۵۸ء۔

اس کے اوپر باندھ دینے جا میں تاکہ انکی بے پروگی نہ ہو۔ اور اگر زنا قرار کے ذریعہ ثابت ہو، ورنہ بھی گتے کی کوشش کرے، تو باتفاق فقہاء اس کا پیچھا نہ کیا جائے، اور حد کی تنفیذ کو روک دیا جائے، خود سنگسار کرنا ہو یا کوڑے لگانا، اور اس کے بھی گتے کو اس کا رپوت بھیج جائے گا۔

ان میں سے بعض احکام میں تفصیلات اور اختیارات ہیں جن کے لئے اصطلاح (حد زنا) کی طرف رجوع کیا جائے۔

اگر حد میں کوڑے لگانے ہوں تو سب کا اتفاق ہے کہ اس کے پوتین اور زائد پہنے ہوئے کپڑے اتار دیئے جائیں گے۔

اگر مرد ہو تو ستر پوش کپڑوں کے علاوہ تمام کپڑے اتار دیئے جائیں، اور جس شخص پر کوڑوں کے ذریعہ حد چاری کرئی ہو اگر وہ بیمار ہو اور شفا کی امید ہو تو اس کے شفا یاب ہونے تک حدود کو موثر یا جائے گا، اور اگر حاملہ عورت ہو تو حد کو خود سنگساری ہو یا کوڑے لگانا، موثر کر دیا جائے تا آنکہ وضع حمل ہو جائے، اور بچہ کو اس کے دودھ پینے کی ضرورت باقی رہے (۱)۔

ب- تذف اور شراب پینے کی حد کے جزء کا طریقہ:

۷- کوڑے لگانے اور نہ مارنے سے متعلق تفصیل چکی ہے، مزید یہ کہ حد زنا کے کوڑے لگانے میں نہ تذف کے مقابہ میں حتی سے کام لیا جائے گا، اور حد تذف میں شراب کی حد کے مقابلہ میں سخت کوڑے لگائے جائیں گے۔

اس کی تفصیل کے لئے اصطلاح (تذف) اور (حد زنا) کی طرف رجوع کیا جائے (۲)۔

(۱) رد المحتار ج ۳ ص ۳۷۲، البدائع ج ۲ ص ۳۷۲، الترمذی ج ۱ ص ۹۳، ترمذی ج ۲ ص ۲۶۰، طبع انگلی ۱۳۳۳ھ، حکام اسلامیہ لاہور ج ۲ ص ۲۲۲، طبع انگلی ۱۳۳۸ھ، مفتی کراچی ج ۱ ص ۶۱، طبع انگلی ۱۹۵۸ء۔



طریقے استعمال کئے جائیں۔ اس لئے کہ حدیث ہے: ”الطعوه ثم احسموه“ (۱) (اس کو ٹوٹو، پھرو، سے دیکھو)۔

۷- اجراءِ حد و کی جگہ:

۹- حد و رقصہ کا اجراء مسجد میں نہ کیا جائے، خواہ حرم مسجد ہی میں ہو، تاکہ یہ جہ مسجد کو گند آئے نہ کہ ریمو نہ بنے البتہ اگر مسجد کو چھوڑ کر حرم کے کسی حصہ میں تہم ہو تو اس پر جہاں ہے۔ حرم سے حرم کے اندر رقصہ یا جائے گا۔

۱۰- اگر تہم کا مرتبہ حل میں تہم کے حرم میں جائز نہ ہو جائے تو اس میں اختلاف ہے، چنانچہ متاבלہ و امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ نکالا نہ جائے، بلکہ کھانا چھین کر کے اس کو نکلنے پر مجبور کیا جائے، یہ

مذہب و زہد جس آئمہ کے درمیان کوڑے وغیرہ لگائے جائیں اس کے متعلق بھی فقہاء کے یہاں تفسیلات ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ جس شخص کو حد لگانی جائی ہے وہ تہم یا کلمی طور پر ممانعت سے دوچار ہو، ورنہ اس کی تفسیلات حد و میں مذکور ہیں، نیز اصطلاح (طرد) (رحم) کو بھی دیکھ لیا جائے۔

مزید یہ کہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ حد و کے اتنا کام اس پر ہے کہ وہ طرد یا ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”ولیشہد عداہما طائفة من المؤمنین“ (۱) (اور چاہئے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے)۔ اور اس لئے بھی کہ تنبیہ ہو، لوگ باز آئیں، لہذا امام حد جاری کرے، لوگوں کے حد و دہرے لوگوں کو بھی حاضر ہونے کا حکم دے گا (۲)۔

۷- حد سرقہ جاری کرنے کا طریقہ:

۸- حد سرقہ حد قذف کی طرح نفوق شتہ کہ میں سے ہے، اور قاتلہ اس بات پر اتفاق ہے کہ حد قذف و حد سرقہ امام ہی مانہ کرتا ہے (۳)۔

ثبات حد و کی شرط کی تفصیل اور ان کے ساتھ ہونے کے حوالہ کا ذکر حد و کے ابواب میں ہے، اور حد سرقہ کے اتنا کی کیفیت کے بارے میں فقہاء نے یہ صراحت لی ہے کہ حد سرقہ میں حسب ہاتھ کا کانا جانا شرطوں کی بنا پر لازم ہو جائے، نہ ہاتھ نہ متعلقہ باب میں یا تو اس کا یاں ہاتھ یا بھی قبلی کے جوڑ سے کانا جائے، ورنہ اس کے لئے یہاں طریقہ اختیار کیا جائے جس سے وہ زخم گے مریت نہ کر سکے، مثلاً تیلی سے اس کا دیا جائے یا دھڑ سے

(۱) سورہ نور ۲۔

(۲) ابن ماجہ ۱۳۵/۳۔

(۳) بدیع المجملہ ۲۳۳/۲ طبع مطبعہ

(۱) اسنی ۱۳۰/۹-۱۳۳ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع مکتبہ القہرہ، اشرع الکبیر ۳۰۸، تفسیر کا دراصل نہایت لکھا ۵/۲۲۵، مدنی ۵/۸۵ طبع البیہ۔

حدیث ”الطعوه ثم احسموه“ کی روایت دارقطنی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ”ان رسول اللہ ﷺ انی ہدایتی سرق سرق خملہ فقالوا یا رسول اللہ ان ہذا سرق، فقال رسول اللہ ﷺ: اذهبوا بہ لا تطعوه ثم احسموه، ثم انزلوا بہ، لقطع ولکی بہ۔۔۔“ (رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے ایک چادر چھائی تھی، صحابہؓ نے کہا اللہ کے رسول! اس نے چوری کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے لے کر جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو، پھر اسے دیکھو، اس کے بعد اسے میرے پاس لے کر آؤ تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور پھر اسے لایا گیا۔)

حاکم و بیہقی نے بھی اس کی روایت موصلاً کی ہے ابن ابی شیبہ سے صحیح قرطبہ ہے وراہورق نے مراسل میں اس کی روایت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے کی ہے ورنہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کیا، اس میں ابن ابی شیبہ و ابن ابی عمیر نے حضرت عائشہؓ کے مراسل سے اس کو راجع کر دیا ہے (سنن دارقطنی ۱۰۲/۳ طبع دارالکتاب للنشر ۱۳۸۶ھ میل لاہ) ۳۲/۲ طبع مکتبہ القہرہ ۳۸۰ھ۔



حضرت قرآن کی اس آیت کے عموم سے استدلال کرتے ہیں:  
”وَمِنْ دَحْمِ كَا۟نَ اَمَّا“ (۱) اور جو کوئی اس میں داخل ہو جاتا ہے  
وہ امن سے ہو جاتا ہے۔

امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ اس کو نکالنا مباح ہے، اور مالکیہ کہتے  
ہیں کہ تاخیر نہ کی جائے بلکہ مسجد سے باہر اس پر حدیثا تقاس کا تھا،  
کر دیا جائے نہایت المحتاج میں ہے کہ اس کی دلیل صحیحین کی حدیث  
ہے: ”اِنَّ الْحَرَمَ لَا يَحِلُّ لَارِثًا بِهٖمْ“ (۲) (حرم خون کے بدلہ سے  
بھاگے، لے کو نہ دے، نہ لے)۔

دوم: تعزیرات کا اثر:

۱۰۔ ان تعزیرات کا مقصد حقوق اللہ سے بے ان میں عتداء کا  
خلاف ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ میں حدود کی طرح  
تعزیر بھی واجب ہے، البتہ اگر امام کو غالب گمان ہو کہ پٹائی کے  
بجائے، امت کرنے اور بات چیت کرنے میں مصلحت ہے (و  
تعزیر میں کرے گا)۔

حنبلہ، درنا بد کا نہ سب یہ ہے کہ شرع کی طرف سے تعزیری  
صحت ہو تب تو جب ہے، ورنہ تعزیر کے اتداء، معاف کرے  
میں حسب مصلحت امام کو اختیار ہے، یعنی اگر تعزیر کے بغیر اس کو تنبیہ  
ہو جائے تو معاف کر سکتا ہے، ورنہ تعزیر ہی سے اس کو تنبیہ ہوگی تو  
تعزیر کر سکتا ہے۔

(۱) سورۃ آل عمران ۷۵۔

(۲) ابن ماجہ ۲۳۳۵ طبع سوم المصریہ الدوسقی ۱۳۱۸، مجلس ۵۰/۵،  
نہایت المحتاج ۲۸۸، مفتی ۲۳۶۸۔

حدیث: ”اِنَّ الْحَرَمَ لَا يَحِلُّ لَارِثًا بِهٖمْ“ کی روایت بخاری و مسلم  
حضرت عمرو بن سعید کے قول کے طور پر ہے (فتح الباری ۲۱۸، طبع المستقیم،  
صحیح مسلم مع شرح النووی ۱۲۷۸-۱۲۸، طبع المطبعۃ المصریہ قسمر  
۱۳۲۷ھ)۔

اور ثانیہ کا نہ سب یہ کہ امام پر تعزیر، جب نہیں، اگرچہ ہے تو جاری  
کرے اور اگر چاہے تو تجوز ہے۔ اس کی تفصیل اور دلائل اصطلاح  
(تعزیر) میں، کیجے جا میں (۱)۔

سوم: اللہ تعالیٰ کے مالی حقوق کی وصولیابی:

الف۔ زکاۃ کی وصولی:

۱۱۔ مال زکاۃ کی دو قسمیں ہیں: ظاہری، یعنی مویشی، زمین کی  
بیداوار اور وہ مال جس کو لے کر تاجر سفر لینے والے کے پاس سے  
گزرے، اور باطنی، یعنی سونا چاندی اور وہ اموال تجارت جو پٹی  
جیبوں پر ہوں۔

حنبلہ، مال ظاہری کا نہ سب، ثانیہ کا ایک قول یہ ہے کہ اموال ظاہرہ  
میں زکاۃ وصول کرنے کا اختیار امام کو ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”تُخَلَّدُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ  
ضَلْفَةً“ (۲) (آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے بیٹھے)۔ عام  
مفسرین کے نزدیک یہاں صدقہ سے مراد زکاۃ ہی ہے، مگر جبکہ  
ارشاد ہے: ”اِنَّمَا الضَّلَفَةُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمَلِیِّیْنَ  
عَلَيْهَا“ (۳) (صدقات (واجبہ) تو صرف غریبوں اور محتاجوں اور  
کارکنوں کا حق ہیں جو ان پر مقرر ہیں)۔

اللہ تعالیٰ نے مال زکاۃ کا حق یا ان فرمایا ہے، اگر امام کو یہ حق نہ ہو  
کہ وہ مالداروں سے مویشی، زراعت اور کی زکاۃ کا ان کی جگہوں پر  
مطالبہ کرے بلکہ اس کی ادائیگی کا اختیار مالداروں ہی کو ہو، تو عس

(۱) ابن ماجہ ۳۵۸۳، ۱۸۷، مفتی ۳۲۶۸، الفرقہ مقرنی ۹۷/۱،  
تجرۃ الحکام ۲۶۰/۲ طبع النظمی، البیہقی علی ابن قاسم ۲۳۷/۲ طبع النظمی  
۳۳۳، الحکام السلطانیہ دہلی مطبعہ ۲۳۲ طبع النظمی ۹۳۸، مفتی  
الحکام ۲۶۰/۲ طبع النظمی ۱۹۵۸۔

(۲) سورۃ توبہ ۱۰۳۔

(۳) سورۃ توبہ ۶۰۔



کے ذریعہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ و آپ ﷺ کے بعد امر زکاۃ وصول کرنے والوں کو عرب کے قبیلوں، شہروں اور دیہاتوں میں بھیجتے تھے کہ وہ موسیقی و رچو پاریوں کی رضاۃ الٰہی جیبوں پر ہی وصول کریں۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ اموال باطلہ کو امر زکاۃ مقرر لینے والوں کے پاس سے لے کر زریعے تو وہ بھی اموال ظاہر دینی کے حکم میں ہیں، امر مقرر لینے والا لی جملہ اموال کی زکاۃ وصول کرنے کا حجاز ہے۔ اس لئے کہ تاتار نے سب اموال کو لے کر لے لیا اور اس کو باہمی سے تالیا یا تو اب وہ ظاہر ہو گیا اور چنے لے لے موسیقی کی طرح ہو گیا، اور یہ اس لئے کہ موسیقی کی جیبوں میں اس کی زکاۃ کا مطالبہ کرے کا حق امام کو اس لئے ہوتا ہے کہ امام کی طرف سے ان کو حفاظت حاصل ہوتی ہے، کیونکہ موسیقی جنگل میں بادشاہ کی حفاظت و نگرانی کے بغیر محفوظ نہیں ہوتے، اور یہ معنی اس بل میں بھی پایا جاتا ہے جس کو لے کر تاجر مقرر لینے والے کے پاس سے گزرتا ہے، لہذا وہ بھی سائند جانوروں کی طرح ہو گیا، اور اس پر صحیحہ کا تمام ہے (۱)۔

یہ حکم (امر کو اموال ظاہرہ کی زکاۃ دینا) اس وقت ہے جب امر زکاۃ وصول کرنے اور اس کو صرف کرنے میں عادل ہوں، اگرچہ غیر امور میں وہ عادل نہ ہوں، مالک یہ کا یہی مذہب ہے، لہذا اگر عادل امام زکاۃ کا مطالبہ کرے "زکاۃ" ہے "الاعوی کرے کہ میں تو رباۃ" ہے چنانچہ تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی (۲)، "حنفیہ کی کتابوں میں یہ ہے کہ جو بادشاہ زکاۃ کو اس کی صحیح جیبوں پر شرف نہ کرتے ہوں، "امر زکاۃ وصول کریں تو بھی رکوع، مسجدگان کی زکاۃ" ہو جائے گی، اس سے کہ ان کو رکوع کی مصویاتی کا حق حاصل ہے، رکوع دوم بار دلازم

(۱) المدخل ۴۳ و ۳۷ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع مکتبہ المطبوعات، اشرح المکیر ۱۶۳ طبع دار الفکر، الاحکام السلطانیہ ۱۱۳۔

(۲) اشرح المکیر ۱۶۳۔

نہیں، "بعض متاخرین یہ کہتے ہیں کہ شرعاً تو ساتھ ہو جائے گا لیکن زکاۃ و امر سے ساتھ نہ ہوگی، "اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر امام عادل نہ ہو تو زکاۃ بندہ کو چاہیے کہ وہ خود اپنی زکاۃ" کرے۔

شافعیہ کے مسلک میں سراسر مست ہے کہ اگر امام عادل ہو تو وہ تو اس میں ایک یہ کہ وہ واجب ہونے پر محمول ہے، اور زکاۃ اسدگان کو خود زکاۃ نکالنے کا حق نہیں ہے، اور "امر" (تہ) کتاب میں تو زکاۃ" نہیں ہوگی (۳)۔

اموال ظاہرہ میں متبادل کا مسلک جمہور کے موافق ہے، رہا اموال باطلہ کا مسئلہ تو جو عقل نے صراحت کی ہے کہ صدقات کے ذمہ دار کو ان کی زکاۃ وصول کرنے کا حق نہیں ہے، اور مال والے زکاۃ نکالنے کے ریا و حقہ دار ہیں، "لا یہ کہ مال کا مالک خود ہی خوشی کے ساتھ اپنی رباۃ تمام کرے، اور مذہب (مختار) یہ ہے کہ امام کو اموال باطلہ کی زکاۃ کے مطالبہ کا بھی حق حاصل ہے (۴)۔

جب امام کے نزدیک ثابت ہو جائے کہ مالکان اپنے مالوں کی رباۃ" نہیں کر رہے ہیں تو زکاۃ کی "ننگی پر نہیں مجبور کرے گا خود قتل بھی کرے، جیسے حضرت ابو بکرؓ نے زکاۃ" ہے سے انکار کرنے والوں کے ساتھ کیا تھا، "اور یہ اس صورت میں ہے جب امام رباۃ کو اس کے "صرف میں صرف کرتا ہو، ورنہ ان سے قتل کا حق نہیں (۵)۔

ب۔ شمارہ "رند زکی و مصویاتی:

۱۴۔ کنارات "رند زکی و مصویاتی کا حق امام کو نہیں ہے، بلکہ جس پر

(۱) المدخل ۴۳ و ۳۷۔

(۲) الاحکام السلطانیہ ۱۱۳ طبع الفکر۔

(۳) الاحکام السلطانیہ ۱۱۳ طبع الفکر، ۱۱۳۔

(۴) کتاب الفتن ۲۵۷ طبع المریض۔



و جب ہو وہ خود لا کرے (۱)۔ حنبلہ کے نزدیک صحیح حدیث کے موافق امام کو مذکور کردہ مطالبہ کرنا جائز ہے، اور کفارہ کے مسئلہ میں شافعیہ کا مسلک بھی یہی ہے (۲)۔

حقوق معبود کی وصوئیہ:

ول: قصاص لینا:

۱۳- قصاص لینے کے لئے امام کی اجازت ضروری ہے، اور امام کی اجازت کے بغیر صاحب حق نے قصاص لے لیا تو قصاص درست ہوگا البتہ امام کے مقابلہ میں جسارت کی وجہ سے اس کو تعزیر کی جائے گی۔

جان کے علاوہ کے قصاص لینے کا حق صرف امام کو ہے، یا کو اس کی اجازت نہیں، اس لئے کہ اس سے اس کا طمیتا نہیں ہے کہ وہ قصاص لینے میں حد سے تجاوز کریں گے یا بے جا تکلیف دیں گے۔

البتہ اگر جان کا قصاص ہو تو جمہور کے مسلک کے موافق اس کا اختیار ولی عی کو ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ مِلْكًا" (۳) اور جو کوئی ناحق قتل کیا جائے گا سو ہم نے اس کے وارث کو اختیار دے دیا ہے (۴)۔ اور اس حدیث کی وجہ سے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کو مقتول کے بھائی کے ہاتھ میں دے کر اس سے فرمایا: "دوسک صاحبک" (پنے فریق کو لے جاؤ)، مسم ثیف (۵) نیز ولی کو

(۱) صحیحہ شریعہ کے مامور کی رو سے امام پر واجب ہے کہ وہ واجب کی اور تنگی نہ کرے وے پر دینے بجز کرے لہذا جس پر کفارہ عائد ہو واجب ہے اور وہ اس کی اور تنگی نہ کرے تو امام پر لازم ہے کہ وہ اسے اور تنگی پر مجبور کرے۔

(۲) الاصاب ۱۹۲۳ء، اقلیوی ۱۸۹۳ء۔

(۳) سورۃ اسراء ۳۳

(۴) صحیح مسلم ۳۰۸/۲ طبع استنبول (الکتب الحدیث)۔

حق ہے کہ وہ اس مسئلہ میں کسی کو وکیل بنادے، اور اگر ولی عی یک سے زائد ہوں تو اپنے ہی میں سے کسی ایک کو وکیل بنادیں، اور شافعیہ کے یہاں اصل یہ ہے کہ یہ حق امام یا اس کے نائب ہی کو حاصل ہے، البتہ اگر مستحق از خود تناسل لینے کا مقصد ہے اور امام اس کو اس کا اہل بھی سمجھتا ہو تو اس کو اس کی اجازت دے سکتا ہے، ورنہ نہیں۔

ان مسائل کی پوری تفصیل اصطلاح (قصاص) میں ہے۔

حنبلہ کے یہاں صراحت ہے کہ امام یا اس کے نائب کا موجود ہونا واجب ہے، تاکہ حد سے تجاوز نہ ہو یہی تکلیف دینے کا مدیشتہ نہ رہے، اور جس قاضی نے تناسل کا فیصلہ یا ہو شافعیہ کے نزدیک اس کا موبو ہو مستنوں ہے، اور خلیفہ نے صراحت کی ہے کہ صاحب حق کا موبو ہو، واجب ہے، جس نے ہے کہ وہ معاف نہ رہے (۱)۔

الف- جان کے قصاص لینے کا طریقہ:

۱۴- خلیفہ کا قول، اور حنبلہ کی بھی یہ روایت ہے کہ تناسل تلوار سے لیا جائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "لا قود إلا بالسيف" (۲) (قصاص صرف تلوار سے لیا جاتا ہے)۔

(۱) البدیع ۲۳۲/۲، البحر الرائق ۳۳۹/۸، الدر منق ۲۵۹/۳، الاصاب ۵۵۰/۱، الحاوی ۵۵۳/۵، المیزان ۲۲۱/۹، کنز الدقائق ۲۸۷-۲۸۸۔

(۲) حدیث ۳۳ لا قود إلا بالسيف کی روایت ابن ماجہ نے ابوبکرہ اور نعیم بن بشیر سے مروی ہے۔ ابوبکرہ کی حدیث کا حال یہ ہے کہ ابوبکرہ کہتے ہیں یہ حدیث سکر ہے، اور بیہوشی سے ہارک بن نضرہ کی وجہ سے اس کو معلوم فرمایا ہے۔ دین عثمان بن بشیر کی حدیث تو اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ حدیث، ابن عمر اور ابن الجعدی کہتے ہیں کہ اس کے تمام طریق ضعیف ہیں، اس حجرے تحقیق میں کہا ہے کہ اس کو ابن ماجہ، ابن طہان، طبرانی، در کتب اور بیہوشی نے روایت کیا ہے اور ابن کے الفاظ مختلف ہیں، اور اس کی سند ضعیف ہے بیہوشی کے کہا کہ اس باب کی تمام حدیثیں ضعیف ہیں (سنن ابن ماجہ تحقیق محمد نوید عبدالمطلب ۸۹/۲ طبع عینی المکتب ۱۳۷۳ھ فیض القدیر ۲۳۶/۱ طبع کردہ المکتبۃ التجاریہ ۱۳۵۷ھ تحقیق المیزان ۹/۲ طبع شرکت



اس صورت میں ہے جب قتل بینہ یا قرار کے ذریعہ ثابت ہو ہوں، اور  
اگر قتل قسامت کے ذریعہ ثابت ہو تو تلو ر سے قتل یا جانے گا الا یہ  
کہ ذریعہ حرم سے قتل ہو (۱)۔

### ب۔ قصاص لینے میں تاخیر:

۱۵۔ اگر مقتول کے ولی ایک یا ایک سے زائد ہوں، سب کا قتل و بلیغ  
اور موجود ہوں، اور وہ قصاص کا مطالبہ کریں تو ان کا مطالبہ پورا کیا  
جائے گا، اور اگر ولی قسامت یک یا بلیغ یا جنوں ہو، تو ثانیہ و ثانیہ  
کا مسلک ذریعہ کا ایک قول یہ ہے کہ اس کے بلیغ ہونے یا جنوں  
سے اتفاق کا انتظار کیا جائے گا، جو سنا ہے کہ وہ اس وقت معذرت  
دے، اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ انتظار نہ کیا جائے گا بلکہ قصاص  
لینے کا حق صغیر کے ولی اور محنون کے گھراں کو ہے۔

حنبلہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ اس صورت میں قاضی ہی قصاص  
لے گا۔

حنبلہ کا ایک تیسرا قول یہ ہے کہ اگر ولی باپ یا دوسرا بلیغ کی  
طرف سے قسامت لے گا، لیکن بھی کو اس کی جازت نہیں۔

اگر مقتول کے باپ یا دوسرا ہوں، اور ان میں کچھ بلیغ ہوں، اور  
کچھ بلیغ، تو ثانیہ و ثانیہ کا مسلک اور امام احمد کی ایک  
روایت یہ ہے کہ بلیغ کے بلیغ ہونے کا اتنا ریب جائے گا۔

مالکیہ و امام ابو حنیفہ کا مسلک ذریعہ امام احمد کی دوسری روایت یہ ہے  
کہ بلیغ یا قسامت نہیں لے گا (۲)۔

اگر باپ یا دوسرا میں سے بعض موجود نہ ہوں تو امام ابو حنیفہ، امام شافعی،

(۱) المشرح الكبير و معينه الحديث ۳۳۵/۳ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ  
۳۹۰/۳ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ

(۲) البدیع ۳۳۳/۲ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ ۳۹۰/۳ طبع المکتبۃ  
۳۹۳/۳ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ ۳۹۰/۳ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ

حدیث میں لفظ قود ہے جس کے معنی قسامت کے ہیں، لہذا اس  
سے تلو ر کے علاوہ کسی چیز کے ذریعہ قسامت لے جانے کی نفی ہو جاتی  
ہے (۱)۔

اگر ولی تلو ر کے علاوہ کسی چیز سے قتل کرنا چاہے تو حدیث مذکور کی  
وجہ سے اس کو اس کی جازت نہیں، اگر اس نے ایسا کر لیا تو تعزیر کی  
جائے گی لیکن اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ قتل سنا اس  
کا حق ہے اس نے کسی بھی طریقہ سے قتل کیا تو اپنا حق وصول کر لیا۔  
البتہ غیر مشروع طریقہ سے قصاص لینے کی بنا پر وہ تلو ر ہوگا۔ اس لئے  
کہ اس نے شریعت کی حد سے تجاوز کیا (۲)۔

مالکیہ و ثانیہ کا مسلک ذریعہ کا ایک روایت یہ ہے کہ قاتل کو  
کسی طرح قتل کیا جائے گا جس طرح اس نے قتل کیا ہے، اس کی دلیل  
اس یہودی کا واقعہ ہے جس نے ایک مسلمان عورت کا سر دو چھروں  
کے درمیان کچل ڈالا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا: "لی یروض  
رأسه کل ملک" (۳) (اسی طرح اس کا سر بھی کچل ڈالا جائے)۔ یہ

= المطبوعۃ المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ الدرر فی تخریج الحدیث المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ طبع  
مکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ

(۱) المغنی ۳۹۳/۳ اور اس کے بعد کے صفحات طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ طبع  
۳۹۵/۳

(۲) البدیع ۳۳۵/۳ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ

(۳) جس یہودی نے مسلمان عورت کا سر کچل دیا تھا اس کے اعدا کی روایت بخاری  
سے حضرت انس سے ابن القلاء میں کی ہے "أن یهودیا دحش رأس  
جارية من صحابی، قبل، من فعل هلنا بکھ اللان؟ اللان؟ حتی  
سمی اليهودي فأومات برأسها، فأخذ اليهودي لأصرف، فکفر  
به نبي ﷺ فوحش رأسه من صحابی" (ایک یہودی نے دو چھروں  
کے درمیان ایک عورت کا سر کچل دیا، کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا،  
وہ نے کہا میں نے یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس عورت نے  
میرے سر سے اتار دیا، یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، اس پر  
رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو اس کا سر بھی دو چھروں کے درمیان کچل دیا  
گیا (درر الحدیث ۳۹۵/۳ طبع المکتبۃ الشریعہ کربلا ۱۴۱۲ھ)



ورام احمد کے نزدیک س کا تظار واجب ہے، اور مالکیہ کے یہاں تفصیل ہے، وہ کہتے ہیں کہ قریبی عیوبت میں انتظار کیا جائے گا عیوبت عیدہ میں نہیں، اسی طرح جس کا جنون دائمی نہ ہو اس کے فاتح کا تظار کیا جائے گا۔

ج- جان کے علاوہ میں قصاص لینے کا وقت:

۱۶- حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کا مسلک یہ ہے کہ جان کے علاوہ کا قصاص زخمی کے صحت یاب ہونے سے پہلے نہ یا جائے گا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے: "لا يستفاد من الجرح حتى يبرأ" (۱) (زخم کا قصاص ٹھیک ہونے سے پہلے نہ یا جائے گا)۔  
شافعیہ کہتے ہیں کہ بھرم سے فوری طور پر قصاص یا جائے گا (۲)۔  
اس کی تفصیل، اصطلاح (قصاص) میں ہے۔

(۱) حدیث: "لا يستفاد من الجرح حتى يبرأ" کی روایت طحاوی نے محمد کے طریق سے حضرت جابر سے مروی ہے۔ صاحب التبیح نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور احمد وغیرہ نے محمد کی توثیق کی ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: "ابو داؤد سے اس حدیث کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ مرسل منقول ہے۔"

احمد و حنفیہ اسی معنی میں اس کی روایت کی ہے، جس کی سند عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن ابیہ بن جندبہ سے حافظ نے بطور اہرام کی شرح سنبل الاسلام میں کہا ہے کہ اس میں مرسل ہونے کی قطعاً نکتی تھی ہے۔ عمرو بن شعیب کے سامع اور ابن کے سند کے اتصال میں اختلاف مشہور ہے۔ محمد فرما کہ متراض کا دفعہ اس سے ملتا ہے کہ شعیب کا اپنے دوا سے لقائے ثابت ہے۔ اور اسی مضمون کی دیگر احادیث ہیں جن سے اس کو قوت ملتی ہے (مسند ابن صہیل ۴۷۷، طبع المکتب الاسلامی ۳۹۸، سنن دارقطنی ۸۸، طبع دارالاسان، نصب الراية ۳۷۸، طبع المکتب الاسلامی ۳۹۳، سنن ابی داؤد ۴۳۷، مسند احمد ۲۳۸، ۲۳۹، طبع مصنفی لکھنؤ ۳۷۹)۔

۲- المدخل ۷/۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶



نہیں، اس لئے کہ وہ اس شخص کے ذریعہ اپنا حق وصول کرنے پر تیار ہے جو اس کے قائم مقام ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسے قرض خواہ اس پر تیار ہو کہ قرض خواہ کے وکیل سے بے قرض کو حاصل کر لے۔

اور اگر حاکم یا سلطان کے ذریعہ وصول کرنے پر تیار نہ ہو اس لئے کہ قرض و قرض کا نگار رہا ہے اور اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے، اور اس وجہ سے کہ وہ اس کے ساتھ دست میں نہیں جا رہا ہے، اور یہ اس کو روکتی ہے کہ اس پر تیار نہیں ہے یا اس طرح کی کوئی اور صورت ہو تو مشہور مذہب یہ ہے کہ اپنے حق کے بعد بھی اس کے سے عجاہ برائیں یہی امام مالک کی ایک روایت ہے۔

بن قتیل نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب محدثین نے مذہب کی رو سے لے لینے کے جواز کی ایک صورت ذکر کی ہے جو حضرت سعد کی حدیث سے ماخوذ ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حملي ما يكميك وولدك بالمعروف“ (۱) (جو تیرے

درتیرے بچے کے لئے کافی ہو معروف طریقہ پر اتالے لے)۔ ابو الخطاب نے کہا کہ ہمارے لئے لینے کا جواز بخدا ہے، اگر دینی جس پر قرض خواہ کو قدرت ہے اس کے حق کی قسم سے بدو حق کے قدر لے لے، اور اگر دھری جس سے بدو اس کی قیمت اٹکائے جس تحری و جتہ سے کام لے، یہ بات وہ ہے حضرت سعد کی حدیث سے اور امام احمد کے قول سے جو مرتن کے سلسلہ میں ہے کہ دو رہن کے جانور پر اپنے خرچ کے برابر سواری کر سکتا ہے اور اس کے دو دو کو استعمال کر سکتا ہے، اور عورت اپنا خرچہ لے لے، اسی طرح سامان فروخت کرے، الامفلس کے مال سے اس کی رضا کے بغیر اپنا سامان

(۱) حضرت سعد کی حدیث کی روایت امام بخاری نے کی ہے اور الفاظ میں ع کے ہیں، اور امام مسلم نے اس کی روایت حضرت مالک سے کی ہے (فتح الباری ۱۰۷۷ طبع انتقادی، مجمع مسلم تحقیق محمد قزوینی، المباحی ۱۳۳۸ طبع عینی، المجلد ۵۳۷ ک

لے لے۔

جنہوں نے لے لینے کو جابر قرار دیا ہے وہ حضرت سعد کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ جو شخص عینہ اپنے حق کو وصول کرنے پر تیار نہ ہو اس کے لئے اپنے حق کے بقدر عجاہ رہا ہے، چاہے حق کی جنس سے ہو یا غیر جنس سے بشرط یہ ہے کہ جنگر ملک کا مدیثہ نہ ہو۔

اور اس کے پاس ثبوت ہو، اور وہ اپنے حق کو حاصل کرنے کی حالت رخصتا ہو تو ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ اپنے حق کی جنس سے اس کے مال کو لے لیا اس کے لئے درست ہے، اور ضرورت کی بنا پر غیر جس سے لینے کی بھی اجازت ہے، ثانیہ کا دوسرا قول عدم اجازت کا ہے، اس لئے کہ وہ اس کا مالک نہیں بن سکتا، اور ایسی صورت میں باہمی رضامندی ضروری ہے۔

۱۸- یہ برآں صحیح مذہب کے موافق ثانیہ اس میں منفرد ہیں کہ صاحب حق کو خود ہی اپنا حق حاصل کر لینے کی اجازت ہے، خود یہ آئی پرہ جو تیار کرنے کے باوجود، تنگی نہ کرے، یہ اپنے شخص کے مدد ہو جو نگر ہو بین صاحب حق کے پاس اس پر ثبوت موجود ہو، چونکہ دارالتخاء میں مقدمہ لے جانے میں خرچ اور مشقت بھی ہے اور انصاف وقت بھی۔ ان کا دوسرا قول یہ ہے کہ قاضی کے یہاں مقدمہ لے جانا واجب ہے، تاکہ قریبین کی موجودی میں اپنے حق کو حاصل کرنا ممکن ہو جائے (۱)۔

امام مالک کے مذہب کی دوسری روایت یہ ہے کہ اگر اس کے

(۱) ابن ابی شیبہ ۲۸۸، اہلبی ۳۳۵، کتب کی رائے یہ ہے کہ یہ قول کہ صاحب حق کو بغیر رضا اور بغیر حکم کے اپنے حق کے لئے لینا درست ہے یہاں وقت ہے جبکہ قضا کا مدیثہ ہو نہ جابر نہیں، اس لئے کہ قضا کا باب شریعت کے ثابت شدہ قاصد میں سے ہے۔







سے اس کا لینا جائز نہیں، اور رشوم کے ذمہ نقد کے مادہ بیوی کا کوئی قرض ہو تو بغیر رضا مندی کے اس کو لینا جائز نہیں ہے (۱)۔ اس کی پوری تفصیل اصطلاح (نقد) میں ہے۔

ب۔ مرتہن کا شئی مرہون سے رہن کی قیمت وصول کرنا:

۱۹۔ رہن میں مرتہن کا حق یہ ہے کہ رہن کے قرض «آ» نے تک اس پر قبضہ ہوتی رکھے، اگر مدت پوری ہوئے پر وہ «انگلی نہ کرے»۔ شئی مرہون کی فراہمگی کے لئے بھی تیار نہ ہو تو اس کے لئے راستہ یہ ہے کہ قاضی کے یہاں معاملہ لے جائے، اور وہ اسے فراموش کر کے اس سے اس کا حق دلوائے گا۔

یہی حکم رہن کے غائب ہونے کی صورت میں ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے۔

اگر مدت پوری ہونے پر رہن مرتہن کو شئی مرہون کے فراموش کرے گا وکیل بنا کر دے دیا بھی جائز ہے، امام مالک اس کو مکرم قرض دیتے ہیں، الا یہ کہ معاملہ قاضی کے یہاں پیش کیا جائے۔

جمہور کے نزدیک رہن کا تعلق اس حق کے مجموعہ سے ہے جس کی وجہ سے رہن رکھا گیا، اور اس کے بعض سے بھی ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر رہن نے کچھ قرض ادا کر دیا اور کچھ باقی رہ گیا تو بھی پورا مال مرہون مرتہن ہی کے قبضہ میں رہے گا تا آنکہ وہ اپنا پورا حق وصول کر لے۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں کہ مرتہن کے پاس صرف اتنا مال مرہون رہے گا جتنا اس کا حق باقی رہ گیا ہو۔

جمہور کی دلیل یہ ہے کہ وہ ایک حق کی بنا پر مجبوس ہے، تو اس کے ہر جز کی وجہ سے مجبوس رہنا ضروری ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ ترک کو

(۱) مابعد مرجع۔

دینا، سے اس وقت تک مجبوس رکھا جاتا ہے جب تک کہ قرض کو ادا نہ کریں جو میت پر واجب ہوتا ہے۔

دوسرے فریق کی دلیل یہ ہے کہ وہ پورا مال پورے حق کے بدلہ مجبوس ہے، لہذا اس کے بعض اجزاء کے بدلہ صرف بعض اجزاء ہی کا مجبوس رہنا ضروری ہوا، اور اس کی اصل کنالت ہے (۱)۔

مرتہن جب تک اپنا پورا حق وصول نہ کرے، وہ اپنے قرض خواہوں کے مقابلہ رہن کی قیمت کا زیادہ مستحق ہے، رہن خواہ بقیہ حیات ہو یا اس کا انتقال ہو چکا ہو، رہن کا مال اس کے قرضوں سے کم رہ جائے، قرض خواہ اپنے قرضوں کا مطالبہ کریں، یہاں یہ الیہ ہونے کی وجہ سے رہن، «اس کے مال کو قرض خواہوں کے ارمیوں تقسیم کر دیا ہو، تو دوسرے قرض خواہوں کے مقابلہ رہن کی قیمت مرتہن کے لئے مخصوص ہوگی، اس لئے کہ اس کا حق عین رہن اور ذمہ رہن دونوں سے متعلق ہے، اور باقی قرض خواہوں کا حق صرف ذمہ رہن سے متعلق ہے، جین رہن سے متعلق ہیں، تو مرتہن کا حق ریہا دہی ہے، اور یہ رہن کا اہم قاعدہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ قرض خواہوں کے تعدد کی صورت میں اس کا حق مقدم ہوتا ہے، اس سلسلہ میں مذہب میں اختلاف نہیں، چنانچہ رہن کو فراموش کر دیا جائے گا، پھر اگر اس کی قیمت دین کے برابر نہ ہو تو اسے مرتہن لے لے گا، اور اس کے قرض سے راند ہو تو باقی اسے قرض خواہوں کو دے دی جائے گی، اور اگر اس کے قرض سے کم ہو تو وہ اس کی قیمت لے لے گا، اور باقی قرض کے عوض، اسے قرض خواہوں کے ساتھ شریک رہے گا (۲)۔

تفصیل کے لئے «باب رہن» ناظر ہو۔

(۱) جواہر المجہد ۲۹۸/۱ طبع مکتبہ الکلیات، شرح الخطیب علی بن شجاع ۳۵۳/۱ طبع مجلس، الدر المختار ۲۲۲/۵۲۲ طبع ۱۳۵۲ھ

(۲) انہی ۲۵۲/۳ طبع ۱۳۵۲ھ، حاشیہ ابن عابدین ۲۳۹/۵ طبع الامامیہ۔



اس صورت میں ہے جب کہ ثمن کی ادائیگی کے لئے کوئی مدت متعین نہ ہو (۱)۔

۲۰- اجارہ میں حق کی وصولیابی:  
(۱) منفعت وصول کرنا:

۲۱- معقول مایہ کے اعتبار سے ہر عقد میں منفعت مختلف ہوتی ہے۔ اور اس کی وصولیابی اس طرح ہوتی ہے کہ اگر یہ پائے والا کر یہ پائے والے کو معاملہ کی چیز پر قدرت دے دے۔ اور اگر خاص (واقعی) لازم (میں استیفاء اس وقت ہوتا ہے جب کہ اجیر اپنے آپ کو سپرد کر دے اور اس میں کام کی اہلیت بھی پائی جاتی ہو، اور عیوں مثلاً کپڑے کی سلائی وغیرہ میں کسی کام پر اجارہ کا استیفاء وہ بھی تفاق کے مطابق عین کو تیار کر کے سپرد کرے یہ سے ہوتا ہے۔

(۲) اجرت وصول کرنا:

۲۲- اجرت کی وصولیابی چند طریقوں سے ہوتی ہے:  
بجائے کسی شرط کے نقدی ادائیگے سے، یا بواسطہ منفعت حاصل کر لے یا منفعت حاصل کرنے پر قادر ہو جائے، یا ادائیگی کی پیشگی ادائیگی کی شرط لگائی جائے، یا مالک کی صراحت کے موافق پیشگی اجرت کی ادائیگی کا رواج ہو (۲)۔

اس مسئلہ میں اختلاف و تفصیل ہے جس کے لئے اصطلاح (اجارہ) کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۱) الاصاب ۴۵۸، شرح المیر علی مجمع ۳۳۳، مجمع روم ۱۵۱، حاشیہ من مایہ ۳۳۳، مفتی محمد کبیر ۳۳۳، الدرر ۳۳۳، ۳۳۳۔  
(۲) حاشیہ من مایہ ۱۶۵، البدائع ۵۵۵، طبع المجلد ۱، حاشیہ من مایہ ۱۶۵، شرح المیر علی مجمع ۳۳۳، طبع دار الفکر، مصر ۱۳۰۵ھ، طبع مکتبہ القاموس۔

ج- قیمت وصول کرنے کے لئے معین کو روکنا:

۲۰- مالک و خفیہ کے نزدیک منسوس ہے، اگر یہی حائل کا قول ہے جس کو بن قدس اللہ نے اختیار کیا ہے کہ اگر ثمن بجائے عین کے دین ہو تو بائع کا حق ہے کہ قیمت وصول ہونے تک مشتری کو قبیضہ نہ کرے، و مشتری کو مجبور کرے کہ وہ معین کی وصولیابی سے قبل ثمن دے، جیسے مرتبہ کا حکم ہے۔ فقہاء کی اس جماعت کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ قیمت متعین نہیں ہے اس لئے اس کے تعین کے لئے ادوایا کا دینا واجب ہے۔ ثامیہ و حائل کی رائے یہ ہے کہ اگر بائع یہ کہے کہ میں قیمت وصول ہونے سے قبل معین پر نہیں کروں گا، و مشتری کہے کہ میں معین پر قبضہ سے قبل قیمت دے، نہیں کروں گا، اور اگر ثمن کوئی معین ثمن یا سامان ہو تو بائع کے درمیان ایک عامل آدمی کو متعین کیا جائے جو ان دونوں سے وصول کرے گا اور ۱۰۰ دنوں کو پہنچ کر دے گا۔ اس سلسلہ میں ان فقہاء کا استدلال یہ ہے کہ بائع کا حق عین ثمن سے متعلق ہے جس طرح مشتری کا حق عین معین سے متعلق ہے اس لئے دونوں برابر ہو گئے، اور ہر ایک کا دوسرے پر حق ہے جس کو وصول کرے گا وہ مستحق ہے، تو ان دونوں کو مجبور کیا جائے گا کہ ہر ایک دوسرے کو اس کا حق ادا کر دے، اور یہ قول ثوری کا ہے۔

ہام احمد کا ایک قول "اگر یہی ہام ثانی کا قول ہے کہ "اگر بائع کا یہ کہنا واجب ہے، اس پر بائع کو مجبور کیا جائے گا، یہ تکلیف کے استحکام و اس کے فکس ہونے کا تعلق معین کے پانچوں سے ہے، اس سے اس کو مقدم کرنا اولیٰ ہے، و اگر قیمت دین ہو تو بائع کو معین کے پہنچنے سے پہلے پر مجبور کیا جائے گا، اس کے بعد مشتری کو قیمت کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا، اس سے مشتری کا حق عین معین سے متعلق ہے، و بائع کا حق مشتری کے ذمہ سے متعلق ہے، اور جو عین سے متعلق ہو اس کے قوی ہونے کی وجہ سے اس کو مقدم کرنا اولیٰ ہے، یہ سب



۲۳- عاریت پر لینے والے کا عاریت کے سامان کی منفعت کو حاصل کرنا:

۲۴- صاحب معنی عارہ میں منفعت کی بصوریاتی کے منہ نام کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی چیز مستعار لی تو اس کو حق ہے کہ وہ بذات خود وہ اپنے وکیل کے ذریعہ اس سے قائم حاصل کرے۔ کیونکہ اس کا وکیل اس کا نائب ہے، اور ان دونوں کا تعارف یکساں ہے۔ لیکن اس کو اگر یہ پڑے کہ حق نہیں ہے اس لئے کہ وہ منافع کا مالک نہیں، تو وہ ہی کو اس کا مالک بھی نہیں بناسکتا ہے۔ ہمیں اس میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ عاریت پر لینے والا عین کا مالک نہیں ہوتا، یہ بھی متعلق علیہ ہے کہ عاریت پر لینے والا عاریت کے سامان کو حسب امارت ہی استعمال کر سکتا ہے، ورنہ اس کا دوسرے کو عاریت پر دینا تو اس میں اختلاف و تفسیر ہے جس کا بیان صاحب (عارہ) میں ہے۔

بصورتی میں نیابت:

(۱) عارہ و قائم کرنے میں امام کا کسی کو خلیفہ مقرر کرنا:

۲۴- فقہاء و مذہب کا اس پر اتفاق ہے کہ عارہ و قائم کرنے میں امام کے لئے کسی کو خلیفہ مقرر کرنا جائز ہے، کیونکہ وہ بذات خود تمام عارہ کے اجراء پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اسلام کے عارہ و علاقہ میں اس کے عارہ و سہاب پائے جاتے ہیں جہاں اس کے سے جہاتیں نہیں۔ نیز اگر اس تمام کو امام کی قیام گاہ پر لایا جائے تو اس میں حرج و غشیم ہے، لہذا اگر خلیفہ مقرر کرنا جائز نہ ہو تو عارہ و چوری نہ ہوگی، اور یہ امر جائز نہیں، اسی لئے رسول اللہ ﷺ امراء کو مقرر حکام و اقامت عارہ و کے اختیارات پر مقرر کرتے تھے۔

اختلاف (خلیفہ مقرر کرنا) کی دو قسمیں ہیں: مخصص اور تولیت۔

مخصص یہ ہے کہ اقامت عارہ و کی صراحت کر دی جائے، اس صورت میں نائب کے لئے بلاشبہ عارہ و قائم کرنا جائز ہے۔

تولیت کی دو قسمیں ہیں: خاص و عام۔

تولیت عام یہ ہے کہ امام کسی شخص کو ولایت عامہ (عمومی ذمہ داری) پر مقرر کرے، مثلاً اسی صورت میں یا نہ شہر کا امیر بنائے تو اس امیر کو عارہ و قائم کرنے کا اختیار ہوگا خود اس کی سرپرست نہ کی گئی ہو، اس لئے کہ جب اس نے اسے اس جگہ کا امیر بنادیا تو مصالح و معصبات کو انجام دینے کی ذمہ داری اس کے پر آکر پڑی، اور اقامت عارہ و اس کی ذمہ داری ہے، لہذا اس کا اختیار ہوگا۔

تولیت خاص یہ ہے کہ امام کسی کو ولایت خاصہ (مخصوص ذمہ داری) پر مقرر کرے، جیسے راجہ، مصل سادات، وغیرہ تو اس شخص کو عارہ و قائم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ تولیت اقامت عارہ و کو شامل نہیں ہے، اور اگر کسی کو یہ اختیار مقرر کر دیا، تو اگر وہ کسی شہر کا امیر ہو اور اس نے اپنی فوج کے ذریعہ جہاد کیا، تو وہ اپنی چھاؤنی میں اقامت عارہ و کا اختیار رکھتا ہے، اس لئے کہ وہ اپنے شہر میں اقامت عارہ و کا مالک تھا، لہذا جب وہ اپنے تمام یا بعض اہل شہر کو لے کر نکلتے تو قبل ان کے بارے میں اس کو جو اختیارات حاصل تھے انھیں لے کر نکلتے بعد بھی رہیں گے، اور جس آدمی کو امیر شہر نے جہاد کے لئے روانہ کیا اور وہ نکلتے سے پہلے لوگوں پر عارہ و قائم کرنے کا مالک نہیں تھا تو نکلتے کے بعد اس کے سپرد یہ کام نہیں کیا گیا تو وہ عارہ و کے قائم کرنے کا مالک نہیں ہوگا (۲)۔

(۱) اس جیسے مسائل میں اختلاف نہیں ہوتا، اور تولیت کے مطلق ہونے کی صورت میں نائب کا اختیار صرف اس کی ولایت کے موافق ہوگا۔

(۲) البدائع ۵۸، طبع اول الجہاد، انہی ۳۷، طبع مکتبۃ القامیہ، الاحکام السلطانیہ لا مدی ۲۳۱، طبع انجلی، تہذیب ۲۹، طبع مجلس ۵۸، و۔



(۲) وصولی بی میں وکالت:

۲۵- دلیہ و شافعیہ کا مذہب اور حنابلہ کے نزدیک مانج یہ ہے کہ انسان کو نہ تصرفات کا اختیار ہے ان میں وکیل بنانے کا بھی اس کو اختیار ہے، مجملہ ان کے قصاص و حدود ہیں۔

حنفیہ کا کہنا ہے کہ جن حقوق کو انسان بذات خود حاصل کرنے کا اختیار رکھتا ہے اس میں وکیل بنانا بھی جائز ہے، البتہ حدود و تناسل کا تشویش ہے البتہ وکیل کے سے چیزیں ہوں گے استیلاء اس صورت میں جائز نہیں جبکہ موکل مجس استیلاء میں موجود نہ ہو، اس لئے کہ حدود و تناسل سے تم ہو جاتے ہیں (۱)۔

قصاص و حدود میں وکالت کے جواز پر ائمہ ثلاثہ نے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اغد یا انیس الی امرأۃ هذا، فان اعترفت لارجمها، فاعترفت لرجمت" (۲) (۱) اس میں اس شخص کی بیوی کے پاس جا، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دے، چنانچہ اس نے اعتراف کر دیا تو اس کو سنگسار کیا گیا، نیز اس سے کہ نہ مرے اس کا تقاضا کرتی ہے، چونکہ امام اس کو بدست خود نہ پا سکتا۔

حدود کے اثبات میں وکیل بنانا جائز ہے، اور بعض حنابلہ نے حنفیہ کے اس قول سے اتفاق کیا ہے کہ موکل کی عدم موجودگی میں قصاص و حدود کا جواز نہیں (۳)۔

(۱) کن حدیثیں ۸۳ ص ۳۸

(۲) حدیث "اغد یا انیس" کی روایت امام بخاری نے کی ہے اور الفاظ ان ہی کے ہیں اور مسلم نے ایک قصہ کے ضمن میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد لغنی سے مروی کیا ہے (فتح الباری ۱۲/۱۸۵، ۱۸۶ طبع مشرقیہ مطبعہ ممبئی ۱۳۲۳ھ، ۱۳۲۵ھ طبع عتیٰی لکھنؤ) ص ۳۷۵

(۳) جدیدہ مجتہد لائبریری رشید ۱۳۹۷ھ، البحر علی الطیب ۱۳۲۳ھ، النبی ۶۱/۵ اور اس کے بعد کے صفحات۔

## استیلاء

تعریف:

۱- لغت میں استیلاء کا معنی کسی چیز پر ہاتھ رکھنا، اس پر قبضہ پانا اور اس پر قابو رہنا ہے (۱)۔

اصطلاح فقہاء میں: کسی مقام پر قبضہ ثابت کرنے (۲)، یا کسی مقام پر مال یا فی المال اقتدار حاصل کر لینے (۳) یا قبضہ و غلبہ کے ہیں خود و حکمرانی ہو (۴)۔

جس مادی عمل کے ذریعہ استیلاء حاصل ہوتا ہے، وہ اشیاء و اشخاص کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، یعنی صورت استیلاء کا مد اور عرف پر ہے (۵)۔

مختلفہ الفاظ:

الف- حیا زہ:

۲- لغت میں امیازہ اور الحوز جمع کرنے اور لانے کو کہتے ہیں (۶)۔  
ث- عار ویر کے قول کے مطابق اس کے معنی کسی چیز پر قبضہ کرنے

(۱) المعیار، القاسم: ۱۵۵ (دلی)۔

(۲) البدیع ۱۳۱ طبع دوم ۱۳۹۳ھ۔

(۳) البحر الرائق ۵/۱۰۳۔

(۴) حاشیہ قطیبی ۲۶/۳ طبع عتیٰی لکھنؤ، حاشیہ لکھنؤ علی شرح المنہج ۳۶۹/۳ طبع دار احیاء التراث۔

(۵) حاشیہ لکھنؤ ۳۶۹/۳۔

(۶) المعیار، مادہ (حوز) مطابۃ المطابع ۶۰۶، تقریر علی التقریر ۱۳۰ ص ۱۳۔



### استیلاء، ۳-۸

۱۔ اس پر غلبہ حاصل رہنے کے ہیں (۱)۔

ج- احراز:

۶- احراز لغت میں کسی چیز کو حرز میں رہنے کو کہتے ہیں، وحرز اس مضبوط جگہ کو کہا جاتا ہے جس میں کسی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے۔

اور شرعاً مال کے ایسی جگہ محفوظ رہنے کو کہتے ہیں جہاں مالہ اس کی حفاظت کی جاتی ہو، مثلاً گھریا خیمہ یا پٹی و استراک۔  
احراز استیلاء میں عموم و خصوص کی نسبت ہے۔

انہی لئے استیلاء کی بعض صورتوں میں ملکیت ثابت ہونے کے لئے احراز کا ہونا شرط ہے، چنانچہ دارالاسلام میں مسلمانوں کے مال پر کفالتا ملکیت صرف استیلاء ہے، احراز میں ہے۔

۷- استیلاء کا شرعی حکم:

جس چیز پر استیلاء ہو اس کے اعتبار سے اور کیفیت استیلاء کے لحاظ سے اس کا حکم بدلتا رہتا ہے، کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو مال موصوم غیر کی ملکیت میں ہو اس پر استیلاء حرام ہے، لہذا یہ کہ استیلاء کسی مشروع طریقہ پر حاصل کیا جائے، اور ایسا مال جو موصوم نہ ہو اس پر استیلاء حرام ہے خود موصوم کی ملکیت ہی ہو، اسی طرح وہ مال جو مباح ہو بدلتا رہتا ہے، استیلاء ملکیت میں آ جاتا ہے، اس کا بیان فقہ حنفی میں آتا ہے۔

ملکیت میں استیلاء کا اثر:

۸- اگر ایسے مال مباح پر استیلاء ہو جو کسی کی ملکیت نہ ہو، تو وہ استیلاء ملکیت کا قاعدہ دیتا ہے اس تفصیل کے مطابق جس کا تذکرہ آ رہا ہے، یا پھر وہ مال موصوم نہ ہونے کی وجہ سے مال مباح کے حکم

فتح القدیر ۴/۲۰۳

(۱) القاسمی، لمصباح، ۵/۱ (حد)، طبع دار الفکر، ۱۴۰۳ھ، انجم المصباح، ۳/۱۶۱ طبع مکتبۃ المدین، حاشیہ الفہم علی تبیین الفتاویٰ، ۳/۲۰۰ طبع دار الفکر، حاشیہ ابن ماجہ، ۵/۲۸۲ طبع دار الفکر، ۲۰۰۳ھ۔

ب- غصب:

۳- غصب لغت میں کسی چیز کو ظلم و برہوق سے لے لینا ہے (۲)۔

اور شرعاً حق کسی کے حق پر غلبہ حاصل کرنے کو کہتے ہیں (۳)۔

لہذا غصب استیلاء سے خاص ہے، اس لئے کہ استیلاء حق کے ساتھ ہوتا ہے اور مباح بھی۔

ج- وضع یہ:

۴- فقہاء کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وضع یہ کسی چیز پر قبضہ کر کے اس پر غلبہ پانے کو کہتے ہیں۔

ابن عابدین کہتے ہیں کہ قبضہ، تصرف ان قوی ترین چیزوں میں سے ہے جن کے درجہ ملکیت پر استدلال یا حاکم ہے، لہذا اس وجہ سے یہ شہادت درست ہے کہ یہ نال کی ملکیت ہے، کسی کے قبضہ سے کوئی چیز کا انکار نام کے لئے جاری نہیں رہے گی، یہ حق کی بنا پر جو ثابت و معروف ہو (۴)، اس میں اختلاف تفصیل ہے۔

د- غنیمت:

۵- الا یعنی غنیمت حاصل کرے کو کہتے ہیں، غنیمت دو چیز کے قوں کے مطابق وہ ہے جو دشمنوں سے قہر و غلبہ کے وسیع حاصل ہو، اسی لئے انعام استیلاء کے مقابلہ میں خاص ہے (۵)۔

(۱) بشرح المفیر ۴/۱۹۳، الفواکد الدوائی ۲/۱۶۸۔

(۲) المصباح المفید، ۵/۱۶۸، المصباح، ۳/۱۶۱۔

(۳) شرح المصباح مع حاشیہ، ۳/۱۶۸، ۴/۱۶۸، ۵/۱۶۸، ۶/۱۶۸، ۷/۱۶۸، ۸/۱۶۸، ۹/۱۶۸، ۱۰/۱۶۸، ۱۱/۱۶۸، ۱۲/۱۶۸، ۱۳/۱۶۸، ۱۴/۱۶۸، ۱۵/۱۶۸، ۱۶/۱۶۸، ۱۷/۱۶۸، ۱۸/۱۶۸، ۱۹/۱۶۸، ۲۰/۱۶۸، ۲۱/۱۶۸، ۲۲/۱۶۸، ۲۳/۱۶۸، ۲۴/۱۶۸، ۲۵/۱۶۸، ۲۶/۱۶۸، ۲۷/۱۶۸، ۲۸/۱۶۸، ۲۹/۱۶۸، ۳۰/۱۶۸، ۳۱/۱۶۸، ۳۲/۱۶۸، ۳۳/۱۶۸، ۳۴/۱۶۸، ۳۵/۱۶۸، ۳۶/۱۶۸، ۳۷/۱۶۸، ۳۸/۱۶۸، ۳۹/۱۶۸، ۴۰/۱۶۸، ۴۱/۱۶۸، ۴۲/۱۶۸، ۴۳/۱۶۸، ۴۴/۱۶۸، ۴۵/۱۶۸، ۴۶/۱۶۸، ۴۷/۱۶۸، ۴۸/۱۶۸، ۴۹/۱۶۸، ۵۰/۱۶۸، ۵۱/۱۶۸، ۵۲/۱۶۸، ۵۳/۱۶۸، ۵۴/۱۶۸، ۵۵/۱۶۸، ۵۶/۱۶۸، ۵۷/۱۶۸، ۵۸/۱۶۸، ۵۹/۱۶۸، ۶۰/۱۶۸، ۶۱/۱۶۸، ۶۲/۱۶۸، ۶۳/۱۶۸، ۶۴/۱۶۸، ۶۵/۱۶۸، ۶۶/۱۶۸، ۶۷/۱۶۸، ۶۸/۱۶۸، ۶۹/۱۶۸، ۷۰/۱۶۸، ۷۱/۱۶۸، ۷۲/۱۶۸، ۷۳/۱۶۸، ۷۴/۱۶۸، ۷۵/۱۶۸، ۷۶/۱۶۸، ۷۷/۱۶۸، ۷۸/۱۶۸، ۷۹/۱۶۸، ۸۰/۱۶۸، ۸۱/۱۶۸، ۸۲/۱۶۸، ۸۳/۱۶۸، ۸۴/۱۶۸، ۸۵/۱۶۸، ۸۶/۱۶۸، ۸۷/۱۶۸، ۸۸/۱۶۸، ۸۹/۱۶۸، ۹۰/۱۶۸، ۹۱/۱۶۸، ۹۲/۱۶۸، ۹۳/۱۶۸، ۹۴/۱۶۸، ۹۵/۱۶۸، ۹۶/۱۶۸، ۹۷/۱۶۸، ۹۸/۱۶۸، ۹۹/۱۶۸، ۱۰۰/۱۶۸، ۱۰۱/۱۶۸، ۱۰۲/۱۶۸، ۱۰۳/۱۶۸، ۱۰۴/۱۶۸، ۱۰۵/۱۶۸، ۱۰۶/۱۶۸، ۱۰۷/۱۶۸، ۱۰۸/۱۶۸، ۱۰۹/۱۶۸، ۱۱۰/۱۶۸، ۱۱۱/۱۶۸، ۱۱۲/۱۶۸، ۱۱۳/۱۶۸، ۱۱۴/۱۶۸، ۱۱۵/۱۶۸، ۱۱۶/۱۶۸، ۱۱۷/۱۶۸، ۱۱۸/۱۶۸، ۱۱۹/۱۶۸، ۱۲۰/۱۶۸، ۱۲۱/۱۶۸، ۱۲۲/۱۶۸، ۱۲۳/۱۶۸، ۱۲۴/۱۶۸، ۱۲۵/۱۶۸، ۱۲۶/۱۶۸، ۱۲۷/۱۶۸، ۱۲۸/۱۶۸، ۱۲۹/۱۶۸، ۱۳۰/۱۶۸، ۱۳۱/۱۶۸، ۱۳۲/۱۶۸، ۱۳۳/۱۶۸، ۱۳۴/۱۶۸، ۱۳۵/۱۶۸، ۱۳۶/۱۶۸، ۱۳۷/۱۶۸، ۱۳۸/۱۶۸، ۱۳۹/۱۶۸، ۱۴۰/۱۶۸، ۱۴۱/۱۶۸، ۱۴۲/۱۶۸، ۱۴۳/۱۶۸، ۱۴۴/۱۶۸، ۱۴۵/۱۶۸، ۱۴۶/۱۶۸، ۱۴۷/۱۶۸، ۱۴۸/۱۶۸، ۱۴۹/۱۶۸، ۱۵۰/۱۶۸، ۱۵۱/۱۶۸، ۱۵۲/۱۶۸، ۱۵۳/۱۶۸، ۱۵۴/۱۶۸، ۱۵۵/۱۶۸، ۱۵۶/۱۶۸، ۱۵۷/۱۶۸، ۱۵۸/۱۶۸، ۱۵۹/۱۶۸، ۱۶۰/۱۶۸، ۱۶۱/۱۶۸، ۱۶۲/۱۶۸، ۱۶۳/۱۶۸، ۱۶۴/۱۶۸، ۱۶۵/۱۶۸، ۱۶۶/۱۶۸، ۱۶۷/۱۶۸، ۱۶۸/۱۶۸، ۱۶۹/۱۶۸، ۱۷۰/۱۶۸، ۱۷۱/۱۶۸، ۱۷۲/۱۶۸، ۱۷۳/۱۶۸، ۱۷۴/۱۶۸، ۱۷۵/۱۶۸، ۱۷۶/۱۶۸، ۱۷۷/۱۶۸، ۱۷۸/۱۶۸، ۱۷۹/۱۶۸، ۱۸۰/۱۶۸، ۱۸۱/۱۶۸، ۱۸۲/۱۶۸، ۱۸۳/۱۶۸، ۱۸۴/۱۶۸، ۱۸۵/۱۶۸، ۱۸۶/۱۶۸، ۱۸۷/۱۶۸، ۱۸۸/۱۶۸، ۱۸۹/۱۶۸، ۱۹۰/۱۶۸، ۱۹۱/۱۶۸، ۱۹۲/۱۶۸، ۱۹۳/۱۶۸، ۱۹۴/۱۶۸، ۱۹۵/۱۶۸، ۱۹۶/۱۶۸، ۱۹۷/۱۶۸، ۱۹۸/۱۶۸، ۱۹۹/۱۶۸، ۲۰۰/۱۶۸، ۲۰۱/۱۶۸، ۲۰۲/۱۶۸، ۲۰۳/۱۶۸، ۲۰۴/۱۶۸، ۲۰۵/۱۶۸، ۲۰۶/۱۶۸، ۲۰۷/۱۶۸، ۲۰۸/۱۶۸، ۲۰۹/۱۶۸، ۲۱۰/۱۶۸، ۲۱۱/۱۶۸، ۲۱۲/۱۶۸، ۲۱۳/۱۶۸، ۲۱۴/۱۶۸، ۲۱۵/۱۶۸، ۲۱۶/۱۶۸، ۲۱۷/۱۶۸، ۲۱۸/۱۶۸، ۲۱۹/۱۶۸، ۲۲۰/۱۶۸، ۲۲۱/۱۶۸، ۲۲۲/۱۶۸، ۲۲۳/۱۶۸، ۲۲۴/۱۶۸، ۲۲۵/۱۶۸، ۲۲۶/۱۶۸، ۲۲۷/۱۶۸، ۲۲۸/۱۶۸، ۲۲۹/۱۶۸، ۲۳۰/۱۶۸، ۲۳۱/۱۶۸، ۲۳۲/۱۶۸، ۲۳۳/۱۶۸، ۲۳۴/۱۶۸، ۲۳۵/۱۶۸، ۲۳۶/۱۶۸، ۲۳۷/۱۶۸، ۲۳۸/۱۶۸، ۲۳۹/۱۶۸، ۲۴۰/۱۶۸، ۲۴۱/۱۶۸، ۲۴۲/۱۶۸، ۲۴۳/۱۶۸، ۲۴۴/۱۶۸، ۲۴۵/۱۶۸، ۲۴۶/۱۶۸، ۲۴۷/۱۶۸، ۲۴۸/۱۶۸، ۲۴۹/۱۶۸، ۲۵۰/۱۶۸، ۲۵۱/۱۶۸، ۲۵۲/۱۶۸، ۲۵۳/۱۶۸، ۲۵۴/۱۶۸، ۲۵۵/۱۶۸، ۲۵۶/۱۶۸، ۲۵۷/۱۶۸، ۲۵۸/۱۶۸، ۲۵۹/۱۶۸، ۲۶۰/۱۶۸، ۲۶۱/۱۶۸، ۲۶۲/۱۶۸، ۲۶۳/۱۶۸، ۲۶۴/۱۶۸، ۲۶۵/۱۶۸، ۲۶۶/۱۶۸، ۲۶۷/۱۶۸، ۲۶۸/۱۶۸، ۲۶۹/۱۶۸، ۲۷۰/۱۶۸، ۲۷۱/۱۶۸، ۲۷۲/۱۶۸، ۲۷۳/۱۶۸، ۲۷۴/۱۶۸، ۲۷۵/۱۶۸، ۲۷۶/۱۶۸، ۲۷۷/۱۶۸، ۲۷۸/۱۶۸، ۲۷۹/۱۶۸، ۲۸۰/۱۶۸، ۲۸۱/۱۶۸، ۲۸۲/۱۶۸، ۲۸۳/۱۶۸، ۲۸۴/۱۶۸، ۲۸۵/۱۶۸، ۲۸۶/۱۶۸، ۲۸۷/۱۶۸، ۲۸۸/۱۶۸، ۲۸۹/۱۶۸، ۲۹۰/۱۶۸، ۲۹۱/۱۶۸، ۲۹۲/۱۶۸، ۲۹۳/۱۶۸، ۲۹۴/۱۶۸، ۲۹۵/۱۶۸، ۲۹۶/۱۶۸، ۲۹۷/۱۶۸، ۲۹۸/۱۶۸، ۲۹۹/۱۶۸، ۳۰۰/۱۶۸، ۳۰۱/۱۶۸، ۳۰۲/۱۶۸، ۳۰۳/۱۶۸، ۳۰۴/۱۶۸، ۳۰۵/۱۶۸، ۳۰۶/۱۶۸، ۳۰۷/۱۶۸، ۳۰۸/۱۶۸، ۳۰۹/۱۶۸، ۳۱۰/۱۶۸، ۳۱۱/۱۶۸، ۳۱۲/۱۶۸، ۳۱۳/۱۶۸، ۳۱۴/۱۶۸، ۳۱۵/۱۶۸، ۳۱۶/۱۶۸، ۳۱۷/۱۶۸، ۳۱۸/۱۶۸، ۳۱۹/۱۶۸، ۳۲۰/۱۶۸، ۳۲۱/۱۶۸، ۳۲۲/۱۶۸، ۳۲۳/۱۶۸، ۳۲۴/۱۶۸، ۳۲۵/۱۶۸، ۳۲۶/۱۶۸، ۳۲۷/۱۶۸، ۳۲۸/۱۶۸، ۳۲۹/۱۶۸، ۳۳۰/۱۶۸، ۳۳۱/۱۶۸، ۳۳۲/۱۶۸، ۳۳۳/۱۶۸، ۳۳۴/۱۶۸، ۳۳۵/۱۶۸، ۳۳۶/۱۶۸، ۳۳۷/۱۶۸، ۳۳۸/۱۶۸، ۳۳۹/۱۶۸، ۳۴۰/۱۶۸، ۳۴۱/۱۶۸، ۳۴۲/۱۶۸، ۳۴۳/۱۶۸، ۳۴۴/۱۶۸، ۳۴۵/۱۶۸، ۳۴۶/۱۶۸، ۳۴۷/۱۶۸، ۳۴۸/۱۶۸، ۳۴۹/۱۶۸، ۳۵۰/۱۶۸، ۳۵۱/۱۶۸، ۳۵۲/۱۶۸، ۳۵۳/۱۶۸، ۳۵۴/۱۶۸، ۳۵۵/۱۶۸، ۳۵۶/۱۶۸، ۳۵۷/۱۶۸، ۳۵۸/۱۶۸، ۳۵۹/۱۶۸، ۳۶۰/۱۶۸، ۳۶۱/۱۶۸، ۳۶۲/۱۶۸، ۳۶۳/۱۶۸، ۳۶۴/۱۶۸، ۳۶۵/۱۶۸، ۳۶۶/۱۶۸، ۳۶۷/۱۶۸، ۳۶۸/۱۶۸، ۳۶۹/۱۶۸، ۳۷۰/۱۶۸، ۳۷۱/۱۶۸، ۳۷۲/۱۶۸، ۳۷۳/۱۶۸، ۳۷۴/۱۶۸، ۳۷۵/۱۶۸، ۳۷۶/۱۶۸، ۳۷۷/۱۶۸، ۳۷۸/۱۶۸، ۳۷۹/۱۶۸، ۳۸۰/۱۶۸، ۳۸۱/۱۶۸، ۳۸۲/۱۶۸، ۳۸۳/۱۶۸، ۳۸۴/۱۶۸، ۳۸۵/۱۶۸، ۳۸۶/۱۶۸، ۳۸۷/۱۶۸، ۳۸۸/۱۶۸، ۳۸۹/۱۶۸، ۳۹۰/۱۶۸، ۳۹۱/۱۶۸، ۳۹۲/۱۶۸، ۳۹۳/۱۶۸، ۳۹۴/۱۶۸، ۳۹۵/۱۶۸، ۳۹۶/۱۶۸، ۳۹۷/۱۶۸، ۳۹۸/۱۶۸، ۳۹۹/۱۶۸، ۴۰۰/۱۶۸، ۴۰۱/۱۶۸، ۴۰۲/۱۶۸، ۴۰۳/۱۶۸، ۴۰۴/۱۶۸، ۴۰۵/۱۶۸، ۴۰۶/۱۶۸، ۴۰۷/۱۶۸، ۴۰۸/۱۶۸، ۴۰۹/۱۶۸، ۴۱۰/۱۶۸، ۴۱۱/۱۶۸، ۴۱۲/۱۶۸، ۴۱۳/۱۶۸، ۴۱۴/۱۶۸، ۴۱۵/۱۶۸، ۴۱۶/۱۶۸، ۴۱۷/۱۶۸، ۴۱۸/۱۶۸، ۴۱۹/۱۶۸، ۴۲۰/۱۶۸، ۴۲۱/۱۶۸، ۴۲۲/۱۶۸، ۴۲۳/۱۶۸، ۴۲۴/۱۶۸، ۴۲۵/۱۶۸، ۴۲۶/۱۶۸، ۴۲۷/۱۶۸، ۴۲۸/۱۶۸، ۴۲۹/۱۶۸، ۴۳۰/۱۶۸، ۴۳۱/۱۶۸، ۴۳۲/۱۶۸، ۴۳۳/۱۶۸، ۴۳۴/۱۶۸، ۴۳۵/۱۶۸، ۴۳۶/۱۶۸، ۴۳۷/۱۶۸، ۴۳۸/۱۶۸، ۴۳۹/۱۶۸، ۴۴۰/۱۶۸، ۴۴۱/۱۶۸، ۴۴۲/۱۶۸، ۴۴۳/۱۶۸، ۴۴۴/۱۶۸، ۴۴۵/۱۶۸، ۴۴۶/۱۶۸، ۴۴۷/۱۶۸، ۴۴۸/۱۶۸، ۴۴۹/۱۶۸، ۴۵۰/۱۶۸، ۴۵۱/۱۶۸، ۴۵۲/۱۶۸، ۴۵۳/۱۶۸، ۴۵۴/۱۶۸، ۴۵۵/۱۶۸، ۴۵۶/۱۶۸، ۴۵۷/۱۶۸، ۴۵۸/۱۶۸، ۴۵۹/۱۶۸، ۴۶۰/۱۶۸، ۴۶۱/۱۶۸، ۴۶۲/۱۶۸، ۴۶۳/۱۶۸، ۴۶۴/۱۶۸، ۴۶۵/۱۶۸، ۴۶۶/۱۶۸، ۴۶۷/۱۶۸، ۴۶۸/۱۶۸، ۴۶۹/۱۶۸، ۴۷۰/۱۶۸، ۴۷۱/۱۶۸، ۴۷۲/۱۶۸، ۴۷۳/۱۶۸، ۴۷۴/۱۶۸، ۴۷۵/۱۶۸، ۴۷۶/۱۶۸، ۴۷۷/۱۶۸، ۴۷۸/۱۶۸، ۴۷۹/۱۶۸، ۴۸۰/۱۶۸، ۴۸۱/۱۶۸، ۴۸۲/۱۶۸، ۴۸۳/۱۶۸، ۴۸۴/۱۶۸، ۴۸۵/۱۶۸، ۴۸۶/۱۶۸، ۴۸۷/۱۶۸، ۴۸۸/۱۶۸، ۴۸۹/۱۶۸، ۴۹۰/۱۶۸، ۴۹۱/۱۶۸، ۴۹۲/۱۶۸، ۴۹۳/۱۶۸، ۴۹۴/۱۶۸، ۴۹۵/۱۶۸، ۴۹۶/۱۶۸، ۴۹۷/۱۶۸، ۴۹۸/۱۶۸، ۴۹۹/۱۶۸، ۵۰۰/۱۶۸، ۵۰۱/۱۶۸، ۵۰۲/۱۶۸، ۵۰۳/۱۶۸، ۵۰۴/۱۶۸، ۵۰۵/۱۶۸، ۵۰۶/۱۶۸، ۵۰۷/۱۶۸، ۵۰۸/۱۶۸، ۵۰۹/۱۶۸، ۵۱۰/۱۶۸، ۵۱۱/۱۶۸، ۵۱۲/۱۶۸، ۵۱۳/۱۶۸، ۵۱۴/۱۶۸، ۵۱۵/۱۶۸، ۵۱۶/۱۶۸، ۵۱۷/۱۶۸، ۵۱۸/۱۶۸، ۵۱۹/۱۶۸، ۵۲۰/۱۶۸، ۵۲۱/۱۶۸، ۵۲۲/۱۶۸، ۵۲۳/۱۶۸، ۵۲۴/۱۶۸، ۵۲۵/۱۶۸، ۵۲۶/۱۶۸، ۵۲۷/۱۶۸، ۵۲۸/۱۶۸، ۵۲۹/۱۶۸، ۵۳۰/۱۶۸، ۵۳۱/۱۶۸، ۵۳۲/۱۶۸، ۵۳۳/۱۶۸، ۵۳۴/۱۶۸، ۵۳۵/۱۶۸، ۵۳۶/۱۶۸، ۵۳۷/۱۶۸، ۵۳۸/۱۶۸، ۵۳۹/۱۶۸، ۵۴۰/۱۶۸، ۵۴۱/۱۶۸، ۵۴۲/۱۶۸، ۵۴۳/۱۶۸، ۵۴۴/۱۶۸، ۵۴۵/۱۶۸، ۵۴۶/۱۶۸، ۵۴۷/۱۶۸، ۵۴۸/۱۶۸، ۵۴۹/۱۶۸، ۵۵۰/۱۶۸، ۵۵۱/۱۶۸، ۵۵۲/۱۶۸، ۵۵۳/۱۶۸، ۵۵۴/۱۶۸، ۵۵۵/۱۶۸، ۵۵۶/۱۶۸، ۵۵۷/۱۶۸، ۵۵۸/۱۶۸، ۵۵۹/۱۶۸، ۵۶۰/۱۶۸، ۵۶۱/۱۶۸، ۵۶۲/۱۶۸، ۵۶۳/۱۶۸، ۵۶۴/۱۶۸، ۵۶۵/۱۶۸، ۵۶۶/۱۶۸، ۵۶۷/۱۶۸، ۵۶۸/۱۶۸، ۵۶۹/۱۶۸، ۵۷۰/۱۶۸، ۵۷۱/۱۶۸، ۵۷۲/۱۶۸، ۵۷۳/۱۶۸، ۵۷۴/۱۶۸، ۵۷۵/۱۶۸، ۵۷۶/۱۶۸، ۵۷۷/۱۶۸، ۵۷۸/۱۶۸، ۵۷۹/۱۶۸، ۵۸۰/۱۶۸، ۵۸۱/۱۶۸، ۵۸۲/۱۶۸، ۵۸۳/۱۶۸، ۵۸۴/۱۶۸، ۵۸۵/۱۶۸، ۵۸۶/۱۶۸، ۵۸۷/۱۶۸، ۵۸۸/۱۶۸، ۵۸۹/۱۶۸، ۵۹۰/۱۶۸، ۵۹۱/۱۶۸، ۵۹۲/۱۶۸، ۵۹۳/۱۶۸، ۵۹۴/۱۶۸، ۵۹۵/۱۶۸، ۵۹۶/۱۶۸، ۵۹۷/۱۶۸، ۵۹۸/۱۶۸، ۵۹۹/۱۶۸، ۶۰۰/۱۶۸، ۶۰۱/۱۶۸، ۶۰۲/۱۶۸، ۶۰۳/۱۶۸، ۶۰۴/۱۶۸، ۶۰۵/۱۶۸، ۶۰۶/۱۶۸، ۶۰۷/۱۶۸، ۶۰۸/۱۶۸، ۶۰۹/۱۶۸، ۶۱۰/۱۶۸، ۶۱۱/۱۶۸، ۶۱۲/۱۶۸، ۶۱۳/۱۶۸، ۶۱۴/۱۶۸، ۶۱۵/۱۶۸، ۶۱۶/۱۶۸، ۶۱۷/۱۶۸، ۶۱۸/۱۶۸، ۶۱۹/۱۶۸، ۶۲۰/۱۶۸، ۶۲۱/۱۶۸، ۶۲۲/۱۶۸، ۶۲۳/۱۶۸، ۶۲۴/۱۶۸، ۶۲۵/۱۶۸، ۶۲۶/۱۶۸، ۶۲۷/۱۶۸، ۶۲۸/۱۶۸، ۶۲۹/۱۶۸، ۶۳۰/۱۶۸، ۶۳۱/۱۶۸، ۶۳۲/۱۶۸، ۶۳۳/۱۶۸، ۶۳۴/۱۶۸، ۶۳۵/۱۶۸، ۶۳۶/۱۶۸، ۶۳۷/۱۶۸، ۶۳۸/۱۶۸، ۶۳۹/۱۶۸، ۶۴۰/۱۶۸، ۶۴۱/۱۶۸، ۶۴۲/۱۶۸، ۶۴۳/۱۶۸، ۶۴۴/۱۶۸، ۶۴۵/۱۶۸، ۶۴۶/۱۶۸، ۶۴۷/۱۶۸، ۶۴۸/۱۶۸، ۶۴۹/۱۶۸، ۶۵۰/۱۶۸، ۶۵۱/۱۶۸، ۶۵۲/۱۶۸، ۶۵۳/۱۶۸، ۶۵۴/۱۶۸، ۶۵۵/۱۶۸، ۶۵۶/۱۶۸، ۶۵۷/۱۶۸، ۶۵۸/۱۶۸، ۶۵۹/۱۶۸، ۶۶۰/۱۶۸، ۶۶۱/۱۶۸، ۶۶۲/۱۶۸، ۶۶۳/۱۶۸، ۶۶۴/۱۶۸، ۶۶۵/۱۶۸، ۶۶۶/۱۶۸، ۶۶۷/۱۶۸، ۶۶۸/۱۶۸، ۶۶۹/۱۶۸، ۶۷۰/۱۶۸، ۶۷۱/۱۶۸، ۶۷۲/۱۶۸، ۶۷۳/۱۶۸، ۶۷۴/۱۶۸، ۶۷۵/۱۶۸، ۶۷۶/۱۶۸، ۶۷۷/۱۶۸، ۶۷۸/۱۶۸، ۶۷۹/۱۶۸، ۶۸۰/۱۶۸، ۶۸۱/۱۶۸، ۶۸۲/۱۶۸، ۶۸۳/۱۶۸، ۶۸۴/۱۶۸، ۶۸۵/۱۶۸، ۶۸۶/۱۶۸، ۶۸۷/۱۶۸، ۶۸۸/۱۶۸، ۶۸۹/۱۶۸، ۶۹۰/۱۶۸، ۶۹۱/۱۶۸، ۶۹۲/۱۶۸، ۶۹۳/۱۶۸، ۶۹۴/۱۶۸، ۶۹۵/۱۶۸، ۶۹۶/۱۶۸، ۶۹۷/۱۶۸، ۶۹۸/۱۶۸، ۶۹۹/۱۶۸، ۷۰۰/۱۶۸، ۷۰۱/۱۶۸، ۷۰۲/۱۶۸، ۷۰۳/۱۶۸، ۷۰۴/۱۶۸، ۷۰۵/۱۶۸، ۷۰۶/۱۶۸، ۷۰۷/۱۶۸، ۷۰۸/۱۶۸، ۷۰۹/۱۶۸، ۷۱۰/۱۶۸، ۷۱۱/۱۶۸، ۷۱۲/۱۶۸، ۷۱۳/۱۶۸، ۷۱۴/۱۶۸، ۷۱۵/۱۶۸، ۷۱۶/۱۶۸، ۷۱۷/۱۶۸



میں ہو، جیسے دار الحرب میں حریوں کا مال، پھر یہ مال منقول جائداد ہوگی یا غیر منقول ہر ایک کا مخصوص حکم ہے۔

۹- حریوں کے جس مال پر استیلاء ہو اور وہ مال منقول ہو اور قبر و غلبہ کے ذریعہ حاصل یا گیا ہو تو اس پر ملکیت مال غنیمت کے حقدار کے درمیان تقسیم ہو جانے سے ہی ثابت ہوتی ہے، لہذا ملکیت تقسیم پر موقوف ہے (۱)۔ ثانیہ: کیا قول یہ ہے کہ جنگ ختم ہو جانے کے بعد دار الحرب میں صرف استیلاء ہی سے ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ بذریعہ استیلاء کفار کی ملکیت ختم ہوئی۔ اور جو چیز تملیک کا تقاضا کرتی ہے وہ بھی پائی جا رہی ہے۔ اور وہ ہے جنگ کا ختم ہونا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ ملکیت موقوف رہتی ہے، پس اگر مال غنیمت تقسیم کے لئے دے دیا جائے تو مشترک طور پر ان سب کی ملکیت ظاہر ہو جاتی ہے (۲)۔

۱۰- تقسیم سے خواہ دار الحرب ہی میں ہو، ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ اور پتہ ہو جاتی ہے، جمہور فقہاء کا لفظ ثانیہ: اور غالباً کا یہی مسلک ہے، اور یہی قول کو ذرا ہی، ابن المنذر اور ابو ثور نے اختیار کیا ہے، اس سے کہ ہو بحق پھر اری فرماتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ سے اموال غنیمت میں سے کچھ مدینہ میں تقسیم فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں، لوگ اموال غنیمت کو کس کر کے، دشمن ہی کی سر زمین میں اس کو تقسیم فرمایا کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ جب بھی سی غزوہ سے لوٹتے اور اس میں مال غنیمت ملتا تو اس کا خس نکالتے اور لوٹنے سے قبل ہی اس کو مجاہدین میں تقسیم فرما دیتے تھے، اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ جب قبر استیلاء کی وجہ سے اس میں ملکیت ثابت ہوئی تو اسے تقسیم فرمایا، یہی درست

ہو یا جیسے اسے دارالسلام میں جمع کر لیا جاتا، اس لئے کہ ملکیت کا سبب استیلاء تام ہے اور وہ پایا جا رہا ہے کیونکہ ہم نے اس پر حقیقتہ قبضہ پایا، ان پر ہم غالب آ گئے، اور اس کو اس ماں سے دور کر دیا، اور استیلاء سے مستولی (غلبہ حاصل کرنے والے) کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو استیلاء، سے ملکیت ثابت ہوتی جس طرح مباحات پر استیلاء کی وجہ سے ملکیت ثابت ہوتی ہے۔

۱۰- لیکن حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ دار الحرب میں استیلاء سے مجاہدین کی ملکیت ثابت نہیں ہوتی، البتہ اس میں سبب ملکیت پیدا ہو جاتا ہے، مابین معنی کہ یہ دارالسلام میں حرار کے وقت ملکیت کی سطح ہوگا، اسی وجہ سے دار الحرب میں اموال غنیمت کی تقسیم کو وہ تقسیم تملیک قرار نہیں دیتے، بلکہ وہ تقسیم صرف اسی کر لانے کے سے ہے، اس لئے کہ کفار کی ملکیت باقی ہے، کیونکہ ملکیت صرف استیلاء تام سے مکمل ہوتی ہے، اور استیلاء تام، دارالسلام میں حرار سے قبل حاصل نہیں ہوتا، اور جب تک مجاہدین، دار الحرب میں ہوں اس وقت تک یہ بھی احتمال ہے کہ کفار ان سے مال واپس لے لیں اور یہ چیز باور نہیں ہے (۳)۔

۱۱- اگر کفار کا مال جس پر قبر و غلبہ کے ذریعہ استیلاء ہو ہے، اس میں تو اس میں فقہاء کے تین روایات ہیں:

حنفیہ اور ایک روایت کے مطابق مجاہد، یہی ان کا مختار مذہب ہے، صراحت کرتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے کہ اسے تقسیم کر دے، اور اگر چاہے تو شرع لازم رکھے، ماں رہنے والوں کے پاس چھوڑ دے (۴)۔

(۱) حاشیہ المدنی ۲/۴۳، مع الجلیل ۱/۲۵۰، نہایۃ الحاج ۸/۴۳، انہی ۸/۳۲۱-۳۲۲

(۲) البدیع ۷/۱۶۱، انہی ۸/۳۲۱

(۳) انہی ۸/۱۸۸، التوح مع حاشی ۱/۵۱۰

(۱) البدیع ۷/۱۶۱، انہی ۸/۳۲۱-۳۲۲

(۲) احکام مسلمانین للاموری ص ۳۹ طبع ۱۹۶۰ء نہایۃ الحاج ۸/۴۳



ملیت تو صرف اس سبب شروع سے ہوتی ہے جو ملیت کے لئے متعین ہے، جیسے شریہ داری اور مہد وغیرہ، اور اس صورت میں حق استیلاء ملیت کا سبب نہیں ہوتا بلکہ ملیت کا نتیجہ و اثر ہوتا ہے۔ اور اثر استیلاء بظاہر ہوتا اس سے ملیت نہیں بنتی ہے۔

اس کی وضاحت (غصب) اور (مرق) کی اصطلاحات میں ہے۔ ۱۲- رہا قیمت پر خریدت کرنے کے لئے تاجروں نے جو نقد روک رکھا ہو (جس کو انکار کہتے ہیں) اس پر حاکم کے استیلاء سے اس کی ملیت کو ختم کرنے پر اثر پڑتا ہے، کیونکہ حاکم کو یہ حق ہے کہ جو نقد اس نے رائی کے لئے روک رکھا ہے اس کو اس کے قبضہ سے نکل کر جبرالوکوں سے فروخت کر دے، اور قیمت مالکوں کو دے دے، اس میں اختلاف، تسہیل ہے جس کی وضاحت اصطلاح (انکار) میں ہے۔

اسی سے فقہاء کا قول ہے کہ حاکم بذریعہ قیمت غذا اور خوراک سے فاضل مقدار پر قبضہ کر سکتا ہے اس غرض سے کہ اس علاقہ کی مدد کرے جہاں غذا میسر نہ ہو، اس لئے کہ امام کو یہ حق ہے کہ کسی معروف اور ثابت حق کی بنا پر ایسی چیزوں کو قبضہ سے نکال لے، حاشیہ ابن عابدین سے یہی معلوم ہوتا ہے (۱)، اور اگر لوگوں کو کسی جماعت کے پیشانی ضرورت ہو تو کسی پیشہ ور کے کام پر حاکم کا استیلاء بھی اس وجہ میں ہے، جیسے یحییٰ اور بنانی (۲)، اور انوں صورتوں میں استیلاء کا مدار عرف پر ہے۔

مسلمانوں کے مال پر حربی سار کا استیلاء:

۱۵- اس سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، اور ان کے مشہور اقوال تین ہیں:

- (۱) حاشیہ ابن عابدین ۲۵۷/۳۔
- (۲) البدائع ۵۹۵، شرح المغیر ۳۹۳، حاشیہ المحل ۲۶۹/۳۔

مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ سے تقسیم نہ کر کے اس کے شران کو مصالح مسکین میں بٹا دیا جائے، لہذا یہ کہ اس وقت امام کی رائے یہ ہو کہ مصدق تقسیم کی متقاضی ہے، اور یہ قول کہ وہ استیلاء سے وقف ہو جاتا ہے، اور اس کے شران کو مسکینوں کے فائدہ کے لئے صرف کیا جائے یہ ناجائز کی ایک روایت ہے۔

شافعیہ فرماتے ہیں کہ مقتول کی طرح وہ بھی فائزین کی ملیت ہو جاتی ہے، یہی ایک روایت حنابلہ کی ہے اس کو ابن رشد مالکی نے اختیار کیا ہے اور یہی ایک قول مالکیہ کا ہے جو مشہور قول کے مقابل ہے، اور وہ فرماتے ہیں کہ استیلاء سے ملیت ثابت ہونے کے سلسلے میں استیلاء، جنگی بھی استیلاء، حقیقی کی طرح ہے (۱)۔

۱۲- جس زمین سے کفار ڈر کر بھاگ گئے اور مسلمانوں نے اس پر قبضہ پا لیا وہ استیلاء کی وجہ سے مصالح مسکین کے لئے وقف ہو جاتی ہے۔

اور جس زمین پر مسلمانوں نے صبح کے ذریعہ غلبہ حاصل کیا ہو، اور صبح اس پر ہوئی ہو کہ وہ زمین انہیں کی ملیت میں رہے گی، تو اس پر مالکان زمینیں کا قبضہ ہے گا، البتہ اس پر شران مقرر کیا جائے گا، اور شریعہ اس شرط پر ہونی کہ وہ زمین مسلمانوں کی ملیت ہو جائے کی ذمہ داری مصالح مسکین کے لئے وقف ہوگی (۲)۔

۱۳- اگر حصول ملیت کے کسی طریقہ سے کسی کے مملوک و مسموم مال پر استیلاء ہو جائے تو صرف استیلاء، ملیت کا فائدہ نہیں دے گا (۳)۔

(۱) البدائع ۵۹۵، حاشیہ الدرر ۱۸۹/۲، نہایہ المحتاج ۳۸۸/۱۱۹، الاحکام السلطانیہ للماوردی ۳۷۷-۳۸۸، انہی ۱۷۲/۱۷۷، کتاب المحتاج ۳۸۸، ۳۳۳، مجمع الجلیس ۵۸۵-۵۸۶۔

(۲) الاحکام السلطانیہ للماوردی ۳۷۷-۳۸۸، انہی ۱۷۲/۱۷۷۔

(۳) البدائع ۵۹۵، انہی ۱۷۲/۱۷۷، شرح المغیر ۳۹۳، حاشیہ الدرر ۱۸۹/۲، نہایہ المحتاج ۳۸۸/۱۱۹، المہذب ۲۲۳۔



(۱) حریوں کے قبضہ سے مسلمان جو مال چھڑائیں وہ مالکوں کا ہوگا، اس لئے کہ کذاً صرف استیلاء کی بنا پر مسلمانوں کے مال کے بالکل مالک نہیں ہوتے، اس کے قائل شافعیہ و حنابلہ میں سے ابو ثور و ابو اخطاب ہیں (۱)۔ اس فقہاء بنی وکیل عمران بن حصین کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رقیہ زریقی، رضی اللہ عنہا کی بیٹی، انہی مہذبہ بھی پکڑ لی گئی، وہ عورت قید میں تھی، لوگ رات میں اپنے ہتھوں کو اپنے گمروں کے سامنے رکھتے تھے، ایک رات وہ اپنے ہتھوں کے ساتھ قید سے نکل بھاگی، وہ دوسرے ہتھوں کے پاس آئی، جب وہ دم کے قریب جاتی تو وہ چلا لگتا، وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ وہ مصعبہ انہی تک پہنچی، وہ خاموش رہی، وہی کہتے ہیں: وہ مدحنانی ہوئی فرمانبردار، انہی تھی، اس عورت نے اس کی پیچ پر سو سو روپے سے مالک کٹائی تو وہ چل پڑی، لوگوں کو اس کا علم ہو گیا، انہوں نے اس کا پیچہ کیا، میں وہاں کے ماتھے نہ کی۔ راوی کہتے ہیں: اس عورت نے اللہ کے لئے مہربانی کہ اس انہی نے اللہ تعالیٰ سے اس کو نجات دے دی تو وہ اس کی قربانی کر کے، جب وہ مدینہ آئی اور لوگوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو مصعبہ ہے، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہے! اس عورت نے کہا: میں نے بیٹا زمان رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر مجھے نجات دے دی تو میں اس کی قربانی کروں گی، لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، مہربانہ معاملہ اس طرح ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! نسما حوتھا سموت للہ! ان سحاھا اللہ علیھا لتحریھا، لا وفاء لمدبر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد" (سبحان اللہ! بہت بڑا بدلہ اس عورت نے انہی کے لئے تجویز کیا، اس نے مہربانی کر کے اللہ تعالیٰ نے مصعبہ کے ذریعہ اسے بچا لیا تو وہ اس بیٹی کی

(۱) ابن ابی شیبہ، ۲/۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲،



مومن ہے، کیونکہ ملک کافروں کا ہے، لہذا جب ملیت کے معنی ہی ختم ہو گئے یہ جس فائدہ کے لئے ملیت مشروٹ ہے، وہ فائدہ ہی نہ رہا۔  
 ملیت کا ختم ہوا تو ضروری ہے، اب اگر مسلمان اس مال کو بیچیں اس تو  
 وہ مال مالِ غیرت نہ رہوگا۔

سہادی ملک پر غارت کا نتیجہ :-

۱۶۔ اگر ملکی ملک پر کفارہ متعلقہ ہو جائے تو کیا وہ اس طرح ہو جاتا ہے یا حسب سابق و اسلام رہتا ہے؟

اس مسئلہ میں مختلف تفصیل ہے۔ امام ابو یوسف اور امام شافعی  
مذہب یہ ہے کہ دارالاسلام دارالکفر ایک شرط کی بنا پر ہوتا ہے اور وہ یہ  
ہے کہ وہاں حکام مقررہ ائمہ رضی اللہ عنہما (۲) کی تفصیل اصطلاح  
(دارالاسلام اور دارالکفر) میں ہے۔

مسلمین کے مال پر استیلاء کے بعد حربی کا اسلام لانا:

۷۱۔ ”حرابی کو بدریہ قبر، خنبہ مسلمان کے مال پر استیاء حاصل ہو گیا، اور شرعاً اس پر اس کی ملکیت کا حکم نکال دیا گیا۔ پھر وہ مسلمان ہو کر اس مال کے ساتھ واپس اسلام میں داخل ہوا، تو وہ مال اسی کا ہوگا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”من أسلم علی شیء فهو له“ (۳) (جو کسی چیز پر اسلام لے آیا وہ اسی کی ہے)۔ اور اس لئے بھی

کہ اس کا اسلام لے آنا اس کی جان و مال کو محفوظ کر دیتا ہے، صحیحیں و روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أَمْوَالُ الْقَاتِلِ الْبَاسُ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَاتَلَهَا فَقَدْ عَصَمَ مَنَى مَالِهِ وَنَفْسِهِ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ" (۱) (مجھے حکم آیا یا کہ لوگوں سے جھگڑنا رہیں تاکہ وہ یہ کہہ دیں: لا الہ الا اللہ، جس نے یہ نہ کیا تو اس کی جان اور اس کا مال مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ مگر یہ کہ کوئی حق اس کے جان و مال سے وابستہ ہو، اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔)

جمہور نے اس سے آزاد مسلمان پر اس حربی کے استیلاء کا استثناء  
کیا ہے کہ اس آزاد مسلمان پر اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوگی۔ امام  
دو یوسف کہتے ہیں کہ: ایسی ملکیت جس میں خرید و فروخت جائز نہیں  
اگر وہ حربیوں کے قبضہ میں آجائے اور اس کو قبضہ میں لئے ہوئے وہ  
اسلام لے آئے تو بھی وہ اس کے مالک نہیں ہوں گے، اور مالک  
نے وضاحت کی ہے کہ اسی حکم میں درج ذیل صورتیں بھی ہیں:

ثابت شدہ وقف، حربی کا محاذ کے زماں میں تپا یہ یوں ہوا، نقطہ،  
حربی کے زمانہ میں کسی مال کا، این، مال، و، بیت، مردوں جو اس سے  
غزنی حاکم میں مسلمانوں سے کر یہ پر یا ہو، ان میں سے کسی پر بھی  
اس کی طبیعت ثابت نہیں رہے گی۔ دیگر مذاہب کے قواعد اس کا

عرووی جبہ اور اس حدیث کے دوسرے طرق بھی ہیں، اور ہمارے علم کے مطابق کوئی ایسا نہیں جس نے اس کے مجموعہ طرق سے حکم لگا دیا ہو (اسنن الکبریٰ للبخاری ج ۱، ص ۱۳، طبع المکتب الاسلامیہ بن منصور، جلد سوم کی قسم بول، ۵۵، ۵۳، طبع مطبعہ ملی پریس (لایپازک)، بغیر التقدیم، ۶۲، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، دواجا تحلیل، ۱۵۶، ۱۵۷، مع کردہ المکتبۃ اسلامیہ)۔

(۱) حدیث: "اموت ان اکمل العاصی....." کی روایت بخاری و مسلم سے حضرت عمرؓ سے مروی ہے (فتح الباری ۳/۲۶۲ طبع استغیثہ معجم تہذیبی محقق و عبدالمہدی ۵۱/۵۲ طبع سیاحۃ ۷۳/۷۴)۔

( ) تبیین الحقائق ص ۲۶۰-۲۶۱، البدائع ۱/۱۲۳-۱۲۴-۱۲۸، حاشیہ الدسوقی ص ۱۸۸، المہرب ص ۲۳۲، المغنی ۸/۳۳۰ وروای کے بعد کے صفحات پر یہ لکھو ۱/۱۶۱، البدائع ص ۲۳۲، حاشیہ الدسوقی ص ۲۹۱۔

(۳) الفتاویٰ امجدیہ ج ۲ ص ۴۳۴، حاشیہ (کن جامعہ بن ۳/۲۵۳۔

(۳) عذیرۃ "میں مُسلم علیٰ خنی لہولہ" کی روایت بھی وہن عری سے حضرت ہومیرہؓ سے مرفوعا کی ہے۔ منہوی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں یسین من بخریات ہیں جو متروکہ ہیں۔ بھیجی نے کہا ہے کہ یہ حدیث عن ابن مسیکہ عن ابی جلیج کے واسطے سے اور عن عروہ عن ابی جلیج مرسوا



نکاح نہیں کرتے (۱)۔

۱۸- کافر حربی اگر چوری کے ذریعہ مسلمان کے مال پر استیلاء حاصل کر لے، یہ کسی دوسرے حربی کے پاس سے کسی مسلمان کا مال غصب کر لے، پھر اس کے بعد اسلام لائے، اور اس مال کو لے کر دالاسم میں آجائے، تو جمہور فقہاء کے نزدیک وہ مال اسی کا ہے۔ اس سے کہ اس پر اس نے حالت کفر میں استیلاء کیا ہے۔ تو یہ اس مال کی طرح ہو گیا جس پر کافر نے مسلمانوں کو غلوب کر کے قبضہ کر لیا ہو، ورنہ ام احمد سے منقول ہے کہ صاحب مال قیمت دے رہنے میں اس کا زیہ وہ حقدار ہے (۲)۔

مال مباح پر استیلاء:

۱۹- مال مباح جو مال ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ انسان اس سے عادت کے مطابق فائدہ اٹھائے، اور اس پر قبضہ ممکن ہوئے کے باوجود کسی کے قبضہ میں نہ ہو، اور یہ حیوانات کے قبیل سے ہوتا ہے، جو دیر کی ہو یا بکری، یا بامات کے قبیل سے ہوتا ہے، جیسے گھاس پھوس، پودے، درختیاں، اور نباتات کے قبیل سے ہوتا ہے، جیسے غنیمتیں، اور معدنیات، اسی طرح پانی، اور ہوا بھی ہوتے ہیں، اور انسان کو اسے اپنی طبیعت میں لیے کا حق ہے، اس پر طبیعت استیلاء سے ثابت ہوئی، اور استیلاء کا تحقق اور استیلاء اور طبیعت اس وقت ہو گا جب استیلاء، یہ طریقہ پر ہو جس سے اس پر قبضہ ممکن ہو سکے، ابو داؤد میں حضرت ام جندب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من سبق الی ما لم یسبق الیہ مسلم"

(۱) الحدیثی ۱۸۸۴۔

(۲) بحیثی ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴



مال مباح پر استیلاء کی صورت میں لوگوں کی ملکیت ثابت ہونے سے صرف وہ قوالہ عامہ رکاوٹ بن سکتے ہیں جو اتفاق کے نظم ضبط کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

۲۰- موال مباح کی قسم پر استیلاء کا طریقہ ملحدہ ہے، چنانچہ مباح پانی اور معدنیات پر استیلاء قبضہ اور آمدنی کے ذریعہ سے گھاس و پودوں پر استیلاء کاٹ لینے سے، برکی و برکی جانوروں پر استیلاء، شکار کر لینے سے، وریکا رنجر زمین پر استیلاء، اس کو آنا، کرنے و رہا لگانہ نشیت سے جائیر میں دے دینے سے ہوتا ہے (۱)۔

قسم و استیلاء:

۲۱- استیلاء، حقیقی کسی مباح چیز پر بالفعل قبضہ کر لینے سے ہوتا ہے، اس میں سمیت و راء و سروری نہیں، ممانعہ کے یہاں اس کی صراحت ہے، نہایت اہتمام میں ملتا ہے کہ ہاتھ سے پکڑ لینے سے شکار پر ملکیت ثابت ہو جاتی ہے، اس لئے کہ وہ مباح ہے، تو اگر تمام مباحات کی طرح قبضہ سے اس پر بھی ملکیت ثابت ہو جائے گی، خواہ اس سے ملکیت کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، حتیٰ کہ اگر دیکھنے ہی کے لئے سے پکڑ ہو تب بھی وہ اس کا مالک ہو جائے گا، تمام مذہب کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے، البتہ استیلاء، حقیقی سے، انگی ملکیت ثابت ہوتی ہے، اور ایسی صورت میں بھی استیلاء، حقیقی ہی کہلاتا ہے جب ایسے آلہ کے ذریعہ ہو جس کو اسی کام کے لئے تیار یا بنایا ہو، اور اس آلہ کو رکھنے والا اس کے قریب اس طرح موجود ہو کہ اگر ہاتھ نہ حائل

شکار کو پھڑپھا چاہے تو پکڑ لے، یہ تک اس صورت میں شکار اس سے بچ سکتے ہیں، اور ان میں سے، اور ان وجہ سے شکار کے سے جاں گاہ اور اس میں کوئی پردہ اس طرح پھنس گیا کہ اگر نہ سے یہ شکاری کتے کو چھوڑ اور اس نے ہی جانور کو شکار کیا تو جس شخص نے جاں گاہ ہے، ورتے کو چھوڑا ہے، وہ شکار کا مالک ہو جائے گا خود جاں ورتے کا مالک وہی ہوا کوئی، ورتے شخص ہو۔

۲۲- بھی استیلاء، حکمی ہوتا ہے، اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے جبکہ صرف اس آلہ کے ذریعہ ہو جو مباح کو قبضہ کے لائق بناتا ہے، اور اس کا رکھنے والا اس کے قریب نہ ہو جیسے وہ رازھا جو زمین سے قائم و اٹھانے والا ہے یا اس کے مالک کے صحن میں ہو جس میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہو، تو اس گڑھے میں جمع شدہ پانی کا مالک ہونے کے لئے ارادہ کا پایا جاتا ہے، راء ہے، بھیر ارادہ کے جو ملکیت ہوگی وہ انگی میں ہوگی، انگی ملکیت استیلاء، حقیقی ہی کے ذریعہ ہوتی ہے، اور اس پر تمام مذہب کا اتفاق ہے (۱)۔

۲۳- حلالی حقیقی سے معلوم یا یا یا، اگر کوئی بہارتن نکالے، یا اسے اپنی چھت پر رکھ دے، بارش سے بہارتن بھر جائے، کچھ کوئی آکر اسے پانی سمیت اٹھالے جائے، تو بہارتن، لے کو پانی کے ساتھ اس کو اپنے لیے حلق ہو گا یا نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ بہارتن کو اس لیے میں تو کوئی اشغال ہی میں، رہا پانی کا مسئلہ تو اس نے بہارتن ہی کے لئے رکھا تھا تو اس کو پانی بھی، اس پینے کا حق ہے، اور اس کے لئے نہیں رکھا تھا تو اس میں نہیں لے سکتا۔

اگر کوئی شکار کسی آدمی کی زمین یا اس کے گھر میں آجائے تو زمین مکان کے مالک کی طرف سے یہ استیلاء نہیں سمجھا جائے گا، اس سے کہ زمین، مکان شکار کے لئے تیار نہیں کئے گئے، اور اس کی طرف

(۱) المبدع ۱۴۳۱ھ-۱۴۳۲ھ، الفتویٰ المبدع ۵/۹۰، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵



سے استیلاء کا عمل نہیں پایا گیا، البتہ اگر مالک مکان نے اسے پکڑے کی نیت سے دروازہ بند کر دیا تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا، اس لئے کہ اب اس پر بالفعل استیلاء کا حق ہو گیا ہے اور وہ اس کو پکڑ بھی سکتا ہے۔

اگر کسی نے خیمہ گایا اور اس میں کوئی شکار آ پھنسا تو وہ اس کا مالک نہ ہوگا، اس لئے کہ خیمہ آلود نہیں ہے، اور اس نے اس کو شکار پر استیلاء کے ارادہ سے نصب نہیں کیا تھا۔ اسی طرح اگر سمجھانے کے سے جل پھیلا دیا، اس میں کوئی شکار پھنس گیا اور حال چیلانے والا اس کے پاس نہیں ہے تو بھی وہ اس کا مالک نہ ہوگا، اس لئے کہ ملکیت حاصل کرنے میں قصد کا لحاظ کیا جاتا ہے، البتہ اگر شکار پھنسا ہوا ہو اور وہ آجائے تو دوسروں کے مقابلہ میں وہی اس کا حقدار ہوگا۔ اس کی پوری تفصیل اصطلاح (اصطلاح) میں ہے (۱)۔



متعلقہ الفاظ:

حق (آزاد کرنا):

۲- لغت میں "حق" کے معانی میں سے چھوٹا مراد لیا بھی ہے۔

(۱) لمصباح اللامع (ولدہ) اس عنوان (استیلاء) کو اختیار کرنے میں حنفی مفسر ہیں،

دیگر فقہاء غائب ہیں (امامات الاولاد) کے عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۲) البدائع ص ۱۳۳۔

(۳) انیسویں ص ۵۲۷ طبع المیزان۔

## استیلاء

تعریف:

۱- لغت میں استیلاء: "استولد الرجل المرأة" کا مصدر ہے، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب وہ عورت کو حاملہ کرے، خواہ وہ عورت آزاد ہو یا غلامی (۱)۔ اصطلاحاً حنفیہ اس کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ استیلاء: باندی کو ام ولد بنانا ہے (۲)۔ یہ فقہاء نے ام ولد کی مختلف تعریفیں کی ہیں، ابن قدامہ کا قول ہے کہ ام ولد وہ باندی ہے جس کو آقا سے اس کی ملکیت میں رہتے ہوئے بچہ پیدا ہوا ہو (۳)، ام ولد اس عاقلہ کی ایک قسم ہے جس کی نشوونما غیہ کی حیثیت سے فقہ میں خاص احکام ہیں، اور تفصیل کے لئے (استزقاق اور ررق) دیکھئے، یہاں صرف ان خاص احکام سے متعلق کلام ہے جو دوسرے تمام عاقلوں کے مقابلہ میں صرف ام ولد کے لئے ہیں، اور ام ولد کی اولاد کے متعلق بھی کلام رہا ہے۔



اور شرعاً تقرب الی اللہ کے لئے آدمی سے لوگوں کی طلبیت کو مطلقاً ختم کر دینے کا نام حق ہے، چنانچہ حق، استیاء، اس کیفیت سے ایک میں کہ اس میں سے ہر ایک آدمی کا سبب ہے البتہ حق سادات محض (غیر محض) بھی ہوتا ہے، ورام بلد، اپنے آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہوتی ہے، ورام بلد ہونے کی حالت میں آقا کی زندگی میں بھی اس کی سزا دی جا رہی ہے۔

مدیر (مدیر بنانا):

۳- مدیر: سزا دی کو موت پر محض سزا ہے مثلاً آقا اپنے غلام یا بدمی سے کہے، تو میرے مرے کے بعد آزاد ہے، یا اس جیسے، اور اندازہ لے، تو مدیر، استیاء، اس مقام سے ایک ہیں کہ ان میں سے ہر ایک موت کے بعد آزادی کا سبب ہے لیکن مدیر قول سے ہوتی ہے وراستیدا و نقل سے۔

کتبہ (مکاتیب بنانا):

۴- کتابۃ، مکاتیب: آقا کا اپنے غلام کی ذات کو اس کے مدد کچھ مال لازم کر کے اسی کے ہاتھ فروخت کر دینا ہے اسی لئے غلام یا بدمی لازم کر وہ مال کی ادائیگی کے بعد آزاد ہو جاتے ہیں، تو استیاء، مکاتیب میں سے ہر ایک آزادی کا سبب ہے، لیکن مکاتیب عقد معوضہ ہے۔

تسری (ونڈی بنانا):

۵- تسری: نام، کا اپنی بدمی کو ونڈی کے لئے خاص سزا ہے، چنانچہ تسری، استیاء، میں فرق صرف حصول ولایت کا ہے (۱)۔

استیاء کا شرعی حکم اور اس کے شروع ہونے کی حکمت:

۶- صاحب المغنی کہتے ہیں کہ لونڈی بنانے اور باندیوں سے ونڈی کرنے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَالَّذِينَ هُمْ لِقُرُوبِهِمْ حَفَظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَمْنُونِينَ" (۱) اور جو ونڈی شرمگاہوں کی نگہداشت رکھتے، اور اس میں ماں والہ ونڈی باندیوں اور باندیوں سے نہیں کہ (اس صورت میں) ان پر کوئی الزام نہیں، اور ماریہ قبطیہ رسول اللہ ﷺ کی ام ولد تھیں کہ ان کے بطن سے امیر ہیم پیدا ہوئے، ہاجرہ حضرت اسماعیل کی والدہ سیدہ حضرت ام ایمن کی باندی تھیں، حضرت عمر بن الخطاب کی متعدد ام ولد تھیں، وری طرح حضرت علیؓ و دیگر بہت سے صحابہؓ کے پاس متعدد ام ولد تھیں، وری رین العبادین بن حسین، قاسم بن محمد بن ابو بکر اور سام بن عبد اللہ بن عمر بنی مایں ام ولد تھیں، اور روایت ہے کہ لوگ ام ولد میں بچپن میں لیتے تھے یہاں تک کہ جب یتیموں حضرات ام ولد سے پیدا ہوئے تو پھر لوگ ام ولد کی طرف رغبت کرنے لگے (۲)۔

استیاء کا مقصد حصول ولد ہے، چنانچہ بعض مرتبہ کسی کو اللہ کی قسم ہوتی ہے جو آزاد عورتوں سے پوری نہیں ہو پاتی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے یہ جواز قرار دیا کہ ایسی باندی رکھے جو اس کے بچہ کی ماں بن سکے۔

جو باندی اپنے آقا سے حاملہ ہو جائے، وہ اس کے مرنے کے بعد اپنے بچے کے تابع ہو اس کے مل مال سے آزاد ہو جاتی ہے (۳)۔ اس سلسلہ میں اصل رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "ایضا أمه"

(۱) سورہ مومنوں ۶۵۔

(۲) المغنی ۵۲۷، ۵۲۸۔

(۳) شرح المنہج ۴۲۲، ۴۲۳۔

(۱) حاشیہ فخری علی المنہج ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱۔



ولدت من سیدھا لہی حرقہ عن دبر مہ (۱) (جس باندی کے یہاں اس کے آقا سے بچہ پیدا ہو جائے وہ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے)۔  
استیلا وحق کا ذریعہ ہے، اور حق اہم عبادات میں سے ہے (۲)۔

ام ولد کی اس والد کا حکم جو اس کے آقا کے طالع سے ہو: ے - اگر وہ مرنے کے بعد پیدا ہو جائے کی بنا پر ام ولد ہو جائے۔ بچہ آقا کے طالع سے ہو، اور اس سے بچہ پیدا کرے، تو آقا کے انتقال کے بعد آزاد ہوئے اور دیگر احکام میں وہ بچہ بھی اپنی ماں کے حکم میں ہوگا۔ البتہ ام ولد بچے سے پہلے اس کے بیٹ سے جو طالع پیدا ہوئی ہو وہ اس کے تابع نہ ہوگی، اور نہ اس کا حکم اس کی ماں کے حکم کی طرح ہوگا (۳)۔

استیلا کا تحقق کس چیز سے ہوتا ہے اور اس کے شرائط:

۸ - استیلا: (یعنی باندی کا ام ولد ہونا) بچہ پیدا ہونے سے ثابت

(۱) حدیث: ”لہما لحد ولدت من سیدھا لہی حرقہ عن دبر مہ“ کی روایت حاکم نے حضرت ابن عباس سے مرفوعہ کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”لہما لحد ولدت من سیدھا لہی حرقہ بعد مولد مہ“ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح لا منار ہے لیکن صحیحین میں اس کی روایت نہیں کی گئی ہے وہابی نے حاکم کا تعاقب کیا اور کہا کہ اس میں ضعیف ہیں جو متروک ہیں اور ابن ماجہ نے اس کی روایت اس کے قریب قریب الفاظ کے ساتھ کی ہے حافظ بیہقی نے ائرونگ میں کہا کہ اس کی سند میں ضعیف بن عبد اللہ بن عباس ہیں جس کو ابن المذنبی جو میر نے متروک قرار دیا ہے اور ابو حاتم ویرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے بخاری نے کہا ہے کہ ان پر حد کا اہرام ہے (المستدرک ۲/۱۹۲، مشکع کردہ دارالکتب المصریہ سنن ابن ماجہ تحقیق محمد توفیق عبد الباقی ۲/۸۳۱، طبع عینی، مجلس ۳۷۳ھ)۔

(۲) الحدیث ۵۹۴۳

(۳) الحدیث ۵۳۱۴، المستدرک ۲/۵۳۲۔

ہو جاتا ہے۔ خواہ بچہ زندہ ہو یا مردہ اس سے کہ مردہ بچہ بھی اولاد ہے، ولادت کے احکام اس پر بھی جاری ہوتے ہیں چنانچہ اس سے مدت پوری ہو جاتی ہے، اور عورت ناس وانی ہو جاتی ہے اور اگر ایسا مکمل بچہ نہ جائے جس کے تمام یا کچھ حصہ ظاہر ہوں، اور آقا اس سے صحبت کا قراٹر نہ کرے تو وہ زندہ مکمل بچہ کے حکم میں ہے، جمہور کے نزدیک اس کو ثابت النسب کہا جائے گا اگر آقا اپنی کا قراٹر نہ کرے، طبیعت حنیفہ کا اس میں اختلاف ہے اس لئے کہ وہ شرط رکھتے ہیں کہ آقا قراٹر نہ کرے کہ یہ بچہ اس کا ہے۔

اگر کسی نے، مرنے کی باندی سے شادی کی اور اس سے بچہ پیدا ہو یا وہ حاملہ ہوئی بچہ: یہ امر کی کسی دیگر طریقہ سے وہ اس کا مالک ہو گیا تو اس بنا پر وہ اس کی ام ولد نہیں ہوگی، خواہ وہ حاملہ ہونے کی حالت میں اس کا مالک ہو، اور اس کی طبیعت میں بچہ پیدا ہو، یہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کا مالک ہو، اور ثانیہ: من بعدہ اس کے قائل ہیں، اس لئے کہ وہ شوہر سے ایک مملوک بچہ کے ساتھ حاملہ ہوئی ہے، لہذا اس کے لئے ام ولد ہونے کا حکم ثابت نہیں ہوگا۔

ام احمد سے منقول ہے کہ وہ: بنو مصریوں میں ام ولد ہونے کی، اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے، اس لئے کہ یہ اس کے بچہ کی ماں ورنہ شمس اس کا مالک ہے، تو اس کے لئے اسی طرح ام ولد ہونے کا حکم ثابت ہو جائیگا کہ وہ خواہ اس کی طبیعت میں حاملہ ہوئی۔

مالکیہ کے نزدیک اگر شریعت وقت وہ حاملہ تھی تو اس حمل کی وجہ سے ام ولد ہو جائے گی (۱)۔

ام ولد میں آقا کن چیزوں کا مالک ہے:

۹ - اگر ام ولد اپنے آقا سے حاملہ ہو جائے اور اس کے یہاں بچہ پیدا

(۱) انہی ۵۲۸، ۵۳۳، رد المحتار ۳/۳۶۳ طبع بیروت، التقریبی ۳/۶۶، مالک لابن عبد البر ۱/۹۸۔



ہو جائے تو اس سے صحبت کرنے میں، خدمت لینے میں، اس کی کمائی کا مالک ہونے میں، اس کی شادی کرنے میں، اجارہ پڑ، یہ اور اس کو آزاد کرنے میں اس کا حکم دیگر باندیوں کی طرح ہے، اس میں علم کا یہی قول ہے، اور مالکیہ کہتے ہیں کہ آقا کے لئے اس کی مرضی کے بغیر اس کی شادی کرنا جائز نہیں، ”اور اگر وہ راضی ہو جائے تو درست کے ساتھ جائز ہے“ وہ کہتے ہیں کہ یہ اہل اخلاق کے خلاف ہے۔ نئے کہتے ہیں کہ اسی طرح اس کی رضا کے بغیر اس کو اجارہ پڑ، یہ بھی جائز نہیں، ”ورنہ جادہ فتح کر دیا جائے گا“ آقا کے لئے اس سے ملکی پھلکی خدمت بھلا درست ہے (۱)

آقا کن چیزوں کا مالک نہیں ہے:

۱۰- محبوب فقہاء کا خیال ہے اور یہی اکثر تابعین کا مذہب ہے (۲) کہ آقا کے لئے ام ولد میں کوئی ایسا تصرف رہا جو انہیں جس سے طبیعت بدل جائے، لہذا اس کو کفر، موت، کفر، رہن رکھنا جائز نہیں، نہ اس میں وراثت جاری ہوگی بلکہ آقا کی وفات پر وہ اس کے کل مال سے آزاد ہوگی، اور اس سے ملکیت ختم ہو جائیگی۔ عبیدہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ”حضرت عمرؓ نے ام ولد کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا تو میری اور حضرت عمرؓ کی رائے یہ ہوئی کہ ان کو آزاد کیا جائے، پھر حضرت عمرؓ نے زندگی بھر یہی فیصلہ کیا،“ حضرت عثمانؓ نے بھی یہی فیصلہ کیا، ”وہ حسب میں فیصلہ ہوا تو میری رائے ان کو غائی ہو گئی“ باقی رہنے کی ہوئی۔ عبیدہ سے فرمایا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؑ نے متفقہ رائے میرے ایک تھا حضرت علیؑ کی رائے سے ریا دیں نہ یہ وہ

ہے (۱) اور حضرت عثمان اور حضرت عائشہؓ سے بھی یہی قول مروی ہے، ”اور اس سلسلہ میں حضرت علیؑ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر کا اختلاف نقل کیا گیا ہے کہ وہ ام ولد کی بیچ کے جواز کے قائل تھے، اور اصل اس باب میں حدیث ہے کہ ”ایما ائمة ولدت من سیدھا فہی حرة عن دہر منہ“ (۲) (جس باندی کے یہاں اس کے آقا سے بچہ پیدا ہو وہ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہے)، ”اور منقول ہے کہ ”ان النبی ﷺ بھی عن بیع امہات الاولاد، لا یوہبن، ولا یورثن، یسمنع بها سیدھا مادام حیاء، فإذا مات فہی حرة“ (۳) (آپ ﷺ نے ام ولد کی بیچ سے منع فرمایا، نہ ان کو سہ یا جائے، نہ میراث دینا جائے، پھر زندگی میں آقا ان سے قادمہ انھائے، جب وہ مر جائے تو وہ آزاد ہوگی)۔

ام ولد بنانے میں اختلاف دین کا اثر:

۱۱- متاخر مائے ہیں کہ جس طرح کافر کا غلام کو آزاد کرنا درست

(۱) حضرت علیؑ کے مژکی روایت عبد الرزاق و تالی نے کی ہے عبد الرزاق کے الفاظ اس طرح ہیں ”جمع راہی و راہی عمرو فی امہات الاولاد الا یمنع، قال، ثم رایت بعد ان یمنع، قال عبیدہ لقلت یہ غلامک و راہی عمرو فی الجماعۃ احب الی من راہک و حدک فی بقاءہ“ او قال فی الفسۃ۔ قال، لضعف علی“ (میری اور حضرت عمرؓ کی رائے ام ولد کے بارے میں یہ ہوئی کہ ان کو نکاح نہ جائے، وہ کہتے ہیں کہ پھر میری رائے یہ ہوئی کہ ان کو نکاح دیا جائے، حضرت عبیدہ نے کہا میں نے ان سے کہا کہ آپ کی اور حضرت عمرؓ کی متفقہ رائے آپ کی تمہارا رائے سے مجھے بدوہ پسندیدہ ہے تو کہتے ہیں کہ علیؑ اس بات پر پس پڑے۔) شوکانی نے کہا ہے کہ اس اسناد کا شمار اس میں ہے (معنف عبد الرزاق ۲۹۱-۲۹۲) تاریخ کردہ مجلس اعلیٰ ۳۹۲، سنن بیہقی ۳۲۸/۱۰، معنی الہند، میل الاولاد ۲۲۳-۲۲۴ طبع دار الفکر)۔

(۲) حدیث کی تخریج گورنگلی ہے (نقحرہ ص ۶)۔

(۳) امہات الاولاد لا یوہبن، ولا یورثن، یسمنع بها سیدھا مادام حیاء، فإذا مات فہی حرة“ کی روایت دو قطعہ کی ہے مرفوعاً بھی ہے

(۱) الحدیث ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱



ہے، اسی طرح اس کا باندی کو ام ولد بنانا بھی درست ہے، وہ کافر خلو ذمی ہو یا مستثنیٰ یا مرتد۔

گر ذمی نے اپنی ذمیہ باندی کو ام ولد بنا یا بچہ دو، اسلام لے آئی تو ثانیہ کے نزدیک ورنہ باندی معتقد روایت کے مطابق ذمی اہل اسلام نہیں ہوگی، اور مالکیہ کے نزدیک آزاد ہو جائے گی چونکہ اس کو نذر ہخت کرنے کی کوئی صورت ہے اور نہ اس پر اس کی ملیت کو باقی رکھنا ممکن ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں مسلمہ کے اوپر کافر کی ملیت کو ثابت کرنا لازم آئے گا جو جائز نہیں جیسے باندی کی صورت میں ہے۔

ام احمد کی دوسری روایت یہ ہے کہ وہ نما کر اپنی قیمت آقا کو دے گی، تو اگر وہ آزاد ہو چاہے تو اس طرح آزاد ہو جائے گی، اور اگر اس کا مالک اسلام نہ لائے تو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے، اس لئے کہ اس کی قیمت کے ہوا کرنے میں دونوں کے حقوق کی رعایت ہے، ام ولد کا حق تو یہ ہے کہ وہ کافر کی ملیت میں نہ رہے، اور اس کے آقا کا حق یہ ہے کہ اپنی ملیت کا عوض حاصل کرے، تو یہ ایسا بنا یا جیسے ام ولد نہ ہونے کی صورت میں اس کو نذر ہخت کرنا، اور اگر کسی کافر کی ام ولد اسلام لے آئے تو اس کو اس کے ساتھ صحبت کرنے اور لذت حاصل کرنے سے روک دیا جائے گا، اور ان دونوں کے درمیان میٹھگی رکھی جائے گی، اور اس کو اس کا نفقہ آ کرے پر مجبور کیا جائے گا، پھر اگر آقا بھی اسلام لے آئے تو وہ اس کے لئے حامل ہو جائے گی (۱)۔

= اور سقونا بھی۔ ابن القفان نے کہا ہے کہ میرے نزدیک اس کو مرفوعاً روایت کرے والے سقونا روایت کرنے والوں سے بھر ہیں (سنن دہلی ۳۳۳-۳۵۰ طبع درمحااس للنگار ۳۸۶ ص ۲۸۸ طبع درمحااس ک)

(۱) ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۹۸، المشرح الکبیر ۱۲ ص ۵۳۲، سنن ابی داؤد ۵۳۲۔

ام ولد کے مخصوص احکام:

اصل یہ ہے کہ تمام امور میں ام ولد کے احکام دیگر باندیوں کی طرح ہیں، لیکن درج ذیل امور میں ام ولد کے احکام خاص ہیں:

الف - عدت:

۱۲- اگر آقا ام ولد کو چھوڑ کر مر جائے تو مالکیہ، ثانیہ، ورنہ باندی کے نزدیک اس کا رحم ایک حیض سے ہوگا، ورنہ حیض کے مذہب میں اس پر عدت لازم ہے، اور اس کی عدت ہی حیض سے ہوگی، لہذا ایک حیض کافی نہ ہوگا، اور موت وغیرہ میں اس کی عدت تغریق قاضی کی طرح نہیں سے اس لئے ہوتی ہے کہ اس کی عدت رحم کی صفائی سے وقفیت کے لئے ہے، اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ وہ نہ آسمہ ہو ورنہ حاملہ اس لئے کہ آسمہ کی عدت دو ماہ اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اور تمام فقہاء کے نزدیک عدت میں اس کے لئے نفقہ نہیں، اس لئے کہ یہ عدت وطی کی ہے، عقد کی نہیں (۱)۔

ب - ستر:

۱۳- ام ولد کی ستر ناف و گھٹنے کے درمیان ہے اور پیٹ و پیٹ ہے، یہ حنفیہ مالکیہ کی ایک روایت ہے، اور دوسری روایت یہ ہے کہ وہ بھیر ۱۰ پانچ کے مابین پڑھے، اور ثانیہ کے نزدیک اس کا ستر ناف و گھٹنے کے درمیان ہے، جتنا بلکہ کے نزدیک بھی صحیح یہی ہے (۲)۔

ام ولد کی جنابیت:

۱۴- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر ام ولد کسی جنابیت سے جس سے مال لازم بنتا ہے، یا کسی کوئی چیز تک رسد دے تو وہ حیران میں سے

(۱) ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۹۸، المشرح الکبیر ۱۲ ص ۵۳۲، سنن ابی داؤد ۵۳۲۔

(۲) اہل بیت ۱ ص ۲۳۹، سنن ابی داؤد ۲۳۹، المجموع ۳ ص ۶۷۷، کتاب النکاح ۲۶۶۔



کر، لے اور پھر خود اس کو لینے کا مستحق ہو جائے، اور اس طرح وہ اپنے آقا سے چھکارا حاصل کر لے۔

ابو الخطاب کے نزدیک مختار یہ ہے کہ اس کا یہ قمر درست ہے، اس لئے کہ یہ قساس کی ایک قسم ہے چنانچہ جوں کے علاوہ میں اس کا قمر درست ہے (۱)۔

ام ولد کے اس جنین پر جناحت جو اس کے آقا سے ہو:  
۱۶- یہ: چنانچہ کہ ام ولد کو اس کے آقا سے جو مسل تر رہا ہے وہ آزاد ہوتا ہے، تو اگر ام ولد کو کسی نے مارا اور اس سے اس کا جنین گر گیا تو اس میں آزاد عورت کے جنین کی دیت لازم ہے، دیکھئے: اصطلاح (اجناس)۔

ام ولد پر جناحت:  
۱- اگر کسی آزاد نے ام ولد کو قتل کر دیا تو اس پر کوئی قصاص نہیں، اس لئے کہ ان دونوں میں کوئی برابری نہیں ہے، البتہ اس پر اس کی قیمت لازم ہوگی، غلو قیمت کتنی ہی ہو، اگرچہ وہ آزاد عورت کی دیت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو جائے، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ و امام ابو یوسف کا یہی مسلک ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام محمد فرماتے ہیں کہ غلام کی دیت اس کی قیمت ہے تو اگر وہ آزاد کی دیت کے قدر ہو جائے، یا باندی کی قیمت آزاد عورت کی دیت کے برابر ہو جائے تو غلام و باندی میں سے ہر ایک کی دیت کی مالیت میں سے دس درہم کم کر دیئے جائیں گے، تاکہ غلام کے مرتبہ کا آزاد سے کم ہوا ظاہر ہو جائے، اور اس کی تعمیل

جو کم قیمت ہو تاہم اس کا نفع یہ لازم ہے:

۱- فیصد کے دس اس کی جو قیمت ہو اس اعتبار سے کہ وہ باندی ہے، ورنہ اس کے مال کو اس میں شائبہ نہ کیا جائے گا۔  
۲- ہم نہ تاہم اس کو جو جناحت کتنی ہی زیادہ ہو جائے۔

حنابلہ کا ایک دوسرا قول یہ نقل کیا گیا ہے کہ آقا پر اس کی جناحت کے تاہم اس کا نفع یہ لازم ہے غلو و جتنی جناحت ہو، جیسے خالص غلام کا حکم ہے (۲)۔

مومنین کا قمر اور جناحت:

۱۵- اگر ام ولد ایسی جناحت کا قمر کرے جس سے مال واجب ہوتا ہو تو اس کا قمر اجازت نہیں، اس لئے کہ یہ قمر آقا کے خلاف ہے، برخلاف اس کے کہ وہ قتل عمد کا قمر کرے تو یہ درست ہے، اس لئے کہ اس کا یہ قمر اپنے نفس کے حق میں ہے، اور اس کی وجہ سے اس کو قتل کیا جائے گا، حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ میں سے ابو الخطاب کا یہی مسلک ہے (۳)۔

حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ قصاص اور حد سے متعلق غلام کا قمر جان کے علاوہ میں درست ہے، اس لئے کہ یہ ای کا حق ہے، نہ کہ اس کے آقا کا، اور ام ولد کا حکم بھی اسی کے مانند ہے۔

۱۶- اگر وہ ایسی چیز کا قمر کرے جو جان کے قصاص کی موجب ہو تو امام احمد کی صراحت یہ ہے کہ اس کا قمر قبول نہیں کیا جائے گا، اور اگر وہ بونے کے بعد اس کا پیچھا کیا جائے گا، اس لئے کہ اس کے قمر سے اس کے آقا کا حق مائل ہو جاتا ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ معہم ہے کہ اس نے کسی شخص کے لئے قمر کیا تاکہ وہ اسے معاف

۱- رد المحتار ج ۳، ص ۳۳۲، الدر المنثور ج ۱۱، ص ۳۱۱، البحر المحیط ج ۱۰، ص ۱۶۰، انہی

۵۳۵ھ

۲- ابن ماجہ ج ۵، ص ۹۸، الدر المنثور ج ۱۱، ص ۳۱۱

(۱) انہی ۵۳۵ھ، طبع لریس۔



استیلا ۱۸-۱۹، اُسر

حضرت بن مسعودؓ کے اثر کی وجہ سے ہے (۱)، اور اُس سے یعنی ام ولد کو کوئی غم قتل کر دے تو اس کے بدلہ اسے قتل کیا جائے گا، اس سے کہ ام ولد غم سے مرتے ہے (۲)۔

آقا کی زندگی میں ام ولد کی موت کا خود اس پر اور آقا کے علاوہ سے ہونے والے اس کے بچے پر اثر:

۱۸- اگر ام ولد اپنے آقا سے پہلے انتقال کر جائے تو ام ولد ہونے کا حکم اس کی اس ولاد کے حق میں باطل نہیں ہوگا جو اس کے ام ولد ہونے کے ثبوت کے بعد پیدا ہوئی، بلکہ آقا کے مرنے پر سب آزاد ہو جائیں گے (۳)۔

ام ولد کے حق میں یا ام ولد کے لئے وصیت:

۱۹- ام ولد کے لئے وصیت کرنا درست ہے، صاحب المعنی کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ابن اہل علم کے مابین کوئی اختلاف معلوم نہیں ہوتا جو حکم استیلا کے ثبوت کے قائل ہیں، کیونکہ روایت ہے کہ "حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنی تمام ام ولد کے لئے چار ہزار کی وصیت کی، بن میں سے ہر ایک عورت کے لئے چار ہزار" (۴)، نیز اس لئے کہ ام

(۱) حضرت ابن مسعود کے اثر: "مفہم عشر اذ ولہم من ذیۃ العبد والامۃ" (غلام اور باندی کی ذمت میں سے وہی درہم کم کرنا) کو صاحب البدائع نے نقل کیا ہے اور ہمارے پاس سنن و آثار کے جو مراجع ہیں بن میں نہیں ملے، ملا، البتہ حدیث میں سے من جرت عنہ نقل کیا ہے قال ابی عبد الکرم عن علی و اس مسعود و شریح، "ذیۃ المملوک تمسک و ان علف ذیۃ لحر" (مصنف عبد الرزاق ۱۰/۱۰۱ تاریخ کردہ مجلس الطہی)۔

(۲) ہدیت مجتہد ۵۱/۲ ۵۱۵ الدرد ۳۹۶۔

(۳) اسی مع لشرح الکبیر ۵۰۶/۱۱، ۵۰۷۔

(۴) عمر بن الخطابؓ کے اثر کی روایت داری اور سعید بن منصور نے کی ہے غلوہ لفاظ داری کے ہیں (سنن الدارمی ۲۲۳/۲ طبع المطبعۃ المدنیہ دمشق)۔

ولد وصیت کے مانند ہونے کے وقت آزاد ہے کیونکہ اس کی آزادی آقا کے مرنے کے ساتھ ساتھ مکمل ہو رہی ہے، تو اس کے سے وصیت اس کی آزادی ہی کی حالت میں ہوئی، اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ وصیت قبائی مال میں ہو اور جو اس سے زائد ہو وہ وراثت کی اجازت پر مستوفی رہے گا اور وہ اجازت دیں تو جائز ہوگا ورنہ وہ وراثت کو دے دیا جائے گا۔

اسی طرح آقا کے مرنے کے بعد ام ولد کے سے وصیت کرنا جائز ہے اور وہ اس کی صلاحیت رکھتی ہے اس سے کہ وہ آقا کی وفات پر اپنے آزاد ہو جانے کے بعد اپنے آزاد ہونے کی مانند ہے، لہذا اس کے لئے وصیت کرنا جائز ہے (۱)۔

اُسر

دیکھئے "اُسری"۔

۱۳۳۹ھ کتاب السنن سعید بن منصور قسم ۱۰ جلد ۲ ص ۱۰، اُسر ۲۲۸  
طبع طہی پریس (لہذاؤں) ۱۳۸۷ھ۔  
(۱) اسی مع لشرح الکبیر ۵۱۰/۱۱، ۵۱۳۔



معلقہ الفاظ:

الف- مخافتہ (آہ از پست کرنا):

۲- لغت میں مخافتہ کے معنی: آہ زکو پست کرنے کے ہیں۔ بین اصطلاحی معنی کے اعتبار سے جو ترکت کی حد میں فقہاء کے تین مختلف قول ہیں:

خفیہ میں سے بندہ اپنی اور منہائی نے جو ترکت کے سے تھی، ز تکے کو شہرہ دار کیا ہے جو خود اس کے کاب تک پہنچ جائے اور عام ثانی بھی اس کے قائل ہیں۔

لام احمد اور شراہی کے نزدیک: زکا منہ سے نکالنا شرط ہے، خواہ وہ کان تک نہ پہنچے، لیکن یہ بھی شرط ہے کہ کسی نہ کسی درجہ میں آہار سنی جائے، اگر کوئی شخص اپنا کان اس کے منہ سے لگائے تو وہ من سے، اور ریشی اور ہر لہجی کے نزدیک منہا شرط نہیں، ان کے نزدیک صحیح عرف کافی ہے۔

معراج احمد راہی میں ہے کہ شیخ الاسلام قاضی خاں، صاحب الحیط اور حلوانی نے بندہ اپنی کے قول کو اختیار کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مخافتہ کا ادنیٰ درجہ اپنی ذات کو یک دو آدمی جو قریب ہوں ان کو سنانا ہے، اور اس کا اعلیٰ درجہ صرف صحیح عرف ہے، جیسا کہ برقی کا مذہب ہے، اور جب کا ادنیٰ درجہ ان لوگوں میں سے کسی کو سنانا ہے جو اس کے قریب نہ ہوں جیسے صف میں کے لوگ، اس کے اعلیٰ درجہ اپنی کوئی حد متر نہیں (۱)۔

ب- جبر (آہ از بلند کرنا):

۳- لغت جبر کا معنی آہ از بلند کرنا ہے، کہا جاتا ہے: "حجر بالقول" یعنی دو آہ از بلند دلا (۲)۔

(۱) ابن طہرین ۳۵۹ طبع اول بلاق۔

(۲) الصحاح لسان العرب ۱۷۰۰ ج ۱ (جبر)۔

## اسرار

تعریف:

۱- لغت میں اسرار کے معنی اخفاء کے ہیں، اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَالَّذِي اسْوَى النَّبِيِّ بَعْضِ اَرْوَاحِهِ حَلِيمًا" (۱) (اور وہ ہفت پر کر کے قائل ہے) جب پیغمبر نے ایک بات اپنی کسی بیوی سے چپکے سے فرمائی کہ: "اور اگر آپ کوئی چیز چھپائیں تو اسرار دت اشیاء" بولا جاتا ہے (۲)۔

اصطلاحی سرور، رت، میل معانی کے لئے بولا جاتا ہے:

الف- صرف اپنی ذات کو سنائے، کوئی دوسرا نہ سن سکے، جس کا ادنیٰ درجہ بدن کو حرکت دینا ہے، فقہا نماز و افکار کے قول میں اس معنی کا استعمال کرتے ہیں۔

ب- کسی کو مناجات و سرگوشی کے طور پر سنائے اور دوسروں سے پوشیدہ رکھے، اور یہ معنی راز اور اس کے انشاء میں آتے ہیں، اس کو اصطلاح (انشاء السرا) میں دیکھا جائے۔

ج- اپنے فعل کو دوسرے سے پوشیدہ رکھے، اور یہ معنی نماز و زکاۃ وغیرہ عبادت کی ادائیگی میں مستعمل ہے (۳)۔

(۱) سورۃ غفرہ ص ۳

(۲) الصحاح لسان العرب ۱۷۰۰ ج ۱ (سرور) لغت عرب ص ۲۲۳۔

(۳) مرقی المفہوم ص ۱۳۸ طبع دار الفکر شرح روض الطالب ۱۵۶۱، المکتبۃ الاسلامیہ، المشرق الکبیر ۲۲۳، الفواکیر الدوینی ۲۳۱، کتاب التذکار



و اصطلاحاً اپنے برہم والے آدمی کو سنانا ہے، اس کے اہل صحابہ کی کوئی حد نہیں (۱)۔ لہذا جہر و اسرار میں تباہی ہے۔

ج- کتمان (چھپانا):

۴- کتمان کا معنی مانتے کے خدشہ ہوا ہے (۲)۔

و اصطلاحاً اس کا معنی یہ ہے کہ لوگ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا آتَوْا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنَّاهُ لَكَ فِي الْقُرْآنِ أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَمَا تَعْلَمُ إِلَّا اللَّهُ“ (۳) بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم کھلی ہوئی نشانیاں اور ہدایت میں سے مانتے کر چکے ہیں بعد اس کے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے کتاب (ہی) میں بول چکے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت کرے، لے لعنت کرتے ہیں، بلکہ جو لوگ تو پہلے نہیں اور درست ہو چکے ہیں اور ظاہر کریں، یہ وہ لوگ ہیں کہ میں ان پر متوجہ ہو چکا ہوں رحمت سے، اور میں یہ تو پہلے بول کر رہا ہوں، یہ رحمت والا ہوں۔

اسرار کا شرعی حکم:

اہل- اسرار صرف اپنی ذات کو سنانے کے لحاظ سے:

عبادات میں اسرار:

۶- سری نمازیں: اس سے مراد وہ نمازیں ہیں جن میں جہر نہیں ہوتا، یعنی ظہر و عصر و نماز ہوں یا نوافل، اوروں کی نفل نمازیں۔ ثانیہ: متبادلہ اور مالکیہ کے ایک قول کے مطابق ان میں اسرار مستحب ہے، اور امام شافعی کے مطابق مندوب ہے، و حنفیہ کے نزدیک واجب ہے، اور ان نمازوں کو سری اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دن کی نمازیں ہیں، اور حدیث میں ہے: ”صلاة النهار عجماء“ (دن کی نمازیں گونگی ہیں)، یعنی ان میں ایسی قرأت نہیں جو سنی جاسکے، اس حکم میں امام و منفرد یکساں ہیں، اور غیر حنفیہ کے نزدیک مقتدی کا بھی یہی حکم ہے، یہ تک حنفیہ کے نزدیک مقتدی پر قرأت میں ہے (۴)۔

اقوال نماز میں اسرار:

الف- تکبیر تحریمہ:

۷- امام کے لئے ائمہ رب سے تکبیر نہایت مستحب ہے کہ مقتدی سن

د- اخفاء (پوشیدہ رکھنا):

۵- خفاء لغت و اصطلاح کے اعتبار سے اسرار کے معنی میں ہے البتہ اخفاء کا غالب استعمال افعال میں اور اسرار کا اکثر استعمال اقوال میں ہوتا ہے، دیکھئے اصطلاح (اخفاء)۔

(۱) فتح القدیر ۱/ ۲۸۸، ۲۸۳، شرحروض الطالب من اسی الطالب ۱/ ۱۵۶ طبع مکتبۃ الاسلامیہ، ابو کمال الدوبی ۱/ ۳۳۲، ۳۳۳، کتاب القناع ۱/ ۳۳۲ طبع العصر عدد ۵۔

(۲) لسان العرب، اصطلاح بارہ (کتم) افعال و لجز جانی ۱/ ۲۸۱۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۵۹۔

(۱) حدیث ”صلاة النهار عجماء“ کی روایت عبد اللہ بن مسعود سے ہے کہ وہ ابو سعید سے کہتے ہیں کہ میں نے اسے غریب قرار دیا ہے، الجوہر میں نووی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ طاہری نے در فہم سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہی حدیث سے مروی نہیں، بلکہ اقوال فقہاء میں سے ہے (نصب الراية ۲/ ۲۱۲، طبع مطبعہ دارالماہون، المجموع الموعود ۲/ ۳۸۹، طبع البحر یہ المقاصد الجند ۱/ ۲۶۵، طبع کردہ مکتبۃ النجاشی مصر)۔

(۲) فتح القدیر ۱/ ۲۸۳، ۲۸۵، ۳۳۰، طبع دار احیاء التراث العربی، رد المحتار جلد الدر المختار ۱/ ۵۵، ۳۵۸، طبع دار احیاء التراث العربی، الاثر فی تفسیر القرآن ۱/ ۵۰، طبع دار المعرف العربی ۱/ ۸۱، شرح التلخیص ۱/ ۳۱۳، ابو کمال الدوبی ۱/ ۳۳۳، اثنی عشرین قدیمہ ۱/ ۵۶۹، طبع مکتبۃ المباحث العربیہ، کتاب القناع عن ثمن القناع ۱/ ۳۳۲، طبع العصر عدد ۵۔



جو اس کی مشروعیت کے قائل ہیں ان کے نزدیک اسے سر اُڑھنا مسنون ہے، جبر مکروہ ہے، لیکن جبر سے بھی نماز باطل نہیں ہوگی۔  
نہیے (افتاح)۔

ج- تعوذ (اعوذ باللہ پڑھنا):

۹- خودمانہ کوٹا کی طرح آہستہ پڑھا جائے (نہیے و کتاب) ایک ہی قول ہے (۱)۔

۱۰- ہر رکعت کے شروع میں غیہ مقتدی کا بسم اللہ پڑھنا:  
۱۰- نماز میں بسم اللہ کہنا خفیہ و خائبہ کے نزدیک سنت ہے، اور ثانیہ کے نزدیک واجب ہے، مالکیہ مشہور قول کے مطابق نوافل میں بسم اللہ کو مکروہ کہتے ہیں، "نوافل میں بغیر کسی کراہت کے جو رکعت کے قائل ہیں (۲)، خفیہ و خائبہ کے نزدیک اسے آہستہ پڑھنا مسنون ہے، اور ثانیہ کے نزدیک بسم اللہ میں جبر یا سرکشیست قرائت کے تابع ہے، اور اس کی تفصیل اصطلاح (سلسلہ) میں ہے۔

ہ- قرأت فاتحہ:

۱۱- امام احمد رضا حری مارمل میں سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھیں گے، یہی طرح حری مارمل کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کا حکم ہے، اور جو فقہاء مقتدی کے لئے قرأت فاتحہ کے قائل ہیں ان کے نزدیک اس کے

لیں تاکہ وہ بھی غیہ کہہ لیں، اس لئے کہ ان کے لئے امام کی غیہ کے بعد غیہ کہنی جائز ہے، اگر وہ اس کو نہ سمجھتے تو کوئی مقتدی زور سے غیہ کہے تاکہ وہ وہم و گمراہی سے بچا جس نے امام کی غیہ نہیں سنی وہ سن لے، اس سے کہ حضرت جائزہ کی روایت ہے: "صلی بنا رسول اللہ ﷺ و ابو بکر خلعہ فاذا کبر رسول اللہ ﷺ کبر ابو بکر یسمیہا" (۱) میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھانی وہ آپ ﷺ کے پیچھے ابو بکر تھے سب رسول اللہ ﷺ نے غیہ کہی تو ہمیں سنانے کے لئے ابو بکر نے بھی غیہ کہی (متفق علیہ (۱)۔

ب- دعا و فتاح:

۸- دعا و فتاح دو آیتوں دعا میں ہیں جن سے نماز شروع کی جائے مثلاً: "سبحانک اللہم و بحمدک" (۲) یا "و جہت و جہی" (۳)۔

حنبلہ ثانیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ سنت ہے، مالکیہ کا اس میں اختلاف ہے، اس لئے کہ وہ اس کے قائل نہیں (۴)۔

(۱) ابھی ۱۳۶۱ھ حدیث مصلی بنا رسول اللہ ﷺ و ابو بکر خلعہ کی روایت بخاری نے حضرت عائشہ سے کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "فما کبر ابو بکر و لعلہ اللہ ﷺ الی جہہ و ابو بکر یسمیہا" میں الکبیر اور مسلم نے اسی مفہوم کی حدیث کی روایت ابن مسمر سے کی ہے (فتح الباری ۴/۲۰۳ طبع انتہی، صحیح مسلم تحقیق محمد قزوینی و عبدالمہدی ۱/۳۳۳ طبع مکتبۃ المدینہ ۱۳۷۳ھ)۔

(۲) دعا و فتاح "سبحانک اللہم و بحمدک" ... کی تخریج (افتاح فقرہ ۶) پر گذر چکی۔

(۳) دعا و فتاح "و جہت و جہی" ... کی تخریج (افتاح فقرہ ۶) پر گذر چکی۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۱/۲۰۴ ۲۸۸ ۲۸۹ مرقاۃ المفاتیح ۱/۵۳ طبع دار لایب، المہذب فی فقہ الامام الشافعی ۱/۸۷ ۸۸ ۸۹ ابھی لابن قدامہ ۱/۳۷۳ ۳۷۴ طبع المیزان، الخواکیر الدوئی ۱/۲۰۵۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۱/۲۰۴ ۲۸۸ ۲۸۹ مرقاۃ المفاتیح ۱/۵۳ طبع دار لایب، المہذب فی فقہ الامام الشافعی ۱/۸۷ ۸۸ ۸۹ ابھی لابن قدامہ ۱/۳۷۳ ۳۷۴ طبع المیزان، الخواکیر الدوئی ۱/۲۰۵۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۱/۲۰۴ ۲۸۸ ۲۸۹ مرقاۃ المفاتیح ۱/۵۳ طبع دار لایب، کشاف الفتاویٰ عن مشن الفتاویٰ ۱/۳۰۹ ۳۱۰ طبع المصاحف المکتبۃ الشافعی لابن قدامہ ۱/۳۷۳ ۳۷۴ طبع المیزان، المہذب فی فقہ الامام الشافعی ۱/۸۷ ۸۸ ۸۹ ابھی لابن قدامہ ۱/۳۷۳ ۳۷۴ طبع المیزان، الخواکیر الدوئی ۱/۲۰۵۔



پہلے تمام رکعتوں میں فاتحہ پڑھے۔  
 حنفیہ و حنبلیہ کے نزدیک جہری نمازوں میں منفہ، کو فاتحہ کے ہر  
 و جہ پڑھنے کا اختیار ہے، و شافعیہ کے نزدیک جہ مستحب ہے۔  
 حنفیہ کے نزدیک وہ کے و نقل میں آتا ہے۔ پڑھنا واجب ہے،  
 و مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ کے نزدیک مستحب ہے، اور سری نمازوں  
 کی قضاء و ترتیب میں کی جائے تو آتا ہے۔ ترتیب کی جائے لی،  
 بن قدامت سے صحت کی ہے کہ اس میں ہی کا اختلاف معلوم نہیں  
 ہوتا، اور اگر جہری نمازوں کی قضاوں میں پڑھے، وہ امام ہوۃ حنفیہ  
 و مالکیہ کے نزدیک جہ واجب ہے، اور شافعیہ کے نزدیک آتا ہے۔  
 پڑھے، حنبلیہ کے وقول میں، اور جمعہ و عیدین اور استسقاء میں قرأت  
 جہر کی جائے (۱)۔

ز۔ رکوع کی تسبیح:

۱۳۔ تسبیح بالاتفاق ہر مسنون ہے (۲)۔

ح۔ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن  
 حمدہ" اور "ربنا لک الحمد" کہتا:  
 ۱۴۔ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" جہرا کہے، اور تمام لوگ سر  
 "ربنا لک الحمد" کہیں۔

ط۔ سجدوں کی تسبیح:

۱۵۔ نمازی امام ہو یا مقتدی یا منفرد تسبیح سر ا کہے، اور اسی طرح دونوں  
 سجدوں کے درمیان "کا۔ پلا۔ اور ہر تشہد، رسول اللہ ﷺ پر  
 درود، اور آخر نماز میں، عاؤں کا بھی یہی حکم ہے۔  
 ابوبکر سلام امام رور سے کہتا: "و مقتدی منفرد آہستہ نہیں گئے۔

خارج نماز میں تہود و بسملہ سر ا کہتا:

۱۶۔ تہود کو جہر یا سر ا پڑھنے میں فقہاء، و ترتیب کی مختلف آراء ہیں:  
 الف۔ شافعیہ کا قول، امام احمد کی ایک روایت اور امام قرطبی کے

و۔ امام مقتدی، و منفرد کا آمین کہتا:

۱۲۔ حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک آمین ہر امام شافعیہ و حنبلیہ کے نزدیک  
 جہر ا کہی جائے۔ سر آمین کے قائل فقہاء، استدلال کرتے ہیں کہ یہ عا  
 ہے، و عاؤں میں صل سر ہے، جیسے تشہد۔

جو فقہاء جہر کے قائل ہیں، استدلال ہے کہ "ان السبحۃ  
 قال: آمین و رفع بها صوته" (۳) (بی ﷺ) نے آمین بلند  
 آواز میں کہی، نیز اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام کی آمین

(۱) ابھی ۱۱، ۵۷۰ طبع المباحث، مرقی اصلاح ۱۵۳، طبع دار المین  
 المہرب ۱۱، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱







زکاۃ کو قبول نہیں کرے گا (۱)۔

### صدقات مافلہ:

۱۸- حنیف مالکیہ، ثانیہ و حنبلیہ فرماتے ہیں کہ صدقات مافلہ میں خفاء ظہار سے افضل ہے، اسی لئے انہی صدقہ دینے والے کے لئے خفاء مسنون ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ لَنَبْلَغَنَّ مِنْهَا وَيَكْفُرَ عَنْكُمْ مَنْ سَيِّئَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ حَبِيرٌ" (۲) (تم صدقات کو ظاہر کرو، جب بھی اچھی بات ہے اور گرائیں چھپاؤ، اور فقیروں کو دو جب تو یہ تمہارے حق میں امر بہتہ ہے۔ اور اللہ تم سے تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دے گا اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے)۔

اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے: "سبعة يظلمهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله" (سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس روز چنا سایہ عطا فرمائیں گے جس روز اللہ کے سایہ کے ماہ کو کوئی سایہ نہ ہوگا)، اور ان میں سے ایک اس آدمی کو شمار فرمایا جو "تصلی بصدقة فاحمها حتى لا تعلم بيمينه ما تنفق شماله" (۳) (صدقہ کرے اور اسے اس طرح چھپی رکھے کہ اس کے دائیں ہاتھ کو بھی یہ معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ سے کیا خرچ کیا ہے)۔

یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صاع

(۱) شرح تفسیر الارادات ص ۲۰۲

(۲) سورہ بقرہ ۲۷۱

(۳) حدیث: "سبعة يظلمهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله" کی روایت امام بخاری و امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے اور غلوہ الفاظ مسم کے ہیں درجہ ۱ ص ۲۳ طبع المکتبۃ المدینہ، مجمع مسلم تحقیق محفوظہ و عبدالباقی ص ۵۲ طبع مکتبۃ المدینہ ۱۳۷۳ھ۔

المعروف نفی مصارع السوء وصدقة السر تطفي عصب الرب، وصلة الرحم تزيد في العمر" (۱) (بھدلی کے کام ہے۔ انجام سے بچاتے ہیں، اور خفیہ طور پر صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بخند کرتا ہے اور صدقہ رحمت ربانی عمر کا ریزہ ہے)، اور اس لئے بھی کہ اس طرح پر صدقہ کرنے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا منہ ہوئی ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے خفیہ طور پر نفس صدقہ کرنے کو عظیمہ صدقہ پرستہ مافضل بنایا ہے" (۲)۔

### قیام نفل:

۱۹- حنیف مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ رات کے نفل کی قرأت میں حد درجہ متون کا اختیار ہے، البتہ اگر خیر سے قرأت میں مشاغل ہوں تو اس کے پاس کوئی شمس قرأت سن رہا ہو یا اس سے متفقہ اور رہا ہو تو خیر افضل ہے، اور اگر اس کے پاس کوئی تبہ پڑھ رہا ہو یا اس کی قرأت

(۱) حدیث: "صنائع المعروف نفی مصارع السوء" کی روایت طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے، فقہی کے کہا کہ اس کی سند حسن ہے، الباقی نے تقریباً ان ہی الفاظ کے ساتھ بیان کر کے اس کو صحیح قرار دیا ہے، اور اس کو مسکری، طبرانی، ترمذی کی طرف منسوب کیا ہے (مجمع المروءہ ص ۱۵۱ طبع کردہ مکتبۃ المدینہ، مجمع الجامع البیروت تحقیق طبرانی ص ۲۳۰ طبع کردہ المکتب الاسلامی)۔

(۲) طبرانی نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قِيْلُوْا الصَّدَقَاتُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ" (تو انہوں کو بتاؤ کہ صدقات تمہاری خاطر ہیں) کی تفسیر کرتے ہوئے ابن عباسؓ کے نزدیک روایت علی بن ابی طلحہؓ من ابن عباسؓ کے طریق سے کی ہے حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ علی بن ابی طلحہؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے مرسل بیان کیا ہے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کو دیکھا نہیں ہے (تفسیر طبری ص ۵۸۳ طبع دار المعارف مصر، تفسیر ابن کثیر ص ۵۷۳ طبع دار لاندس، تقریب ابو حنیفہ ص ۳۹۲) اور دیکھئے عراقی اختلاف ص ۸۹ ص ۳۹۰، الباقی فی نقد الامام الحنفی ص ۱۸۳ طبع دار المعارف قلیبی و مصر ص ۳۰۲، ۳۰۵، ۳۰۴، جامع الاحکام القرآن القرطبی ص ۳۳۲، کشف القناع عن متن القناع ص ۲۶۶ طبع مکتبۃ المدینہ ۱۳۷۳ھ۔



بند ہونے سے کسی کو پریشانی ہو تو نہ پہلی ہے، اور اگر وہاں باتوں میں سے کوئی نہ ہو تو جس صورت کو چاہے اختیار کرے (۱)۔ عبد اللہ بن ابوقیسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ قرأت کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ”کل ذلک کان یفعل، وہما نسوء، وہما جہر“ (۲) (پس ﷺ ہم صورت کو اختیار فرماتے تھے کبھی قرأت نہ فرماتے اور کبھی جہراً)۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ”کانت قراءۃ النبی ﷺ باللیل یروفع طوراً، ویخفض طوراً“ (۳) (رات کثرت میں آپ ﷺ کبھی نہ بلند فرماتے، نہ کبھی پست)۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ رات کے وائیل میں جہر مستحب ہے اور دوسرے بفضل ہے، یہ تک رات کی نماز تا ایک اوقات میں ہوتی ہے تو قرأت کرنے والا زور سے پڑھ کر گزرنے والوں کو متنبہ کرتا ہے، اور قرأت کو سن کر کنار جو بھولتا تھا کرتے ہیں اس کا اللہ بیشہ نہیں ہے، کیونکہ رات کو کثرت بیشہ سونے وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں، جب کہ رات میں یہ نہیں ہوتا (۴)۔

(۱) اغنی ۳۹۲ طبع المدینہ، کشف القناع ۳۲۳ طبع مصر، ابن ماجہ ۳۵۸

(۲) حضرت عبد اللہ بن ابی قیس کی حدیث کی روایت ترمذی نے کی ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے صاحب مصنفی نے کہا ہے کہ اس کو پانچ حدیثوں سے روایت کیا ہے احمد بن حنبل، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ شکاکی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں (تحتہ ۱۱۲۲ حوٰی ۵۲۸) تاریخ کردہ المکتبۃ الشریعہ، بیروت طبع ۱۳۷۳ھ

(۳) حدیث ”کانت قراءۃ رسول اللہ ﷺ باللیل یروفع طوراً، ویخفض طوراً“ کی روایت ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے اور حدیث پر منذری نے شکوت فرمایا ہے اور عبد القادر داؤد نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے (موسم المیوٰۃ ۵۰۹ طبع لبنان، جامع اصول تحقیق عبد القادر داؤد ۵۷۵ ۵۷۶ تاریخ کردہ مکتبۃ المدینہ)۔

(۴) ابو کردی ۱۱۳ طبع دار المعرفۃ۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر سونے والے یا کسی نمازی وغیرہ کو تکلیف نہ ہو تو رات کے وائیل میں مطلقاً جہر کی درمیانی صورت اختیار کرنا مستحسن ہے، لیکن تراویح میں جہر یا جائے، اور درمیانی صورت سے مراد یہ ہے کہ اپنی بات کو رات کو نہ بول دینی درجہ ہے اس سے زیادہ آواز ہو لیکن اس زیادتی کی آواز قریبی لوگوں تک نہ جائے، اور اس میں مناسب بعض حضرات کا یہ قول ہے کہ کبھی جہر کرے، کبھی سر نہ کرے (۱)۔

نماز سے باہر کی دعائیں اور ذکر:

۲۰۔ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ فرماتے ہیں کہ دعائیں اور اذکار میں عموماً جہر کے عمارے ہر افضل ہے، چنانچہ حنفیہ و مالکیہ کے ایک ال میں نہ سنت ہے، اور شافعیہ کے ایک مستحب ہے، یہ تک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ادعوا ربکم تضرعاً وحمیۃ“ (۲) (پنے پروردگار سے دعا کرو، مائری کے ساتھ، ہچکچہ پیکے)۔ اس سے مراد پکارنا ہے تاکہ ریا سے حفاظت رہے، اسی پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ حضرت زکریاؑ کی تعریف فرمائی، ان کے متعلق ارشاد فرمایا: ”یدعی ربه مداء حمیۃ“ (۳) ((کامل ذکر ہے) وہ وقت جب انہوں نے اپنے پروردگار کو خفیہ طور پر پکارا)۔ نیز اس لئے کہ سر اغلاص کے زیادہ قریب ہے، اور حدیث میں ہے: ”خیر الذکر الخفی“ (۴) (بہترین ذکر وہ ہے جو خفی ہو)۔

(۱) جامعہ الترمذی علی شرح الترمذی ۲۹۱ طبع دار احیاء التراث العربی۔

(۲) سورۃ اعراف ۵۵۔

(۳) سورہ نوح ۳۔

(۴) حدیث ”خیر الذکر الخفی“... کی روایت احمد و ابویعلیٰ نے حضرت سعد بن مالک سے مرفوعاً کی ہے اور ابن حبان نے سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً اس کی روایت کی ہے اور دونوں سندوں میں محمد بن عبد الرحمن بن یسیر ہیں جنہی نے کہا ہے کہ ابن حبان سے ان کی توثیق کی ہے، اور اس میں







## اسراف

مانند ہے، اگر کسی نے سرفاظ طلاق بول کر اپنی بیوی کو طلاق دی، تو وہ طلاق صریح ہو یا کنائی، لیکن مذکورہ طریقہ پر اس کے تمام شرائط موجود ہوں تو اس کی طلاق واقع ہو جائے گی، اور اس پر اس کے اثبات مرتب ہوں گے، ورنہ اس کے تمام شرائط پورے نہ ہوں تو طلاق واقع نہ ہوگی، مثلاً صرف دل میں سوچ لے اور اپنی ذات کو سنانے کی حد تک بھی تلفظ نہ کرے یا اپنی زبان کو حرکت نہ دے۔

علامہ انریس، لکچہ کا کہنا ہے کہ دل میں کلام سے طلاق کے لڑم کے بارے میں اختلاف ہے، مثلاً کوئی اپنے دل میں کہے کہ تجھے طلاق ہے، اور اس کے بعد ایک مستند قول طلاق کا لازم نہ ہوتا ہے (۱)۔ ورنہ طلاق میں جو تعمیل ہے وہی طلاق کے استثناء میں ہے۔

## اسراف

### تعریف:

۱- لغت میں اسراف کا ایک معنی اعتدال سے تجاوز کرنا ہے، کہا جاتا ہے: "اسرف فی مالہ" یعنی اس نے اعتدال سے زیادہ خرچ کیا اور مال کو غیر محل میں خرچ کیا، اور کہا جاتا ہے "اسرف فی الکلام، و فی القتل" یعنی کلام، قتل میں فراہ و زیادت کی۔ جس اسراف سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ممانعت میں خرچ کرنا ہے، خواہ کم ہو یا زیادہ (۱)۔

اصطلاح شرع میں قلیوبی کے بیان کے مطابق اسراف کے اصطلاحی معنی میں ہیں جو اس کے لغوی معنی ہیں، یعنی حد سے تجاوز کرنا۔ اور بعض علماء نے اسراف کے استعمال کو نفقہ اور کھانے کے لئے خاص کیا ہے۔ اعریفات میں جرجانی لکھتے ہیں کہ اسراف نفقہ میں حد سے تجاوز کرنا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ اسراف یہ ہے کہ انسان وہ چیز کھائے جو اس کے لئے حلال نہ ہو، یا حلال چیز کو اعتدال، مقدار، حد، وقت سے زیادہ کھائے۔

اور کہا گیا ہے کہ اسراف مقررہ مقدار سے تجاوز کرنا ہے، لہذا اسراف حقوق کے معیار سے ماہیت قائم ہے (۲)۔



(۱) مجمع القیم ۲۸۹-۲۸۸، مرآۃ الملاح ۱۱۹، شرح روض الطالب من احکام الطاهر ۵۶، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، امواک الدولی ۱۳۱۱، طبع دار اسراف، المشرع المکیر ۸۵/۲، تہذیب الفروق والفتاویٰ المسیو فی ۱۳۱۱، بحیث بر حاشیہ الفروق لقرنی ۱۳۹۰-۵۰، المسالک المسمیہ، طبع دار اسراف، شرح درقانی علی مختصر فلیل ۱۳۹۰، کتاب الفتناء عن شمس ۱۳۲۲، طبع العصر المجدد۔

(۱) لسان العرب، المصباح المکیر: ۵۰ (سراف)۔

(۲) اقلیو بی ۲۳۸، ابن ماجہ ۵/۸۳، اعریفات للمرجانی۔



## اسراف ۲-۳

۱۔ اسراف: کفار کا کتاب کر کے حد سے تجاوز کرنا ہے، اور ان سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا" (۱) (۲) سے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو اور اپنے معاملہ میں ہماری ریوالتی کو بخش دے۔

مترجمہ غلط:

سرف-تقتیر:

۲۔ تقتیر اسراف کے مقابلہ میں آتا ہے اور اس کا معنی تقصیر (کمی کرنا) ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يَسْرِفُوا وَلَمْ يَقْصُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامٌ" (۳) (۴) اور وہ لوگ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کمی کرتے ہیں، اور اس کے درمیان (ان کا خرچ) اعتدال پر رہتا ہے۔

ب۔ تہذیر:

۳۔ تہذیر بے اعتدالی سے مال کو خرچ کرنا کہتا ہے، اسی سے عیسیٰ بننے کے لئے لفظ "بذّر" بولا جاتا ہے۔

۴۔ ورنہ یہ ہے کہ تہذیر مال کو اسراف کرنا، اور فضول خرچ کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَلَا تَبْذُرُوا نَبْدِيرًا" (۳) (۴) اور مال کو فضولیت میں نہ ز۔ بعض لوگوں نے کہا کہ تہذیر صرف معاصی میں مباح خرچ کرے کو کہتے ہیں۔

بعض فقہاء تہذیر کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ تہذیر مال کے حق میں اچھا معاملہ نہ کرنا، ورنہ مناسب جیبوں میں صرف کرنا ہے، لہذا نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنا تہذیر نہیں ہے، اور ایسے نہیں

کھانوں میں خرچ کرنا جو اس کے حسب حال نہ ہوں تہذیر ہے۔ اس وفاق کے مطابق تہذیر اسراف سے خاص ہے، اس سے کہ تہذیر مال کو نہ دھرت سے راند یا معاصی میں، یا مباح خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اسراف اس سے عام ہے، اس سے کہ اسراف حد سے تجاوز کرنے کو کہتے ہیں، خود مال میں ہو یا غیر مال میں، اور حکام اور قتل وغیرہ میں فراط کے لئے بھی لفظ اسراف کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۵۔ ان علماء نے اسراف و تہذیر کے درمیان یکا و ہر کی حیثیت سے فرق کیا ہے، وہ کہتے ہیں: مشہور ہے کہ تہذیر اسراف ہی کے معنی ہے، لیکن تحقیق یہ ہے کہ ان دونوں میں فرق ہے، وہ یہ کہ اسراف: مناسب جگہ پر نہ دھرت سے خرچ کرنے کو کہتے ہیں، اور تہذیر غیر مناسب جگہ میں صرف کرنے کو کہتے ہیں (۴)، اور نہایت اہتمام میں بھی مادی سے نقل کرتے ہوئے ہی کے مشابہت یا ہے کہ تہذیر مواقع حقوق سے ماہ آتف ہونا ہے، اور صرف حقوق کے معیار، مقدار سے ماہ آتف ہونا ہے (۳)۔

ج۔ سفہ:

۶۔ سفہ عقل کی خست، کم عقلی، اور ضعف کو کہتے ہیں۔ ۷۔ سفہ عام مال کو بیعت، عقل کے مقتضی کے خلاف تلف کرنے اور ضائع کرنے کو کہتے ہیں، بعض فقہاء نے اس کی تعریف خرچ میں تہذیر اسراف سے کام لینے سے کی ہے، چنانچہ بلخہ اس ملک میں ہے کہ سفہ تہذیر ہے، اور اسکی اصطلاح میں ہے کہ: سفہ مذکور کو کہا جاتا

(۱) الوجہ لغوی ۱/۱۷۱، المشرع المفسر ۳/۳۸۱، ابن ماجہ ۵/۳۸۳، التلخیص المستوطب علی المہذب ۸/۸، تفسیر کشاف ۶/۶، تفسیر قرطبی ۲/۲، ۱۹۳/۲۰

(۲) ابن ماجہ ۵/۳۸۳، الترمذی ۲/۲۷۱

(۳) نہایۃ النکاح ۳/۳۵۰-۳۵۱

(۱) سورۃ آل عمران ۷۷-۱۳

(۲) سورۃ فرقان ۶۷-۶۸

(۳) سورۃ اسراء ۲۶-۲۷



## اسراف ۵

انسانی کے لئے ایک درم یا ایک مد بھی خرچ کرے تو وہ اسراف کرنے والا ہوتا (۱)۔

بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اسراف جس طرح شر میں ہوتا ہے اسی طرح خیر میں بھی ہوتا ہے، مثلاً کوئی شخص اپنا پورا مال صدقہ کر دے، اور انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرما ہے: "وَأَوْسَوْا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا" (۲) (اور اس کا حق (شرعی) اس کے کانٹے کے اس "سرفہ کر" اور اسراف مت کرو)۔ مطلب یہ ہے کہ اپنا پورا مال اسے سرفہ کر نہ بیٹھ جاوے، اور روایت ہے کہ ثابت بن قیس بن ثمال نے کجور کے پانچ سو درختوں کے توڑے ہوئے پھل کو خرچ کر دیا، اور اپنے اہل و عیال کے لئے "روزانہ" میں چھوڑا تو خدا کو برا لگا آیت مازل ہوئی (۳)۔

اسراف کیا ہے کہ یہ آیت حضرت معاذ بن جبل کے اسی طرح کے واقعہ میں مازل ہوئی۔

اسی طرح اگر اسراف عبادت میں ہو تو اس کا حکم اس پر ہوتا ہے، اور اگر منکرات یا مباحات، یا حق، عقوبات کے مستحق میں ہو تو حکم ملحد و بدعت ہے، ان اقسام کی تفصیل فقہاء میں ہے۔

۱۔ اصل یہ ہے کہ سرفہ تہذیب و اسراف کا سبب ہے، اور وہ دونوں سرفہ کا نتیجہ ہوتے ہیں جو جائی نے افریحات میں جو بیان کیا ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے، ورنہ مانتے ہیں: سرفہ و سرفہ سبب جس سے غضب یا خوشی کی حالت میں انسان وہ چار ہوتا ہے اور یہ سے عقل و شریعت کے تقاضہ کے خلاف کام پر آمادہ کرتی ہے۔

دوسرا معصی و عصاوت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں: مسیئہ کی عادت شرعی میں تہذیب و اسراف سے کام لیتا ہے، اس فرق کی تائید عبادت کے غوی معنی سے بھی ہوتی ہے کہ عبادت و عبادت عقل کا کام ہے۔

اس وضاحت کے مطابق عبادت و اسراف کے مابین سبب و مسبب کا تعلق ہے (۴)۔

## اسراف کا حکم:

۵۔ اسراف کی تعریف سے واضح ہو گیا کہ اسراف کا حکم اپنے تعلق کے اعتبار سے بدل جاتا ہے، بعض فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ نیکی، خیر و برکتی کے کاموں میں مال کے زیادہ خرچ کرے کو اسراف نہیں کہا جاتا، اسی لئے اس کی ممانعت نہیں ہے۔ اور معاصی، رکیکی و نامناسب امور میں مال کو صرف کرنا اسراف و ممنوع ہے، خود مال قلیل ہی صرف کیا جائے۔

مجدد سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے پاس حل ہوتے ہیں کے برسرِ سرفہ و اسراف سے اللہ تعالیٰ کی معاصت میں شرعی کر دے تو اسے اسراف کرنے والا نہیں کہا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے

(۱) المصباح الحسیر، ابن ماجہ ص ۹۲/۵، دستور احکام ص ۱۱، العظم المستحب علی المذہب ص ۳۸۸، شرح البیہر ص ۹۳، فتاویٰ البندیہ ص ۶۶/۵، ص ۳۳، اسی المطالب ص ۲۰۵، فتاویٰ ص ۳۰۰۔

۲۔ ص ۳۰۰۔

(۱) تفسیر القرطبی ص ۱۱۰، اور اسی میں ہے کہ مشہور قول "خیر میں کوئی اسراف نہیں" اس شخص کے قول کا جواب ہے جو یہ کہے "اسراف میں کوئی خیر نہیں" اور یہ خاتم طائی کا قول ہے و فقہاء کے کلام میں یہاں رد کیا ہے شرح البدایہ میں اسی طرح ہے۔ ۲۰۵/۲، تفسیر الرزوی ص ۱۹۳۔

(۲) سورۃ الاحقاف ص ۱۴۱۔

(۳) تفسیر القرطبی ص ۱۱۰، البیہر مع الشرح الکبیر ص ۶۶/۲۔



اسراف

یہ بھی جانتے لے اس کی بابت مقصود نہیں ہے۔

تیس مرتبہ سے زائد کے عمر و ہونے پر فقہاء نے حضرت عمرؓ بن  
 شعیب کی حدیث سے استدلال کیا ہے عمرؓ بن شعیب آپؐ والد  
 سے ”اروہ لپے“ سے نقل کرتے ہیں: ”فی رجلا نفاہ صلیٰ علیہ وسلم“

فقال: يا رسول الله كيف الظهور؟ فدعا بماء في إناء  
 فغسل كفيه ثلاثاً، ثم غسل وجهه ثلاثاً، ثم غسل ذراعيه  
 ثلاثاً، ثم مسح برأسه، وأدخل أصبعيه السباحتين في  
 أدنيه، و مسح بإبهاميه على ظاهر أدنيه، وبالسباحتين  
 باطن أدنيه، ثم غسل رجله ثلاثاً ثلاثاً، ثم قال: هكذا  
 الوضوء، فمن زاد على هذا فهو شقص فقد أساء وظلم" أو  
 "ظلم و أساء" (۲) (ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس  
 آ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول پاکی کی کیا کیفیت ہے؟  
 آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی مٹکایا، اپنے دونوں ہاتھوں کو  
 "سوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے چبڑ کو تین مرتبہ پھر کھسک  
 اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنی

(۱) نہایت مختصراً ۱۷۳ء، اپنی حلیہ میں ۹۰، الذوقیہ ۱۰۱، ورس کے بعد کے صفحات، اشقی ۱۳۷، ورس کے بعد کے صفحات۔

(۲) حدیث ۴۸۱ رحلا لغاۃ للفقہ، یا رسول اللہ کہہ  
الطہور ۴۹ کی روایت ابو داؤد، نسائی، ابن خزیمہ و ابن ماجہ سے  
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مختصر کی ہے مذکورہ الفاظ ابو داؤد کے  
ہیں۔ جامع ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے سن عمرو بن شعیب بن یسیر بن جعدہ کے  
واسطے سے موطا و مختصر احمد صحیح طریق ہیں۔ منذری نے کہا ہے کہ اس کی ایک  
جماعت نے عمرو بن شعیب کی حدیث سے لٹاؤ کو ترک کیا ہے، اور بعض نے  
نے من کو اختیار لیا ہے عبداللہ بن ابی داؤد نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے  
(عن ابن جریر ۵۱۱-۵۲ طبع کتب سنن ۱۰۰ طبع مکتبہ امیر)  
ازیر ۱۳۲۸ھ سنن ابن ماجہ شریف محمد بن ابی داؤد الباقی ۱۳۶۱ طبع عیسیٰ  
۱۳۷۲ جامع الاصول ۱۶۱۱ طبع کردہ مکتبہ المدینہ، ۱۰۱ طبع عیسیٰ  
(۸۳)۔

## طحاتیں، سراف

ول۔ عبادت بدنہ میں اسراف:

غ- وضو میں سر ف:

[illegible]

پہلی حالت: اعضا کو بار بار دھونا:

۶۔ حنفیہ، شافعیہ اور حنبلیہ نے صراحت فرمائی ہے کہ اعضاء تین بار تک دھونا مسنون ہے (۱) مفتی میں ہے کہ اعضاء وضو کو ایک یا دو مرتبہ دھونا کافی ہے، اور تین مرتبہ افضل ہے (۲)، اور امام مالک کے مذہب میں مشہور ہے کہ دھیری اور تیسری مرتبہ دھونا فضیلت ہے (۳)۔

لہذا، اعضاء کے تین مرتبہ دھونے کو اسراف نہیں کہا جائیگا، بلکہ دو مسنونہ مندوب ہے، البتہ اعضاء کو تین مرتبہ چارے شراب دھوئے کے بعد مزید ہونا محبوبہ، شافیہ، ورنہ نابلہ کے نزدیک مکروہ ہے، ورنہ مذہب مالکیہ میں بھی رنج ہے، اس لئے کہ یہ پانی میں اسراف ہے، ورنہ مالکیہ کا، ہر قول ممانعت کا ہے۔

کمر بستہ اس صورت میں ہے جب کہ پانی مملوک یا مباح ہو۔  
 اور کمر پانی پانی کی حاصل کرے، والوں پر موقوف ہو (اسی حکم میں مدرسہ کا  
 پانی ہے) تو اس میں تین مرتبہ سے زیادہ دھوا بالاتفاق حرام ہے، اس  
 سے کہ اس ریختہ کی جارت نہیں ہے، یہ نیکہ و دشمنی طور پر صوم  
 کرے والوں کے سے موقوف ہے اور انہیں کے لئے رکھا جاتا ہے،

۱ شرح فتح القدیر ۳۰، الرضی اور شیعہ علماء کرام، کتاب الفقہ

(۲) مجلس

٣٣ المذنبون / ١٠ -



## اسراف

شہادت کی وہوں انگلیوں کو اپنے وہوں کانوں میں ڈالنا اور اپنے وہوں گونگوں کو اپنے کانوں کے پرپی حصہ پر، ہر شہادت کی انگلیوں کو مدرہ کی حصہ پر پھیرنا، پچھ اپنے وہوں پاؤں تیں تیں مرتبہ دھوے، پھر فرمایا کہ: وضو اس طرح ہوتا ہے جس نے اس پر کیا، تیا اس میں کسی کی اس نے برا کیا اور ظلم کیا (یا فرمایا: "ظلم وانساء") (ظلم یہ اور نہ کیا)۔

بعض فقہاء نے ذکر کیا ہے کہ حدیث میں وعید اس شخص کے لئے ہے جو تین کے عدد کے سنت ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا ہو اور اس پر زیادتی یا کمی کرے، اور اگر تین کے عدد کے سنت ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے شک کے وقت اطمینان قلب کے لئے یا دوسرے وضو کی نیت سے زیادتی کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ وضو پر وضو اور پرور ہے، اور شک کو دوسرے کا حکم دیا گیا ہے، اسی لئے جہاں سے نقل کرتے ہوئے ابن عابدین نے لکھا ہے کہ جو تین بار وضو کے سنت ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو پھر زیادتی یا کمی کرے تو اس کے لئے وعید نہیں ہے، پھر یہ ظاہر ہے کہ اس حالت میں نفی کرنا بہت تحریمی کی ہے، کرست تحریمی (اس حالت میں بھی کہتی ہے (۱)۔

شافعیہ اور بعض حنفیہ نے وضو پر وضو کے اصل ہونے میں یہ قید لگائی ہے کہ یہ یک مجلس میں نہ ہو، یا پہلے وضو سے کوئی نماز پڑھ لی ہو، ورنہ تکرر مکروہ اور اسراف ہوگا قلیہ بنی کہتے ہیں کہ (وضو کی تکرار میں) اصل حرمت ہے۔ ورنہ تکرر میں کوئی نماز پڑھنے بغیر تیسری یا چوتھی مرتبہ اس کی تکرار ہوتی تو وہ سب کے برابر ایک خالص اسراف ہوگا (۲)۔

(۱) فتح القدیر مع غایہ ۱/ ۲۷۷، تہذیبہ الحاج ۱/ ۴۷۷، اہشی ۱/ ۱۳۱، ابن طاہرین

۱۰۷-۱۰۸

(۲) ابن طاہرین ۱/ ۱۰۷، کلیلی ۱/ ۵۳۔

دوسری حالت: ضرورت سے زیادہ پانی کا استعمال: ۷۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضو اور غسل میں پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے (۱)، ابن عابدین نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ "کان یوضا بالماء ویغتسل بالصاع" (۲) (رسول اللہ ﷺ ایک مہد سے وضو اور یک صاع سے غسل فرمایا کرتے تھے) یہ کوئی لازمی مقدار نہیں ہے، بلکہ مقدار مسنون کے، انی راجعہ کایاں ہے، حتی کہ اگر کوئی اس سے کم میں تکمیل کرے تو یہ بھی کافی ہے، اور اگر یہ مقدار کافی نہ ہو تو اس پر زیادتی کرے، اس لئے کہ لوگوں کی طبیعتیں اور اس کے احوال مختلف ہیں۔

اسی طرح فقہاء کا اتفاق ہے کہ پانی کے استعمال میں اسراف مکروہ ہے، اسی وجہ سے حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ وضو میں مہد پر اس سے کم پانی کافی ہے، اور اگر وضو کے لئے اس سے زیادہ پانی استعمال کرے تو جاز ہے، البتہ اسراف مکروہ ہے (۳)۔ اس کے باوجود شافعیہ نے کہا ہے کہ جس شخص کا بدن معتدل ہو اس کے وضو کا پانی تقریباً ایک مہد سے کم نہ ہونا مسنون ہے، اس لئے کہ "کان یوضا بالماء" (۴) (ایک مہد آپ ﷺ کے وضو کے سے کافی

(۱) عمدہ سمود کے نزدیک ایک دھل اور تھائی دھل کا مہد ہے، بورنامام ابو حنیفہ کہتے

ہیں کہ دھل کا مہد ہے دیکھئے اہشی ۱/ ۲۲۳، ابن طاہرین ۱/ ۱۰۷۔

(۲) حدیث "ان النبی ﷺ کان یوضا بالماء ویغتسل بالصاع" کی روایت مسلم و ترمذی نے حضرت سفینہ سے کی ہے اور ترمذی نے ترمذی کے پیروں نے حضرت انس سے بھی اس کی روایت کی ہے جس کے لفظ یہ ہیں "کان النبی ﷺ یوضا بالماء ویغتسل بالصاع ای عمدة المہد" (صحیح مسلم تخمین عمر فواد عبد الباقی ۱/ ۲۵۸ طبع عیسیٰ الخس، تختہ الاحوذی ۱/ ۸۳ طبع استغفر)۔

(۳) اہشی ۱/ ۲۲۲-۲۲۵، ابن طاہرین ۱/ ۱۰۷۔

(۴) حدیث "ان النبی ﷺ کان یوضا بالماء" کی روایت مسلم نے حضرت سفینہ سے مرفوعاً کی ہے جس کے لفظ یہ ہیں "کان یوضا بالماء" (صحیح مسلم تخمین



## اسراف ۸

ہو جائے (موتا تھا) اور وضو کے پانی کی کوئی حد نہیں، بین اسراف یعنی پورے وضو کو دھوا کر دینا ہے (۱)۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ وضو کے مستحبات میں سے پانی کا کم استعمال کرنا ہے بین اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور جن فقہاء نے اسے پانی کی قید لگائی ہے کہ پانی چپکنے یا بہنے کے مابین مالک نے ان کے قول پر نیکوئی ہے، مطلب یہ ہے کہ وضو سے پانی بہنے کا تکرار کرتے ہیں، نہ کہ وضو کے دہرے کا کیونکہ وضو پر پانی تو ہمارا ضروری ہے، ورنہ بغیر سیانہ کے وضو صرف مس ہوگا، آدمی کے حق میں جو مقدس مکان ہو اس کا لحاظ ضروری ہے، اور مقدس رضاعت پر اضافہ بدعت و اسراف ہے۔ اور اگر کسی نے صرف اتنی مقدار پر کتھا، یا جو اس کے لئے کافی ہو تو اس نے سنت و کی، البتہ جو شخص قلیل پانی سے پورے طور پر دھوے یا پھر قادر ہو اس کے سے قلیل پانی ہی استعمال کرنا مقبول ہے، اور بار بار سہاٹ سے زیادہ پانی استعمال نہ یا حائے (۲)۔

حنفی کے نزدیک اسراف کا معیار یہ ہے کہ پانی کا استعمال شرعی ضرورت سے زیادہ ہو، اور اس میں حنفیہ کے کرایا ہے کہ تقییر و اسراف کو ترک کرنا سنت مکرہہ ہے، تقییر یہ ہے کہ تر ہوئے کی حد کے قریب پہنچ جائے، اور پھر نہ ہو، اور اسراف یہ ہے کہ شرعی ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس وضاحت کے مطابق دھو کر تے ہوئے پانی کے استعمال میں اسراف مکرہہ تحریمی ہوگا، جیسا کہ صاحب الدرر نے اس کی صراحت کی ہے، لیکن ابن عابدین نے اس کے مکرہہ تحریمی ہونے کو رنج کہا ہے (۳)۔

پانی میں اسراف کی کرہت پر فقہاء نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی

حدیث سے استدلال کیا ہے: ”فی رسول اللہ ﷺ مؤ بسعد وهو بوضوء، فقال ما هذا السرف؟ فقال آلی الوضوء اسراف؟ فقال نعم، وإن كنت على نهر جار“ (۱) (رسول اللہ ﷺ حضرت سعدؓ کے پاس سے گذرے اور وضو کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اسراف کیا؟ حضرت سعدؓ نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں خود آپ جاری نہ رہیں)۔

یہ پوری وضاحت اس شخص کے لئے ہے جس کو وسوسہ نہ ہو، اور جو وسوسہ کا شکار ہو اس کے ابتلاء کی وجہ سے اس کے حق میں یہ سب معاف ہے (۲)۔

## ب۔ غسل میں اسراف:

۸۔ غسل کی ایک سنت تین بار دھونا ہے، اس طرح کہ تمام بدن پر تین مرتبہ پوری طرح پانی بہائے، اس سے زائد اسراف مکرہہ ہے، اور غسل کے لئے کتنا پانی کافی ہے اس کی مقدار متعین نہیں، کیونکہ اشخاص و احوال کے اختلاف سے حاجت شرعیہ میں اختلاف ہو جاتا ہے، البتہ قدر کفایت یا اتمام واجب کے یقین کے بعد جو زیادتی ہو وہ اسراف مکرہہ ہے، یہ مقدار متعین ندیہ ہے، اور جو حدیث میں ہے: ”کان رسول اللہ ﷺ يغتسل بالصاع“ (۳) (رسول

(۱) حدیث: ”أن رسول اللہ ﷺ مؤ بسعد وهو بوضوء...“ کی روایت ابن ماجہ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کی ہے۔ الزوائد میں حاکم بخیری نے کہا ہے کہ حماد بن محمدؓ اور ابن ابیہ کے ضعف کی وجہ سے اس کی اعتبار ضعیف ہے (سنن ابن ماجہ تحقیق محمد و احمد ابی ۱/ ۲۷۷ طبع عیسیٰ الخلی ۱۳۷۲ھ)۔

(۲) انہی ۱/ ۲۲۲، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱



## اسراف ۹

(متطعمین غلام ہو گئے) اور متطعمین سے مراد کسی کام میں مبالغہ کرنے والے ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تمہاری رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر میں پرانا رسول اللہ ﷺ کی عادت کے بارے میں معلوم کرنے گئے۔ سب اس کو تلبیہ پڑھتے تو وہ انہوں نے اسے قلیل سمجھا۔ اور اسے گئے کہ نبی ﷺ سے ہمارا یہ مقدمہ؟ کہ اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھپے تمام نادعاہف فرما دیے ہیں اس میں سے ایک نے کہا کہ میں تو رات میں بیسہ نمازیں پڑھوں گا، دوسرے نے کہا کہ میں زندگی بھر روزے رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: "انتم اللہیں فلتکم کدا وکدا؟ انا واللہ انی لاخشاکم لہ، واتفاکم لہ، لکنی اصوم واطعم، واصلی وارق، وافتروح النساء، فمیں دعوت عن سنی فلیس مہی" (۱) (غداں غداں باتیں تم ہی کر رہے تھے؟ تو سنو اللہ کی قسم، میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، اور متقی ہوں، عین میں رہ رہ کر بھی رکتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں، ماری بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، یہ عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، لہذا جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے)۔

نیل لاہار میں ہے کہ اس میں دلیل ہے کہ عبادت میں مشرکت مباح رہی ہے، کیونکہ عبادت کی وجہ سے نفس کو تھکا دینا اور مشقت میں انا تمام عبادت کے چھوٹ جانے کا سبب بن جاتا ہے، اور اس میں سہل ہے، اور جو شخص اس میں شدت اختیار کرے گا وہ

(۱) حدیث: "انکم اللہیں فلتکم کدا وکدا....." کی روایت بخاری و مسلم سے حضرت انسؓ سے کی ہے مگر وہ الفاظ بخاری میں ہیں (صحیح البخاری ۱۰۳۰۳) صحیح الترمذی، صحیح مسلم، صحیح بخاری و حدیث بخاری ۱۰۲۰۲ طبع عینی النکلی۔

اللہ ﷺ ایک صاع سے غسل فرمایا کرتے تھے) تو یہ اس قلیل مقدار کا بیان ہے جس کے ذریعہ عادت سنت کی اس نگی مومن ہے، یہ مقدمہ لازمی ہضہ وری نہیں (۱)۔

حج - نماز و روزہ میں اسراف:

۹- اسراف کو ہر معاملہ میں مبالغہ نہ رہی، اور متبادل کا حکم، یا نیا ہے، حتیٰ کہ سب عبادت میں بھی جو تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہیں، جیسے نماز و روزہ، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "یورید اللہ بکم الیسر ولا یورید بکم العسر" (۲) (اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا)۔ چنانچہ عبادت کی "انگی کا جو حکم ہے اس میں شرط ہے کہ عادت سے زائد مشقت اور تنگی نہ ہو، اسی لئے حالت سفر میں افطار کو مباح قرار دیا گیا ہے، حاملہ، مریش، دودھ پلانے والی عورت اور ہر اس شخص پر جس کو روزہ کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو، یا عین رکنا واجب ہے، کیونکہ افطار نہ کرنے میں دشواری ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے تنگی کے ارادہ کی نفی فرمائی ہے (۳) لہذا عبادت میں اسراف و مبالغہ جائز نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ سے صحت کے ساتھ نقل کیا گیا ہے: "هلک المستطعون" (۴)

= ہنس بھانج و بھٹھور بالمد (صحیح مسلم، صحیح بخاری و حدیث بخاری ۲۵۸۱ طبع عینی النکلی)۔

(۱) ابن ماجہ بن ۱۰۶۱، ابوداؤد ۱۰۷۱، ابویوسف ۲۵۶۱، ترمذی ۲۱۲۱، ابن ماجہ ۲۲۲۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۸۵۔

(۳) تفسیر الاحکام، ج ۱، ص ۱۶۱۔

(۴) لادب اشرفیہ لاسر، ج ۲، ص ۱۰۵۔

حدیث: "هلک المستطعون" کی روایت مسلم و ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے، اور ابویوسفؓ نے "قالہا فلا" کا اضافہ کیا ہے (صحیح مسلم، صحیح بخاری و حدیث بخاری ۲۰۵۵ طبع عینی النکلی ۵۳۷۵) اس پر ابوداؤد ۵۵۵۵ طبع مشہور۔



## اسراف ۹

مغلوب ہوگا۔ ورنہ عیت ہو یہ دنیا ہوست فرام کرنے اور نرس نہ  
بید کرے پر ہے (۱)۔

اسی وجہ سے جس فقہاء نے صوم وصال اور صوم و صوم کے مکرر  
ہونے کی صراحت کی ہے، رسول اللہ ﷺ سے مرہی ہے کہ  
”پ ﷺ نے فرمایا: ”م صام الدھر فلا صام ولا افطر“ (۲)  
(جس نے صوم دہر رکھا تو اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا) نے فقہاء  
نے تمام رات کے قیام کو مکرر کہا ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہ سے  
روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ”لا أعلم نبی اللہ ﷺ قام لیلة  
حتى الصباح، ولا صام شهرا قط غیر رمضان“ (۳)  
(میرے علم میں نہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی کسی رات میں صبح  
تک قیام کیا ہو، اور رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورے ماہ کے روزے  
رکھے ہوں)، ابن عابدین کہتے ہیں کہ احیاء میل کے متعلق جو

(۱) نیل لاوطا رستھ کانی ۱/۲۳۰۔

(۲) حدیث: ”م صام الدھر فلا صام ولا افطر“ کی روایت مسلم نے  
حضرت ابو ذر غفاری سے کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”ان رسول  
اللہ ﷺ منل می صومہ؟ قال غضب رسول اللہ ﷺ فقال  
عمرو رضی اللہ عنہما وبالاسلام دہاء و بمعتمد رسولاً  
وبمعتمد ببعده قال فسنل می صام الدھر فقال لا صام ولا  
افطر“ اور ”م صام وما افطر“ نے زندی نے اس کی روایت کی ہے اور اس  
کو سن کہا ہے اور زندی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ذر سے اسی منہم کی  
روایت نقل کی ہے (صحیح مسلم تحقیق محمد قزوینی و عبدالباقی ۸/۱۹ طبع عیسیٰ الحلی،  
تختہ الاحوذی ۳۷۷۷ء مباح کردہ المکتبۃ الشریعہ سنن ابن ماجہ تحقیق محمد قزوینی  
عبدالباقی ۸/۳۳ طبع عیسیٰ الحلی)۔

(۳) حدیث: ”لا أعلم نبی اللہ ﷺ قام لیلة حتى الصباح، ولا صام  
شہرا قط کاملاً غیر رمضان“ کی روایت مسلم نے حضرت عائشہ کی  
طریل حدیث کے ضمن میں کی ہے و فرماتی ہیں کہ: ”ولا أعلم نبی اللہ  
قرأ القرآن کله فی لیلة ولا صلی لیلة إلی الصبح، ولا صام  
شہرا کاملاً غیر رمضان“ (الحلیت) (صحیح مسلم تحقیق محمد قزوینی  
عبدالباقی ۸/۵۱۳ طبع عیسیٰ الحلی)۔

احادیث دارا ہونی ہیں اس کے اطلاق سے استیجاب ظاہر ہوتا ہے،  
لیکن اسوں نے بعض جہد میں سے غل یا ہے کہ وہ اس کی تفسیر نصف  
میل سے کرتے ہیں، اس لئے کہ جس نے نصف رات عبادت کی کو یہ  
اس نے پوری رات عبادت کی۔ اور اس تفسیر کی تائید حضرت عائشہ کی  
مذکورہ حدیث سے ہوتی ہے لہذا نصف رات کا مراد ہونا رائج  
ہے، اور انشاء کا مراد ہونا حقیقت سے قریب تر ہے (۱)۔

نماز و روزہ کے اندر مباحہ کی ممانعت کے متعلق سب سے زیادہ  
واضح حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: ”دخل  
رسول اللہ ﷺ حجرتی، فقال: ألم أخبر أنك تقوم  
اللیل وتصوم النهار؟ قلت: بلی، قال: فلا تفعل، ثم  
وقم، وصم وافطر، فإن لم یحک عینک حقاء، وإن  
لجسدک علیک حقاء، وإن لروحک علیک حقاء،  
وإن لصدیقک علیک حقاء، وإن لضمیک علیک  
حقاً، وإن عسی أن یطول بک عمر، وإنه حسبک أن  
تصوم من کل شهر ثلاثاً، فذلک صیام الدھر کنہ، وإن  
الحسنة بعشر أمثالها“ (۲) (رسول اللہ ﷺ میرے گھر

(۱) ابن ماجہ ۱/۶۰۱ ۲/۶۱۵ تصرف کے ساتھ المجموع ۳۷۷۷ء مباح کردہ  
الفتح ۱/۳۳۔

(۲) حدیث: ”الم أخبر أنك تقوم اللیل وتصوم النهار“ کی روایت  
امام بخاری و امام مسلم نے مشہور طریق کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن  
الحارث سے کی ہے اور ایک روایت میں بخاری کے الفاظ یہ ہیں: ”یا عبد  
اللہ! ألم أخبر أنك تصوم النهار، وتقوم الليل؟ قلت: بلی، یا  
رسول اللہ! قال: فلا تفعل، صم وافطر، ولم وسم، فإن  
لجسدک علیک حقاء، وإن لم یحک عینک حقاء، وإن  
لروحک علیک حقاء، وإن لروحک علیک حقاء، وإن  
بجسدک أن تصوم کل شهر ثلاثاً ایام، فإن بک بکل حسنة  
عشر أمثالها، فإن ذلک صیام الدھر کنہ...“ (الحلیت) (صحیح  
بخاری ۳۷۷۷ء طبع الشریعہ صحیح مسلم تحقیق محمد قزوینی و عبدالباقی ۸/۵۱۳ ۲/۶۱۵ ۱/۶۰۱)۔



## اسراف ۱۰

(آپ ﷺ نے رمضان کے اخیر عشر میں شب بیداری فرماتے تھے، اور میدان کی راتوں میں جاگتے پر ہمارے فقہاء اتفاق ہے، واللہ اعلم۔

دوم۔ عبادات مالیہ میں اسراف:

الف صدقہ میں اسراف:

۱۰۔ صدقات واجبہ ذین کی مقدار متعین ہے جیسے زکاۃ نذر اور صدقہ فطر، ان میں اسراف کا کوئی تصور نہیں ہے، اس لئے کہ ان میں شرعاً متعین مقدار کا ادا کرنا واجب ہے، ان صدقات کے وجوب کی شرائط اور واجب مقدار کا بیان ان کے مقام پر مذکور ہے۔

مستحب صدقات جو محتاجوں کو اخروی ثواب کے حصول کے لئے دیئے جاتے ہیں (۱) تو باوجود اس کے کہ بہت سی آیات و حدیث میں فقر اور مساکین اور محتاجوں پر خرچ کرنے کی اسلام میں اپیل کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے اعتدال و میاندوی کا حکم دیا ہے، اور اسراف کی حد تک تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے، اس لئے کہ اسراف خود خرچ کرنے والے کے فقر کا سبب ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: "وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا" (۲) "وکان بین دلیک قواماً" (۳) اور لوگ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور اس کے درمیان (ان کا خرچ) اعتدال پر رہتا ہے۔

دوم۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَحْمِلْ يَدُكَ مَغْرُوبًا إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَعُومًا مَّحْضُورًا" (۴) (اور تو نہ اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لے ورنہ

تشریف لالے) فرمایا: یہ مجھے صحیح بتایا گیا ہے کہ تم پوری رات نماز پڑھتے ہو، دروں میں رو رہے رہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: میاں زندہ رہو، کچھ رات سویا رہو، کچھ رات قیام بیا رہو، کبھی رو رو کھو کبھی افکار رہو، چونکہ تم تمہاری آنکھوں کا حق ہے، تم پر تمہارے جسم کا حق ہے، تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے، تم پر تمہارے دوست کا حق ہے، تم پر تمہارے مہمان کا بھی حق ہے، ہوسکتا ہے کہ تمہاری عمر طویل ہو تمہارے لئے یہ مادہ تیس روزے کافی ہیں، یہ پوری رات کی کاروبار ہے چونکہ تنگی میں رہنا ہوتی ہے۔

ثانیہ میں سے مام ہوئی کہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کی وجہ سے ہمیشہ پوری رات قیام کرنا مکروہ ہے، "اور بیاچارے کہ اس قیام لیل اور ممنوع یام کے علاوہ صوم و ہر کے درمیان کیا فرق ہے کہ وہ ہمارے ہر ایک مکروہ نہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ ہمیشہ پوری رات نماز پر ہٹا رکھو اور پورے بدن کے لئے قصاص دہ ہے، جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے، برخلاف روزہ کے، اس لئے کہ دن کے کھانے کی کمی رات کو پوری ہو جاتی ہے، اور اگر پوری رات نماز پڑھی جائے تو دن میں سویا نہیں جاسکتا، کیونکہ اس میں اس کے دین و دنیا کے مصالح ضائع ہو جائیں گے، یہ حکم دائمی طور پر قیام لیل کا ہے، ہر با کچھ راتوں میں قیام کرنا سو اس میں کوئی کراہت نہیں (۱)، چنانچہ صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے: "ان السیئۃ کان اذا دخل العشر الاواخر من رمضان احیا اللیل" (۲)

طبعی نفس (۱)

(۱) مجموعہ ۳۵۳۳ طبع لہجہ یہ۔

(۲) حدیث: "ان السیئۃ کان اذا دخل العشر الاواخر من رمضان احیا لیل" کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے بخاری کے لحاظ یہ ہے: "کان السیئۃ" اذا دخل العشر شد متزودہ و احیا بیدہ و یقظ لعلہ" (فتح الباری ۲/۶۹۳ طبع استیعاب صحیح مسلم تحقیق محمد و احمد ابی ۸۳۲ طبعی نفس)۔

(۱) کلیلی ۳۱۳، شرح البیہقی ۳۰۳، معنی ۲۴۶۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۷۱۔

(۳) سورہ اسراء ۲۹۔



## اسراف ۱۰

سے بالکل کھول دی دے ورنہ تو ملامت زدہ، تنبیہ مست یوں بیٹھ جائے گا۔ مفسرین اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنی ہوس پر عیوں کی ضرورت کے ہوتے ہوئے اپنا تمام مال خرچ نہ کرے، کہ تم تصرف و خرچہ سے تنگ ہو رہے ہو، اور ہوس کی طرح ہو جاؤ، ہوسیر وہ ہوس ہے جس کی حالت تم ہو جاؤ اور وہ چلنے پر تیار نہ رہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ اس لئے ہے تاکہ آپ ﷺ کی بد خاطر نہ ہوں کہ اپنے مال پر حسرت ہو بین خطاب رسول اللہ ﷺ کے ملکہ کو ہو گا کیونکہ آپ ﷺ اس لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اللہ کے رستہ میں نہ پورا مال خرچ کرنے پر حسرت ہو، اللہ تعالیٰ نے خرچ میں زیادتی اور اپنے تمام مال کو خرچ کرنے سے صرف انہیں لوگوں کو منع فرمایا ہے جن کو خرچ پر حسرت کا اندیشہ ہو، اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "ہائمی احدکم بما یملک ، فیقول: ہذا صدقۃ، ثم یفقد یمسک الناس! خیر الصلۃ ما کان عن ظہور غمی" (۱) (تم میں سے کوئی اپنی ساری مالیت لے کر آ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صدقہ ہے، پھر مجبور ہو کر لوگوں کے سامنے ہاتھ چسپاں کرتا

(۱) حدیث: "ہائمی احدکم بما یملک فیقول: ہذا صدقۃ، ثم یفقد یمسک الناس..." کی روایت ابو داؤد ابن خزیمہ، دارمی و حاکم نے احمد بن حنبل کے طریق سے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے مذکورہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ مذکور ہے کہ اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہیں۔ صحیح ابن خزیمہ کے تحقق نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی اس سختی کی ہے اور البانی نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ ابن اسحاق کو دوسرے سے مل کر مسلم نے روایت کی ہے پھر وہ کس ہیں۔ اور اس کو انہوں نے معنی کیا ہے اس لئے اس کو حجت نہیں بنایا جاسکتا (معجم المعبود ۲/ ۵۳ طبع المکتبۃ المصریۃ دار الفکر لدی ۱۹۸۳ء) صحیح ابن خزیمہ ۲/ ۵۳ طبع دار المعرفۃ سنن الدی ۱/ ۳۹۱ طبع دار احیاء التراث العربیہ صحیح ابن خزیمہ ۲/ ۵۳ طبع دار الکتب العربیہ اردو، انجیل ۱۶/ ۳۱۶ طبع دار الکتب الاسلامیہ۔

ہے، بہت بڑی صدقہ وہ ہے جو استفاء کے ساتھ ہو، البتہ جس شخص کو خرچ کے ہوئے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور اس کے عظیم ثواب پر اعتناء ہو تو مذکورہ آیت میں ایسا شخص مراد نہیں ہے۔ بہت سے بڑے صحابہ اللہ کے راستہ میں اپنے تمام مال خرچ کر دیتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر کوئی عتاب نہیں فرمایا، اس نے کہ ان حضرات کا یقین صحیح اور اس کی ہوسرت عین حق تھی۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث کی روشنی میں فقہاء نے صریح فرمائی ہے کہ اپنا اور جن لوگوں کا وہ داغی طور پر خرچہ نہ کرنا ہے اس کی قدر کفایت سے جو مال بچے وہی یہ ہے کہ سے صدقہ کیا جائے، اور جو شخص اسراف کرے اس طرح کہ جن کا خرچہ اس کے ذمہ ہے ان کی مقدار کفایت میں کمی ہو جائے، یہ اپنے ذاتی خرچہ کے لئے ضروری اشیاء میں ہی ہو، اور اس کی کوئی ممانعت نہ ہو تو وہ بہکار ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "کفنی بالعمراء ایما ان یصیع من یمولہ" (۲) (انسان کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ ان کو ضائع کر دے جن کا خرچہ اس کے ذمہ ہے)، نیز اس لئے کہ جو اس کی پرورش میں ہیں ان کا نفقہ واجب ہے، اور تصرف نقل ہے، اور نقل کو خیر پر مقدم کرنا جائز نہیں، اور اس لئے بھی کہ اگر انسان اپنا تمام مال صرف کرے تو وہ نیک فتنہ و شرع شدہ مال کی طرف نفس کے شدید میان سے مامون نہیں رہتا، تو اس کا مال بھی جائے گا، ثواب بھی ختم ہوگا اور وہ لوگوں پر بوجھ بن کر رہ جائے گا۔

(۱) الاحکام للجصاص ۲/ ۶۳، الاحکام لاس العربی ۳/ ۹۰، ۹۳، تفسیر الرازی ۳/ ۳۰۔

(۲) حدیث: "کفنی بالعمراء ایما ان یصیع من یمولہ" کی روایت مسلم و ابو داؤد نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ اس کے لفظ یہ ہیں: "کفنی بالعمراء ایما ان یصعی عمن یملک قولہ" (صحیح مسلم تحقق محمد توفیق عبد الباقی ۲/ ۶۹۲ طبع عیسیٰ الحلی، معجم المعبود ۲/ ۵۹، ۶۰، طبع المکتبۃ العربیہ)۔



## اسراف ۱۱

جس کو پ حسن و قہل بقرہ پر صبر، اور ماتھ چھیلانے سے بچنے کا یقین ہو یہ اپنی ذات پر غناؤ کے ساتھ اپنی پیشہ کا مالک ہو، ایسے شخص کے لئے وقت ضرورت پہنچنے پر مال کو صدقہ کر دینے کی اجازت ہے، اس کے حق میں یہ امر ف نہ ہوگا (۱)۔ یونکہ روایت یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے پنا پور سار و سامان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لا کر پیش کر دیا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”ما ابغیت لاهدک؟“ قال: ابغیت لہم اللہ ورسولہ“ (۲) اپنے گھر و لوہ کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ ابو بکرؓ نے نما: ان کے لئے میں نے اللہ و اس کے رسول کو چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ ابو بکرؓ کے حق میں ایک نصیحت تھی۔ یونکہ یہ کاغذیں قوی و دیناں کامل خالص و تجارت پیشہ و رتہ دینی کا رہبر رکھنے والے آدمی تھے۔

### ب۔ وصیت میں سرف:

۱۱۔ موت کے بعد کی طرف منسوب کر کے کسی کو بطور تحری مالک بنانا یا موت کے بعد مال کا تحری کرنا وصیت ہے۔ جو شخص مال چھوڑے اس کے لئے مستحب ہے کہ مال کے ایک حصہ کی وصیت، اپنے شخص کے حق میں کرے جو اس کا وارث نہ ہو، وراثت بیعت لے اس کی نہ ہو۔ مقررہ ہیں کہ وہ تہانی سے زائد نہ ہو، و تہانی سے کم ہوئے کی ترغیب ہی ہے، جو اسراف سے اور ورثاء کو ضرر پہنچانے سے بچانے کے لئے ہے (۳)۔

(۱) تفسیر المیزانی ۱۰/۲۵۱، ابن ماجہ ۱۲/۱۷۱، ابی داؤد ۴۳/۸۲، ابی یوسف ۴/۲۰۵، مسند امام بن عمر ۳/۱۱۳۔

(۲) حدیث ۵۴۱، ابی داؤد ۴۳/۸۲، ابی یوسف ۴/۲۰۵، مسند امام بن عمر ۳/۱۱۳۔

(۳) ابن ماجہ ۱۲/۱۷۱، ابی داؤد ۴۳/۸۲، ابی یوسف ۴/۲۰۵، مسند امام بن عمر ۳/۱۱۳۔

اُرمیت کا کوئی وارث ہو تو وصیت تہانی میں مانڈ ہوگی، ورنہ اجازت نہ، یہ تو اس سے زائد میں بلا لائق باطل ہوگی، اس لئے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں: ”کان رسول اللہ ﷺ یعودنی عام حجة الوداع من وجع اشتد بی، فقلت: ای قد بلغ بی من الوجع، وانا ذو مال، ولا یورثنی الا اہلہ، أفانصدق بثنی مالی؟“ قال لا، فقلت بالشطر؟ فقال لا، ثم قال: الثلث، والثلث کثیر، نو کثیر، ایک ہی قدر و رشک انعماء خیر من ان تلذہم عالة یتکفہون الناس“ (۱) (حجة الوداع کے سال میری شدید تکلیف کی وجہ سے آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے کہا: میں شدید تکلیف میں مبتلا ہوں، میں مال والا ہوں، اور میرے ورثاء میں صرف ایک لڑکی ہے، کیا میں پنا و تہانی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: میں، پھر میں نے کہا: ہاں، تو فرمایا: میں، پھر فرمایا: تہانی صدقہ کرو اور تہانی بھی زیادہ ہے (لفظ بیزہ فرمایا یہ نصیحت)۔ بلاشبہ اگر تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقیر بنا کر چھوڑو، اور وہ لوگوں کے سامنے ماتھ چھیلاتے پھر یں)۔

لہذا اُرمیت کا کوئی وارث ہو تو وصیت کی تشریح تہانی ہے، اور انی مقدار پر غناؤ کا اتفاق نہیں ہے، البتہ تہانی سے کم ہونا مستحب ہے، نیز مستحب ہے کہ وصیت ان تہانی لوگوں کے سے ہو جو ورثہ نہ ہوں، تاکہ صدقہ کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہو، اور صاحب الغنی نے ذکر کیا ہے کہ مالدار کو پانچویں حصہ کی وصیت کرنا افضل ہے، اور اسی کے

(۱) حضرت سعد بن ابی وقاص کی حدیث کی روایت، ابن ماجہ ۴۳/۸۲، ابی داؤد ۴۳/۸۲، مسند امام بن عمر ۳/۱۱۳، تفسیر المیزانی ۱۰/۲۵۱، ابن ماجہ ۱۲/۱۷۱، ابی یوسف ۴/۲۰۵، مسند امام بن عمر ۳/۱۱۳۔



## اسراف ۱۲

مثل حضرت ابو بکر و حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے (۱)۔  
و اگر میت کا کوئی رشتہ نہ ہو یا رشتہ ہو لیکن وہ تہائی سے زائد کی  
جائز دے دے تو اس میں اختلاف اور تفصیل ہے جس کا مقام  
مطالع (ہمیت) ہے۔

سوم - جنگ کے موقع پر دشمن کا خون بہانے میں اسراف:  
۱۲ - اسراف بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ حالت میں ممنوع ہے حتی کہ  
جہد و قتال کے موقع پر دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے بھی چنانچہ  
مسجد ہر حالت میں اعتدال و میاندروی کے لئے ماسور ہے، اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَقْتُلُوا إِنَّا اللَّهُ لَا نُحْيِ  
الْمُتَعَمِّدِينَ" (۲) (اور حد سے باہر مت نکلو کہ اللہ حد سے باہر نکل  
جانے والوں کو پسند نہیں کرتا)۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: "وَلَا  
يَخْرُجُكُمْ شَأْنٌ قَوْمٍ عَلَى أَنْ لَا تَعْمَلُوا اْعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ  
لِلتَّقْوَى" (۳) (اور کسی جماعت کی دشمنی تمہیں اس پر نہ آتا۔ دیکھو اسے  
کہ تم (اس کے ساتھ) انصاف ہی نہ کرو، انصاف کرتے رہو) (کہ  
وہ تقویٰ سے بہت قریب ہے)۔

اسی لئے فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر دشمن ان لوگوں میں سے  
ہو جن تک (اسلام کی) دعوت نہ پہنچی ہو تو اسلام کی دعوت پیش کرنے  
سے پہلے ان سے قتال جائز نہیں۔ (۱) دشمن کے رہوں کو متعلق نہ کرنا  
مکروہ ہے، اس میں کچھ تفصیل ہے، اور ان کے مقتولین کا مثلہ کرنا یا  
ان کو شدید تکلیف پہنچا کر رہنا بھی مکروہ ہے (۲)۔ یہ نکتہ رسول

(۱) ابن ماجہ ۱۷۵۱، مسند احمد ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱



۱۳۱۳

گر مسلمانوں کے لئے بہتہ بیوۃ الن کے ساتھ مال کے بدلہ مان  
صلح کا معاملہ کرنا جائز ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَابِیْ جَحْوَ  
مَسْئِمَ لَاجْمَعِ لَہَا" (اور اگر وہ جنھیں صلح کی طرف سے (آپ کو  
اختیار ہے۔) آپ بھی اس کی طرف حلف جائیں)۔

ترہم مسلمان ان کا محاصرہ کر لیں تو ان کو اسلام کی دعوت دی جائے گی۔ اگر وہ اسلام لے آئیں تو بہتہ ہے۔ ورنہ ان پر تہذیبِ لارم کر دی جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ دوسرے دو شرطیں عرب میں سے نہ ہوں۔ اگر وہ اس کو قبول کریں تو عقدِ دم کی شرط کے مطابق ان کے ساتھ ہمارا معاملہ عدل و انصاف کا ہوگا۔ اگر اگر وہ اتنا زبردیں تو ہم ان سے قتال کریں گے تا آنکہ ان پر زبردستی غلبہ حاصل کر لیں (۲)۔ ان حکام کی تفصیل اصطلاح (جہاد) اور (جزیہ) میں ہے۔

مباح چیزوں میں، صرف

سف-کھانے پینے میں اسراف:

۱۳۔ بلاکت سے بچنے کے قدر کھانا چیا فرض ہے، اور ہیٹ بھرنے کے قدر کھانا چیا مباح ہے، اگر ہیٹ بھرنے سے احانت اور وجہت کی اونائیگی کے لئے بدن کی عاقت میں امناذہ کی نیت ہو تو مندوب ہے، اور ہیٹ بھر سے زیادہ کھانا مکروہ ہے یا ممنوع؟ اس سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، لبتہ امر اس سے آندہ کے رورہ کے لئے عاقت حاصل کرنا مقصود ہو، یا یہ مقصد ہو کہ تبا کماے میں مہربا کو مار محسوس نہ ہو تو جیب بھر سے زائد کھانا درست ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "کسوا و اشربوا و لا تمسرفوا" (۳) (کھاؤ اور پو

( ) سورة الغافر ٤١ =

(۲) ابن ماجه بن جرير، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۱۸، ۴۱۹، مواهب الجليل

سید محمد رفیع علی

(۳) سورۃ طہ ۱۵۱

لیکن اسراف سے کام نہ لو۔ چنانچہ انسان اس قدر رکھانے پینے کے لئے مامور ہے جس سے مقصد کی ادائیگی کے لئے تقویت حاصل ہو جائے۔ اور وہ حرام تک متعدی نہ ہو، اور قباحت میں شریعت نہ ہو، نہ اتنی زیادہ مقدار استعمال کرے کہ ضرر و رساں بن جائے جبکہ اس کی ضرورت نہ ہو۔ اور کھانے پینے میں زیادتی کرے جب کہ ادائیگی میں نقل ہو تو حرام ہے اس لئے کہ یہ کھانے پینے میں اسراف ہے نیز اس لئے کہ یہ اضاحت مال اور منہ سے کوبیاری میں ہوتا کرنا ہے (۱)۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: ”ما ملأ آدمی وعاء شراً من بطن، بحسب اہل آدم اكلات بقص صعبہ، غیاں کاں لا محالۃ ثلث لطعامہ، وثلث لشرابہ، وثلث لنفسہ“ (۳)

(آئی نے پیٹ سے ریا، دیر تر تن کو میں بھر، ہم کے سے چند تھے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھ سکیں، اگر ضروری ہو تو یک تہائی کھانے کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے ہو)۔ آپ ﷺ نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ”یہ من السرف ان قاکل کل ما اشتہیت“ (۴) (خوشامش کے مطابق نہ بچہ کا کھانا نہ شہ ہے)۔

(۱) تفسیر قرآن: ابن ارازی ۱۳/۶۲، تفسیر القرطبی ۷/۹۱، ۹۲، آداب الشریعہ ۱/۶۵، ۶۶۔

(۲) حدیث: ”ماملاً آدمی وہاء خرا من بھلہ....“ کی روایت احمد بن حنبل، ترمذی اور ابن ماجہ نے اقدام ابن سعد کتب سے مرثوما کی ہے مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (تحتہ الاحادیث) ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳،

(۳) حدیث میں "ان ما کلا کل ما اشیہا" کی روایت ابن ماجہ نے ابن عی القاضی کے ساتھ حضرت انس بن مالک سے مرثوعاً لی ہے۔ حافظ ابوسعید نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ نوچ جس وواں



## اسراف ۱۳

کم کھانے کا ترغیب کے سلسلہ میں قرطبی نے نقل کیا ہے کہ (۱) رسول اللہ ﷺ کے پاس ابو حنیفہ کا یہ لیتے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اکفف علیک من جشانیک أباح حنیفة، فإن اکثر الناس شبعاً فی الدنيا أطولهم جوعاً یوم القیامة" (۲) ابو حنیفہ اپنے آپ کو ڈکاروں سے بچاؤ، کیونکہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ پیٹ بھرنے کا موقع ملے گا۔

ابو حنیفہ ہذا متفق علیہ ہے اور صحیحی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مگر ہے ابن ابی شیبہ نے اس کو المفردات میں ذکر کر کے فرمایا کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح نہیں ہے سند ہی نے اسے ابن القاضی کے ساتھ بیان فرمایا ہے "مس الاسراف ان ناکل کل ما اصبحت" وافر مالا کہ ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا نے اس کو کتاب الجوع میں بیان کیا ہے اور یحییٰ نے بھی بیان کیا ہے حاکم نے دوسرے متن کے ساتھ اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن کثیر نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے حسن کہا ہے (سنن ابن ماجہ، تفسیر حمزہ و احمد الماتی ۱۱۴۲ھ طبع حبشہ الجلی، کتاب المفردات لابن الجوزی ۳۰۳۵ھ طبع کردہ المکتبۃ الشریعہ و الترغیب و الترہیب ۲۰۲۳ھ طبع مطبعہ المدارہ ۳۸۰ھ فیض القدیر ۲۶۱۲ھ طبع کردہ المکتبۃ التجاریہ ک)

(۱) القرطبی ۱/۱۹۳۔

(۲) حدیث: "اکفف علیک من جشانیک لجابح حنیفة..." کی روایت محکم ہے حضرت ابو حنیفہ سے کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: "اکفیت قریباً من حبز بر ولحم سمی، ثم اکتب اللہ ﷻ فجعلت الجشانیة فقال ما کف من جشانیک فان اکثر الناس شبعاً اکثرهم فی الاحوال جو عام۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی، وہابی نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ فقہ کے متعلق المدینی نے کذاب، اور عمر کے بارے میں ہانک کہا ہے۔ سند ہی نے کہا کہ یہ انتہائی کمزور ہے اس میں فہد بن حوف و عمر بن موسیٰ ہیں، لیکن بخاری نے اس کو دو سندوں سے روایت کیا جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں، اور ابن ابی الدنیا، یحییٰ و طبرانی نے انجم الکبیر و راہم الاوسط میں اس کو بعض اصافوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔ یحییٰ نے کہا ہے کہ بخاری و ابن کثیر کی ایک سند میں محمد بن خالد کوئی چیز جن کو میں نہیں جانتا، اور اس کے بانی رجاء بن شافعہ ہیں، انھیں رک ۱۲۱۲ھ طبع کردہ دارالکتب العربیہ الترغیب و الترہیب ۱۹۹۳ھ طبع مطبعہ المدارہ ۱۳۸۰ھ معجم الخوکر ۳۱۵/۵ طبع کردہ مکتبۃ القدی ک۔

بھوکے رہیں گے اس مقدار میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ مالک فرماتے ہیں: کھانے پینے کو کم کرنے سے معدہ کو اس قدر ہلکا رکھنا مقصود ہے کہ اس پر کوئی ضرر مرتب نہ ہو، وری عبادت کے سلسلہ میں سستی نہ ہو، کیونکہ کبھی پیٹ بھر کر عبادت کی انجام دہی کا سبب ہوتا ہے تو اس وقت پیٹ بھر کر عبادت کا سبب ہوگا، وری کبھی اس پر ہی اسباب یا شغب کا ترک مرتب ہوتا ہے اگر اس کی وجہ سے جب کا ترک ہو تو حرام ہے، اور اگر شغب کا ترک ہو تو حرام ہے (۱)۔

نام غزلی فرماتے ہیں: ایسے نفیس کھانوں میں ماں شریفی کرنا جو اس کے حسب حال نہ ہوں تہذیر ہے (۲)۔ وری یہ چیز (شریفی پر پابندی لگانے) کا سبب ہے جس کی مضامنت عنقریب آئے گی۔

قلیوبی نے کہا ہے کہ یہ ثانیہ کا ایک قس ہے، وری کا ہر اقوس یہ ہے کہ اگر حرام چیز میں شریفی نہ یا جائے تو سے تہذیر میں کہتے، وری اگر حرام میں صرف ہو تو وبال اتفاق اسراف تہذیر ہے (۳)۔

حنا بلہ نے سرایت کی ہے کہ یہ شغلی میں بتانا شخص کا مزہ کھانا، یا ایسا کھانا جس سے یہ شغلی ہوتی ہو مرض پیدا کرنے اور جسم کو زہر کرے کا سبب ہوتا ہے، وری یہ بے فائدہ دہاں کو نہایت کرنا بھی ہے، اور غزلی فرماتے ہیں: پیٹ بھرنے میں کوئی مضامنت نہیں میں اسراف مکروہ ہے، اور مباح چیزوں میں اسراف حد سے تجاوزی کو کہتے ہیں جو اجازت ہے (۴)۔

## ب۔ لباس و زینت میں اسراف:

۱۳۔ لباس و زینت میں اسراف ممنوع ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ

(۱) بیہ ہمالک ۵۲۳ھ۔

(۲) البحر المعرف ۱/۱۶۱ھ۔

(۳) اقلیوبی ۱/۳۰۱ھ۔

(۴) الادب المشرعہ ۲۰۰۳-۲۰۰۴، شرح فتاویٰ دارالافتاء ۱/۱۴۱ھ۔



## اسراف ۱۵

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل میں اور رائی کو پند فرماتے ہیں، بہ حق کو قبول کرنے سے انکار کرنا ہے، ورنہ لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

### مہ میں اسراف:

۱۵۔ مہ یا دو متعین کرنے سے واجب ہوتا ہے یہ عقد کے درمیان واجب ہوتا ہے، اُس عقد میں مہ کا تقدیر یہ ہے کہ ہر اس کی مقدار متعین نہ کی جائے تو متعین مقدار ہی واجب ہے، ورنہ ہر مثل واجب ہوگا، اور اس پر فقہاء کا اتفاق ہے (۱)۔

ثانیہ: مہ بالدارنامہ مالک کی ایک روایت کے مطابق مہ کی قدر مقدار متعین نہیں، اور حنفیہ اس درنم کو اقل مہ قرار دیتے ہیں، اور مالکیہ کا شبہ یہ کہ اقل مہ شریعی، مہ کا پانچواں حصہ، یا نصف چاندی کے تین درنم میں (۲)۔

اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ اکثر مہ کی کوئی حد نہیں ہے (۳)۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ رَوْحٍ مُّثَقَّنٍ بِرَوْحٍ مُّثَقَّنٍ فَآتَيْنَهُمْ إِحْذَارًا قَلِيلًا فَاخْتَلَفُوا فِيهِ" (۴) اور اگر تم ایک پیڑی کی جگہ (دوسری) پیڑی چاہو، اور تم اس پیڑی کو (مال کا) تیار دے چکے ہو تو تم اس میں سے کچھ بھی (اس میں مت لو)۔ قطار مالیشہ کو کہتے ہیں۔

تیسرے فقہاء نے مہ میں اسراف، نحو پر تنبیہ فرمائی ہے، فقہاء

(۱) ابن ماجہ ۲۲۹۲، الدروقی ۲۹۷۲، تہذیب الفقہاء ۶/۳۲۸۔

(۲) الام للشافعی ۵/۵۸، المغنی ۶/۶۸۲، الدروقی ۲/۳۰۲، ابن ماجہ ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، فتح الفقہاء ۳/۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰،



## اسراف ۱۶

فرماتے ہیں کہ مہر میں شوکرود ہے، چونکہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اعظم النساء برکۃ" (سب سے زیادہ برکت والی عورتیں وہ ہیں جن میں کم خرچ ہو)۔ فقہاء نے مہر میں نلو کی قسم کرتے ہوئے کہا کہ جو دہن کی ہم مثل عورتوں کی عادت سے زیادہ ہو وہ نلو ہے، اور اس کی ہم مثل عورتوں کے اعتبار سے نلو بھی مختلف ہوتا ہے۔ چونکہ سوگامہ ایک عورت کے اعتبار سے بہت زیادہ اور دوسری عورت کے اعتبار سے بہت کم ہو جاتا ہے۔

نیز فقہاء نے مہر میں اسراف کے مکروہ ہونے پر اس طرح استدلال کیا ہے کہ آدمی عورت کے مہر میں اپنی طاقت سے زیادہ نلو کرنا ہے جس کی وجہ سے مرد کے دل میں عورت کی دشمنی پیدا ہو جاتی ہے، اور جب مہر تازیدہ ہو جاتا ہے کہ مرد پر اس کی ننگی مثل ہو جائے تو وہ دنیا وراثت میں مرد سے ۱۰ چار ہوتا ہے (۲)۔ موصوف کی تفصیل کے سے مطابقت (۳) کی طرف رجوع یا جائے۔

## تجنیف و تکفین میں سرف:

۱۶۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ کفن میں واجب ایک کپڑا ہے، اور مرد کے

(۱) حدیث: "اعظم النساء برکۃ" موصوف کی روایت احمد بن حنبل، حاکم، بیہقی و یزید نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی، ورنہ ہی نے اس کی تائید کی ہے باوجود اس کے کہ اس حدیث کا مدبر ابن عمرؓ پر ہے کہا جاتا ہے کہ ابن عباسؓ بن یونسؓ ہے ورنہ غشی کے قول کے مطابق وہ متروک ہے (مسند رک ۱۸۷/۲ تا ۱۸۷/۳)۔ دارالکتب المرعی، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۵/۷ طبع المجمع الخوئیکہ ۲۵۵/۳ تا ۲۵۵/۴ کردہ مکتبۃ القدسی فیض القدیر ۱۰۵/۴ تا ۱۰۵/۴ کردہ المکتبۃ التجاریہ ۳۵۱/۴

(۲) نہایت کتاب ۱۶/۲۹۷ تا ۱۶/۲۹۸ الدوسقی ۲۰۹/۲ تا ۲۰۹/۳

لئے تین اور عورت کے لئے پانچ حاق عدد سنت ہے اس لئے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: "بن رسول اللہ ﷺ کفن فی ثلاثة أثواب بعمایة بیض سہولیۃ" (۱) (رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفنایا گیا جو یمن کے سحول نامی گاؤں کے بنے ہوئے تھے)۔

اور رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: "أعطی اللواتی غسلن اثنیۃ خمسۃ أثواب" (۲) (آپ ﷺ نے ان عورتوں کو پانچ

(۱) حدیث: "أن رسول اللہ ﷺ کفن فی ثلاثة أثواب بعمایة بیض سہولیۃ" کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے (تج ۱۸۷/۳ تا ۱۸۷/۴ طبع المجمع الخوئیکہ ۲۵۵/۳ تا ۲۵۵/۴ طبع بیہقی ۲۳۵/۷ تا ۲۳۵/۸)

(۲) حدیث: "أن النبی ﷺ أعطی اللواتی غسلن اثنیۃ خمسۃ أثواب" کو صاحب نصب الرای نے اس کو بنی اللفاظ کے ساتھ یون فرمایا، اور تعاقب کرتے ہوئے نقل کیا کہ یہ حدیث ام سلمہؓ کے واسطے سے مروی ہے اور احمد و ابوداؤد نے اس کی روایت لیکن کانت مضمین سے بن لفاظ کے ساتھ کی ہے "کنت فہمن غسل أم کلثوم لہد رسول اللہ ﷺ عند ولانہا، فكان أول ما أعطی رسول اللہ ﷺ الحقیۃ ثم مروج ثم الخمار ثم الملحۃ ثم أخرجت بعد فی الثوب لآخر، فأتی رسول اللہ ﷺ جالس عند الباب معہ کفینا ہد و سہولیۃ ثوب ثوبا" (رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کی وفات کے بعد ان کو غسل دیے واپس میں میں بھی شامل تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے کفن کے لئے سب سے پہلے ہمیں ازار دیا، پھر قمیص، پھر دوپٹہ، پھر چادر، پھر اخیر میں انہیں ایک دھڑے کپڑے میں لپیٹا گیا، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ دو ازارہ کے پاس تشریف فرما تھے، آپ ﷺ ہی کے پاس کفن کے کپڑے تھے، آپ ﷺ ہمیں ان میں سے ایک ایک کپڑا دیتے جاتے تھے)۔ اس حدیث کے سلسلے میں سندری نے سکوت فرمایا ہے، حاکم نے بھی اس میں کہا کہ ابن لطفان نے نوع کی وجہ سے اس کو مطلق کیا اور کہا کہ نوع مجہول ہے اگرچہ محمد بن اسحاق نے کہا ہے کہ وہ قاری قرآن تھے۔ صاحب مونس مسعودی نے خادعہ کے کی آراء پر مناقبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند حسن ہے جس سے استدلال درست ہے۔ صاحب التتبع الریائی النساء لما جاتی نے کہا کہ اس کی سند میں کوئی خرچ نہیں ہے (مسند احمد بن حنبل ۳۸۰/۶ تا ۳۸۰/۷ طبع بیہقی ۲۵۵/۳ تا ۲۵۵/۴)



۱۷۱۰

(ب) تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کھانے تو چاہے کہ وہ سے چھ  
 کفن (۱۔) اس کا مطلب یہ ہے کہ کفن سفید و رصاف تھو ۱۰۰ یہ  
 مطلب نہیں کہ کفن قیمتی اور آراستہ ہو۔

مالیہ کے برائے مرد کے لئے پانچ اور عورت کے سات  
 کنبہ ہیں۔ زیادتی میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور فرماتے ہیں: مرد کو پانچ  
 اور عورت کو سات پیڑوں سے زیادہ دینا ہر اف ہے، ورتیں  
 چار سے اور پانچ تھ سے اولیٰ ہیں (اک اس تفصیل سے معصوم ہو کہ  
 کفن میں ہر اف تمام مذہب فقہاء میں مسموع ہے، ورنہ اس سلسلہ  
 میں ضابطہ یہ ہے کہ کفن ایسا ہونا چاہئے جیسا کہ وہ پٹی رمدی میں عام  
 طور پر پڑھتا تھا۔

اس موضوع کی تفصیل کے لئے اصطلاح (کفن) کی طرف  
رجوع فرمائیے۔

## محرمات میں اسراف

۷۱- اصطلاح فقہاء میں منظور وہ ہے جس کے استعمال سے شریعت میں منع یا نایا ہو، اور اپنے عام معنی کے اعتبار سے اس کا اطلاق حرام و مکروہ تحریمی دونوں پر ہوتا ہے، اس اعتبار سے منظورات وہ منوعات شرعیہ ہیں جن پر نہ واجب ہو (۲)۔

محرمات کا ارتکاب فی نفسہ امر فہم ہے، کیونکہ اس میں حد شروع سے تجاوز پایا جاتا ہے۔ لہذا تعالیٰ کا فرمان ہے: "رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا دُنُوبَنَا وَاسْرِاقَنَا فِيْ اَمْْرِنَا" (۳) (اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں، ہماری کوتاہیوں اور ہمارے باپ میں ہماری زیادتی کو بخش دے)۔ اس کی

کپڑے وہیے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی صابنہ کی کوئلہ دیا تھا۔۔۔ اس کی علت یہ بھی ہے کہ مرد عام طور پر اپنی زندگی میں تیس کپڑے پہنتا ہے تو وفات کے بعد بھی یہی عدد ہوگا، «مخورت مرد» کے مقبرہ میں پتی زندگی میں زیادہ کپڑے ہوتی ہے، اس لئے کہ اس کا قابل ستر حصہ مرد کے قابل ستر حصے سے زیادہ ہے، پس مرنے کے بعد بھی اسی کٹھن نظر کھا گیا ہے (۱)۔

جسہور نقہ، ثناء معیہ و حجابہ و در حسیہ کی ایک روایت کے مطابق مرد کے لئے تین اور عورت کے لئے پانچ کپڑوں سے زائد مکروہ ہیں (۲)، اس لئے کہ اس میں ہراف اور اضاعت مال ہے، اور یہ دونوں محرمات ہیں، رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "لا تعالوا فی الکھن، لانیہ یسلب سلبا سریعاً" (۳) (کھن میں زیادتی نہ کرو، اس لئے کہ وہ بہت جلد ختم ہو جاتا ہے)۔

اور جو رسول اللہ ﷺ سے اچھا کفن دینے کے سلسلہ میں روایت ہے: "إِذَا كُنْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنِ كَفَنَهُ" (۴)

مجموعہ ۳۱۷ طبع المند الفتح المہتابی ۱۷۵۵ء طبع اول ۱۷۳۷ء  
نصب المہتابی ۲۳۳ طبع مطبعہ دار الماسون، تحقیق الخیر ۱۰۹۹ء، ۱۱۰۰ء  
مشائخ کردہ سید عبد اللہ ہاشم المہتابی، مدینہ منورہ ۱۳۸۲ھ جامع الأصول  
۱۱۳۱ھ مشائخ کردہ مکتبۃ المہتابی ۱۳۹۳ھ ک

( ) فتح القدیر ۱/ ۷۸، ۷۹، الخرشنی ۱/ ۲۶۶، الفیاض ۱/ ۲۸، المغنی ۲/ ۶۶، ۷۰

(۲) ابن ماجہ میں ۵۷۸، ترمذی ۵۰۴، نسائی ۶۶۳، ابوداؤد ۱۰۵۔

(۳) حدیث: "لَا تَعْلَمُوا فِي الْكُفَىٰ مَالَهُ يَسْأَلُ... " کی روایت ابو داؤد نے حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے مروفا کی ہے۔ مندرجہ کے بارے میں کلام کہ اس کی سند میں ابو مالک عمرو بن ہاشم لجنس ہیں جن کے بارے میں کلام کہا گیا ہے {عن المعجم ۱۰ ص ۵ طبع المجمع ۱۱۶ ص ۲} معجم ۱۰ ص ۵ طبع المجمع ۱۱۶ ص ۲

(۳) حوریت: ”اذا نکح أحدکم أخاه فلیحس کفہ“ کی روایت سے مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی احادیث کی (صحیح مسلم حقیقی محمد قزوینی عبد الباقی

$$= 151.7 \text{ طبع عیسیٰ (مخلص)}$$

(۱) جوہر الکحل ۱۰۰ گرام، قند ۱۲۶/۸

۴۴/۵۲ (۲)

(۳) سوئے آل عمرین ۱۳۷۲۔



## اسراف ۱۸-۱۹

یہ ہے کہ لھانے پینے دھلا ہوا ہر شے، نیز شریعت کی مقررہ حد سے تجاوز نہ کرے جس کی مفصل بحث یہاں نہیں ہے۔

حالت آخری اور حالت مضطر دونوں کا ایک ہی حکم ہے یعنی دونوں کے وجود کے سبب میں انتہاف ہے، چنانچہ اگر وہ میں مرد کو فعل حرام کے اختیار کرنے پر ابھر شخص مجبور کرنا ہے اور حالت خطرہ میں مرتکب خود ایسے حالات سے دوچار ہو جاتا ہے جن سے چھٹکارا کی راہوں کے علاوہ کچھ نہیں رہتی کہ وہ فعل حرام کا ارتکاب کر کے اپنی جان بچالے، اس لئے ہم صرف حالت خطرہ میں اسراف کے حکم کو نافذ کریں گے۔

۱۹- فقہاء کا اتفاق ہے کہ منضد کے لئے حرام چیز سے نفع اٹھا جائز ہے۔ جو وہ حرام مال مردار، خون، خنزیر کا گوشت، ہویا، اور بے کی ملکیت ہو۔ فقہاء کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ" (۱) (یعنی اس میں بھی) جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے دھلا ہو اور نہ حد سے نکل جائے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں)۔ لیکن حالت خطرہ میں حرام چیز کھانے پینے کی حد متعین نہیں، ان سے تجاوز کرنا اور اسراف جائز نہیں، اور نہ ایسا کرنے دھلا رہنا بہار ہوگا۔

جمہور حنفیہ و حنابلہ اور ایک قول کے مطابق شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ منضد (۲) کے لئے حرام چیز کی صرف اس مقدار کا کھانا چاہا جائز ہے جس سے زندگی باقی رہ سکے، تو جو اس سے زیادہ مقدار استعمال کرے گا اسے حد سے تجاوز کرنے دھلا کہا جائے گا (۳)۔ لہذا حرام

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۳۔

(۲) حالت خطرہ یہ ہے کہ انسان لنگا حالت میں پہنچ جائے کہ اگر ممنوع چیز نہ کھائے بے توبہ پاک ہو جائے گا، اور اس کے لئے شرط ہے کہ اس وقت بھی موت کا خوف ہو جو وہ، اور اس سے بچنے کا کوئی دوسرا ذریعہ نہ ہو (کنہی)۔

(۳) ابن ماجہ ص ۲۱۵/۵، اسى لطالب ۵۷۰، شرح الکبیر ۵۷۰/۲، ۵۷۰/۲، ۵۹۶/۸۔

تفسیر میں امام راہزی نے کہا ہے کہ کسی چیز میں اسراف افراط (غلو و مبالغہ) کو کہتے ہیں، "ریبہا پرہیز سے سادہ ہیں۔" اوجیان اللہ نے کہا ہے: "دوبہا و اسراف"۔ فقہی میں، تاکید کے طور پر دونوں کو یکساں بیان کیا ہے (۱)۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ذنوب اور جہاد سے کم ہے، پھر ممنوع کے ارتکاب میں شدت میں شدت کا سبب بنتی ہے، اس لئے کہ یہ مقدار مہم ہوتی ہے، جیسا کہ فقہاء نے اس کی وضاحت کی ہے، "اور صرف دہرہ اسراف"۔ ام ہوتو وہ بیزار کے حکم میں ہو جاتا ہے، اور اس کی وجہ سے عداوت ساقط ہو جاتی ہے تو جس کے صغیر و نہاد زیادہ ہوں اور وہ ان پر اسراف کرے تو اس کی شدت قبول نہیں کی جائے گی (۲)۔

۱۸- لیکن کچھ مخصوص حالات ایسے ہیں جن کی وجہ سے حرام کو اختیار کرنا پڑے تو انسان کے لئے جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسراف نہ کرے یعنی اس حد سے تجاوز نہ کرے جو اس حال کے مناسب شرعا متعین کی گئی ہیں مثلاً:

الف۔ حالت اگر وہ کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حرام کر دینے والا مردار، خون، شراب وغیرہ کے کھانے پینے پر کسی کو مجبور کرے۔  
ب۔ حالت خطرہ کہ کوئی آدمی ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اگر وہ حرام کو استعمال نہ کرے تو ہلاک ہو جائے گا، اور اس حالت سے چھٹکارا کوئی دوسرا ذریعہ نہ ہو، جیسے شدید بھوک، پیاس کی حالت (۳)۔  
ن حوالہ میں بالاتفاق جائز بلکہ اکثر کے نزدیک واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء یعنی مردار، خون اور حرام مال کھالے، شرط

(۱) البحر المحیط ص ۷۵۔

(۲) قلیوبی ص ۳۱۹، ابن ماجہ ص ۳۷۷، شرح البیہار ص ۲۳۲، جوہر الاکلیل ص ۲۳۳۔

(۳) لکھوی علی الاشارة ص ۱۰۸، شرح الکبیر للذہبی ص ۱۱۵، قلیوبی ص ۲۶۲، مہدی ص ۵۹۶، ۵۹۵/۸۔







## اسراف ۲۲-۲۳

فُلْ مَطْلُومًا فَلَمَّا جَعَلَ لَوْلَاهُ سُلْطَانًا فَلَا يَسْرِفُ فِي الْفُلِ  
إِنَّهُ كَانَ مَصُورًا<sup>(۱)</sup> (اور جو کوئی ناحق قتل یا جائے گا وہ ہم نے  
اس کے وارث کو اختیار دے دیا ہے سو اسے چاہئے کہ قتل کے ماب  
میں حد سے گئے نہ رہے۔ بے شک وہ شخص قاتل طرفداری کے  
ہے)۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کہتے ہیں کہ "لا یسرف فی  
الفصل" کا معنی ہے کہ قتل میں شرعی حد سے تجاوز نہ کرے۔ چنانچہ  
غیر قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ "رجالیہ کی عادت کے مطابق قاتل کا  
مشدد نہ کیا جائے، کیونکہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ اگر  
ن میں سے کسی ایک کو قتل کر دیا جاتا تو وہ اس کے بدلہ ایک جماعت کو  
قتل کر دیتے، اور اگر ایسا شخص جو کسی حیثیت نہ ہوتا اس کو قتل نہ کرتے  
بلکہ اس کے بدلہ میں اس کی قوم سے کسی ذی حیثیت کو قتل کر دیتے  
تھے، تو اس سے روکا گیا (۲)۔

۲۲- فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر حاملہ عورت پر تناسل واجب  
ہو جائے تو وضع حمل تک اسے قتل نہیں کیا جائے گا، اور وضع حمل کے  
بعد بھی اس وقت تک قتل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے بچے کو  
پیش نہ کر دے، اگر بچہ کو دودھ پلانے والی کوئی نہ ہو تو دودھ چھڑانے  
کی مدت آنے تک اسے قتل کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ حدیث میں  
ہے: "إِذَا قُتِلَتِ الْمَرْأَةُ عَمَلًا لَمْ يُقْتَلْ حَتَّى تَضَعْ مَا فِي  
بَطْنِهَا إِنْ كَانَتْ حَامِلًا، وَحَتَّى تَكْفُلَ وَلَدَهَا" (۳) (اگر عورت

(۱) سورۃ اسراف ۳۳

(۲) القرطبی ۴/۵۵۵، تفسیر المذاہبی ۴۰/۲۰۳، آلوسی ۵/۶۹، تفسیر کشاف  
۴۰/۴۳۸، ابن کثیر ۳/۳۹۰

(۳) حدیث: "إِذَا قُتِلَتِ الْمَرْأَةُ..." کی روایت ابن ماجہ سے حضرت حاذ بن  
حبل، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت عبادہ بن الصامتہ اور حضرت  
شذان بن حوف سے مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "المرأة إذا قُتِلَتْ  
عمدًا، لا تقبل حتى تضع ما في بطنها إن كانت حاملاً، وحتى

کسی کو عمدہ قتل کر دے اور وہ حاملہ ہو تو اسے اس وقت تک قتل نہیں  
کیا جائے گا۔ جب تک کہ بچہ پیدا نہ ہو جائے اور اس کی کنیت کا نظم  
نہ ہو جائے)۔ نیز اس لئے کہ حاملہ کے قتل سے اس کے بچے کا قتل بھی ہو  
جائے گا۔ تو یہ قتل میں اسراف ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَلَا  
يَسْرِفُ فِي الْفُلِ" (قتل میں ریائی نہ کی جائے)۔ نیز اس سے کہ  
حاملہ سے تناسل لینے میں غیر مجرم کو قتل کرنا ہے جو حرام ہے۔ اس  
لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "لَا يَمُورُ وَارِدَةٌ قَوْلًا لَا يَمُرُّ" (۴)  
(اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا)۔

۲۳- مقام، مقدار اور اوصاف کے اعتبار سے اعضاء کے قصاص  
میں مماثلت شرط ہے کہ جس عضو کو قصاص میں کاٹا جائے وہ وہ تلف  
نہ ہو، عضو سے بہتر حالت میں نہ ہو، ورنہ اسے اسراف کہا جائے گا اور  
یہ ممنوع ہے، لہذا مثل ہوئے ہاتھ کے بدلہ صحیح ہاتھ کو، مثل ہوئے پیر  
کے بدلہ صحیح پیر کو، اور ناقص ہاتھ کے بدلہ کامل ہاتھ کو نہیں کاٹا جائے گا،  
اس لئے کہ جس کو نقصان پہنچایا گیا ہے اسے اپنے حق سے زیادہ پینے کا  
اختیار نہیں ہے، اگر اس کے لئے قصاص نکل کے ایک پورے میں  
واجب ہو اور اس سے پورے کاٹ دیں تو گرجان سرکائی ہوں تو  
ریائی میں تناسل واجب ہے، اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے (۵)۔

تکفل ولدها وإن دلت لم نرحم حتى تضع ما في بطنها وحتى  
تکفل ولدها"۔ حامد المومنی نے الزوائد میں کہا ہے اس کی سند میں ابن  
انعم ہے جس کا نام عبدالرحمن بن یزید بن انعم ہے وہ صحیف ہیں، اسی طرح اس  
سے روایت کرنے والے عبداللہ بن ابیہ ہیں (سنن ابن ماجہ، تلمیذ محمد بن  
عبداللہ ۲/۵۸۵ طبع عیسیٰ الخلیلی)۔

(۱) البدائع ۵/۵۹۰، نہایت المحتاج ۴/۴۸۸، مواہب الجلیل ۶/۴۵۳، المغنی  
۷/۴۳۱، ۷/۴۳۲

(۲) سورۃ الاحقاف ۱۲

(۳) الموطأ ۲/۱۲۸-۱۲۸، مواہب الجلیل ۶/۴۳۱، شرح المیزان ۳/۴۴۸  
المغنی ۷/۴۰۷، ۷/۴۳۲، ابن ماجہ ۵/۵۳، البدائع ۷/۴۹۰، بحر الرائق  
۸/۳۰۸، ۸/۳۰۶



## اسراف ۲۴-۲۵

عہد الیسا کرنے کی وجہ سے اس پر زیادتی کا قصاص لازم ہے۔  
ان مسائل کی تفصیل اصطلاح (قصاص) میں ہے۔

### ب- حدود میں اسراف:

۲۵- حد ایک مقررہ مزا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا حق ہونے کی حیثیت سے واجب ہے۔ مقررہ مزا اس سے ہے کہ وہ اس طرح متعین شدہ ہے کہ وہ زیادتی ہی کو قبول نہیں کرتی، چنانچہ جو ایک انسان کا چوتھائی حصہ چالے (۲) یا ایک لاکھ چالے ان دونوں کی حد یک ہی ہے، اور حق اللہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ سزا ثابت ہو جانے کے بعد سزا تو یا معاف نہیں ہوتی، اور یہ بھی ممکن نہیں کہ اس کے بدلہ دوسری مزا دی جائے، اس لئے کہ وہ لال قطعہ سے ثابت ہو چکی ہے، لہذا اس میں تعدی یا اسراف جاری نہیں، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے (۳)۔  
اسی وجہ سے فقہاء نے صراحت کی ہے کہ حاملہ پر حد نہیں جاری کی جائے گی، کیونکہ اس صورت میں جنین کو ناحق قتل و ہلاک کرنا لازم آئے گا، اور یہ بلاشبہ اسراف ہے (۴)۔ اور جن حدود میں سزا کوڑے لگانا ہے، مثلاً حد زنا، حد شرب خمر اور خصم نہ ہونے کی صورت میں حد زنا، ان میں یہ شرط ہے کہ کوڑوں سے ملاک ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو، اس لئے کہ یہ سزا زجر و تنبیہ کے لئے مشروع ہے، ہلاکت کے لئے نہیں، مارتوسہ ہو، نہ مائت خیز ہو، نہ ہلکے انداز پر، اور یک ہی جگہ پر نہ مارا جائے، مازک مقامات یعنی سر، چہرہ اور شرمگاہ پر نہ مارا

۲۴- اسراف و تعدی سے بچنے کے لئے فقہاء نے صراحت کی ہے کہ جاں سے کم ورجہ کا قصاص باہتمام اس کے نائب ہی کی موجودگی میں یہ جائے گا، کیونکہ اس میں اس کے ذاتیہ کی ضرورت ہے، چونکہ قصاص میں تشکی و رد کو تھنہ، ریا مقصود ہوتا ہے، تو قصاص میں ظلم کا ہاں حد تک مکاب ہے، ورجہ حاکم پر آگے قصاص کی دیکھ بھال ضروری ہے، اور جس شخص سے جاں کے مساوی قصاص یا حارما ہے اس کے خیال رکھنے کا حکم دینا بھی ضروری ہے تاکہ اس پر زیادتی نہ ہو اس کی بے جا پریشانی سے بچ جائے، اور سب حاکم قاتل کو قتل کرنے کے سے مقتول کے ولی کے پرہیز کرے، تو حاکم اس کو قاتل کا مثلاً کرنے اور اس پر قتل میں زیادتی کرنے سے منع کر دے (۱)۔

عضو جسم کے قصاص میں یہ شرط ہے کہ بغیر کسی ظلم و زیادتی کے قصاص لیا جائے ممکن ہو، اور وہ اس طرح کہ عضو کو جوڑ سے کاٹا جائے، لہذا اگر مظلوم کا عضو غیر جوڑ سے کاٹا گیا ہو تو اس میں کاٹے جانے کی جگہ سے قصاص نہیں ہوگا تاکہ اسراف سے بچا جائے (۲)۔

اور اس سے کہ زخم جس کا قصاص بغیر ظلم و زیادتی کے یا جاہ ممکن ہو وہ ہر وہ زخم ہے جو ہڈی تک پہنچ جائے جیسے موضع (ہڈی تک کھلا ہوا زخم)، اور اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ اس میں قصاص ہے، اور اس پر بھی فقہاء متفق ہیں کہ موضع کے بعد والے زخم میں قصاص نہیں، کیونکہ اس میں بڑا خطرہ ہے، اور ان کے علاوہ دیگر زخموں میں قتل یا ہلاکت کا خوف ہے، اس لئے کہ ان میں اسراف کے اندیشہ کی وجہ سے ظلم و زیادتی کا احتمال ہے، فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر موضع میں قصاص لینے والے نے عہد اپنے حق سے زیادتی کر دی تو اس کے

(۱) مہیۃ المحتاج ۲/۲۸۶، اختیارات ۲/۲۲، المغنی ۷/۵۰۳-۵۰۴، ۶/۳۰۳، ۳۶۶، ۳۶۷۔

(۲) حنفیہ کے نزدیک قطعہ کے لئے کم سے کم مقدار صرۃ دس درہم ہے۔

(۳) بدائع الصنائع ۷/۳۳، مہیۃ المحتاج ۲/۲۸۶، ۲/۲۸۷، ۲/۲۸۸، ۲/۲۸۹، ۲/۲۹۰، ۲/۲۹۱، ۲/۲۹۲، ۲/۲۹۳، ۲/۲۹۴، ۲/۲۹۵، ۲/۲۹۶، ۲/۲۹۷، ۲/۲۹۸، ۲/۲۹۹، ۲/۳۰۰، ۲/۳۰۱، ۲/۳۰۲، ۲/۳۰۳، ۲/۳۰۴، ۲/۳۰۵، ۲/۳۰۶، ۲/۳۰۷، ۲/۳۰۸، ۲/۳۰۹، ۲/۳۱۰، ۲/۳۱۱، ۲/۳۱۲، ۲/۳۱۳، ۲/۳۱۴، ۲/۳۱۵، ۲/۳۱۶، ۲/۳۱۷، ۲/۳۱۸، ۲/۳۱۹، ۲/۳۲۰، ۲/۳۲۱، ۲/۳۲۲، ۲/۳۲۳، ۲/۳۲۴، ۲/۳۲۵، ۲/۳۲۶، ۲/۳۲۷، ۲/۳۲۸، ۲/۳۲۹، ۲/۳۳۰، ۲/۳۳۱، ۲/۳۳۲، ۲/۳۳۳، ۲/۳۳۴، ۲/۳۳۵، ۲/۳۳۶، ۲/۳۳۷، ۲/۳۳۸، ۲/۳۳۹، ۲/۳۴۰، ۲/۳۴۱، ۲/۳۴۲، ۲/۳۴۳، ۲/۳۴۴، ۲/۳۴۵، ۲/۳۴۶، ۲/۳۴۷، ۲/۳۴۸، ۲/۳۴۹، ۲/۳۵۰، ۲/۳۵۱، ۲/۳۵۲، ۲/۳۵۳، ۲/۳۵۴، ۲/۳۵۵، ۲/۳۵۶، ۲/۳۵۷، ۲/۳۵۸، ۲/۳۵۹، ۲/۳۶۰، ۲/۳۶۱، ۲/۳۶۲، ۲/۳۶۳، ۲/۳۶۴، ۲/۳۶۵، ۲/۳۶۶، ۲/۳۶۷، ۲/۳۶۸، ۲/۳۶۹، ۲/۳۷۰، ۲/۳۷۱، ۲/۳۷۲، ۲/۳۷۳، ۲/۳۷۴، ۲/۳۷۵، ۲/۳۷۶، ۲/۳۷۷، ۲/۳۷۸، ۲/۳۷۹، ۲/۳۸۰، ۲/۳۸۱، ۲/۳۸۲، ۲/۳۸۳، ۲/۳۸۴، ۲/۳۸۵، ۲/۳۸۶، ۲/۳۸۷، ۲/۳۸۸، ۲/۳۸۹، ۲/۳۹۰، ۲/۳۹۱، ۲/۳۹۲، ۲/۳۹۳، ۲/۳۹۴، ۲/۳۹۵، ۲/۳۹۶، ۲/۳۹۷، ۲/۳۹۸، ۲/۳۹۹، ۲/۴۰۰، ۲/۴۰۱، ۲/۴۰۲، ۲/۴۰۳، ۲/۴۰۴، ۲/۴۰۵، ۲/۴۰۶، ۲/۴۰۷، ۲/۴۰۸، ۲/۴۰۹، ۲/۴۱۰، ۲/۴۱۱، ۲/۴۱۲، ۲/۴۱۳، ۲/۴۱۴، ۲/۴۱۵، ۲/۴۱۶، ۲/۴۱۷، ۲/۴۱۸، ۲/۴۱۹، ۲/۴۲۰، ۲/۴۲۱، ۲/۴۲۲، ۲/۴۲۳، ۲/۴۲۴، ۲/۴۲۵، ۲/۴۲۶، ۲/۴۲۷، ۲/۴۲۸، ۲/۴۲۹، ۲/۴۳۰، ۲/۴۳۱، ۲/۴۳۲، ۲/۴۳۳، ۲/۴۳۴، ۲/۴۳۵، ۲/۴۳۶، ۲/۴۳۷، ۲/۴۳۸، ۲/۴۳۹، ۲/۴۴۰، ۲/۴۴۱، ۲/۴۴۲، ۲/۴۴۳، ۲/۴۴۴، ۲/۴۴۵، ۲/۴۴۶، ۲/۴۴۷، ۲/۴۴۸، ۲/۴۴۹، ۲/۴۵۰، ۲/۴۵۱، ۲/۴۵۲، ۲/۴۵۳، ۲/۴۵۴، ۲/۴۵۵، ۲/۴۵۶، ۲/۴۵۷، ۲/۴۵۸، ۲/۴۵۹، ۲/۴۶۰، ۲/۴۶۱، ۲/۴۶۲، ۲/۴۶۳، ۲/۴۶۴، ۲/۴۶۵، ۲/۴۶۶، ۲/۴۶۷، ۲/۴۶۸، ۲/۴۶۹، ۲/۴۷۰، ۲/۴۷۱، ۲/۴۷۲، ۲/۴۷۳، ۲/۴۷۴، ۲/۴۷۵، ۲/۴۷۶، ۲/۴۷۷، ۲/۴۷۸، ۲/۴۷۹، ۲/۴۸۰، ۲/۴۸۱، ۲/۴۸۲، ۲/۴۸۳، ۲/۴۸۴، ۲/۴۸۵، ۲/۴۸۶، ۲/۴۸۷، ۲/۴۸۸، ۲/۴۸۹، ۲/۴۹۰، ۲/۴۹۱، ۲/۴۹۲، ۲/۴۹۳، ۲/۴۹۴، ۲/۴۹۵، ۲/۴۹۶، ۲/۴۹۷، ۲/۴۹۸، ۲/۴۹۹، ۲/۵۰۰، ۲/۵۰۱، ۲/۵۰۲، ۲/۵۰۳، ۲/۵۰۴، ۲/۵۰۵، ۲/۵۰۶، ۲/۵۰۷، ۲/۵۰۸، ۲/۵۰۹، ۲/۵۱۰، ۲/۵۱۱، ۲/۵۱۲، ۲/۵۱۳، ۲/۵۱۴، ۲/۵۱۵، ۲/۵۱۶، ۲/۵۱۷، ۲/۵۱۸، ۲/۵۱۹، ۲/۵۲۰، ۲/۵۲۱، ۲/۵۲۲، ۲/۵۲۳، ۲/۵۲۴، ۲/۵۲۵، ۲/۵۲۶، ۲/۵۲۷، ۲/۵۲۸، ۲/۵۲۹، ۲/۵۳۰، ۲/۵۳۱، ۲/۵۳۲، ۲/۵۳۳، ۲/۵۳۴، ۲/۵۳۵، ۲/۵۳۶، ۲/۵۳۷، ۲/۵۳۸، ۲/۵۳۹، ۲/۵۴۰، ۲/۵۴۱، ۲/۵۴۲، ۲/۵۴۳، ۲/۵۴۴، ۲/۵۴۵، ۲/۵۴۶، ۲/۵۴۷، ۲/۵۴۸، ۲/۵۴۹، ۲/۵۵۰، ۲/۵۵۱، ۲/۵۵۲، ۲/۵۵۳، ۲/۵۵۴، ۲/۵۵۵، ۲/۵۵۶، ۲/۵۵۷، ۲/۵۵۸، ۲/۵۵۹، ۲/۵۶۰، ۲/۵۶۱، ۲/۵۶۲، ۲/۵۶۳، ۲/۵۶۴، ۲/۵۶۵، ۲/۵۶۶، ۲/۵۶۷، ۲/۵۶۸، ۲/۵۶۹، ۲/۵۷۰، ۲/۵۷۱، ۲/۵۷۲، ۲/۵۷۳، ۲/۵۷۴، ۲/۵۷۵، ۲/۵۷۶، ۲/۵۷۷، ۲/۵۷۸، ۲/۵۷۹، ۲/۵۸۰، ۲/۵۸۱، ۲/۵۸۲، ۲/۵۸۳، ۲/۵۸۴، ۲/۵۸۵، ۲/۵۸۶، ۲/۵۸۷، ۲/۵۸۸، ۲/۵۸۹، ۲/۵۹۰، ۲/۵۹۱، ۲/۵۹۲، ۲/۵۹۳، ۲/۵۹۴، ۲/۵۹۵، ۲/۵۹۶، ۲/۵۹۷، ۲/۵۹۸، ۲/۵۹۹، ۲/۶۰۰، ۲/۶۰۱، ۲/۶۰۲، ۲/۶۰۳، ۲/۶۰۴، ۲/۶۰۵، ۲/۶۰۶، ۲/۶۰۷، ۲/۶۰۸، ۲/۶۰۹، ۲/۶۱۰، ۲/۶۱۱، ۲/۶۱۲، ۲/۶۱۳، ۲/۶۱۴، ۲/۶۱۵، ۲/۶۱۶، ۲/۶۱۷، ۲/۶۱۸، ۲/۶۱۹، ۲/۶۲۰، ۲/۶۲۱، ۲/۶۲۲، ۲/۶۲۳، ۲/۶۲۴، ۲/۶۲۵، ۲/۶۲۶، ۲/۶۲۷، ۲/۶۲۸، ۲/۶۲۹، ۲/۶۳۰، ۲/۶۳۱، ۲/۶۳۲، ۲/۶۳۳، ۲/۶۳۴، ۲/۶۳۵، ۲/۶۳۶، ۲/۶۳۷، ۲/۶۳۸، ۲/۶۳۹، ۲/۶۴۰، ۲/۶۴۱، ۲/۶۴۲، ۲/۶۴۳، ۲/۶۴۴، ۲/۶۴۵، ۲/۶۴۶، ۲/۶۴۷، ۲/۶۴۸، ۲/۶۴۹، ۲/۶۵۰، ۲/۶۵۱، ۲/۶۵۲، ۲/۶۵۳، ۲/۶۵۴، ۲/۶۵۵، ۲/۶۵۶، ۲/۶۵۷، ۲/۶۵۸، ۲/۶۵۹، ۲/۶۶۰، ۲/۶۶۱، ۲/۶۶۲، ۲/۶۶۳، ۲/۶۶۴، ۲/۶۶۵، ۲/۶۶۶، ۲/۶۶۷، ۲/۶۶۸، ۲/۶۶۹، ۲/۶۷۰، ۲/۶۷۱، ۲/۶۷۲، ۲/۶۷۳، ۲/۶۷۴، ۲/۶۷۵، ۲/۶۷۶، ۲/۶۷۷، ۲/۶۷۸، ۲/۶۷۹، ۲/۶۸۰، ۲/۶۸۱، ۲/۶۸۲، ۲/۶۸۳، ۲/۶۸۴، ۲/۶۸۵، ۲/۶۸۶، ۲/۶۸۷، ۲/۶۸۸، ۲/۶۸۹، ۲/۶۹۰، ۲/۶۹۱، ۲/۶۹۲، ۲/۶۹۳، ۲/۶۹۴، ۲/۶۹۵، ۲/۶۹۶، ۲/۶۹۷، ۲/۶۹۸، ۲/۶۹۹، ۲/۷۰۰، ۲/۷۰۱، ۲/۷۰۲، ۲/۷۰۳، ۲/۷۰۴، ۲/۷۰۵، ۲/۷۰۶، ۲/۷۰۷، ۲/۷۰۸، ۲/۷۰۹، ۲/۷۱۰، ۲/۷۱۱، ۲/۷۱۲، ۲/۷۱۳، ۲/۷۱۴، ۲/۷۱۵، ۲/۷۱۶، ۲/۷۱۷، ۲/۷۱۸، ۲/۷۱۹، ۲/۷۲۰، ۲/۷۲۱، ۲/۷۲۲، ۲/۷۲۳، ۲/۷۲۴، ۲/۷۲۵، ۲/۷۲۶، ۲/۷۲۷، ۲/۷۲۸، ۲/۷۲۹، ۲/۷۳۰، ۲/۷۳۱، ۲/۷۳۲، ۲/۷۳۳، ۲/۷۳۴، ۲/۷۳۵، ۲/۷۳۶، ۲/۷۳۷، ۲/۷۳۸، ۲/۷۳۹، ۲/۷۴۰، ۲/۷۴۱، ۲/۷۴۲، ۲/۷۴۳، ۲/۷۴۴، ۲/۷۴۵، ۲/۷۴۶، ۲/۷۴۷، ۲/۷۴۸، ۲/۷۴۹، ۲/۷۵۰، ۲/۷۵۱، ۲/۷۵۲، ۲/۷۵۳، ۲/۷۵۴، ۲/۷۵۵، ۲/۷۵۶، ۲/۷۵۷، ۲/۷۵۸، ۲/۷۵۹، ۲/۷۶۰، ۲/۷۶۱، ۲/۷۶۲، ۲/۷۶۳، ۲/۷۶۴، ۲/۷۶۵، ۲/۷۶۶، ۲/۷۶۷، ۲/۷۶۸، ۲/۷۶۹، ۲/۷۷۰، ۲/۷۷۱، ۲/۷۷۲، ۲/۷۷۳، ۲/۷۷۴، ۲/۷۷۵، ۲/۷۷۶، ۲/۷۷۷، ۲/۷۷۸، ۲/۷۷۹، ۲/۷۸۰، ۲/۷۸۱، ۲/۷۸۲، ۲/۷۸۳، ۲/۷۸۴، ۲/۷۸۵، ۲/۷۸۶، ۲/۷۸۷، ۲/۷۸۸، ۲/۷۸۹، ۲/۷۹۰، ۲/۷۹۱، ۲/۷۹۲، ۲/۷۹۳، ۲/۷۹۴، ۲/۷۹۵، ۲/۷۹۶، ۲/۷۹۷، ۲/۷۹۸، ۲/۷۹۹، ۲/۸۰۰، ۲/۸۰۱، ۲/۸۰۲، ۲/۸۰۳، ۲/۸۰۴، ۲/۸۰۵، ۲/۸۰۶، ۲/۸۰۷، ۲/۸۰۸، ۲/۸۰۹، ۲/۸۱۰، ۲/۸۱۱، ۲/۸۱۲، ۲/۸۱۳، ۲/۸۱۴، ۲/۸۱۵، ۲/۸۱۶، ۲/۸۱۷، ۲/۸۱۸، ۲/۸۱۹، ۲/۸۲۰، ۲/۸۲۱، ۲/۸۲۲، ۲/۸۲۳، ۲/۸۲۴، ۲/۸۲۵، ۲/۸۲۶، ۲/۸۲۷، ۲/۸۲۸، ۲/۸۲۹، ۲/۸۳۰، ۲/۸۳۱، ۲/۸۳۲، ۲/۸۳۳، ۲/۸۳۴، ۲/۸۳۵، ۲/۸۳۶، ۲/۸۳۷، ۲/۸۳۸، ۲/۸۳۹، ۲/۸۴۰، ۲/۸۴۱، ۲/۸۴۲، ۲/۸۴۳، ۲/۸۴۴، ۲/۸۴۵، ۲/۸۴۶، ۲/۸۴۷، ۲/۸۴۸، ۲/۸۴۹، ۲/۸۵۰، ۲/۸۵۱، ۲/۸۵۲، ۲/۸۵۳، ۲/۸۵۴، ۲/۸۵۵، ۲/۸۵۶، ۲/۸۵۷، ۲/۸۵۸، ۲/۸۵۹، ۲/۸۶۰، ۲/۸۶۱، ۲/۸۶۲، ۲/۸۶۳، ۲/۸۶۴، ۲/۸۶۵، ۲/۸۶۶، ۲/۸۶۷، ۲/۸۶۸، ۲/۸۶۹، ۲/۸۷۰، ۲/۸۷۱، ۲/۸۷۲، ۲/۸۷۳، ۲/۸۷۴، ۲/۸۷۵، ۲/۸۷۶، ۲/۸۷۷، ۲/۸۷۸، ۲/۸۷۹، ۲/۸۸۰، ۲/۸۸۱، ۲/۸۸۲، ۲/۸۸۳، ۲/۸۸۴، ۲/۸۸۵، ۲/۸۸۶، ۲/۸۸۷، ۲/۸۸۸، ۲/۸۸۹، ۲/۸۹۰، ۲/۸۹۱، ۲/۸۹۲، ۲/۸۹۳، ۲/۸۹۴، ۲/۸۹۵، ۲/۸۹۶، ۲/۸۹۷، ۲/۸۹۸، ۲/۸۹۹، ۲/۹۰۰، ۲/۹۰۱، ۲/۹۰۲، ۲/۹۰۳، ۲/۹۰۴، ۲/۹۰۵، ۲/۹۰۶، ۲/۹۰۷، ۲/۹۰۸، ۲/۹۰۹، ۲/۹۱۰، ۲/۹۱۱، ۲/۹۱۲، ۲/۹۱۳، ۲/۹۱۴، ۲/۹۱۵، ۲/۹۱۶، ۲/۹۱۷، ۲/۹۱۸، ۲/۹۱۹، ۲/۹۲۰، ۲/۹۲۱، ۲/۹۲۲، ۲/۹۲۳، ۲/۹۲۴، ۲/۹۲۵، ۲/۹۲۶، ۲/۹۲۷، ۲/۹۲۸، ۲/۹۲۹، ۲/۹۳۰، ۲/۹۳۱، ۲/۹۳۲، ۲/۹۳۳، ۲/۹۳۴، ۲/۹۳۵، ۲/۹۳۶، ۲/۹۳۷، ۲/۹۳۸، ۲/۹۳۹، ۲/۹۴۰، ۲/۹۴۱، ۲/۹۴۲، ۲/۹۴۳، ۲/۹۴۴، ۲/۹۴۵، ۲/۹۴۶، ۲/۹۴۷، ۲/۹۴۸، ۲/۹۴۹، ۲/۹۵۰، ۲/۹۵۱، ۲/۹۵۲، ۲/۹۵۳، ۲/۹۵۴، ۲/۹۵۵، ۲/۹۵۶، ۲/۹۵۷، ۲/۹۵۸، ۲/۹۵۹، ۲/۹۶۰، ۲/۹۶۱، ۲/۹۶۲، ۲/۹۶۳، ۲/۹۶۴، ۲/۹۶۵، ۲/۹۶۶، ۲/۹۶۷، ۲/۹۶۸، ۲/۹۶۹، ۲/۹۷۰، ۲/۹۷۱، ۲/۹۷۲، ۲/۹۷۳، ۲/۹۷۴، ۲/۹۷۵، ۲/۹۷۶، ۲/۹۷۷، ۲/۹۷۸، ۲/۹۷۹، ۲/۹۸۰، ۲/۹۸۱، ۲/۹۸۲، ۲/۹۸۳، ۲/۹۸۴، ۲/۹۸۵، ۲/۹۸۶، ۲/۹۸۷، ۲/۹۸۸، ۲/۹۸۹، ۲/۹۹۰، ۲/۹۹۱، ۲/۹۹۲، ۲/۹۹۳، ۲/۹۹۴، ۲/۹۹۵، ۲/۹۹۶، ۲/۹۹۷، ۲/۹۹۸، ۲/۹۹۹، ۲/۱۰۰۰، ۲/۱۰۰۱، ۲/۱۰۰۲، ۲/۱۰۰۳، ۲/۱۰۰۴، ۲/۱۰۰۵، ۲/۱۰۰۶، ۲/۱۰۰۷، ۲/۱۰۰۸، ۲/۱۰۰۹، ۲/۱۰۱۰، ۲/۱۰۱۱، ۲/۱۰۱۲، ۲/۱۰۱۳، ۲/۱۰۱۴، ۲/۱۰۱۵، ۲/۱۰۱۶، ۲/۱۰۱۷، ۲/۱۰۱۸، ۲/۱۰۱۹، ۲/۱۰۲۰، ۲/۱۰۲۱، ۲/۱۰۲۲، ۲/۱۰۲۳، ۲/۱۰۲۴، ۲/۱۰۲۵، ۲/۱۰۲۶، ۲/۱۰۲۷، ۲/۱۰۲۸، ۲/۱۰۲۹، ۲/۱۰۳۰، ۲/۱۰۳۱، ۲/۱۰۳۲، ۲/۱۰۳۳، ۲/۱۰۳۴، ۲/۱۰۳۵، ۲/۱۰۳۶، ۲/۱۰۳۷، ۲/۱۰۳۸، ۲/۱۰۳۹، ۲/۱۰۴۰، ۲/۱۰۴۱، ۲/۱۰۴۲، ۲/۱۰۴۳، ۲/۱۰۴۴، ۲/۱۰۴۵، ۲/۱۰۴۶، ۲/۱۰۴۷، ۲/۱۰۴۸، ۲/۱۰۴۹، ۲/۱۰۵۰، ۲/۱۰۵۱، ۲/۱۰۵۲، ۲/۱۰۵۳، ۲/۱۰۵۴، ۲/۱۰۵۵، ۲/۱۰۵۶، ۲/۱۰۵۷، ۲/۱۰۵۸، ۲/۱۰۵۹، ۲/۱۰۶۰، ۲/۱۰۶۱، ۲/۱۰۶۲، ۲/۱۰۶۳، ۲/۱۰۶۴، ۲/۱۰۶۵، ۲/۱۰۶۶، ۲/۱۰۶۷، ۲/۱۰۶۸، ۲/۱۰۶۹، ۲/۱۰۷۰، ۲/۱۰۷۱، ۲/۱۰۷۲، ۲/۱۰۷۳، ۲/۱۰۷۴، ۲/۱۰۷۵، ۲/۱۰۷۶، ۲/۱۰۷۷، ۲/۱۰۷۸، ۲/۱۰۷۹، ۲/۱۰۸۰، ۲/۱۰۸۱، ۲/۱۰۸۲، ۲/۱۰۸۳، ۲/۱۰۸۴، ۲/۱۰۸۵، ۲/۱۰۸۶، ۲/۱۰۸۷، ۲/۱۰۸۸، ۲/۱۰۸۹، ۲/۱۰۹۰، ۲/۱۰۹۱، ۲/۱۰۹۲، ۲/۱۰۹۳، ۲/۱۰۹۴، ۲/۱۰۹۵، ۲/۱۰۹۶، ۲/۱۰۹۷، ۲/۱۰۹۸، ۲/۱۰۹۹، ۲/۱۱۰۰، ۲/۱۱۰۱، ۲/۱۱۰۲، ۲/۱۱۰۳، ۲/۱۱۰۴، ۲/۱۱۰۵، ۲/۱۱۰۶، ۲/۱۱۰۷، ۲/۱۱۰۸، ۲/۱۱۰۹، ۲/۱۱۱۰، ۲/۱۱۱۱، ۲/۱۱۱۲، ۲/۱۱۱۳، ۲/۱۱۱۴، ۲/۱۱۱۵، ۲/۱۱۱۶، ۲/۱۱۱۷، ۲/۱۱۱۸، ۲/۱۱۱۹، ۲/۱۱۲۰، ۲/۱۱۲۱، ۲/۱۱۲۲، ۲/۱۱۲۳، ۲/۱۱۲۴، ۲/۱۱۲۵، ۲/۱۱۲۶، ۲/۱۱۲۷، ۲/۱۱۲۸، ۲/۱۱۲۹، ۲/۱۱۳۰، ۲/۱۱۳۱، ۲/۱۱۳۲، ۲/۱۱۳۳، ۲/۱۱۳۴، ۲/۱۱۳۵، ۲/۱۱۳۶، ۲/۱۱۳۷، ۲/۱۱۳۸، ۲/۱۱۳۹، ۲/۱۱۴۰، ۲/۱۱۴۱، ۲/۱۱۴۲، ۲/۱۱۴۳، ۲/۱۱۴۴، ۲/۱۱۴۵، ۲/۱۱۴۶، ۲/۱۱۴۷، ۲/۱۱۴۸، ۲/۱۱۴۹، ۲/۱۱۵۰، ۲/۱۱۵۱، ۲/۱۱۵۲، ۲/۱۱۵۳، ۲/۱۱۵۴، ۲/۱۱۵۵، ۲/۱۱۵۶، ۲/۱۱۵۷، ۲/۱۱۵۸، ۲/۱۱۵۹، ۲/۱۱۶۰، ۲/۱۱۶۱، ۲/۱۱۶۲، ۲/۱۱۶۳، ۲/۱۱۶۴، ۲/۱۱۶۵، ۲/۱۱۶۶، ۲/۱۱۶۷، ۲/۱۱۶۸، ۲/۱۱۶۹، ۲/۱۱۷۰، ۲/۱۱۷۱، ۲/۱۱۷۲، ۲/۱۱۷۳، ۲/۱۱۷۴، ۲/۱۱۷۵، ۲/۱۱۷۶، ۲/۱۱۷۷، ۲/۱۱۷۸، ۲/۱۱۷۹، ۲/۱۱۸۰، ۲/۱۱۸۱، ۲/۱۱۸۲، ۲/۱۱۸۳، ۲/۱۱۸۴، ۲/۱۱۸۵، ۲/۱۱۸۶، ۲/۱۱۸۷، ۲/۱۱۸۸، ۲/۱۱۸۹، ۲/۱۱۹۰، ۲/۱۱۹۱، ۲/۱۱۹۲، ۲/۱۱۹۳، ۲/۱۱۹۴، ۲/۱۱۹۵، ۲/۱۱۹۶، ۲/۱۱۹۷، ۲/۱۱۹۸، ۲/۱۱۹۹، ۲/۱۲۰۰، ۲/۱۲۰۱، ۲/۱۲۰۲، ۲/۱۲۰۳، ۲/۱۲۰۴، ۲/۱۲۰۵، ۲/۱۲۰۶، ۲/۱۲۰۷، ۲/۱۲۰۸، ۲/۱۲۰۹، ۲/۱۲۱۰، ۲/۱۲۱۱، ۲/۱۲۱۲، ۲/۱۲۱۳، ۲/۱۲۱۴، ۲/۱۲۱۵، ۲/۱۲۱۶، ۲/۱۲۱۷، ۲/۱۲۱۸، ۲/۱۲۱۹، ۲/۱۲۲۰، ۲/۱۲۲۱، ۲/۱۲۲۲، ۲/۱۲۲۳، ۲/۱۲۲۴، ۲/۱۲۲۵، ۲/۱۲۲۶، ۲/۱۲۲۷، ۲/۱۲۲۸، ۲/۱۲۲۹، ۲/۱۲۳۰، ۲/۱۲۳۱، ۲/۱۲۳۲، ۲/۱۲۳۳،



## اسراف ۲۶-۲۷

۱۔ ریحہ تعزیر جاری نہیں، ورنہ بالاتفاق ضمان لازم ہوگا، اس لئے کہ غیر معمولی طریقہ پر مانا، اور اس طرح مانا کہ اس کو تادیب نہ کرونا جائے یہ تعدی، ظلم اور اسراف ہے۔ لہذا اس سے ضمان واجب ہوگا۔  
 ۲۔ اسراف تادیب کے لئے مشروع طریقہ پر مار چینی رن کی تفسیر کے مطابق جس میں اسراف نہ ہو اور غلطائی کے بیاں کے مطابق مار میت، رعیت، رنل کے اعتبار سے معمول کے مطابق ہو، اور اس سے نقصان ہو یا مثلاً شوم بیوی کی مازمانی پر سے مارے، اور وہ مشروع تادیب سے مالک ہو جائے تو مالک یہ دنا بد کر ایک مومن نہیں ہوگا، درحقیقت مافقیہ کے ایک مالکیت کا ضامن ہوگا جو ضرر معمول کے مطابق ہی ہو اس لئے کہ تادیب یک حق ہے، اور ان کے ایک حق کے استعمال میں سلامتی کی قید ہے، بہت مالکیت و حائلہ کے نزدیک یہ قید نہیں ہے، اس کی وضاحت اس کے مقام پر ہے (۲)۔

۱۔ فقہاء (امام ابوحنیفہ، امام محمد، امام شافعی کا صحیح قول، اور ایک روایت میں امام احمد الزماحی ہیں کہ تعزیر میں کوڑے کی سزا نہیں کوڑوں سے زیادہ نہ ہوں، کیونکہ صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من بلغ حداً فی غیر حد فہو من المعتصم" (۳) (جو شخص غیر حد میں حد کی مقدار کو پہنچ جائے وہ ریاقتی کرنے والوں میں سے ہے)، اس لئے کہ چالیس کوڑے تمام

جائے، اس لئے کہ اس میں ملاکت کا خوف ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ جاؤ نکلند اور ضرب کے معاملہ میں پوری طرح واقف ہو، یہ تمام شرائط تعدی و اسراف سے بچنے کے لئے ہیں (۱)۔

گر غیر ریہوتی و اسراف کے مشروع طریقہ پر حد لگانی اور اس حد کی وجہ سے آدمی کی جان چلی گئی تو حد لگانے والا ضامن نہیں ہوگا، فقہاء کا جوقول ہے کہ حد و تمام کرنے میں ملاکت کی شرط نہیں، اس کا یہی مطلب ہے، اور اگر حد جاری کرنے میں اسراف مزیانی کی ہو جس پر حد جاری ہوئی وہ تکلف ہو گیا تو بالاتفاق ضمان واجب ہے (۲)۔  
 مناسب کی تفصیل ان کے مقام پر دیکھئے۔

## ج۔ تعزیر میں اسراف:

۲۶۔ تعزیر ایسے گناہوں پر سزا دینے کو کہتے ہیں جن پر شریعت میں حد و کفار و مشرک نہ ہو۔ یہ سزا ہے جو متعین نہیں بلکہ اس میں جرم و لوگوں کے حالات کے اعتبار سے سزائیں الگ الگ ہوتی ہیں، چنانچہ تعزیر قدر جرم اور اس قدر ہوتی ہے جس سے جرم کرنے والا باز آجائے، بعض لوگ تو معمولی سزا سے باز آ جاتے ہیں، اور بعض لوگ ریہوتہ کے بغیر باز نہیں آتے (۳)۔ اسی لئے تادیب پانانی میں فقہاء نے یہ طے کیا ہے کہ وہ تکلیف دہ نہ ہو، چہرہ نہ ہو، اور لہجہ جھگڑوں پر نہ ہو جن میں کوئی اندیشہ لاحق ہو، اس طرح مارا جائے کہ اس مارنے کو تادیب سمجھا جائے، کیونکہ اس کا مقصد صرف اصلاح ہے اور نہ غائب شدن ہو کہ خوفناک پانانی کے بغیر قائم نہ ہوگا تو پانانی کے

(۱) البدیع ۵۹۷، الفی ۸/۱۱۵، مطالب ۲۳۹، سواہب الجلیل ۵۶، طحاوی ۳۵۵-۲۰۵۔

(۲) الفی ۸/۱۱۵، سواہب الجلیل ۲۹۷، القلیبی ۲۰۹، البدیع ۳۰۵-۳۰۳۔

(۳) الفی ۳/۲۰۳، سواہب الجلیل ۱۹۷، القلیبی ۲۰۵، ابن ماجہ ۵۷۷، البدیع ۳۰۳، الفی ۸/۲۲۳، طحاوی ۳۷۸۔

(۱) الفی ۸/۱۱۵، مطالب ۲۳۹، سواہب الجلیل ۵۶، طحاوی ۳۵۵-۲۰۵۔

(۲) ماہد مراجع، نہایت المحتاج ۲۸/۸، مجمع الجلیل ۵۵۶، الشاہ لابن نجیم ۲۸۹۔

(۳) حدیث "من بلغ حداً فی غیر حد فہو من المعتصم" کی روایت صحیحی نے حضرت نعمان بن بشیر سے کی ہے، "و فرمایا کہ محفوظ یہ ہے کہ یہ حد سے مراد ہے (امتنون لکبری للہم تی ۸/۲۲۳، مجمع البہ فی فضائل اللہ ۱۹۷، تاریخ کردہ لکھنؤ انکار یہ ۵۷۳-۵۷۱)۔



## اسراف ۲۸

اس تفصیل کے مطابق مائیت کی وجہ سے جو اسراف ہو جمہور فقہاء مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے رد ایک حجر یعنی تصرف سے روکے کا سبب ہوتا ہے، "درختیہ میں سے صاحب میں یعنی امام ابو یوسف و امام محمد کی رائے یہی ہے۔ اور ان کے رد ایک ان پر فتویٰ ہے، امام ابو حنیفہ کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ مائیت و تہذیر کے سبب مکلف پر پابندی کے قائل نہیں۔

اس کی تفصیل کے لئے اصطلاح (حجر) دیکھئے (۱)۔



کی قائل حد ہے، اگر ایک کوڑ کم نہ دیا جائے تو تعزیر کی اثری حد ستائیس رہ جاتی ہے۔ جنس فقہاء نے یہ قید لگائی ہے کہ یہ اس صورت میں ہوگی جس کی جنس میں کوئی حد ہو (۱)۔

امام احمد کی ایک روایت اور مالکیہ میں سے ابن مسیب کا قول یہ ہے کہ تعزیر اس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہوتی، ابن قدامہ نے قاضی سے نقل کیا ہے کہ یہی مذہب ہے (۲) مالکیہ کے، ایک اس کی مقدار میں خود وہ حد سے زیادہ ہو، حاکم کو مطلقاً اختیار ہے، شرط یہ ہے کہ اس مقدار سے زیادہ نہ ہو جو خرم کو تہم سے روکنے کے لئے کافی ہو جائے (۳)۔

فقہاء کے نزدیک رنج یہ ہے کہ تعزیر میں کم از کم مقدار کی کوئی تعین نہیں، شر قاضی کی رائے ہو کہ یہ شخص ایک کوڑے سے باز آجائے گا تو اسی پر کٹھا کرے تمام مذہب میں یہی ہے کہ جس مقدار سے خرم باز آجائے تعزیر میں اس مقدار پر اسراف و ریائی جاری نہیں (۴)۔

مال میں سرف کرنے والے پر پابندی:

۲۸- فقہاء کے، ایک سوال میں اسراف کرنے والا بھیہ کہا جاتا ہے، اس سے کہ وہ شریعت، عقل کے تقاضے کے خلاف مال کو منہمال خرچ کرتا ہے، اس سے ضائع کرتا ہے، "فقہاء کے یہاں سفاہت کے یہی معنی ہیں۔ اسی سے فقہاء کی زبانوں پر یہ جاری ہے کہ سفاہت تہذیر (مصول خرینی) ہے "اسیہہ مذہر ہے (۵)۔

(۱) ابن ماجہ ص ۷۷، ہیثمیہ کتاب ص ۸۰، ہیثمی ص ۲۳، اقلیوی ص ۲۶، ص ۲۰۶۔

(۲) ہیثمی ص ۲۵، التوابعین ہیثمیہ ص ۱۸، ہیثمی ص ۲۳۵۔

(۳) المطالب ص ۱۹/۶۔

(۴) ابن ماجہ ص ۸/۳، المطالب ص ۱۹/۶، ہیثمی ص ۲۰۶، ہیثمیہ کتاب ص ۲۸، ہیثمی ص ۲۲۵۔

(۵) ہیثمی ص ۲۳، ہیثمی ص ۲۰۵، ہیثمی ص ۲۰۵، ہیثمی ص ۲۰۵۔

(۱) ہیثمی ص ۲۸، ہیثمی ص ۲۰۵، ہیثمی ص ۲۰۵، ہیثمی ص ۲۰۵۔

ہیثمی ص ۲۰۵، ہیثمی ص ۲۰۵۔



## اُسر

تعریف:

۱- ”اُسر“ اُسر کی جمع ہے، اس کی جمع اُساری اور اُساری بھی آتی ہے، اُسر لغت کی رو سے اُسار سے بنا ہے، جس کا مفہوم بندھن (بیزی) ہے، کیونکہ لوگ رفقہ شخص کو بیڑیوں سے باندھ دیتے تھے، پھر ہر رفقہ شخص کو چاہے وہ بیڑیوں میں نہ بندھا ہو، ایہ کہا جائے گا، چنانچہ ماخوذ شخص بیڑی میں ہو یا ذیل میں، ایہ ہے نام لے آیت قرآنی: ”وَبَعْضُهُمْ أَعْطٰمْ عَلَىٰ حَبْلٍ مَّسْكِيٍّ وَبَعْضُهُمْ أَسِيرٌ“ (۱) کی تفسیر میں کہا ہے: ”الأسير: المسجون (۲) (اسیر وہ ہے جو ذیل میں بند ہو)۔“

۲- (اُسر کا مفہوم) صحاح میں: اُسر کی تعریف کرتے ہوئے ماوردی نے کہا ہے کہ یہ وہ جنگجو کاہن مرہ ہیں جن کو مسلمان زندہ حراست میں لے لیں (۳)، یہ تعریف ان حالات کے اعتبار سے ہے، کیونکہ یہ صرف حالت جنگ میں حربی قیدیوں کے ساتھ مخصوص ہے، جب کہ فقہاء کے یہاں اس لفظ کے استعمال پر غور کرے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات اس لفظ کا استعمال ہر اس شخص کے لئے کرتے ہیں جس پر تسلط ہو جائے، خواہ وہ جنگجو ہوں اور جو اس کے

(۱) سورۃ اسرار ۸۰

(۲) لسان العرب، الصحاح، القاموس، باب المراء، فصل ۱۱۱۱۔

(۳) الاحکام السلطانیہ، ص ۳۱، طبع جول ۱۳۸۰ھ

عالم میں ہوں، دوران جنگ پکڑے جائیں یا جنگ کے خاتمہ پر، یا عملاً جنگ کے بغیر پکڑے جائیں جب تک کہ عداوت قائم ہے اور جنگ کے امکانات ہیں، چنانچہ ابن تیمیہ کا کہنا ہے: ”شریعت نے کفار سے جنگ کو واجب کیا ہے، لیکن ان میں سے جو لوگ ہمارے قبضہ میں آجائیں ان کے قتل کو واجب نہیں کیا، بلکہ اس کا کوئی آدمی جنگ یا بغیر جنگ کے ایہ ہو جائے، جیسے کشتی اس کو ہمارے عدوتے میں ڈال دے، یا راستہ بھول کر چلا آئے یا ہر کسی تدبیر سے اس کو پکڑ لیا جائے، امام اس کے ساتھ وہ معاملہ کرے گا جو زیادہ مصلحت میں ہوگا، اور مفتی میں ہے: جو اس کو گرفتار کرے وہ اس کا مالک ہوگا، اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ فی (غیبت) ہے (۱)، ہر فقہانہ کا لفظ ان حربیوں کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں جن کو بلا اجازت اسلام میں داخل ہونے پر مسلمان زیر کر لیں (۲)، ہر مرتدین کے لئے بھی جو مسلمانوں سے جنگ کرتے ہوئے رفقہ ہو جائیں، ان تیمیہ کہتے ہیں: اور ان میں جو اُسر ہو جائیں ان پر حد قائم کی جائے (۳)۔

اسی طرح فقہانہ کا استعمال اس مسلمان کے لئے بھی کرتے ہیں جس کو دشمن رفقہ کر لے، دین رشد کہتے ہیں: امام پر واجب ہے کہ مسلمان قیدیوں کو بیت المال کے ذریعے رہا کرائے اور کہتے ہیں: اگر قادیان میں مسلمان اُسر ہو مسلم بچے ہوں (۴)۔

(۱) مسیاد الشریعہ فی اصلاح الرئی والرمیہ ص ۴۳، طبع ۱۳۵۰ھ

ایسی ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷



## اسری ۳-۷

متعلقہ الفاظ:

غف - رہینہ:

۳- رہینہ رہبان نامزد ہے۔ رہینہ اس کو کہتے ہیں جو بی بی کے عوض ماخوذ ہو۔ یہ رہینہ وہ بی بی ماخوذ ہیں مرق اتنا ہے کہ اسیر انسان بی ہوتا ہے (۱)، اور ضروری نہیں کہ اس کی گرفتاری حق کے مقابل ہو۔

ب- جس:

۴- جس تجید (تراد چھوڑ دینا) کا ضد ہے اور جس کو وہ ہے جس پر تادیبی کے ساتھ نہیں آئے جانے پر رک جاتی جاسے، اس طرح جس سے عام ہے (۲)۔

ج- سبی:

۵- سبی اور سباء اسری کے معنی میں ہیں چنانچہ لہسی انسانوں کو عام یا بادی دہانتے کو کہتے ہیں (۳)۔ بقا بقا لہسی "لہسی" کا استہلال، اہل حرب کی عورتوں اور بچوں کے لئے کرتے ہیں جن کو مسلمان مرد و رفتار کر لیں، اور جب اسری کا لفظ سبایا کے لفظ کے ساتھ جمع ہو تو لفظ "اسری" خاص طور پر شریک جنگ مردوں کے لئے بولتے ہیں جن کو مسلمان مرد و رفتار کر لیں (۴)۔

اسری کا شرعی حکم:

۶- اسری مشروع ہے، اور اس کی مشروعیت کی دلیل وہ نصوص ہیں جو

اس سلسلے میں وارد ہوئی ہیں، مجملہ ان نصوص کے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثَبَّتْتُمُوهُمْ فَتُغْلِبُوا فَتُؤْلَقُ" (۱) (سو جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو جائے تو (ان کی) گردنیں مار ڈالو یہاں تک کہ جب ان کی خوب خیز پڑی کر چکو تو خوب مضبوطی سے پکڑ لو)۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے قول: "مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكُونَ لَهُ أُسْرَىٰ حَتَّىٰ يُفْعَلَ فِي الْأَرْضِ" (۲) (نبی کی شان کے لائق نہیں کہ اس کے قیدی (باقی) رہیں جب تک وہ زمین میں اچھی طرح خون ریزی نہ کرے) سے متضام نہیں ہے، یہ تک یہ امت قیدی بنانے کی مطلقاً ممانعت میں وارد نہیں ہوئی ہے، بلکہ جنگ پر ابھرنے کے سے مانع ہوئی ہے، اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کے لئے مناسب نہیں کہ زمین میں خون ریزی یعنی کفار کو نکل دینے سے پہلے ان کے قبضے میں قیدی ہوں (۳)۔

مشروعیت اسری کی حکمت:

۷- اور اس کی حکمت دشمن کے دہ پہ کو ختم کرنا اور اس کی شرارتوں کا ازالہ کرنا اور میدان جنگ سے اس کو دور رکھنا ہے، تاکہ اس کی طاقت بے اثر ہو جائے اور اس کی "تقوت" پر رک جاسے، اور (یہ مقصد بھی ہے) کہ اس کے ذریعہ مسلمان قیدیوں کی رہائی کی سہیل پیدا ہو سکے (۴)۔

(۱) سورہ محمد ۴۷

(۲) سورہ انفال ۷۷

(۳) الطابع احکام القرآن للقرطبی ۸/۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶



کن کو قید کی بنا ماچا ہے۔ ورنہ کوئی نہیں:

۸۔ بچہ، جو، بوز حاکمورت، صحت مند اور بیمار حیوانوں میں سے جو بھی مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے اس کو قیدی بنانا جائز ہے، البتہ جس کے چھوڑنے میں کسی ضرر یا عیب و عیوب نہیں ہے اور اس کے منتقل کرنے میں دشواری ہے، تو اس کو قیدی بنانا جائز نہیں ہے، اس سلسلہ میں مذاہب میں کچھ تفصیلات ہیں۔

چنانچہ حسبِ اور حجاب کا مذہب اور شائع کے اہل قول کے  
بہت اہل قول ہے؛ بسببِ جنگ کے معاملہ میں اہل لوگوں کو کوئی دخل  
نہ ہو تو اس کو قید نہیں رہا جائے گا جیسے شیخ تانی (عمر رسیدہ)، پانچ،  
نہدھا ورتا رک الدنیا قتال میں جن کی رائے کو کوئی دخل نہ ہو (۱)۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ جس کو قتل نہیں یا حائے گا اس کو قیدی بنانا جائز ہے۔ سوائے راسب اور راسبہ کے بشرطیکہ وہ ایسی راے میں سے نہ ہوں، یہ راسب و راسبہ کو قیدی نہیں یا حائے گا۔ ان دونوں کے علاوہ معتوہ (کم عقل) بشرطیکہ اپنی اپنی اور اندھے کو قیدی بنانا جائز ہے، گرچہ ان کو قتل کرنا حرام ہے اور بغیر قتل و رقیہ کے ان کو چھوڑ دینا بھی جائز ہے (۲)۔ ثانویہ کا اٹلہ قول یہ ہے کہ بغیر استثناء کے سب کو قیدی بنانا جائز ہے (۳)۔

۹۔ اگر اگر مسلمانوں کے مابین صلح کا معاہدہ ہو ہو تو اس کے کسی فرد کو قیدی بنانا جائز نہیں ہے، یہ تو صلح کا معاہدہ صلح نے اس کو مانا ہے، اور ان کے بعد اس ملک کے خلاف کوئی کارروائی کرنا جائز نہیں رہ جاتا ہے، یہاں تک کہ معاہدہ والے لوگ محفوظ رہیں گے۔ کسی کو اس پر اتھاڑ لے کر قیدی نہیں ہے، یہ تو صلح کا معاہدہ صلح نے ان کو مانا ہے، یہی ہے جو کسی دوسری جگہ جانے سے تم نہیں ہو سکتی۔

ان طریقہ کے ساتھ وہ اے ملک میں کوئی اور آدمی مان لے کر آتا ہے، اور پھر بغیر امان کے وار الاسلام پہنچ جاتا ہے تو وہ مامون رہے گا، اس کو قیدی بنانا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ جب وہ معاہدہ والے لوگوں کے ملک میں ان کی امان کے ساتھ داخل ہو تو وہ بھی اس کے ایکسٹنشن کے ماتحت ہو گیا، اور یہی مسئلہ ہے سرکونی حربیہ و الاسلام میں امان کے ساتھ پایا جائے تو اس کو قیدی بنانا جائز نہیں ہے، و سرکونی حربیہ حربیوں کے قلعے میں ہوتے ہوئے مسلمانوں سے امان حاصل کرے (تو اس کو بھی قیدی بنانا جائز نہیں ہوگا) (۱)۔

قیدی پر قید کرنے والے کا تسلط اور اس کے اختیارات:

۱۰۔ قیدی قید کرنے والے کی محض نگرانی میں ہے، اس کا اس کے وہ کوئی اختیار اور اس کے بارے میں تصرف کا اس کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اس میں تصرف کا حق امام (حاکم) کے سپرد ہے، قیدی بنانے کے بعد قید کرنے والے کا کام یہ ہے کہ اس کو امیر کے پاس لے جائے، تاکہ وہ اس کے بارے میں کوئی مناسب فیصلہ کر سکے، قید کرنے والے کو اتنا اختیار ہے کہ اگر اس کے چھوٹ کر بھگنے کا

الطی، حاشیہ اُسل علی شرح المنہج ۵۸، طبع دہرادون، انوار العربی، متحدہ  
کتاب شرح المہاج و ابن حجر کشی، حاشیہ الشرح علی ۳۳ طبع اول، الوجیز  
۱۲۹۲ طبع ۱۳۴۲ مصر۔

(۱) البدائع ۷/ ۱۰۹، مخرج المسیر الکبیر ۱/ ۳۶۶، ۳۶۷، شعبان ۱۲۵۷، ص ۹۵.

( ) انفس و اشرف الكبير ١٠ / ٢٠٩٥ طبع اول انتشار ٣٣٨ طبع الانصاف في  
معركة المرنج من المؤلفات على نذهب الامام احمد ٣٣ طبع اول ٣٤٥ طبع  
بدائع الصنائع ٤ / ١١٩٠١٠٢ طبع اول ٣٣٨ طبع الوسط ٢٠٢ / ٢٣٤٠ طبع اول ٣٤٥ طبع  
طبع مطبعة الحامدية مصر، الهندية وفتح ٣٣٨ طبع اول ٣٤٥ طبع اول ٣٤٥ طبع  
مصر ٣١٦ طبع تبيين الحقائق ٣٣٨ طبع اول ٣٤٥ طبع اول ٣٤٥ طبع  
حاشية ابن عابد بن / ٢٢٢٣ طبع الكبير محمد بن الحسن ٢ / ٢٦١٠ طبع ٢٨٣ -

۳) حاشیہ المدسّٰتی علی المشرح للکبیر ۲/۷۷ طبع دار الفکر بیروت و الکلیل للنوازل  
سر ۳۵۱ طبع دار الکتاب المطبوعہ و یدایہ الجدید لابن رشد ۱/۳۸۲، ۳۸۳  
طبع مصطفیٰ بیروت ۱۳۷۹ھ

(۳) تہذیب النسخ ج ۹۱/۸ طبع مصنف لکھنؤ ۱۳۵۷ھ بمطابق ۱۹۳۳ء طبع عربی



اور مالکیہ نے اس شخص میں جس نے دوسرے جنگ فوج کی طاقت کا سارا طے کر ہی کو قیدی بنایا اور اس شخص میں جس نے کسی کو بغیر جنگ کے قید یا فرق کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ قید کرنے والا لشکر میں شامل ہے یا اس نے لشکر کا سارا یا ہے تو سارا ماں غنیمت کی طرح اس میں سے پانچواں حصہ نکالا جائے گا، ورنہ وہ قید کرنے والے کا خاص حصہ ہوگا۔

قید کرنے والے کا قیدی کو قتل کرنے کا حکم:

۱۲- کسی مجاہد کو حق نہیں کہ وہ اپنے قیدی کو اپنی مرضی سے قتل کرے، بلکہ قید کے بعد اس کا معاملہ امام کے سپرد ہے، اس لئے امام کے فیصلہ کے بغیر اس کا قتل متفقہ طور پر جائز نہیں ہے، ہاں اگر اس سے صرر کا اہمیشہ ہے تو ایسی صورت میں امام کے پاس لانے سے پہلے اس کا قتل جائز ہے، لیکن قید کرنے والے کے علاوہ کسی اور کو اس کے قتل کا حق نہیں (۱) اس لئے کہ حضرت جابرؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لا یباع علی احدکم اسیر صاحبہ فبقتلہ" (۲) (تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کے قیدی کو لے کر قتل نہ کرے)۔

اب اگر کوئی مسلمان کسی قیدی کو دار الحرب یا دار الاسلام میں قتل کر

اندیشہ ہو یا وہ اس کے شر سے مامون نہ ہو تو اس کو مضبوطی سے باندھ دے (۱) اسی طرح دوسرے سے دوسرے جانے کے دوران اس کو بھاگنے سے روکنے کے لئے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنا بھی جائز ہے۔

مسند کا یہ حق ہے کہ قیدی کو بھگے سے رہے، اور اگر اس کو رہے کے قتل کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ ہو تو اس میں کوئی مضامین نہیں ہے یہی صحیح ہے یا ہے (۲)۔

۱۱- جمہور فقہاء (۳) کا خیال یہ ہے کہ قیدی سب امام کے ماتحت بیچ جائے تو محض قیدی بنانے سے قید کرنے والے کا کوئی اتفاق نہیں بنتا، ہاں اگر امام کی طرف سے تفصیل (یعنی تقسیم) ہو اور اس کی قتل یہ ہو کہ امام کی طرف سے لشکر میں اعلان ہو کہ جو کسی کو قیدی بنائے گا وہ اس قیدی کا مالک ہوگا، اگر یہ اعلان ہو چکا ہے اور پھر آدمی اپنے قیدی کو ترہا کر دیتا ہے تو اس کا آزار کرنا جائز ہوگا، اور اگر اپنے ہی دہرم محرم کو قید کرے تو خود بخود آزار ہو جائے گا، کیونکہ پڑے سے سب ن کا استحقاق ثابت ہو جائے گا تو قیدی قید کرے والے کی ملکیت میں جائے گا، وہ کیل ہو یا حراست کی قتل میں، بلکہ بقاء کے بقاء ہے کہ اگر امیر کہے کہ جو کسی شخص کو قتل کرے گا اس کا سلب (مقتول کے ساتھ موجود سامان) اس کا ہوگا، اور لشکر نے بخش لوگوں کو قیدی بنایا، پھر سب میں سے کسی قیدی سے دشمن کے کسی آدمی کو قتل کر دیا تو سب غنیمت میں شامل ہوگا اگر اس وقت تک میرے قیدیوں کو تقسیم نہ کیا، میں اگر امیر ان کو تقسیم کر چکا ہے یا اس نے ان کو فروخت کر دیا ہے تو سامان قتل کرنے والے قیدی کے مالک کا ہوگا۔

(۱) امام شافعی ۳۹۸/۲ طبع شرکت المطابع الحدیث مصر، الموطا ۲۵۸/۱۰۔

(۲) اسیر الکبیر ۳۲۸/۳، المصنف ۷۰۷/۱۰۔

(۳) شرح اسیر الکبیر ۱۶۵۱، ۱۶۹۰ اور اس کے بعد کے صفحات، اشرح الکبیر وصاحبہ لدرستی ۱۸۷۲، الموطا ۲۳۸/۲، تاریخ علی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵/۱۲ طبع مکتبہ المدینہ ۱۳۸۳ھ، المصنف ۲۳۳/۱۰ طبع اول کتاب۔

(۱) الموطا ۱۰/۱۲، الموطا ۳۹۳/۲ طبع ۱۳۸۶ھ، المصنف ۷۰۷/۱۰۔

(۲) حدیث: "لا یباع علی احدکم اسیر صاحبہ فبقتلہ" کو مرضی سے الموطا میں حضرت جابرؓ سے مرویاً ذکر کیا ہے لیکن معادیر و سنن کے جو مرجع ہمارے پاس دستیاب ہیں ان میں ہم کو یہ حدیث حضرت جابرؓ کی روایت سے نہیں لی صرف امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے اس کی روایت حضرت سرہ بن جببؓ سے مرویاً اس طرح کی ہے "لا یباع علی احدکم من اسیر اصحابہ فبقتلہ" یعنی نے کہا اس کی سند میں اسحاق بن محبوب ہے جو ضعیف ہیں (مسند احمد بن حنبل ۱۸/۵ طبع المکتبہ، مجمع الزوائد ۵/۵۳۳ طبع کردہ مکتبہ المدینہ، الموطا للرحمنی ۲۳۸/۲ طبع مکتبہ المدینہ، فتح الباری ۱۲/۱۰۳، ۱۰۵ طبع اول ۱۴۰۷ھ)۔



دیتا ہے تو خفیہ قتل تقسیم و رجحان تقسیم میں فرق کرتے ہیں، اگر یہ قتل تقسیم سے پہلے ہو ہے تو اس میں نہ دیت و سبب ہے اور نہ کفارہ اور نہ قیمت، یوں کہ اس کا خون مسموم نہیں تھا، اسی لئے تو امام کو اس کے قتل کا اختیار تھا، پھر بھی عمل مکروہ ہے، اگر قتل تقسیم کے بعد یا نہ ہمت کرنے کے بعد ہو تو اس میں قتل کے مقام کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ یوں کہ اس کی جان مسموم ہو چکی تھی، اس لئے قتل کے نتیجے میں قاتل ضمانت ہوگی، مین شہ کی موجودگی کی وجہ سے قصاص و سبب نہیں ہوگا (۱)۔ اور جیسا اس حکم کو مطلقاً ذکر کرنے سے اندازہ ہوتا ہے خفیہ نے اس مسئلہ میں اس کی تفریق نہیں کی ہے کہ قاتل خود قید کرنے والا ہے یا کوئی شخص۔

ضمان کے معاملے میں مالکہ خفیہ کے ہم خیال ہیں، مین ان کے نزدیک تفریق اس پہلو سے ہے کہ اگر الحرب میں قیمت میں داخل ہونے سے پہلے قتل ہو یا قیمت میں جانے کے بعد، اور ضمانت کرتے ہیں کہ جس کسی سے یہ شخص کو قتل یا جس کے قتل سے اس کو منع یا پناہ ہے تو اس سے اگر الحرب میں مال قیمت میں مارے سے پہلے اس کو قتل یا تو اللہ سے عذرت طلب کرے، اگر قیمت کا حصہ اس جاے کے بعد قتل یا ہے تو قاتل پر اس کی قیمت واجب ہوگی (۲)۔ ثانویہ بھی قاتل پر صواب عائد کرتے ہیں، اگر اس کی نمائی کا فیصلہ کرے کے بعد قاتل سے اس کو قتل یا تو اس کی قیمت کا ضمان ہوگا جو قیمت میں شامل کی جائے گی اگر اس پر احسان کرے کے بعد اس کو قتل یا تو اس کے ورثاء کے لئے قاتل پر اس کی قیمت لازم ہوگی، اگر نہ یہ کام معاہدہ طے ہونے کے بعد اگر امام کے فدیہ پر

قبضہ سے پہلے اس کو قتل کر دیا تو قتل کرنے والے پر دیت ہوگی جو قیمت شمار ہوگی، اگر اگر امام فدیہ وصول کر چکا ہے پھر اس کے بعد قتل کیا گیا ہے تو اس کی دیت و رثاء کو ملے گی، اگر اگر امام کی طرف سے اس کے قتل کا فیصلہ ہونے کے بعد اس نے قتل کیا ہے تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے، لیکن اگر امام کے فیصلے سے پہلے قتل کر دیتا ہے تو اس کی تعزیر کی جائے گی (۱)۔

مثال کے طور پر ایک اگر اپنے قیدی پر کسی اور کے قیدی کو امام کے حوالہ کرنے سے پہلے قتل کر دیا تو اگر یہ مین اس پر اس کا ضمان لازم نہیں ہوگا (۲)۔

دارالاسلام منتقلی سے پہلے قیدی کے ساتھ برتاؤ:

۳۳ - اسلام کی بنیادی تعلیم قیدیوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے، ان کے کمانے پینے اور پہننے کا مناسب انتظام کرنے اور ان کی نفسانیت کے احترام کا حکم دیتی ہے، یہ نکتہ در ثناء باری تعالیٰ ہے: "وَيُطْعَمُونَ" الطعام علیٰ حینہ مسکینا ویتیمہا واسیرہ" (۳) (۴) اور کھانا کھاتے رہتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور غریبوں کو اللہ کی محبت سے (۵) اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سخت نرمی میں جب دن کی تپش بڑھ گئی تو بے قریبہ کے قیدیوں کے تحقیق چنے اصحاب سے فرمایا: "احسبوا اسرارہم، وقلوبہم (۶)، واسفوہم" (۷)،

- (۱) ملاحظہ فرمائیے شرح المنہج ۵، ۱۹ طبع المکتبۃ المصریہ ۳۰۵ھ، اس کی الطباعت ۱۳۳۴ھ طبع المکتبۃ المصریہ ۱۳۳۳ھ، الطباعت ۱۳۶۲ھ، طبع الوہاب ۱۳۶۲ھ، شرح المنہج ۵، ۱۹ طبع ۱۳۶۲ھ۔
- (۲) انہی ۱۰، ۳۰۰، ۳۰۱، الاضافۃ ۲۸/۲، طالب بولی اسی ۵۲۲/۲۔
- (۳) سورۃ النازعات۔
- (۴) قبلوہم یعنی قتلہ کے ذریعہ ان کو آرام کا موقع دینا، قیدانہ سخت دھوپ میں دھیرے سے وقت آرام کرنے کو کہتے ہیں۔
- (۵) الاحزاب ۲۸، طبع المکتبۃ المصریہ ۱۹۳۱ھ۔

- (۱) رد المحتار ۲، طبع مجاری، الموسط ۱۰، ۳، ۷، طبع المکتبۃ المصریہ ۳۰۵ھ۔
- (۲) شرح منہج، المجلد علی مختصر طیل ۱۲، ۷، طبع والاکلیل ۳۵۸ھ، طبع ۱۳۲۲ھ۔



## اسری ۱۳

(ان کے بندھن کو ٹھیک کرو، ان کو قیلولہ کا موقع دو، اور ان کو پانی پلاؤ)، اور فرمایا: "لا تجمعوا علیہم حر ہذا الیوم وحر السلاح" (۱)۔ (پس اس دن کی گرمی اور ہتھیار کی خشکی کو انہما نہ کرؤ)۔ اور فقہاء نے کہا ہے کہ اگر عام قیدیوں کے قتل کو ہی بہتہ سمجھتے ہیں تو یہ بھی اس کو مناسب نہیں کہ اس کو جوک اور پیاس میں رکھ کر تڑپے، بلکہ اس کو شریعت کے تحت قتل کرے (۲)۔

قیدیوں کو بھگنے سے روکنے کے لئے کسی بھی جگہ بھونچا جاتا ہے چنانچہ صحیحین میں آیا ہے: "ان رسول اللہ یتہ جس فی مسجد المدینہ" (۳) (رسول اللہ ﷺ مدینہ کی مسجد میں قیدیوں کو بھونچا کرتے)۔

## دراں سدا منتقلی سے پہلے قیدیوں میں تصرف:

۱۴۔ محبوب فقہاء، راجح میں راجح ہوئے غنیمت میں تصرف کو جائز کہتے ہیں، اور اسی طرح دارالاسلام کی طرف منتقلی سے پہلے جواز کے قائل ہیں، اور قیدی بھی غنیمت میں شمار کئے جاتے ہیں (لہذا) و راجح کے اندر ان کے حق میں تصرف جائز ہے، امام مالک کہتے ہیں کہ حکم یہ ہے کہ غنیمت کو جنگ کی جگہ میں ہی تقسیم اور فروخت کر دیا جائے، اور اوزاعی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور

(۱) شرح البیہر النکیر ۱۰۲۹ ص ۱۹۱۰، حدیث: "لا تجمعوا علیہم حر ہذا الیوم..." کی روایت امام محمد بن حسن شیبانی نے البیہر النکیر میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے: "قال علیہ السلام فی بیئ القریظۃ بعد ما حترق السہار فی یوم صائف، لا تجمعوا علیہم حر ہذا الیوم وحر السلاح، لعلوہم حتی یبرءوا"۔ امام محمد نے اس کی کوئی سند نہیں ذکر کی، شرح البیہر النکیر ۱۰۲۹ ص ۱۹۱۰ طبع مطبعہ شریک الاعلانات مشرقیہ۔

(۲) سہذریعہ، بیروت دیکھئے، ص ۵۵۳ طبع دار الفکر، بیروت ۱۳۵۳ھ۔

(۳) فتح الباری، ص ۵۵۵ طبع استقبح صحیح مسلم شرح ابن کثیر، بیروت ۱۴۰۲ھ۔

خانہاء نے پیشہ غنیمت کو، درالفر میں ہی تقسیم کیا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ مصطلق کے لئے نکلے، "عرب کی کچھ عورتیں مارنے پر تیار تھ گئے تو ہمیں عورتوں کی خونخواری سے روکا گیا، ہم نے کہا: ہمارے ہاتھ تو رسول اللہ ﷺ کا قیلولہ کیا، بسبب ہم نے غز کا رد کیا تو سوچا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں آپ ﷺ سے دریافت کئے بغیر ہم حمل کیسے کر لیں، اس لئے ہم نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق معلوم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ما علیکم ان لا تفعلوا، ما من نسمة کاسۃ الی یوم القیامۃ، لا وہی کاسۃ" (۱) (یسا نہ کرنے سے تمہارے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ کہ قیامت تک جو جاں بھی ہو، میں نے دلی ہے وہ جو میں نے کر رہے ہیں)۔

صحابہ کا نبی اکرم ﷺ سے قیدی عورتوں سے دلی کے وقت حزن کے بارے میں سوال کیا اس بات کی دلیل ہے کہ غنیمت کی تقسیم راجح میں ہو چکی تھی، "اور کیوں نہ اس میں غنیمت پانے والوں کے لئے فوری مسرت کا سامان" رکنا رکے سے غیظ و غضب کا ذریعہ ہے غنیمت کی تقسیم کو اسلامی حالت تک پہنچنے پر مانع کر دے، یہ اس وقت ہے جب غنیمت پانے والے شکر کی صورت میں ہوں اور دشمن کے پختہ کر کے لے جانے سے مامون ہوں (۲)۔

شافعیہ نے کہا ہے کہ غامین تقسیم سے پہلے بھی زبان سے کہہ کر

(۱) حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث: "ما من نسمة کاسۃ الی یوم القیامۃ، لا وہی کاسۃ" کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں (فتح الباری، ص ۲۲۸، ۲۲۹ طبع استقبح صحیح مسلم بشرح ابن کثیر، بیروت ۱۴۰۲ھ، طبع مطبعہ دار الفکر، بیروت ۱۳۵۳ھ)۔

(۲) فتح الباری، ص ۵۵۵ طبع استقبح صحیح مسلم شرح ابن کثیر، بیروت ۱۴۰۲ھ، طبع دار الفکر۔



## اُس کی ۱۵

مالک میں لگ جائے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا ہے کہ اگر امام غلام کو، اور الحرب میں تقسیم نہ کر دیا جائے تو جائز ہے کیوں کہ وہ ایک ایسا کام انجام دے رہا ہے جس میں رجحان کی بنیاد پر اختلاف ہے، اور دونوں میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غنائم کی تقسیم کو "انہ یسب تکملوہ" کی رو سے (۲)۔

مالک میں لگائے جاتے ہیں، وہ اس طرح کہ ہر شخص (قیمت) جمع کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے کہے کہ میں نے اپنے حصہ کی ملکیت کو اپنا یا دیا۔ ایسا کہنے سے وہ مالک بن جائے گا، اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ محض جمع کر لینے سے ہی مالک ہو جائیں گے، اس لئے کہ مسلمانوں کے قبضہ سے گذر کی ملکیت ختم ہو گئی، اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ملکیت موقوف رہے گی، جو لوگ کہتے ہیں کہ محض جمع کر لینے سے ہی مالک ہو جائیں گے، ان کی مراد اختصاص ہے یعنی اس کی ملکیت کے لئے یہی مخصوص ہو جائے گا (۱)۔

حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ غنائم کی تقسیم اور الحرب میں جاری ہے۔ یہی وزعی، ابن الجوزی اور ابوہریرہ کا قول ہے، کیونکہ ایسا رسول اللہ ﷺ کا عمل رہا ہے، اور اس لئے بھی کہ خلیفہ امویوں کے نتیجے میں اس میں ملکیت ثابت ہو چکی ہے (۲)۔

۱۵ - حنفیہ کے روئے ایک غنائم کی تقسیم صرف دارالاسلام میں ہی کی جائے گی، کیونکہ ان پر ملکیت کی تکمیل مکمل تسلط کے بعد ہی ہوگی، اور مکمل تسلط اسی وقت ہوگا جب ان کو دارالاسلام لے جا کر محفوظ کر لیا جائے، اس لئے کہ حق کے ثبوت کا سبب ملے ہے، اور الحرب میں رہتے ہوئے غنیمت منہ ہے، اور من منہ نہیں، کیونکہ تصرف کے لحاظ سے وہ غائب ہیں، اور ملاقات کے اعتبار سے غلبہ ہیں (کہ ان کا ملکہ نہیں ہے) اس لئے امام کے لئے مناسب نہیں کہ غنیمت کو جس میں قیدی بھی شامل ہیں تقسیم کرے یا اپنے جب تک اس کو دارالاسلام پہنچ نہ دے، کیونکہ یہ ہمیشہ ہے کہ مسلم لشکر کو وہ پہنچنے میں رغبت کم ہو جائے یا مسلمانانہ کافروں کے حملہ کا شکار ہو جائے اس طور پر کہ ہر شخص اپنی رو لینے لگے اور اپنے مال قیمت کی

(۱) شرح اسیر الکبیر ۳/۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵



لفظ ”امان“ میں موجود ہے۔

قیدی کو جان کی مانت دینا:

۱۶- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ امام قیدی پر تسلط قائم ہو جانے کے بعد اس کو جان کی پناہ دے سکتا ہے، اس لئے کہ حضرت عمرؓ کے پاس، مزین کو جب قیدی بنا کر لایا گیا تو انہوں نے فرمایا ”لا جنس علیک“ (تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں)، اس کے بعد جب انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو حضرت انسؓ نے ان سے کہا: آپ اسے جان کی پناہ دے چکے ہیں، اس لئے اب آپ کو اس کے خداف قدم ٹھانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ حضرت زیدؓ نے اس کی تائید کی، اس طرح ان لوگوں نے حضرت عمرؓ کے قول کو امان قرار دیا (۱) اور اس لئے بھی کہ امام کو اس پر احسان کا اختیار ہے اور امان کا درجہ احسان سے کمتر ہے، اس سلسلے میں امام کے لئے مناسب نہیں کہ شخص اپنی چاہت اور نفسانی خواہشات کی بنیاد پر مسلمانوں کی مصالحت کو نظر انداز کر کے کوئی تصرف کرے، اس لئے ابیہ بشر جس امان کا معاملہ کرے گا وہ جا رہوگا، اور اس کو پورا کرنا واجب ہوگا۔ بین رعیت کے افراد کو امان دینے کا حق نہیں ہے، کیونکہ قیدی کا معاملہ امام کے سپرد ہے، لہذا اس کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ کرنا جو اس کے اختیار سے خارج ہو اس میں رکاوٹ بنے جارہیں، جیسے کسی فرد کے لئے قیدی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ ابوہریرہؓ نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے شاہ ابو العاص بن اریض کو قید ہو جانے کے بعد پناہ دی تھی، اور نبی ﷺ نے اس کی ممانعت کو منظور فرمایا تھی (۲) اس کی تفصیل

(۱) حضرت عمرؓ کے نزدیک بھی تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کو ابن جریر نے

”میں بیان کیا ہے اور اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے

رمسن ہکری نے بھی ۹۱۸ طبع دہرۃ طعارف اخصائے بالینہ تجلیں کبیر

۱۳۰۷ء

حدیث: ”ان زینت رسول ﷺ اجازت و وجہ انھوں احاق

قیدیوں کے بارے میں امام کا فیصلہ: (۱)

۱۷- نبی قیدیوں کا معاملہ امام یا اس کے نائب کے ہاتھ میں ہے، اس کے بعد جمہور فتاویٰ نے مجاہدین کے درمیان غنیمت کی تقسیم کے عمل سے پہلے قیدیوں کے انجام کار کی چند صورتیں بیان کی ہیں: چنانچہ شافعیہ اور حنابلہ کی صراحت ہے کہ اگر معاملہ کافر قیدیوں کا ہے اور وہ بالغ مرد ہیں تو امام کو اختیار ہے، یہ ہے تو نہیں قتل کرے یا ان کو غلام بنائے، اس پر احسان کرے (یعنی بلا عوض ان کو آزاد کرے) (۱) اور چاہے تو مال یا جان کے عوض ان کو رہا کر دے (۲)۔

حنفی نے امام کے اختیارات کو انتہا تک پہنچا دیا ہے، اس میں مخصوص یہ ہے:

نے تفصیل کے ساتھ بغیر سند کے ذکر کیا ہے اور ابن کثیر نے اسے اہل بیت والہابیہ میں ذکر کیا ہے لیکن کسی مرجع کا حوالہ نہیں دیا، اور اس کو ابن جریر الطبری نے ابن اسحاق کے حوالہ سے محمد بن وہبان سے مرسل روایت کیا ہے (البدایہ والنہایہ ۳۳۲ طبع مطبعہ المدینۃ المنیرۃ لاہور) یہ لاہور ۱۲۸۲ھ طبع مطبعہ المصطفیٰ لکھنؤ ۱۳۵۵ھ تاریخ الطبری تصحیف محمد ابو العاصی ۱۲۸۲ھ طبع کتب دار المدینۃ المنیرۃ لاہور (۱) دیکھئے: المغنی ۱۰/۳۳۲ اسیر الکبیر ۱/۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱



(۱) قتل، (۲) غلام بنانا، (۳) درجہ یہ کے عوض دینی بنا کر ان پر  
 حسد کرنا، بغیر کسی قید کے ان پر احسان کرنے کو ہر مالی نفع دینے  
 کو کہہ کرے کو چار نہیں کہتے ہیں، البتہ امام محمد بن اُحسین بہت زیادہ  
 بوڑھے آدمی کے معاملے میں یا جب مسلمانوں کو مال کی حاجت ہو تو  
 زائد یہ لینے کو جائز قرار دیتے ہیں، اور مسلمان قیدیوں کے تباہی  
 میں سبکی رہائی حنیفہ کہنے، ایک محل اختلاف ہے (۱)۔

امام مکتبہ کا مذہب ہے کہ قیدیوں کے بارے میں امام کو پانچ چیزوں کا اختیار ہے: یہ تو قتل کرے، یا غلام بنائے، یا آزاد کرے، یا زبردستی لے کر رہا کر دے، یا ان سے معاملہ ذمہ طے کرے اور یہ مقرر کرے، اور امام اپنے اختیار امت کے استعمال میں مسلمانوں کے مصالح کو مد نظر رکھنے کا پابند ہے (۲)۔

۱۸۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ قیدی عورتیں اور بچے اسلحا قتل نہیں کئے جا سکتے۔ چنانچہ دوسری کی شرعیت میں ہے کہ عورتوں اور بچوں کے تعلق سے صرف غلام، بنو، یا رند یہ لے کر رہا کرنے کا معاملہ بنایا جائے گا (۳)، تفصیلات ملاحظہ فرمائیے۔ ایسے ہی اس پر بھی اتفاق ہے کہ حرابی قیدی جو تقسیم سے چلے اپنے اسلام کا اعلان کر دے، اس کو اسے قتل کرنے کا حق نہیں ہے۔ یہ نیکو اسلام اس کی جان کو عصمت عن کرے گا جیسا کہ غنتہ یہ آئے گا۔

۱۹- ٹافیر کہتے ہیں کہ اگر امام یا امیر لشکر کے سامنے مفید ترین صورت وضع نہ ہو تو جب تک پوچھنا وضع نہ ہو جائے ان کو قید میں رکھے۔ یوں کہ پھر مسئلہ نہ تھا۔ سے جھڑپ ہو ا ہے، اور ابن رشد کہتے ہیں

( ) انید کج ۱۳۱۶، الخلیفی ۲۳۹، فتح القدر ۳۳۵، المصطفیٰ ۱۰/۲۳،  
۱۳۸، حاشیہ ابن ماجہ بن ۲۳۹، انکا مفرق القرآن للجصاص ۸۹۔

(۲) التاج والاکلیل سر ۵۸ سم بلندی، الجھد ۱/۲۹۲، جامعہ المدینہ، اشرح الکبیر

(٣٠) اشرح التكبير مع حاشية الدرس في ٢/ ١٨٣.

اگر ان کو جان کی امان پہلے سے ہی حاصل نہ ہو تو اس معاملہ میں مسلمانوں کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے (۱)۔

۳۰۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ قیدی کا قتل جائز نہیں ہے، مگر حسن بن محمد تمیمی نے یہاں لیا ہے کہ اس پر صحابہ کا اجماع ہے، اور اختلاف کا سبب اس معاملہ میں آیت «وَمَعْمُولَاتُكَ» کا تفسیر ہے، اسی طرح امام کتاب فقہ کا فعل بن علیؑ سے تفسیر بھی اختلاف کا سبب ہے۔ چونکہ آیت «وَمَعْمُولَاتُكَ» فاعداً للفتنہ المؤمنین کفر و انصواب

الترقاب“ (سو جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو جائے تو) (ان کی) گردنیں مار ڈالو)، کا ظاہری مفہوم ہے کہ قید کرنے کے بعد امام کو اس میں ترمیم یا زبردستی لے کر رہا کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا اختیار نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُتَكَبَّرَ

اُنسُری حتّٰی یُثخِنَ فِی الْأَرْضِ" (۲) نبی کی شان کے لائق نہیں  
کہ اس کے قیدی (باقی) رہیں جب تک وہ زمین میں چھپی طرح  
خوں ریزی نہ کر لے، اور وہ موقع جس میں یہ آیت مارا جاتا ہو  
تا کہ اسے قتل کر دیا جائے وہ باقی رکھنے سے بہتر ہے، جہاں تک رسول  
اللہ ﷺ کے عمل کا تعلق ہے تو آپ ﷺ نے نبی مہاتموں پر  
قیدیوں کو قتل کیا، اس لئے جن لوگوں نے یہ سمجھا کہ قیدیوں سے تعلق  
آیت نے آپ ﷺ کے فعل کو منسوخ کر دیا ہے سو نے کہا کہ  
قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ "رسولوں نے یہ سمجھا کہ آیت میں نہ  
قیدی کے قتل کا ارہے" نہ اس میں قیدیوں کے ساتھ ہونے والے

[illegible]

(۲) سورۃ انفال، ۷۲۔



معاملہ کا حصہ مقصود ہے، وہ قیدی کے قتل کے جواز پر قائم رہے (۱)۔  
 ۲۱- فقہاء اس پر متفق ہیں کہ حریوں کی قیدی عورتیں اور بچے اور  
 جواں کے حکم میں ہیں جیسے جھٹی، ریختون اور ان طرح ان کے مملوک  
 غلام۔ یہ بھی قید کرنے سے ہی غلام بن جائیں گے، اور اس پر بھی ان کا  
 اتفاق ہے کہ حریوں میں سے جو کوئی تسلط اور قید سے پہلے اسلام قبول  
 کر لے اس کو غلام نہیں بنایا جائے گا، یہی معاملہ مرتدین کا بھی ہے،  
 کیوں کہ ان کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ ان سے دوبارہ رہنے اور  
 دوبارہ اسلام میں داخل ہونے کو کہا جائے گا، نہ پھر نکواری کا سامنا  
 کریں گے (۲)۔

۲۲- رہے دار الحرب کے آزاد اور جنگ میں حصہ لینے والے مرد تو  
 یہاں بھی غیر عرب کے غلام بنائے پر اتفاق ہے، چاہے وہ بہت  
 پرست ہوں یا ہل کتاب، عربوں کے سلسلے میں جمہور کا رجحان کچھ  
 تفصیل کے ساتھ غلام بنانے کے جوار کی طرف ہے، لیکن مشیخ  
 مشرکین عرب کے غلام بنانے کو جواز نہیں دیتے۔

### مال کے عوض رہائی:

۲۳- مذہب مالکیہ کا قول مشہور اور فقہاء حنفیہ میں سے محمد بن الحسن کا  
 قول، "ما فیه کاذب اور امام احمد کی ایک روایت کو چھوڑ کر غالبہ  
 کا مذہب ہے کہ ان حربی قیدیوں کے بارے میں امام کو اختیار است

حاصل ہیں ان کو زندقہ پر لے کر رہا کرنا جائز ہے (۱)، البتہ مالکیہ اس  
 کے جواز کے لئے یہ شرط عام کرتے ہیں کہ زندقہ یہ قیدی کی قیمت  
 سے زیادہ ہو (۲)، اور محمد بن حسن جیسے کہ مرقی نے المسیر الکبیر سے  
 نقل کیا ہے، یہ قید لگاتے ہیں کہ مسلمانوں کو مال کی حاجت ہو، اور  
 کاسانی ندیکہ کو اس وقت جازمہ کرتے ہیں جب قیدی تباہ و برباد ہو کہ  
 اس سے "لا" کی توقع نہ ہو (۳) اور ثانیہ نے زندقہ کے عوض رہائی  
 کو "ما قید" اور مال کی حاجت کے بغیر جازمہ کر دیا ہے، "وہ امر است کی  
 ہے کہ امام کو زندقہ پر لے کر قیدیوں کو رہا کرنے کا اختیار ہے، وہ مال  
 چاہے ان کا اپنا ہو یا ہم سے لونا ہو مال ہو، اور ہم ان کو اپنے ان  
 اسلحوں کے عوض بھی رہا کر سکتے ہیں جو ان کے قبضہ میں ہیں، البتہ  
 دشمنوں کے اسلحے جو ہمارے قبضہ میں ہیں ان کے عوض مسلمان  
 قیدیوں کی رہائی میں "دور میں" ہیں جن میں سے زیادہ رائج ان کے  
 رہا کرنا ایک جوار کی صورت ہے (۴)۔

زندقہ کے جواز کے قائلین ظاہر آیت: "فَمَا مَّا مَنَّا بَعْدَ وَبَعَا  
 فِدَانًا" (۵) پھر اس کے بعد یا محض احسان رکھ کر (چھوڑ دو) یا  
 معاوضہ لے کر (چھوڑ دو)، اور فعل رسول اللہ ﷺ سے استدلال  
 کرتے ہیں، کیوں کہ آپ ﷺ نے مال کے عوض بدر کے قیدیوں  
 کو جو تعداد میں ستر تھے، آدمی سے چار سو درہم لے کر رہا کر دیا

- (۱) الوسوط ۱۰/۳۸، البدیع ۷/۱۱۹، سہاب الخلیل و المناجیح والاکیل ۳/۳۵۸،  
 حافیہ المدسوق ۲/۱۸۳، الاقناع ۵/۷۸، المہذب ۲/۲۳۷، الاصاب  
 ۳/۳۰، المنی مع شرح الکبیر ۱۰/۳۰۱، المطالب العالی ۲/۵۲۱۔
- (۲) المناجیح والاکیل ۳/۵۸۔
- (۳) الوسوط ۱۰/۳۸، البدیع ۷/۱۱۹، حاشیہ ابن ماجہ بن علی الدراقی ۳/۲۲۹۔
- (۴) شرح روض الطالب ۳/۱۴۳، تحت الکجج ۸/۵۰۸، المہذب ۲/۲۳۷، المنیہ  
 الکجج ۸/۱۵۸، الاقناع ۵/۷۸، فتح الوہاب ۲/۱۷۴۔
- (۵) سورہ بقرہ ۲۔

- (۱) بدیع الجہد ۲/۳۹۲، ۳/۳۹۳۔
- (۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۳/۲۲۹، حافیہ الفطنی بر حاشیہ تبیین الحقائق ۳/۲۲۹،  
 الغزالی بر حافیہ الفطنی ۲/۳۰۶، شرح المسیر الکبیر ۳/۱۰۲، ۱۰۳، البدیع  
 ۷/۱۷۴، البدیع الجہد ۲/۳۰۶، حافیہ المدسوق ۲/۱۸۳، المناجیح والاکیل  
 ۳/۳۰، الخلیل ۳/۵۹، المہذب ۲/۲۳۵، فتح الوہاب ۲/۱۷۴، حافیہ  
 الجمل ۵/۷۸، تحت الکجج ۸/۵۰۸، المنی ۱۰/۳۰۰، الاصاب ۳/۳۱۱،  
 المطالب العالی ۲/۵۲۲۔



## سُری ۲۴

تھا (۱) اور آپ ﷺ کے فعل سے کم از کم جواز اور لباحت ثابت ہوتی ہے۔

۲۴- اس روایت کو چھوڑ کر جو امام محمد سے گزری ہے، حنفی کی رائے، اور یک روایت امام احمد سے بھی ہے، اور یہی ابو حنیفہ القاسم بن امام کا قول ہے کہ زندقہ یہ لے رقیہ یوں کی رہائی جائز نہیں ہے (۲)۔

عدم جواز کا ثبوت یہ ہے کہ قیدیوں کا قتل آیت ربیعہ "لَا ضَرْبَ لَیْکُمْ عَلَی الْوُجُوہِ وَلَا عَلَی السُّبُوہِ" (۳) (سوم (ہاتھوں) کی ضربوں کے (پر مارو) کی روشنی میں مامور ہے، اور یہ (یعنی سر مار کر اڑانا، ورنہ ان کا پور پور مار کر توڑ دینا) ان کو چکڑ کر رکھنے اور غلام بنانے کے بعد ہی ہوگا، اسی طرح آیت کریمہ "لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَفِظَ اللَّهُ" (۴) (ان مشرکوں کو قتل کرو جہاں کہیں تم انہیں پائے)، کی رو سے بھی قتل مطلوب ہے، اور قتل کا حکم اسلام کے لئے آمادہ

(۱) فروہ دور کے قیدیوں کی رہائی کی حدیث کو ابو داؤد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِقَاءَ أَهْلِ بَيْتِهِ يَوْمَ بَدْرٍ أَوْ بَعْدَهُ" (نبی ﷺ نے اہل جاہلیت کا فدیہ بدو کے موقع پر چار سو روپے دیا، شکائی نے کہا کہ اس حدیث کو ثقات اور حاکم نے بھی ذکر کیا ہے اور ابو داؤد اور سنن ابی یوسف نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے اور حاکم نے بھی تنقیص میں سکوت اختیار کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں سوائے ابو نعیم کے جو مقبول ہیں اسی قسم کی رائے صاحب منہج المجاہد نے ظاہر کی ہے راہ دور کے قیدیوں کی فدیہ کا معاملہ تو اس کو مسلم نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کیا ہے: "لَقِيتُ أَبَا سَبْعٍ وَأَسْرَا سَبْعِينَ" (اس موقع پر ستر کو قتل کیا اور ستر کو قید کیا) (مسنن المجاہد ص ۱۲ طبع بیروت، لاہور ۱۳۳۳ھ طبع معتمدی، کتب خانہ ۱۳۸۰ھ صحیح مسلم تصحیح محمد زکریا عبدالرحمن ص ۱۳۸۳-۱۳۸۵ طبع عیسیٰ الخلیلی ۱۳۷۵ھ)۔

(۲) لموط ۱۰/۱۳۸، تبیین الحقائق ص ۳۹۹، البحر الرائق ص ۹۰، موطا بکلیل ص ۵۹، الاصول ص ۱۷۱، فقہ ۱۳ ص ۳۰، ص ۳۲۹ حاشیہ

(۳) سورہ انفاس ۱۴

(۴) سورہ توبہ ۵

کرنے کی غرض سے ہے، اس لئے جس مقصد کے لئے قتل مشروع ہو ہے جب تک حاصل نہ ہو جائے قتل کو ترک نہیں کیا جائے گا، اور وہ مقصد یہ ہے کہ قتل اسلام کا رموز ہو، اور زندقہ یہ لے کر رہائی سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا، اور اس میں اہل حرب کی مدد بھی ہے، چونکہ وہ وہیں ہو کر ان کی طاقت بڑھائیں گے، ورنہ غلاف جنگ کریں گے "وشرک پر قابو پانے کے بعد اس کا قتل فرض محکم ہے" اور زندقہ یہ لے کر رہائی میں اس فریضہ کی انجام دہی کو ترک نہ کیا ہے، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ سے قیدی کے دور میں روایت ہے کہ اسوں نے کہا کہ اسے زندقہ یہ لے کر نہ چھوڑو، چاہے تمہیں سونے کے ۱۰۰ ہونے لیں (۱)، اور یہ بھی ہے کہ وہ قید ہو کر اسلام کا ایک مہم بن چکا ہے، اس لئے اس کو دور دورہ راضی بھیجنا چاہئے نہیں کہ جا کر ہمارے غلاف جنگ کرے، اور یہ معصیت کا کام ہے، اور مالی منفعت کے لئے معصیت کا کتاب جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی ضرورت اسے رہائش میں مار چھوڑنے کے لئے کہے تو ضرورت کے وجود مارے لئے دیا کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح زندقہ یہ لے کر مشرک کا قتل نہ کیا جائے نہیں ہوگا (۲)۔

نام کے لئے زندقہ یہ لے کر رہائی کا حق تسلیم کرنے کی صورت میں جو مال حاصل ہوگا وہ مجاہدین کا حق ہوگا، اور امام کو اختیار نہیں کہ رہائی کے لئے جو زندقہ یہ لے لیا ہے مجاہدین کی رضا مندی کے بغیر

(۱) حضرت ابو بکر صدیق کے مژ کو نام ابو یوسف نے کتاب الخراج میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے: "بْنِ اَبِيهِمْ اَحَدًا مِّنَ الْمَسْكُوكِ لَأَعْطِيَهُمْ بِهِ مِثْلَ مَا لِي بِأَنْفُسِهِمْ" (کتاب الخراج ص ۱۹۹) شائع کردہ المکتبۃ الشریعہ ۱۳۵۲ھ، ابو یوسف علیہ السلام کا بیان ہے۔

(۲) البدائع ص ۱۱۹، الاصول ص ۱۰، البحر الرائق ص ۳۹۹۔

حق تلفی نہ ہے کہ آیت ظہری طور پر بتلاتی ہے کہ اگر کسی نے سے چپے تک قتل متحین ہے اور جب کسی کی ضرب لگا دی جائے تو اس کے بعد احسان و رفقہ کے عوض ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا جس کا ذکر آیت میں ہے



اس میں کوئی کمی کرے (۱)۔

مسمیقید یوں کی دشمن کے قیدیوں کے بدلے رہائی:

۲۵- جمہور (۲) مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ، صافیین اور ایک روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ نے قیدیوں کے تبادلے کے جواز کو تسلیم کیا ہے۔ ورنہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث: ”أَطْعَمُوا الْجَانِعَ وَعَوَدُوا الْمَرِيضَ وَلَفَكُوا الْعَانِي“ (۳) (بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ یہ رکی حیات کر۔ و قیدی کو رہا کرادو) سے استدلال کیا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”إِن عَلِيَ الْمُسْلِمِينَ فِي لَيْلِهِمْ أَوْ يَمَادُوا أَسِيرَهُمْ وَيُؤَدُّوا عَنْ غَارِمِهِمْ“ (۴) (مسلمانوں پر ان کے مال غنیمت میں لازم ہے کہ اپنے قیدیوں کو رہا کر میں اور اپنے مقرضین کا قرض ادا کریں)۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اس فعل سے کہ ”لَا دِي النَّبِيِّ ﷺ وَجَلِيلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالْوَجَلِ الَّذِي أَحَدَهُ مِنْ بَنِي عَقِيل“ (۵)

(۱) حاشیہ الدسوقی مع شرح الکبیر ۱۸۳۲، المہذب ۲۷۲، المغنی ۱۰/۳۰۳۔

(۲) تمیزین اتفاق ۳۹۳، حاشیہ ابن ملبوین ۲۲۹، شرح الکبیر مع حاشیہ دسوقی ۲/۱۸۳، بدایہ النہج ۱/۹۲۳، احکام القرآن لابن ہریر ۲/۱۸۶، الاقناع ۵/۸۷، نہج المحتاج ۱۵/۸، المہذب ۲/۲۳۷، المغنی مع شرح الکبیر ۱۰/۳۰۱، الاصاب ۳/۱۳۰، مطالب ولی المی ۲/۵۲۱۔

(۳) حدیث: ”أَطْعَمُوا الْجَانِعَ...“ کی روایت بخاری نے حضرت ابوسری شمری سے کی ہے (فتح الباری ۱۰/۱۲۲ طبع المستقر)۔

(۴) حدیث: ”إِن عَلِيَ الْمُسْلِمِينَ فِي لَيْلِهِمْ أَوْ يَمَادُوا أَسِيرَهُمْ وَيُؤَدُّوا عَنْ غَارِمِهِمْ“ کی روایت بخاری نے حضرت ابوسری شمری سے کی ہے (فتح الباری ۱۰/۱۲۲ طبع المستقر)۔

(۵) حدیث: ”لَا دِي النَّبِيِّ ﷺ وَجَلِيلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالْوَجَلِ الَّذِي أَحَدَهُ مِنْ بَنِي عَقِيل“ کی روایت بخاری نے حضرت عمر بن حنین سے روایت کیا ہے (صحیح مسلم ترمذی محمد قزوینی عبدالباقی ۳/۱۲۶۲، ۱۲۶۳ طبع عینی نکلیں)۔

(نبی ﷺ نے وہ مسلمانوں کو بیعتیں کے اس دمی کے عوض جس کو آپ ﷺ نے گرفتار کیا تھا رہا کر دیا) اور اسی طرح ”لَا دِي الْمَرْءِ الَّذِي اسْتَوْهَبَهَا مِنْ سَلْمَةِ بَنِي الْأَكْوَعِ مِثْلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا قَدْ أُسْرُوا بِمَكَّةَ“ (۱) (آپ ﷺ نے اس عورت کے عوض جس کو آپ ﷺ نے سلم بن الاکوع سے طور بہہ حاصل یا تھا بہت سے مسلمانوں کو جو مکہ میں گرفتار کرے گئے تھے رہا کر دیا)۔ اور جو ان کی وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے لیے میں مسلمانوں کو کفر کے مذاب سے رہائی کے بارے میں فتنے سے نجات دلاتا ہے، اور مسلمان کی جان کا پانا کفر کو مانتا نہ ہے بہتر ہے۔

اور ان لوگوں نے تبادلے کے جواز کے سے قبل تقسیم و بعد تقسیم کی تفریق نہیں کی ہے، لیکن امام ابو یوسف نے تبادلے کے جواز کو قبل تقسیم کے ساتھ متحد کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ تقسیم سے پہلے غیر مسمیقیدی کا دارالسلام کاغذ ہونا مقرر نہیں ہے، حتیٰ کہ امام کے لئے اس کو قتل کرنا جائز ہے، لیکن تقسیم کے بعد اس کا دارالسلام کاغذ ہونا مقرر ہو گیا، اس لئے امام اب اس کو قتل میں رستنا، بعد اب اس کو قتل کے طور پر اٹھنا۔ پس نہیں لڑایا جاسکتا، اور اس سے تقسیم کے بعد تبادلے کی صورت میں اس شخص کی طبیعت کا بغیر رضا مندی کے بٹا ہے جس کے حصہ میں وہ پڑا۔

اور مالکیہ نے بھی امام ابو یوسف کے قول کے مطابق رہے ظاہر کی ہے، لیکن امام محمد نے انہوں صورتوں میں تبادلہ کو جائز کہا ہے، یہیں کہ تقسیم سے قبل تبادلے کے جو رفا مقصد مسلمان کو دشمنوں کے عذاب سے نجات دلاتا ہے اور یہ وجہ تقسیم کے بعد بھی برقرار ہے، اور

(۱) حدیث: ”لَا دِي النَّبِيِّ ﷺ وَجَلِيلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالْوَجَلِ الَّذِي أَحَدَهُ مِنْ بَنِي عَقِيل“ کی روایت بخاری نے حضرت عمر بن حنین سے روایت کیا ہے (صحیح مسلم ترمذی محمد قزوینی عبدالباقی ۳/۱۲۶۲، ۱۲۶۳ طبع عینی نکلیں)۔



مجاہدین کے لئے غلام بنانے کا حق تقسیم سے پہلے بھی ثابت ہے۔ اس لحاظ سے قیدی و املاک اسلام کا فرد ہو گیا، پھر اس ضرورت کے پیش نظر اس سے تبادلہ جائز ہے، تو تقسیم کے بعد بھی تبادلہ جائز ہوگا۔

خطاب سے ابوجہید سے نقل کیا ہے کہ عورتوں اور بچوں کے معاملے میں صرف غلام بنانے کا اختیار ہوگا یا جانوں کے تبادلہ کا، زبردستی کے عوض رہائی کا اختیار نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ کی دوسری روایت کے مطابق قیدیوں کا قیدیوں سے تبادلہ ممنوع ہے اور یہ ہے کہ مشرکین کا قتل فرض مقیم ہے، اس سے تبادلہ کی خاطر اس کا ترک جائز نہیں (۱)۔

۲۶- اگر قیدی سہم قبول کر لے تو اس کا کسی سے تبادلہ نہیں ہوگا، کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ ایک مسموم کی رہائی دوسرے مسموم کے عوض ہے۔ ہاں اگر وہ خود اس کے لئے راضی ہو، اور اس کے اسلام کی طرف سے اطمینان ہو تو حار ہے (۲)۔

۲۷- بڑی تعداد کی رہائی تھوڑے مسلمان قیدیوں کے بدلے، اور اس کے برعکس، خوب جا رہیں، یہ ممانعت کا کہنا ہے، تبادلہ کے یہاں اس مسئلے میں کوئی ضرورت موجود نہیں ہے، بلکہ ان کی کتابوں سے ایسے ہی اشارے ملتے ہیں، کیوں کہ انہوں نے سابقہ احادیث سے ہی استدلال کیا ہے، یحییٰ حنفی نے کہا ہے کہ یہ جائز نہیں ہے کہ ہمارا ایک قیدی ہم کو دیا جائے اور اس کے بدلہ مشرکین کے قیدی لے جائیں (۳)۔

(۱) المصنف ۱۰/۵۳۹، ۱۱/۵۳۹، البدائع ۴/۲۰، تبیین الحقائق ۳/۲۹۳، اشرح الکبیر مع حاشیہ الدرر ۴/۱۸۲، مواہب الجلیل ۳/۵۹، انصی ۲۲/۹۸، طبع سوم۔

(۲) تبیین الحقائق ۳/۲۹۳، البحر الرائق ۵/۹۰، انصی ۱۰/۳۰۳۔  
(۳) البدائع ۲/۵۳۳، انصی ۱۰/۱۰۱، مطالب ولی ۱/۵۱، البدائع ۷/۱۴۱۔ کتب کی رائے یہ ہے کہ اس سلسلہ میں فیصلہ امام پر چھوڑ دینا چاہیے، وہ مصیبت کو سامنے رکھ کر اس معاملہ کو طے کرے گا۔

قیدیوں کو ذمی بنانا اور ان پر جزیہ لگانا:

۲۸- مثلاً، کا اتفاق ہے کہ امام کو مل کتاب و ربیعہ قیدیوں پر جزیہ لگانا ان کو ذمی بنانا جائز ہے اور امام ثانی کا رتبہ یہ ہے کہ اگر وہ اس کی درخواست کریں تو امام کو اس کی درخواست ماننا واجب ہے، جس طرح بغیر قید ہونے اور جزیہ دینے پر تبادلہ ہو جائے تو جزیہ قبول کرنا واجب ہے (۱)۔

فقہاء نے اس کے جواز پر حضرت عمر کے اس معاملہ سے استدلال کیا ہے جو انہوں نے عراق و شام کے اہل سواد کے ساتھ کیا تھا (۲)، اور کہا ہے کہ یہ جواز کا مسئلہ ہے وجوب کا نہیں، کیوں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ امان کے بغیر آئے ہیں، اور اس لئے بھی کہ وہ کئی اختیارات جو حاصل ہیں واجب قرار دینے کی صورت میں ساقط نہ ہو جائیں (۳)، یہ مسئلہ اس وقت ہے جب قیدی ایسے لوگ ہوں جن سے جزیہ یہ

(۱) المصنف ۳/۲۳۶۔

(۲) حضرت عمر بن خطابؓ کے ام کوثری بن آدم نے کتاب الخراج میں ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس ابن اریطیل کی معیت میں اہل سواد کے ذمہ دار لوگ آئے اور کہے: تمہارے ہیرہ و مہینیں ہم سواد کے ہاشمے ہیں، ہم ان والے ہمارے پورے مسلح ہو گئے تھے اور انہیں بے ہمیں بے اختیار تکلیفیں پہنچائیں، انہوں نے ہمارے ساتھ یہ کہا، وہ کہا، اور ہماری عورتوں تک کو نہیں چھوڑا، جب ہم لوگوں کو آپ حضرت کی خبر ملی تو ہم بے حد خوش ہوئے، ہمیں بے اختیار مسرت ہوئی، اس لئے ہم نے آپ لوگوں کے لئے کوئی ناکارہ نہیں ڈالی، یہاں تک کہ آپ لوگوں نے ان کو ہمارے علاقے سے نکال باہر کیا، اب ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے ملائے اس وقت گرم ہوا ہو تو اسلام قبول کریں اور چاہو تو جزیہ دو، اس طرح انہوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔ اسی طرح اس ام کوثر کو عبدالرزاق نے مختصراً اپنی کتاب "المصنف" میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے: "ابن عمر بن الخطابؓ (البحرین) من معوضي السواد" (کتاب الخراج لکھی میں آدم بن ۵۰ تاریخ کردہ انکسار المستقر ۷/۱۴۱، مصنف عبدالرزاق ۶/۱۹۷، تاریخ کردہ المکتب الاسلامی ۱/۲۳۶)۔

(۳) مطالب ولی ۱/۵۱، المصنف ۳/۲۳۶۔



جاسکتا ہے۔

اس کی تائید اس رشد کے بیان سے بھی ہوتی ہے انہوں نے کہا ہے کہ فقہاء اہل کتاب اور مجوس سے جزیہ لے جانے کے جواز پر متفق ہیں، لیکن اس کے علاوہ دوسرے شرکوں سے جزیہ لے جانے میں اختلاف ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ مشرک سے جزیہ لےنا جائز ہے۔ وراہی قول کو امام مالک نے اختیار کیا ہے (۱)۔

حنفی نے عرب مشرکین اور مرتدین کو چھوڑ کر دوسرے قیدیوں کے بارے میں امام کو اس کی اجازت دی ہے، اور ایک عام ضابطہ بنایا ہے، وہ یہ ہے کہ مردوں میں جس کو غلام بنانا حار ہے اس سے عمدہ کر کے جزیہ لے لیا جائے جیسے اہل کتاب اور غیر عرب بت پرست، لیکن جس کو غلام بنانا جائز نہیں اس سے جزیہ لے لیا بھی جائز نہیں ہے، جیسے مرتدین اور عرب کے بت پرست (۲)۔

امام کا اپنے فیصلہ سے رجوع:

۲۹- جن کتابوں تک ہماری رہائی ہے ہم نے اس خبر پر بھی ثنائی کے علاوہ کسی کو نہیں پایا جس نے اس مسئلہ سے بحث کی ہو، ابن جریر نے کہا ہے (۳) کہ میری مصوبات کی نہ تک ملتا ہے اس مسئلہ سے تعرض نہیں کیا ہے کہ اگر امام ایک صورت اختیار کر لیتا ہے تو اس سے رجوع کا حق اس کو حاصل ہے یا نہیں، اور نہ ہی اس کا یہ ہے کہ امام کا اختیار رجوع سے بولنے پر موقوف ہے یا نہیں، انہوں نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تفصیل کی ضرورت ہے، اگر امام ایک صورت اختیار کر لیتا ہے اور اجتہاد سے اس کو اندازہ ہوتا ہے کہ وہی صورت فائدہ مند ہے، پھر اس کو پتہ چلتا ہے کہ مفید تر کونسی اور صورت ہے، تو

(۱) جدیدہ مجتہد ۳۹۹، ۴۰۰ ص

(۲) شرح اسیر الکبیر ۳۶۱، البدیع ۷۹، فتح القدیر ۳۶۱ ص

(۳) حاشیہ فتح المحتاج ۲۲۷ ص

اگر پہلا فیصلہ غلام بنانے کا تھا تو اس سے رجوع کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ کیونکہ مجاہدین اور خمس کے مستحقین محض غلام بنانے سے مالک بن چکے ہیں، لہذا امام کو ان کی ملکیت کے ختم کرنے کا حق نہیں ہوگا، اگر پہلا فیصلہ قتل کا تھا تو حق الامکان جہاں کی حفاظت کو مقدم رکھنے کے لئے امام کا اس سے رجوع جائز ہے لیکن اگر پہلا فیصلہ رند یا قبول کرنے یا احسان کرنے کا تھا تو بعد ازلے فیصلے پہ عمل نہیں کرے گا۔ یوں کہ ایسا کرنے سے بدو جب تک اجتہاد کا غرض دوسرے اجتہاد کے وسیع لازم آتا ہے، ان اس نے کسی ایک کا انتخاب کسی سبب کی جہاں پر یا تھا اور وہ سبب زائل ہو گیا اور دوسرے میں ہی مصلحت ہے تو اس کے مطابق عمل کرے گا، اور یہ ایک اجتہاد کا دوسرے اجتہاد سے غرض نہیں ہے، بلکہ وہ جب اس کے بالکل باوجود ہو جانے کی وجہ سے اجتہاد کا غرض ایک ہی چیز سے ہے جو نفس کے مشابہ ہے۔

فیصلہ کیسے ہوگا:

۳۰- اگر تمام تک فیصلہ کے تمام کے سے رجوع سے بولنے پر انحصار کا تعلق ہے تو امام بنانے کے فیصلے کے سے یہ لفظ کا رجوع سے نکالنا ضروری ہے جو اس پر دلالت کرتا ہو، اس میں محض عملی اقدام کافی نہیں ہے، اور یہی مسئلہ یہ کافی ہے، البتہ اندیشہ میں یہ بات کافی ہوگی کہ امام اندیشہ پر کچھ کہے بغیر قبضہ کرے، رند یہ ہے، والا ربان سے کوئی لفظ ہے، اس کے علاوہ اجتہاد، مصدقوں کی تکمیل محض عملی اقدام سے ہو جائے گی (۱)۔

قیدی کا اسلام قبول کرنا:

۳۱- اگر قیدی رفقاری کے بعد امام کے قتل یا حساب پانڈیہ کے

(۱) فتح المحتاج ۳۰۸ طبع اول



فیصلہ لینے سے پہلے اسلام قبول کر لے تو بالا جماع اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ یوں کہ اسلام لا کر اس نے اپنی جان کو بچا لیا ہے، اور اس کو غلام بنانے میں وہ نہیں ہیں، جمہور کی رائے، شافعیہ کا ایک قول و رہنما کے یہاں ایک احتمال ہے کہ امام کو ایسے شخص کے مارے میں قتل کے علاوہ فیصلہ کا اختیار ہے، یوں کہ اسلام کی وجہ سے قتل ساقط ہو ہے، دوسری صورتیں باقی ہیں۔

رہنما کا ظاہر قول جو شافعیہ کا بھی ایک قول ہے یہ ہے کہ اس کو غلام بنانا متعین ہے یوں کہ غلام بنانے کا سبب امام سے پہلے ہی اس کی گرفتاری کی وجہ سے منعقد ہو چکا ہے، اس طرح وہ بھی عورتوں و بچوں کی طرح ہوگا، لہذا اس کو صرف غلام بنانا ہی متعین ہے، اس پر نہ حسرت ہوگا و نہ زبرد یہ لے کر رہانی، البتہ وہ خود غلامی سے اپنے کو رها کرنے کے لئے یہ لے سکتا ہے (۱)۔

### قیدی کا مال:

۳۲- قیدی کے مال کا حکم اس کی جان کے مسئلے سے جڑا ہوا ہے۔ سب اس کو اپنے مال و مہمان پر عصمت حاصل نہیں ہے، اور اگر وہ ٹوٹ کی طاقت سے براہ راست یا ٹوٹ کی طاقت کے زیر اثر قید ہوا ہے تو اس کی ہر چیز سارے مسلمانوں کے لئے قیمت ہے، اور اگر گرفتاری کے بعد اسلام لانا ہے اور غلام بنالیا جاتا ہے تو اس کا مال بھی اس کے تابع ہوگا، البتہ اگر وہ گرفتار ہونے سے پہلے اور احرب میں اسلام قبول کر لیتا ہے میں وہ مسلمانوں میں آخر شامل نہیں ہوتا اور

(۱) شرح نسیر الکبیر ۳/۱۰۲، البحر الرائق ۵/۹۰، تبیین الحقائق ۳/۲۳۹، فتح القدیر ۳/۶۳، البدیع ۷/۲۲، المہذب ۴/۳۹، نہایت المحتاج ۱۶/۸، فتح المہذب ۴/۱۷۲، الوجیز ۴/۹۰، المنی ۱۰/۲۰، مطالب ولی ۲/۵۲، احکام السلطانیہ لابن عثیم ۱۲۵، طبع بول ۳۵۶، اسرق الحکمہ ۲/۷۲، طبع ۱۳۱۷ھ

مسلمان اس حراق پر غائب آجاتے ہیں تو اپنی جان، مبالغہ و لا اور اپنے پاس موجود دولت کو محفوظ کر لے گا، کیونکہ حدیث میں ہے ”من أسلم علی مال فهو له“ (۱) (جو کسی مال کے ساتھ اسلام لائے وہ اس کا مالک ہے)، اشیاء منقولہ کے تعلق سے یہ مسئلہ مذہب کے درمیان متفق ملایہ ہے، اور غیر منقولہ جائیداد کا مالک کے یہاں یہی حکم ہے، اور یہی شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے۔

امام ابو حنیفہ نے کہا: اس کی قیمت منقولہ جائیداد اس سے خارج ہے، یوں کہ وہ حراق و مالوں کے قیسے اور تسلط میں ہے، لہذا وہ قیمت ہوتی (۲)، اور ایک قول یہ ہے کہ امام محمد نے قیمت منقولہ جائیداد کو اس کے مالوں کی طرح مانا ہے (۳)۔

اگر یہ احادیث سے لے کر فقہ کا کوئی بھی شخص شریعہ چار کی چیز کو حاصل کر رہا ہے تو اس کو اس کا پوتہ بنی ملے گا، اس حد کو سن کر کوئی قیدی جو اہل حرب میں سے ہے باہر جاتا ہے اور اس کی چیز کو حاصل کر لیتا ہے تو وہ چیز مکمل طور پر مسلمانوں کے لئے ہوگی، یوں کہ قیدی

(۱) حدیث ”من أسلم علی مال فهو له“ انوار بن ہدی اور ابی ہدی سے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے اور اللہ اعلم بالصواب ”من أسلم علی شیء فهو له“ اس کی اسناد میں یاسین بن سجاد، احمد بن یونس، ابی ہدی سے کہہ کر یاسین بن سجاد، اشیاء کوئی ضعیف ہیں، یونس بن عیینہ اور بخاری اور دوسرے حفاظ نے اس پر جرح کی ہے اور سعید بن منصور نے اس کو حضرت عروہ بن مہر سے روایت کیا ہے محمد بن عبد اللہ بن عیسیٰ نے تصحیح التتبع میں کہا ہے یہ حدیث مرسل لیکن صحیح الاسناد ہے، اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ سے بھی مروی ہے، ابی ہدی نے کہا ہے اسے محمد بن عیسیٰ نے کہا ہے یہ حدیث میرے نزدیک حسن ہے (اسنن الکبریٰ للبخاری ۱۱۳، طبع دائرة المعارف العلمیہ، لبنان، کتاب اسنن سعید بن منصور، قسم بول، جلد ۲، ص ۵۵، ۵۴، طبع مطبعہ پریس مالکیہ، فیض القدیر ۱۶/۲۲، تاریخ کردہ المکتبۃ الاسلامیہ، ۱۰، انصیل فی تاریخ الحدیث، مدار السبل اور ابی ہادی ۱۱۶، ۵۷، تاریخ کردہ المکتبۃ الاسلامیہ، ۱۰۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۲۳۲، طبع ۱۲۷۲ھ، حاشیہ ابی حلی ۳/۸۷۔

(۳) البحر الرائق ۵/۹۳، المنی ۱۰/۵۷۔



## اسری ۳۳-۳۵

ساتھ ہی پیش آتی ہیں تو خاموشی ہے کہ غنیمت کو مقدم رکھا جائے گا، جیسا کہ ثانویہ میں سے لام غزالی نے کہا ہے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تب تک آزاد نہ ہو قرض اس کے ذمہ میں پڑا رہے گا۔

قیدی کا اسلام کیسے معلوم ہوگا:

۳۵- روایتوں میں ہے کہ مسلمانوں نے جب بعض مشرکین کو گرفتار کیا اور ان میں سے کچھ نے پختہ یقین کے بغیر اسلام کا اظہار کیا تو اللہ نے قرآن میں ان کے معاملہ کو واضح کر دیا: ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَى إِنَّ يَعْلَمَ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِيَكُمْ خَيْرًا مِمَّا أَعَدَّ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكُرُ“ (۱) (اے نبی! ان قیدیوں سے کہہ دیجئے جو آپ کے ہاتھ میں ہیں کہ اگر خدا کو تمہارے قلب میں نیک کا علم ہوگا تو جو کچھ تم سے (مدد یہ میں) یا یا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا، و تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت مہربان ہے، رحمت والا ہے، اور اگر یہ آپ سے خیانت کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو یہ اس کے قبل اللہ سے بھی خیانت کر چکے ہیں، پھر اس نے اُمیں رِقَاق رکھا۔)

قرآن نے بعض قیدیوں کے ارادوں کو جب رسول اللہ ﷺ کے لئے واضح کر دیا تو مسلم مجاہدین کے لئے یہ حکم نہیں رہا کہ وہ ان کی نیکیوں کی تحقیق کریں، بلکہ ”بن اسود کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا: ”یا رسول اللہ! اُرِيتُ اِنْ لَقِيتُ وَجِلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلْنِي، فَصَرَبَ اِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَادَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: اَسْلَمْتَ لِلَّهِ، اَفَقَدْ بَا رَسُوْلَ اللهِ بَعْدَ

۳۳- جب (تقسیم میں) کوئی قیدی کسی مسلمان کے حصے میں آجائے اور پھر اپنے پاس سے کوئی مال نکالے جس کا علم کسی کو نہیں تھا، تو اس مسلمان کو جس کے حصے میں وہ آیا ہے اس مال کو غنیمت میں لکھ دینا چاہئے۔ یوں کہ تقسیم میں حاکم نے اس کو صرف قیدی یا یہ وہ مال نہیں جو اس کے پاس ہے، حاکم کو تو اس کا علم بھی نہیں تھا، حاکم تقسیم میں عدل کا پابند ہے، ”عدل ہی وقت تحقیق ہوگا سب تقسیم کا طریق صرف اس پر ہو جو معلوم ہے، رہنمائی ہے کہ ایک شخص نے مال غنیمت میں سے ایک باندی کا سودا کیا، باندی نے جب سمجھ لیا کہ وہ اس کی ہوگئی ہے تو اس نے زیورات نکالے جو اس کے پاس تھے، اس آدمی نے کہا: مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ کیا ہے؟ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس آیا اور ان کو واقعہ بتلایا، انہوں نے کہا اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھ دو، اس لئے کہ جو مال قیدی کے پاس رہ گیا ہے وہ غنیمت ہے، حاکم کی تقسیم صرف حاکم پر لاؤ ہے، مال پر نہیں، اس سے وہ مال غنیمت کے طور پر برقرار رہے گا (۲)، اس کی حکم اس کے ان ترصوبہ دارانوں کا ہوگا جو کسی مسم یا مئی کے پاس ہیں، اگر کسی حربی کے پاس ہیں تو مجاہدین کی غنیمت میں شامل ہوں گے۔

۳۴- اگر قیدی پر کسی مسم یا مئی کا ترصوبہ ہے تو اس کی مالگی اس کے مال سے کی جائے گی جو اس کو غلام بنائے سے پہلے غنیمت کے طور پر حاصل نہیں ہوا ہے، کیوں کہ حق قرض حق غنیمت پر مقدم ہے، ہاں اگر اس کا مال اس کی غلامی سے پہلے ہی غنیمت بن چکا ہے تو معاملہ مختلف ہے، اور اگر دونوں چیزیں (استرقاق اور انتقام)

(۱) شرح امیر الکبیر ۸۳۵/۳، ۸۳۶/۲، طبع مع المقتضات ۱۳۷۹ھ

(۲) شرح امیر الکبیر ۸۳۵/۳، ۸۳۶/۲، طبع مع المقتضات ۱۳۷۹ھ

(۱) البحر ۱۹۱/۲

(۲) سورة انفال، ۱۰۷، دیکھئے نظام القرآن لابن العربی قسم ۱۰۷

رج ۸۳



اے کہ میں مسلم ہوں تو مسلمانوں کو اسے قتل نہیں کرنا چاہئے، جب تک اس سے اسلام کے متعلق دریافت نہ کر لیں، اگر وہ اس سے اسلام کو صحیح سمجھتا رہتا ہے تو وہ مسلمان ہے، اور اگر بتلنے سے سترتا ہے تو مسلمانوں کو خود اس کے سامنے سام کی تحریک کرنی چاہئے اور اس سے پوچھنا چاہئے کہ تم ایسے ہی ہو اگر وہ کہے کہ ہاں تو وہ مسلمان ہے، لیکن اگر وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان تو نہیں ہوں میں تم مجھ کو اسلام بتاؤ، میں اسلام لاؤں گا تو اس کا قتل جائز نہیں ہوگا (۱)۔

### باغیوں کے قیدی:

۳۶- بھی لفت میں بھی کا صدر ہے، جس کا معنی ہے ہر کسی کرنا، ظلم کرنا، حق سے بھر جانا اور دوسروں کو خاطر میں نہ لانا (۲)، اور اسی استعمال میں ارشاد باری ہے: "وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ" (۳) (اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں جنگ کرنے لگیں تو ان کے درمیان اصلاح کرو، چہ اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ رجوع کر لے اللہ کے حکم کی طرف)۔

اور اصطلاح میں باغی وہ لوگ ہیں جو امام برحق کی حکم عدولی پر ناحق اتر آئیں، اور ان کے پاس مزاحمت کی طاقت ہو، ان کو قتل کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ ان کو باز رکھنے کے لئے ان سے قتال واجب ہے (۴)، اور آئندہ ہم ان کے قیدیوں سے متعلق غنڈگو

ان قالہا؟ قال رسول اللہ ﷺ - لا تفسلہ، قال قفلت - یا رسول اللہ! یہ قطع یدہ، ثم قال ذلک بعد فی قطعہا، افاقلہ؟ قال رسول اللہ ﷺ - لا تفسلہ، فإن قفلتہ فإیہ بمسرلتک قبل ان تفسلہ، وإنک بمسرلتہ قبل ان یقول کلیمتہ الئی قال (۱) (اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں بتائیں کہ اگر میں کسی کافر کا سامنا کروں اور وہ مجھ سے لڑتے ہوئے میرے ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے، اور پھر مجھ سے درخت کی اوٹ میں بچنے لگے، اور کہے "اسلمت للہ" (میں اللہ کے لئے اسلام لایا)، اے اللہ کے رسول! تو کیا اس کے اس کہنے کے بعد بھی میں اس کو قتل کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل مت کرو، مقدار کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے، اور اس کے کاٹنے کے بعد یہ کہہ رہا ہے، تو کیا میں اس کو قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل مت کرو، کیوں کہ اگر تم سے قتل کرو گے تو وہ وہ مقام پائے گا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تھا، ورتہا وہ وہ مقام ہوگا جو کہ پہلے سے پہلے اس کا تھا)۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مسلم کی روایت کے مطابق اسامہ بن زید سے فرمایا: "أفلا شفقت عن قلبہ حتیٰ تعلم قالہا أم لا" (۲) (اس کا سیرہ چاک کر کے کیوں نہیں معلوم کر یا کہ اس نے بل سے کہا ہے کہ نہیں)۔ اسی سے مقبلاً، اے کہا ہے کہ اگر مسلمان حربی قیدیوں کو گرفتار کریں اور اس کو قتل کرنا چاہیں تو ان میں سے کوئی نہ

(۱) حدیث مقدار بن اسود: "ما رسول اللہ، لو لم یأت ابن لقیط وجلا" کو مسلم نے ذکر کیا ہے (صحیح مسلم تحقیق محمد قزوینی، ج ۱، ص ۵۵ طبع عیسیٰ نجفی)۔

(۲) حدیث: "أفلا شفقت عن قلبہ حتیٰ تعلم قالہا أم لا" کو مسلم نے اسامہ بن زید سے مرفوعاً ایک واقعہ کے ضمن میں بیان کیا ہے (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۹۶ طبع عیسیٰ نجفی)۔

(۱) احکام القرآن للجصاص ۲/۲۹۶، شرح صیر المکیر ۲/۵۱۳۔

(۲) القاموس: بارہ (فی)۔

(۳) سورہ حجرات ۹۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۵۰۸، الدرر النوری ج ۲ ص ۲۹۸، حاشیہ بخاری ج ۵



ریں گے۔

۳۰- باغیوں کے قیدیوں کے ساتھ شریعت اسلام کے خصوصی معاملہ کرتی ہے، یوں کہ ان سے قتال غرض سے نہیں ہے، بلکہ حکومت کے خلاف ان کو ہتھیار اٹھانے سے باز رکھنے کی طرف دیکھ لانے کی غرض سے ہے (۱)، حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا ابن ام عبد ما حکم من بغی عسی امتی؟ قال فقلت: اللہ ورسولہ أعلم، قال: لا یبغ مدبرہم، ولا یدفع علی جریحہم، ولا یقتل أسیرہم ولا یقسم فیہم“ (۲) (اے ابن ام عبد! اس شخص کا کیا حکم ہے جو میری امت کے خلاف بغاوت کرے؟ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے بھگنے، لے کا پیچھا نہ کیا جائے گا، ان کے زخمی ہونے کو نہیں کیا جائے گا، ان کے قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور ان سے حاصل کردہ مال کو تقسیم نہیں کیا جائے گا۔)

۳۸- فقہاء متفق ہیں کہ باغیوں کی عورتوں اور ان کے بچوں کو قیدی بنانا جائز نہیں ہے، بلکہ بعض فقہاء کی رائے ہے کہ گرفتاری جنگ میں حصہ لینے والے مردوں تک ہی محدود رکھی جائے گی، اور بزرگوں اور

۳۹، انکسور، ۱۳۱۱ھ طبع لبنان۔

(۱) اشرح الکبیر مطبوعہ مجمع الفی ۱۰/۵۹۱۔

(۲) حدیث: ”لا یبغ مدبرہم، ولا یدفع علی جریحہم، ولا یقتل أسیرہم، ولا یقسم فیہم“ کو حاکم نے حضرت ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے ”قال رسول اللہ ﷺ لعبد اللہ بن مسعود یا ابن مسعود، أمدی ما حکم اللہ فیمن بغی من ہلہ الأمت؟ قال من مسعود، اللہ ورسولہ أعلم، قال فإن حکم اللہ فیہم فلا یبغ مدبرہم، ولا یقتل أسیرہم، ولا یدفع علی جریحہم“، حاکم نے اس پر حکمت کیا ہے اور صحیحی نے کہا ہے اس میں کوئی چیز جو نزوک میں نہ ہو، ۵۵۴ رک ۵۵۴ شائع کردہ (دراکت الکتب العربیہ)۔

بچوں کو آزاد چھوڑ دیا جائے گا، روشتوں میں آتا ہے کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان جب جنگ چھڑی تو حضرت علیؓ نے رقیہ زینبؓ نے اور خبیثہؓ نے لینے کا فیصلہ کیا، جس پر ان کے کچھ ساتھی معترض ہوئے تو حضرت ابن عباسؓ نے ان سے کہا: یہ تم پر ہی ماں حضرت عائشہؓ کو باہمی بنانا اور اگر ہو گئے یا تم سے کا وہی ستم ہو گئے جس طرح ہماری عورتوں کو استعمال کرتے ہو، اگر تم یہ ہو گئے کہ وہ تمہاری ماں نہیں ہیں تو اگر کے مرتب ہو گئے اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”النسی اولیٰ بالمومنین من انفسہم وأزواجہ انفسہم“ (۱) (نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں) اور آپ کی بیویاں ان کی ماں ہیں، اور اگر تم یہ کہو گے کہ ماں ہوتے ہوئے بھی ان کو قیدی بنانا حائل ہے تو بھی تم کافر ہو جاؤ گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْخَذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكَحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبْهًا“ (۲) (اور تمہیں جائز نہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کو کسی طرح بھی) تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو، اس لئے ان پر اسی حد تک ہاتھ ڈالا جائے گا جس سے قتال مل جائے (۳)، اور مال اور اولاد اصل عصمت پر نہ قرار دیں گے۔ بغاوت کے قیدیوں کے سب سے میں فقہاء و محدثین کے یہاں کچھ تمسیل ہے۔

۳۹- باغیوں کے قیدیوں کو غلام نہیں بنایا جاسکتا، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے، کیوں کہ مسلمان ہونا غلام بنائے جانے سے مانع ہے، مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل کے موقع پر کہا: ان کے قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور نہ کسی نے بے پردہ ہوں، اور نہ ماں کی

(۱) سورۃ احزاب ۶۱۔

(۲) سورۃ احزاب ۵۳۔

(۳) اشرح الکبیر مطبوعہ مجمع الفی ۱۰/۵۹۱، فتح القدیر ۴/۳۱۳۔



اُسرفی ۴۴

جائے گا (یعنی غلام بنانے کا طریقہ نہیں اپنایا جائے گا)۔ جسی وجہ سے کہ اس کی عورتوں، بچوں کو بدمذہبی غلام نہیں بنایا جائے گا (۱)۔ اصل یہ ہے کہ اس کے قیدیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں۔ شافعیہ و حنابلہ دونوں نے اس کی حرمت کی صراحت کی ہے، حنابلہ نے تو یہاں تک بہہ دیا کہ باغی امر میں مدد کے قیدیوں کو قتل بھی کر دینا تب بھی ہل مدد کے لئے ان کے قیدیوں کو قتل کرنا روا نہیں ہے۔ یہ سنا کہ کوہمروں کے تیم میں قتل نہیں کیا جاسکتا۔

مالک نے قیدیوں کے قتل نہ کرنے میں شافیہ اور حنا بلہ کا رخ اختیار کیا ہے (۲)، اللہ مالک کی بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ کوئی باغی سرجنگ کے خاتمے کے حد رفرقا رہا ہو تو اس سے دوپہ رانی جائے گی، اور سر دوپہ کے لئے آمادہ نہیں ہوتا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، اور یہ بھی بہاؔ ہے کہ اس کو قتل نہیں یا حائے گا بلکہ تاجی سزا دی جائے گی (۳)، اور سرجنگ چل رہی ہو تو امام سے قتل رستا ہے، بڑی تعدد میں ہوں تب بھی، اگر ان سے نقصان کا اندیشہ ہو (۴)۔

مضیہ کے یہاں تفریق ہے کہ بغاوت کے قیدیوں کا کوئی رُود  
 ہے یا نہیں ہے، اور کہتے ہیں کہ رُود باغیوں کا رُود چاہے تو ان کے  
 زخمیوں کو ٹھٹھا سے کا پ چاے گا، اور بھی مرنے والوں کو قتل پاؤں قمار مرے

کی غرض سے ان کا تعاقب کیا جائے گا اور اگر وہ نہیں پھرتے تو ایسا نہیں کیا جائے گا، اور ان کے قیدیوں کے بارے میں اگر اس کا گروہ ہے تو امام کو اختیار ہے کہ اس کو قتل کر دے تاکہ چھوٹ کر اپنا گروہ میں شامل نہ ہو سکے۔ اور اگر چاہے تو بانیوں کے نام نہ ہونے تک اس کو صلیب پر رکھے۔ شہنائی نہ بجاوے۔ یہ بہتر ہے اس طرح اس کا قتل کیا جائے گا۔ خلیفہ کا یہاں ہے حضرت علیؑ نے قیدی کو قتل نہ کرنے کی ہدایت کی ہے وہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کا گروہ نہ ہو، اسوں نے کہا کہ حضرت علیؑ جب کسی قیدی کو گرفتار کرتے تھے تو اس سے حلف لیتے تھے کہ وہ اس کے خلاف کسی سے تعاون نہیں کرے گا، اگرچہ اس کو چھوڑ دیتے تھے (۱)، اور اگر ان کا گروہ نہیں ہے تو امام ان کے قیدیوں کو قتل نہیں کرے گا (۲)، اور اہل غنی کی عورت جو جنگ میں شامل تھی اگر گرفتار ہو جائے تو اس کو قید میں رکھ دے گا اور اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ جنگ میں خود اس کی شرکت کی حالت میں قتل نہیں جاسکتی ہے، یہی حکم غلاموں اور بچوں کا ہے (۳)۔

۴۰۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ مال کے عوض ان کی رہائی جائز نہیں ہے، بشرطیکہ وہ ہونے کی صورت میں اگر ان کو چھوڑا جائے تو بلا عوض چھوڑے، یہاں کہ اسلام جان اور مال کو معصوم بنا دیتا ہے (۳)، اسی طرح مال کے عوض امام کے لئے باغیوں سے مصاحبت جائز نہیں

(۱) حضرت علیؑ کے مرنے کو امام ابو یوسف نے اپنی استاد کے ساتھ من محمد بن اسحاق من ابی جعفر کے واسطے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے: "کان علیؑ إذ انی بالاسیر یوم صعبین أعلیٰ دابہ وسلاحہ وأعد عیبہ الایمورہ، وعلی سبیلہ" (الخرائج والابیوسف ص ۲۳۳ طبع استغیثہ ۸۰)

(۲) عید ذوی الحکام ۱۵/۵/۵۵ بمطابق ۵/۵/۵۵ بمطابق ۱۳/۵/۵۵  
فتح القدیر ۱۳/۵/۵۵

(۳) انشی ۱۰/۱۳ بجای ذوی الحکام ۵/۵۵۵ بکراہی ۵/۵۲، ص ۱۰۰

(۴) اشرح الفیض ۴/ ۱۵۷

[illegible]

(۲) و بعد از آن -

۱۳۸۳/۱۲/۲۵

١٣٠ (١٣) المجلد ١٣٠، المجلد ١٣٠، المجلد ١٣٠



اسرفی ۴-۴۴

اس سے بانیوں کی الٹی ہو (۱)۔ تاہم کہتے ہیں کہ باغیوں کی طاقت ٹھہرنے کے بعد اگر وہ باروں کے کٹھنوں نے فوری مدد دیتے ہو تو اس حالت میں ان کے قیدیوں کو چھوڑنا درست نہیں ہے (۲)۔

باغیوں کی مدد کرنے والے حریوں کے قیدی:

۴۳- خبیث شافیہ اور متاבלہ کا کہنا ہے کہ باغی سرزم سے جنگ کے لئے اماں، اے زریا بغیر اماں ویسے اہل حرب سے مدد لیں اور اہل مدد مل میں پر غائب آجائیں، اور یہ لوگ اہل مدد کے ماقبوں رفقہ ہو جائیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو اہل حرب کے فیدیوں کے ساتھ ہوتا ہے (۲)، البتہ شافیہ ایک استثناء کرتے ہیں، وہ یہ کہ اگر قیدی دعویٰ کرے کہ میں نے ان کی اعانت کو جو سزا سمجھا، وہ یہ کہ وہ لوگ حق پر تھے اور مجھ کو شیخ لوگوں کی مدد کرنی چاہئے، اور اس کی تصدیق ممکن ہو تو اس کو اس کے ٹھکانے پر پہنچا دیا جائے گا، اور پھر اس سے باغیوں کی طرح قتال کیا جائے گا (۳)۔

باغیوں کی مدد کرنے والے ذمیوں کے قیدی:

۴۴۔ اُربائی نام سے جنگ کے لئے اہل ذمہ سے مدد لیں اور ان کا کوئی آدمی قید میں آجائے تو حنفیہ کے ہر ایک اس پر بغی کا حکم مائد ہوگا، اُربا اس جائزہ میں ہے تو قتل نہیں ہوگا، ورنہ رُروہ ہے تو امام کو اختیار ہے لیکن اس کو امام بنانا جائز نہیں ہے (۵)۔

مالک نے بہانہ بنایا، ایل کے ساتھ جہت کرنے والا ہے

ہے، اور اگر اس سے مال پر مصاحبت نہ رہے تو مصاحبت باطل ہوئی،  
 ورنہ اس کے بارے میں دیکھا جائے گا، اگر وہ مال انہوں نے خیریت  
 یا صدقات میں سے دیا ہے، تو نہیں واپس نہیں کرے گا، ہر صدقات  
 اس کے مال و خیریت اس کے مستحقین کو دے دی جائے گی، ہر اثر  
 و مال کا پناہ دہی مال ہو تو اس کی ہستی و سبب ہوگی (۱)۔

۴۱۔ اہل بغاوت کے قیدیوں کا تباہ و برباد ہونا عدل کے قیدیوں سے جائز ہے۔ ورنہ اگر ہائی سپریم کورٹ میں موجود قیدیوں کو چھوڑنے سے انکار کریں تو اہل کو بدعت بنائے جس سے عدالت کا تباہ ہونے کا گنجائش ہے کہ اہل عدل کے سے سپریم کورٹ میں موجود قیدیوں کو بدعت بنائے رکھنا جائز ہوگا کہ سپریم کورٹ کی رہائی کا موقع پیدا نہیں ہوگا۔ اور یہ قتال بھی ہے کہ اہل کو بدعت بنائے رکھنا جائز نہ ہو، اور ان کو چھوڑ دینا چاہیے، کیوں کہ اہل عدل کے قیدیوں کے معاملہ میں قصور و مہربانی کا ہے (خود ان قیدیوں کا نہیں ہے) (۴)۔

۴۲- یہ ضلع ہوئے کے بعد کہ ان کا قتل جارہا نہیں ہے، اور ان میں قوت مزاحمت باقی ہے تو ان کو جہنم میں رکھا جائے گا، اور ان میں آ رہے نہیں چھوڑ جائے گا، اگرچہ قیدی بنا بائخ لڑ کے یا عورت یا غلام ہوں اگر وہ جنگ میں حصہ لینے والے ہوں، ورنہ جنگ کے خاتمہ کے بعد ان کو چھوڑ دیا جائے گا، اور مناسب ہے کہ ان سے تو پُچھ لیا جائے کہ ہمارے امام کی بیعت کے لئے کہا جائے، اور اگر وہ جنگ میں حصہ نہ لینے والے مرابط اور غلام اور عورتیں ہوں یا کم سن بچے ہوں تو ہمارے بیعت کا مطالبہ کئے بغیر جنگ کے بعد ان کو چھوڑ دیا جائے گا (۳) اور حنابلہ کے یہاں ایک قول کے مطابق ان کو قید میں رکھا جائے گا تاکہ

$$- \frac{1}{\sqrt{\pi}} \ln(1 - e^{-x^2}) \quad (1)$$

(۲) اقروغ س ۵۳۴، الاحكام في مسائله لابي القاسم ۳.

(۳) فتح القدیر ج ۱ ص ۱۵۱، ج ۲ ص ۱۰۱، ج ۳ ص ۱۰۱

(۲) طایفه تحصیل علی شریعہ ایچ ۵ راجہ ۱۱۸۔

(۵) تبیین احوال ۳۲۹۵، فتح القدر ۳۱۵

( ) الحاکم مہاراجہ سید ابی بکر علیہ السلام

— ۱۳۴۵ — (۱۳۴۵)

(۳) مہرہ النحلہ در معانی شرح روض الطالب ص ۱۴۷



## اُسر کی ۴۵

جنگ کر تے۔ اور اب یہ لوگ اہل حرب کی طرح ہو جا میں گئے، جو سامنا کرے گا قتل ہوگا، اور زخمیوں اور بھگنے والوں کا تعاقب کیا جائے گا۔

اور قول یہ ہے کہ عہد نہیں ٹوٹے گا کیوں کہ اہل و ملت صحیح اور غلط کے درمیان تمیز نہیں کر پاتے، لہذا یہاں کے سے شہ ہوگا اور اس کا حکم اہل حق کے مانند ہوگا، سامنا کرنے والے کو قتل کر دیا جائیگا اور ان کے قیدی اور زخمی اور بھگنے والے سے ماتحت رکھ دیا جائے گا۔

اور اگر مانتیں نے اس کو اپنی مدد کے سے مجبور کیا ہو یا وہ ایسا دعویٰ کریں تو ان کی مات مان لی جائے گی، کیوں کہ یہاں کے زیر تسلط اور زیر قدرت ہیں، اسی طرح اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سمجھا کہ جو مسلمان ہم سے مدد مانگے گا ہمارے اوپر اس کی مدد لازم ہوگی، کیوں کہ ان کے دعویٰ میں گنجائش ہے، اس لئے شہ ہوتے ہوئے ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا (۱)۔

اور اگر کسی حرکت مستامن کریں گے تو ان کا عہد ٹوٹ جائے گا، ان دنوں میں فرق یہ ہے کہ اہل و ملت حکم کے خلاف سے زیادہ منسلک ہیں، ان کا عہد اٹکی ہے، اور محض نیت کے پیشے سے اس کا شخص جائز نہیں ہے، اور امام پر ان کی طرف سے فائز کرنا لازم ہے، جب کہ مستامن کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔

وہ شخص جسے امام بنانے کا ارادہ تھا اگر رفقہ ہو جائے، اور قید سے چھوٹنے پر قادر ہو تو یہ چیز اس کو زمام حکومت سونپنے میں مانع ہوگی۔

لوٹ مار کرنے والے قیدی:

۴۵- محارب شہ پسند لوگ ہیں جو ہتھیاروں سے خوف و دہشت پیدا کرنے اور لوٹ مار کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں (۲)، ان میں

مدد مانگنے والوں کے ہاتھوں تکف ہونے والے جان و مال کا اس سے تاویل نہیں کیا جائے گا، ورنہ اس کی طرف سے بائیں کا ساتھ دینا شخص عہد شمار ہوگا مگر اگر بائیں معاہدہ یعنی اس کے پاس بغاوت کی کوئی تاویل نہیں ہے تو اس کا ساتھ دینے والا وہی شخص عہد کا مرتب ہوگا، ورنہ اس کی جان و مال غنیمت ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہے جب وہ اپنی مرضی سے ساتھ دے رہا ہو، مگر اگر دباؤ میں آکر اس نے ایسا کیا ہے تو اس کا عہد نہیں ٹوٹے گا، ہر حال مدد آوری کو قتل کرنا ہے تو اس سے اس کا مواخذہ ہوگا، چاہے وہ دباؤ میں ہی ساتھ کیوں نہ دے رہا ہو (۳)۔

ثانیہ قاتل اس دور میں مالک کے قول کی طرح ہے، اسوں نے کہا ہے کہ اگر ذمی اپنی مرضی سے جنگ میں باغیوں کا ساتھ دیں، جب کہ ان کو معلوم ہو کہ یہ غلط ہے تو ان کا عہد ٹوٹ جائے گا، یہ ایسا ہی ہے جیسے ذمی بدو راست جنگ کریں، پس اگر وہی کہتے ہیں کہ ہم مجبور تھے، یا ہم نے سمجھا کہ جنگ میں ان کی مدد حائر ہے، یا ہم نے سمجھا کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں صحیح ہے، اور ہم کو صحیح لوگوں کی مدد کرنی چاہئے، اور ان کی قصد یقیناً منہ ہو تو ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ یہ لوگ عذر کے ساتھ ایک مسلمان گروپ کی حمایت کر رہے ہیں، اور جس طرح باغیوں سے جنگ لڑ جاتی ہے ان سے بھی کی جائے گی۔

اور جیسا کہ ثانیہ سے صراحت لی ہے اس معاملہ میں یہی حکم مستامن کا بھی ہے (۴)۔

حنا بلہ کے یہاں ان کے عہد کے ٹوٹنے میں دو قول ہیں: ایک یہ کہ ان کا عہد ٹوٹ جائے گا، کیوں کہ انہوں نے اہل حق سے جنگ کا رشتہ کیا، لہذا ان کا عہد ٹوٹ گیا، جیسے اگر یہ بدعت ہو ان سے

(۱) شرح الکبیر مع جامعہ الرسول ص ۳۰۰

(۲) البحر علی شرح الصباغ ص ۱۸۵

(۱) شرح الکبیر مع المغنی ص ۱۹۰

(۲) حکام سلطانہ للاموری ص ۵۵، حکام سلطانہ پہ لابی علی ص ۲۴



## اسری ۳۶-۳۷

۱۔ اگر حرب بھاگ جانے کے بعد پڑ گیا ہو عورت مرد اگر حرب بھاگ جانے کے بعد رقرار ہوئی ہے تو اس کو باندی بنایا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں مذہب کے درمیان کچھ تمیزیں ہے جو لفظ (رقت) کی اصطلاح میں بیاں ہوتی ہے۔

۳۷-۳۸۔ اگر بڑی تعداد میں لوگ مرتد ہو جائیں اور مسرت کری ملاق میں جمع ہو جائیں، اور مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر کے پٹی حکومت قائم کر لیں، رصاقت جمع کر لیں تو اسلام کے متعلق اس سے منظرہ کے بعد رقت کی جیا پر ان سے قتال واجب ہے، حنا بلکہ اور شافعیہ کے نزدیک اس کے سامنے تو پہ کی پیش کش واجب ہے، اور حنفیہ کے نزدیک ایسا کرنا حجاب ہے، اور اس سے اسی طرح جنگ کی جائے گی جس طرح اہل حرب سے کی جاتی ہے، اور ان کا جو شخص گرفتار ہو گروہ تو بہ نہ رہے تو اسے باہر قتل کر یا جائے گا، شافعیہ صراحت کرتے ہیں کہ اگر مدت قید وغیرہ میں محفوظ ہو جائیں تو مسلمان خود ان سے جنگ میں داخل کریں گے (۱)۔

مرتدین کے مردوں کو غلام بنایا جائز نہیں ہے، عین ان کے ماں کو قیمت بنایا جاسکتا ہے، اور رقت کے بعد جو مالا پیدا ہوئی ہوتی کو باندی یا غلام بنایا جاسکتا ہے، یہ وہ کہ یہ یہاں ملتا ہے کہ اس پر اہل حرب کے احکام جاری ہو رہے ہیں، لہذا یہ بھی، اگر حرب ہو، اور اہل حرب کے برعکس ان سے جنگ بندی کا معاہدہ کرنا نہیں ہے، اور نہ ہی مال کے عوض مصالحت کر کے ان کو رقت پر چھوڑا جائے گا (۲)، حضرت ابو بکر نے ہونینہ وغیرہ عرب مرتدین کی مالا کو باندی غلام بنایا تھا، اور حضرت علی بن ابی طالب نے ہونا جیہ کو قید کر کے باندی

سے جو رقت ہو جانے اس کے سدھار کے لئے اس کو قید کرنا جائز ہے (۱)، اور جو شخص محارب کو زیر کر لے خود اس کا قتل نہ کرے بلکہ اس کو امام کے پاس لے جائے، الت سے ڈر ہو کہ امام اس کے اور شریعت کا حکم مانڈ نہیں رہے گا تو مالکیہ نے کہا ہے کہ ایسی صورت میں اس کے لئے گنجائش ہے۔

امام کے لئے محارب کو جان کی امان دینا جائز نہیں ہے (۲)، اگر گروہ نہایت سے دو چار ہو جائیں تو ان کا زخمی قیدی ہوگا، اور ان کے بارے میں فیصلہ امام کے ہاتھ میں ہوگا خود وہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں، حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ اور ایک قول میں حنا بلکہ کے نزدیک یہی حکم ہے، اور امام ابو یوسف اور امام اوزاعی کے نزدیک مستان کا حکم بھی یہی ہے۔

اور اس کی مکمل تفصیل (حربہ) کی اصطلاح میں موجود ہے۔

## مرتد قیدی اور ان سے متعلق احکام:

۳۶- رقت لغت میں پھر جانے کو کہتے ہیں، اور جب کوئی اسلام کے بعد کفر اختیار کر لے تو کہا جاتا ہے: "ارتد عن دینہ" (اپنے دین سے پھر گیا)۔

فقہی اصطلاح میں رقت اسلام لانے کے بعد غرضی طرف جانے کے ساتھ خاص ہے، اور جو مسلمان مرتد ہو جائے گا اگر وہ پٹ میں رہتا ہے تو قتل کر دیا جائے گا، البتہ عورت کو حنفیہ کے یہاں قید میں رکھا جائے گا، مرتد کو تزیہ لے کر یہ امان دے کر اس کی رقت پر باقی نہیں چھوڑا جاسکتا، اور نہ ہی اس کو غلام بنا کر رکھنا جائز ہے، اگرچہ اس کو

(۱) الاحکام السلطانیہ للماوردی ص ۵۱، ۵۲، الاحکام السلطانیہ لابن قتیبہ ص ۳۳، ۳۴

(۲) التبعہ مطبوعہ برطانیہ ص ۳۳، اعلیٰ مالک فی الفتویٰ علی غصب مالک ص ۴۴، ۴۵

(۱) الاحکام السلطانیہ ص ۳۳، اعلیٰ مالک فی الفتویٰ ص ۴۴، ۴۵

(۲) الاحکام السلطانیہ لابن قتیبہ ص ۳۳، ۳۴، اعلیٰ مالک فی الفتویٰ ص ۴۴، ۴۵

التبعہ مطبوعہ برطانیہ ص ۳۳، اعلیٰ مالک فی الفتویٰ ص ۴۴، ۴۵

الاحکام السلطانیہ ص ۳۳



غلام بنایا تھا۔

مال کی تقسیم نہ کی جائے گی۔

اور اگر یہ لوگ غلام لاتے ہیں تو ان کی جائیں محفوظ ہو جائیں گی،  
اور ان کی عورتوں اور بچوں پر غلامی کا فیصلہ ہوتا رہے گا، یمن  
مردہ زاور ہیں گئے، غلام نہیں بنائے جائیں گے، اہل روت کے  
مردوں کے سے غلامی و رتہ نہیں ہے، ان کے لئے صرف دوراستہ  
میں قتل یا مار مار کر غلام کو غلام بنانے سے آزاد رکھے اور ان  
کو معاف کر دے اور ان کے مال و جانہ کو ہاتھ نہ لگائے تو اس کے  
لئے ایسا کرنے کی گنجائش ہے۔

۳۸- مالک کا واضح طور پر کہتے ہیں کہ اگر مردہ یمن دار الملو یا  
دار الاسلام میں ہتھیار اٹھاتے ہیں تو ان کے سامنے توپ کی پیشکش  
نہیں کی جائے گی، ابن رشد کہتے ہیں کہ اگر مردہ ہتھیار اٹھائے  
مغلوب ہو جائے تو محاربہ کی سزا میں اس کو قتل کر دیا جائے گا،  
اس کے سامنے توپ کی پیشکش نہیں کی جائے گی، چاہے اس سے  
دار الاسلام میں رو کر ہتھیار اٹھایا ہو یا دار الحرب بھاگ جائے  
بعد، البتہ یہ کہ وہ مردہ اسلام قبول کر لے تو چھوڑ دیا جائے گا، تو اگر  
اس سے دار الحرب بھاگ کر ہتھیار اٹھایا تھا تو امام مالک کے نزدیک  
(اس کا معاملہ) اس حربی کی طرح ہے جو اسلام لے آتا ہے، یعنی اس  
نے اپنے ہاتھ کو دور ان جو کچھ کیا ہے اس سے اس کا سوا فائدہ نہیں  
ہوگا، لیکن اگر اس نے دار الاسلام میں رو کر ہتھیار اٹھایا ہو تو اس کا  
اسلام اس سے صرف محاربہ کی سزا کو ساتھ لے کر لے گا (۱)،  
بن القاسم سے ان کا یہ قول منقول ہے کہ اگر پوری جماعت کسی قلعہ  
میں مردہ ہو جائے تو ان سے قتال کیا جائے گا، ان کے ہل مسلمانوں  
کے لئے غنیمت ہوں گے، اور ان کے بچوں کو غلام نہیں بنایا جائے گا،  
اور اصل نے کہا ہے کہ ان کے بچوں کو غلام بنالیا جائے گا، اور ان کے

یہ وہ مسئلہ ہے جس میں حضرت عمر کا طریقہ عرب مردہ یمن کے  
دار۔ میں حضرت ابو بکر کے طریقے سے مختلف رہا ہے، چنانچہ حضرت  
ابو بکر نے عورتوں اور بچوں کو برقی زور کے بعد ہی غلام بنایا تھا، اور ان  
کے مالوں کی تقسیم نہ کی تھی یمن بسبب حضرت عمر نے خدافت سنھالی  
تو اس کو ختم کر دیا (۲)۔

۳۹- فتاویٰ مذہب متفق ہیں کہ مردہ قیدی اگر توپہ زور کے اور مردہ  
اسلام میں واپس نہ آئے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، اندلس کے  
نزدیک اس معاملہ میں مردہ اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے،  
حضرت ابو بکر اور حضرت علی سے یہی روایت ہے، اور یہی حسن،  
رمی بنی، رحمہ اللہ کا قول ہے، کیوں کہ حدیث نبوی "من بدل دینہ  
فقتلہ" (۳) (جو دینا، یمن بدلے اس کو قتل کر دے) عام ہے۔

۵۰- حنفی کی رائے ہے کہ عورت کو قتل میں یہ پائے گا، اور اس کو  
جب تک توپہ زور سے قید میں رکھا جائے گا، یمن عورت جنگ میں  
شامل تھی یا صاحب رائے ہو تو اس کو بدلتا قتل کیا جائے گا، البتہ  
حنفی کے یہاں اس کا قتل رات کی بنیاد پر نہیں ہوگا بلکہ بد مٹی  
چھپانے کے تہ میں ہوگا۔

مردہ و عورت کو گرفتار ہونے پر قتل نہ کرنے کے لئے حنفی اس  
حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
ہے: "الحق بخالد بن الولید فلا یقتل دریدہ ولا عسیہا" (۴)

(۱) مجمع الزکلی ۳۸۶/۳

(۲) حدیث میں بدل دینہ لافلہ، بخاری نے حضرت ابن عباس سے  
مرفوعاً ذکر کیا ہے (فتح الباری ۱۲/۲۶ طبع انتقادی)

(۳) البیہقی ۱۰/۹۸، المہذب ۲/۲۳۳، ابن المطالب ۱۲/۱۳۱، بدیع الحجۃ  
۲/۹۸، حدیث المدنی ۲/۳۵۳، البیہقی ۱۰/۹۸، الفروع ۳/۵۵۷،  
فتح ۳/۸۹

حدیث "الحق بخالد بن الولید فلا یقتل دریدہ ولا عسیہ" و

(۴) بدیع الحجۃ ۲/۹۸، مجمع الزکلی ۳۸۱/۱



## سری ۵۱-۵۳

(خالد بن الولید کے پاس پہنچے، اور دیکھو وہ بال بچوں اور غلام کو قتل نہ کر دیں)، اور نضر صلی و نضر جاری میں فرق نہیں ہے، تا (جس طرح) حر یہ کو رقتاری کی صورت میں قتل نہیں کیا جاتا (اس کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا)۔

۵۱- نقیبہ ونداسب رجبہ شہیق میں کہ مرتد قیدیوں سے نہ زبرد یہ لیا جائے، ورنہ قتل یا دنگی ماں دے راہ پر احسان جائے، ورنہ عی تزیہ دینے کی وجہ سے ان کو روت پر رہنے، یا جائے گا، انی طرح س کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ مرتد مردوں کے لئے صرف دو رات ہیں؛ س، م کی طرف، وہی قتل، کیوں کہ مرتد کوروت کے سبب سے قتل کرنا "حد" ہے، اور حد کی اتمام افراد کے قاتلہ کے لئے ترک نہیں کی جاسکتی (۲)۔

۵۲- مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ کی رائے ہے کہ: مرتد و عورت پر راحرب بھاگ جائے کے بعد بھی غامی جاری نہیں ہوتی، یہاں تک سی

= اہل ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان اور حاکم نے باح بن المظاہ سے روایت کیا ہے اور اللفاظ حاکم کے ہیں اور حاکم نے کہا ہے کہ اسی طرح اس کو غیرہ بن عبد الرحمن اور ابن جریر نے ابو الہناد سے روایت کیا ہے اس طرح حد سے صحیحین کی شرط کے مطابق صحیح ہو جاتی ہے لیکن انہوں نے اس کو ذکر نہیں کیا ہے اور وہی نے حاکم کی رائے کو تسلیم کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے صحابہ میں ان کے علاوہ باح کا کوئی دوسرا نہیں ہے اور ان کے بارے میں فتاویٰ ہے (مسند احمد بن حنبل ۴۸۸ طبع المصیر، الخ المانی ۳۳/۳ طبع اول ۱۳۷۰ھ، ص ۶۳۳، ابن ماجہ، مسند ابن ماجہ، تحقیق محمد زکریا مہدیان ۳۸۲ طبع عینی المجلی، سوار و المظاہن ابی زکریا ابن حبان رحم طبع دار الکتب العلمیہ، المسند رک ۱۲۲ طبع کردہ دار الکتب العربی)۔

(۱) المصنف ۱۰/۱۰۸، ۱۰۹، تبیین الحقائق ۲۸۵، الخراج لابن یوسف ۱/۱۷۹، حاشیہ ابن ماجہ ۳۴۹، المخرجات ۵/۱۳۸، حاشیہ ذوی الاحکام حاشیہ رد فکا شرح غرر الحاکم ۳۰۱۔  
(۲) انہی ۵/۱۰۵، المصنف ۵۱۶، شرح روض الطالب من اسی الطالب ۲۲۲، المہذب ۲۲۲، حاشیہ المصنف ۳۰۳، المصنف ۱۰/۱۰۸۔

مرتد کو غلام بنا کر نذر کی حالت میں مقرر رکھنا جائز نہیں ہے، جبکہ حنفیہ کی رائے ہے کہ وار الحرب جلا جانے کے بعد مرتدہ کو باندی بنالیا جائے گا، اور اسلام میں رہتے ہوئے باندی نہیں بنایا جائے گا جیسا کہ خاتم المراد یہ میں ہے، نوادر میں امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ: اسلام میں بھی اس کو باندی بنایا جائے گا، اور انہوں نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مرتدہ کا قتل شرعاً نہیں ہے، اور سوائے تزیہ غامی کے کافر کو کفر پر مجبور کیا جائز نہیں ہے، اور عورتوں پر چونکہ تزیہ نہیں ہے اس لئے اس کو غامی کے ساتھ رکھنا ہی رہا، و سو مند ہوگا، جو سمجھا بہ رخصت اس فقہ یتیم نے مرتدین کی عورتوں کو باندی بنالیا تھا (۱)۔

۵۳- جہاں تک معذرت مرتد قیدیوں کا مسئلہ ہے تو ان کو بھی قتل کر، یا جائے گا، اور سرخصی نے ایک قول نقل کیا ہے کہ جسمانی نقص کی وجہ سے اس کی عورت ہونے کے وجہ میں ہے، کیوں کہ اس کی وجہ سے اس کی جسمانی ساخت قتال کے قابل نہیں رہتی، لہذا جس طرح ان کو کفر اصلی کی صورت میں قتل نہیں کیا جاتا روت کے بعد بھی قتل نہیں کرنا چاہئے (۲)۔

جو لوگ مرتدہ کے قتل کو واجب کہتے ہیں ان کے مطابق اگر مرتدہ قیدی شہید ہو، اہل ہے، اور اس کو حیض آتا ہے تو قتل سے پہلے اس کے حمل کا اندیشہ رہنے کے لئے ایک حیض سے اعتبار کرنا چاہیگا، و اگر اس حاملہ مایاں ہو جائے تو بچہ کی بیدار ش تک اس کے قتل کو مؤثر نہ کر دیا جائے گا، و اگر حیض نہیں آتا ہے، اور اس سے حمل کا امکان ہے تو قتل صحیحوں سے اعتبار ہوگا، ورنہ تو بچہ کی شش ش کے بعد اس کو قتل

(۱) المخرجات ۵/۱۳۸، المصنف ۱۰/۱۰۸، طبع المصنف ۳۴۹، حاشیہ ابن ماجہ ۳۴۹، المصنف ۳۰۳، البدائع ۳۶، انہی ۵/۱۰۵، اسی الطالب ۲۲۲، المصنف ۳۰۳۔  
(۲) المصنف ۱۰/۱۰۸۔



کروایا جائے گا (۱)۔

### مسلمان قیدی دشمنوں کے قبضہ میں

مسلم کی خود سپردگی اور کٹنا اس کو ڈھال کی طرح استعمال کریں تو اس کو بچانے کی مناسب تدبیر:

نفس - استسارہ:

۵۴ - استسارہ یعنی سپاہی ہارنے کو رفتاری کے لئے یہ کہتا ہے کہ: سپاہی اس پر مجبور ہوتا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کچھ مسلمانوں نے خود سپردگی کی۔ آپ ﷺ کو اس کا پتہ بھی چلا، لیکن آپ ﷺ نے اس کو برا نہیں مانا، امام بخاری نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ”بعث رسول اللہ ﷺ عشرۃ دھطاً عیناً، وأمر علیہم عاصم بن ثابت الأنصاری، فاصطفوا حتی إذا كانوا بالهداة - موضع بین عسفان و مکة - ذکرُوا لبني لحيان، فنعروا لهم قریباً من مائتي رجل کلهم رام، فاقصوا اثرهم، فلما رأهم عاصم وأصحابه لحنو إلى لهداء - موضع علیط مرتفع - وأحاط بهم القوم، فقالوا لهم: ابرلوا و أعطوا بأیدیکم، ولکم العهد والميثاق ألا یقتل مکم احدا، قال عاصم: أما أنا فواللہ لا ابرل الیوم فی ذمة کافر، اللہم خبر عاصم بیک، فرمواهم بالسبل فقتلوا عاصمًا فی سبعة، فبرل إلیهم ثلاثة دھط بالعهد والميثاق، منهم خبيب الأنصاري وزید بن الدثنة، ورجل آخر، فلما استمکنوا منهم أضيقوا أوتار قسيهم فارتقروهم، فقال الرجل الثالث هذا أول الغدر، واللہ لا أصحبکم، إن لی فی

امشرح المیراج حامیہ رسول ۳۴ ۳۰۳

هؤلاء لأسوة - یرید الفضلی - فجروه وعالجوه عینی أن یصحبهم - آی ما رسوہ وخادعوه لیسعهم - فآبی قفسوہ، وانطلقوا بخیب وابن الدثنة حتی باعواهما بمکة“ (۲)  
(رسول اللہ ﷺ نے اس خبر «کو حالات کا پتہ لگانے کے لئے بھیجی اور عاصم بن ثابت انصاری کو اس کا امیر بنایا یہ لوگ نکل پڑے، اور جب ہذا جو مسلمانوں اور مکہ کے ارمیوں ایک مقام پہ پہنچے تو بنی حبیہ کو ان کی اطلاع ہو گئی، ان لوگوں نے اس کے تعاقب میں تقرباً دو سو تیر اندازوں کو روانہ کیا جو ان کے نشانات ڈھونڈتے ہوئے آگے بڑھتے رہے، جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے نہیں دیکھا تو ایک نیلہ پر بناو لے لی، بنی لحيان کے ان تیر اندازوں نے ان کا پیچھا کر لیا اور اس سے کہا کہ نیچے آ جاؤ اور اپنے کو ہمارے حوالہ کر دو، ہمارے تم سے عہدہ بنایا ہے کہ تم تمہارے کسی بھی کو قتل نہیں کریں گے، عاصم نے کہا: میں خدا آج ہی کانز کے عہد پر نیچے میں جاؤں گا، اے اللہ! ہمارے نبی کو ہمارے حالات سے آگاہ کر دیجئے، اس تیر اندازوں نے ان پر تیر بڑھانے شروع کر دیے، اور سات لوگوں کے ساتھ حضرت عاصم کو مار ڈالا، باقی تین حضرت خبیب انصاری، زید بن الدثنة، ایک اور شخص ان سے عہدہ بنیان لے کر نیچے چلے آئے، جب ان خانہ میں نے ان کو قابو میں کر لیا تو ان کی مانوں کے ماتم لگ گئے اور ان کو منہ بلی سے باندھ دیا، یہ دیکھ کر تیسرے آدمی نے کہا: یہ تمہاری پہلی عہد شکنی ہے، میں خدا تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، بلکہ ان مقتولین کی طرح مرجا جائیوں گا، ان سب نے ان کو گھسیٹا اور پوری کوشش کی کہ ان کو اپنے ساتھ لے جائیں لیکن وہ کار کرتے ہی رہے، چنانچہ ان خانہ میں نے ان کو قتل کر دیا، اور خبیب اور بنی

(۱) مثل دوطول للعکالی ۲۶۸، ۲۶۹ طبع مصنفی النعلی ۳۸۰ ۳۸۱ طبع حدیث کو بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے (۱۶۵/۱۶۶ طبع المستدرک)۔



## اُسرے ۵۵-۵۶

الذہنہ کو لے جا کر مکہ میں بیچ دیا۔ (۱)

اس پورے واقعہ کی رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی، پھر بھی آپ ﷺ کا تئیر نہ رہا اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسی حالت میں خود یہ دکان کی رخصت ہے، حسن نے نماز سب آئی کو غلبہ ہو جانے کا خطرہ ہو تو خود یہ دکان میں حرج نہیں ہے (۱)۔ اس کو خفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ سارے ہی لوگوں نے اختیار کیا ہے۔

۵۵- شافعیہ نے کچھ شرطوں کا ذکر کیا ہے جن کا ہونا خود یہ دکان کے حور کے سے ضروری ہے وہ شرطیں یہ ہیں: خود یہ دکان سے اتنا رپہ اس کے لئے نوری قتل کا خطرہ ہو، اور یہ کہ وہ امام نہ ہو، اور نہ ایسا شخص ہو جس میں تنی شجاعت ہو کہ وہ ثابت قدم رہ سکے، اور یہ کہ عورت کو اپنے ساتھ بدکاری کا خطرہ نہ ہو۔

اور جیسا کہ حنبلیہ نے صراحت کی ہے، اولیٰ یہ ہے کہ جب مسلم کو گرفتاری کا خطرہ ہو تو مارے جانے تک لڑتا رہے، اور اپنے کو قید کے لئے حوصلہ نہ کرے، کیوں کہ اس طرح وہ اونچے درجے کا ثواب پائے گا، اور کڈر کے ہاتھوں تعذیب اور ذلت اور رفتے سے بچ جائے گا، اور اگر خود سپردگی کرنا ہے تو حضرت ابوہریرہؓ کی مذکورہ حدیث کی وجہ سے جائز ہے (۲)۔

ب- مسلم قیدیوں کی رہائی کی تدبیر: ران کا تبادلہ:

۵۶- مسلمان قیدی اس جا سے کہ بعد بھی اپنی آزادی پر ہمت اور ہمتا ہے، اور اس کے تیس دس مسلمان دس دس ہوتے ہیں، ان کے لئے ضروری ہے کہ اس کی رہائی کی کوشش کریں، اس کے لئے چاہے

فرار کی راہ جو ارکرا نہیں یا اس کو قید سے آزادی دلانے کے لئے گفت و شنید کریں، اور اگر دشمن اس کو آزاد کرنے کے سے تیار نہ ہوں تو اس کے لئے فکر میں رہیں، رسول اللہ ﷺ قیدیوں کی رہائی کے سے مناسب موقع کی تاک میں رہتے تھے، یہ بات کی کتابوں میں مذکور ہے کہ قریش نے کچھ مسلمانوں کو رفقہ رزیریا تھا، اور جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی رہائی کی کوئی تدبیر نہیں پائی تو تمناؤں کے بعد آپ ﷺ اس کی رہائی کے لئے اصرار کرتے تھے، اور جب اس میں سے ایک آدمی قید سے چھوٹ کر بھاگ نکلا، اور مدینہ پہنچا تو نبی ﷺ نے اس سے اس کے دونوں ساتھیوں کے حالات دریافت کئے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس اس آدمی کو لانے کی ہمدردی جتنا ہوں، وہ شخص مکہ آیا، ورنہ میں چھپ رہا ہوں، اور ایک عورت کے پاس پہنچا جس کے متعلق اس کو معلوم تھا کہ وہ اس کے پاس قید میں کدنا پہنچاتی ہے، اور اس کے پیچھے ہوا، یہاں تک کہ ان کو چھڑانے میں کامیاب ہو گیا، اور ان آدمیوں کو مدینہ لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیش کر دیا (۱)۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت قتیبہ بن نضیرؓ ان دونوں کو شریکین سے رفقہ کر لیا تھا دونوں ہی کو چھڑ دیا، آپ ﷺ نے ان کی رہائی کے سے بات چیت شروع کی، اور مشرکین کے دس آدمیوں کو اس وقت تک کے سے جب تک ان کی رہائی نہ ہو جائے، یہ ایک طریقہ آپ ﷺ نے حضرت عثمانؓ اور اس عہد کے لوگوں کے بعد رہائی دلانے کے سے اختیار کیا تھا (۲)۔

(۱) اسیرۃ النبویہ لابن ہشام ۱/ ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵



معد نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 "إِنَّ عَسَى الْمُسْلِمِينَ فِي قَبْلِهِمْ أَنْ يَفْعَلُوا أَسْرَاهُمْ"  
 (مسلمانوں پر اس کی نعمت میں یہ حق ہے کہ اپنے قیدیوں کو رہائی  
 دلائیں)۔ اور یہ بت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا:  
 کافروں کے جنگل سے کسی ایک مسلمان کو رہائی دلا کر مجھے تیرے عرب  
 سے زیادہ عزیز ہے (۱)۔

۵۷- جب تک ممکن ہو قیدیوں کی رہائی جنگ کے ذریعہ واجب  
 ہے، اگر مشرکین دارالاسلام پہنچ آئیں اور عورتوں، بچوں اور مال  
 و سہا ب کو لوٹ لیں اور جماعت المسلمین کو اس کی خبر ملے اور ان کے  
 پاس ان سے مقابلہ کی طاقت ہو تو جب تک وہ دارالاسلام کی حدود  
 میں ہیں نہ کا پیچھا کرنا واجب ہے، اور اگر ان کو لے کر دارالحرب  
 میں داخل ہو جائیں، اور مسلمانوں کو غائب امید ہو کہ وہ ان کو چھڑا سکتے  
 ہیں تو ان کے سے مشرکین کا تعاقب واجب ہے، لیکن اگر ان کی رہائی  
 کی خاطر مسلمانوں کے سے قتال مشکل ہو، اور اس ناپے اس کو ترک  
 کر دین تو ان کے سے اس کی گنجائش ہے، یوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ  
 کافروں کی حرست میں کچھ مسلمان قید رہے ہیں، اور ان کو رہا  
 کر کے سے ہر مسلمان پر کفار سے قتال واجب نہیں رہا ہے (۲)۔  
 ۵۸- رہائی اگر جنگ کے ذریعہ ممکن نہ ہو تو قیدیوں کے تبادلے کے

۶۰- رعبہ انجام، یا صلح ہوگا اس سلسلے میں پہلے بھی وضاحت کے ساتھ  
 لنگو ہو چکی ہے، نہ حدیث رسول اللہ ﷺ: "طعموا الججاج  
 وعودوا الحريص، وفكوا العاصي" کے بموجب ماں کے عوض  
 بھی رہائی درست ہے، یوں کہ قیدی کو تائے جانے کا خطرہ ضرورت  
 میں مال کا نقصان کرنے سے بڑا ہے لہذا بڑے ضرر کا زالہ خفیہ ضرر  
 سے جاز ہوگا (۱)۔

۵۹- حبس بیت المال سے زائد یہ اپنے کے وجوب کے قابل ہیں،  
 اور اگر بیت المال خالی ہو تو سارے مسلمانوں پر اس کی رہائی کا فریضہ  
 عام ہوتا ہے، امام ابو یوسف نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے ان کا  
 قول نقل کیا ہے کہ مشرکین کے قبضے میں جو مسلمان قیدی ہوگا اس کی  
 رہائی بیت المال سے ہوگی (۲)، اور یہی لکھنا کاذب بھی ہے، جیسا  
 کہ موقی نے دین شیعہ سے نقل کیا ہے کہ زائد یہ بیت المال سے  
 واجب ہوگا، اور اگر بیت المال سے ادائیگی دشوار ہو تو عام مسلمانوں  
 پر واجب ہوگا جن میں قیدی بھی شامل ہے، اور اگر امام اور مسلمان  
 اس کی طرف توجہ نہ دیں تو خود قیدی پر اس کے مال سے واجب ہے،  
 اسی کو ابن رشد نے بھی روایت کیا ہے، اور مہذب میں ہے کہ شافعیہ  
 کے یہاں بھی یہ ایک قول ہے (۳)۔

۶۰- شافعیہ کے یہاں یہ قول یہ ہے کہ تعذیب کا خطرہ نہ ہونے پر  
 مسلمان قیدیوں کی رہائی کے لئے ضرورت کے تحت مال خرچ  
 کرنا جائز ہے، اور یہ "ادائیگی خود قیدیوں کے مال سے ہوگی، اور ان  
 کے بھائی و عورتوں میں، اور ان کا زائد یہ" سے مندرج ہے۔ اس

۱- ۹۶ سنہ ۱۰۰۰ء دارالحدیث مصر کے اسیر لکھنؤ کے ابن ہشام رحمہ اللہ، ۶۰۳،  
 ہدیہ والکھیاہ ۳۵۰ طبع اول ۱۳۵۱ھ، ۱۳۵۲ھ، ۱۳۵۳ھ، ۱۳۵۴ھ، ۱۳۵۵ھ۔  
 (۲) الخراج لابن یوسف رحمہ اللہ ۱۹۹، المطبوعہ انتقادیہ عمر بن الخطابؓ کے اس مکتوب  
 بی شیعہ نے مصنف میں اور امام ابو یوسف نے کتاب الخراج میں حضرت عمرؓ  
 سے موقوفہ کر کہا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۱۸/۱۲ طبع مکتبہ کتاب الخراج  
 لابن یوسف رحمہ اللہ ۱۹۹، مطبوعہ انتقادیہ کتب اسلام ۳۵۳، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹،  
 ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱



لے کر کوئی کسی کانر سے کہہ دے کہ اس قیدی کو چھوڑ دو اور مجھ سے  
تنی رقم لے لو اور اس کانر نے اس کو چھوڑ دیا تو اس رقم کی اسنگلی اس  
کے پر لازم ہوں، اور قیدی نے اس کو زبرد یہ "اگر نے کے لے  
نہیں نہ ہے تو اس سے رقم کا مٹا نہیں رہتا (۱)۔

۶۱- "وہ مسلمان قیدی اس کی آزادی کو سب نہیں دیتی، اس لے  
اس کو خریدنے والا دشمن اس کا مالک نہیں ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان اس  
کو اس کی درخواست کے بغیر خریدتا ہے تو اس کے قید یہ میں جو مال  
شرعی کرتا ہے وہ کار فیہ میں شری ہوگا" اور اگر وہ اس کی درخواست پر  
خریدتا ہے تو جس قیمت پر اس کو خریدتا ہے اس کو اس سے وہ اس لے  
سکتا ہے، اور قیاس تو یہ ہے کہ اگر وہ صبح غور پر رقم کی وہ اس ہی طے نہ ہو  
اس کو اس پسینے کا حق نہیں ہوگا (۲)۔

موق کی رویت کے مطابق مالک کی رائے میں مشتی کو رقم کی  
وہی کا حق ہے، قیدی مائے پائند مائے، کیوں کہ وہ شدہ رقم اس کا  
زبرد یہ ہے، اور اگر اس کے پاس (۰) پینے کے لے) کچھ نہیں ہے تو  
اس کے ذمہ میں ڈال دی جائے گی، "اور اگر اس کے پاس مال ہے  
لیکن اس پر قرض بھی ہے تو جس نے اس کو مار لیا ہے" دشمن سے  
خرید ہے قرض خود ہوں کے مقابلہ میں اس کا حق مقدم ہے، اور اگر  
اس سے کار فیہ کا رو یا تھا یا زبرد یہ بیت المال سے "وہ تھا یا  
قیدی کو بھاگ کر رہائی کی امید تھی، یا اسے چھوڑ دے جائے لی وقوع  
تھی تو اس سے رقم وہ اس نہیں لی جائے گی (۳)۔

۶۲- "اگر کہہ رہے قیدی سے بندشیں بنائیں" اور اس سے حلف پاک  
وہ ان کے پاس زبرد یہ بھیج دے گا یا لوٹ کر وہ اس آ جائے گا، تو اگر  
اس سے یہ عہدہ پاؤں میں یا ہے تو اسے پورا کرنا لازم نہیں ہے، اور اگر

اس پر ابا نہیں تھا اور وہ قیدی پینے پر قادر ہے تو اسے پورا کرنا لازم  
ہے، حواء، حسن، زہری، نخعی، شری و زہری کا یہ توں ہے، یونکہ  
ایضا عہدہ واجب ہے، اور اس میں قیدیوں کی مصلحت ہے، اور بے وفائی  
میں ان کے حق میں شراہی ہے "اور امام شافعی نے کہا ہے کہ وہ لازم  
نہیں ہے، کیوں کہ یہ از شمس ہے، وہ لوگ اس کے بدن کے مستحق  
نہیں ہوں گے۔

لیکن اگر وہ زبرد یہ پینے سے عاجز ہو تو عورت ہو تو کانر وہ  
کے پاس اس کا لوٹ کر جانا حلال نہیں ہے، رشاہوری تعالیٰ ہے:  
"فلا ترجعوهن الی الکفار" (۱) (تو اس کانر وہ کی طرف مت  
وہ اس نہ)، "اور یوں کہ اس کا لوٹ کر جانا خود اسے اس کو حرام طریقے  
سے ملے ہو مسلمہ کرنا ہے۔

اور اگر وہ ہے تو مقابلہ کے ایک ایک رویت میں وہ اس میں  
جائے گا، یہی حسن، نخعی، شری و زہری کا یہ توں ہے، اور ان کے  
روایت کی روایت میں لوٹ کر جانا لازم ہے، اور یہ عثمان، زہری  
اور زہری کا قول ہے، کیوں کہ نبی ﷺ نے جب قریش سے صلح کی  
کہ ان کا جو آدمی مسلمان ہو کر آئے گا لوٹا دیا جائے گا تو مردوں کے  
معالے میں اس کی پابندی کی اور عورتوں کے سلسلے میں اس کو منسوخ  
کر دیا (۲)۔

ج- مسلم قیدیوں کو ڈھال بنانا:

۶۳- "اگر اس" تاء کے ضمہ کے ساتھ (اذاں کے معنی میں ہے)  
جس سے جنگ میں بچاؤ کا کام لیا جاتا ہے، کہا جاتا ہے: "تتروس  
بالتروس" اس نے ڈھال سے بچاؤ کیا (۳)، "تتروس المشرکین

(۱) سورہ محمد ۱۰۷۔

(۲) انبی ۱۰، ۵۳، ۵۴، ۵۵۔

(۳) حاشیہ علی حاشیہ تبیین الحقائق ۲۲۳۔

(۱) ص ۲۱۰۔

(۲) شرح السیر الکبیر ۳۳، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵،



بالأسرى من المسلمين والذميين في القتال“ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین جنگ کے موقع پر مسلمانوں اور ذمیوں کو اپنے بچاؤ کے لئے لڑنا ہیں، کیوں کہ مشرک لوگ اس قیدیوں کو احوال کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس کو آگے بڑھ کر اپنے اپنا مادی فائدہ کے حصول سے بچتے ہیں۔ یوں کہ اس کو احوال بنائے جانے کی صورت میں مشرکین پر نشانہ لگانا خود مسلمانوں کے قتل کا موجب بنے گا۔ ان کی زندگی اور قید سے آراء کی ہمیں حزیہ ہے۔

فقہاء نے اس مسئلہ پر پوری توجہ دی ہے، اور اس حیثیت سے بھی بحث کی ہے کہ ایسی صورت میں تیر اندازی کی وجہ سے مسلمانوں اور ذمیوں کی جان بھی جائے تو کفار و مرتد کا حرم ہو گا یا نہیں، اس سب سے مذہب کے رجحانات پیش کئے جا رہے ہیں:

#### نف - احوال کو نشانہ بنانا:

۶۴- احوال پر تیر اندازی کے معاملہ میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ اس کے ترک کرنے میں اگر جماعت المسلمین کو توجہ دیا جائے تو احوال بنانے کے باوجود تیر اندازی چار ہے، یوں کہ تیر اندازی کے نتیجہ ناموس اسلام کی حفاظت کر کے ضرر عام کا ازالہ ہے۔ یہ قیدی کی موت ضرر عام ہے، اور نشانہ بناتے وقت کفار کا ارادہ ہو، احوال کا قصد نہ ہو، کیوں کہ تیر اندازی کے اعتبار سے دشوار ہے لیکن اس کا ارادہ کرنا ممکن ہے، ابن عابدین نے مرفی سے نقل کیا ہے کہ اس معاملہ میں نشانہ بنانے والے کا قول قسم کے ساتھ مانا جائے گا کہ اس نے (تیر اندازی کرتے وقت) کفار کا قصد کیا تھا نہ کہ مقتول کے ولی کا قول جو دعویٰ کر رہا ہے کہ (اس نے) قصد قیدی کو مارا ہے (۱)۔

(۱) مع القدیر والعتابہ ۳/۳۸۷، البدیع ۷/۱۰۰، حاشیہ ابن طاہرین ۶۳۳، حاشیہ البدیع ۲/۸۷۸، الشرح المفید ۱/۱۵۱، حاشیہ علیہ ۳/۵۷۷، مع شریح الوہاب ۱/۷۲، حاشیہ فیصل ۵/۱۲۳۔

اور اگر ترک میں مسلمانوں کی اکثریت کو ضرر پہنچنے کا خطرہ ہو تب بھی جمہور متابع کفر و کفر ایک ان پر تیر اندازی جائز ہے، یوں کہ یہ بھی حالت ضرورت ہے، اور اس صورت میں احوال بنائے جانے والے مسلمان کی حرمت ساقط ہو جائے گی، صابری مالکی کہتے ہیں کہ احوال بننے مسلمان تعداد میں مجاہدین سے زیادہ ہو تب بھی تیر اندازی جائز ہے۔ اور ثانیہ کے راجح ایک قول میں جائز نہیں ہے، اور توجہ یہ کرتے ہیں کہ محض اندیشہ ہمہ صمیم کو مباح نہیں بنانا جیسا کہ مالکیہ کے نزدیک ایک شرط و فتنہ کچھ سپاہیوں کو ہو تو جائز نہیں ہے۔

۶۵- احوال کی حالت میں جب جماعت المسلمین کو خطر و نہ ہو مین احوال کو نشانہ بنانے بغیر ذمیوں پر تسلط ہو رہا ہو تو ضرر فتنہ ہو گا، ثانیہ، در حجابہ رخصتہ میں سے جس بن زیادہ نعمت پر قائم ہیں، یوں کہ قتل مسلم کا اقدام حرام ہے، اور کافر کا ترک قتل جائز ہے، یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ امام مسلمانوں کی مصیبت کی خاطر قیدیوں کے قتل سے باز رہتا ہے، اس لئے اس پہلو سے بھی مسلم کی مصیبت کی رعایت اولیٰ ہوگی، اور اس لئے بھی کہ مسلمان کے قتل سے جو نقصان ہے وہ اس فائدہ سے بڑھا ہوا ہے جو کافر کے قتل سے حاصل ہے۔

جمہور حنفیہ در حجابہ میں سے قاضی ان پر تیر اندازی کے جو ز کے قائل ہیں، حنفیہ نے توجہ یہ کی ہے کہ تیر اندازی میں ضرر عام کا زائل ہے، اور یہ کہ کسی کوئی فائدہ ہو گا جس میں کوئی مسلم نہ ہو، اور نہ بد میں سے قاضی نے اس کو ضرر کے قبیل سے مانا ہے (۲)۔

(۱) حکام السلطانہ النادری ۲/۲۲، مع مصلیٰ الحسن، ۱/۳۳، ۳۳، حاشیہ ۱۰/۵۰، ص ۱۲۹۔  
(۲) البیہر ۲/۱۹۰، طبع ۱۳۱۷، الشرح المفید ۱/۱۵۱، حاشیہ مصلیٰ البیہر ۲/۱۹۰۔  
(۳) ساتھ مراجع۔



ب- کفارہ و رویت:

۶۶- اُصال پر تیر ماری کے نتیجے میں اگر کوئی مسلمان قیدی بن جائے تو اس کے کفارہ و رویت کے پہلو سے جمہورِ مذہبی کی رائے یہ ہے کہ جو اس کا شکار ہو جائے اس کی رویت اور کفارہ نہیں ہے، یوں کہ جہاں فرض ہے، وہاں سزا فرض کے ساتھ لگائے نہیں جاتے۔ یوں کہ فرض بہر صورت ماسور بہ ہے اور تاہم اس کا سبب ظلم محض اور ممنوع ہوتا ہے۔ اور اس دونوں کے درمیان منافات ہے۔ یوں کہ ضمان کا وجوب فرض کی انجام دہی میں حائل ہوگا، اور لوگ تاہم کے ڈر سے فرض کی ادائیگی سے رک جائیں گے، یہ تفصیل حدیث رسول اللہ ﷺ "لیس فی الاسلام دم مفرج" (۱) (اسلام میں راپگاہِ خون نہیں ہے) سے متضاد نہیں ہے، کیوں کہ حدیث کی ممانعت عام ہے، جس سے (پکے عی) بلا غیوں اور ڈاکوئوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، اس سے رہی مسئلہ بھی مستثنیٰ ہوگا، نیز یہ بھی ہے کہ حدیث میں ممانعت و اسلام کے ساتھ خاص ہے، اور نہ اسی مسئلہ و اسلام کا نہیں ہے (۲)۔

۶۷- حنفیہ میں سے حسن بن ربیع، جمہورِ حنابلہ اور شافعیہ کے نزدیک کفارہ بہر صورت لازم ہوگا، البتہ رویت کے وجوب میں دو

(۱) حدیث: "لیس فی الاسلام دم مفرج" کو ابن الاثیر نے التہذیب میں بروی سے ذکر کیا ہے الفاظ یہ ہیں: "العقل علی المسلمین عامہ فلا یسوک فی الاسلام دم مفرج"، اور انہوں نے یہ نہیں بتلایا کہ یہ حدیث بروی ہے اور عبداللہ راقی نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے "انہما قبل بلاء من لارضی لہما من بیت المال لکیلا یطل دم فی الاسلام" (انہوں نے کہا کہ کسی کا اگر ستمان جگہ میں قتل ہو جائے تو اس کی دوسرے بیت المال سے لیا ہوگی، تاکہ اسلام میں کوئی خون نہ لپکے) (التہذیب لابن الاثیر ۳/۳۳۳ طبع عی الحلی، کنز العمال ۵/۴۳۳ تا ۴۳۴)۔  
الترغیب والترہیب ۱/۲۸۷  
(۲) صحیح مع التذکرہ ۴/۲۸۷۔

روایتیں ہیں: ایک روایت ہے کہ رویت و سبب ہے یوں کہ اس نے ایک مومن کو قتل کیا ہے، اس لیے وہ عمومِ رشا دہاری میں داخل ہوگا "وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَّةٌ مُسْلِمَةٍ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا" (۱) (اور جو کوئی کسی مومن کو قتل کرے، اس کا بدلہ ایک مومن غلام کا آزاد کرنا (اس پر) جب سبب ہے) "رشتوں یا بھی جو اس کے عزیزوں کے حوالے کیا جائے گا سو اس کے کھولوں (خوئی) سے صاف کر دیں)۔

دوسری روایت ہے کہ رویت نہیں ہے، کیوں کہ اس نے اور اعراب میں مباح تیر اندازی کا استہانہ کر کے قتل کیا ہے، اس سے کہ روایت ترمذیہ: "فان کان من قوم غلوا لکم وھو مؤمن فتحرير رقبة مؤمنة" (۲) (تو اگر وہ ایسی قوم میں ہو جو تمہاری دشمن ہے، اور آخالیہ (مذہبِ اہل حق) میں ہے تو ایک مسلم غلام کا آزاد کرنا (اجب) ہے) کے عموم میں شامل ہوگا جس میں رویت کا ذکر نہیں ہے (۳)، اور رویت کا عدم وجوب عی حنابلہ کے یہاں صحیح ہے (۴)۔

۶۸- جمل شافعی کہتے ہیں: اگر قاتل کو پتہ تھا تو کفارہ واجب ہے، یوں کہ اس نے ایک مومن کو قتل کیا ہے، نیز رویت بھی واجب ہے، لیکن قصاص نہیں ہے، یوں کہ تیر ماری کا جواز و قصاص دونوں اہتمام میں ہوں گے (۵)، اور ہایہ الحنفیہ میں یہ قید کافی ہے کہ اس کو اس کا پتہ ہو، اس سے اہل ائمہ (۶)۔

بابتی حنفی ہر اسحاق کا قول قتل کرتے ہیں کہ اگر قاتل نے عیہ

(۱) سورۃ نساء ۹۳۔  
(۲) سورۃ نساء ۹۲۔  
(۳) ابنی ۵/۵۰۵۔  
(۴) الاصاب ۱۲۹/۳۔  
(۵) حنفیہ لکھنؤ ۱۹۱/۳۔  
(۶) نہایۃ المحتاج ۶۲/۸۸۔



## اُسر کی ۶۹-۷۱

اس پر نشانہ لگایا ہے تو حدیث مذکور کی بنا پر دیت لازم ہے، چاہے اس کو اس کے مسلمان ہونے کا علم ہو یا نہ ہو، اور اگر اس نے عیدہ اس کو مانا نہیں چاہا بلکہ اس نے کافروں کی صف کی طرف نشانہ لگایا اور مسلمان کو ملگ گیا تو اس پر دیت نہیں ہے۔

پہلے حکم (دیت کے ترہم) کی علت یہ ہے کہ مسم کے قتل کا اقدام حرم ہے اور ہنر کے قتل کو ترک کر دینا جائز ہے چنانچہ امام کو حق ہے کہ مسلمانوں کے مفاد کے لئے قیدیوں کو قتل نہ کرے اس لئے مسم کو قتل سے بچنے کے لئے ہنر کا قتل ترک کر دیا ہوگا، اور یوں کہ مسم کے قتل کے نقصانات کافر کے قتل کے فائدوں سے زیادہ ہیں (۱)۔

۶۹- مالکیہ کے نزدیک اس مسئلہ میں ہمیں کچھ نہیں ملتا، ۱۰۱۱ھ کے جوہر سوقی نے فیصل کے قول ”واں تترسوا بمسلم“ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے، ”سوقی نے کہا ہے کہ اگر وہ مسلمانوں کے مال و سہاب کو ڈھال بنالیں تب بھی ان سے جنگ جاری رکھی جائے گی ورنہ ان کو چھوڑ نہیں جائے گا، اور مناسب یہ ہے کہ ضائع شدہ مال کی قیمت کا ضمانت لوگوں پر ہو، یوں نے ہنر میں کو نشانہ لگایا یہی ہے جیسے کوئی اپنے کو نشانہ لگے سے بچائے کے لئے شش سے (ساتھ) چینگ لے، یوں کہ اس دنوں کا سب مشق ک نجات کے لئے مال کا تلف ہے (۲)۔“

مسلمان قیدیوں پر بعض شرعی احکام کی تطبیق کے حدود:  
مال غنیمت میں قیدی کا حق:

۱- غنیمت کو محفوظ جگہ پہنچانے سے پہلے ہی جو گرفتار ہو جائے اس

کا اس غنیمت میں حق ہوگا جو اس کی گرفتاری سے پہلے حاصل ہو چکی تھی، بشرطیکہ اس کے زندہ ہونے کا علم ہو یا قید سے چھوٹ کر بھاگ آئے، اس لئے کہ غنیمت میں اس کا حق ثابت ہے، اور گرفتار ہو جانے سے اس کی اہلیت ختم نہیں ہوتی، کیوں کہ غنیمت کے محفوظ جگہ پہنچ جانے کے بعد اس کا حق مستحکم ہو گیا ہے، اور اس کی گرفتاری کے بعد مسلمانوں نے جو غنیمت حاصل کی ہے اس میں اس کا حق نہیں ہوگا، کیوں کہ اہل حرب کے ہاتھوں میں گرفتار شخص لشکر کے ساتھ نہ جیتتا ہے اور نہ حکماء، چنانچہ وہ ان کے ساتھ نہ غنیمت کے حصول میں شریک تھا اور نہ اس کو محفوظ مقام تک پہنچانے میں، اور اگر حربیوں کے قبضہ میں اس قیدی کا انجام معلوم نہ ہو تو غنیمت کو تقسیم کر دیا جائے گا، اور اس کے لئے اس کا کوئی حصہ موقوف نہیں رکھا جائے گا، اور پھر غنیمت تقسیم ہونے کے بعد اگر یہ زندہ لوٹ بھی آتا ہے تو اسے کچھ نہیں ملے گا، کیوں کہ جن لوگوں میں غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تقسیم کے نتیجہ میں ان کا حق مستحکم ہو چکا ہے اور غنیمت میں ان کی اہلیت اہل ہو چکی ہے، اور اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا کہ حق ضعیف اس کی وجہ سے باطل ہو جائے گا، اور متاثرہ کا نہ سب ہے کہ اگر وہ بھاگ کر جنگ کے اختتام سے پہلے اس میں شامل ہو جائے تو اس کا حصہ ملے گا، اور ایک قول میں اس کو کچھ نہیں ملے گا، اور اگر غنیمت کو محفوظ مقام پر پہنچانے کے بعد آتا ہے تو اس کے لئے کچھ نہیں ہے (۱)۔

۷۱- جو غنائم کو دارالحرب سے باہر نکال لے جانے کے بعد یا اس کو فرہنجت کر دینے کے بعد گرفتار ہوا ہو، اور وہ شخص مسلمانوں کی کسی ضرورت کی خاطر دارالحرب میں رہ گیا تھا تو اس کا حصہ رکھا جائے گا جس کو آ کر مل لے گا، یا اس کی موت متحقق ہو جائے تو اس کے ورثاء اس کو لیں گے، کیونکہ اس کا حق اس مال میں موکد ہو چکا ہے جو

(۱) النہایۃ علی النسخ ۳۷۷-۳۸۷۔

(۲) جامعہ الدسول ۷۸/۲۔

(۱) اسیر الکبیر مع الشرح ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷۔



## دوسری ۷۲-۷۳

و الحرب منتقل ر کے محفوظ کیا جا چکا ہے (۱)۔

بدیہ قبیلہ میں مذکور ہے قیمت میں جمہور کے نزدیک محامدین کا حق وہ شرطوں میں سے ایک سے لے گا یا تو وہ خود جنگ میں شریک رہا ہو یا جو جنگ رہے تھے اس کی مدد میں شامل تھا (۲)۔ اور اس مسئلہ میں تفصیلی حکام ہے جس کی جگہ ”قیمت“ کی اصطلاح ہے۔

ورثت میں قیدی کا حق اور اس کے مالی تصرفات:

۷۲۔ مسلمان قیدی جو دشمن کی حراست میں ہے اگر اس کی زندگی کا علم ہو تو عام فقہاء کی رائے میں اس کو وراثت ملے گی، یوں کہ کفار تسلط کی بنا پر زولوگوں کے مالک نہیں بنتے لہذا اس قیدی کی آزادی برقرار رہے گی، اور دوسروں کے مانند وارث ہوگا (۳)۔ اسی طرح اس سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی کیوں کہ مال میں اس کا تصرف نافذ ہے، اور اس میں اختلاف وار کا کوئی اثر نہیں ہوگا (۴)۔ چنانچہ قاضی شریح دشمن کے قبضے میں رہنے والے قیدی کو وارث قرار دیتے تھے، اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بنا علیہ السلام کا ارشاد ”یا ہے: ”من ترک مالا فلورثته“ (۵) (جو کوئی مال چھوڑے گا وہ اس کے ورثہ کو ملے گا)۔ یہ حدیث اپنے عموم کی روشنی میں جمہور کے قول کی تائید کرتی ہے کہ قیدی کا جب میراث میں حق ہے تو اس کے حصے کو روک کر رکھ جائے گا۔

سید بن المسیب سے مروی ہے کہ انہوں نے دشمنوں کے قبضے

(۱) شرح امیر الکبیر ۹۱۳، ۹۱۴۔

(۲) بدیع الجہد ۵۱۵ھ۔

(۳) ہمیں ۲۷۔

(۴) اشرح الکبیر مطبوعہ معی ۳۶۴ھ۔

(۵) حدیث: ”من ترک مالا فلورثته...“ کی روایت بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے (فتح المبارک ۵۱۵-۵۱۶ طبع انتقادی صحیح مسلم تخریج محمد ابو عبد اللہ ۱۳۳۷ھ طبع عیسائی ۱۹۱۸ء)۔

میں موجود قیدی کو وارث نہیں بنایا، اور ایک دوسری روایت میں اس سے مروی ہے کہ وارث ہوگا (۱)۔

۷۳۔ جس مسلم کو دشمن نے قید کر لیا ہے وہ پتہ نہیں ہے کہ وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ وہ راجع میں ہے تو اس کا ایک فوری حکم ہے، اور وہ یہ کہ وہ اپنے حق میں بحالت مانا جائے گا، چنانچہ اس کا مال وراثت کے طور پر تقسیم نہیں ہوگا اور نہ اس کی بیویوں سے ثانی جائز ہوگی، اور غیروں کے حق میں مردہ تصور ہوگا، چنانچہ وہ کسی کا وارث نہیں بنے گا۔

اور اس کے لئے آئندہ کے لحاظ سے ایک دوسرا حکم ہے، اور وہ یہ کہ ایک مخصوص مدت گزرنے کے بعد اس کی موت کا فیصلہ صادر کر دیا جائے گا (۲)۔ اس طرح اس کا معاملہ مفتوحہ کی طرح ہے، دیکھئے (مفتوحہ) کی اصطلاح۔

۷۴۔ قیدی پر اس کے مالی تصرفات میں وہ سارے احکام لاگو ہوں گے جو دوسروں پر صحت کی حالت میں لاگو ہوتے ہیں، چنانچہ جب تک وہ صحت مند اور دباؤ سے پاک ہے اس کی بیع، اس کا ہبہ اور صدقہ وغیرہ جائز ہیں، حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے کہا: میں قیدی کی ہیبت، اس کا عتاق (غلام کی آزادی) اور جو تصرف بھی وہ اپنے مال میں کرتا ہے اس کو نافذ قرار دیتا ہوں، لایہ کہ وہ اپنے دین سے بھر جائے، کیوں کہ وہ اس کا مال ہے، اس میں وہ جو چاہے کر سکتا ہے (۳)۔

لیکن اگر قیدی اپنے مشرکین کے قبضہ میں ہو جو اپنے قیدیوں کے قتل میں مشہور ہوں تو اسے اس مریض کا حکم حاصل ہوگا جو

(۱) اوتاد المبارک شرح صحیح بخاری ۴۴۴، ۴۴۵ طبع ۱۳۶۶ھ۔

المبارک ۲۹/۱۲ طبع انتقادی۔

(۲) البحر الرائق ۱۳۶۵ طبع اول، اشرح الکبیر مع المغنی ۶/۱۷۷۔

(۳) اوتاد المبارک ۲۷۷۔



## سری ۷۵-۷۶

مرض الموت میں مبتلا ہے، کیوں کہ اغلب یہی ہے کہ وہ اس کو قتل کر دیں گے، اور کوئی بھی انسان کسی حال میں زندگی کی امید اور موت کے اندیشے سے خالی نہیں ہے، لیکن جب خود اس کی نظر میں اور دہروں کی نظر میں موت کا خطر و اغلب ہو تو اس کا لین دین مرخص کا لین دین ہوگا، اور جب اغلب نجات ہو تو اس کا لین دین تندرست شخص کا لین دین ہوتا ہے (۱)، اور اس کی تفصیل اصطلاح ”مرض الموت“ ہے۔

قیدی کا جرم اور اس میں واجب :

۷۵- جمہور فقہاء شافعیہ اور حنابلہ کا رجحان ہے اور یہی مالکیہ کے یہاں ایک قول ہے کہ اگر قیدی سے قید کی حالت میں کوئی ایسا جرم صادر ہو جائے جس میں حد یا قصاص واجب ہو تو اس پر وہی حکم واجب ہوگا جو، الاسلام میں واجب ہے کیوں کہ فعل کی حرمت میں وہوں، مختلف میں ہو سکتے، تو اس میں لاگو ہوئے، بلکہ ابھی مختلف نہیں ہوئی، اس سے اگر کوئی کسی کو قتل کر دے، یا کوئی دوسرے پر بدکاری کا الزام لگا دے، یا کوئی شہر بپا لے تو مسمیٰ ہوتے ہیں پتھپتھ کے بعد اس پر حد قائم کی جائے گی، اور اللہ کے حکم میں حامل نہیں ہوگا۔

خطاب کہتے ہیں کہ قیدی اگر رما کاری کا لڑا کرے اور اس پر کام رہے اور جوئے نہ کرے، یہ اس کے خلاف شہادت مل جائے تو اسے لقمہ مرگ کا کہنا ہے کہ اس پر حد ہے۔

اور اگر قیدی ان (کافروں) میں سے کسی کو غلطی سے قتل کر دے جو اسلام لا چکا تھا مین قیدی کو اس کے اسلام کا علم نہیں تھا، تو اس پر دیت و رکہہ ہے، اور کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ فقط کفارہ ہے، اور اگر

(۱) عام ۳۶۴ طبع مول البیان ۷۷/۳۳۔

قصد قتل کرے۔ سب اس کے مسلم ہونے کا علم نہیں تھا تو دیت و رکہہ کفارہ نہیں ہے، اور اگر اس کو اس کے اسلام کا علم تھا پھر بھی اس کو قصد قتل نہ رہتا ہے تو اس کی حد میں اس کو بھی قتل کر دینا جائے گا، اور اگر ایک قیدی اپنے جیسے دوسرے قیدی پر بددیق کرے تو دونوں کا حکم غیر قیدیوں کی طرح ہوگا (۱)۔

۷۶- جرم زنا میں حنفیہ مرتبہ پر حد قائم کرنے کے قابل نہیں ہیں، اور عبد الملک کے بیان کے مطابق مالکیہ کے یہاں بھی یک قول یہی ہے، اس لئے کہ حدیث نبوی ہے: ”لا مقام الحدود فی دار الحرب“ (۲) (دار الحرب میں حدود نہیں قائم کی جائیں گی)، کیوں کہ وہاں مانڈ کرنے والا نہیں ہے، اور جب اس پر جرم کا ارتکاب کرتے وقت حد واجب نہیں ہوتی تو اس کے بعد واجب نہیں ہوسکتی، اور حنفیہ نے کہا ہے کہ جو شخص بدخیوں کی چھوٹی میں مقید ہو اور رما کاری کا ارتکاب کر لے تو اس پر حد نہیں ہے، کیوں کہ اس حد

(۱) المصنف ۲/۲۳، عام ۳۶۴، ۱۶۲، ۱۹۹، ۱۹۱، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹،



## اسری ۷۷-۷۸

کہا: ہوتا ہے عورت کو بچہ کا طعنہ نہس جانے تو وہ (غلام بن کر) اس کے پاس رو جائے گا۔ تو انہوں نے کہا: یہ بھی وجہ ہے۔  
 سوانح کہتے ہیں: قیدی کے نھرانی ہونے کا طم ہو جائے لیکن یہ نہ معلوم ہوئے کہ اس نے اپنی مرضی سے (اسلام چھوڑا ہے) یا وہ دوا میں آ کر تو اس کی بیوی عدت گزارے گی، اور اس کے ماں کو وقف قرار دیا جائے گا، اور اس پر مرتد کا حکم لگایا جائے گا، اور اگر گواہوں کے زریعہ اس پر زبردستی کیا جانا ثابت ہو جائے تو پتی بیویوں و رماں کے معاملہ میں مسلمانوں کی طرح ہوگا (۲)۔  
 اس کی تفصیل اصطلاح (اکراہ) اور (روت) میں ہے۔

قیدی کے ساتھ زبردستی کرنا اور اس سے کام لینا:

۷۸- کفار اگر قیدی کو کفر پر مجبور کر دیں لیکن اس کا قلب ایمان پر مہمکن ہے تو اس کی بیوی اس سے سلجھ نہی ہوگی، اور یہ مسلمانوں سے ملنے والی میراث میں اپنے حق سے محروم نہیں ہوگا، اور نہ اس کی میراث میں مسلمان اپنے حق سے محروم ہوں گے، اور اگر اسے قزیر کا گوشت کھانے اور کنیسہ جانے پر مجبور کیا جائے اور وہ بیس کر لے تو ضرورت کے قاعدہ کے مد نظر اس کے لئے اس میں گنجائش ہے (۳)، اور اگر اس کو کسی مسلمان کے قتل پر مجبور کریں تو اس کے لئے یہ کرنا جائز نہیں ہوگا، اسی طرح اس کو اس کی جائز نہیں ہے کہ وہ اس رندی رات کو سناوے جس سے دشمن مارے جنگ بازوں تک پہنچ جائیں، اور نہ ہی دشمنوں کے ساتھ جنگ میں شرکت کی جائز ہے، یہ حکم ان علماء کے نزدیک ہے۔ از قی و غیرہ نے اس کی جائز

کے امام کا ساتھ لوگوں تک نہیں پہنچتا (۱)، اور انہوں نے کہا کہ اگر ایک مسلم قیدی دوسرے مسلم قیدی کو قتل کر دے تو اس پر (قتل خطا میں) کفارہ کے ملو کوئی دوسری چیز واجب نہیں ہے، یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے، وجہ یہ ہے کہ قید کے بعد ان کے ماتھوں میں غلبہ ہوئے سے وہ اس کا تابع ہو چکا ہے، ان کے مقیم ہونے پر مقیم ہو جائے گا اور اس کے سفر کی بنا پر مسافر ہو جائے گا، اور کفارہ قتل خطا کے ساتھ مخصوص ہے، قتل عمد میں کفارہ نہیں ہے، اور اس پر آثرت کی رز ہوتی رہے کی صاحب قتل عمد اور خطا دونوں میں عدت کے لازم کے بھی قائل ہیں، اس سے کہ جب کی عصمت قید کے جاری ہوئے کی وجہ سے بطل نہیں ہوتی، اور قنساس کے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وراثت میں مسلمانوں کی قوت شوکت نہیں ہے، اور عدت اس کے اس مال میں واجب ہوگی جو دار الاسلام میں ہے (۲)۔

قیدیوں کے نکاح:

۷۷- امام احمد بن حنبل کا ظاہر کلام بتاتا ہے کہ قیدی جب تک قید ہے اس کے سے نکاح حلال نہیں ہے، اور یہی روئے کا قول ہے، اور حسن سے مشرکیں کے ملو تے میں قیدی کی ثانی کو نہر دانا ہے، وجہ یہ ہے کہ قیدی کو جب ملا ہوگی تو اس کی غلام بن جائے گی، اور اس کا بھی اطمینان نہیں کہ کد میں سے کوئی اس کی عورت کے ساتھ ملے کرے، ایک قیدی کے بارے میں جس کے ساتھ اس کی بیوی شریہ لی گئی ہو، امام احمد سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ اس سے ملے رہتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ جیسے ملے گا، ہوتا ہے کہ اس کے ماہ و دن کا کوئی آدمی اس سے ملے کر رہا ہو، اثرم کہتے ہیں کہ میں نے ان سے

(۱) انہی ۱۰/۵۱۱۔

(۲) حوالہ لکھنؤ مطبوعہ حاشیہ موابہ الجلیل ۲۸۵/۶۔

(۳) لام ۲۸۸۔

(۱) مسودہ ۱۱۹، موابہ الجلیل ۲۸۲/۳۔

(۲) ذخیرہ اوراق ۵/۱۰۸، الصحیح ۵۰/۳۵۱، البدائع ۷/۱۳۱، ۱۳۳۔







نہ اس کا عزم رکھتا ہو اور کفار اس کو لے کر ایسی جگہ مقیم ہوں جہاں اتنی مدت تک اس کا قیام کا رواد ہے جس کو اقامت مانا جاتا ہے اور اس کے بعد نماز قصر نہیں کی جاتی، تو اس کے لئے نماز کا اتمام لازم ہے، یوں کہ وہاں کے مانتوں میں مغلوب ہے، اس لئے اس کے حق میں بھی اس (ہنرمند) کی نیت غرہ اقامت کا اعتبار ہوگا، خواہ یہ کی نیت نہ ہو، اور اگر یہ اس سے چھوٹ رہے ہو گے، مانتا ہے، اور غریبی حالت میں اس کی مار و غیرہ میں ایک مہینہ ٹھہرنے کا رواد کرتا ہے، تو نماز کو قصر کرے گا، اس سے کہ وہاں سے ہر پیار ہے، تو سب تک رواد، الا سلام، پہنچ نہ جائے، راحب اس کے لئے اقامت کا محل نہیں بنے گا (۱)۔

اس کی تفصیل کا مقام (صلاة المسافر) ہے۔

۸۱- پہلے گزر چکا ہے کہ قید نام کے فیصلہ سے ختم ہو جاتی ہے تو وہ وہ فیصلہ قتل کا ہو، یا قدام نام کا، یا دیوانہ چھوڑنے کا ہو، یا مال لے کر یا قیدیوں کے بدلے میں چھوڑ دے کا ہو، جیسے کہ امام کے کسی فیصلہ سے پہلے قیدی کی موت کی وجہ سے قید ختم ہو جاتی ہے، نہ قیدی کے بھاگ جانے کی وجہ سے بھی قید ختم ہو جاتی ہے، کامانی کہتے ہیں کہ اگر حفاظت کے ساتھ، الا سلام پہنچے سے پہلے کوئی قیدی بھاگ جاتا ہے، اور اپنے لوگوں میں جا ملتا ہے تو وہ رواد آ رہا ہو جائے گا، اور اس کی قید ختم ہو جائے گی، اور وہ خیمت کا حصہ باقی نہیں رہے گا، کیوں کہ، الا سلام، لوں کا حق اس وقت تک مستحکم نہیں ہوتا جب تک حقیقت اس پر قبضہ نہ ہو جائے، اور یہاں میں ہو پایا (۲)۔

۸۲- فقہاء کی صراحت ہے کہ مسلمان قیدیوں کو اگر کسی طرح موقع ملے، ورنہ کی (قید میں) سو ہو، تو سے اسلام کے فراموش کی امید نہ ہو

تو قیدی کی اہمیت سے نجات پانے کے لئے فراہم واجب ہے، اور بعض فقہاء نے وجوب کے لئے یہ قید گاہ ہے کہ وہاں پر کھل کر عمل کے لئے کارآمد ہو (۱)، لیکن مطالبہ اولیٰ لینی میں رواد ہے کہ اگر کوئی مسلمان رفقار ہو، اور اس کو بیڑیوں سے اس شرط پر آزاد رکھا گیا کہ وہ دارالحرب میں ہی ایک مخصوص مدت تک رہے گا، اور اس نے شرط مان لی تو اس کو پورا کرنا لازم ہے، اور اس کفر کا حق نہیں ہے، کیونکہ حدیث نبوی ہے: "المؤمنون عند شروطهم" (۲) (مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں)، اور اگر اس کو اس شرط کے ساتھ چھوڑ دیا گیا کہ وہ ان کے پاس دوبارہ لوٹ آئے گا تو اگر وہ اپنے دین کے انہماک پر قادر ہے تو اس کے لئے وقلا لازم ہے، لیکن اگر عورت ہے تو اس کے

(۱) فتح البواب ۱/۲۷۷، حاشیہ پگمیل ۲۰۹/۵۔

(۲) حدیث: "المؤمنون عند شروطهم" "کون للفاظ میں ابن ہشیم نے حواہ کی سند سے مرزا ذکر کیا ہے، اور بخاری نے "المؤمنون عند شروطهم" کے الفاظ کے ساتھ اسے تھاپا بیان کیا ہے، ابن حجر نے کہا یہ ابن احادیث میں سے ایک ہے، جس کو بخاری نے متصل سند کے ساتھ کسی مقام پر ذکر نہیں کیا ہے، یہ حدیث عمرو بن عوف مزی سے بھی مروی ہے، چنانچہ اس کو اسحاق نے اپنی سند میں کثیر بن محمد بن عمرو بن عوف بن ابیہ بن جندبہ کی سند سے مروی ذکر کیا ہے، اور اسی طرح ترمذی نے اس کو اسی سند سے روایا ہے، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے، مبارکپوری کہتے ہیں کہ ترمذی کی طرف سے اس حدیث کی تصحیح کا علی غور ہے، کیونکہ اس کی اسناد میں کثیر بن محمد بن عمرو بن عوف ہے، جو بہت زیادہ ضعیف ہے، اور ابو داؤد اور حاکم نے اس حدیث کو معمر بن ابیہ بن جندبہ سے روایا ہے، اور ابن ابی شیبہ کی اسناد میں کثیر بن محمد بن عمرو بن عوف ہے، اور ابن ابی شیبہ نے کہا ہے کہ کثیر کو سنانی نے ضعیف بتلایا ہے، اور دوسروں نے اس کو کوثر کہا ہے، شکانی نے کہا کہ قلی نہیں کر زہر بحث عادیث اور اس کے طرق ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں، اس لئے کہ اگر وہ متن جس پر یہ سب مجتمع ہیں حسن بنا جائے (فتح الباری ۳/۵۱۳-۵۱۴، طبع مشرق، حدیث ۲۵۲، حواہ ۳/۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، طبع ابن خلیل، احمد رک ۳/۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴،



سے لوٹ کر جانا جائز نہیں ہے (۱)۔

اور اس شدت کا رتبہ ہے کہ اگر دشمن قیدی سے اس کی خوشی سے عہد بیٹا ہے کہ وہ نہ بھاگے گا ورنہ ان سے خیانت کرے گا۔ تو وہ بھاگ تو جاتا ہے مگر اس کے مالوں میں خیانت نہیں کرتا، مگر اگر وہ وہاں اس سے عہد یہ ہے کہ یہ کوئی عہد ہے ہی نہیں تو اس کو حق ہے کہ جتن ہوئے سب کا مال لے لے۔ ”جاں چھڑا کر بھاگ جائے“ نبی نے کہا: ”اگر انہوں نے اس سے نہ بھاگنے کا عہد لیا ہے تو وہ عہد کو پورا کرے گا“ (۲)۔

(قیدی کے فرائض کی حالت میں) اس کے بچنے کے بعد اگر (بچن کا) ایک آدمی یا ایک سے زائد اس کا پیچھا کرے اور اس سے زور آزمائی کرے تو اگر وہ اس کے دو مثل یا اس سے کم ہیں تو ان سے ٹکر لینا لازم ہے، ورنہ ان سے مقابلہ آرائی مندوب ہے (۳)۔

## أسرة

تعریف:

۱- أسرة الإنسان: آدمی کا خاندان اور اس کے قریبی لوگ ہیں، یہ اس سے بنا ہے جو قوت کا مفہوم رکھتا ہے، خاندان کو عربی زبان میں ”أسرة“ اس لئے کہا گیا کیوں کہ اس سے انسان کو قوت ملتی ہے، اس طور پر ”أسرة“ آدمی کا خاندان اور اس کے اہل خاندان ہیں، اور جو شخص اس نے کہا کہ ”أسرة“ مرد کے پیری، رشتہ، رچیں (۴)۔

متعلقہ الفاظ:

۲- لفظ أسرة کا قرآن میں نہیں ہوا ہے، اسی طرح فقہاء نے بھی ہماری معلومات کی حد تک اپنی عبارتوں میں اس کا استعمال نہیں کیا ہے، ”آن کل لفظ“ أسرة“ کا اطلاق مرد، اس کی بیوی اور اس کے ناصول پر ہوتا ہے، ”آن کی“ کو کہتے ہیں کہ اس مفہوم کو فقہاء سابق میں آل، اہل، عیال جیسے الفاظ سے بیان کرتے تھے، مثال کے طور پر ”نفر“ ہی مانگی کا قول ہے: ”من قال: ”الشيء العيالي“ وقف على عيالي، تدخل روحه في العيال“ (۵)، (۶) ”رأى“ نے کہا کہ فلاں چیز میرے عیال پر متف ہے تو اس کی بیوی بھی عیال میں شامل ہوگی (۷)۔



(۱) مطالب اور امی ۲/۵۸۳، الاصاب ۲۰۹/۳۔

(۲) التاج والاکلیل ۳۸۳، جامع الدرستی علی المشرع الکبیر ۱۷۹/۲، الفروع ۶۳۸۔

(۳) نہیہ التاج ۸/۸، ۷۸/۸، ۷۵/۸، مطالب ولی امی ۲/۵۸۵۔

(۴) لسان العرب، تاج المعروس، المصباح المیزان ۵/۵۸۵ (أسرة)۔

(۵) الخواک الدروانی ۶/۶۷، طبع مصطفیٰ محمد۔



اور ابن عباس میں ہے: "اھلہ زوجته، وقالا، یعنی صاحبی ابی حیفة۔ کل من فی عیالہ وقفہ غیر عدلیکہ" (اہل اس کی بیوی ہے، اور صاحبیں نے کہا: اس کے ناموں کو چھوڑ کر وہ سارے لوگ ہیں جو اس کی کنالت اور ذمہ داری میں ہیں)، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فَجَنَّتْهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ" (۱) (سوئم نے نہیں ور س کے گھر والوں سب کو نجات دی)۔

## اسطوانہ

### تعریف:

۱- اسطوانہ کا معنی مسجد یا گھر یا اسی قسم کی چیز میں کاتبوں ہے (۱)، فقہاء اس لفظ کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

### اجمالی حکم اور بحث کے مقامات:

۲- متذوں کے درمیان امام کے کھڑے ہونے اور اس کی طرف رخ کر کے مار پڑھنے میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ اور امام مالک اس کو مکروہ کہتے ہیں اور جمہور کا مذہب عدم کراہت ہے، اس کی تفصیل کتاب الصلاة کے اندر (صلاة الجماعة) کی بحث میں ہے (۲)۔  
لین مقتدیوں کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر ستون صنف کو قطع نہ کرے تو کراہت میں ہے، اس سے کہ اس کی کراہت پر کوئی دلیل نہیں ہے، لین اگر صنف کو قطع کرے تو اس میں اختلاف ہے، ممانعت لی، دلیل نہ ہونے کی وجہ سے حسب مرقا لہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، مرقا بلکہ اس حدیث کی روشنی میں جس میں متذوں کے درمیان صنف کی ممانعت آتی ہے (۳) اس کو مکروہ نہیں کرتے

(۱) لسان العرب، المصنف ۲/۲۲۰، حاشیہ المدخل ۳۳

(۲) المصنف ۲/۲۲۰، ۲۳۷، حاشیہ من ملو ابن ابراہیم ۳۸۲

(۳) حاشیہ ۴ النہی عن الصف بین السو لو، ... کی روایت ترمذی، سنائی اور ابو داؤد نے عبد الحمید بن محمد سے کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک حاکم کے پیچھے نماز پڑھائی تو لوگوں نے ہمیں مجبور کر دیا اور ہم نے ستونوں کے درمیان نماز پڑھی جب ہم فارغ ہوئے تو اس نے ہمارے ہاتھ "کد"





ہیں، ہاں گُرمف و ہستونوں کے درمیان کے فاصلہ کے قدر یا اس سے کم ہوتے مکر و نہیں ہے (۱)۔  
فقہاء نے اس کو بھی ”صدۃ جماعۃ“ میں دیکھا ہے۔

## اسفار

### تعریف:

۱- اسفار کا ایک معنی لغت میں شرف (گھومنا دیکھنا ورنہ یہاں کرنا) ہے۔ کہا جاتا ہے: ”سفر الصبح و السفر“ یعنی ریشی پھیل گئی، ”اسفر القوم“ (لوگوں نے صبح کی)، ”سفرت المرأة“ (عورت نے اپنا چہرہ دکھلایا)۔

فقہاء کے یہاں اسفار کا زیادہ تر ستموں ریشی پھیلنے کے معنی میں ہے (۲)۔ کہا جاتا ہے: ”سفر بالصبح“ صبح کی نماز سفر کے وقت یعنی ریشی پھیل جانے پر پڑھی، نماز کی میں ہیں (۳)۔



### اجمائی حکم:

۲- جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ صبح کی نماز کا حق پوری وقت سفر کے وقت تک ہے (۴)۔ اس لئے کہ مروی ہے: ”ان جبریل علیہ السلام صلی الصبح بالسیبۃ“ حین طبع الفجر، و صلی من العد حین نسفر، ثم التفت وقال ھذا و فک و وقت الانبیاء من قبلک“ (۵) (جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو فجر

نہی کیا، عہد رسول اللہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اس سے ہم پر پڑ کر گئے تھے) بخاری نے کہا: حضرت انس کی حدیث صحیح ہے، فتح لاہوری ج ۲۱، ص ۲۱۱، مجمع الزوائد، جامع ۵ ص ۶۱۱/۵، ۶۱۲/۵، فتح کرد و مکتبہ المجلد (۱)۔

(۱) بحوالہ ۴/۲۰۹، ۳۳۷، جامع الروایۃ، ص ۳۱۱، ص ۱۹۳۔

(۱) لسان العرب، الکلیات، ۱۰۰ (سفر)۔

(۲) جوہر الاکلیل، ۳۳ طبع دار المعرفۃ، طبع ۶۰۔

(۳) لغزب فی ترتیب العرب۔

(۴) جوہر الاکلیل، ۳۳، ص ۳۵۳، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، لہور۔

۱۹۵ طبع دار المعرفۃ، انجمن ۳۵، ص ۳۵۵، طبع لہور۔

(۵) حدیث: ”ان جبریل علیہ السلام صلی الصبح“ کی روایت میں



ثروٹ کرے اور اسفار میں ختم کرے اور اس طرح احادیث تھلیس  
۱۰ غار دونوں ہی پر یک وقت عمل پیرا ہو (۱)۔

### بحث کے مقامات:

۳۔ اسفار فی الصلاۃ پر بحث نماز فجر کے وقت اور اوقات مستحبہ  
پر بحث کے وقت ہوگی۔



کی نماز پڑھائی جیسے ہی فجر طلوع ہوئی، اور بعد ازاں اس وقت  
پڑھائی جب جلائل نیا، پھر مڑے، کہا کہ یہ آپ ﷺ کا پیر  
آپ ﷺ سے پہلے نیا، کا وقت ہے۔

حنیث رے ہے صبح کی نماز میں ۱۔ غار تخت ہے، مرغ  
حضرت، رومی و سرہوی ہر حالت میں یہ تعین (تاریکی میں نماز) (۱)  
کرنے) سے بہتر ہے یوں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "اسفروا  
بالصحو" (فجر کی نماز جاملے میں پڑھو) اور ایک روایت میں  
ہے: "وردوا بالصحو فوالہ اعظم للأجر" (۱) (روٹی چیلنے پر فجر  
پڑھا کرو، اس میں تیرا زیادہ ہے)۔ ابو ذر غفاری نے کبہ طیس میں

= ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارقطنی اور حاکم نے حضرت ابن عباس سے مروی  
کی ہے ترمذی کے الفاظ ہیں: "أُمنی جبریل عليه السلام عند البيت  
موسى، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم صلی الصبح حين يوق  
بصحر و حرم الطعام على الصائم... ثم صلی الصبح حين  
أسبوت، لأرضي، ثم التفت إلي جبريل فقال يا محمد هلما وقت  
لأبياء من قبلك، والوقت فيما بين هلمين الواقين" ترمذی نے  
کہا: حضرت ابن عباس کی حدیث صحیح ہے اور ابن عبد البر اور دیگر  
العرب نے بھی اس کی تصحیح کی ہے شکانی نے کہا اس کی اسناد میں کچھ لوگ ہیں  
جو مختلف ہیں اور اسی منہوم میں اس کی روایت احمد سنائی، ترمذی  
ابن حبان اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی کی ہے اور اس میں  
"یا محمد هلما وقت الأبياء من قبلك" کے الفاظ نہیں ہیں بخاری  
نے کہا نماز کے اوقات کے بارے میں یہ صحیح ترین ہے شکانی نے کہا  
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے ترمذی اور سنائی میں ایک روایت سند حسن  
کے ساتھ ہے اور ابن اسکن اور حاکم نے اس کو صحیح بتلایا ہے اور ترمذی نے  
حسن قرار دیا ہے اور مسلم، ابو داؤد، سنائی، ابو حاتم اور ابویوسف کے یہاں یہ  
ابو موسیٰ سے ایک روایت ہے اور ترمذی نے کتاب الاطعم میں کہا ہے کہ  
بخاری نے اس کو حسن بتلایا ہے (تحت الاحوذ ۱/ ۶۲ ص ۶۸ تا ۶۹) کہ  
المکتبۃ الشریفہ، طبع دار الفکر ۱۳۸۰ھ ۳۸۲ طبع دار الفکر ۱۴۰۳ھ

(۱) حدیث: "اسفروا بالصحو...." کی روایت ترمذی، ابو داؤد، سنائی اور ابن  
عباس نے حضرت رافع بن خدیج سے مروی کی ہے اور ترمذی کے الفاظ یہ  
ہیں: "اسفروا بالصحو فوالہ اعظم للأجر" ترمذی نے کہا حضرت رافع

= ابن خدیج کی حدیث صحیح ہے اور حافظ نے فتح الباری میں کہا اس کو اصحاب  
استن نے روایت کیا ہے اور کئی ایک نے اس کی تصحیح کی ہے (فیض القدير  
۱/ ۵۰۸، المکتبۃ التجاریہ ۳۵۶ تحت الاحوذ ۱/ ۶۲ ص ۶۸ تا ۶۹) کہ  
کردہ المکتبۃ الشریفہ، جامع طبع ۱۳۵۲ھ ۱۳۵۲ ص ۶۸ تا ۶۹، المکتبۃ الشریفہ، طبع ۱۳۵۲ھ  
(۱) ۳۸ طبع دار المعرفۃ، البیروت ۱۳۳ طبع مجاہد۔



تفصیل اصطلاح ”اجہاض“ میں گزر چکی ہے۔

معلمة الغياض:

الف- ٤٢٤:

۲۔ متبادل کے ایک اور مفہوم ہے کسی شخص کا دوسرے کے دے میں یا دوسرے کی طرف بننے والے پے حق کو ساتھ کرنا یہ سلاووں کے ایک ہے جو اس سے اور کوئٹس نقاط میں ہیں جو اس کو تسلیم کرتے ہیں اس کا نام ہے کہ ابن الدین کا منصب ہے قرض دار کو اس میں کا مالک بنانا جو اس کے دے میں ہے اور ابن المعانی نے حج کی رو اختیار کی ہے اور کہا ہے کہ وہ قرض خود کے حق میں تسلیم ہے اور قرض دار کے حق میں اسقاط ہے اور یہ مفہوم بر امت اسقاط (ساتھ کرنے سے حاصل ہونے والی بر امت) کے مد نظر ہے نہ کہ بر امت استیفاء (موصول کرنے سے حاصل ہونے والی بر امت) کے لحاظ سے۔

خیال رہے کہ اگر حق کسی کے ذمے میں یا کسی کی طرف نہ ہو جیسے حق شفعہ، تو اس کا ترک اہل اہل نہیں مانا جائے گا بلکہ وہ اسقاط ہے، اور اس طرح واضح ہو جاتا ہے کہ اسقاط اور اہل اہل کے مابین عموم و خصوص من وجه کی نسبت ہے (۱)، البتہ ابن عبد السلام مانگی اہل اہل کو یک امر سے اسقاط سے عام مانتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے ہیں:

اسقاط متعین چیز میں ہوتا ہے اور اہل اہل سے زیادہ عام ہے کیونکہ وہ محض اور غیر محض دونوں میں ہوتا ہے (۲)۔

اسقاط

تحریف

۱۔ لغت کی رو سے اسقاط کا ایک معنی گرنا اور ڈل دینا ہے۔ کیا جاتا ہے؟ "سقط اسمہ من الدیوان" اس کا نام رجسٹر سے ہار ہو گیا۔ "وانسقطت الحامل" حاملہ عورت نے جنین کو گرا دیا۔ اور فقہاء کے قول "سقط الفرض" کا مفہوم یہ ہے کہ فرض کا مثالب اور اس کا حکم ساتھ ہو گیا (۱)۔

۱۔ **مفتہاء** کی اصطلاح میں اسقاط کا مفہوم ہے کسی اور کو مالک یا مستحق بنائے بغیر ملکیت یا حق کا ازالہ، ایسا کرنے سے اس کا مطالبہ ساقط ہو جاتا ہے، اس لئے کہ ساقط ہونے والی چیز ختم ہو رہی ہو، یہ جانتی ہے، اور (کسی اور کی طرف) منتقل نہیں ہوتی، اس کی مثال ہے: طلاق دینا، آزاد کرنا، قصاص کی معافی اور قرض سے بری کرنا (۲)، اور خط (کم کرنا) بھی اسقاط کے معنی میں ہے، کیونکہ مفتہاء خط کو اسقاط کے معنی میں استعمال کرتے ہیں (۳)، اور اس لفظ کو حاملہ عورت کے جملہ گزرنے کے بارے میں بھی استعمال کرتے ہیں (۴)، اور اس کی

( ) اَمَّا بَاحِ لُحْمٍ وَّلَسَانَ الْغَرَضِ : لَادَه (شَط).

(۲) الاثر ۱۳۱۳ هـ، ۳۱ طبع دارالمعرف الذخیرہ، ۱۵۲۱ م تاخیر کردہ ویراجہ

لا وقتان كويت، المجلد ١ / ٣٥٥٥٤ شرح فني الإدارات ٢٠٢٢

(۳) انظر سنة ابد (خط)، الكافي لابن عبد البر ۱/۸۸۱ شرح خمی الاوقات ۴

۳۸۸ قلیوں ۳۳۵

— ۱۸۴۳ —

(۱) انصباح البحر، الجزء ۱، ص ۱۰۰ (دری)؛ انصباح البحر، ص ۱۰۰ (فارسی)

وزارة المواصلات الكويت، جويلية الاكبر ٢ ٢ ٢٠٠٣، امير ب. ا. ٥٥٥، ٢ ١٦٠

الحضی ۶۵۹/۵، تحسینی ۱۴۱۱/۲، مکتبہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۴۳۴.

$$\sigma_{\text{eff}} = \sigma_{\text{eff}}^{\text{eff}} \quad (2)$$



ب۔ صبح:

۳۔ صبح اسم ہے، جو مصاحبت، ملاپ کرنے، اور امن کے معنی میں ہے، اور شرع میں صبح ایسا عقد و معاملہ ہے جو زمان اور اختلاف کو ختم کر دیتا ہے، صبح میں جنس حقوق کو ساقط کرنا جاری ہے، خوب و عیال کو دعویٰ تسلیم ہوگا اس سے انکار ہوگا اس پر خاموش ہو، اور اگر بدل لے کر مصاحبت ہو تو یہ صبح معوضہ ہوں، قاط نہیں۔ اس طرح ان دنوں کے درمیان عموم و خصوص میں وجہ کی نسبت ہے (۱)۔

ج۔ مقاصد:

۴۔ کہا جاتا ہے: تفاضل القوم: لوگوں کے ایک دوسرے سے حساب چکایا یعنی جتنا اس کا دوسرے پر حق تارک ہو یا (۲)۔ مقاصد قاط کی ایک مثال ہے اس لئے کہ یہ آئی پر جو، ین ہو تا ہے اس کے مثل نہ، ینا ترص، ر سے ساقط کر دیتا ہے، یہ عوض کے بدلے ساقط کرنا ہو، جب کہ مطلق، قاط عوض، ر بغیر عوض، دنوں طرح ہوتا ہے، اس طرح مقاصد قاط سے حاصل ہوا (۳)، مقاصد کی کچھ شرطیں ہیں جو اس کے مقام پر سمجھنا جاسکتی ہیں۔

د۔ غفو:

۵۔ غفو کے معانی میں منام، ساقط کرنا اور ترک مطالبہ شامل ہے، کہا جاتا ہے: عفو عن فلان، فلاں سے میں نے اپنے حق کے مطالبہ کو ترک کر دیا، اور یہی مفہوم ہے آیت کریمہ "وَالْعَافِينَ عَنِ

النَّاسِ" (۱) کا، یعنی لوگوں نے ان کی جو حق تلفیاں کی ہیں ان سے رگزر کرتے ہیں اور ان کا مطالبہ نہیں کرتے (۲)، اس طرح غفو جو ترک حق کے معنی میں مستعمل ہے مفہوم میں اسقاط کے مساوی ہے، البتہ مطلق غفو اسقاط سے عام ہے، کیوں کہ اس کے کئی اور بھی استعمالات ہیں۔

ہ۔ تمسک:

۶۔ تمسک کا معنی ملیت کو منتقل کرنا اور اپنے سے ہٹا کر کسی دوسرے کو مالک بنادینا، خواہ منتقل کی جانے والی چیز کوئی شے ہو جیسا کہ بیع میں ہوتا ہے، یا منفعت ہو جیسا کہ اجارہ میں ہوتا ہے، اور نحو عوض کے بدلے ہو جیسا کہ گزر چنا، یا بغیر عوض ہو جیسے ہبہ۔

۱۔ تمسک اپنے عمومی مفہوم میں اسقاط کے عمومی مفہوم سے مختلف ہے، کیوں کہ تمسک اپنی ملیت کا ازالہ اور دوسرے مالک کی طرف ملیت منتقل کرنے کا نام ہے جب کہ اسقاط صرف ازالہ ہے ملیت کی منتقلی نہیں، اسی طرح قاط میں کسی کو مالک بھی نہیں بنایا جاتا، بلکہ یہ دنوں بھی کبھی، ین سے بری کرنے میں جمع ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے تر، یک جو ابہ، کو تمسک مانتے ہیں جیسے مالکیہ، بعض فقہاء، حنبلیہ اور شافعیہ، اور اسی لئے یہ فقہاء، ین سے بری کرنے میں قبول کرنے کی شرط رکھتے ہیں (۳)۔

(۱) سورہ آل عمران ۱۳۳۔

(۲) لمصباح المہیر: مادہ (غفو) شرح فریب المہذب ۱/ ۶۷، الف ۵/ ۵۹۵ طبع المیاضی شرح فتاویٰ راجات ۳/ ۲۸۸، البدائع ۶/ ۱۲۰۔

(۳) لمصباح المہیر: مادہ (تمسک) ۱/ ۲۲۳، مختار ۲/ ۳۳۳، المدحیرہ ۵/ ۵۱، المہذب فی التواضع ۳/ ۲۲۸، الاشیاء لابن کثیر ۳/ ۳۲۸، فتاویٰ راجات ۲/ ۱۲۰، المہذب ۱/ ۲۷۳۔

(۱) المغرب لسان العرب: مادہ (صبح) القلیوبی ۳/ ۵۰۶، الاختیار ۵/ ۵۳، شرح فتاویٰ راجات ۲/ ۲۶۰۔  
(۲) المغرب، لسان العرب: مادہ (قص)۔  
(۳) مخجیل ۳/ ۵۲، المہذب فی التواضع ۱/ ۳۹۱۔



### ۱۔ قاط کا شرعی حکم:

۷۔ - اسقاط باجملہ شروع تصرفات میں سے ہے، چونکہ یہ انسان کا خالص اپنے حق میں تصرف کرنا ہے، اس سے کسی دوسرے کا حق متاثر نہیں ہوتا (۱)، اسقاط اصلاً تو مباح ہے، لیکن یہاں قات اس پر دوسرے شرعی احکام بھی مرتب ہوتے ہیں، تو کبھی اسقاط واجب ہو جاتا ہے جیسے کہ ماباخی کا ولی ماباخی کو حاصل ہونے والے حق شفعہ کو ترک کر دے جبکہ اس کو ترک کرنے میں ماباخی کا قاعدہ ہو، اس لئے کہ ولی کے ہر ماباخی کے مال میں وہ فیصلہ ضروری ہے جو اس کے لئے قاعدہ مند اور باعث مسرت ہے (۲)، اور جیسے وہ طلاق جسے دونوں حکم زوجین کے مابین شقاق کی صورت میں تجویز کریں، اسی طرح اس شوہر کی طلاق جو بیوی سے ایذا کر لے اور دوبارہ اس سے جنسی تعلقات رکھنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو (۳)۔

اور اگر معاملہ کار خیر کا ہے تو اسقاط مندوب ہوگا جیسے قصاص کی معافی، تنگ دست کو بری کرنا، آزاد کرنا اور کاتب بنانا، جو قصاص کی معافی کے معنی کے مندوب ہونے پر لامت کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ آیت کریمہ ہے: "وَالْخُرُوجُ قِصَاصٍ لِّمَنْ تَصَلِّقُ بِهِ فَهُوَ كِفَارَةٌ لَهُ" (۴) (اور زخموں میں قصاص ہے سو جو کوئی اسے معاف کرے تو وہ اس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا)، اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے "رکدہ کرے" اس قصاص کا حق معاف کر دینے کی ترغیب دی ہے (۵)، مدیون کو بری کرے کے انتخاب کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأَنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُطْرَةٌ إِلَىٰ"

مِيسْرَةٍ وَأَنْ تَصَلُّوا حَبْرٌ لِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ نَعِمُونَ" (۶) (اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لئے آسودہ حالی تنگ مہلت ہے اور اگر معاف کر دے تو تمہارا حق میں (۷) بہت ہے "تم علم رکھتے ہو"، قرطبی کہتے ہیں: اس کلمات کے "ویر اللہ تعالیٰ نے تنگ دست کو معاف کرنے کی ترغیب دی ہے، اور اس کام کو اسے مہلت دینے سے بہت ترادیا ہے (۲)، اسی لئے فقہاء کہتے ہیں کہ یہاں مندوب جنی بری کرنا واجب یعنی مہلت دینے سے افضل ہے (۳)۔

اور کبھی اسقاط حرام ہوتا ہے جیسے بدعتی طلاق دینا جو بدخلول بہ حاصل سے خالی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی جائے، اسی طرح ماباخی کے ولی کا بلا معاوضہ قصاص معاف کر دینا حرام ہے (۴)۔ اور اسقاط کبھی مکروہ ہوتا ہے جیسے بغیر کسی (معتول) سبب کے طلاق دینا، اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَيَّ اللَّهُ الطَّلَاقُ" (۵) (حلال چیزوں میں سب سے زیادہ نا پسند یہ وقتہ کے نزدیک طلاق ہے)۔

### ۱۔ قاط کے محرکات:

۸۔ مکلفین کے تصرفات جہاں وہ تصرف کے حقدار ہیں بدوہ نہیں ہوتے، بلکہ ان کے پیچھے محرکات ہوتے ہیں، کبھی یہ محرکات دینی

- (۱) سورہ بقرہ ۲۸۰۔
- (۲) جامع الاحکام القرآن القرطبی ۳/۳۷۳۔
- (۳) الشاہ ابن قیم رحمہ ۱۵۷۔
- (۴) المہذب ۲/۹۷، شرح مختصر دارالادب ۲/۲۹۱، ۳/۱۲۳، حاشیہ ابن ماجہ ۵/۲۹۹، المغنی ۷/۷۷۔
- (۵) حدیث ۳۷۳۷، أبيض الحلال إلى الله الطلاق "کی روایت ابن ماجہ (۱۵۰/۱) طبع المجلد (۲) اور ابو داؤد (۳۳۳/۲) طبع المجلد (۱) کے کی ہے اور ابن حجر نے انھیں میں ارسال ابو مصنف کی وجہ سے اس کو مستحکم قرار دیا ہے (۳/۲۰۵) طبع المجلد (۱)۔

- (۱) شرح مختصر ۲/۲۹۰، المحمود فی القواعد ۳/۳۹۳۔
- (۲) المہذب ۳/۳۶۱، شرح مختصر مختصر دارالادب ۳/۳۹۷۔
- (۳) المہذب ۲/۹۷، المغنی ۷/۷۷۔
- (۴) سورہ مائدہ ۳۵۔
- (۵) احکام القرآن للبہار ۱/۵۵۷۔



ورثہ ہی ہوتے ہیں، وراثہ کا تصرف شریعت کے احکام کی تعمیل میں ہوتا ہے، ورنہ بھی ذاتی ملکیتیں شرعاً ناجائز ہیں۔

وہ نقطہ کا تحقق اس تحریکات سے ہے جن میں دینی اور دنیوی دونوں ہی محرکات پائے جاتے ہیں چنانچہ شریعتی تحریکات میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کی اس تاریکی کے لئے قدم اٹھایا جائے جو شخص کا پیدا کی گئی ہے یعنی تاریک اور اس جس کی اسلام نے ترغیب دی ہے۔

سخرات میں سے ایک یہ ہے کہ زندگی کو باقی رکھا جائے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ قصاص کا حق رکھنے والا شخص حق قصاص کو ساقط کر دے۔

ایسی طرح تک: سنتوں کی بددکریا ہے، اور یہ اس طرح کہ ان پر دین ہو تو اس کو سناٹا کر دیا جائے، اور اس کی مشروعیت پر ولایت کرنے والے خصوصاً کج رویا ہے۔

ن میں سے ایک پڑوسی کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرنا ہے، مثال کے طور پر پڑوسی کے ہتیر کو اپنی دیوار پر لٹکتے کی اجازت دینا (۱)، اس سے حدیث نبوی ﷺ ہے: "لا یسمع جار جارہ لی یغرز عیشہ فی جدارہ" (۲) (کوئی شخص پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی ڈالنے سے نہ روکے)، اور اس کے علاوہ بھی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے۔

شخصی محرکات کی مثالیں درج ذیل ہیں: یہاں یہ: یہاں یہی کے درمیان حسن معاشرت کی امید، جو یہی کو کالج تنویش (جس میں وہ مقدر نہیں ہو ہو) میں دخول کے بعد شوہر کاہر سے بری کرے یہ (۳) پا

( ) شرح مختصر الاشارات ۲/۲۷۱۔

(۲) حدیث: "لا یمنع جار جوارہ ان یغزو عنبہ فی جدارہ" کی روایت بخاری (صحیح ۱۱۵۸/۲ طبع استغفر) اور مسلم (۱۳۴۰/۲ طبع المجلد) کے کی

—

(۳) حرم لاکھنؤ ۱۵۱۵

بیوی کو باری میں اپنا حق سنا لے کر نے پڑے مادہ ورق ہے۔

اور آراء ی کے حصول میں جلدی رہا ہے اس کی مثال ہے جیسے مکاتب غلام اگر طے شدہ رقم کی ادائیگی کے لئے مقررہ مدت میں اپنے حق کو ساتھ نہ لے اور قسطوں کی ادائیگی میں جلدی کرے تو ایسی حالت میں مالک کو رقم قبول کرنا لازم ہے کیوں کہ وقت مکاتب غلام کا حق ہے جو وہ تمام حقوق کی طرح اس کے ساتھ کرنے سے ساتھ ہو جائے گا، چنانچہ اگر مالک رقم قبول کرنے سے انکار کرے تو تمام اس کو بیت المال میں جمع کر لے گا، اور غلام کی آراء ی کا فیصلہ نہ لے گا (۲)۔

۱۰۔ ربا، یعنی فائدہ حاصل کرنا ہے، جیسے ہل لے کر خلع کرنا اور  
قیاس معاش کا (۳)۔

### ارتقاط کے ارکان:

۹- حنفیہ کے نزدیک اسقاط کارکن صرف حیض (اسقاط کے لحاظ) ہے، لیکن ان کے علاوہ دوسروں کے نزدیک ارث ذیل چیزیں بھی اسقاط کے ارکان ہیں:

۱۔ سناٹہ کرنے والا صاحب حق ہو۔

۲۔ دو شخص جس پر دھن بنتا ہے جس کو ساقط کیا جا رہا ہے۔

۳۔ محل اقطاع یعنی دو حق جس کو ساتھ لے جا رہا ہے۔

١٠

۱۰۔ یہ بات معلوم ہے کہ عقد میں عیضِ پیچ و آہٹوں و انہوں سے

(۱)  $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$  جو مکمل ایل ۲۸

(۲) قسماً اور دولت ۲۶۱، ۶۶۸، اور شاہ اس کییم ص ۳۶۶۔

(۳) مکتبی الامانات ۳۷۷۰، القمار ۳۷۶۵، الجرد ۳۷۶۲، الهی ۳۷۶۱







مطلوبے سے اس کا حق ساقط کر دیں گی (۱)۔

نیز: قاط ۱۲ ایسے فعل سے بھی ہو جاتا ہے جو صاحب حق سے صادر ہو، جیسے کوئی ذی شرط کے ساتھ شرط پر رہے اور پھر خیال کی مدت میں حق کو ہتف رہے یا نہ ہتف رہے، تو اس کا یہ تصرف اس کے حق خیال کا قاط مابا جے گا (۲)۔

قبول:

۱۲- استقاط میں اصل یہ ہے کہ تنہا ساقط کرنے والے کے چاہنے سے مکمل ہو جائے کیونکہ جائز تصرف کرنے والے کو اپنے حق کے استقاط سے روکا نہیں جاسکتا (۳)، اگر اس کا تصرف کسی کے حق کو نقصان نہ پہنچا ہے۔

اسی بنیاد پر فقہاء متفق ہیں کہ: استقاط شخص جس میں تسلیم کا معنی نہیں ہے اور جو عوض سے خالی ہے وہ فریق ثانی کے قبول کا انتظار سے بغیر محض یہ قبول یا اس کے مقصد کو پورا کرنے والے عمل سے مکمل ہو جائے گا جو استقاط کے مفہوم کو متاثر نہیں کرتا، اس میں قبول کی ضرورت نہیں ہے (۴)۔

۱۳- ورنفقہاء کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ: جو استقاط عوض کے مقابل ہو مجموعی طور پر طرف ثانی کے قبول پر اس کا نافذ موقوف ہے، مثال کے طور پر مال کے بدلے طلاق (۵)، یہ ہے کہ ایسی صورت میں قاط معوض ہے، لہذا اس کے حکم کا ثبوت اس بات پر موقوف ہوگا

(۱) رد المحتار ج ۲، ص ۱۵۵، شامی ج ۱، ص ۱۵۵، الاختیار ج ۲، ص ۷۷۔

(۲) شرح منشی الارادات ج ۲، ص ۷۷۔

(۳) شرح منشی الارادات ج ۲، ص ۶۹۰۔

(۴) محکمہ ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۳۲، الاختیار ج ۲، ص ۷۷، جوہر الکلیل ج ۲، ص ۲۹۹، المہذب ج ۲، ص ۱۲۸۔

(۵) شرح منشی الارادات ج ۲، ص ۱۳۲، جوہر الکلیل ج ۲، ص ۳۰۰، الاختیار ج ۲، ص ۷۷۔

(۶) المہذب ج ۲، ص ۷۷۔

کہ وہ فریق معاوضہ دینا قبول کرے، کیونکہ مقدم معوضہ طریقین کی رضامندی کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

حنفی نے ان قسم کے ساتھ ہم عمل کو شامل کیا ہے، اس میں بھی حکم یہی رہتا ہے، لے لی مرضی پر موقوف ہوگا، کیونکہ رشتہ داری ہے: ”فَمَنْ غَمِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَعَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءَ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ“ (۱) (پس جس کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی حاصل ہو جائے سو مطالبہ معقول (اور نرم) طریق پر کرنا چاہئے اور مطالبہ کو اس (فریق) کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہئے)، اور اس آیت میں معاف کرنے سے مراد صلح ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ ورثہ کا ثابت شدہ حق ہے جس میں استقاط غلو کی شکل میں ہوتا ہے، تو ایسا ہی عوض لے کر بھی ہوگا، کیونکہ عوض لے کر معاف کرنے میں بھی یہ، یا، پر احساس ہے اور قائل کو زندہ کی بخشش ہے، اس سے وہ اس کی رضامندی سے جائز ہوگا (۲)۔

اور حنفی نے جو مذہب اختیار کیا ہے وہی امام مالک اور ان کے بعض اصحاب کا قول ہے (۳)۔

ثانیہ: در مقابلہ کے برابر ایک امام مالک کے دہرے قوں کے مطابق تناسل کا حقد در تناسل کے بدلے ایت میں چاہئے تو جنایت کرنے والے کی مرضی حاصل کے بغیر اس کو اس کا حق ہے، ارشاد باری ہے: ”فَمَنْ غَمِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَعَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءَ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ“، اور اس لئے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ”قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِقِيلٍ فَهُوَ بِخَيْرِ الظَّرْفَيْنِ، أَمَا أَنْ يُوَدَّى“

(۱) سورہ بقرہ ج ۲، ص ۷۷۔

(۲) المہذب ج ۲، ص ۷۷۔

(۳) کتاب ابن عبد البر ج ۲، ص ۱۱۰۰۔



اور ان بقاد (۱) (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا: جس کا کوئی قتل رویا جائے تو سے وہ تیز ہوں میں سے ایک کا اختیار ہے، یہ تو اس کو بیت اوٹ جائے، یہ قصاص ملایا جائے، اور یہ عید بن الحسیب، بن سیریت، عطاء محمد، پوشا راہر ابن المسلمہ کا قول ہے (۲)۔

۱۴- ب۔ وہ قاطر جو جاتا ہے جس میں تسلیم کا معنی ہے جیسے وہ  
سے مددیں کا نام ہے۔ ہر ایک قاطر کی دو قسم ہے جس میں مفتاء کا اس  
جنید پر اختلاف ہے۔ اس میں قاطر، تسلیم کے دونوں پہلو  
میں۔

چنانچہ خطیب اور اصح قول کے مطابق شافیہ اور حنبلیہ اور مالکیہ میں سے اہلبیت نے اس میں صرف اسقاط کے پہلو پر نظر ڈالی ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک اس کی تکمیل قبول پر موقوف نہیں ہے۔ یہاں کہ جائز تصرف کے حقدار کو اپنے ذریعہ حق یا بعض حق کے اسقاط سے روکا نہیں جاسکتا، اور اس لئے بھی کہ یہ ایسا اسقاط حق ہے جس میں تمذیک ہاں میں ہے لہذا اس میں بھی حق، طلاق اور تعدی کی طرح قبول کا اعتبار نہیں ہوگا (۳)، بلکہ خطیب شریفی نے کہا ہے: نہ سب کے مطابق قبول کی شرط نہیں ہونی چاہئے، چاہے یہ اہل کونم تسلیم نہیں ہو۔ - قاطع نہیں (۴)۔

( ) حدیث: "مَنْ قَاتَلَ لَهْ قَبِيلٍ فَهُوَ بَغِيرُ النَّظَرِ، إِمَّا أَنْ يُوَدِّعَهُ وَإِمَّا أَنْ يَفْدَهُ" کی روایت بخاری (۲۰۵/۱۴ طبع استقصی) اور مسلم (۸۸۹/۴ طبع مجلس) کے سے

(۲) اصل ۱/۵، المص ۱/۹، الاکالی لابن عبد البر ۱/۱۰۰۔  
(۳) حشمہ ابن مایہ ص ۳۲، ۳۳ المص ۱/۵۵۵، ۵۵۶، المص ۱/۵۵۷۔  
مع تجللی ص ۱۶، شرح ختمی وادوات ۱/۵۲۱، الفی ۵/۱۵۸۔  
(۴) نہایت المحتاج ص ۳۷۳۔

فرق یہ ہے کہ یہ کہنا استعمال کرنے کی صورت میں قبول و  
ضد ہوتی ہے، اعتقاد کی ابتدا یہ میں ہے: ”ہے العین من الکفیل  
لانہ بدوں القبول و ابراء ہسم بدوں قبول“ (کفیل کی  
طرف سے، میں کا یہ قبول کے بغیر مکمل نہیں ہوگا، ورنہ کا دین سے  
یہ قبول کے بغیر مکمل ہو جائے گا)۔

۱۵۔ چل سرف اور جہلم میں رہاں لہاں سے ہر جو خفیہ کے  
 نزدیک قبول پر موقوف ہے ظاہر ان کے اس خیال سے متعارض ہے  
 کہ وہیں سے ہر قبول پر موقوف نہیں ہے، اس سے تصدیق اس کی  
 مناسبت میں کہا ہے کہ: ان دونوں میں قبول پر موقوف ہونا اس پہلو  
 سے نہیں ہے کہ یہ: ین کاہ یوں کو مبہرنا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ  
 ان دونوں میں ہر اعلان مشارع کی خاطر فتح عقد کا موجب ہونا ہے،  
 کیوں کہ وہ عقد جو عقد کے نتیجے میں ہوا تھا فوت ہو رہا ہے، اور  
 عاقدین میں سے کوئی ایک یا متعدد کو فتح کر میں سکتا اس سے دھڑلے کے  
 قبول پر موقوف ہے (۲)۔

اور مالکیہ کا ریا اور مخ قول در بعض ثنائیہ کی رائے ہے کہ:  
 مہیون کو این سے بری کرنے کی تکمیل مہیون کے قبوں کرنے پر  
 موقوف ہے، چونکہ ہر اہل ان کے خیال میں طہیت کی مقلی ہے، تو یہ  
 مہیون کو اس چیز کا مالک بنانا ہے جو اس کے ذمہ لازم تھا، اس لئے یہ  
 اس سب کے قبیل سے ہے جس میں قبول شرط ہے (۳)۔

اور ان کی نظر میں اس کی حکمت یہ ہے کہ اگر وہ میں حسن کی جو شکل پیدا ہو رہی ہے اور اس سے کبھی ان کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے شرفاء

(۱) محکمہ این جلیوین ۱۲/۷/۳۳ء کا شاہ اس حکیم ص ۲۷۳، الفتاویٰ الہندیہ  
۳۸۳

(۲) حکمہ ابن علی بن ۳۳۷ھ

(۳) الموسیقی، ۹۹، الفروق للقرنی ۱۰، الموطب ۵۵، شرح الموس  
۱۹۵/۳



اس سے بے کو دور رکھنا چاہیں گے خاص طور پر اگر احسان کمتر درجہ و لوں کی طرف سے ہو، اس لئے اس ضرر کو ٹالنے کے لئے جو بلا ضرورت پیدا ہوں گے احسان سے ان کو پہنچ رہا ہے ان کو انکار کا حق شرعاً ہے (۱)۔

مقاط کو مسترد کرنا:

۱۶- فقہاء کے درمیان اختلاف نہیں کہ تقاضات کھدہ زمین میں تسلیم کا معنی نہیں ہے ورجوع عرض سے خالی میں جیسے طلاق، حق، شفعہ و تفصیل سے مقاطعہ کرنے سے رائیں ہوتے ہیں کہ یہ قیوں کے محتاج نہیں ہوتے، ورمقاط سے ہی طلیت ورجوع ساقط ہو کر ختم ہو جاتے ہیں، ورمقاط میں اثر نہیں ہوتا، ورجوع پتہ ساقط ہو چکی ہو وہ اس نہیں ہوتی جیسا کہ معلوم ہے، ورمقاط میں بھی فقہاء کا اختلاف نہیں کہ جو مقاطعہ عرض کے مقابلے میں ہوں جیسے مل کے بدلے میں طلاق دینا اور آزاد کرنا، اگر پہلے سے اسے قبول نہ کیا گیا ہو یا اس کا مستند نہ کیا ہو تو رد کرتے سے رد ہو جاتے ہیں (۲)۔

۱۷- جس مقاطعہ میں تسلیم کا مفہوم پایا جاتا ہے مثلاً دین سے بری کرنا، تو اس کے بارے میں خفیہ کا مسلک، مالکیہ کا رائج قول اور بعض شافعیہ کے رائے یہ ہے کہ تسلیم کے پہلو کو سمجھتے ہوئے ورجوع کرنے سے رد ہو جاتا ہے، ورمقاط سے بھی کہ اگر اسے کامل رد نہ مانا جائے تو حسب مندی کا ضابطہ راجح ہو سکتا ہے جس سے شفاء پسند

(۱) الفروق ۴۱۰، شرح لروض ۴۵، مع الجلیل ۴۶، ۴۸، الدرر ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰



طیس روئیں ہوگا (۱)۔

ہیو میں نے تم کو بری کیا، اور ان طرح شوم فایوی سے کہنا: "آنت طالق لی کانت السماء فوقنا والأرض تحنا" (تجھے طلاق ہے اُتر آمان ہمارے پر اور زمین ہمارے نیچے ہو)، اور جیسے کوئی کسی سے کہے کہ فلاں نے تمہارا گھر مجھے بت میں نرخت کر دیا تو وہ کہے "اِن کَانَ کَذَا فَقَدْ اَحْرَمَهُ" (اگر ایسا ہو ہے تو میں نے اس کو منظور کر لی)، یا کہے "اِن کَانَ فَلَانٌ اشْتَرٰی هَذَا الشَّقْصَ بِكَذَا فَقَدْ اَسْقَطَ الشَّمْعَةَ" (اگر فلاں نے اس مجھے کو اتنی رقم میں خریدا ہے تو میں شمع سے استبراہ رہتا ہوں)۔

اسی طرح فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ساقط کرنے والے کی وفات پر اسقاط کو مطلق ساقط قرار ہے اور اس کو بصیئت سمجھا جائے گا، جیسے سقط اپنے مدیون سے کہے: جب میری موت ہو جائے تو تم میری

(۱۰)۔

اس سے دو مسئلہ الگ ہے جس میں کوئی اپنی بیوی کی طلاق کو اپنی موت پر معلق کرنا ہے، کیوں کہ اس میں فوراً طلاق پڑنے یا نہ پڑنے میں اختلاف ہے (۲)۔

ان کے حامی و باقی ٹرپوں کو برساتات کے اعتبار سے مجموعی طور پر  
درجہ اول قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۲۴- (الف) استقامتِ محضہ جن میں تملیک کا معنی نہیں ہے اور جو عوض سے خالی ہیں، ان کو بالجملة شرط پر مطلق کرنا جائز ہے، اداۃ حنفیہ نے یہاں ایک ضابطہ تحریر کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر استقامت کا تحقق ایسی چیزوں سے ہے جن میں یحتمل ہوتی ہے، مثلاً طلاق، عتق، تو ان کو کسی شرط پر مطلق کرنا جائز ہے، خواہ شرط اس چیز کے مناسب ہو یا

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۲۳، بحکمہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۳، شرح فتاویٰ  
 دارالافتاء ج ۲ ص ۵۲، الفتاویٰ ج ۳ ص ۳۵۹، طبع المباحث، نہایت المحتاج ج ۳  
 ص ۲۸، مع الجلیل ج ۳ ص ۵۹۰، فتح الاعلیٰ لملک ج ۳ ص ۳۰۔

(۲) مع الجلیل ج ۲ ص ۲۵۰، المصوب ج ۲ ص ۷۷، الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۷۰۔

رہنما حیات میں تعلیق، تنقید اور اضافت:

۲۰۔ تعلیق کا مصعب ہے کسی چیز کے وجود کو دہریہ چیز کے وجود سے  
مربوط کرنا۔ دہریہ میں حکم کا انعقاد شرط کے حصول پر موقوف ہوتا  
ہے۔

۲۱۔ در تقييد بالشرط (شرطوں کے ساتھ مقيد کرنا) کا مطلب ہے  
 ایسی صورت جس میں اصل کا یقین ہو اور اس کے ساتھ ہی، وہ نتیجہ  
 کی شرط عامہ کر دی گئی ہو، اور اس میں کلمہ شرط کا استعمال صراحتاً  
 نہیں ہوتا۔

۲۲- در ضاوت (مستقبل کی طرف کی چیز کو مصوب رہا) اگرچہ اس بات میں مانع نہیں ہوتی کہ لفظ حکم کا سب سے پہلے مد حکم کے آغاز کو اس زمانہ مستقبل تک مؤخر کر دیتی ہے جس کی تحدید تعریف کرنے والا کرتا ہے (۲)۔

وہاں قاضی کے تعلق سے ان کی وضاحت ورنہ ملے ہے:

ول۔ شرط میرا قاطب کو معق کرنا:

۲۳- مقبلا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شرط با فعل موجود ہو (یعنی رقاط کے وقت موجود ہو) اس پر استقامت کو خلق کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ نیز (نوری طور پر) مانند ہونے والا تصرف کے حکم میں ہے، جیسے قرض خود کا، اپنے قرض دار سے کہنا کہ اگر میرا تمہارے پاس پانچ

(۱) تكملة ابن ماجه ۴۲۷، ابن ماجه ۵۶۱، الفتاوى الهندية ۳۸۳، المدخل ۵۰۳، شرح المروض ۱۹۵، الجواب ۵۵۱، ۵۹، مع الجليل ۹۶، المدخل ۹۹، الفروق ۱۱۰۔

(۲) تكملة مع القدير مع الهادي ۹۸، المدخل مع الفقيه ۲۳۳، حاشية من ۲۳۳، ۲۳۳، ۲۳۳۔



جیسے حق۔ اس میں یقینی طور پر تعلق کی گنجائش ہے اور اس دونوں کے درمیان مراتب میں ان میں اختلاف پایا جاتا ہے، جیسے فتح اور اہل (۱)۔

مالکیہ اور حنبلیہ نے ان مسائل کے تعلق، کریم ہے کہ وہ تعلق کو قبول کرتے ہیں اس سے ان کا پتہ چلتا ہے، اور اس قسم کے مسائل اثبات سے اثبات عیش مالکی کے فتویٰ میں رد ہوئے ہیں، نہیں میں سے ایک مسئلہ ہے کہ اگر پرورش کی حقدار عورت بچوں کو لے کر دور مقام کو منتقل ہونا چاہے اور باپ کہہ دے کہ اگر تم ایسا کرو گی تو ان کا کھانا اور کپڑا تمہارے اوپر ہوگا، تو عورت پر ایسا لازم ہوگا، کیونکہ باپ کو حق ہے کہ اس کو بچوں کو دور لے جانے سے روکے تو اس طرح اس کے بدلہ میں اس نے اپنا حق ساقط کیا۔

اور اگر شفعہ کا حقدار ہے کہ: اگر تم اس حصہ کو خریدو اور مجھے ایک دینار دے دو تو میں اپنے حق شفعہ سے دست بردار ہوتا ہوں، اور اگر مدتمہارے ماتخذ و خست نہ کرے تو تمہارے اوپر میرا کوئی مالی مطالبہ نہیں، تو یہ جائز ہے (۲)۔

۲۵۔ (ب) ۱۰۰ قاطات ان میں معاہدہ کا مفہوم پایا جاتا ہے جیسے خلع اور نکاح ثابت (۳) اور وہ معاہدات جو ان سے قطع ہو جاتے ہیں جیسے مال کے عوض طلاق، رعتاق، تو مال کے عوض طلاق، اور ہی طرح مال کے عوض عتاق کی تعلق بالاتفاق جائز ہے، کیونکہ یہ دونوں (اصلاً) قاط محض ہیں، اور ان میں معاہدہ دوسرے معاہدات سے ملگ ہے۔

(۱) لکھنؤی توہید اور کتبۃ الدین، ۳۷۷، الاشیاء المبرور علیہ ۲۸۷۔  
(۲) فتح الباعث، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵



اس کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

دوم-۱۔ قاط کو شرط کے ساتھ مقید کرنا:

۲۷- مجموعی طور پر استقاعات کو شرطوں کے ساتھ مقید کرنا درست ہے۔ اب اگر شرط صحیح ہے تو (۱۔ قاط) لازم ہوگا، اور شرط فاسد ہے تو مذهب میں اس سلسلے میں تفصیل ہے کہ کس شرط کو فاسد مانا جائے گا اور کن کو نہیں، اور یا شرط کے فساد سے تصرف باطل ہو جائے گا یا صرف شرط باطل ہوگی اور تصرف درست رہے گا؟ ہم تفصیل کو ان کے مقامات کے لئے چھوڑ رکھتے ہیں، لیکن استقاعات میں غالب حکم یہی ہے کہ اگر ان کو شرط فاسد سے مقید کیا جائے تو استقاعات درست رہیں گے اور شرط باطل ہو جائے گی۔

یہیچ اس ضمن میں سے واضح ہو جاتی ہے جن کو بعض فقہاء نے تحریر کیا ہے، اور مذہب میں بھی رد نہیں ہوتا، بلکہ یہی منقولہ فقہاء نے بیان کیا ہے، اور دلیل میں اس کی وضاحت ہے۔

حنفی نے کہا: جس چیز کو شرط پر مطلق کرنا جائز ہے اس کو شرط سے مقید کرنا بھی جائز ہے، اور وہ چیز شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتی، نیز اسوں نے کہا: حاس مال کا باطل مال سے نہیں ہے، اور مذهب شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوگا، اور صاحب در مختار اور ابن عابدین نے ان تصرفات کا رد کیا ہے جو شرط فاسد لگانے کے باوجود درست رہتے ہیں اور فاسد نہیں ہوتے، اور ان تصرفات میں خلع، طلاق، حق، بیعت، شرکت، مضاربت، کفالہ، حوالہ، قامت، مکاتبہ، تجارت کی اجازت، اور ہم عدلی مصاحبت اور اس سے امر اکو شامل یہاں ہے (۱)۔

لیکن مالک نے اور ثانیہ تعلق اور تنہید کے مابین کسی ربط کو تسلیم نہیں کیا، اس لیے اس میں ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱



رتے، چنانچہ قرآنی نے افریق میں دیکھا ہے کہ جو تعلق اور شرط دونوں کو قبول کریتے ہیں وہ طاق اور حقیقی ہیں، اور تعلق کے قبول کرنے سے شرط کا قبول کرنا لازم نہیں آتا اور نہ شرط کے قبول کرنے سے تعلق کا قبول کرنا (لازم آتا ہے)۔ فرقہ کے باب میں الگ باب یہ دیکھا جائے گا کہ نہ شرط اور تعلق دونوں ہوتی ہے اور کہاں شرط ہوتی ہے تعلق نہیں اور کہاں اس کے برعکس (۱) اور کچھ مقامات پر جواب کے یہاں رد ہوئی ہیں اس طرح میں:

مگر عورت نے اپنے شوم سے خلع یا اور رجعت کی شرط رکھی تو خلع لازم ہوگا اور شرط داخل ہوگی (۲)۔ اور اگر بنا ہوتے والے سے ولی دم (جس کو قصاص لینے کا اختیار ہے) نے کسی چیز پر مصاحبت اس شرط کے ساتھ کی کہ وہ شہر سے نکل جائے گا تو وہ بنانہ لے نہا کہ شرط داخل ہے اور صحیح جائز ہے، اور ابن القاسم نے کہا کہ صحیح جائز نہیں ہے، اور مغیرہ نے کہا کہ شرط جائز اور صحیح لازم ہے، اور محنون کو مغیرہ کا قول پسند تھا (۳)۔

اور ثانیہ کہتے ہیں کہ شرط فاسدہ پہنچی بھی صحیح کے بعض احکام بھی مرتب ہو جاتے ہیں، اور استقاعات میں اس کی مثال مکاتبت اور خلع ہے (۴)۔

اور ثانیہ نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ اگر طلع کو شرط فاسدہ کے ساتھ مقید کر دے تو خلع صحیح ہے اور شرط لغو ہے، اور المغنی میں ہے کہ حق اور طلاق کو شرط فاسدہ داخل نہیں کرتیں (۵)۔

سوم۔ ۱۔ قاط کو زمانہ مستقبل کی طرف منسوب کرنا: ۲۸۔ کچھ تصرفات وہ ہیں جن کا اثر محض تصرف کے الفاظ کا مل طور پر ہو لے جانے سے ظاہر ہو جاتا ہے اور اس کا حکم مرتب ہو جاتا ہے اور ان کا حکم ہی آئندہ وقت تک کے لئے موثر نہیں ہوتا جیسے نکاح اور حج۔

اور کچھ تصرفات ایسے ہیں جن کا اثر ملحق طور پر زمانہ مستقبل میں ہی ظاہر ہوتا ہے جیسے وصیت۔

اور کچھ تصرفات ایسے ہیں جن کا حکم فوری طور پر واقع ہوتا ہے، جیسے طلاق جس سے رشتہ زہدیت فوری طور پر ختم ہو جاتا ہے، اور یہ بھی صحیح ہے کہ اس کے حکم کو زمانہ مستقبل کی طرف منسوب کیا جائے کہ اس زمانہ کے آنے ہی پر رشتہ زہدیت ختم ہوگا، اور طلاق کی اضافت زمانہ مستقبل کی طرف کرنا منصف، مثافیعہ اور متبادلہ کے نزدیک جائز ہے (۱)۔ اور مالکیہ کے نزدیک اس کو مستقبل کی طرف منسوب کرتے تب بھی وہ فوری ہی واقع ہوگی، اس لئے کہ اس مستقبل کی طرف منسوب کرنے کی وجہ سے وہ نکاح حلقہ کے مشابہ ہو جائے گا (۲)۔ اور طلاق ہی کی طرح حق ہے کیونکہ یہ بھی ایسا استقاط ہے جس کو زمانہ آئندہ کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے۔

اور حنفیہ نے جن استقاعات کے بارے میں کہا ہے کہ وہ زمانہ مستقبل کی طرف اضافت کو قبول نہیں کرتے ان میں دین سے بری کرنا اور قصاص کو ساتھ کرنا بھی شامل ہیں (۳)۔ اور غالب حکم یہ ہے کہ جن استقاعات میں تملیک کا مفہوم نہیں ہے وہ زمانہ مستقبل کی

(۱) حاشیہ من ملوین ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، شرح نسبی طرادات ۳۸، ۳۹، ۴۰۔

(۲) کمالی ابن عبد البر ۲۷۷۔

(۳) من ملوین ۲۳۳-۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶



طرف اصافت کو قبول کرتے ہیں، یہ ایک اجمالی حکم ہے اور تعریفات کی ہر نوٹ و مہر مذہب میں لُب اللفظیات میں جو اپنے مقام پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

نقطہ کا اختیار کس کو ہے:

۲۹- اسقاط کبھی بنیادی طور پر شرع کی طرف سے ہوتا ہے، جیسے ان عبادتوں کا اسقاط جن کی انجام دہی میں مکلف پر حرج اور مشقت ہے۔  
ورنہ سزاؤں کا اسقاط جن میں شبہ وارد ہو، اگر نہ یہ اس کا بیان آئے گا۔

وز کبھی شارع کے حکم کی تعمیل میں ا۔ قاطع بندوں کی طرف سے ہوتا ہے، یہ حکم وجوب کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے جیسے کنفارات میں غلام کی آزادی، اور غنہ و استحباب کی صورت میں بھی، جیسے تنگ دست کو دین سے بری کرنا، اور قصاص کو معاف کرنا۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود بندے خاص اسباب کی بنا پر ایک دوسرے سے مقاطع کرتے ہیں، جیسے خرپہ نے میں دچھی نہ ہونے کی وجہ سے حق شفعہ کا مقاطع، جس کی مناسبت شہ فی حکم کے بیان میں گزرجی۔

ساقط کرنے والے میں کیا چیزیں شرط ہیں:

۳۰۔ بندوں کی طرف سے اقاط میں تعمرات میں سے ہے جن میں انسان اپنے حق سے دستبردار ہو جاتا ہے، اس لئے اقاط حقیقت تعمر ہے، ورنہ اگر اس تعمر سے اقاط مرے والے کو کبھی ضرر بھی پہنچ سکتا ہے، اس لئے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اقاط کرنے والے میں تعمر کی اہلیت ہو، یعنی وہ بالغ عاقل ہو، لہذا اپنے ور مجنون کی طرف سے اقاط درست نہیں ہوگا، یہ اجرائی حکم ہے، اس

لئے کہ حائل اس مابین کی طرف سے خلع درست ہونے کے قائل  
 ہیں جو خلع کو سمجھتا ہو (۱)، کیونکہ اس میں مابین کو عوض حاصل ہوتا ہے۔  
 اور یہ بھی شرط ہے کہ ماہیت ذین کے سبب اس کو تصرفات سے  
 روکا نہ گیا ہو، یہ شرط صرف تصرفات میں ہے، اس لئے کہ ایسا شخص  
 طلاق، نکاح، عتساف، عتساف کر سکتا ہے، و خلع کر سکتا ہے لیکن  
 مال اس کے حوالہ نہیں کیا جائے گا، اور یہی وجہ ہے جس بیوی کو  
 ضمانت یا مامنی کی وجہ سے تصرفات سے روکا دیا گیا ہو اس کی  
 طرف سے طلع صحیح نہیں ہے، یہ بات وہن میں دن چاہئے کہ امام  
 (رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک سیدہ اور بیویوں کو تصرفات سے نہیں روکا  
 جاسکتا (۲)۔ کیسے ”حرم، سفہ اور ہلیہ“ کی اصطلاحات۔

۱۰۔ ریٹھ طبعی ہے کہ وہ صاحبِ راء ہو، لہذا مکرہ (جس پر کراہ یا کیا ہو) کا اقاطیع میں ہوگا، ۱۱۔ یہ حنفیہ کے نزدیک مکرہ کی طلاق اور اس کا عتاق درست ہے (۳)، ۱۲۔ فقہاء کے یہاں کراہ مہجی اور آراء غیر ملکی کے درمیان تفصیل ہے جس کو "سرد" میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اور یہ ٹیٹ بھی ہے کہ اگر اپنے پورے مال یا ٹمٹ سے زائد کا اسقاط کر رہا ہے تو صحت کی حالت میں ہو (یعنی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو)۔ اور اگر وہ اسقاط کے وقت مرض الموت میں مبتلا ہے تو غیر ورثہ کے لئے ٹمٹ سے زائد میں اس کا تصرف اور وارث کے لئے

(۱) الہادیہ ۲۸۰ ج ۱، طبع ۱۳۳۹ھ، مخ ۱۶۹/۳، الجلیل ۱۶۹/۳، الجہد ۲/۲، مکتبی و روایت ۳۵۵/۵، الہدایہ ۱۶۹/۳، ۳۳۶/۳، مکتبی ۱۶۳۰/۳

[illegible]

(۳) المجلد ۳۸، ۲، شکی الارادلت ۳۰، جوامع الاصل ۳۳، ۱۰۰، ح ۲







محل ۱۔ قاط:

۳۲۔ جس محل پر تصرف جاری ہوتا ہے اسے حق کہا جاتا ہے، اور وہ اس عام اطلاق میں احیان (اشیاء)، ان کے منافع، دیوب و مطلق حقوق کو شامل ہے (۱)۔

اور اس عام اطلاق کے لحاظ سے جو کوئی بھی اس میں سے کسی حق کا مالک ہوگا اس کو ملکیت کی بنیاد پر اپنے اختیار سے اس میں تصرف کا حق ہوگا بشرطیکہ اسے یا مصاحبت عامہ کے بغیر کسی کو سے تصرف پر مجبور کرنے کا اختیار نہیں ہے، اسی طرح جب تک اس سے کسی دوسرے کا حق متعلق نہ ہو کوئی اس کو تصرف سے روک نہیں سکتا۔

اس آراء اس کے ساتھ ہی دوسرے کا حق متعلق ہونے کی صورت میں صاحب حق کی رضامندی کے بغیر اس کو تصرف سے روک دیا جائے گا (۲)۔

۱۔ قاط بھی انہیں تصرفات میں سے ہے، لیکن ہر محل اسقاط کے قابل نہیں ہوتا، بلکہ کچھ (محل) تمام شرطوں کے پائے جانے کی وجہ سے اسقاط کو قبول کرتے ہیں، اور کچھ اس کی شرطوں کی عدم موجودگی کے سبب اسقاط کو قبول نہیں کرتے، مثال کے طور پر حق مجہول ہو یا اس کے ساتھ غیر کا حق جڑ جائے، اس طرح کی اور صورتیں، اور اس کی مصاحبت آئندہ دور میں موجود ہے۔

۲۔ حقوق: ان کا اسقاط ہو سکتا ہے:

۱۔ ذین:

۳۳۔ بالاتفاق وہ ہیں جو دوسرے میں ثابت ہے اس کا قاط درست ہے، تاکہ وہ حق ہے، اور حقوق، قاط سے ساقط ہو جاتے ہیں، تو

(۱) المبدل ۷/۲۲۳، الذوق ۱۶/۳۵، اسی ۱۹/۲۳، المص ۱۱/۲۳، فی الفقہ

۱۲/۲۷

(۲) المبدل ۱۶/۲۳

اسی طرح یہ شرط بھی ہے کہ اس شخص کو بری کیا جائے جس پر حق ہے، اس لئے جس پر حق ہے اس کے علاوہ کو بری کرنا صحیح نہیں ہوگا، اس کی مثال یہ ہے کہ قافل کو اس دہیت سے بری کیا جائے جو اس کے عاقلہ پر ہے جب ہے تو یہ نہ درست نہیں ہوگا۔ چونکہ اس میں ان لوگوں کو بری نہیں کیا گیا جن پر حق ہے بین ابر قافل کے عاقلہ کو بری کر دیا جائے۔ یہ جس پر جنایت ہوتی ہے یہ سب سے پہلے اس جنایت کو معاف کر دیا۔ دوسرے سے نہ کرے کہ قافل کو بری کیا ہے یا عاقلہ کو بری کیا ہے تو یہ درست ہے۔ یوں کہ یہ اس کی طرف لوٹے گا جس پر حق ہے (۱)۔

۲۔ ذین سے بری کرنے میں یہ شرط نہیں ہے کہ بری کئے ہوئے شخص کو حق کا اثر ہو، کیونکہ اگر حق کا اثر ہو تو تب بھی اس کو بری کرنا درست ہے، دوسری بات: ذین کے علاوہ ان معاملات میں بھی بری جائے گی جہاں اسقاط درست ہے (۲)۔

۳۔ سبیل طلاق کے مسئلے میں ایہام کے باوجود بھی اسقاط درست ہے، البتہ (بعد میں) اس کی تعیین ضروری ہے۔ چنانچہ کوئی شخص اگر اپنی دو بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ دے کہ تم میں سے ایک کو طلاق ہے تو طلاق پڑ جائے گی، اور اس کو پابند کیا جائے گا کہ جس کو طلاق ہوئی ہے متعین کرے، یہ حنفیہ اور شافعیہ کا مسلک ہے، لیکن مالکیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ دونوں کو طلاق ہو جائے گی، اور یہ مصر کے فقہاء مالکیہ کا قول ہے، ورنہ فی مقابہ مالکیہ سے کہا کہ شوہر طلاق کے لئے ایک کا انتخاب کرے گا، ورنہ باجہ کے نزدیک اگر اس سے کسی ایک کو اپنے دل میں متعین نہ کیا ہو تو ان کے دوسرا ساقط ہو جائے گا (۳)۔

(۱) شرح منہج الارادات ۳۹۷

(۲) شرح منہج الارادات ۳۹۵

(۳) لاخیر ۳۵۳، ۳۵۴، المہذب ۵۱، ۵۲، مع المجلد ۳۴، ۳۵

حوار المجلد ۱۸، ۵۵، اسی ۲۵۱، منہج الارادات ۱۸۰



کے ساتھ مقاسہ جائیں کی طرف سے عرض کے بدلے استقامت مانا جاتا ہے (۱) شرطیکہ مقاسہ کی تمام شرطوں کا لحاظ کیا گیا ہو یعنی وین کی مقدار یا نصف کا یکساں ہونا اور دوسری شرطیں۔

ج۔ ان طرح عوض کے بدلے میں کا۔ قاطع صلیح کی صورت میں بھی ہوتا ہے، اور قرآنی نے اسقاط کی دو قسمیں کی ہیں: ۱۔ اسقاط بلعوض اور ۲۔ اسقاط بلاعوض، اور دین کے بارے میں صلیح کو اسقاط بلاعوض قرار دیتا ہے (۲)۔

۱۔ حاشیہ ابن عابدین میں ہے: اگر بیوی اپنے شوہر کو بھرور نفقہ سے بری کر دے تاکہ وہ اس کو طلاق دے دے تو ہر دم درست ہے، اور یہ امر ابا العوض ہوگا، اور وہ عوض یہ ہے کہ اس نے بیوی کو اس کی ذات کا مالک بنادیا (۳)۔

۱۔ کبھی کبھی بالعوض اسقاط دین تعلیق کی صورت میں ہوتا ہے، جیسے کوئی دوسرے سے کہے کہ اگر تم مجھے اپنی گاڑی دے دو تو میرا جو زمین تیار ہے۔ وہ ہے اس کو میں نے سابقہ خرید (۴)۔

۲۔ اور طلع کی شکل میں اگر ابھی عوض کے قبیل سے ہے (۵)۔

۱۰۰-۱۰۱

۳۴- تاجہ دے کہ ایمان و قاطع کو قبول نہیں کرتے، جیسے کہ اس کی مناسبت ”ما لا یقبل الا سقاط“ (وہ چیزیں جو قاطع کو قبول نہیں

(۱) انفق ۶۷۹۵۸۰۴۳۸ الاشیاء من تخم و ص ۲۶، مخ جلیس ۳۵۳،  
المحور فی القواعد ۳۹۲۔

(۲) قد خیرہ میں ۱۵۴ تا مع کرد و جواز الاوقاف کویت، الہد یہ ۹۳، ص ۷ مع  
۷۵۸، ۵۶ نماییہ المحتاج ۱۳۷۳، ۵۳۷ شرح فتاویٰ الارادات ۲/۲۶۳،  
انفی ۳۷، ۵۴۷، ۵۳۶۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳/۵۶۶۔

(۴) فتح الاسلامیہ لکھنؤ ۱۳۷۳ھ

(۵) بحل علی شرح الخوارزمی ۳۸۱ شرح خوارزمی و روایات ۳۸۲

جس کا دھرم ہے پر دین ثابت ہے خواہ وہ نہ سخت شد سامان کی قیمت ہو یا وہ سامان ہو جس کی بیع مسلم ہوئی ہے یا بیوی کا گذرے دونوں کا لازم مردہ نفقہ ہو یا اس کے طلاق کوئی چیز۔ ان ساری چیزوں کا اقاط اس کے سے جائز ہے، چاہے کسی مخصوص دین کو ساتھ لیا جائے یا عمومی طور پر دین کو ساتھ لیا جائے، چاہے وہ مطلق ہو یا حلق یا کسی شرط سے مقید ہو جس کا یا بگذر چکا ہے، اور جس طرح پورے دین سے اہم و جائز ہے اسی طرح دین کے کچھ حصے سے بھی اہم و حار ہے (۱)۔

اور جیسے عوض کے بغیر اقاط دین درست ہے اسی طرح عوض کے بدلے بھی اس کا اقاط درست ہے البتہ اقاط کی انجام دہی کی کیا صورت یا کیفیت ہوگی اس میں اختلاف ہے اور ان صورتوں میں سے کچھ یہ ہیں:

الف۔ مدیون : اُن کو اس پر لازم دین سے نہ کی گئی ہے کہ وہ  
میں کھڑے ہو جائے ، کے مقابلے میں جو عرصہ دین کو دیا گیا ہے وہ اس  
کا مالک ہو جائے گا۔ مدیون یہی ہو جائے گا۔ اور یہ شافیہ ماقبول  
ہے (۴)۔

ہ۔ حنا بلہ کہتے ہیں کہ: اگر کسی کے اوپر اس کی بیوی کا نفقہ واجب ہو، اور اس کا اس کی بیوی پر دین ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے نفقہ کا اپنے دین سے حساب لے کر لے، تو اگر عورت بہت مند ہے تو اس شوہر کو ایسا کرنے کا حق ہے، کیونکہ جس کسی کا کسی پر حق ہے اس کو یہ اختیار ہے کہ اس کے جس مال سے چاہے اس کو وصول کر لے، اور یہ بھی اس کا مال تھا۔

بظاہر یہ صورت مقاصد کے قبیل سے مان لی جائے گی، اور رضامندی

( ) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ / ۶۵۳، البدائع ۵ / ۴۰۳، ۴۱۳، ۴۲۳، الدر المنثور

س ۲۳۵، س ۱۰۴ المقتضى ۲۲/۵، شرح مقتضى الإرادات ۲۲۲/۳، ۲۲۳،

۵۳، ابریه ۱۲۵۵ هـ قمری ۱۴۰۸، ۱۶ اردیبهشت ۱۳۸۷

(۲) الحرج علی شرح الحج والعمرة فی سنة الف وستمائة



انکار یا خاموشی کی صورت ہو تو صلح مدعی کے حق میں اس کے پ خیاں کے اعتبار سے اس کے حق کا معاوضہ ہے اور یہ شروع ہوتا ہے، اور مدعی مالہ کے حق میں عین سے ہے اور ریت کو ختم کرنے کا نفع یہ ہے، اور یہ بھی شروع ہوتا ہے، بلکہ بعض کتابوں نے اس کے عوض سے دیں یا عین کے بارے میں مصالحت کی اجازت دی ہے جس کا پتہ لگانا مشکل ہے، تاکہ مال کے ضیاع کا سبب نہ بنے۔

یہ بات ملحوظ رہے کہ ثانیہ اس صورت میں صلح کو جاری نہیں کرتے، یہ جب مدعی کا مالہ کو مدعی کے دعویٰ سے انکار ہو۔

اور اگر صلح اس صورت میں ہے جب کہ مدعی مدعی کو مدعی کا دعویٰ تسلیم ہے، اور مال کا مبادلہ مال سے ہو رہا ہے تو یہ صلح بیع کی طرح مانا جائے گا، اور اگر مال کا مبادلہ بیعت سے ہے تو اپنی روٹی طرح ہے، اور اگر عین کے یکجہ سے کو ترک کرنے پر مصالحت ہوئی تو وہ بیع کی طرح ہے (۱)، اور یہ حالت میں اس حال کی شرطوں کا اعتبار کیا جائے گا، اس کی تفصیل "صلح" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

### سوم: منفعت:

۳۵۔ منافع و حقوق میں جو ان کے مستحقین کے سے ثابت ہوتے ہیں، تو وہ یہ حقوق کسی قائل انتفاع میں کے مالک ہونے کا نتیجہ ہوں، یا عقد کے، رجبہ میں یعنی اصل مال کی ملکیت کے بغیر منفعت کے مالک ہونے کے نتیجہ میں ہوں، جیسے اجارہ، رعایت، و منفعت کی رعایت، یا بغیر عقد کے منفعت کی ملکیت حاصل ہو، جیسے ارض موات (نجر لا وارث زمین) کو قائل کاشت بنانے کے لئے نجان زد کرنا، اور جیسے بازاروں میں دوکان لگانے کی جگہوں کو مخصوص کر لینا

(۱) اہل بیت ۳۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱



و غیر د۔

منافع کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ جو عین کا مالک ہو جس سے نفع نکلیا جاتا ہے یا اس عین کی منفعت کا مستحق ہو اس کے ساتھ کرنے سے منافع ساتھ ہو جاتے ہیں، یونکہ تصرف کے ہی حقدار کو یہ حق کے قاط سے روکا نہیں جاتا (۱)۔ سب تک اس سے کوئی مانع موجود نہ ہو، اس کے بارے میں اتفاق ہے، اور مسائل فقہ میں اس کی بہت ساری صورتیں ہیں، کچھ مثالیں یہ ہیں:

الف۔ کسی نے کسی آدمی کے لئے اپنے گھر میں رہائش کی ہمت کی اور ہمت کرنے والا مر گیا پھر وارث نے گھر کو بیچ دیا (جس کے سے ہمت تھی) نے اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا تو بیع درست ہوئی اور اس کا حق رہائش قائم ہوا (۲)۔

ب۔ کسی نے صل گھر کی ہمت زید کے لئے کی، اور اس کی منفعت کی ہمت عمرہ کے لئے کی، اور پھر جس کے لئے منفعت کی ہمت کی گئی ہے اس سے پہلے حق ساتھ رہا یا تو ساتھ رہے سے اس کا حق ساتھ ہو یا (۳)۔

ج۔ اگر عے کے گھر میں کسی کی پانی کی مالی تھی اور اس نے کہا کہ مالی کے سسے میں سے پہلے حق قائم کیا تو اس کا حق صرف پانی بہانے کا تھا، مالی اس کی ملکیت نہیں تھی تو حق رہائش پر قیاس کرتے ہوئے اس کا حق قائم ہو جائے گا (۴)۔

د۔ وقف کردہ مدرس کے تجربوں سے انتفاع کا حق ساتھ رہا اس طور سے جائز ہے جس طرح صاحب حق نے اسے ساتھ لیا ہے، اگر

اس نے مخصوص مدت کے لئے ساتھ کیا ہے تو اس مدت کے گزرنے کے بعد اس کا حق لوٹ آئے گا، اور اگر مطلق طور پر ساتھ کر دے تو حق اس کی طرف نہیں لوٹے گا (۱)۔

ح۔ مساجد اور بازاروں میں بیٹھنے کی جگہوں کے بارے میں پہلے حق ساتھ سا جائز ہے (۲)۔

یہ عرض لئے بغیر منافع میں حق ساتھ کرنے کے قابل ہیں۔

۳۶۔ اور عرض لئے کہ حق منافع کا اس قاط اس ضابطہ سے جڑ ہے جس میں ملک منفعت اور ملک انتفاع کے درمیان فرق کیا گیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جو کوئی منفعت کا مالک ہے وہ اس پر عرض لینے کا بھی مالک ہوگا، لیکن جو بات خود صرف قاعدہ اٹھانے کا حقدار ہے اس پر اس کو معاخذہ لینے کا حق نہیں ہے (۳)۔

اس ضابطہ کی روشنی میں جو شخص منفعت کا مالک ہے خواہ وہ اصل مال کے ساتھ منفعت کا مالک ہو یا اصل مال کی ملکیت کے بغیر تنہا منفعت کا مالک ہو اس کے لئے منفعت میں اپنا حق ساتھ کرنا اور اس کا عرض لینا جائز ہے، یہ جمہور کا مسلک ہے۔

لیکن حنفیہ کے یہاں منافع کا عرض لینا صرف اس شخص کے لئے جائز ہے جو اصل مال اور منفعت دونوں کا مالک ہو یا یہ عرض تنہا منفعت کا مالک ہو، حنفیہ کے یہاں منافع مال نہیں ہے، اسی طرح حنفیہ کے نزدیک اصح قول کے مطابق حقوق ارتفاق (نفع اٹھانے کے حقوق مثلاً پانی بہانے اور راستہ چلنے کا حق) کے بارے میں مستند عقد معاخذہ سا جائز نہیں ہے، صرف عین کے عقد کے تابع ہو کر جائز

(۱) مہیۃ الدوسلی ۳/۳۳۳

(۲) المنہور فی القواعد ۳/۳۹۳ القواعد لابن رجب ص ۹۹، شرح منہی

۱۱ راولت ۲/۶۵۵ ۳/۳۳۳

(۳) المنہی ۳/۳۶۱، ۵۳۷، منہی ۱۱ راولت ۲/۵۱۵ ۳/۳۹۴، مع جلیں

۳/۳۲۸ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸

(۴) البدیع ۷/۴۲۷، شرح منہی ۱۱ راولت ۲/۶۱۰، المنہور فی القواعد ۳/۳۹۳

(۲) لا شہ لاسی ۱۱ ص ۶

(۳) المنہور فی القواعد ۳/۳۳۰، اقلیوی ۲/۱۲۱

(۴) لا شہ لاسی ۱۱ ص ۶



ہے (۱)۔ اور اس کی تفصیل ”اجارہ، ارتفاق، امارۃ، وصیت اور وقف“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

میں اللہ کا حق ہے، اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے وحی اس کے مستحق تک پہنچانے کا حکم پایا ہے۔

۷۳- عوض لے کر منافع کے بارے میں حق ساقط کرنے کی مثالوں میں یہ بھی ہے کہ ورثہ اس شخص سے جس کے لئے ان کے مورث نے ترکہ کے کسی مخصوص گھر میں رہنے کی وصیت زریقی مخصوص رقم، کر مصاحبت رئیس تو صیغہ جاری ہے۔ یونکہ یہ حق کو ساقط کرنا ہے۔ اور یہ مثال بھی ہے کہ اگر وہ شخص جس کے لئے اصل گھر کی وصیت ہے اس شخص کو جس کو گھر میں رہنے کی وصیت ہے رقم دے کر یا کسی دوسرے عین کی منفعت کے عوض اس سے مصاحبت کرنا ہے تاکہ گھر اس کے حوالے کر دیا جائے تو جائز ہے (۲)۔

اسی حق کو منتقلی العہد کہہ کر نگینیاں صرف اس حق سے  
ہے کہ بندہ اس میں تصرف کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے اس طرح کہ  
اُردو سائنس دان تو سائنس کو جائے گامد یہ دونوں حقوق یعنی حق  
العہد اور حق العہد میں سے ہر ایک کا ثابت رہنا اور سائنس دان اس کے  
سپروہ جس کی طرف اس حق کی نسبت ہے (۱)۔  
اور اس کی وضاحت آئندہ سطور میں ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حق:

۳۹۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے حق کا ذکر اس حقوق میں کرنا جو اس نقطہ کو قبول کرتے ہیں، اس اعتبار سے ہے کہ شارع کی طرف سے اس کا قیام ہوتا ہے، بندہ اس کی طرف سے اس کا نقطہ چھینا کرتا ہے۔  
جانب نہیں ہے۔

۱۔ رتق ہوتا تو خالص عبادت میں چاہے وہ مالی ہوں، جیسے  
 ربا کا بیاج فی ہوں، جیسے مار بیاج فی، وہ مالی ہوں، جیسے حج یا  
 خالص سزا میں ہیں جیسے حد، یا کفارات ہیں جن میں عبادت اور  
 سزا میں دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔

اور ثناء کا کہنا ہے کہ: حقوق اللہ مساوات پر مبنی ہیں، مصدب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز سے ضرر لاحق نہیں ہوتا، اور یہی وجہ ہے کہ زنا کا اقرار کر لینے کے بعد رجوع قبول کرنا چاہتا ہے، اور پھر عدالت کا فیصلہ ہو جاتی ہے، یہ خلاف انسانوں کے حق کے، کیونکہ وہ ضرر سے دوچار ہوتے ہیں۔ (۲)۔

چهارم - منطق حق:

۳۸- جن کی طرف حقوق منسوب ہوتے ہیں ان کے لحاظ سے حقوق کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

- حالص اللہ سبحانہ تعالیٰ کا حق۔ اور اس سے مراد وہ حقوق ہیں جن سے عمومی نفع وابستہ ہو۔ یا اس کا مطلب ہے اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اس کے منہیات سے اجتناب۔

- خالص بندوں کا حق، اور اس کا مطلب ہے بندوں کے  
معنا: جو شریعت کی رہنمائی میں طے نہ ہو گئے ہیں۔

- وہ حقوق جن میں اللہ اور بندوں کے حقوق جمع ہوں،  
جیسے حدیث، فرائض اور غزیرات۔

صدا، حقوق تو اللہ ہی کے ہیں، یہاں تک بندوں کا جو بھی حق ہے اس

(١) الهدية ٢٣/٥٣، سرخ ٦/٩٨، ٢٢٠، شاه و ابن نجم ٥٣ ص ٤٧  
عابد بن ٥/٢٢٣، ٢٢٣.

(۴) حکمہ فتح القدیر ۷/ ۸۵، ابن ماجہ ۳۰۱۵، شرح مختصر زادادلت  
ج ۲ ص ۲۶۳۔

(۱) شرح المنار من ۵۸۷، طبع حیدرآباد ۶۸، شائع کرنا اور رقم لاؤاقت ہویت،  
الموجود ۲۵۸، ۳۳، بطووع ۴۱۵، انجمن حقوق ۹۵، ۳۰ -

(۲) شرح المسند من المسند في التوحيد ۵۸، ۵۹، الفرق، الفرق



اور مختصر کے ساتھ ہم ان اسباب کو درج کر رہے ہیں جو ثارن کی نظر میں حق اللہ کے اسقاط کے موجب بنتے ہیں:

۴۰۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حقوق فی الجملہ ان اسباب کی بدولت اسقاط کو قبول کرتے ہیں جن کو شریعت اللہ کے فضل اور بندوں پر شفقت اور ان سے حرج و مشقت دور کرنے کی غرض سے اسقاط کا موجب مانتی ہے، جیسے بھتوں کے "پر سے عبادات و عقوقات کا اسقاط، درجیہ مریض و مسافر جیسے معذروین کو پہنچنے والی مشقتوں کو دیکھتے ہوئے ان کے سے بعض عبادتوں کا اسقاط، فتناء نے مشقت اور اس کی نوع کی تفصیل کی ہے، اور ہر مشقت کا ایک درجہ متعین یا ہے جو کسی عبادت کے اسقاط کے لئے موثر بتا ہے، اور اس کو "المشفقة تحلب التيسير" (مشقت آسانی کو لاتی ہے) کے قاعدہ کے تحت درج کیا ہے، یہ قاعدہ ان آیات سے ماحوذ ہے: "يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ" (۱) (اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا) اور "وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ" (۲) (اور تم پر دین کی کسی بات میں تکلیف نہیں کی)۔

لہذا رہے جن حکم کو رخصت کہا جاتا ہے، ہر رخصت کی ایک قسم رخصت اسقاط ہے، جیسے حیض اور نفاس والی عورت سے نماز کا اسقاط، اور جیسے اس میں رسید و رخصت آجی سے روزے کا ساتھ کرنا جو اس پر قیاد رکھیں ہے (۳)۔

۱۔ ۱۳۰، ۱۹۵، خروج علی التامیم ۱۵۱/۲ اور اس کے بعد کے صفحات  
امارات ۳۵۵/۲۔

(۱) سورہ بقرہ ۱۸۵۔

(۲) سورہ حج ۷۸۔

(۳) الاشارة بنی حکیم رحمہ اللہ اور اس کے بعد کے صفحات، نور رحمہ اللہ، المکرمی القواعد ۲۵۳، قد خیر رحمہ اللہ ۳۳۹، ۳۲۲، الفروق لقرنی ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۲۰۱۔

مسافر کی نماز میں قصر حنفیہ کے نزدیک اور مالکیہ کے ایک قول کے مطابق فرض ہے، اور اس کو رخصت اسقاط مانا جاتا ہے، کیوں کہ حدیث نبوی ہے: "صَلَاةُ تَصَلُّقِ اللَّهِ بِهَا عَلَيْكُمْ لِقَبُولِهَا صَلَافَتُهُ" (۱) (ایک صدق ہے جو اللہ نے تمہارے پر یہ ہے تو تم اللہ کے صدق کو قبول کرو)، اور طریقہ استدلال یہ ہے کہ کسی چیز کا صدق جس میں تسلیم کی گنجائش میں ہے ماقابل را اسقاط ہے، خود اس کی طرف سے ہو جس کی اطاعت لازم نہیں ہے، جیسے ولی قصاص (وہ شخص جسے قصاص لینے کا حق ہے) تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو جس کی اطاعت لازم ہے تو بد رجہ اولی ماقابل را اسقاط ہوگا (۲)۔

مالکیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسافر کے لئے نماز میں قصر ریاست ہے، چونکہ یہ بندے کی سہولت کے سے ہے۔ اسی طرح مرض کنا یہ ان لوگوں سے ساتھ ہو جاتا ہے جنہوں نے اس کو "انہیں یا اثر اس کو ہرے لوگ نہج دے، یں، بلکہ قرنی کا کہنا ہے کہ: جس چیز کا حکم مانی طریقہ پر ہو اس کے ساتھ ہونے کے لئے اس بات کا ظن غائب ہو جانا کافی ہے کہ وہ کام ریاضیاً، محقق طور پر اس کا انجام پا جاتا ہے، مری میں ہے (۳)۔

اور اسی قسم میں ضرورت کی بنا پر حرام چیز کے سنتوں کی حرمت ساتھ کرنا بھی ہے، جیسے حفظ کے لئے مراء کا کھانا، ورس کے حق میں تمہیں یا ہو اس کے لئے اس کو شراب سے اتانا، ورمیب کے لئے شرم کا دہر نظر ادا لئے کی باحت (۴)۔

(۱) حدیث: "صَلَاةُ تَصَلُّقِ اللَّهِ بِهَا عَلَيْكُمْ لِقَبُولِهَا صَلَافَتُهُ" کی روایت مسلم نے کی ہے (۲۷۸/۱ طبع النسخ)۔

(۲) خروج ۳۰، الاشارة بنی حکیم رحمہ اللہ۔

(۳) الفروق لقرنی ۱۱۷، انہی ۳۵۸، شرح الکبیر مع معنی ۱۰۱/۲۔

(۴) خروج ۲۹۹، ۳۰۰، الاشارة بنی حکیم رحمہ اللہ اور اس کے بعد کے صفحات، مسلم الثبوت ۱۱۸، المکرمی القواعد ۱۶۳۔



## حقوق العمارة:

۴۱- حقوق الیاء سے مراد یہاں پر وہ حقوق ہیں جو عیال اور منافع اور دیون کے علاوہ ہیں، جیسے حق شفعہ، حق قصاص، اور حق خیار، اور بقاعدہ ہے کہ جس کسی کو کوئی حق حاصل ہے اگر وہ اسقاط کا مل ہے اور مکمل سقط کے قابل ہے تو اس کے سقط سے وہ حق ساتھ ہو جائے گا۔ چنانچہ شفعہ کے حقدار کو بیع کے بعد شفعہ کے ذریعہ لینے کا حق ہے اب اگر یہ شخص اس حق کو ساتھ کر دے اور شفعہ کے ذریعہ بیع ترک کر دے تو اس کا حق ساتھ ہو جائے گا، اور قتل عمد میں ولی دم کو قصاص کا حق حاصل ہے، لیکن اگر وہ معاف کر دے اور اس حق کو ساتھ کر دے تو اس کو اس کا اختیار ہے، اور مال غنیمت حاصل کرنے والے کو تقسیم سے پہلے مالک بننے کا حق ہے، اور اس کے لئے جائز ہے کہ اس حق کو ساتھ کر دے، اور جب ضرر و خست کرنے والے یا خریدنے والے کو حق خیار حاصل ہو تو جس کے لئے بھی یہ حق ثابت ہے وہ اس حق کو ساتھ کر سکتا ہے، اور اس طرح جب بھی کسی انسان کا کوئی حق ثابت ہو وہ تصرف کی اہلیت رکھتا ہو تو اس کو اس حق کے اسقاط کا اختیار ہے، ثابت اگر کوئی چیز اس سے مافع ہے جیسا کہ آئے گا تو پھر یہ حق نہیں ہوگا)۔ اس پر اتفاق ہے (۱)۔

یہ حکم حقوق کو باعوض ساتھ کرنے کا ہے، اور عوض لے کر حقوق کے ساتھ پایاں اس طرح ہے:

۴۲۔ بہت سے فقہاء ضعیف نے ان حقوق کے رمیوں کا معاصہ لایا جاز ہے اور اس کا معاصہ بیا جاز نہیں ہے، یک ضابطہ کے رمیہ فرق یا ہے، ضابطہ یہ ہے کہ حق یرمیت سے خالی ہو تو اس کا معاصہ بیا جاز نہیں ہے، بلین یرحق اس محل کا مستحکم حصہ ہے جس

(۱) ابدلخ ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، شرح فتنی لا اوت ۳۶۰، الاشعہ لاس  
مجمع من اسماء الفروق للقرنی ۱۷۵، ۱۷۶، الفخری ۹۹، القیومی ۳۳۵،  
المحوری التوحید ۲۷۳

اور یہ حکم مودت پر بھی لاکھ ہوتا ہے، چنانچہ رخصت میں وہ چیزیں شامل ہیں جو نبی احمد شریعت کا حکم ہوتے ہوئے بھی ساتھ ہو جائیں، اس کی مثال بیع سلم میں موجود ہے، چنانچہ راوی کا قول ہے: "یہی النبی ﷺ عن بیع عا لیس عبد الإنسان ود حصص فی السلم" (۱) (نبی ﷺ نے اس چیز کی بیع سے منع کیا ہے جو انسان کے پاس موجود نہیں ہے اور بیع سلم کی احارت دی ہے)، کیونکہ بیع کے بارے میں قاعدہ ہے کہ بیع عین کی ہوتی ہے، اور یہ شریعت کا حکم ہے، لیکن بیع سلم میں یہ (قاعدہ صلا حکم) ساتھ

ہو گا (۲)۔

تخفیف کی ایک قسم طلاق کی شریعت ہے۔ یہوں کو آجس میں نفرت ہوتے ہوئے زہدیت کو زیرِ قدر رکھنے میں مشقت ہے۔ امریکی معاہدہ خلع اور فدا یہ دے کر رہائی کی شریعت کا بھی ہے۔ امر فایم کو براہِ فہم نہ رہنے سے چھٹکارا پاتے کے لئے مکاتبت کی شریعت بھی (اسی ضمن میں آتی ہے) (۳)۔

وران میں سے ہر ایک مسئلہ کافقہ کی کتابوں میں ان کے متعلقہ  
 ہو پ میں اور اصول کی کتابوں میں "رضعت" اور "اہلیت" کے  
 ہو پ میں تفصیل سے ذکر ہے۔

( ) حدیث: ”ابھی عی یسع ما لبس عند الانسان“ گویا داور (مومن المجرور  
 ۳۰۳ طبع المیزان) پہلی (۲۶۷/۵ طبع دار الفکر اعظمیہ) اور  
 ترمذی (تحفۃ الاحوذی ۳۳۰/۳ طبع المنیر) نے حکیم بن حرام سے  
 مرثوفاً ان الفاظ میں روایت کیا ہے ”لا یسع ما لبس عندک“، ترمذی  
 نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے فقہ مسلم کی رخصت اس حدیث میں موجود نہیں  
 ہے یہ رخصت بہت سی دوسری حدیثوں سے سمجھی گئی ہے ان میں سے ایک  
 حدیث یہ ہے ”من استحب فی نهار فلیطبخ فی کبیل معلوم وورن  
 معلوم“، اس کو بخاری نے ذکر کیا ہے (فتح الباری ۲۲۸/۵ طبع المنیر)۔

(۲) اکتوبر ۱۳۹۳ء

(۳۳) اللہ شاہ لاہوری - نیم رسم - ۱۸۵۰ء



سے وہ حتمی ہے تو اس کا معاوضہ سیدہ درست ہے۔

اور بعض دوسرے حنفیہ نے ایک دوسرے قاعدے کے درمیان فرق کیا ہے، وہ یہ کہ اگر حق محض ضرر کے ازالہ کے لئے ہو تو اس کا معاوضہ سیدہ جائز نہیں ہے، لیکن اگر وہ حق نیکی اور حسن ملک کے طور پر ثابت ہو تو وہ دنیاوی طور پر ان کی لئے ثابت ہوگا اور اس کے لئے اس کا معاوضہ سیدہ درست ہوگا۔

اور جو ان مثالوں کی طرف رجوع کرے گا جن کو حنفیہ نے ذکر کیا ہے تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ ان دونوں قاعدوں میں فرق نہ ہونے کے برابر ہے، چنانچہ ابن قیم کی الاشیاء میں ہے (۱) : حقوق مجردہ کا معاوضہ لینا جائز نہیں ہے، جیسے حق شفعہ کہ اگر حق شفعہ کے بارے میں مال لے کر صبح کر لی تو شفعہ باطل ہو گیا اور شفعہ کو مال واپس کرنا ہوگا، اور اگر مؤخرہ (جس عورت کو شوہر نے اختیار دیا ہے کہ وہ اس کی زوجیت میں رہے یا رکھنے نکاح ختم کر لے) کو مال دے کر مصالحت کی کہ وہ اسی کا انتخاب کرے تو اس کا اختیار باطل ہو جائے گا اور اس عورت کو کچھ نہیں ملے گا، اور اگر اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو مال دے کر مصالحت کی کہ وہ اپنی باری ترک کر دے تو یہ معاہدہ لازم نہیں ہوگا اور باری ترک کر کے صبح کرنے والی کو کچھ نہیں ملے گا، فقہاء نے شفعہ کے بیان میں اسی طرح ذکر کیا ہے، اس ضابطہ سے حق قصاص، ملک نکاح و حق رقبہ خاریت میں، چنانچہ اس کا معاوضہ جائز ہے، اور کھیل بھروسے سے گرمال کے بدلے مکمل لہ (جس کا حق کسی پر لازم ہو، کھیل سے اسی کے حق کے لئے موقوف ہو) کو معاوضہ کرے تو وہ ردی قبول کی ہو (سے صبح کی تو یہ صلیح درست نہیں ہے، اور مال و جب نہیں ہوگا، ورنہ کفایت باطل ہوئی یا نہیں اس میں اختلاف ہے)۔

ہیں۔

حاشیہ ابن عابدین (۱) میں ہے : حقوق مجردہ جیسے حق شفعہ کا معاوضہ لینا جائز نہیں، اور پھر حنفیہ نہیں مثالوں کو، اگرچہ ہے جو الاشیاء میں وارد ہوئی ہیں، اس کے بعد ابن عابدین کہتے ہیں : حق شفعہ اور بیوی کے لئے حق القسم (بجاری کا حق) اور مخیرہ کے لئے نکاح میں حق اختیار کے بارے میں مصالحت اس لئے ناجائز ہے کہ یہ حقوق شفعہ کے حقدار اور عورت سے ضرر کو دور کرنے کی غرض سے ہیں، اور جو جو حقوق، فسخ نہ رکے لئے ثابت ہوں ان پر عوض کے بدلے مصالحت درست نہیں ہے، کیونکہ صاحب حق نے جب رضامندی ظاہر کر دی تو معلوم ہو گیا کہ اس کو اس سے ضرر نہیں ہے، اس لئے وہ کسی چیز کا مستحق نہیں ہوگا، لیکن حق قصاص، ملک نکاح اور حق رقبہ نیکی و حسن سوک کے طور پر ثابت ہیں، یہ حقوق صاحب حق سے ضرر دور کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کے لئے اصلانہ ہیں، اور بدائع کے مولف نے یہ راستہ اپنایا ہے کہ جس حق کا معاوضہ لینا جائز ہے وہ ایسا حق ہے جو مکمل میں اصلانہ ثابت ہو (۲)۔

لیکن جمہور (مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کے یہاں ہمیں کوئی ایسا قاعدہ نہیں ملتا جس کی بنیاد پر ہم یہ شہادت برسٹیں کہ کن حقوق کا معاوضہ سیدہ جائز ہے، اور کن کا ناجائز، اس کا پتہ نہ ملنے کی طرف رجوع کر کے ہی لگایا جاتا ہے جو فقہ کے ابو بکر، حنفیت، شفعہ اور خیاری احتیاط وغیرہ میں اپنے مقامات پر موجود ہیں، اس لئے ہم صرف کچھ مثالوں کے ذکر پر اکتفاء کریں گے، جمہور بعض مسائل میں کھینچی حنفیہ کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان سے عوض لینے کے اسباب پر اتفاق بھی کرتے ہیں، اور کھینچی ان سے اختلاف کرتے ہیں، اور یہ تیرے مثالوں سے عیاں ہو جائے گی۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۴۴، ۴۵۔

(۲) البدائع ۱/۲۹۹، ۳۱۵۔



الف۔ حق شفعہ کا عوض بیجا جیسا کہ گذر چکا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے، اور ثانیہ و حنا بلہ اس سے اس مسئلہ میں حکم اور ملت میں اتفاق کرتے ہیں، جب کہ مالک نے اس کا معاوضہ لینے کی اجازت دی ہے، اور امام احمد سے ایک روایت ہے کہ اگر معاوضہ فریہ اور سے لیا جا رہا ہے کسی اور سے نہیں (تو جائز ہے) (۱)۔

ب۔ بیوی کا پانی باری سون کو دینا حنفیہ کے یہاں اس کا معاوضہ بیجا جائز نہیں ہے، اور ثانیہ و حنا بلہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ ثانیہ نے کہا: یونکہ وہ نہ میں ہے اور نہ منفعت اس لئے اس کو مال کے مقابلے میں نہیں رکھا جاسکتا۔ و حنا بلہ نے کہا: بیوی کا یہ حق ہے کہ شوہر اس کے پاس ہو، اور اس کا مال سے مقابلہ نہیں یا جاسکتا، اور ابن تیمیہ نے کہا: مذہب کا قیاس تو یہ ہے کہ عورت کے لئے اپنے سارے حقوق باری وغیرہ کا عوض لیا جائز ہو، اور مالک نے عورت کو اس مسئلے میں اپنے حق کا معاوضہ لینے کی اجازت دی ہے، کیونکہ یہ استمتر (جنسی لطف اندوزی) یا استقاط حق کا معاوضہ ہے (۲)۔

ج۔ جب عیب وار بیچ کی داپھی دشوار ہو جائے تو خریدار کو عیب کا عوض پینے کا حق نہیں ہے، اور یہ حنفیہ، مالک، حنا بلہ، حنا بلہ کے یہاں بھی مذہب ہے، کیونکہ عیب پر رضامندی اس بات سے مانع ہے جمعیت میں پانی جاے، لیکن اس کا مطالبہ یا جائے، اور اس نے بھی کہ نبی ﷺ نے مصراۃ (جس مادہ جانور کو فروخت کرنے سے پہلے وہ باندہ گیا ہوتا کہ تھن میں دو دھجے ہو) کے خریدنے والے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو (نقصان کا) تاوان لے بغیر اس کو اپنے پاس رکھے یا واپس کر دے، اور حنا بلہ کے نزدیک جمعیت کو اپنے پاس رکھنا اور

عیب کا عوض بیجا جائز ہے کیونکہ اس کو حق کا ایک جز نہیں مل رہا ہے، اس لئے وہ اس کے عوض کا مطالبہ کرتا ہے، اور یہ مسئلہ مصراۃ سے مختلف ہے، کیونکہ (مصراۃ میں) اس کو خریدار فریب دہی کی وجہ سے ہے، ثانیہ کا اور قول یہی ہے (۳)۔

د۔ قیاس کا معاوضہ بیجا سارے فقہاء کے نزدیک جائز ہے (۴)۔

هـ۔ بیوی کا حق ساقط کرنے پر مصالحت درست ہے، جیسے حق شفعہ اور پانی کے استعمال کے حق کا بیوی، البتہ جو بیوی شریعت کے مخالف ہے، جیسے حد اور سب کا بیوی (اس پر مصالحت درست نہیں ہے) (۵)۔ یہ ہے کہ بیوی میں مصالحت یحییٰ سے بچنے کے لئے ہے اور یہ جائز ہے (۶)۔

و۔ دو تفریر جو بندے کا حق ہے اس پر مصالحت جائز ہے، یحییٰ امام ابو حنیفہ نے کہا ہے: جس تفریر میں اللہ کا حق ہے، جیسے فیہ عورت کا بوسہ بیجا تو خاتم ہے کہ اس میں مصالحت صحیح نہیں ہے (۷)۔

ز۔ حق ضمانت (پرورش) ساقط کرنے کا معاوضہ بیجا حنفیہ، مالک کے نزدیک یہاں کر جائز ہے کہ ضمانت پر ورش کرنے والے کا حق ہے (۸)۔

ح۔ بہ کو اپنی لیے کے حق کو ساقط کرنے کا معاوضہ بیجا حنفیہ کے یہاں جائز ہے (۹)۔

(۱) البدیع ۵/۲۸۹، مجمع الجلیل ۲/۶۶۸، اشعی ۳۸/۶۲، اشعی ۳۳/۱۱، اشعی الارادات ۱/۶۱۲، اہرب ۱/۹۱۔

(۲) البدیع ۶/۵۸۶، مجمع ۳۸/۱۵، اشعی ۲/۶۵، اہرب ۲/۸۹۔

(۳) من طبعین ۳/۷۸۔

(۴) البدیع ۶/۵۸۶، مجمع ۳۸/۶۵، ذخیرہ ۸/۶۸۔

(۵) مجمع الجلیل ۲/۸۵، من طبعین ۳/۶۶۔

(۶) من طبعین ۳/۳۲۵، ۳/۵۱۵۔

(۱) نہیہ المحتاج ۵/۲۸۹، اہرب ۱/۲۹۱، شرح تفسیری الارادات ۲/۶۶۲، التواہد ۵/۱۹۹، مجمع الجلیل ۳/۵۹۱، فتح الاصلی لما لک ۱/۳۰۷۔  
(۲) نہیہ المحتاج ۶/۳۸۲، اشعی الارادات ۳۸/۱۰۲، مجمع الجلیل ۳/۳۷۷، فتح الاصلی لما لک ۳/۳۳۳، اشعی ۷/۳۹۹، کتاب التنازع ۵/۲۰۶۔



نہی مثالوں کے ذریعہ ہم کتنا ضرر ہے ہیں، کیونکہ ان سارے حقوق کا حاطہ سنا جن کا مواضعہ سنا جاتا ہے بہت مشکل ہے، اور اس مقصد کے لئے فقہی کتابوں میں اس معاملہ کی طرف ان کے ادب میں رجوع کیا جاتا ہے۔

جو چیزیں - قاط کو قبول نہیں کرتیں:  
غف- عین:

۴۳- عین وہ چیز ہے کہ جنس، نوع، مقدار اور وصف کے اعتبار سے مطلقاً اس کی تعیین ہوتی ہو جیسے کپڑے۔ اسی اور مکانات، حیوانات، ملکات، موزونات (۱)۔

عین کے مالک کے سے عین میں تصرف اس طرح جاری ہے کہ وہ اس کو شروع طریقہ سے یعنی نفع وغیرہ کے ذریعہ (سی، کو) منتقل کر دے، لیکن اسقاط کے ذریعے عین میں تصرف کرنا، یعنی ملکیت کا خاتمہ وراثتہ کرنا اس طور سے کہ مثلاً کوئی شخص کہے کہ فلاں کے لئے میں نے اس گھر میں اپنی ملکیت ساقط کی، اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کی ملکیت اس سے ختم ہو جائے اور میرے کی ملکیت ثابت ہو جائے تو یہ تصرف باطل ہے، عین سے ساقط کرنے والے کی ملکیت ختم نہیں ہوگی اور جس کے سے ساقط کیا ہے اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوگی۔

نقبا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اعیان - قاط کو قبول نہیں کرتے، اس لئے حق و وقف کے معاملات کے، جن کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

۴۴- عین اگر اس قسم کا تصرف مالک کی طرف سے واقع ہو اور عین اس شخص کے قبضہ میں تھی جس کے لئے - قاط یا یا تو اثر مودعین

(۱) المدخل ۶۶ ص ۵۶

(۲) الاشیاء لابن قیم ص ۵۶ حاشیہ ابن ماجہ ص ۴۳ ص ۵۵ ص ۵۶ ص ۵۷ ص ۵۸ ص ۵۹ ص ۶۰ ص ۶۱ ص ۶۲ ص ۶۳ ص ۶۴ ص ۶۵ ص ۶۶ ص ۶۷ ص ۶۸ ص ۶۹ ص ۷۰ ص ۷۱ ص ۷۲ ص ۷۳ ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۶ ص ۷۷ ص ۷۸ ص ۷۹ ص ۸۰ ص ۸۱ ص ۸۲ ص ۸۳ ص ۸۴ ص ۸۵ ص ۸۶ ص ۸۷ ص ۸۸ ص ۸۹ ص ۹۰ ص ۹۱ ص ۹۲ ص ۹۳ ص ۹۴ ص ۹۵ ص ۹۶ ص ۹۷ ص ۹۸ ص ۹۹ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ ص ۱۰۲ ص ۱۰۳ ص ۱۰۴ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ ص ۱۰۷ ص ۱۰۸ ص ۱۰۹ ص ۱۱۰ ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ ص ۱۱۶ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰ ص ۱۲۱ ص ۱۲۲ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ص ۱۲۷ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹ ص ۱۳۰ ص ۱۳۱ ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ ص ۱۴۰ ص ۱۴۱ ص ۱۴۲ ص ۱۴۳ ص ۱۴۴ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ ص ۱۴۸ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ ص ۱۵۴ ص ۱۵۵ ص ۱۵۶ ص ۱۵۷ ص ۱۵۸ ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ ص ۱۶۱ ص ۱۶۲ ص ۱۶۳ ص ۱۶۴ ص ۱۶۵ ص ۱۶۶ ص ۱۶۷ ص ۱۶۸ ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص



ب۔ حق:

گذشتہ صفحات میں ان حقوق کا ذکر ہو چکا ہے جو اس قاط کو قبول کرتے ہیں، چاہے وہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد، آئندہ طور میں ہم یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر کریں گے جو اس قاط کو قبول نہیں کرتے۔

حقوق اللہ جو اس قاط کو قبول نہیں کرتے:

۴۵۔ تاعدہ ہے کہ اللہ کے حق کو کوئی بندہ ساقط نہیں کر سکتا اور اسے ساقط کرنے کا حق صرف صاحب شریعت کو ہے، وہی مخصوص پہلو اس کا نظارہ ہے اسے ساقط کرتا ہے، مثلاً بندوں سے حکم کی تخفیف جیسا کہ ”اپنے چکا“ تو اللہ کا فیصلہ حق مبادت میں سے جیسے نماز، روزہ، اور زکوٰۃ میں سے جیسے زکوٰۃ کی سرور شربابی کی سرور کذرات میں سے اور ان کے علاوہ وہ حقوق جو بندوں کو شریعت کے حکم سے ملتے ہیں جیسا باندہ پر ولایت کا حق، اللہ کے ان حقوق کو کوئی بندہ ساقط نہیں کر سکتا، کیونکہ کسی کو اس کا حق نہیں ہے، بلکہ جو اس کی کوشش کرے گا اس سے قتل کیا جائے گا، جیسا کہ حضرت ابو بکرؓ نے مانعین زکوٰۃ کے ساتھ یا تھا (۱) جتنی کہ وہ سن بن میں، بن کا اظہار ہے اور ان کو شعائر بن میں شمار کیا جاتا ہے مثلاً اذان، اُتری آباوی کے باشندے اس کے ترک پر تفاق کریں تو ان سے قتال واجب ہے (۲)۔

(۱) بغی ۴/۵۷، اس مثنوی روایت بخاری نے حضرت ابو بکرؓ کی ایک طویل حدیث کے ضمن میں کی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا ”وَاللّٰهُ لَوْ مَعِيَ حَقُّكَ كُنْتُ اَبْرَأُ اِلَيْهِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ مَعَهَا...“ (خدا کی قسم اگر وہ لوگ مجھ سے بکری کا ایک بچہ روک لیں گے جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دے کر دے تو میں اسے روک لینے پر ان سے قتال کروں گا) (صحیح البخاری ۳/۲۶۲ طبع المنقح)۔

(۲) لاقتیاری ۲/۲۲، صحیح الجلیل ۱/۱۱۷۔

۴۶۔ اسی طرح عبادات کو ساقط کرنے کے لئے حیلہ کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے کوئی شخص نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد شربابی لے لے کر خواب آوری استعمال کر لے تاکہ بے ہوش شخص کی طرح نماز کا وقت اس طرح نکل جائے کہ وہ فاقد عقل ہے، اور جیسے کسی شخص کے پاس اتنی دولت ہے کہ وہ حج پر قادر ہے حج کے وجوب سے نپتہ کے لئے اپنی دولت کی کوئید کرے (۱)۔

۴۷۔ دودہ، جو خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہیں اس کے سقاط کے لئے ساقط نہیں ہے، اور رتہ میں بھی حاکم تک معاملہ پہنچ جانے کے بعد یہی حکم ہے، یوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک چور کو جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، اور آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ ایسا کریں گے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَوْ كُنْتُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ لَأَقَمْتُ عَلَيْهَا الْحَدَّ“ (۲) (اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس

(۱) المصنفات ۴/۳۷۷، شرح المنیر ۱/۶۰۰ طبع دار المعارف، بغی ۲/۳۳۳ طبع الدار

(۲) حدیث عائشہؓ رسول اللہ ﷺ بسارق... ”کی روایت بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں ”اِنْ لَوْ كُنْتُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ لَأَقَمْتُ عَلَيْهَا الْحَدَّ“ (اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے ساتھ ایسا کرتا) (صحیح البخاری ۳/۲۶۲ طبع المنقح)۔



پر حد جاری کر دیتا، اور حضرت عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ نے ایک چور کے لئے سفارش کی تو ان سے کہا گیا کہ پہلے اس کو حکومت کے حوالہ کیا جائے، تو حضرت زبیرؓ نے کہا: سب معاملہ سلطان تک پہنچ جائے تو سفارش کرنے والے اور سفارش قبول کرنے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (۱)، اور سب صفوان نے چور کو معاف کیا تو بنی ہاشمؓ نے اس سے فرمایا: "فبلا قبل ان تاقبسی بہ" (۲) (اس کو میرے پاس لائے سے پہلے ہی یہ کام کرنے کی باتیں کرنا)۔

= سے دہت کرے کی ہمت کر سکتا ہے؟ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دہت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی ایک حد میں سفارش کر رہے ہو، اگر آپ ﷺ اٹھیں اور تقریر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لئے مکر رہے کہ جب بن کا کوئی بڑا آدمی چوری کرنا تھا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے تھے اور اگر بن کا کزور چوری کرنا تو اس پر حد قائم کرتے تھے، پھر اگر مکر بنی فاطمہ بھی چوری کرے گی تو تم اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے) (فتح المبارک ۱۲/۸۷، طبع انتقادی، مجمع التبعین محمد نور محمد الہادی، ۱۳۱۵ھ طبع عیسوی اٹلی)۔

( ) حضرت زبیرؓ کے اثر ۱۴۴۰ھ بلغ السلطان فیما فی اللہ الشافع والمشفع کو، لکے سلطان میں نقل کیا ہے ابن حجر نے فتح المبارک میں کہا ہے: "مقتل ہے عبد القادر انا ذو طلق جامع الاصول نے کہا اس اسناد کے رجال ثقہ ہیں، لیکن یہ مرسل ہے اور اس کو طبرانی نے الاوسط اور البیہقی میں ذکر کیا ہے، لیکن اسے کہا اس میں ابو یوسفؒ پر محمد بن موسیٰ انصاریؒ ہیں جن کو ابو حاتم وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے اور حاکم نے ان کی توثیق کی ہے اور عبد الرحمن بن ابی ابراہیم ضعیف ہیں، حافظ ابن حجر نے کہا یہ حدیث بن ابی شیبہ کے یہاں سند حسن کے ساتھ حضرت زبیرؓ پر موقوف ہے اور ایک دوسری سند حسن کے ساتھ حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس کو دارقطنی نے حضرت زبیرؓ سے حصلاً مرفوعاً بن الفاظ میں ذکر کیا ہے: "انصعوا ما لم یصل الی بنی، فاذا وصل الی الی، فلاحما اللہ عہد"، حافظ نے کہا: صحیح یہی ہے کہ یہ موقوف ہے (توضیح الحواک ۳۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵



تذف (زنا کاری کا اترام) میں اللہ اور بندے دونوں کے حقوق جمع ہو جاتے ہیں، اللہ اس میں اختلاف ہے کہ ان میں سے کس کے حق کو مقدم رکھا جائے، مختصر یہ کہ تذف میں اسقاط ثانیہ اور مابلہ کے ہر ایک معاملہ حاکم کے پاس لے جانے سے پہلے اور اس کے بعد بھی چار ہے، ورنہ حاکم کے نزدیک حاکم تک لے جانے کے بعد چار نہیں ہے، بلکہ نے حاکم کے پاس معاملہ لے جانے کے بعد بھی اس شرط سے غلو (اسقاط) کو جائز کہا ہے کہ مقدمہ (جس پر بدکاری کا اترام عائد کیا گیا ہے) اپنی پردہ داری چاہتا ہو۔ اور اس کے ثبوت کے لیے بیحد و کار کا بیان دینا پوپ و بیٹے کے مابین معاملے میں اس قید کی شرط نہیں ہے، اور امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ امام تک معاملہ پہنچ جانے کے بعد بھی غلو چار ہے (۱)۔

تقریرات میں جو آدمی کا حق ہے اس کو درگزر کرنا جائز ہے، اور جو لہذا کا حق ہے وہ امام کے اختیار میں ہے، اور امام مالک سے منقول ہے کہ جو تقریرات اللہ کا حق ہیں ان کا تذہ امام پر واجب ہے، امام ابو حنیفہ و امام احمد سے منقول ہے کہ جن تقریرات میں نفس ۱۰۰ ہے جیسے بیوی کی بدمی سے ہم بستری، تو ان میں حکم کی تعمیل واجب ہے، میں جن میں نفس موجود نہیں ہے ان کا فیصلہ امام کے ماتھے میں ہے (۲)۔

۴۹- چونکہ خداوند اللہ بندوں کی جانب سے اسقاط کو قبول نہیں کرتے ہیں اس لئے اس کا نتیجہ ہوگا کہ ان کے اسقاط کا معاوضہ لیا جائے نہیں ہوگا، چنانچہ یہ درست نہیں کہ کسی چور یا ثانی سے اس کی مسامحت کرے کہ وہ اس کو چھوڑے گا، حاکم کے پاس نہیں پہنچائے گا، کیونکہ اس کے مقابلے میں عوض مہیا درست نہیں ہے، ورنہ یہ

(۱) فقہ حنفی، ج ۳، باب ۲۵، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱



ہمیت کرنے والا چٹا ہو تو اس کے لئے اپنے کو طاعن و سنا جائز نہیں ہے، یونکہ اس کے لئے یہ حق مستحکم ہو چکا ہے، اور اس لئے بھی کہ یہ ولایت ہے لہذا وہ قاط سے ساتھ نہیں ہوگی، بین ثانیہ اور حناہ کے نزدیک اگرچہ یہی ہمدیت کو قبول کر چکا ہو، ہمدیت کرنے والے کے تقابل کے بعد بھی کے لئے پناہ حق ساتھ سنا جائز ہے، یونکہ وہ جارت سے تعرف کرنے والا ہے، اس لئے ہیکل کی طرح اس کو خود کو طاعن و سنا کرنے کا حق ہوگا (۱)۔

ولایت کی مختلف صورتیں جیسے قاصی، مستتم، ہفت، کی تعلیمات صحت، "ولایت" میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

عدت کے گھر میں سکونت:

۵۱- شارح نے معتدہ پر واجب کیا ہے کہ وہ اس گھر میں عدت گزارے جو علاقہ صحت یا موت کے وقت سکونت کی غرض سے اس کی طرف منسوب تھا، اور آیت "لا تحرمواہن من بیوتہن" (۲) (ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو) میں اس کی طرف جس بیت کی منافقت ہے وہ وہی گھر ہے جس میں وہ رہ رہی ہو، اور شوہر کو ورنہ ہی دوسرے کو یہ جائز ہے کہ معتدہ کو اس کے مسکن سے نکالے، ورنہ ہی شوہر معتدہ کو باہر جائز رہنے کا حق ہے ورنہ شوہر اس پر رضا مند ہو، کیونکہ عدت میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے، عدت کے مکان سے اس کو نکالنا یا اس کا خود بخود حکم شریعت کے منافی ہے، لہذا اس کے لئے اس کا ساتھ جائز نہیں ہوگا، یہ مجموعی طور پر ہے، ورنہ تامل کا مذہب یہ ہے کہ معتدہ نہ پر عدت کے گھر میں ٹھہرے ورنہ واجب نہیں ہے، اس سے کہ قاضی ہفت قیس کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ

(۱) جوہر الاکلیل ۴۷۷، الکافی ۱۰۳۱، ابن عبد البر ۱۰۳۱، انصاری ۱۳۱۶ طبع المیزان، المجلد ۲، ۲۵۸۔

۲۔ سورہ طلاق ۲۔

نے ان سے کہا: "لا یغفر لک ولا سکتی" (۱) (تمہارے لئے نہ غفر ہے ورنہ سکتی)، اور اختلاف سے نکلنے کے لئے مطلقہ نہ کرنے کے لئے ایسا کرنا صرف مستحب ہے (۲)، اور اس میں بہت ساری تعلیمات ہیں، ملاحظہ ہو: (حدت "رختی") کی اصطلاحیں۔

خیار رہیمت:

۵۲- نبی پیچ کو اس کی رہیمت سے پہلے شریعہ ماضیہ رکھ کر رہیمت دیا کرتا ہے، اس سے ایک شریعہ رکھ لینے اور دوسرے اپنے انہوں کا اختیار ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "من اشتری شیئاً لم یروہ فله الحیار اور انہ" (۳) (جس نے کسی چیز خریدی جس کو دیکھا نہیں ہے تو دیکھنے پر اس کو اختیار ہے)، یہاں پر نیا رہیمت دین کے شرط عام کرنے سے میں ہے بلکہ یہ شرط ثابت ہے، لہذا یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہوگا، اور اس کا قاط جائز نہیں ہوگا، ورنہ قاط سے ساتھ ہوگا، اور یہ ان لوگوں کے نزدیک مشق علیہ ہے جو ثبوت خیار کی

(۱) حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث "لا یغفر لک ولا سکتی" کی روایت مسلم (۱۱۵/۲ طبع المکتب) نے کی ہے۔

(۲) المجلد ۴، ۳۳۳، البدائع ۵۲۳، جوہر الاکلیل ۱۳۱۶، اندلسی ۳۵۰/۲، غلیہ ۱۳۵/۲، کنز ۳۶۱، انصاری ۵۳۱، شرح مشکوٰۃ ۲۳۰، ۲۲۸، ۲۳۰۔

(۳) حدیث "من اشتری شیئاً" مستند اور مرسل دونوں طرح مروی ہے، مستند کو دارقطنی نے اپنی سنن میں حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے، دارقطنی نے کہا کہ اس میں عربین ہر قسم کے خبر کو کر دی کہا جاتا ہے، یہ احادیث کو وضع کرنا ہے اور یہ (روایت) باطل ہے صحیح نہیں ہے، ابن قسطلان نے کہا کہ روایت سے روایت کرے وہ دوسری نوع ہے اور یہ غیر معروف ہے، اور شاید شریعت اس کی ہے اور مرسل کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور دارقطنی اور بیہقی نے ذکر کیا ہے، دارقطنی نے کہا کہ مرسل ہے اور ابوہریرہ کی مصیبت ہیں (نفس المداہرہ) دارقطنی ۳۳۵، طبع دارالاسلام قاہرہ، اسنن الکبریٰ للبخاری ۲۶۸، طبع دار الفکر، طبع المیزان، ۵۵۷، ۵۵۸۔



شرطوں و رعایت کے ساتھ عابثی کی بیع کو جاریہ قرار دیتے ہیں۔  
 اور اگر عاقدین یہ شرط رکھ کر خیار رعایت ساتھ ہو گا تب یہ  
 باہر بخت رہے گا تو شرط باطل ہوگی اور بیع میں شرط نامددہ کے حکم میں  
 اختلاف کی وجہ سے اس میں اختلاف ہے کہ عقد صحیح ہے یا فاسد؟ (۱)۔  
 تفصیل کے لئے (بیع اور خیار) کی اصطلاحیں احاطہ کی جائے۔

ہیرہ کی و چہی کا حق:

۵۳۔ ذہن بہت کمزور ایس سما جا رہا ہے (اور یہ جمہور کے ۷۰٪ تک وہ  
 رہے جو باپ اپنی اولاد کو کرتا ہے، اور حسب کے ۷۰٪ تک کوئی بھی  
 اس جو وہمے کو بہہ کرے بشرطیکہ بہہ کی وہ اپنی سے کوئی مامع نہ  
 ہو) ان کی وہ حق شریعت سے ثابت ہے اس لئے کہ  
 بنی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کا ارشاد ہے: "لا یحل لرجل ان یعطى عطیة نو  
 یهب هبة لیرجع لیها إلا الوالد بما یعطى ولده" (۲) کسی  
 انسان کے لئے روا نہیں کہ کوئی عطیہ دے یا بیہ کرے اور پھر اس کو  
 واپس لے سوائے والد کے کہ وہ اپنی اولاد کو کئے ہوئے عطیہ کو واپس  
 لے سکتا ہے، اس حدیث سے جمہور نے استدلال کیا ہے۔

حضرت نے نبی ﷺ کے ارشاد: "الواهب أحق بهبته عالم  
بشپ مسها" (۳) (بیمہ کرنے والا جب تک اس کے بیمہ کا بدلہ نہ

( ) البدائع ۵/ ۴۹۳، ۴۹۵، الهدایہ ۳/ ۳۲۳، جوامع التلخیص ۹/ ۱۱۵  
 ۱۲۵۰، شرح تفسیری بالذوات ۳/ ۱۲۶، المغنی ۵/ ۵۸۱۔

(۲) حدیث ہے: "لا یحل لہ رجل...." کی روایت ابو داؤد (سم ۸۰۸ طبع عزت  
عبد الحماس) اور ابن ماجہ (۵۵۹۲ طبع النجفی) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”انوارہب احنی بھجہ عالم یجب مہیا“ کی روایت ابن ماجہ  
 یحییٰ، اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے اور اس میں  
 ام ایمنہ بنت اسماعیل، بن جادیرہ ہیں جن کو لوگوں نے ضعیف بتلایا ہے اور اس کو  
 طبرانی اور دارقطنی نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور  
 عبدالحق نے دو تفسیر کی اسناد کو محمد بن عبد اللہ الطبرانی کی وجہ سے مطول قرار دیا

ایا جائے اپنے بید کا نیا دو حق وار ہے) سے استدلال کیا ہے، حنفیہ کا کہنا ہے کہ وہ رحمہ کو کئے گئے بید کا بدلہ صلہ رحمی ہے جو مل چکا ہے۔ ان بیات میں (دن کی وضو جاز ہے) و حتی کا حق چنانکہ شریعت سے ثابت ہے اس لئے اس کا نقطہ جاز نہیں ہوگا۔ وروہ نقطہ سے ساتھ نہیں ہوں گے۔ دن کو حنفیہ ورثہ فقیر نے اور یک قوں میں منابہ نے اختیار کیا ہے۔ منابہ کا اور قوں یہ ہے۔ و حتی اس کا حق ہے۔ وروہ اس کے نقطہ سے ساتھ ہو جائے گا۔

ماتلایہ کے ریسٹ ہاپ کے لئے اس مہد کی وجہ سے جو اس نے اپنی اہلیہ کو یا ہے، ایسا کہ اس نے اس مہد پر شام مقرر کیا ہو یہ عدم واپسی کی شرط لگانا جو تو اس وقت قول مشہور کے مطابق اس کے لئے واپسی کا حق نہیں ہے (۱) اور اس کی تفصیل اصطلاح (مہد) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

• جنہوں نے عباد جوارِ قاط کو قبول نہیں کرتے:

گنہگار چکا ہے کہ تصرف کے حق دار کو اس وقت تک بے حق کے

= ہے اور حاکم نے اس کو عبد اللہ بن عمر سے مروی کا نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ شخصیں کی شریعوں کے مطابق صحیح ہے جس انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے اور دارقطنی نے اس کو اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا کہ صحیح تو یہ ہے کہ یہ حضرت عمر کا قول ہے اور حضرت ابو بکرؓ کی حدیث کی استاد زیادہ مناسب ہے لیکن اس میں ہر ایک بنی اسرائیل ہیں جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں، اس لئے ان سے بعید نہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو مروی ما روایت کرے میں غلطی کی ہو، مورخ سلیمان بن عیسیٰ عمرو بن دینار عن ابیہ عن عمر کی روایت ہے اس طرح حدیث حضرت عمر کی تصحیح کر ان کا قول غمیرتی ہے (سنن ابن ماجہ تحقیق محمد فوز محمد المانی ۲ : ۹۸)۔ شیخ عیسیٰ حبش، بسمل الکفران مکتبہ حلوانی طبع دار الفعارف اعصابہ بالہند المستطردک ۱۳۷۲ھ مع کردہ دیوار کتاب العربیہ سنن الدارقطنی ص ۳۴ طبع دار النکاح من مطبعہ مصر، لصب المرابہ ص ۱۲۶، ۱۲۵ طبع دار المناہل ص ۳۵ -

(۱) حاشیہ من مایہ بن ۴۵۵، اتمکلمہ ۴۴۵/۳، الفہامہ ۴۴۷/۳، ۴۴۸،



اس کو یہ حق نہیں ملے گا (۱)، تحصیل کے سے، حلقہ: (حضرت) د  
اسطلاح۔

### بچے کا نسب:

۵۶۔ نسب بچے کا حق ہے جب یہ حق ثابت ہو جائے تو بچہ جس کا  
بن چکا ہے اس کے لئے اس حق کو ساقط کرنا جائز نہیں ہے لہذا جو کسی  
بچے کا تعلق اس لئے اس کو اس کی پیدائش کی مبارکباد دی جائے اور وہ  
خاصوش رہے، یا (بچے کے لئے کی گئی)، یا پرتین کہے یا نکار کے  
امکان کے باوجود وہ انکار کو مؤثر نہ کرے تو بچہ اس سے متعلق ہوگا، و  
اب اس کے بعد اس کے لئے اس کے نسب کا استقاط صحیح نہیں  
ہے (۲)۔

اگر کسی ایسی عورت نے جس کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی  
ہو، شوہر کے ہاتھ میں بچہ دیکھ کر شوہر پر دعویٰ کر دیا کہ یہ اس  
(عورت) سے پیدا ہونے والا اس (مرد) کا بچہ ہے اور وہ آدمی انکار  
کر رہا ہے، اور پھر عورت کسی چیز کے عوض نسب سے مصالحت کریتی  
ہے تو صحیح باطل ہے، کیونکہ نسب بچے کا حق ہے، عورت کا حق نہیں  
ہے (۳)۔

### کیل کی معزونی:

۵۷۔ کاندہ ہے کہ موئل کے لئے اپنے کیل کو جب چاہے معزوں

- (۱) حاشیہ من مایہ ص ۳۶۲، طبع، کلیل ۵۸/۲، السورنی القواعد ۵۳/۲،  
نہایہ الکتاب ۵۳/۲، ۵۳/۲، شرح ختمی الارادات ۲۶۵/۳، بغی  
۱۲۵/۷، نیل المآب بشرح دیلم الطالب ۳۰۹/۲، طبع اول ۱۳۰۳ھ  
طبع مکتبہ اصلاح۔
- (۲) شرح ختمی الارادات ۳۱۱/۳، یعنی ۲۲/۳، الاصلی واسن مدارہ ۶۶/۲،  
نہایہ الکتاب ۱۱۶/۷۔
- (۳) البدیع ۹۶/۳۔

قاط سے رہنا نہیں جائز جب تک کوئی مانع نہ ہو، وراۓ ندوہ طور  
میں اس بعض حقوق کا یہاں ہوگا جو بالاتفاق یا بعض فقہاء کے نزدیک  
قاط کو قبول نہیں کرتے، وراۓ اس کی وجہ یا قائل کی ہی شرط کا نقد ان  
ہوتا ہے یا خود، قاط کی شرط عدم موجودی۔

### جس سے غیر کا حق متعلق ہو:

۵۴۔ قاط اگر کسی دوسرے کے حق سے بھی متعلق ہو، وراۓ اس میں  
کسی دوسرے کو ضرر ہو جیسے مانع کا حق تو ایسا، قاط صحیح نہیں ہے۔ یا  
اس کی صحت ان لوگوں کی اجازت پر موقوف ہوگی جو اجازت کے  
مالک ہیں، جیسے وارث اور مرتجع (جس کے پاس رہن رکھا جائے)،  
اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

### پرورش کا حق:

۵۵۔ مشہور فقہاء (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کی رائے اور مالکیہ کے  
یہاں بھی ایک غیر مشہور قول ہے کہ حصانت کے حق اور کو حق ہے کہ  
بہ حق حصانت ساقط کرے، اس صورت میں حق حصانت اس کے  
بعد و لے کی طرف منتقل ہو جائے گا، وراۓ اس کو حصانت پر مجبور نہیں  
کیا جائے گا، البتہ اگر حصانت کے لئے صرف وہی ہو اور کوئی دوسرا  
موجود نہ ہو (تو اس کو استقاط کا حق نہیں ہے)، (قاط کے بعد) اگر  
دوسرے حصانت کا حق وارث حصانت کا مطالبہ کرے تو اس کی طرف حق  
دوسرا لوٹ کر آئے گا۔

مالکیہ نے اپنے مشہور قول کے مطابق اس کی مخالفت کی ہے، وراۓ  
ہے کہ پرورش کا حق رکھنے والی عورت اپنے حق کے ثبوت کے بعد اگر  
بغیر کی طرف کے پناہ حق حصانت ساقط کرے تو باوجود طلب کرنے پر  
السورنی القواعد ۵۳/۲، شرح ختمی الارادات ۵۲۶/۳، بغی ۱۶۸/۵،  
مدونہ ۱۱۷/۳، فتح الباعث لملک ۲۸۵/۳۔



رہنا جائز ہے، کیونکہ یہ اس کا اپنے خالص حق میں تصرف ہے، لیکن اگر وکالت کے ساتھ غیہ کا حق بھی جڑ جائے تو اس کے لئے حق والے کی رضامندی کے بغیر وکیل کو معزول کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس معزولی میں غیہ کا حق اس کی رضامندی کے بغیر ضائع ہوگا، جیسے مقدمہ ہیکل، جب تک مقدمہ جاری ہے اس ہیکل کی معزولی جاری نہیں ہے اس طرح عادل (ٹاسٹ) کی جس کو مرہون کو بیچنے کا پورا اختیار حاصل ہو، یہ مشیہ اور علیہ کے ہر ایک مجموعی طور پر ہے (۱)۔

اور اس کے ساتھ ہی معزولی وراثت فی انصوتہ کی بہت سی شرطیں ہیں جن کو صلاحت (Johd) میں (۲) میں ملاحظہ یا جاسکتا ہے۔

دیوایہ کا تصرف:

۵۸۔ جس پر دیکھ لیتے ہیں کہ وہ بچہ سے کاروبار کی پابندی ہو اس کے مال کے ساتھ قرض خواہوں کا حق ختم ہوتا ہے، اور اس کی وجہ سے اس کے لئے اپنے مال میں کوئی نیا تصرف مثال کے طور پر وقف، حلقہ، وغیرہ، درجن چیزوں میں قصاص نہیں ان میں بلا معاوضہ غنموور گنڈر، سنا، ناچار ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ قرض خواہوں کا حق اس کے مال کے ساتھ ختم ہوتا ہے، اور اسی لئے اس پر تصرفات کی پابندی ہے، اور یہ رہن رکھنے والے کی طرح ہو گیا جو رہن میں تصرف کرنا چاہتا ہے (۲)۔ (ماہ حفظہ ہو: اصطلاح (حجر، بلس)۔)

حق کے وجوب سے پہلے اور سبب وجوب کے پائے جانے کے بعد حق کا ارتقاط:

۵۹- فقہاء کا اتفاق ہے کہ وجوب حق سے قبل اور سبب وجوب کے

پائے جانے سے پہلے اسقاط نہیں ہے۔ چونکہ اس سے پہلے حق باغفل ہو جوشمیں ہے، لہذا اس پر اسقاط کے ورود کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے جو بیج و سبب ہی نہیں ہوتی، ورنہ اس کے وجوب کا سبب پایا گیا اس کا اسقاط اسقاط نہیں مانا جائے گا بلکہ مدخض و مدد ہے جس سے مستقل میں اسقاط لازم نہیں ہوتا جیسے بیج سے پہلے ثمر کا اسقاط، اور حضانت کا حق بننے سے پہلے حاضری کا پنا حق، یا طہرہ، اس میں سے کسی کو اسقاط نہیں مانا جائے گا یہ صرف مستقل میں حق کا مطالبہ کرنے کا بعد ہے، اس میں رجوع و رد و رجوع کا مطالبہ جاری ہے۔

۶۰۔ اگر ارجح، جب تو میں ہوا لیکن اس کے وجوب کا سبب موجود ہے تو اس وقت اسقاط کے صحیح ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

خفیہ اور حجاب کے نزدیک اور بھی مالک کے یہاں معتد اور  
ثانیہ کے یہاں اظہر کے بالمقابل قول ہے کہ سب کے پائے جانے  
کے بعد اور وجوب سے پہلے اسقاط درست ہے۔

بدائع الصنائع میں مذکور ہے کہ (۱) سبب وجوب کے پائے جانے کے بعد اور وجوب سے پہلے حق سے اہم اور جائز ہے، جیسے اجارہ کی مدت گزرنے سے پہلے اجرت سے اہم اور فسخ القدر میں ہے کہ (۲) سبب وجوب کے پائے جانے کے بعد سارے حقوق سے اہم اور جائز ہے۔

شرح مختصری طارقات اور اس طرح مضمون میں ہے کہ: مرقعہ اید  
ملطی سے رنجی یا یا شخص اپنا تھکاس یا پنی اہمیت معاف کرے تو  
اس کا معاف کرنا درست ہے، کیوں کہ اس نے جب کے العقاد کے

(۱) پرنسٹن، ۱۹۴۷ء، ص ۱۶۳۔

(۲) مکتبہ فتح محمدیہ ۲۹۵/۸ طبع دار احیاء التراث، الہامیہ ۱۳۳۸ھ، صفحہ ۱۱  
جلد ۲، ۵۶۶۔

( ) المذبح ۱۸، ص ۵۴؛ المجلید ۳۷، ص ۵۵؛ فتح الباری ۲۰، ص ۲۳۰.

(۲) اس عاجی ۵/۹۵، اور ساقی ۳/۶۵، نیلہ ۳/۵۰، کاج ۳/۵۰، ۵۰۶۵۰ سہنسی  
لا رات ۳/۷۸، ۳/۷۸، ۳/۷۸، ۳/۷۸۔



بعد اپنے حق کو ساقط کیا ہے (۱)۔

فتح علی الممالک (۲) میں کئی مسائل ذکر کئے ہیں: مثال کے طور پر نکاح تنفویض میں دخول سے پہلے اور قبل اس کے کہ شوم بیوی کے مہر کی تعیین کرے، بیوی کا شوم کوہ سے بری کرے، اور بیوی کا شوم سے مستثنیٰ کے نقد کو ساقط کرے، اور جیسے زخمی کا آگے زخم جو اصل اختیار کرے گا اس سے (پیشہ ہی) معاف کرے، یا پھر ابن مبراہام سے نقل کرتے ہوئے نہ ہے کہ: اس میں سے بعض مسائل بعض دوسرے سے زیادہ قوت رکھتے ہیں، تو یہاں میں قاط لازم ہوگا، کیونکہ وجوب کا سبب موجود ہے یا اسقاط لازم نہیں ہوگا، کیونکہ وہ ابھی تک وجوب نہیں ہوئے ہیں؟، انوں ہی قول میں جن کو ابن رشد نے نقل کیا ہے۔

الدسوقی میں مذکور ہے کہ (۳) معتقد قول یہ ہے کہ اسقاط لازم ہوگا، کیونکہ سبب پایا جا رہا ہے، اور شافعیہ کے نزدیک اظہر اور مائتہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ وجوب سے پہلے حق کا اسقاط درست نہیں ہے، چاہے اس کے وجوب کا سبب پایا جا رہا ہو۔

در نہایت اختلاف میں مذکور ہے کہ (۴) ائمہ شیعہ کی بائع کو ضمان سے بری کر دے تو اظہر قول کے مطابق یہی نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ایسی چیز کا اہر ہے جو بھی وجوب نہیں ہوتی، اور یہ درست نہیں ہے اگرچہ اس کا وجوب موجود ہو، ورنہ ہر قول ہے کہ بری ہو جائے گا، اس لئے کہ صحاب کا سبب موجود ہے۔

شافعیہ سے ایک صورت کو نشانی کیا ہے جس میں وجوب سے پہلے

(۱) شرح شیعہ المرواۃ ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲



مجھوں میں بھی درست ہو گا، کیونکہ اس میں جسامتِ ران کا جب نہیں ہے، وہ اپنی قسم سے دنیا بلکہ کفر و یک اس دین پر مصداقت کا صحیح ہونا بھی ہے، جس دین کا علم مشکل ہو تا کہ مال کے فنیات کا سد باب ہو سکے (۱)۔

۱۱۔ شافعی کے حدیث قول کے مطابق جو حنبلیہ کی بھی ایک روایت ہے مجہول سے اہم صحیح نہیں ہے (۲)۔ چونکہ اہل اس چیز کی تسلیک ہے جو مذمہ میں تھی، لہذا اس مقصد کے لئے اس کا علم ضروری ہے۔  
عدم صحت کا قول اپنانے کی صورت میں شافعیہ اور حنبلیہ کے یہاں ”مجہول لکھنؤ“، ”مجہول القدر“ اور ”مجہول الصفتہ“ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

شافعیہ ”ہرمسن الجہول“ سے دو صورتوں کو مستثنیٰ کرتے ہیں:

دل: دہت کے انتوں سے ابراہ، ان انتوں سے ابراہ ان کی صفت میں جہالت کے باوجود درست ہے، کیونکہ لوگ ان انتوں کو جہالت کرنے والے کے ذمہ ثابت کرنے میں چشم پوشی کرتے ہیں، ورنہ یہی معصومہ ارش (جان سے کم نقصان کے ناواہن) اور حکومت (رغم یہ جسمانی نقصان وغیرہ کا حاکم کی طرف سے جرمانہ) کا ہے، ان دونوں سے بھی ان کی صفت میں جہالت کے باوجود ابراہ صحیح ہے۔

م: حق مقدّر (مقاطع) ذکر کرے جس کے متعلق یقین ہو کہ اس کا حق اس سے کم ہے۔

نہ انوں صورتوں کے ساتھ ساتھ اس کو بھی شامل کر لیا ہے کہ اس سے منجھوٹ ہے جو (قرض) پر اس کی بیوی اپنی موت

(۱) البدیع ۵/ ۲۷۴، البدیعی ۱۱/ ۳۸۵ شرح ختمی الادب ۲۶۳،  
کشف القناع ۹۶/ ۳۸۲، ۱۲/ ۳۸۲، القواعد ۱۰۲/ ۲۳۲، انشی  
۹۸/ ۳۲

(۲) اقبیولی ۳۶۴ تا ۳۶۵ لکھ ج ۳۴ تا ۳۵ شرح لروض ۳۳۹ ج ۱  
یہ کتاب جس کے نام بعد میں آئے۔

کے بعد اس کو بری نہ آیا۔ تو یہ بھی جہالت کے باوجود درست ہے، یہ نکتہ یہ نصیحت ہے۔

ان طرح معمولی جہاز جس کی معرفت محسوس ہوا ہے کہ ایک اقطار میں اثر انداز نہیں ہوتی جیسے ترک میں پے موثر کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے سے اور اگرچہ ترک کی مقدار تو اسے معلوم نہیں اپنے حصے کی مقدار سے ملنا و تفت ہو۔

اُترہ ارث نے اپنے مورث کی اس وصیت کو جو تہائی ہے زبرد ہو منظور کر لیا۔ اور پھر کہا کہ میں نے یہ سمجھ کر منظور کر لی تھی کہ ماں تھوڑے بے ہار تہائی کم ہے۔ اور اب ظاہر ہوا ہے کہ ماں زیادہ ہے تو اس کا قوس عین کے ساتھ قبول کر لیا جائے گا، اور اس کے خیال میں جو زندہ ہو اس کی واپسی کا اس کو حق ہوگا، بشرطیکہ مال ایسا نمایاں نہ ہو جو بابت دینے والے سے مخفی نہ رہ سکے، یا اس کے علم اور عقد اور پر ثبوت موجود ہو، یہ مجموعی طور پر ہے (۱)۔

۶۲- بیچ میں عیوب سے امر اور کا حکم حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک وہی ہے جو دین میں امر اور کا حکم ہے، لیکن حق کے ساتھ بعد میں ظاہر ہوئے والے اور پہلے سے موجود کے درمیان تمیزیں ہیں، دنا بد کے نزدیک اس مسئلہ میں مشہور ترین قول امر کا صحیح نہ ہونا ہے، اور دوسری رائے یہ ہے کہ اس میں امر اور جواز ہے، اور ثانیہ کے یہاں اس مسئلے میں بطریقے ہیں: ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ مسئلہ میں تین قول ہیں: ایک قول ہے: یہ عیب سے برأت کا صحیح ہونا، اور دوسرا قول ہے: برأت کا صحیح نہ ہونا، اور تیسرا یہ ہے کہ صرف ایک عیب سے برکت ہوگا، اور دوسرا جو ظاہر و باطنی عیب ہے جس کو باطل نہیں جانتا، امام شافعی فرماتے ہیں: چونکہ جانور دوسری چیزوں سے ملگ ہیں، اور کرمی ان مٹی یا ظاہری عیب سے پاک ہوتے ہیں، اس سے

(۱) فقہی روایات ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵



ضرورت ہے کہ ان میں موجود باطنی عیب سے مراد ہوتا ہو (۱)۔

یہاں (حقوق) کی مثالیں ہیں جو محل کی کسی شرط کے نقد ان پر بند ہوتی ہیں۔ قاط کی کسی شرط کے نہ ہونے کی وجہ سے اس قاط کو قبول نہیں کرتے بعض مشق علیہ ہیں، بعض میں اختلاف ہے۔

۶۳- اور بھی بہت سارے حقوق ہیں جو مختلف اسباب کی بنا پر اس قاط کو قبول نہیں کرتے اور فقہ کے مختلف مسائل میں ان حقوق کے پھیلے ہونے کی وجہ سے ان کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے، اس کی ایک مثال شوہر کا استمتاع کا حق ہے (۲)، اور کچھ حقوق ہیں جو ثانیہ کے یہاں ایک قاعدہ کی روشنی میں ساتھ نہیں ہوتے تاکہ دیکھ لیں کہ حقوق کی صفات کو لگ سے ساتھ نہیں کیا جاسکتا، جیسے اصل (طے شدہ مدت) اور (سہان کی) عمر کی، جب کہ خنہ کے یہاں ان دونوں کا اسقاط جائز ہے اور یہ دونوں "التابع تابع" کے قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں (۳)۔

اسی طرح خنہ نے کہا: کہ اگر شرط عقد لازم میں ہے تو شرط بھی لازم ہوگی، اور باقاعدہ اسقاط ہوگی، اس لئے اگر رب المسلم کہے کہ میں نے مقررہ جگہ یا مقررہ ہستی میں حوائج کے اپنے حق کو ساتھ کیا تو ساتھ نہیں ہوگا، اور جیسے کوئی وقف کی آمدنی کا اپنا وہ حق جو اس کے سے مشروط تھا کسی دوسرے کو بغیر ساتھ نہ دے، یہاں تک اس کے لئے حق کا مشروط ہونا وقف کے لازم کی طرح لازم ہے (۴)۔

ان کے علاوہ بہت سی مثالیں ہیں جن کو ان کے مقامات پر دیکھا جاسکتا ہے۔

(۱) اہل بیت ۲، ۳۹۵، البدائع ۵، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶،



بنانا اور ولایت کو بھی داخل کیا ہے (۱)۔

ثانیہ نے اس قاعدے کو زیادہ وساحت کے ساتھ دیکھا ہے اور کہا ہے کہ جو بعض کو قبول نہیں کرتا اس کے بعض کا اختیار نہ ہو رہے کے اختیار کرنے کی طرح ہے۔ اور بعض کا۔ قاط ۱ کے قاط کی طرح ہے، اور اس قاعدے کے تحت انہیں مثالوں کو دیکھا ہے جو بنیم کے حوالے سے پہلے گزر چکی ہیں یعنی طلاق، قساص، حق و شفعہ چنانچہ اگر شفعہ کا حق، اپنے بعض حق کو چھوڑ دے تو پورا شفعہ ساتھ ہو جائے گا۔ اور ثانیہ نے اس قاعدہ سے حد قذف کو مستثنیٰ رکھا ہے لہذا اس کے بعض کی معافی رافعی کے نسخے کے مطابق سی چیز کو ساتھ نہیں کرے گی، ورنہ یہ الحکامات میں تعزیر کا اضافہ ہے۔ لہذا اگر تعزیر کے کچھ حصے کو معاف کر دے تب بھی اس سے کچھ ساتھ نہیں ہوگا (۲)۔

طلاق، حق، اور قصاص کے ان مشہور مسائل کے بارے میں جن کا ذکر ہو مذہب کے درمیان اتفاق ہے کہ طلاق بعض یا دو طلاق جو بیوی کے کسی جز کی طرف منسوب ہو یا غلام کے کسی جز کی طرف منسوب حق یا کسی ایک مستحق کی قصاص سے معافی، یہ تمام چیزیں کل پر لاگو ہوں گی، اور محل میں بعض نہیں ہوگی، لہذا عورت کو طلاق پڑ جائے گی، اور غلام آزاد ہو جائے گا، اور قصاص ساتھ ہو جائے گا، اور اس کو چھوڑ کر جو مام بو حنیفہ سے حق کے مسئلہ میں گزر چکا ہے یہ عام قاعدہ میں مجموعی طور پر ہے۔

ورفقہاء کے یہاں ہر مسئلہ کی جزئیات میں تفصیلات ہیں، مثلاً طلاق یا عتاق کی اضافت یا خن، ولایت اور بال کی طرف کرے سے حنا بد کے، ایک کچھ نہیں قطع ہوگا، کیوں کہ یہ چیزیں رائل ہو جاتی

(۱) شرح المکملہ ۱/۱۶۵، ۱/۳۵۵۔

(۲) المجموع فی القواعد للدرر ۳/۵۳، ۵۴، نہایت المحتاج ۷/۱۰۳، ۵۵۵۔

میں اور ان کی جگہ دہری نکل آتی ہیں، اس سے یہ مفصل کے حکم میں ہوں گی (۱)، مالکیہ کے یہاں بال کی طرف اضافت میں دوقوں ہیں، اور ثانیہ کے یہاں بال کی طرف اضافت سے طلاق پڑ جائے گی۔

ثالث میں بھی عام قاعدہ دیکھی ہے کہ اس کی تقسیم نہیں ہوگی تاکہ عقد کی تفریق سے ضرر واقع نہ ہو لہذا شفعہ کا حق دار یا تو پورا لے گا یا بالکل ترک کرے گا، اور اگر اس نے بعض میں اپنے حق کو ساتھ کر دیا تو پورا ساتھ ہو جائے گا بین ثانیہ کے یہاں ایک اختلاف واقع ہو گیا ہے، کیونکہ کہا گیا ہے کہ بعض شفعہ کا اسقاط کی چیز کو ساتھ نہیں کرے گا۔

ثالث کی تقسیم میں یہ داخل نہیں ہے، چنانچہ لے یا شریعہ نے لے لے، ہوں، ایسی صورت میں شفعہ کے حق دار کو اختیار ہے کہ اس میں سے کسی ایک کے حصے کو لے لے اور دوسرے کو چھوڑ دے، اور جب شفعہ کا حق رکھنے والے کوئی ایک ہوں تو شفعہ ان کے حصوں کے مطابق ہوگا۔

اور ابن (بتلاجات) ان حقوق کے ضمن میں ہے جو تقسیم کو قبول کرتے ہیں، اور ان (قرض خود) کو اختیار ہے کہ اپنے بعض دین کو لے اور بعض کو ساتھ کرے (۲)۔

ساقط شدہ (حق) نہیں لوٹتا ہے:

۶۵۔ یہ معلوم ہے کہ ساتھ ہو جانے والا (حق) ختم و نیست و نابود ہو جاتا ہے، اور معدوم کی طرح ہو جاتا ہے جس کے عادی کی جہل باقی

(۱) المغنی ۷/۳۶۔

(۲) المبدع ۵/۲۵، مجمع الجلیل ۲/۴۳۰، ۴۳۵، ۴۳۸، ۵۷۲، نہایت المحتاج ۵/۲۱۲، ۲۳، خیالاً از ویلا ۳/۳۸۵، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸



نہیں رہتی سو اے اس کے کوئی نیا سبب پایا جائے جس کے نتیجے میں وہ خود تو نہیں لہتے اس کا مثل ظہور پذیر ہوتا ہے، چنانچہ سب واکن (قرض خواہ) قرض دار کو بری کر دے تو یہین ساتھ ہو جائے گا، ورسو اے اس کے کوئی نیا سبب پایا جائے کوئی بھایا نہیں رہے گا، وراہی طرح قصاص کو ر معاف کر دیا جائے ساتھ ہو جائے گا اور قاتل کی جاب نکج جائے نہ سب تک و دہری جنایت نہ رہے اس کا خوب مہاج نہ ہوگا، وغیرہ وغیرہ اور اسی طرح جو شخص شفعہ میں ہن حق ساتھ کر دے اور پھر گھر اس کے مالک کے پاس خیار ردیت یا مشتری کے لئے خیار شرط کے نتیجے میں واپس آئے تو اس کو شفعہ کی جزیہ پر لینے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ حق شفعہ ختم ہو چکا ہے، لہذا نے سبب کے بغیر وہ نہیں لوٹے گا (۱)۔

۱۔ سقاط اس پر ہوتا ہے جو با فعل موجود ہو، جس پر حق بن چکا ہو، اور جو سقاط ہوے کے بعد نہیں لوٹتا ہے۔

نہیں جو حق تھوڑ تھوڑ بن رہا ہو، جیسے جیسے اسباب پیدا ہوتے ہوں وجود میں آتا ہو اس پر سقاطہ نہیں ہوتا، کیونکہ سقاطہ حال پر اثر انداز ہوتا ہے نہ کہ مستقبل پر، اور اس کی ایک مثال خیال الودایا میں یہ آئی ہے کہ کسی نے غلام خریدے اور قبضے سے پہلے وہ بھاگ گیا، اور مشتری نے بیع فسخ نہ کرنے پر اپنی رضامندی بتائی، مین پھر بعد میں اس کی رائے بدل گئی تو اس کو فسخ کا موقع دیا جائے گا، کیونکہ قبضہ پر اس کا حق سارے اوقات میں ہے، جب کہ سقاطہ حال میں مؤثر ہوتا ہے، ان میں نہیں جن کا حق بعد میں بن رہا ہو (۲)۔

۱۔ عابدین نے کہا کہ: اگر بیوی بی بی باری کو اپنے سوتن کے لئے ساتھ کر دے تو اس کو واپس لینے کا حق ہے، کیونکہ اس نے اس کو ساتھ

(۱) شرح المجلد ساداتی ۱۸ و ۱۹، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸،



مستثنیٰ نہیں۔ اس لئے کہ یہ مانع کے زوال کے باب سے ہے، اور بیع  
سلم میں اتلاف کا خاتمہ درست نہیں ہے، کیونکہ یہ ساتھ ہو جانے والا  
ہے، لہذا نہیں لوٹے گا، لیکن نشوز (بے راہروی) کے نتیجے میں  
نقصہ ساتھ ہو جانے کے بعد نشوز کے ختم ہونے پر اس کا لوٹنا  
ساتھ کے لوٹ آنے کے باب سے نہیں بلکہ مانع کے زوال کے باب  
سے ہے (۱)۔ اور زیارات کو اس کے باب میں ایک باب ملتا ہے۔

۱۔ قاط کا اثر:

۶۶۔ قاط کے نتیجے میں کچھ آثار مرتب ہوتے ہیں جو ان چیزوں  
کے اعتبار سے جن پر قاط ہو رہا ہے مختلف ہوتے ہیں، اور وہ اس  
طرح ہیں:

(۱) طلاق کے ذریعہ آدمی کا صبح سے اتفاق کو ساتھ کرنا، اور اس  
پر مرتب ہونے والے آثار کئی ایک ہیں، جیسے عدت، نفقہ، سکنی، طلاق  
رجعی ہے تو رجعت کا جواز، اور بائن ہے تو اس کا عدم جواز، اور اس  
کے علاوہ دوسرے آثار (۲)۔ ملاحظہ ہو: اصطلاح (طلاق)۔

(۲) اتفاق یعنی غلام سے غلامی کا ازالہ اور اس کو آزادی سونپنا،  
اور اس کا اثر یہ مرتب ہوگا کہ وہ اپنے ماں اور اپنی کمائی کا مالک ہوگا،  
اس کو تصرفات کی آزادی حاصل ہوگی، آزاد کرنے والے کو حق ولاء  
ملے گا، اور اس کے مشابہ احکام (۳)۔ ملاحظہ ہو: اصطلاح (حق)۔

(۳) کبھی قاط کے نتیجے میں ایسے حقوق کا اثبات ہوتا ہے جو مکمل  
سے متعلق ہوتے ہیں، جیسے حق شفعہ کے قاط کا یہ اثر کہ مشتری کی  
ملکیت مستغنی ہو جائے گی، اور بیع میں حق خیار کے قاط کا اثر یہ ہوگا  
کہ اس پر بیع لازم ہو جائے گی، جب کہ فیصد خاص کرنے سے پہلے بیع

جیسے ماں شادی کر لے، اور شوہر کے ساتھ رہنے لگے اور جہدہ (مائی  
پر داوی) بچے کو لے لے، پھر اس کے بعد شوہر ماں کو مانعہ دے کر  
وہ جہدہ کا انتقال ہو جائے یہ وہ شادی کر لے اور ماں مانعہ سے پاک  
ہو، تو یہاں لوگوں سے یہ وہ حق و ہونے کے بعد میں یعنی خلاء  
اور اس کے بعد کے لوگ، اسی طرح مصنف (المدنی) نے کہا ہے،  
حالانکہ یہ ضعیف ہے قائل متا: یہ ہے کہ جب جہدہ کا انتقال ہو جائے  
تو حضانت اس کی طرف منتقل ہون جو اس کے بعد ہے یعنی خلاء کی  
طرف، اس کو اگرچہ وہ بغیر شوہر کے ہو چکی ہو، بارہ حضانت نہیں  
ملے گی (۱)۔

۱۔ عمل علی شرح المنہج میں ہے کہ: اگر حضانت کا حق رکھنے والی  
بنا حق ساتھ کر دے تو حضانت اس کی طرف منتقل ہو جائے گی جو  
اس کے بعد ہے، اور پھر جب رجوع کرے گی تو اس کا حق لوٹ  
آئے گا (۲)، اور اسی کی مانند نسب کے یہاں بھی ہے جیسا کہ ابداً  
میں ہے۔

بن خیم نے کہا کہ: میں نے فقہاء کے قول "الساقط لا  
يعود" پر ان کے اس قول کی تفریح کی ہے کہ اگر ملکیت کے باوجود فسخ  
یا تہمت کی بنیاد پر تافضی ثابہ کی شہادت ایک مرتبہ دہرائے جاتا ہے تو وہی  
تعد میں اس کے بعد اس کی شہادت قبول نہیں لی جاسکتی۔

۱۔ ان مسائل میں جن کو بن خیم نے مسئلہ "رمانع کے درمیان  
فرق تلافی کے سے ذکر کیا ہے ان کا یہ قول ہے کہ: ترتیب ساتھ  
ہو جانے کے بعد فوت ہوئے والی نساویں میں سے آئے سے دوبارہ  
لوٹ کر میں آئے، اس کے برخلاف، اگر نسیان کی وجہ سے ترتیب  
ساتھ ہوئی تھی تو یہ آئے سے لوٹ آئے، کیونکہ نسیان مانع تھا،

(۱) شفاء الیوم، ج ۱، ص ۳۱۸۔

(۲) اختصار، ص ۳۱۳، ص ۱۷۲۔

(۳) اختصار، ص ۷۷۔

(۱) المدنی، ص ۳۳۳۔

(۲) عمل علی شرح المنہج، ص ۳۱۳، البدیع، ص ۲۲۳۔



سے جو طبیعت حاصل تھی غیر لازم تھی، ہر فضولی کی بیعت کی اجازت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ موقوف بیعت تکمیل کو پہنچ جائے گی (۱)۔

۱۔ بیعت فیصلہ اصطلاح (بیعت، خیار، شفعہ، فضولی) میں یکجہی جاسکتی ہیں۔

(۲) کچھ یہ آیت ہیں جو "الفرع بسقط بسقوط الاصل" (اصل کے ساتھ ہونے سے فرع بھی ساتھ ہو جاتی ہے) کے تصور کے تحت آتے ہیں، جیسے وہ شخص جس کی طرف سے ضمانت یا کفالت لی گئی ہو اگر دین سے بری کر دیا جائے تو ضامن اور کفیل بھی بری ہو جائیں گے، کیونکہ ضامن اور کفیل فرع ہیں، جب اصل ہی ساتھ ہو جائے تو فرع بھی ساتھ ہو جائے گی، یمن اس کے برعکس نہیں ہوگا چنانچہ "رضائن کو بری کر دیا جائے تو اصل بری نہیں ہوگا، کیونکہ یہ یقیناً (ضمانت) کا اسقاط ہے، لہذا اس سے یمن ساتھ نہیں ہوگا (۲)۔ ملاحظہ ہو اصطلاح (کفالت، ضمان)۔

(۵) ابھی اسقاط کے نتیجے میں ایسا حق حاصل ہوتا ہے جس سے پہلے اس کو رک، یا بیعت، کیونکہ وہ اسے اس حق سے متعلق تھا، اس کی مثال ہے: مرہن کی جہازت ملنے پر اپنے مال مرہون میں وقف یا مہر کی شکل میں رہن رکھنے والے کے تصرف کا نتیجہ، کیونکہ اس پر رکاوٹ مرہن کے حق کی وجہ سے تھی جس کو اس نے اپنی جہازت سے ساتھ کر لیا (۳)۔

(۶) قرض خواہ اگر عینہ اپنا مال مفلس کے پاس پائے تو کچھ شرطوں کے ساتھ اس کو اس کے واپس لینے کا حق ہے، ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ عین کے ساتھ غیر کا حق نہ متعلق ہو، جیسے شفعہ اور

رہن، چنانچہ اگر حق والے اپنے حقوق ساتھ ردین یا بیعت کے شفعہ کا حق، اور اپنے شفعہ کو ساتھ روئے یا مرہن رہن میں اپنے حق ساتھ کر لے تو یمن کے (اصل) مالک کو اس کے لینے کا حق ہے (۱)۔

(۷) اگر بائع عقد کے بعد ثمن کی وصولی کو مؤخر کر دے تو جیسے کہ بائع میں مذکور ہے (بیعت کو ثمن وصول کرنے کے لئے) اپنے پاس روکے رکھنے کا اس کا حق ساتھ ہو جائے گا، کیونکہ اس نے ثمن کے قبضہ کے سلسلہ میں اپنا حق مؤخر کر دیا ہے تو بیعت پر قبضہ میں مشتری کا حق مؤخر نہیں ہوگا، اور اسی طرح اگر بیعت مشتری کو ثمن سے بری کر دے تب بھی روکے رکھنے کا حق ختم ہو جائے گا (۲)۔

(۸) اگر بیعت کو متعین وقت تک کے سے مؤخر کر دے تو اس کو اپنے کو شہرہ سے روک کر رکھنے کا حق نہیں ہے، کیونکہ عورت مہر کے لئے اپنے حق کو ساتھ کرنے پر راضی ہوئی ہے، تو شہرہ کا حق ساتھ نہیں ہوگا، یہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے قول کے مطابق ہے، اور امام ابو یوسف نے کہا کہ اس کو اپنے روک کر رکھنے کا حق ہے، کیوں کہ مہر کا حکم یہ ہے کہ اس کی بیعت کی کسی کی ہر دکان پر مقدم ہو، تو جب شوہر نے تائید کو قبول کر لیا تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ اس کے نفیس پر قبضے میں تائید پر بھی راضی ہے، لہذا بیعت کا معاملہ اس سے مختلف ہے (۳)، اور اس کی ایک مثال درج ہے جہازت کے بعد تہائی سے زائد کی بیعت بھی ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی تفصیل اصطلاح (فلاس، بیعت بیعت رہن) میں یکجہی جاسکتی ہے۔

(۹) اعداء کے سبب مٹاؤ کی جانب سے عبادات کے سقوط کے بعد بھی تو اس کا مطالبہ ہی ساقط ہو جاتا ہے، اور قضاء کا مطالبہ نہیں ہوتا جیسے بہت زیادہ دلوڑھے کے لئے جو روزہ پر قادر نہ ہو روزہ کا

(۱) غنی ۵ راولت ۲۸۱/۲۔

(۲) البدیع ۵۰/۵۔

(۳) البدیع ۲۸۹/۲، مجمع ۱۰۲/۲۔

(۱) البدیع ۵/۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۹۱، ۲۹۵۔

(۲) نہایت الجہاد ۲۲۳، غنی ۵ راولت ۲۲۷/۲، المعبر ۲۲۲۔

(۳) غنی ۵ راولت ۲۲۳، نہایت الجہاد ۲۲۳، مجمع ۱۰۲/۲، البدیع ۱۰۲/۲۔



سقاط اور کسکی قضاء کا مطالبہ ہوتا ہے، جیسے حاحہ اور مسافر کے لئے روزہ۔

(۱۰) دین یا حق سے اہم ہا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب اہم کی تمام شرط پوری ہو جائے تو میرا (جس کو یہ اثر ملے ہو) میری مقدمہ ہو جاتا ہے میری (میرے لئے) کے الفاظ کے اعتبار سے اہم خود حق خاص سے ہو یا حق عام سے ہو۔

اسی طرح اس ہا نتیجہ ہوتا ہے کہ مطالبہ کا حق ساقط ہو جاتا ہے، چنانچہ اہم کے وقت جو حقوق اہم کے تحت آرہے ہوں ان کے سلسلہ میں دعویٰ قائل، صحت نہیں ہوگا البتہ جو حقوق اہم کے بعد مل رہے ہیں وہ ملگ ہیں، جو حقوق اہم کے تحت آتے ہوں ان میں اہم کے بعد ماہ اقصیت یا بھول کو حجت بنا کر دعویٰ قائل صحت نہیں ہوگا۔

البتہ مالک نے اس کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ اہم اصل کے ساتھ نہ ہو، بلکہ اگر اہم اصل کے ساتھ ہو اور اصل کے بعد اہم عام واقع ہو، ہو تو صلح کی خدف و رزی کا پتہ چلنے پر اس کو اس کے توڑنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ اس کا اہم بلا قید شرط نہیں ہے، بلکہ صلح کی صفت پر مقرر رہنے کی شرط کے ساتھ ہے، ہاں اگر وہ صلح میں اس کا التزام کرے کہ ثبوت ہوتے ہوئے بھی اس کا مطالبہ نہ کرے تو پھر دعویٰ قائل صحت نہیں ہوگا۔ خیال رہے کہ حنفی نے اہم کے بعد دعویٰ کے قائل صحت نہ ہوئے سے کچھ سائل کو مستثنیٰ رکھا ہے، مثال کے طور پر ضمان و رک (اس بات کی ضمانت کہ جتنے پر سی اور کا حق نہیں ہے)، وکالت، ووصایت کا دعویٰ، اسی طرح وراثت کا سی کے مر میت کے دین کا دعویٰ کرنا۔

اس میں بہت ساری تفصیلات ہیں جو اصطلاح (اہم و دعویٰ) میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

(۱۱) اہم عام حق کا دعویٰ کرنے سے قضاء مانع بنتا ہے، ورنہ نہیں، اور صورت حال یہ ہو کہ اگر اس کو پہلے حق کا علم ہو جائے تو اہم نہیں کرے گا، جیسا کہ فتاویٰ ہوا ہے میں ہے بین شرط قضاء کی میں ہے: فتویٰ اس پر ہے کہ اگرچہ اس کو اپنے حق کا علم نہ ہو پھر بھی قضاء اور یا نہ (انہوں طرح) اہم اثر ہو جائے گی، اور شافعیہ کے نزدیک اگر اس کو یا میں میری کرے اور اثرات میں نہیں تو انہوں جگہ میری ہو جائے گا، یونکہ اثرات کے مقام پر یہ کے مقام پر مبنی ہیں، ورنہ مالک کے دوا قول میں سے ایک قول ہے جن کو قرطبی نے مسم کی شرح میں ذکر کیا ہے (۱)۔

۱۔ قاط کا اتم ہو جانا:

۶۷۔ اسقاط کے کچھ ارکان ہیں، اور ہر رکن کی مخصوص شرطیں ہیں، اگر ان شرطوں میں سے ایک بھی شرط جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، معدوم ہو جائے تو اسقاط باطل ہو جائے گا، یعنی اس کا حکم باطل ہو جائے گا، مانند نہیں ہوگا، مثال کے طور پر ساقط کرنے والے کے سلسلہ میں یہ شرط ہے کہ وہ بالغ و عاقل ہو، اس لئے اگر اسقاط کا تصرف کرنے والا بچہ یا مجنون ہو تو اسقاط صحیح اور مانع نہیں ہوگا۔ اور اگر اسقاط کا تصرف حکم شریعت کے منافی ہو تب بھی تصرف باطل ہوگا اور اسقاط سے ساقط نہیں ہوگا، جیسے ولایت کا اسقاط یا حد، اللہ میں سے کسی حد کا اسقاط۔

اسی طرح اسقاط ایمان پر لاکو میں ہوتا، اور ان کا اسقاط باطل مانا جاتا ہے، اسی لئے اس کو فقہاء نے اسقاط ضمان کے معنی میں لیا ہے۔ کسکی اسقاط صحیح ہوتا ہے لیکن مسقط عنہ اس کو رد کرتا ہے اس سے

(۱) ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱



وہ حنفیہ وغیرہ کے نزدیک باطل ہو جاتا ہے، جو اس بات کے قائل ہیں کہ "قطرہ رونے سے رد ہو جاتا ہے" اور اس قاعدہ کے تحت (بھی استقاط باطل ہو جاتا ہے) جو حنفیہ نے ذکر کیا ہے، قاعدہ یہ ہے کہ: جب کوئی شیء باطل ہو جاتی ہے تو اس کے ضمن میں موجودی بھی باطل ہو جاتی ہے چنانچہ اس نے "قائد عقد کے ضمن میں اس کو یہی کیا ہوتا" یہ بھی قاعدہ ہوگا (۱)۔

ہمیں سے شہر محل گذشتہ دنوں میں آچکے ہیں۔

## اسکا

**تعریف:**

۱- اسکار لغت میں ”اسکرہ الشراب“ کا مصدر ہے، اور ”سکر، یسکر، سکر“ باب تعجب سے ہے، اور سکر اس کا اسم ہے، یعنی مے نے اس کی عقل کو زائل کیا (۱)۔

فتاویٰ کی اصطلاح میں اس کا مفہوم ہے کسی ایسی چیز سے عقل کو  
 (حک) دینا (۲) جس میں حد درجہ سرد ہو، بیسے شراب۔ جمہور کی  
 رائے میں "اسکار" کا معیار یہ ہے کہ اس کا کلام مطلق ملط ہونے لگے،  
 اور اس کی اسٹیمگوں یاں پر مشتمل ہو، درپنہ کپڑے، دھرے کے  
 کپڑے کے ساتھ مل جانے پر فرق نہ کر سکے اور نہ چن جوتے اور  
 دھرے کے جوتے میں تمیز کر سکے، یہ معیار لوگوں کی اکثریت کو نظر  
 میں رکھتے ہوئے ہے (۳)۔ اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہے:  
 "سکران" (مٹے میں رفقائے شمس) وہ ہے جو نہان در میں در مردہ  
 عورت میں اتار دے کر سکے۔ لکھیے: اصطلاح "سکران"۔



محلته الثمانية:

الف۔ اغناء (بے ہوشی):

۲۔ انشاء ایسی بیماری ہے جو عقل کے مغلوب ہو رہی رہنے کے

- (۱) المصباح المحمر : دار (س)۔  
 (۲) حاشیہ ابن طاووس ج ۴ ص ۲۳ طبع بیروت۔  
 (۳) فتاویٰ المفیدہ ج ۱ ص ۱۵۹ طبع المكتبة الاسلامیة جامعہ المدینہ مع اشرار  
 اخیر ج ۴ ص ۵۳ طبع دارالمعارف تحت التحریر ج ۷ ص ۳۴ طبع بول بمبئی ج ۸ ص ۳۳۔

لاشہ لاسی نجم رمضان ۱۴۵۶ھ یزید خطبہ ہوا اس بحث کے ساتھ مراجع



## اسکار ۳-۶، اسکان

بہ جو قوت مرد کو ان کے کام سے روک دیتی ہے (۱)۔

کے دشمن میں، خمریت کے «صاف»، اور شراب پینے، لے پر حدی  
ملت کو یان کر تے ہفت، «ورق» میں احر ز پر کار کے اثرات کے  
یان میں ہوئی۔

ب- تخذیر (سُن کرنا):

۳- تخذیر طرب ہر دور کے احساس کے بغیر عقل کے عمل کو روکنے کو  
کہتے ہیں۔

ج- تقصیر (جسم میں ڈھیلا پن پیدا کرنا):

۴- مُغتر وہ ہے جو اعضاء میں کمزوری اور جسم میں شدید ڈھیلا پن  
پیدا کر دے، اور اس کی حدت پر رک جائے۔

## اسکان

، کہتے: «سُنی»۔

جہاں حکم:

۵- اس چیز میں کا استعمال جو (شے) پیدا کرتے ہیں حرام ہے،  
حد کا مستوجب ہے بشرطیکہ حد کو مانتا کرے، ملا کوئی شہ نہ ہو، بین  
ہام ابو حنیفہ کے یہاں شراب نفس کی بنیاد پر حرام ہے، اور اس کی  
تلبیل و شیشہ مقدس پینے، لے پر حد جاری کی جائے کی، بین  
غیر شراب حرام میں ہے، اور اس کے پیے، لے پر اسی کے قدر حد  
جاری کی جائے کی جتنی پی کر وہ با فعل شے میں جتا ہوا ہو، اس کی  
تفصیل مطالع (شریہ) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

مکر (شے) کا ثقلی، فعلی تصرفات جیسے طاق، شریہ فرغت  
کے معاد، رتہ، و خطبات (بات پیت) میں بھی ہوتا ہے، اور  
عورس بیت میں اس کا اعتبار کرتے ہوئے اس کو اصولی ضمیر اور  
حد میں دیکھا جاسکتا ہے۔

بحث کے مقدمات:

۶- کار کے موضوع پر بحث حد شراب میں، کار کے ضابطے پر تنگی

(۱) حاشیہ ص ۲۶/۲۳ طبع بلاق۔





اور اگر ایمان کا لفظ سنا کر یا جانے تو اس سے مرد عقیدہ قلبی،  
اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے پیغمبروں، مریم  
آثرت کو صدق دل سے ماننا، اور اس پر یقین رکھنا ہوتا ہے کہ یہ خدا  
ہو یا کچھ ہے وہ سب پوشیدہ تقدیر کے موافق ہے یا نہیں۔

## اسلام

متعلقہ الفاظ:

الف- ایمان:

۲- اسلام کی تعریف کے ذیل میں یہ بات گزر چکی ہے۔ تب اسلام  
اور ایمان کے ساتھ مل کر استعمال کی صورت میں اس کا معنی کیا ہوگا؟  
یہی تفصیل ایمان کے لفظ میں بھی ہوئی۔ ایمان کے منفی استعمال کی  
صورت میں اس سے رسول اکرم ﷺ کی لانی ہوئی شریعت کی  
تصدیق قلبی، ایمان سے قرآن و کرامت پر عمل کرنا مراد ہوگا، جب  
ایمان کا لفظ اسلام کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا جائے تو اس کا معنی صرف  
تصدیق قلبی ہوگا (۲)، جیسا کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے سوال  
وہابی حدیث میں آیا ہے، وہ حدیث یہ ہے: "عن عمر بن الخطاب  
قال: "بينما نحن جلوس عند رسول الله ﷺ ذات يوم،  
اد طلع علينا رجل شديد بياض الثياب، شديد سواد  
الشعر، لا يُرى عليه أثر السمر، ولا يعرفه منا أحد، حتى  
جلس إلى النبي ﷺ، ففسد ركنيه إلى ركنيه، ووضع  
كفيه على فخذيه، وقال: يا محمد أخبرني عن الإسلام،  
فقال رسول الله ﷺ: الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا  
الله، وأن محمداً رسول الله، وتقيم الصلاة، وتؤتي  
الزكاة، وتصوم رمضان، وتحج البيت إن استطعت إليه  
سبيلاً قال صدقت قال فحبا له بماله وبصدقه،

تعريف:

۱- لغت میں اسلام اطاعت کرنے، جھکنے، صلح یا دین اسلام میں داخل  
ہونے کے معانی میں مستعمل ہے۔ اسلام کا لفظ بھی "اسلاف" یعنی  
عقد ستم (۱) کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: میں نے  
فدائے شخص سے بیس صاع میں سلم کا معاملہ کیا ہے، یعنی اس سے نقد  
قیمت کے ذریعہ اوصاف سامان خریدے ہیں۔

جہاں تک شریعت کی صلاحت میں اسلام کے معنی کا تعلق ہے تو یہ  
اس کے تباہ لفظ ایمان کے ساتھ مستعمل ہونے کی وجہ سے مختلف ہوتا  
ہے۔

چنانچہ لفظ اسلام کے تباہ مذکور ہونے کی صورت میں "دین اسلام  
میں داخل ہونا" یہ بات تو "دین اسلام مراد ہوگا"، "دین میں داخل  
ہونے کا مصدب یہ ہے کہ بعد اس چیز کی اجازت میں جسے نبی  
کریم ﷺ نے کر مبعوث ہوئے، اللہ کی فرمانبرداری کرے، یعنی  
زبان کے ذریعہ کلمہ کا اقرار، دل سے اس کی تصدیق اور اعضاء کے  
ذریعہ عمل۔

مراد لفظ اسلام ایمان کے ساتھ ذکر کیا جائے تو اس سے اعضاء  
کے ظاہری اعمال یعنی قول و عمل مراد ہوں گے جیسے شہادتین، نماز اور  
سوم کے تمام ارکان۔

(۱) جامع العلوم والحکم ص ۲۶، ۲۷ طبع دار الفکر۔

(۲) حوالہ بالا۔

(۳) لسان العرب، المعجم العربی، (الم)



قال فاحبرني عن الإيمان، قال - أن تؤمن بالله، وعلائكته  
وكتبه، ورسله، واليوم الآخر، وتؤمن بالقدر خيره  
وشره، قال صدقت (۱) حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی  
ہے کہ: ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ  
چنانکہ ایک شخص (مجلس میں) آیا، جس کے کپڑے بہت زیادہ غید  
اور بے بہت سیہ تھے نہ اس پر سہلی کوئی مامست تھی اور نہ ہم میں  
سے کوئی اس سے بچھا تھا یہاں تک کہ وہ آپ کے اتنا قریب آگیا  
کہ رسول اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گتے مارے۔ اس نے اپنے  
دونوں ہاتھ پٹی دونوں رانوں پر رکھے اور کہا: اے محمد ﷺ! مجھے  
اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کا قرا کر دو کہ سوائے ایک خدا کے کوئی اور  
معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ پر اللہ کے پیغمبر ہیں نماز پڑھو، زکوٰۃ  
د کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان شریف کے روزے رکھو، اور روبرو میرے  
ہو تو خدا کے گھر کا حج بھی کرو، اس شخص نے کہا: آپ نے فرمایا  
فرمایا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ یہ  
(پہلے تو) آپ ﷺ سے دریافت کرتا ہے، پھر (تو ہی)  
آپ ﷺ کے جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا  
(اے محمد ﷺ!) یہاں کی حقیقت سے مطلع فرمائیے: آپ ﷺ  
نے فرمایا (یہاں یہ ہے کہ) اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں،  
اس کے رسولوں اور قیامت کو صدق دل سے مانو، اس بات پر یقین  
کرو کہ ہر جملہ جو کچھ ہے وہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے، یہ سن کر  
اس شخص نے کہا آپ نے فرمایا۔

(۱) حضرت جریرؓ کے سوا سے متعلق حدیث کی روایت مسلم نے حضرت عمر بن  
الخطابؓ سے کی ہے (صحیح مسلم تصحیح محمد فواد عبدالمبارک ۱/۳۶۸ ص ۳۷ طبع عیسیٰ  
عمشی ۱۳۷۳ھ)۔

انبیاء سابقین اور ان کے قبیحین کی باتوں پر سہم کا طریق:  
۳۔ اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے، بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ  
اسلام کا اطلاق سابقہ باتوں پر بھی ہوگا اس حضرات کا استدلال اللہ  
تعالیٰ کے ارشاد سے ہے: ”شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ  
نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى  
وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ“ (اللہ نے  
تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا، جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا، اور  
جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کیا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور  
موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا، یعنی یہ کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں  
تفرق نہ کرنا) اور آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۴۔ علماء کا خیال یہ ہے کہ اس آیت میں سب باتیں کو اسلام کے  
ساتھ نہ منصف نہیں آیا یا ہے بلکہ صرف جیہ و براہ کو اس سے موصوف  
یا آیا ہے، اور اس امت کو یہ شرف بخش آیا کہ اس کے احکام  
اور اہم کے لئے اسے اس صنف کے ساتھ متصف کیا گیا جس کے  
ساتھ امیاء اہرام کو متصف کیا گیا۔

امت محمدیہ کو لفظ ”اسلام“ کے ساتھ مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے  
کہ اسلام اس امت کے ساتھ مخصوص عبادات پر مشتمل شریعت کا نام  
ہے، یعنی حج و عمرہ، زکوٰۃ، روزہ، جہاد کا غسل و رجمہ  
وغیرہ، یہ اور اس قسم کے دیگر بہت سے احکام اس امت کے ساتھ  
مخصوص ہیں، اور دیگر امتوں پر فرض نہیں کئے گئے، یہ صرف انبیاء پر  
فرض کئے گئے۔

اس معنی (یعنی یہ کہ اسلام کا لفظ امت محمدیہ کے ساتھ مخصوص  
ہے) کی تاکید اللہ تعالیٰ کے قول: ”مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ  
مَعَاكُمْ الْمُسْلِمِينَ“ (۲) (تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت (پر قائم

(۱) سورہ شوریٰ ۱۳۸

(۲) سورہ حج ۷۸



رہو) کسی نے تمہیں مسمیٰ قرار دیا ہے۔ "ہو" کی خیمہ علماء  
مذہب کی رائے میں اہم حکم علیہ اسلام کی طرف لوٹ رہی ہے، اس  
سے کہ ہماری آیت "وَلَقَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْ قَبْلِهِ  
أُمَّةً مِثْلَهُ لَنْكَ" (۱) (اے پروردگار ہم، جن کو اپنا فرمانبردار  
بنادے اور ہماری نسل سے ایک فرمانبردار امت پیدا کر) میں ان کا  
قول گذر چکا ہے۔ اس آیت میں انہوں نے اپنے لئے اور اپنے  
بڑے کے (اسحاق) کے لئے پھر اپنی وصیت میں سے امت کے لئے  
"مسلمین" بنونے کی دعا مانگی اور وہی امت ہے چنانچہ انہوں نے  
فرمایہ: "وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ" (۲) (اے ہمارے  
پروردگار! میں ایک پیغمبر نہیں میں سے بھیج)۔ پروردگار محمد ﷺ  
ہیں، چنانچہ اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور محمد ﷺ کو اس کی طرف  
مبعوث کیا اور ان کا امام مسلمان رکھا (۳)۔

اس صنف کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے مابعد  
کسی دوسری امت کو "اسلام" کے ساتھ موسوم نہیں کیا ہے، اور امت  
مسلمہ کے علاوہ کسی اور امت کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ اس امام  
سے اس کا ذکر کیا گیا ہو۔

۴- امام اس حقیقہ کا قول ہے کہ (۴) لوگوں کا اس میں اختلاف ہے  
کہ جو امتیں پہلے گذر چکیں، یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علی  
ہمیں یا وہ مسلمان ہیں یا نہیں؟ یہ نکتہ موجود اسلام جس کے ساتھ  
اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، اور جو قرآن فی شریعت پر مشتمل  
ہے اس پر تو صرف امت محمدیہ ﷺ قائم ہے اور اب مطلق اسلام  
بولنے کی صورت میں یہی اسلام مراد ہوتا ہے۔

(۱) سورہ بقرہ ۲۸۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۵۹۔

(۳) ترویج احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۲۶۔

(۴) مجموعہ ترویج احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۴ طبع المکتبۃ المصریۃ الاسودیب

راہ و عام اسلام جوہ اس شریعت کو شامل ہے جس کے ساتھ اللہ  
نے اس نبی کو مبعوث کیا تو وہ اس امت کا اسلام ہے جو گذشتہ  
پیغمبروں میں سے کسی بھی پیغمبر کی قبیح ہے۔

اس اساس اور بنیاد پر قرآن کریم کی اس تمام آیت کا مفہوم  
تجسّس منہن ہے جن میں قرآن کریم نے اسلام کا لفظ و غیرہ امتوں کے  
حق میں استعمال کیا ہے، یا تو ان آیات میں اسلام سے اس کے لغوی  
معنی جس کا مادہ مسلم ہے، کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یا اس معنی کی  
طرف اشارہ مقصود ہے جو ان تمام آسمانی شریعتوں میں مشترک ہے  
جن کو لے کر تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے، اور  
اسی مفہوم کی طرف قرآن کی بے شمار آیات میں اشارہ کیا گیا ہے، ان  
میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ  
رَسُولًا لَّا يَغْنَبُ الْإِلَٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ" (۱) (اور یقیناً ہم  
نے ہر امت میں ایک پیامبر بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کر، اور شیطان  
(کی رو) سے بچو)۔

سابقہ تصرقات میں اسلام لانے کا اثر:

۵- اصل یہ ہے کہ غیر مسلموں کے تصرقات، چاہے مسلمانوں کے  
ساتھ ہوں یا نہ ہوں کے ساتھ، وہ سب صحیح ہیں، سو اس ان تصرقات  
کے جس کو اسلام نے باطل قرار دیا ہے، جیسا کہ فقہ کے مختلف ابواب  
میں معلوم ہوتا ہے۔ اگر اسلام میں خلل ہونے والے شخص نے چار  
سے زائد عورتوں کو یا کسی عورت کو یک ساتھ اس نے اپنے نکاح  
میں جمع کیا ہو جس کا بیع سا حرام ہے جیسا کہ ہمیں تو یہی صورت میں  
اس شخص پر واجب ہوگا کہ چار سے زائد عورتوں کو یا دو بہنوں میں سے







## اسلام ۷

۱۔ ہر تفریق کے سامنے اسلام ٹش بیجا نے گا۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے جیسے امام ابوحنیفہ کا قول دخول سے قبل زمین میں سے کسی ایک کے اسلام قبول کرنے کی صورت میں ہے، لیکن اگر عورت ۱۰ ارٹرب میں ہو ۱۰ رتقار کی مدت جو تین ماہ یا تین حیض ہے، گزر جائے تو تفریق واقع ہو جائے گی، اور اس کے بعد اس پر عدت واجب نہیں ہوگی۔ چونکہ حربہ (۱۰ ارٹرب میں رہنے والی عورت) پر عدت واجب نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ اگر عورت نے اسلام قبول کر لیا پھر چار ماہ پس والا اسلام میں حرج نہ کرے آئی ۱۰ ریاں اس کو تین در حیض ۱۰ یا تو اسی طرح امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر عدت واجب نہیں ہوگی، لیکن صاحبین کہتے ہیں کہ اس پر عدت واجب ہوگی (۱)۔

کافر اگر مسلمان ہو جائے تو اسلام کے قبل کے واجبات میں سے اس کے ذمہ کیا لازم رہے گا؟

۷۔ امام قرانی کہتے ہیں: کافر اگر اسلام قبول کر لے تو اس کے مختلف احوال میں، اس کے ذمہ سادانوں کی قیمت، ریکی رقم، اور ان قرضوں کی ۱۰ انگلی جو اس نے لئے تھے، اور اس قسم کی دھری چیزیں لازم ہوں گی، اور اگر وہ حربی ہو تو اس پر انسانی حقوق میں سے قصاص واجب نہیں ہوگا، نہ نصب کردہ اور لوٹے ہوئے سامان کی واپسی اس پر واجب ہوگی، اور اگر اسلام سے قبل وہابی رہا ہو تو قلم مقلد، رن لی ۱۰ اپنی لازم ہوگی، چونکہ اس نے عقد و مدہ یا عقد و مدہ کے رعبہ لازم آئے ۱۰ ملی چیزوں پر اس نے رضامندی ظاہر کی، اس کے برخلاف حربی نے کسی چیز پر رضامندی ظاہر نہیں کی، اسی لئے ہم نے (اسلام لانے کی صورت میں) اس سے نصب کردہ، لوٹی ہوئی اور

میں بیوی والا عام میں ہوں گے تو ہرے کے سامنے امام ٹش بیجا نے گا، پھر اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو اس وقت تفریق واقع ہوں، اور اگر وہ اسلام قبول کر لے تو رشتہ نکاح برقرار رہے گا، اور اگر وہ اس رٹرب میں ہوں تو تفریق تین حیض یا تین مہینہ گزرنے پر موقوف ہوں، اور یہ بطور عدت کے نہیں ہے، پھر اگر اس مدت میں دہر اسلام قبول نہ کرے تو تفریق واقع ہو جائے گی۔

امام مالک کہتے ہیں: اگر عورت مسلمان ہو تو ۱۰ کے سامنے اسلام ٹش بیجا نے گا، پھر اگر وہ اسلام قبول کر لے (تو نکاح باقی رہے گا) اور نہ تفریق واقع ہو جائے گی، اور اگر شوہر مسلمان ہو تو فوراً تفریق واقع ہو جائے گی (۱)۔

اگر بہت پرست یا نبوی زمین میں سے کسی ایک سے یا کتابی کی بیوی نے دخول کے بعد اسلام قبول کر لیا تو اس مسئلہ میں تین نقطہ ہائے نظر ہیں:

۱۔ نقطہ نظر یہ ہے کہ تفریق عدت کے گزرے پر موقوف ہوگی، لہذا اگر دہرے تفریق سے عدت کے گزرے سے قبل اسلام قبول کر لیا تو وہ دونوں نکاح پر باقی رہیں گے، اور اگر وہ دہرے اسلام میں قبول کیا یہاں تک کہ عدت گزرے تو اس صورت میں تفریق اسی وقت سے واقع ہوگی جب دونوں کے مذہب میں اختلاف ہو، لہذا ۱۰ اگر وہ عدت گزرے کی ضرورت نہیں ہوگی، یہی امام شافعی کا قول ۱۰ امام احمد کی ایک روایت ہے۔

دوسرے نقطہ نظر یہ ہے کہ: نوری طور پر تفریق واقع ہو جائے گی، امام احمد سے ایک روایت یہی ہے، حسن ۱۰ اور حاد ۱۰ کا بھی یہی قول ہے۔ تیسرے نقطہ نظر یہ ہے کہ: دارالاسلام میں ہونے کی صورت میں

(۱) انہی ۷/ ۵۳۳، ابن ماجہ ۲/ ۳۹۰

(۲) انہی ۷/ ۵۳۳، ۵۵۸، ابن ماجہ ۲/ ۳۹۰



## اسلام ۸

ہو یا نہ ہو۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد میں جو فرق ہے:

ایک یہ کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور عبادات بھی اللہ تعالیٰ کا حق ہیں، لہذا جب انہوں حق ایک ہی جہت سے تعلق رکھتے ہیں تو مناسب یہ ہے کہ ایک کو دوسرے پر مقدم کر دیا جائے اور ایک حق دوسرے حق کو ساتھ نہ لے سکے اور حق حق ساتھ کی حیثیت سے حاصل ہے۔

ثلاً انبیوں کا حق ان کی وجہ سے واجب ہوتا ہے اور اسلام ان کا حق نہیں ہے بلکہ اللہ کی وجہ سے یہ حق واجب ہوتا ہے، لہذا مناسب یہ ہے کہ انسانوں کے حقوق حق اللہ کے حاصل ہونے کی وجہ سے ساتھ نہ ہوں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کریم و رحیم، ان کی رحمت صلوٰۃ و درود اور مسابحات کی متقاضی ہوتی ہے، جب کہ انسان تیل و کمرور ہے۔ اس لحاظ سے مناسب یہ ہے کہ اس کے حق کی حفاظت کی جائے اور اس کو باقی رکھا جائے، لہذا (یہاں قبول کرے کی صورت میں) حقوق اللہ مطلقاً ساتھ ہو گئے، خواہ وہ اس پر راضی ہو جیسے نہ ہو، و قسم لیا اس پر راضی نہ ہو جیسے نمازیں، تبرع حقوق العباد میں سے صرف وہی حق ساتھ ہوگا جس کے ساتھ کرنے پر صاحب حق راضی ہو، انوں کا بعد میں میں یہی فرق ہے (۱)۔

اسلام میں داخل ہونے کی صورت میں مرتب ہونے والے اثرات:

۸۔ اگر کافر اسلام قبول کر لے تو وہ دوسرے مسلمانوں کی طرح ہو جائے گا اور اسے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل

زیر دستی حاصل کی ہوئی اور اس قسم کی دیگر چیزیں اس کو ساتھ نہ لے کر لیں۔

لیکن حقوق اللہ کے قبیل کی وہ چیزیں جن کو حالت غیر میں ضائع کیا گیا ہو حالت عدم میں لازم نہیں ہوں گی، مثلاً امام قبول کرنے والا ذمی رہا ہو، نہ تو اس پر ظہر، زکوٰۃ، یمین، نمازوں کی قضاء اور زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوں، ورنہ حقوق اللہ میں سے وہ حق اس پر لازم ہوگا جس کی ادائیگی میں اس نے کوتاہی لی ہوئی، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "الإسلام یحب ما کان قبلہ" (۱) (اسلام ان چیزوں کو ختم کر دیتا ہے جو اس سے قبل ہوں)۔

و فرق کا ضابطہ یہ ہے: حقوق العباد کی دو قسمیں ہیں: ان میں سے ایک قسم وہ ہے جن پر وہ غیر کی حالت میں راضی رہا اور اس کا بل سے اس کے مستحق کو دینے پر مطمئن رہا تو یہ حق اسلام کی وجہ سے ساتھ نہیں ہوگا، اس لئے کہ اسے اس کا پابند بنانا اسے اسلام سے قطع ہانے والا نہیں ہے، کیونکہ وہ اس پر راضی ہے، اور جن حقوق کو ان کے مستحق کو دینے پر وہ راضی نہ ہو، مثلاً قتل، غصب وغیرہ تو یہ وہ چیز ہیں جن کا ارتکاب اس نے اس ارادہ کے ساتھ کیا ہے کہ وہ انہیں ان کے مستحقین کو واپس کرے گا، لہذا یہ تمام حقوق ساتھ ہو جائیں گے، اس سے کہ جن چیزوں کے لازم ہونے کا وہ اعتقاد نہیں رکھتا ہے ان کے لازم کرنے میں اسے اسلام سے قطع کرنا ہوگا، لہذا اسلام کی مصلحت حق والوں کی مصلحت پر مقدم رکھی گئی۔

لیکن حقوق اللہ مطلقاً ساتھ ہو جائیں گے چاہے وہ اس پر راضی

(۱) حدیث: "الإسلام یحب ما کان قبلہ" کی روایت امام احمد نے غزوہ لقاظ کے ساتھ حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے امام مسلم نے "ما عصمت أن الإسلام یوهم ما کان قبلہ" کے الفاظ کے ساتھ اس کی روایت کی ہے (مسند احمد بن حنبل ۳/۱۹۹، تاریخ کردہ المکتب الاسلامی، ص ۳۳۱)۔

(۱) الفروق ۳/۱۸۵، ۱۸۴ طبع دارالمعرفۃ



ہوتے ہیں اور اس پر وہ تمام چیزیں واجب ہوں گی جو مسلمانوں پر واجب ہوتی ہیں، لہذا اس پر احکام شرعیہ جیسے عبادات اور جہاد وغیرہ لازم ہوں گے اور اس پر احکام اسلام جاری ہوں گے، مثلاً ولایات عامہ جیسے امانت، قضاء و نواہی، ولایات خاصہ جو مسلمانوں پر نفع ہوتی ہیں، ان دونوں کی ذمہ داری لینا اس کے لئے مباح ہوگا۔

احکام شرعیہ مثلاً عبادات، جہاد وغیرہ سے متعلق اسلام لانے پر مرتب ہونے والا اثر:

۹۔ کافر حالت کفر میں شروع شرعیہ کا مخاطب اور مکلف ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں امام نووی فرماتے ہیں: مذہب بخاری یہ ہے کہ کفار شروع شرعیہ کے مخاطب ہیں، چاہے وہ کفر شروع شرعیہ سے قبل سے ہوں یا نہایت کے قبل سے، اور یہ اس وجہ سے ہے تاکہ آثار میں ان کے عذاب میں زیادتی ہو (۱)۔

۱۰۔ اصول نے احکام کے مباحث میں اس مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کی ہے، اس لئے اس کی طرف مراجعت کی جائے۔

پس جب کافر اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کے ذریعہ وہ اپنی جان، اپنے مال اور اپنی تابانی اور اولاد کی حفاظت کر لیتا ہے، جیسا کہ مشہور حدیث میں ہے: "اموت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ، فمن قالها فقد عصم مہی ماله ونفسه الا بحقه، وحسابہ علی اللہ" (۲) (مجھے حکم دیا یا کہ لوگوں کے ساتھ قتال کرو، یہاں تک کہ وہ "لا الہ الا اللہ" (کلمہ) پڑھیں، پس اگر اس سے کلمہ پڑھ لیا تو مجھ سے اپنے مال، اپنی جان کی حفاظت

(۱) شرح مسلم مع حاشیہ المصنف، ۲/۲۹۷۔

(۲) حدیث "اموت ان اقاتل..." کی روایت امام بخاری و مسلم نے حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے، الفاظ بخاری کے ہیں (فتح الباری ۲/۲۱۲ طبع استنباط صحیح مسلم تحقیق محمد فواد عبدالمبارکی ۵/۵۲، طبع عیسیٰ الحلبي ۱۳۷۲ھ)۔

کر لی، لہذا یہ کہ کسی وجہ سے اس پر کوئی حق عائد ہو (مثلاً قصاص وغیرہ) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا، اور دوسری روایت میں ہے: "فبادا ففعلوا ذلک حرمت علینا دماؤہم وأموالہم إلا بحقیقہ، لہم ما للمسلمین، وعلیہم ما علی المسلمین" (۱) (جب وہ یہ رئیس گئے تو ہمارے دھڑ کا خون اور مال حرام ہو جائے گا سوائے ان کے حق کے، ان کو بھی وہ حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہوتے ہیں، اور ان پر بھی وہ ذمہ داریاں ہوں گی جو مسلمانوں پر ہوتی ہیں)، اس سے ثابت ہوا کہ یہ عصمت جان کے لئے اصلانہ اور مال کے لئے عصمت نفس کے تابع ہو کر ہے، اور اس پر شریعت کے وہ تمام احکام جاری ہوں گے جو مسلمانوں پر جاری ہوتے ہیں اور جو حالت کفر میں کفر کی وجہ سے ممنوع تھے۔

اس کے اور اس کے مسلم رشتہ داروں کے مابین وراثت جاری ہوگی، ان کی موت کی صورت میں یہ ان کا وارث قرار پائے گا اور اس کی موت کی صورت میں وہ لوگ اس کے وارث ہوں گے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم" (۲) (مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا)، اس پر اجماع ہے (۳)۔

(۱) حدیث: "فبادا ففعلوا ذلک..." کی روایت ترمذی اور ابوداؤد نے اس لفظ کے ساتھ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے، ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح اور اس سند سے غریب ہے، امام بخاری نے اس حدیث کی روایت اس معنی کے ساتھ حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے (تحتہ) ۱۰۲ طبع احیاء، فتح الباری ۲/۲۱۲ طبع استنباط صحیح مسلم تحقیق محمد فواد عبدالمبارکی ۵/۵۲، طبع عیسیٰ الحلبي ۱۳۷۲ھ۔

(۲) حدیث: "لا یرث المسلم الکافر..." کی روایت امام بخاری و مسلم نے حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے (فتح الباری ۲/۲۱۲ طبع استنباط صحیح مسلم تحقیق محمد فواد عبدالمبارکی ۵/۵۲، طبع عیسیٰ الحلبي ۱۳۷۲ھ)۔

(۳) جیسا کہ اس پر تمام مذاہب فقہ کی کتابیں دلالت کرتی ہیں، حاشیہ مدہبنا،



اسی طرح وہ پکارے رشتہ دار کی وراثت سے محروم ہوگا، اور اس کے لئے مسلمان خاتون سے نکاح کرنا حلال ہوگا اور اہل کتاب کے علاوہ مشرک یعنی بت پرست عورت سے نکاح حرام ہوگا۔

اسلام لانے والے کے حق میں شراب اور خمر کی مالیت باطل ہو جائے گی، جب کہ اسلام لانے سے قبل اس کے حق میں اس کی مالیت برقرار تھی، اور اس پر تمام احکام شرعیہ لازم ہوں گے، جن میں سب سے مقدم ارکان اسلام نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہیں۔ تمام احکام شرعیہ اصولی اور فروعی طور پر اس پر واجب ہوں گے۔

اسی طرح اس پر جہاد فرض ہو جائے گا، حالانکہ اسلام سے قبل اس سے اس کا مطالبہ نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْرُ، وَلَمْ يَحْدِثْ بَدَنَهُ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بِلَاقٍ" (۱) (جس شخص کی موت اس حال میں ہوئی کہ اس نے جہاد نہیں کیا اور نہ جہاد کرنے کا خیال اس کے دل میں آیا تو وہ ایک کونہ نفاق کی حالت میں مرا)۔ اس کے پیچھے نماز درست قرار پائے گی، اس کے مرنے کی صورت میں اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اسے غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دیگر احکام اس پر نافذ ہوں گے جن کو ہر مذہب کی کتب فقہ میں دریا گیا ہے۔

۱۰۔ گری، سی، سی کے ہاتھ، اب یا خیر، فی رحمت یا پھر ان دونوں نے یا ان میں سے ایک نے سامان پر قبضہ سے پہلے

کے (الشرح الکبیر للإمام الغزالی علی جویریۃ الوحید) مخطوطہ شرح الکفر سورہ ص ۳۹۴

(۱) حدیث: "مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْرُ، وَلَمْ يَحْدِثْ بَدَنَهُ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بِلَاقٍ" کی روایت امام مسلم، ابن ماجہ اور امام ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے اور اللہ علیہ السلام کے ہیں (صحیح مسلم تحقیق محمد عواد عبدالمہدی ص ۱۵۷ طبع عیسیٰ الخسی ۱۳۷۵ھ سن ۱۹۵۶ء طبع المطبعہ المصریہ، سنن ابی داؤد تحقیق محمد بن عبدالمہدی ص ۱۵۷، ۱۶۱ طبع کردہ المکتبۃ الکبریٰ ۱۳۶۹ھ)۔

اسلام قبول کرنا یا نہ کرنا فی حق ہو جانے کی، اس سے کہ اسلام قبول کر لینے کی وجہ سے شراب اور خمر کی خرید و فروخت حرام ہوگئی، لہذا اشیاء پر قبضہ کرنا اور اس کو حوالہ کرنا بھی حرام ہوگا (۱) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُوْمِنِينَ" (۲) (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور جو کچھ سود کا بچا ہے اس سے چھوڑ دو) سے ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

اسی طرح اسلام لانے والے پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ دارالکفر اور دارالحرب سے ہجرت کر جائے۔

- (۱) البدائع ۲/۵۷۷
- (۲) سورہ بقرہ ۲۷۸
- (۳) مقدمات ابن رشد کتاب الحجۃ الیٰی لوص العرب سے یہ عبارت اس جگہ سے لی گئی ہے جس کی بھی طبیعت نہیں ہوتی ہے۔
- (۴) سورہ بقرہ ۲۷۸



## اسلام ۱۱

وہ تصرفات جن کی صحت کے لئے اسلام شرط ہے:

۱۱۔ جن تصرفات و معاملات کی صحت کے لئے اسلام شرط ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ مسلمان خاتون سے نکاح کرنا۔

۲۔ مسلمان خاتون کے نکاح کی ولایت۔

۳۔ مسلمان خاتون کے نکاح میں شہاد (کووا) بننا۔

۴۔ شرکت مفادوضہ جس کی صورت یہ ہے کہ شہادہ، سرکاریہ، بین

ور تصرف میں مساوی ہوں، امام ابو یوسف نے اسے مسلم اور دینی

کے مابین بھی درست قرار دیا ہے۔

۵۔ قرآن کریم یا جو اس کے معنی میں ہو اس کی وصیت کرنا، اس

صورت میں جس کے لئے وصیت کی جائے اس کا مسلمان ہونا ضروری ہوگا۔

۶۔ مذکورہ چنانچہ مذکورہ ماننے والے کا مسلمان ہونا شرط ہے، اس لئے

کہ مذکورہ عبادت اور تربت ہونا نہ ضروری ہے، اور ہرگز کے عمل کو

عبادت میں بہا جاسکتا، حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ کا عام مذہب یہی ہے،

مناہجہ کے ردیکہ کی مذکور بھی صحیح ہے، صاحب کشف القناع نے

تحریر کیا ہے (۱): ”مذکورہ کی طرف سے بھی درست ہے، چاہے وہ

مذکورہ عبادت ہی کی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ حضرت عمرؓ کی حدیث ہے وہ

فرماتے ہیں: ”قلت: یا رسول اللہ! انہی کست بدلت فی

الحاہیة ان اعتکف لیلۃ، فقال النبی ﷺ: اوفی

بملوک“ (۲) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے

(۱) کشف القناع ۱/ ۲۷۳ طبع ہدایہ۔

(۲) حدیث ”أوف بملوک“ کی روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی ورنساقی

نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی کی ہے الفاظ مسلم کے ہیں (فتح

الباری ص ۲۸۳ طبع انتقادی صحیح مسلم شریف محمد فواد عبدالمبارکی ۱۳۷۷ھ طبع

عینی جلد ۱ ص ۱۳۷ جامع اصول ۱۱/ ۵۳۳ طبع کردہ مکتبہ المجلدات)۔

زمانہ جاہلیت میں ایک شب کے عتکاف کی مذکورہ تھی، تو نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی مذکورہ پوری کرو۔

۷۔ مسلمانوں کے مابین فیصلہ کرنا۔

۸۔ تمام ولایات عامہ جیسے خدمت، وراثت سے متفرق ہونے

والے مناصب، مثلاً ولایت اور شہروں کی سپہ سالاری، وزارت،

پولیس، مالی، قاضی اور محکمہ احتساب کی ذمہ داری، اس کی دلیل

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ”وَلَوْ لَمْ يَنْجَعِ اللَّهُ لِلْمُكَافِرِينَ عَدُوِّ

الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا“ (۱) (اور اللہ کافروں کا ہرگز مومنوں پر غلبہ نہ

ہونے دے گا)۔

۹۔ سفر میں وصیت کی ضرورت کے علاوہ دیگر موقع پر بھی

مسلمانوں کے خلاف شہادت دینے میں اسلام شرط ہے، اس سے

کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأَشْهِدُوا شَهِادَتِي مَنْ

رَجَا لَكُمْ“ (۲) (اور اپنے مردوں میں سے دو کو کوواہ کر لیا کرو)، یعنی

مسلمان مردوں میں سے۔

امام ابن القیم الجوزیہ حنبلی نے تحریر فرمایا کہ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے

کنارہ کی شہادت کو مسلمانوں کے خلاف سفر میں وصیت کے بارے

میں ضرورت کی بنا پر اپنے اس قول ”أَوْ آخِرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ

أَقَمْتُمْ حَضَرْتُمْ فِي الْأَرْضِ“ (۳) (یا دو کو کوواہ تم میں سے کے علاوہ

ہوں جب تم رہیں پر سفر کر رہے ہو) کے ذریعہ جاری فرما دیا ہے، پھر

ابن القیم نے کہا ہے کہ: امام احمد قاضی کنارہ کی شہادت قبول کرنے

کے سلسلے میں اس جگہ ضرورت کی بنا پر ہے، اور یہ حکم سفر و حضر دونوں

میں یکساں ہے، اور اگر یہ کہا جائے کہ کنارہ کی شہادت ان کی قسموں

کے ساتھ ہے اس معاملہ میں قبول نہ جانے کی جس میں مسلمان نہ

(۱) سورہ بقرہ ۱۳۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۲۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۰۶۔



ہوں، تو یہ بھی ایک معقول بات ہوئی، اور کفار کی شہادت علی الاطلاق مسلمانوں کی شہادت کا بدل قرار پائے گی (۱)۔

ب- دین یا ملت:

۱۲- دین کے معنی لغت و لغت، طریقہ حساب، طاعت اور ملت کے ہیں (۲)۔

دین کا لفظ قرآن کریم میں متعدد معانی کے لئے استعمال ہوا ہے: توحید کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" (۳) (یقیناً، دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)۔

حساب کے مفہوم میں آیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "الَّذِينَ يَكْتُمُونَ هَيُومَ الدِّينِ" (۴) (جو روزِ آخر کو کھمباتے ہیں)۔

قلم کے معنی میں استعمال ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "كَذَلِكَ كَلَّمْنَا نُوْمَنَفَ عَا كَاَن لَّيَاخُذَ أَخَا لِي دِينِ الْمَدِيَنَ" (۵) (اس طرح کی تدبیر ہم نے یوسف کی خاطر کر دی، (یوسف) اپنے بھائی کو بادشاہ (مصر) کے قانون کے لحاظ سے نہیں لے سکتے تھے)۔

ملت کے معنی میں آیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "هُوَ الَّذِي أَوْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ" (۶) (وہ اللہ ہی تو

(۱) اہل حق کی تائید کے لیے اس سے اشرعیہ ص ۱۵۹، ۱۷۱۔

(۲) کتاب مصطلحات معجم نو ص ۵۵۲ طبع مکتبہ المدینہ۔

(۳) سورہ آل عمران ۱۹۱، نیز آیت کے ذیل میں ۵ حکمتیں لکھی گئی ہیں جو اس سے متعلق ہیں۔

(۴) سورہ صافات ص ۱۱۱۔

(۵) سورہ یوسف ص ۱۸۔

(۶) سورہ نور ص ۳۲۔

ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ" (۷) (یہ ملت مستقیمہ ہے)۔

اور اصطلاحی اعتبار سے، دین کا اطلاق "شریعت" پر کیا جاتا ہے، جیسا کہ عربی کی ملت پر، دین کا اطلاق ہوتا ہے، اور کبھی دین کو ملت و اسلام ہی کے لئے خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" (۸) (یقیناً، دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)۔

۱۳- دین کے اہل لغوی معانی اور اس توحید پرستی کی روشنی میں جو اس نے، دین کے معنی کو تکرار و معانی دین کے مددوں سے معانی میں جن پر قرآن مشتمل ہے، اختیار کیا ہے دین اور اسلام کے معنی اور مصداق میں عموم و خصوص کی نسبت کے علاوہ ہم کوئی جوہری فرق نہیں پاتے ہیں۔

وہ چیزیں جو انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں: ۱۳- وہ چیزیں جس کے تکرار سے کافر مسلمان قرار پاتا ہے، مسلمان اس کے انکار سے کافر ہو جائے گا (۹) اسی طرح، وہ چیز جو مسلم کو ختم کر دیتی ہے، یعنی کفر کا ارتداد یا کفر کا قول یا عمل کا فعل (اس کے ارتکاب سے بھی انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے) چاہے ایسا تہذیب یا جائز یا ناجائز یا عبادت (۱۰)۔

قاضی ابو بکر دین اہل حق پر تحریر کرتے ہیں کہ: جس شخص نے کسی ایسے کام کو، یا کفر یا کفر کی خصوصیات میں سے ہو یا کسی ایسے کام کو چھوڑا، یا جو مسلمانوں کی خصوصیات میں سے ہو جو اس پر دلالت

(۲) سورہ بقرہ ص ۵۔

(۳) شرح مسلم للہی مع جامعہ اسلامیہ ص ۲۰۔

(۴) شرح الاقناع للعلی ص ۱۱۱۔



میتوں کا حکم لکایا جائے گا جیسا کہ باپ کے سہم لانے کی صورت میں مابائع کا لڑکا اپنے باپ کے تابع ہوتا ہے اور اس مسئلہ پر تفصیلی مکتوبات دے دی۔

اور طریقہ ولادت سے مراد یہ ہے کہ سام میں داخل ہونے کے لئے کسی عمل کو اختیار کیا جائے۔

### اول صریح اسلام:

صریح اسلام یہ ہے کہ شہادتین کا تلفظ یا جو چیز تلفظ کے قائم مقام ہو پائی جائے، اور اسلام کے علاوہ ہر دین سے بیزارگی کا اعلان و اظہار کیا جائے۔

۱۶- یہ بات پوری طرح کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے تقدس کی شہادت کی صراحت کی جائے، جو تصدیق و طہی، اعتقاد قلبی، اس کی ربوبیت کے یقین جازم اور اس کی عبودیت کے اقرار کے درمیان مؤکد ہو، اسی طرح محمد ﷺ کی رسالت اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جو اصولی عقائد اور اسلام کے احکام یعنی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج جن کے ساتھ آپ مبعوث کئے گئے ان کی شہادت کی صراحت کی جائے، اس جگہ قوت اور دلالت کے اعتبار سے اس عقیدہ کامل کے اظہار کے لئے شہادتین کے دونوں صیغوں کے صریح تلفظ اور طہی سے بہتہ کوئی عنوان نہیں ہے:

”اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمداً رسول الله“ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور کوئی دین محمد ﷺ کے رسول نہیں ہے۔)

لہذا وہ کافر جس نے یہ نصیحت کو اللہ تعالیٰ نے منور فرمادیا اور اس کے قلب پر یقین کے انوار کو رہن فرمایا اور وہ اسلام کے حلقہ بگوش ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے استطاعت اور قدرت کے وقت شہادتین کا

کرے کہ اس نے اس کو دین سے نکال دیا ہے، تو ان دونوں اعتقاد کی وجہ سے وہ کافر قرار پائے گا، اس دونوں عمل کی وجہ سے نہیں (۱)۔

درمختار میں ہے: آدمی وادود نام سے اس صورت میں خارج ہوگا جب وہ کسی سے ہر کار کا ردے جس نے وجہ سے وہ اسلام میں داخل ہو تھا پھر جس صورت میں ردہ او یقینی ہوگا امتداد کا حکم لکایا جائے گا، ورنہ جس صورت میں امتداد میں شک ہوگا اس کا حکم نہیں لگے گا، اس لئے کہ اسلام پہلے سے ثابت ہے، لہذا محض شک کی بنا پر زائل نہیں ہوگا، اور اس وجہ سے بھی کہ اسلام غالب رہتا ہے اس پر کسی مذہب کو غلبہ حاصل نہیں ہوتا ہے (۲)۔

”لکھا اسے“ اور دوسری آجوب میں ہے کہ: جب کسی مسئلہ میں غم کو وجہ کرنے والی کمی ہوگی تو صرف ایک وجہ اس کے خاتمہ ہو تو یہی صورت میں تفتی پر لازم ہے کہ وہ اس وجہ کی طرف مائل ہو جو تکفیر سے مائع ہے، مسلمان کے ساتھ حسن ظن کا یہی تقاضہ ہے، لہذا اگر صریح کفر کو وجہ کرنے والی چیز کا اظہار کر دے تو پھر تاویل مفید نہیں ہوگی۔ تفصیل کے لئے ”ردۃ“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔

۱۷ چیزیں جن کی وجہ سے کافر مسلمان قرار پاتا ہے:

۱۵- منکبہ سے دیکھا جائے کہ تم طریقے ایسے ہیں جن کی بنیاد پر کسی شخص کے مسلمان ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا، اور دیتے ہیں:

صرحت، جمعیت، ولادت۔

صرحت سے مراد یہ ہے کہ وہ صریح شہادتیں (اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمداً عبده ورسوله) کا اقرار کر لے۔

جمعیت سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے بارے میں مائع شخص پر

(۱) سنن الترمذی شرح ابی بکر ابن العربیہ المبرکۃ ۱۱۱ ج ۲ ص ۲۰۳۔

(۲) ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۳۔







مشکمین کا اس پر تعلق ہے کہ وہ مومن جس کے بارے میں یہ حکم لگایا جائے گا کہ وہ اہل قبلہ میں سے ہے اور ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو دینِ اسلام پر ایسا اعتقاد اور یقین رکھتا ہو جو شکوک سے خالی ہو اور شہادتیں کا تلفظ کرے۔

۱۸۔ اس نے سب وہی چیزیں ہیں جس سے کسی ایک پر اکتفاء یا قیود اہل قبلہ میں سے نہیں ہوگا۔ لایک وہ اپنی زبان میں کسی خلل کی وجہ سے اس کے تلفظ سے عاجز ہو یا فوری طور پر موت واقع ہو جانے کی وجہ سے یہ کسی وجہ سے وہ شہادتین کے تلفظ پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں وہ ”مومن“ سمجھا جائے گا۔

شہادتین کے تلفظ کی صورت میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ یہ سب باتیں اس دین سے بری ہوں جو اسلام کے مخالف ہے، البتہ ان کفار میں سے ہو جو ہمارے سرور محمد ﷺ کی رسالت کو عرب کے ساتھ خاص سمجھتے ہوں، تو یہی صورت میں اس پر اسلام کا حکم اسی وقت لگے گا جب وہ اس دین سے اظہارِ برادرت کرے، اگر کسی شخص نے صرف ”لا ایلہ الا اللہ“ پر کتفا کیا اور ”محمد رسول اللہ“ نہیں کہا تو عام شافعی کا مشیور مذہب اور دیگر علماء کا مذہب یہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہوگا، اور ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کا قول یہ ہے کہ وہ مسلمان نہ رہے گا۔ اس سے ہماری ثبات کا مطالبہ کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ انکار کرے تو ”مرتد“ قرار پائے گا، ان حضرات نے اپنے قول پر نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”المرتد ان اقاتل الناس حتی

= لوثہ“ یعنی ان میں سے کسی کا بطن نہ بھریں بلکہ مع قتلہ کان صعدا فی النار... الخ پر یہ مترادف کیا گیا ہے کہ اس پر اٹھا نہیں ہے۔ یہ مذہب اہل حدیث کے قول کی روشنی میں وہ مومن عامی ہوگا، جب کہ بعض محققین صبر کا حیل ہے کہ قرآن بالکل صرف احکام دنیا کے احوال کے لئے شرط ہے، لہذا ہمیں انہوں کی ہدایت کے سلسلے میں ان چیزوں کی شرح۔

یقولوا لا ایلہ الا اللہ فمن قالها فقد عصم منی ماله و نفسه الا بحففہ، وحسابہ علی اللہ“ (۱) (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال نہ کروں جب تک کہ وہ ”لا ایلہ الا اللہ“ کا قرار نہ لیں، پس جو شخص اس کا قرار کر لے تو مجھ سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہو جائے گی سوائے اس کے حق کے، اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔)

جمہور علماء کے نزدیک یہ حدیث شہادتین کے تلفظ پر محمول ہے، اور شہادتین کے دونوں کلموں کے آپس میں مربوط اور مشہور ہونے کی وجہ سے ایک کے ذکر کر دینے کے بعد دوسرے کے ذکر کی ضرورت نہیں رہی۔

فتح القدیر میں ہے (۲): امام ابو یوسف سے دریافت کیا گیا کہ آدمی اس طرح اسلام قبول کرے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ کہنے میں کوئی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں کوئی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اس دین کا قرار کر لے جو محمد ﷺ اللہ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اور جس دین سے منک ہو ہے اس سے برأت کا اظہار کرے، اور اسی میں ہے کہ نصرانی (اسلام قبول کرتے وقت) یہ کہے: میں کوئی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں، اور مذہب نصرانیت سے وہ اظہارِ برادرت کرے، اسی طرح یہودی اور عیسائی مذہب کے فرما: اسلام قبول کرتے وقت کہیں گے۔

نہیں جو شخص دار الحرب میں رہتا ہو، اگر وہ صرف یہ کہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، یا کہے کہ میں دینِ اسلام میں داخل ہو گیا، یا کہے کہ میں دین محمد ﷺ میں داخل ہوا تو یہ اس کے اسلام

(۱) حدیث: ”المرتد ان اقاتل الناس“ (تحریر: فقرہ ۹، میں گر چکی۔)

(۲) فتح القدیر شرح الہدایہ ۳۸۳۔



کی دلیل ہوگی، لہذا جو شخص دارالحرب میں شہادتین (اشہد ان لا  
 اِلهَ اِلاَّ اللہ وَاَشہدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ) کا اقرار کرے  
 تو وہ بدرجہ اولیٰ مسلمان قرار پائے گا۔

دوسرے کے توہینِ قبل یہ ہے کہ وہ شہادتین کے تلفظ کے بعد، یں  
 سلام کے طرز و مودین سے ظہارِ رسالت کرے، اور جس، یں کی  
 طرف منتقل ہو گیا تھا اس سے بھی رسالت کا اعلان کرے۔

### رکان، سلام

رکان، سلام پانچ ہیں:

۱۹- تہیت قرآن: یہ میں اجمالی اور احکام وار دہوے ہیں، جو ان  
 رکان کے ساتھ خاص ہیں۔ اسی طرح سنت نبویہ میں بہت سی  
 احادیث آئی ہیں، جن میں سے ایک حدیث وہ ہے جسے عمر بن  
 الخطابؓ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”سمعت رسول  
 اللہ ﷺ یقول: ہُنَّی الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَہَادَةُ اَنْ لَا  
 اِلهَ اِلاَّ اللہ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءُ  
 الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ“ (میں نے رسول اکرم ﷺ  
 کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ: سلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے:  
 اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور یہ کہ  
 محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نہایت قائم نماز، زکوٰۃ، حج کرنا اور  
 رمضان کا روزہ رکھنا) اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا  
 ہے (۱)۔

نیز وہ گزری ہوئی حدیث جو حدیث تبریک کے نام سے مشہور ہے۔

پہلا رکن: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود  
 نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں:

۲۰- یہ شہادت ہی وہ پہلی چیز ہے جس کے ذریعہ بندہ اسلام میں  
 داخل ہوتا ہے۔ لہذا مکلف پر سب سے پہلے یہ واجب ہوتا ہے کہ وہ  
 اس کلمہ کی ”اسلمی“ کا اتمام تصدیق، عقداً قلبی ورتلاً لفظ کے ذریعہ  
 کرے۔

تمام امر سلف کا اس پر اتفاق ہے کہ بندے کو سب سے پہلے  
 شہادتین کی ”اسلمی“ کا حکم دیا جائے گا (۲)۔ تمام رسولوں کے پیغمبر  
 میں ہی توحید کی دعوت تھی جو اس کلمہ میں موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کی  
 الوہیت اور رسالت کے قرآنی دعوت تھی، قرآن کریم میں  
 ہے ”وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا يُوحِيْ بِاللّٰهِ اَنَّهُ  
 لَا اِلهَ اِلَّا اَنَا مُعْبَدُوْنَ“ (۲) ”وہم نے آپ سے قبل کوئی (ایسا)  
 رسول نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی  
 معبود نہیں، سو عبادت میری ہی کر۔“ اس پہلی کلمہ وہ پہلی چیز ہے جس  
 کے ذریعہ انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے، اور اگر یہی وہ آخری  
 چیز ہو جس کے ساتھ مسلمان دنیا سے نکلے تو اس کے ذریعہ جنت میں  
 داخل ہوتا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ كَانَ آخِرَ  
 کَلَامِہٖ لَا اِلهَ اِلَّا اللہ دَخَلَ الْحَبَّةَ“ (۳) (جس کا آخری کلام ”لا

(۱) اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اسی بحث کا ایک نمونہ ”وہ چیزیں جن کی وجہ  
 سے کافر مسلمان قرار پاتا ہے“ کے تحت۔

(۲) سورۃ انبیاء ۲۵۔

(۳) حدیث میں کان آخر کلامہ.... کی روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ  
 بنی جمل سے مرفوعاً کہ ہے حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الا غار ہے شیخین  
 نے اس کی ترجیح نہیں کی ہے وہی نے اس کی موافقت کی ہے شعب

(۲) حدیث: ”ہی الاسلام....“ کی روایت بخاری، مسلم، ترمذی و ابن ماجہ نے  
 حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں (فتح  
 البری ۳۹۱ طبع انتہی، صحیح مسلم تحقیق محمد فواد عبدالمجید ۲۵۱ طبع عیسی  
 حکمی ۱۳۷۳ھ جامع الاصول فی احادیث الرسول ۲۰۷، ۲۰۸ طبع  
 کردہ مکتبہ اہل بیت علیہ السلام ۱۳۸۸ھ)۔



بہ الا اللہ“ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اسی طرح محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا بھی ان تمام چیزوں پر یقین لانا ہے جنہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر مبعوث ہوئے۔ اور ان چیزوں پر بھی ایمان لانا ہے جن پر آپ ﷺ کی رسالت مشتمل ہے، آپ ﷺ پر ایمان لانا تمام نبیوں پر یقین لانا ہے، ان کے پیغامات کی تصدیق کرنا ہے۔  
اس رکن رکین میں جو تمام ارکان پر مقدم ہے، انہوں اہل (شہادتین) کو جمع کرنے کی صورت میں باقی ارکان کا بھی حقیق ہو جائے گا۔

دوسرے رکن: نماز قائم کرنا:

۲۱- صدقہ کا لغوی معنی دعا ہے، اور اسلام نے دعا کے ساتھ جن اقوال و افعال کو چاہا شامل کیا اور ان کے مجموعے کا نام صلاۃ رکھا، یا صدقہ لفظ صلا سے منقول ہے جو چیزوں کے درمیان ربط پیدا کرتی ہے، اس لحاظ سے نماز بندہ اور اللہ کے درمیان واسطہ ہے، اور نماز مکہ میں ہجرت سے پہلے شب معراج میں فرض ہوئی۔

شیخ وقتہ نمازوں کا وجوب ضروریات دین میں سے ہے جو قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے، لہذا جو شخص پانچوں نمازوں کا یا ان میں سے بعض کا نیکار کرے وہ کافر اور مرتد ہے۔

یعنی جو شخص اس کے وجوب کا ذکر کرے مگر اس سے کہہ کرے تو اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ فاسق ہے، اور اگر اس کی عدم

الفاظ و زوط نے کہا کہ اس میں ایک روایت صالح بن ابی غریب ہیں ان سے ثقہ و مرسل کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اور ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے اس کے باقی رجال ثقہ ہیں (سنن ابوداؤد ۳۸۶/۳ طبع ۱۹۶۷) مستدرک ۱/۵۱۳ تاریخ کردہ دارالکتب العربیہ شرح السنۃ للبخاری تحقیق شعیر لا مازوٹ ۲۹۶/۵ تاریخ کردہ مکتب الاسلامیہ۔

۱۱- انگلی کا عادی ہو جانے کا طور حد سے قتل کر دیا جائے گا۔ ایک تو اس پر ہے کہ جو شخص جاں بوجہ کرے اس سے کہہ کرے یہ عہد اس میں کوتاہی کرے وہ کافر ہے۔ اور اگر کسی حادث میں سے قتل کر دیا جائے گا۔  
قرآن کریم کی بے شمار آیات اس کے وجوب پر دلائل برقی ہیں۔ ان میں سے ایک آیت اللہ تعالیٰ کا یقین ہے: ”وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَقَرُّوا الزَّكَاةَ“ (۱) (اور نماز قائم رکھو اور زکاۃ دیتے رہو)۔  
اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”بِالنَّصْلَةِ كَاثُ عَمَى الْمُؤْمِنِينَ كَتَابًا مُؤْتَوًّا“ (۲) (بے شک نماز تو ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے)، ان کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں۔

مار کے وجوب سے متعلق احادیث نبویہ میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”الصَّلَاةُ لِمَوَاقِيتِهَا“ (۳) (نماز اپنے وقت پر ادا کرنا)، اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں۔ (مکتبہ: اصطلاح صلاۃ)۔

تیسرا رکن: زکاۃ دینا:

۲۲- زکاۃ لغت میں برصورتی اور زیادتی کے معنی میں مستعمل ہے، ”زکا الشیء“ اس وقت بولتے ہیں جب کسی چیز میں اضافہ ہو

(۱) سورۃ نور ۵۶۔

(۲) سورۃ نساء ۱۰۳۔

(۳) حدیث: ”الصَّلَاةُ لِمَوَاقِيتِهَا“ کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے درج ذیل الفاظ کے ساتھ کی ہے ”مساوات ایسی مالاہل ایہی العمل أحب الی اللہ؟ قال: الصَّلَاةُ علی وقایہا ...“ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ (میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”الصَّلَاةُ علی وقایہا“ (نماز اپنے وقت پر ادا کرنا) (فتح الباری ۴/۲۷ طبع مکتبہ مجمع مسم تحقیق محمد فواد عبدالمبارکی ۱۰۰ طبع عیسیٰ الخلیلی ۷۳/۱۳۷)۔



زیادتی ہوتی ہے، یہ تو کسی طور پر یہ اضافہ ہو جیسے نباتات اور مال میں ہوتا ہے، یہ معنوی طور پر ہو جیسے انسان کی ترقی نئی اور فضائل کے ذریعہ ہوتی ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں مال مخصوص کے ایک حصہ کو مخصوص لوگوں کے لئے مخصوص شرائط کے ساتھ نکالنے کو زکاۃ کہا جاتا ہے، اور مال کے صدق کو زکاۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ مال کا جو حصہ زکاۃ کے طور پر نکالا جاتا ہے وہ برکت کے طور پر مال میں ایسا آجاتا ہے اور سے بڑھاتا ہے۔ اس کا رکن ہونا اور واجب ہونا دونوں قرآن و حدیث اور جماعت سے ثابت ہے لہذا اس کے وجوب کا منکر مرتد ہے، کیونکہ وہ صریح دین کا انکار کرتا ہے بین جو شخص اس کے وجوب کا تو قریب تر ہے اس کی مانگی سے انکار کرتا ہے اس سے زبردستی زکاۃ وصول کی جائے گی مابین طور کہ اس سے قتال کیا جائے گا اور مانگی زکاۃ سے متنازعہ اس کی تاویب کی جائے گی۔

قرآن کریم کی ۸۲ آیات میں زکاۃ کا تذکرہ نماز کے ساتھ آیا ہے، سب سے پہلے مکہ میں مطلقاً اس کی فرضیت ہوئی، پھر ہجرت کے دوسرے سال ان اثواب کی تفصیل کی گئی جن میں زکاۃ واجب ہوتی ہے اور ہر ایک کے نصاب کی مقدار متعین کی گئی، ملاحظہ ہو: اصطلاح (زکاۃ)۔

چوتھ رکن: روزہ رکھنا:

۲۳- لغت میں مطلقاً مسک اور بار بار بننے کو "صوم" کہا جاتا ہے، لہذا وہ شخص جو کوئی چیز سے رک جائے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے: "صام عہ" وہ نفس چیز سے رک گیا، اور شریعت کی اصطلاح میں: شرمگاہ و رہیب کی شہوتوں سے مکمل ایک انقباض (عمالت) کی نیت سے رکنے کا نام صوم ہے۔

اس کا وجوب اور رکیت دونوں قرآن و حدیث اور اجماع مت سے ثابت ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (۱) "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے قبل ہوئے تھے۔ عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ" نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَمَن شَهِدَ مَعَكُمْ الشَّهْرَ فليصمه" (۲) (سو تم میں سے جو کوئی اس میں سے کوپا لے لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ رکھے)۔

حدیث میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "صوموا لروزيته والظروا لروزيته" (رمضان کا چاند دیکھ کر اس کا روزہ رکھو اور عید کا چاند دیکھ کر انکار کرو) (۳)، ملاحظہ ہو: اصطلاح (صیام)۔

پانچواں رکن: حج:

۲۴- لغت میں قصد کو "حج" کہا جاتا ہے، اور شریعت کی اصطلاح میں مخصوص ایام میں مخصوص شرائط کے ساتھ بیت حرام کے قصد کو حج کہا جاتا ہے، اس کے وجوب کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وَأَلِّفْ لَهُ عَلَى النَّاسِ حُجَّ الْجَبْتِ مَن اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا" (۴) اور لوگوں کے ذمہ ہے حج کرنا ہے اللہ کے لئے اس مکان کا (یعنی) اس شخص کے ذمہ جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو، اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ" (۵) (حج اور عمرہ کو اللہ کے

(۱) سورہ بقرہ ۱۸۳۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۸۵۔

(۳) حدیث: "صوموا لروزيته..." کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے (فتح الباری ۱۱۹ ص ۱۱۹ طبع انتقاری، مجمع مسند تھیں محمد قزوینی دہلوی ۱۲۴۲ھ طبع عینی المجلس ۱۳۵۲ھ)۔

(۴) سورہ آل عمران ۹۷۔

(۵) سورہ بقرہ ۱۹۶۔



لئے پورا کرو) اور سنت سے اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا" (۱) (اللہ نے تمہارے پر حج فرض کیا ہے، لہذا حج کیا کرو)۔ اس کی رکنیت اور وجوب قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہیں، اور اس کا ضروریات دین سے ہونا معلوم ہے۔ لہذا اس کا منکر کانفر ہے، اور جو شخص اس کے وجوب کا قائل نہ رہے، اس سے "نہ کرے تو اس کا حساب اللہ کے ہمد ہوگا" اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا۔ یونکہ اس کا وجوب آدمی کی استطاعت پر موقوف ہے، اور عدم استطاعت کی صورت میں اس کا وجوب ساتھ ہو جاتا ہے، (حفظ ہو: صحیح (ج)۔)

دوم۔ تابع ہو کر اسلام کا حکم:

تابع کا اسلام اس کے والدین میں سے کسی ایک کے حکم کی صورت میں:

۲۵۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جب باپ اسلام قبول کر لے، اس کی نابالغ ولاد ہو یا ایسی نابالغ ولاد ہو جو نابالغ کے حکم میں ہو، جیسے مجنون، جب جنون کی حالت میں نابالغ ہو تو ان لوگوں پر بھی ان کے باپ کے تابع ہو کر اسلام کا حکم لگایا جائے گا۔

جمہور علماء (حنفی، شافعی اور حنبلیہ) کا مسلک یہ ہے کہ والدین میں سے کسی ایک کے اسلام کا اعتبار ہوگا، چاہے وہ باپ ہو یا ماں، لہذا نابالغ ولاد کو ان کے تابع کر کے ان پر اسلام کا حکم لگایا جائے گا، اس لئے کہ اسلام غالب رہتا ہے، اس پر ہی کو غالب حاصل نہیں ہوتا

(۱) حدیث: "إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا" کی روایت امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، الفاظ کے ساتھ ہی ہے "لَهَا الْعَامُ"۔ قد فرض الله عليكم الحج فحجوا... (صحیح مسلم تحقیق محمد قزوینی، ج ۲، ص ۵۵۲، طبع عیسیٰ الخلیلی ۱۳۷۳ھ)۔

ہے، یونکہ نبی اللہ کا وہاں ہے جسے اس نے پابندی کے لئے پسند کیا ہے۔

امام مالک کا قول یہ ہے کہ: ماں یا باپ کے حکم کا اعتبار نہیں ہوگا، یونکہ لڑکا اپنے باپ کی نسبت سے شریف سمجھا جاتا ہے، اور اس کے قبیلہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

شافعی کی رائے یہ ہے کہ: "اور اس کے پر (پر) (غیر) کا اسلام نابالغ پڑے"۔ جو لوگ اس کے حکم میں ہوں اس کے حکم کے حکم کو معیت کے طور پر ثابت کرتا ہے، اگرچہ باپ زہد و کانفر ہو، اس کی دلیل اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ" (۱) (اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی شامل کر دیں گے)۔

امام شافعی کا قول ہے: جب بچہ نابالغ ہوگا تو اسے ماں باپ کے دین کے درمیان اختیار دیا جائے گا، ان دونوں کے دین میں سے جس کو بھی وہ اختیار کرے گا اسی دین پر ہوگا (۲)۔

دارالاسلام کے تابع ہو کر اسلام کا حکم:

۲۶۔ اس حکم میں وہ بچہ داخل ہے جسے (دارالحرب) سے گرفتار کر لیا جائے اور اس کے ساتھ اس کے والدین میں سے کوئی نہ ہو اور گرفتار کرنے والا اسے دارالاسلام میں لے آئے، اسی طرح دارالاسلام میں پایا گیا لادارث بچہ، اگرچہ اس کو کھانسی، لالہ، یا کسی کیوں نہ ہو، اسی طرح وہ یتیم جس کے والدین انتقال کر چکے ہوں،

(۱) سورہ طور ۲۱۔

(۲) البدائع ۱۰۲، ابن ماجہ ۳۳۸، الشریعی ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، الدرر المنثور علی الشرح الکبیر ۳۰۸، الدرر المنثور علی فیل ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، کتاب النکاح ۱۸۳۔



فقہاء نے کچھ ایسے افعال کا اعتبار کیا ہے جو کسی شخص کے مسدود ہونے پر بلاست کرتے ہیں اگرچہ اس کی طرف سے شہادتین کے تلفظ کا علم نہ ہو۔

القب-نماز:

۲۸- حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز کے عمل کی وجہ سے کافر پر اسلام کا حکم لگایا جائے گا لیکن اس سلسلے میں متنازعہ کا یہ یہنا ہے کہ نماز کے درمیان کافر پر اسلام کا حکم لگایا جائے گا خواہ وہ شخص اور اضراب میں ہو یا دارالاسلام میں، اور چاہے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے یا تنہا، اس کے بعد اگر وہ اسلام پر قائم رہے (تو مسلمان ہوگا) ورنہ وہ مرتد ہوگا اور اس پر مرتدین کے احکام جاری ہوں گے۔

اور اگر وہ شخص کسی منافق اسلام عمل کے ظاہر ہونے سے قبل وفات پا جائے تو وہ مسلمان قرار پائے گا۔ اور اس کے مسلمہ وراثہ اس کے وارث قرار پائیں گے، نہ کہ کافر وراثہ، حنابلہ نے نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے: ”بني نہيت عن قتل المصلين“ (۱) (مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے)۔ اور آپ ﷺ کا قول ہے: ”العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة“ (۲)

(۱) حدیث: ”الی لہیت عن قیل المصلی“ کی روایت امام ابو داؤد سے حضرت ابو یوسفؒ سے مروی ہے، مندرجی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد میں ”ابو یوسف الخرقی“ ہیں ابو یوسفؒ راوی کے ان کے بارے میں یہ نکتہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ مجھول ہیں، ابو یوسفؒ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ حضرت ابو یوسفؒ کے چچا زاد بھائی ہیں یہ بھی ابن حجرؒ کے کتب کے مطابق مجھول نکال ہیں (عون المعبود ۳/۲۳۸ طبع المکتبہ جامعہ لا اصول ص ۳۳۷) تاریخ کرد مکذوبہ المجلد ۱ ص ۱۳۹۰ تقریباً ۸۲۲ھ تا ۸۲۳ھ تک مرقوم ہے۔

(۲) حدیث: "العہد ... " کی روایت ترمذی و سنائی نے حضرت محمدؐ سے مرفوعاً کی ہے امام ترمذی نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے مگر کچھ کمی ہے کہا ہے کہ: احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ اور اس جہاں

ورکونی مسکن اس کی کفالت کرے، تو وہ بچہ دین کے معاملہ میں اپنی کفالت اور پرورش کرنے والے کے تابع ہوگا، جیسا کہ ابن قیم نے اس کی صراحت کی ہے (۱)۔

حنا بدہ اس قول میں مفرد ہیں کہ (مابا لخر) لڑکے پر اس کے اسلام کا حکم لگایا جائے گا، جب کہ اس کے ذی والدین میں سے کسی ایک کی موت ہو جائے، اس پر منسوب نے نبی کریم ﷺ کے اس قول سے استدلال یہ ہے: "کل مولود یولد علی الفطرۃ، فابوہ یا یہوداہ او ینصرانہ" (۲) (ہر پیدا ہونے والا بچہ، یا نہرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں)۔

سوم۔ علامات کے ذریعہ اسلام کا حکم:

۷۲- ابن نجیم نے تحریر کیا ہے: اصل یہ ہے کہ کافر جب کوئی عبادت کرے تو اگر وہ عبادت سہارے مذہب میں موجود ہو تو اس کی وجہ سے وہ کافر مسلمان میں ہوگا، جیسے انفرادی طور پر نماز پڑھنا، روزہ، بائیس حج اور صدقہ۔ اور جب کوئی ایسی عبادت کرے جو ہماری شریعت کے ساتھ مخصوص ہے اگرچہ وہ سو سال ہی کے دورہ میں کیوں نہ ہو، جیسے یتیم، اور اسی طرح وہ عمل جو مقاصد شعیب یا شعائر اسلام سے تعلق رکھتا ہو جیسے نماز، جماعت، کامل حج، مسجد میں نہ ہونے پر قرآن کی تلاوت، تو اس کے ذریعہ کافر مسلمان قرار پائے گا۔ الحیظ اور دوسری کتابوں میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے (۳)۔

( ) قضاء: قاضي، ۳۹۸، المعنى ۱۳۰.

(۳) حدیث: ”کن مولود“ کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے۔ ”یا مولود علی القطر“ کہنا یا یہود اللہ کو بے ہوش نہ کرو... کے الفاظ کے ساتھ کی ہے (فتح الباری ۱۱/۳۹۳ طبع استغیثہ صحیح مسلم تصحیح محمد نوید الدہلوی ۲۰۳۷ء طبع عیسیٰ الخلیلی ۱۴۳۷ھ)۔

[illegible]



(ہمارے وران کے مابین عہد نماز ہے) اور نبی کریم ﷺ کا قول ہے: ”من صلی صلاتہ واستقبل قبلہ، واکل ذبیحۃ فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ، فلا تحضروا اللہ فی ذمتہ“ (۱) (جس شخص نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا، روزہ مارے، ذبیحہ کو کھایا، وہ مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے، لہذا اللہ تعالیٰ سے اس کے ذمہ میں بے واپسی نہ رہے) ان احادیث کریمہ میں نبی کریم ﷺ نے یہاں ”وآخر کے درمیان نماز کو حد فاصل قرار دیا ہے، لہذا جو شخص نماز پڑھے گا وہ شخص اسلام کی حد میں داخل ہو جائے گا، ورنہ اس لئے بھی کہ نماز ایسی عبادت ہے جو مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے تو اس کی ادائیگی اسلام قرار پائے گی، جیسے شہادتین کا تقاضا اسلام ہے۔

حسب کتبہ میں کہ: محض نماز کی وجہ سے کسی کا ہر پہ اسلام کا حکم نہیں نکال دیا جائے گا، بلکہ جب وہ سے مکمل طور پر وقت کے اندر جماعت کی قیادت میں ”کرے گا تو اس کے اسلام کا حکم نکال دیا جائے گا۔ امام محمد بن الحسن کی رائے یہ ہے کہ ”وہ قیادت نہ کرتا بھی نماز“ اور اس کے لئے اس کے اسلام کا حکم نکال دیا جائے گا، لہذا ”بعض ثنائیہ کا قول یہ ہے کہ محض نماز کی وجہ سے کسی کا ہر پہ اسلام کا حکم نہیں نکال دیا جائے گا، بلکہ نماز و صوم و زکوٰۃ میں سے ہے، لہذا اس کی ادائیگی سے مسلمان نہیں ہوگا، جیسے حج و زکوٰۃ کی ادائیگی سے کسی نہ مسلمان

نے اپنی بیعت میں اور حاکم نے مسجد میں اس کی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ہم اس میں کسی کمزوری کو نہیں جانتے (تحتہ الخوذی ۳۶۹/۲ طبع انتقادیہ سنن الترمذی ۲۳۱/۱ طبع کردہ المکتبۃ التجاریہ جامع لاصول ۲۰۳/۵ طبع کردہ مکتبۃ الخزانۃ فی شرح الیوم لیلوی ۲۰۲/۱ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامیہ)۔

(۲) حدیث: ”من صلی صلاتہ“ کی روایت بخاری سے حضرت انس بن مالک سے مروی ہے (فتح المبارکی ۳۶۹/۱ طبع انتقادیہ)۔

یہ نے کا حکم نہیں نکال دیا ہے) اور اس لئے بھی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”أموت أن أقام الناس حتی یشہدوا أن لا إله إلا اللہ وقی رسول اللہ، فإذا قالوها عصموا منی دماءہم وأموالہم إلا بحقہا“ (۱) (مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتل کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ اس بات کی کوئی نذر نہ دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، پھر جب اس کا قتل کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور اموال محفوظ کر لیں گے، سوائے اس کے حق کے) بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اگر کانر اسلام میں نماز پڑھے تو وہ مسلمان نہیں ہوگا، اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ نماز کے ذریعہ اپنے دین کو پوشیدہ رکھ رہا ہو، اور اگر دار الحرب میں نماز پڑھے تو وہ مسلمان قرار پائے گا، اس لئے کہ دار الحرب میں اس کے حق میں تہمت نہیں پائی جاتی ہے (۲)۔

اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کے حسب ذیل ارشادات ہیں: ”من صلی صلاتہ واستقبل قبلہ، واکل ذبیحۃ فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ، فلا تحضروا اللہ فی ذمتہ“ (۳) (جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا، روزہ مارے، ذبیحہ کو کھایا، وہ مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے، پس اللہ تعالیٰ

- (۱) حدیث: ”أموت أن أقام الناس حتی یشہدوا أن لا إله إلا اللہ، وأن محمدًا رسولہ، ویقبوا الصلاۃ ویؤتوا الزکاة فإذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءہم وأموالہم إلا بحقہا“ (فتح المبارکی ۳۶۹/۱ طبع انتقادیہ صحیح مسلم ۵۳/۱ طبع متبولہ جامع الاصول ۲۳۵/۱ طبع کردہ مکتبۃ المدینہ)۔
- (۲) تاریخ لفظ ۲۰۳/۵، الخ ۲۰۱/۲، الد سوتی علی بشرح الکبیر ۳۴۵/۱۔
- (۳) حدیث: ”من صلی صلاتہ“ کی تخریج بخاری ۳۶۹/۱۔



ہوتا کہ نماز میں کون کے اوقات میں ادا کرے، ان میں جو قرآن کریم کی تلاوت کی جائے، جو نساہج اور جہت کی باتیں کی جائیں، جو مر بالمرء اور شبیہ ناسخ ہو نہیں غور سے سنے، اور یہ بات یقینی ہے کہ مساجد میں رہنے کا اہتمام وہی حضرات کرتے ہیں جو صاحب ایمان، مطیع اور اپنے ایمان میں اللہ کے لئے مخلص ہیں یقیناً حدیث نبوی میں اشارہ ہے کہ یہ ایمان کی مدت ہے، جس کی شہادت اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کرتا ہے: ”إِنَّمَا يَغُفِّرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ“ (اللہ کی مسجدوں کا آلودہ کرنا تو بس ان لوگوں کا کام ہے جو ایمان رکھتے ہوں اللہ اور روزِ آخرت پر) اور پابندی کرتے ہوں نماز کی اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہوں اور بجز اللہ کے کسی سے تضرع نہ کریں، یہ لوگ امید ہے کہ رلو یہ پ ہو جائیں)۔

#### ب- اذان:

۲۹- مسجد میں اور نماز کے وقت پر اذان دینے کی صورت میں کانفرم اسلام کا حکم لگایا جائے گا، اس لئے کہ اذان دہارے، عین کے خصائص میں سے ہے، اور ہماری شریعت کا شعار ہے۔ محض اس وجہ سے نہیں کہ (ان) شہادتیں پر مشتمل ہے، بلکہ یہ باطل اسلام کے قبیل سے ہے۔

#### ج- جحدۃ تلاوت:

۳۰- جحدۃ تلاوت کی وجہ سے کانفرم اسلام کا حکم لگایا جائے گا، اس لئے کہ یہ ہمارے خصائص میں سے ہے، چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے قول: ”وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْمَعُونَ“ (۱) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو تھکتے ہیں) کے ذریعہ کانفرم کے بارے میں خبر دی ہے (کہ وہ تلاوت پر جحدۃ نہیں کرتے ہیں)۔

سے اس کے ذمہ میں بے وقافی نہ کرو) نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ“ (۱) (جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مساجد میں آمد و رفت رکھتا ہے تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دو) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”إِنَّمَا يَغُفِّرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ لَعَلَّهِ لَبِئْسَ مَا تَكُونُونَ مِنَ الْمُتَكِبِينَ“ (۲) (اللہ کی مسجدوں کا آلودہ کرنا تو بس ان لوگوں کا کام ہے جو ایمان رکھتے ہوں اللہ اور روزِ آخرت پر) اور پابندی کرتے ہوں نماز کی اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہوں اور بجز اللہ کے کسی سے تضرع نہ کریں، یہ لوگ امید ہے کہ رلو یہ پ ہو جائیں)۔

بنی قریظہ نے تحریر کیا ہے (۳) جو شخص نماز پڑھے، ہم ظاہر اس کے اسلام کا حکم لگائیں گے لیکن اس کی تمارہقہ یا ہے وہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا معاملہ ہے۔

لہذا جو شخص مساجد میں آمد و رفت رکھتا ہو، اس کی تلاش میں رہتا

(۱) حدیث: ”إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسَاجِدَ...“ کی روایت ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم، ابن حبان اور دارمی نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے مرفوعاً کی ہے ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے وہ بھی نے لکھا ہے کہ یہ مصرعیں کانفرم ہے ان حضرات نے اس حدیث کی صحت اور اس کے روات کی صداقت کے بارے میں اختلاف نہیں کیا ہے لیکن امام بخاری اور مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے اور وہ بھی نے ان کا نقاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند میں ”دریغ“ نام کا ایک دوی ہے جس کے پاس بہت زیادہ منکر احادیث ہیں (تحفۃ حوزی ۱/ ۳۶۵-۳۶۶ طبع استنباطی ابن ماجہ تحقیق محمد ابو عبد اللہ باقی ۱/ ۲۳ طبع عیسیٰ الخلیفی ۲/ ۱۳۷ سند احمد بن حنبل ۳/ ۶۸ طبع المصنف، المسند رک ۱/ ۲۱۲، ۲۳۳ طبع کردار الکتاب العربی، سنن الدارمی ۱/ ۲۷۸ طبع مطبعہ الاحوال ۱۳۳۹ھ)۔

(۲) سورہ توبہ ۱۸۔

(۳) اہمسی ۳۰۱/۳۔

(۱) سورۃ النفاق ۲۱۔



د- حج:

۳۱- اسی طرح اگر کافر نے حج کیا اور احرام کے لئے تیار ہو گیا اور تہیہ پڑھ لی اور مسلمانوں کے ساتھ مناسک حج کی ادائیگی میں شریک رہا تو اس کے اسلام کا حکم لگایا جائے گا، اور اگر اس نے تہیہ پڑھا اور مناسک حج کی ادائیگی نہیں کی، یا یہ کہ مناسک میں حاضر رہا، تہیہ نہیں پڑھا تو ایسی صورت میں اس کے اسلام کا حکم نہیں لگایا جائے گا (۱)۔

## اسناد

تعریف:

۱- لغت میں اسناد کے چند معانی ہیں:

الف- ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف جھکانا یہاں تک کہ اس پر نیک لگائے۔

ب- "رہنما" کی بات کو اس کے قائل کی طرف منسوب کرنا (۲)۔

۱۰- اسناد اصطلاح میں حسب ذیل معانی میں مستعمل ہے:

الف- نیک لگائی ہوئی، مثلاً مریض کو مسند وغیرہ پر لٹک لگانے پر "نیک لگانا" اور اسی قبیل سے پشت سے کسی چیز کا سہارا لینا ہے۔ اور اس معنی کے لحاظ سے اسناد پر تسلیی کلام (استناد) اور (عائد) کی اصطلاح میں آئے گا۔

ب- اسناد اس چیز کو بھی کہا جاتا ہے جو در کردہ مقدمہ کی تقویت کے لئے ذکر کی جاتی ہے، اس پر بحث (اثبات) اور (سند) کی اصطلاح میں ہے۔

ن- اسناد اضافت کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے، اسی قبیل سے فقہاء کا قول ہے: "إسناد الطلاق إلى وقت سابق" (۳) (یعنی طلاق کو گزرے ہوئے وقت کی طرف منسوب کرنا)، اس کی تفسیر (انسانیت) کی اصطلاح میں ہے۔

## اسلام

دیکھئے: "اسلم"۔

## اسلاف

دیکھئے: "سلف"۔

(۱) لسان العرب، معجم تنقید المعانی، ج ۱، ص ۱۰۰ (سند)۔

(۲) شرح الکبیر صحیحہ السنن، ج ۲، ص ۲۷۷، طبع عیسیٰ الخلی، رد المحتار، ج ۴، ص ۶۴۴، طبع لکھنؤ۔



## اسناد ۲-۲

حدیث کے مراد ہی الفاظ مراد ہیں۔

اور اس کا بیان درج ذیل ہے:

وہ اس طریقہ کو بھی کہا جاتا ہے جو متن حدیث تک پہنچاتا ہے، اس کا بیان درج ذیل ہے:

سند و متن حدیث تک پہنچانے والے طریقہ کے معنی میں:

۲- یہ اصطلاح اصولیوں اور محدثین کی ہے، ان کے یہاں اسناد کے وہ ظلمات ہیں:

ہاں: سند حدیث یعنی اس کی سند کو ذکر کرنا۔ یہ اسل کی ضد ہے ( ) اور سند وہ حدیث کے سلسلہ کو مانا جاتا ہے جو قائل و مرآۃ بنی روئی کے درمیان ہوتا ہے، اسناد کی یہ اصطلاح محدثین کے نزدیک زیادہ مشہور ہے۔

۱- بنی اصطلاح بن عبد البر سے نقل کیا ہے کہ اسناد بنی کریم ﷺ تک حدیث کی سند کو پہنچانے کا نام ہے، اس قول کی بنیاد پر حدیث مسند کے مقابل حدیث موقوف ہے، یعنی وہ حدیث جس کی سند بنی کریم ﷺ تک نہیں پہنچتی ہو بلکہ وہ صحابی یا قول ہو، اور اسی طرح حدیث مقطوع ہے جس کی سند صرف تابعی تک پہنچتی ہو (۲)۔

سند و سند کے مابین نسبت:

۳- سند:

سند سے مراد وہ طریقہ ہے جو متن حدیث تک پہنچتا ہے، اور طریقے سے رواد حدیث کا سلسلہ مراد ہے، اور متن حدیث سے

(۱) شرح مسلم المصنوع ۳/۴، کشاف اصطلاحات الفنون ۳/۳۱۳، مناسب یہ ہے کہ "ارسال" کی دیگر اصطلاحات کے لئے "ارسال" کی بحث کی طرف رجعت کی جائے۔

(۲) مقدمہ فی علوم حدیث لایں اصحاب رحمہ اللہ ۱۰۳۰ھ، قدوسی رحمہ اللہ ۱۰۰۲ھ، کشف اصطلاحات

۸۰۷



یہ حدیث متواتر کے طور پر احادیث میں ہے۔ حدیث متواتر میں اس کے تواتر و چار سے اس کے اسد کے بیان کی ضرورت نہیں رہتی ہے، امام مسلم سے اپنی تصحیح کے مقدمہ میں ابن المبارک سے نقل کیا ہے کہ: انہوں نے فرمایا ”سودین کا ایک حصہ ہے، اُترتا، کا سلام نہیں ہوتا تو پھر جس کے جی میں جوتا کہتا“ (۱) امام شافعی نے فرمایا کہ: جو شخص حدیث کو بد مذہب کرتا ہے، وراثت کو مٹا کر کرتا ہے، جو شخص کی طرح ہے جو مٹا کر کاٹھن بناتا ہو، وہاں حالیکہ اس میں مانع ہو، سے پہلے نہیں (۲)۔

۵- سود کی ضرورت اس لئے پڑی تاکہ روایات کو منسب یا حائے وراثت پر پھر دیا جائے، اور یہ ضرورت اس وقت ظاہر ہوتی جب اس کی ہونے سے اپنے عقائد کو تقویت پہنچانے کے لئے احادیث وضع کرنا شروع کر دیں۔ ابن سینہ کہتے ہیں: پہلے محدثین اسد کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے، جب فقہ وضع حدیث کا پتہ نہ ہو تو محدثیں احادیث کی روایت کے وقت فرماتے: ہمیں اپنے روایت کے نام بتاؤ، پھر دیکھا جاتا کہ روایت کی حدیث اہل سنت میں سے ہے تو اس کی حدیث کو قبول کیا جاتا، اور اگر وہ اہل بدعت میں سے ہوتا تو اس کی حدیث قبول نہیں کی جاتی (۳)۔

سند و ثبوت حدیث:

۶- سند حدیث تصحیح ہو تو ضروری نہیں کہ متن حدیث بھی صحیح ہو ثابت ہو، کیونکہ اس کا احتمال ہے کہ حدیث ثابت ہو یا اس کا بھی احتمال

ہے کہ اس میں کوئی علت کا دھواں ہو، اس سے کہ حدیث اس وقت صحیح ہوتی ہے جب کہ صحت اس کے ساتھ شدہ، وراثت سے بھی محفوظ ہو، بعض محدثین کا یہ کہنا ہے کہ: اگر امر نقد حدیث میں سے کسی نے کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ یہ حدیث ”صحیح“ ہے اور اس پر نقد نہیں کیا تو ظاہر یہ ہے کہ اس کی طرف سے حدیث پر فی حدیث ہونے کا حکم ہے، اس لئے کہ حدیث میں علت کا دھواں نہ ہوا اصل اور ظاہر ہے، جیسا کہ ابن الصلاح نے اپنے مقدمہ میں ذکر کیا ہے (۱)۔

اور حدیث کے ظاہری طور پر صحیح ہونے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ نفس الامر میں اس کی صحت یقینی ہے، اس لئے کہ فقہ راوی میں بھی ظاہر و نیاس کا احتمال ہے (۲)۔

یعنی اسناد حدیث ”حدیث مرسل“ کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے، اور اگر حدیث مرسل کا راوی ثقہ ہو تو اس سے استدلال کیا جائے گا، انہی ثلاثہ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد کا یہی قول ہے، اس کی علت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ: جو شخص حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرے اس نے حدیث کی صحت کی ذمہ داری تم پر اہل دی، وراثت نے مرسل روایت کیا اس نے بذات خود اس کی صحت کی ذمہ داری قبول کر لی۔ امام شافعی حدیث مرسل کو صرف اسی صورت میں قبول کرتے ہیں جب کہ اس کو قوت پہنچانے والی چیز موجود ہو (۳)۔

اس مسئلہ میں دیگر تفصیلات بھی ہیں جن کے لئے (ارسال) کی اصطلاح دیکھی جائے۔

(۱) مقدمہ ابن الصلاح ج ۱ ص ۳۷۳۔

(۲) المرجع والکفیل فی الجرح والاعتقاد لعلہ الملک ص ۸۳، جامع کردہ منتخب المطبوعات۔

(۳) شرح مسلم الثبوت ص ۲۲۷۔

(۱) صحیح مسلم بشرح المنوی ص ۸۶۱۔

(۲) فیض القدیر ص ۳۳۳ طبع مصطفیٰ، الجرح والاعتقاد لعلہ الملک ص ۸۶۱۔

لعلہ الملک ص ۸۶۱ طبع دار الفکر، المعارف، الشرائع، حیدرآباد۔

(۳) صحیح مسلم بشرح المنوی ص ۸۶۱۔



صحیح قول یہ ہے کہ: مسند احادیث مرسل احادیث سے زیادہ قوی

ہیں (۱)۔

سانید کی صفات:

۷۔ سنہ کی مختلف صفات ذکر کی جاتی ہیں، مثلاً کبھی اس کی صفت ملہ یا نزل کے ذریعہ بیان کی جاتی ہے اور اسے کم ہوں یا ایسی سند ”سعدی“ اور ”رہ“ سے زیادہ ہوں تو ”اسناد نزل“ ہے۔

اسی طرح سنہ کی صفت قوت و صحت کے ذریعہ یا حسن یا ضعف کے ذریعہ بیان کی جاتی ہے، اور کبھی اسناد کو معصن، مدلس، غریب وغیرہ کہا جاتا ہے (۲) اور اس کی معرفت کتب علوم حدیث یا اصولی ضمیمہ کے اہواب سنت کی طرف رجوع کرنے سے حاصل ہوگی۔

وہ چیز جس میں اسناد کی ضرورت ہوتی ہے اور موجودہ دور میں اسناد کی حیثیت:

۸۔ متواتر کے علاوہ جس حدیث سے بھی استدلال کیا جائے گا اس میں سنہ کی ضرورت ہوگی، قرآنی قرأت کا ثبوت بھی اسناد ہی کے ذریعہ ہوتا ہے (۳)، اسی طرح احادیث نبویہ چاہے قولی ہوں یا عملی، جو مروی ہیں ان کا ثبوت بھی اسناد ہی کے ذریعہ ہوتا ہے، اسناد علوم دینیہ کی کتابوں کی روایت میں بھی، غل ہے یہاں تک کہ اسناد لغت، دب، تاریخ، ردیہ، سلام کی روایت میں بھی، غل ہے۔

میں خیر کے دور میں سنہ کو چھوڑ دیا گیا، یہاں تک کہ کتب حدیث میں بھی اس کا تمام نہیں یا جاتا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ کتب حدیث، اس کے مؤلفین سے قرات کے ساتھ منقول ہیں،

(۱) شرح المعتمد علی مختصر من غرائب صحاحیہ اختارہ فی ۲۴ ۷۲۳ طبع لیبیا۔

(۲) شرح مسلم الشیخ ۲۴ ۷۲۰، شرح المعتمد علی مختصر النعمانی ۲۴ ۷۳۱۔

(۳) الاقوال المسموعہ فی ۱۴ ۷۳۶، طبع دوم مصطفیٰ النجفی۔

اس لئے علماء کی طرف سے ان پر کتنا دیا گیا، جیسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، بیہقیہ اس کتابوں کی شہرت نے سانیہ کے تذکرہ قدم سے بے نیاز کر دیا، اور اس وجہ سے بھی کہ سانیہ کا طوں و رر میں اس پر اعتماد کو نذر کرتا ہے، لہذا اس میں کی جانے والی کوششیں کافی نہیں ہوں گی، مگر اس کے باوجود اسانیہ کے سلسلہ کو زندہ رکھنا اس خصوصیت کی حفاظت کی برکت کا ذریعہ ہے جو اس امت کی خصوصیات میں سے ہے۔



## اسہام ۱-۳

جب کہ ایک سامان دو شخصوں کے پاس بطور مہن رکھا جائے دونوں مرتبہ میں سے ہر ایک کے لئے شے مہنوں کی حفاظت میں حصہ مقرر کرتا ہے۔

اور جنایت فی الخطا میں اگر ہر ایک مجرم پر دیت کا ایک حصہ واجب کرتا ہے، اسی قبیل سے جنایت فی الخطا میں عاقلہ کو دیت کی ادائیگی میں حصہ دار بنانا ہے، فقہاء نے ان مباحث کو اس کے خاص ابواب میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

## اسہام

تعریف:

۱۔ اہلیت میں سہام دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

اول: کسی شخص کو حصہ والا بنانا، کہا جاتا ہے: "نسبعت لہ باللف" یعنی میں نے اسے ایک حصہ دیا۔

انسان چند چیزوں میں حصہ والا ہوتا ہے: من میں سے میراث، ہزارہ مال غنیمت، مال نے، افتقار پانی پینے کی باری ہے اگر اسے اس میں استحقاق حاصل ہو۔

۲۔ قرع (قرعہ اندازی کرنا)، کہا جاتا ہے: "سبہم سبہم" یعنی ان کے درمیان قرعہ اندازی کی (۱)۔

فقہاء، مرام نہیں، معنوں میں "اسہام" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

سہام معنی اول (کسی شخص کو حصہ والا بنانا) کے اعتبار سے:

۱۔ اشتراک کی تمام صورتوں میں جیسے مدی میں اشتراک، اسہام شرکاء میں سے ہر ایک کے لئے شے مشترک میں ایک حصہ مقرر ہوتا ہے، اشتراک فی العمل شرکاء میں سے ہر ایک کے لئے نفع یا نقصان میں ایک حصہ مقرر کرتا ہے، جیسا کہ اسام شفعہ میں۔ ایک شریک کے حصہ مقرر کرتا ہے اور رہن میں شرکت کی صورت میں

اسہام دوسرے معنی (قرعہ اندازی) کے لحاظ سے:

۳۔ فتیما کا اس پر اتفاق ہے کہ تالیف قتب کے سے قرعہ اندازی جاری ہے بلکہ اس کے لئے مندوب ہے، جیسا کہ سفر میں جانے والے شخص کے لئے اپنی بیویوں میں سے کسی کو سفر میں لے جانے کے سے قرعہ اندازی کرنا، اور اپنی بیویوں کے مابین اس لئے قرعہ اندازی کرنا کہ کس سے دوبارہ کا آغاز کرے گا، اور اس طرح کے دیگر مسائل۔

اسی طرح فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ہزارے میں ہر فریق کا حصہ واحد کر دینے کے بعد حق کی تعیین اور اختلاف کو ختم کرنے اور قلوب کی تسکین کی خاطر قرعہ اندازی شروع ہے۔

یعنی بعض کے حق کے اثبات اور بعض کے حق کے بحال کی خاطر قرعہ اندازی کی مشروعیت میں فقہاء کا اتفاق ہے، جیسے کسی شخص نے اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو طلاق دے دی، دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کے بغیر دوسری تو اس صورت میں حبیہ نے اس سے انکار کیا ہے کہ قرعہ اندازی کے ذریعہ تعیین کی جائے، دیگر فقہاء نے اس جگہ قرعہ اندازی کے حکم کو باقی رکھا ہے (۱)۔ فقہاء نے اس کی تفصیل حنق، نکاح، قسمت اور طلاق کے ابواب میں بیان کی ہے۔

(۱) فتح القدیر ۵/۸۸، تلوی کاغذی خان ۵۵۳، المنی ۵۹/۸

المصباح البکیر، سائر العرسۃ مادہ (سہم)۔



## اُسیر

دیکھئے: "سُریٰ"

## اشارہ

تعریف:

۱- "اشارۃ" کا معنی لغت میں "التلویح بشی" (کسی چیز سے اشارہ کرنا) ہے، اس سے وہی سمجھا جاتا ہے جو بولنے سے سمجھا جاتا ہے، لہذا ہاتھ، آنکھ اور بھون وغیرہ سے ایسا اشارہ ہے، کہا جاتا ہے: "اشار علیہ بکذا" یعنی اس نے اس سے اپنی رائے ظاہر کی، اس کا اسم "سُریٰ" ہے۔

اشارہ کی حیثیت اطلاق کی صورت میں کسی چیزوں کے بارے میں حقیقت کی ہوگی، اور مجازی طور پر ذہنی چیزوں کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے ضمیر غائب وغیرہ سے اشارہ کرنا، لہذا اگر اشارہ کا صلہ "علی" لایا جائے تو اس کا معنی ہاتھ وغیرہ سے اشارہ کرنا ہوگا، اور اگر اس کا صلہ "علی" لایا جائے تو اس کا معنی رائے ظاہر کرنا ہوگا۔ (۱) b x

اشارہ و متنبہاء کی اصطلاح میں لغوی معنی ہی کے مفہوم میں مستعمل ہے، اسلئے اسے دلالت کی بحث میں استعمال کرتے ہیں، اور "لاۃ لا اشارۃ" کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ: اس سے مراد لفظ کا ایسے معنی پر دلالت کرنا ہے جس کا قصد نہیں یا نیا قہر، وہ مفہوم لفظ کے لئے لازم ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے قول "لا احصا علیکم ان طلعت النسا ما لم تمشوہن او تفرصوا لهن

(۱) الکلیات ۱/ ۱۸۳-۱۸۵، المن، المباح، ۱/ ۱۸۵ (ش ۸)



## اشارہ ۲-۵

نکاح، اگر انسان اس لفظ کے تلفظ اور قوت کو پائی سے محروم ہو تو اس کے حق میں شارع نے فی الجملہ اس کے اشارے کو تلفظ کے قائم مقام قرار دیا ہے (۱)۔

### گوشتے کا اشارہ:

۵- شرعی طور پر گوشتے کا اشارہ معتبر ہے اور وہ چیزوں میں جن میں تلفظ ضروری ہے۔ بولنے والے کے تلفظ کے قائم مقام ہوتا ہے جب کہ اس کا اشارہ معلوم ہو تمام عقود میں جیسے شریعہ، ذبح، نکاح، اجارہ، رہن، نکاح، اور عتق کو ختم کرنے میں جیسے طلاق، عتاق، ہجر اور اور ان کے علاوہ اترار بالحدود کے سوا دیگر نوعیت کے اترار بالحدود میں اختلاف ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی، اسی طرح دعاوی اور اسلام کے مسئلے میں بھی گوشتے کا اشارہ معتبر ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اس حد تک فقہاء کا اتفاق ہے، لعن اور قذف میں اشارہ کے معتبر ہونے اور نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، حنفیہ اور بعض حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں میں اشارہ تلفظ کے قائم مقام نہیں ہوگا، اس لئے کہ اشارہ میں شبہ ہے جس کی وجہ سے حد موقوف کر دی جاتی ہے، امام مالک، شافعی اور بعض حنابلہ کا قول یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں میں گوشتے کا اشارہ اس کے تلفظ کے قائم مقام ہوگا (۲)۔

جبہ و رختہ، کتہ، یک گوشتے کے اشارے کے معتبر ہونے میں اس کا فرق نہیں ہے کہ وہ لکھے پر تھا یا ہو یا اس سے عادت ہو یا یہ کہ وہ پیدائشی طور پر کوٹا ہو یا کوٹا پس اس پر حد میں جاری ہو (۳)۔

(۱) المحوری القواعد ۱۷۳-۱۷۵۔

(۲) روحہ الطالبین ۹/۸۸، منی و ابن قدامہ ۵/۵۶۶، ۳۹۶ طبع المربع،

حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵، فتاویٰ العربیہ ص ۱۶۱۔

(۳) جامعہ الطالبین ۸/۱۱، روحہ الطالبین ۳/۲۱۳، ص ۱۱۳، ج ۳ ص ۳۳۹۔

فربضہ (۱) (تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان چیزوں کو جس میں تم نے نہ ہاتھ لگایا اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا طلاق دے، و) کی دلالت مہر کے ذکر کے بغیر صحت نکاح پر ہے اس لئے کہ صحت طلاق صحت نکاح کی لازم ہے۔

عبارۃ لیس سے وہ معنی مراد ہوتا ہے جس کی طرف ذہن اس کے صیغہ سے منتقل ہوتا ہے اور لفظ کے ذکر سے وہی معنی مقسوم ہوتا ہے اس کی تفصیلی بحث اصولی ضمیمہ میں آئے گی۔

### معتقدہ لحاظ:

#### الف - دلالت:

۲- دلالت سے مراد کسی چیز کا اس طرح ہونا ہے کہ اس سے دوسری چیز سمجھی جائے، جیسے لفظ کی دلالت معنی پر، یہ اشارہ سے زیادہ عام ہے (۲)۔

#### ب - یہاں:

۳- یہاں اشارہ کے مراد یہ ہے کہ اس میں اشاروں کے نزدیک اس کی تعریف یہ ہے کہ ایماء معنی کونکس میں آہستہ سے ڈالنے کا نام ہے (۳)۔

### شارح کا شرعی حکم:

۴- اشارہ، اکثر امور میں لفظ کے قائم مقام ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ تلفظ کی طرح مراد کو ظاہر کرتا ہے، لیکن شارح نے بعض تعمرقات میں لفظ کے تلفظ کو بولنے والوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے، جیسے

(۱) سورۃ بقرہ ۲۳۶۔

(۲) کلیات ۳۳۶۔

(۳) کلیات ۳۳۹۔







کسی معاملہ میں منعقد نہیں ہوگی (۱)۔

گوئنگے کے اشارے کی تقسیم:

۸- فقہاء شافعیہ نے سراسر اس کی ہے کہ گوئنگے کا اشارہ ایسا ہو کہ ہر وہ شخص جو اس سے واقف ہو، اس کے اشارے کے مفہوم کو سمجھ جائے تو یہ اشارہ صریح ہوگا (۱)، اور اگر اس کے اشارے کو سمجھنا صرف عقل مند اور ذہین افراد کے ساتھ خاص ہو تو یہ نہ یہ ہے مگر چہ اس کے ساتھ قرآن مل جائے۔

اور اس صورت میں جب کہ گوئنگے کا اشارہ کنا یہ ہو اس کی نیت دوسرے اشارے یا کتابت سے بھی جائے گی، اور اگر اس کے اشارہ کو کوئی بھی سمجھ نہ سکے تو وہ لغو قرار پائے گا (۲)۔

مالکیہ کے روایت گوئنگے کا اشارہ نہ یہ میں ہوتا ہے، اگر وہ سمجھ جائے تو صریح ہے ورنہ لغو قرار پائے گا (۳)۔

نیم نے حنفیہ اور حنبلیہ کے یہاں گوئنگے کے اشارے کی صریح اور "نایہ میں تقسیم نہیں پائی، اور "اشارہ فی الخطاب" سے متعلق تفسیر طلاق کے باب میں آئے گی۔

گوئنگے کا اشارہ قرآن سے قرآن کے سلسلے میں:

۹- اس مسئلہ میں علماء کے درمیان بات ہے:

۱- گوئنگے کے لئے ماری عجیبہ "قرآن" میں اپنی زبان کو حرکت دینا واجب ہے، اس لئے کہ تدریس انسان کے سے اپنی زبان کو حرکت دے رکھنا ظرمانہ مری ہوتا ہے، لہذا جب وہ ایک سے عائد ہے تو اس پر لازم ہوگا، حنفیہ شافعیہ و حنبلیہ میں سے کاشی کا یہ قول ہے۔

۲- اس پر اپنی زبان کو حرکت دینا واجب نہیں ہے، مالکیہ و

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۴ شرح الخریط ج ۲ ص ۱۰۲۔

(۲) جامعہ طحاہ ج ۲ ص ۱۶۳۔

(۳) شرح الخریط ج ۲ ص ۱۰۲۔

گوئنگے کی طرف سے اس چیز کا قرآن جو موجب حد ہوتی ہے:

۶- فقہاء کا گوئنگے کے زنا و زانیہ کے قرآن کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ، حنبلیہ میں سے قاضی اور مالکیہ میں سے ابن لقاسم کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی اشارہ سے زنا کا قرآن کرے تو اس پر حد لگائی جائے گی، یہ حضرات کہتے ہیں کہ جس شخص کا قرآن زنا کے ملوہ دیگر معاملات میں درست قرار پاتا ہے، اس کا قرآن زنا کے بارے میں بھی صحیح قرار پائے گا۔

حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ گوئنگے پر زنا کے قرآن کی وجہ سے حد نہیں لگائی جائے گی، اس لئے کہ اشارہ میں اس مفہوم کا احتمال ہے جو سمجھ کیا ہے اور دوسرے مفہوم کا بھی، اس طرح حد کے نفع نہ رہے میں شہید ہوگا، اگرچہ شہادت کے ذریعہ معاف کی جاتی ہیں (۲)۔ اس کی تفصیل (حدود اور قرآن) کی اصطلاح میں موجود ہے۔

گوئنگے کا اشارہ ایسے قرار کے متعلق جس سے قصاص و جب ہوتا ہے:

۷- گوئنگے کا اشارہ قصاص کے بارے میں فقہاء کے قول کے مطابق مقبول ہے، کیونکہ قصاص حقوق العباد کے قبیل سے ہے (۳)۔

(۱) لاشہ و انظار ص ۲۳، انوار ص ۱۶۳، جامعہ طحاہ ج ۲ ص ۱۶۳، روایت ابن ماجہ ص ۱۶۳۔

طحاہ ج ۲ ص ۱۶۳۔

(۲) ابن ماجہ ص ۱۶۳، طحاہ ج ۲ ص ۱۶۳۔

(۳) بدائع الصنائع ج ۱ ص ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷







کے درمیان سمجھ جانے اور اس کا مدلول لوگوں کے درمیان متعارف ہو تو اس کے تلافی کی طرح معتبر ہوگا، یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اشارہ کے ذریعہ معاملہ سنا تھا غلطی (یعنی سامان اور اس کی قیمت معلوم ہوتی ہو، بغیر یہ کہ قبول کے قیمت دے کر سامان یا جائے اور کسی طرف سے کوئی کلام نہ ہو) کے ذریعہ معاملہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے، چونکہ اشارہ پر کلام کا طریق بیان جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **لَا يَتَّبِعُ الْاَيْتَٰنَكَ اِلَّا نَكْتُمُ النَّاسَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمٰۤا (۱)** (ارشاد ہو کہ تیرے لئے نشانہ یہ ہے کہ تو لوگوں سے بات نہ کرے گا تین دن تک بجز اشارہ کے)۔ یہ مالکیہ کا مذہب ہے جو خاص طور پر نکاح کے معاملہ میں منکوحہ یا نکاح کی تعیین کے بغیر اشارہ کو معتبر نہیں مانتے ہیں (۲)۔

عبارۃ اخص و اشارۃ اخص میں تعارض:

۱۳- عبارت اخص اور اشارۃ اخص کی مراد کا بیان (فقہہ ۱) میں گذر چکا ہے، لہذا جب عبارت اخص کا اشارۃ اخص سے تعارض ہو جائے تو عبارت اخص کے مفہوم کو ترجیح دی جائے گی، اس میں اختلاف اور تفصیل ہے جو "اصول فیض" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

نماز میں سلام کا جواب دینا:

۱۴- نماز کی حالت میں سلام کا جواب دینے میں فقہاء کا اختلاف ہے، اس مسئلے میں تاجین کی ایک جماعت نے قول سے سلام کے جواب کی رخصت دی ہے جس میں سعید بن المسیب، حسن بصری اور

(۱) سورۃ آل عمران ۱۸۰

(۲) الاشارة والافتاء للسید علی بن محمد ۲۳۸، مواہب الجلیل ۲۲۹، البدائع ۱۶۳، من عابد بن ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰



حناہ کے نزدیک اشارے سے سلام کا جواب دیا جاسکتا ہے (۱)۔

جن لوگوں نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد سلام کے جواب دینے کی بات کہی ہے ان حضرات نے حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: "کنا مسلم علی رسول اللہ ﷺ، وهو فی الصلاة، فردد علیہ، فلما رجعا من عند النجاشی سلمنا علیہ، فلم یرد علیہا وقال: ان فی الصلاة شغلا" (۲) ہم لوگ حالت نماز میں رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ آئے، آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ: نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

اشارے سے سلام کا جواب دینے کا قول اختیار کرنے والوں نے حضرت جابرؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ابن رسول اللہ ﷺ بعثنی لحاجة، ثم ادرکته وهو یصلی فسلمت علیہ فاشار إلی، فلما فرغ دعائی فقال: إنک سلمت عنی انما واما اصلی" (رسول اکرم ﷺ نے مجھے کسی ضرورت سے بھیجا، پھر واپس آ کر میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا، پھر جب فارغ

(۱) انھي لابن قدامع لشرح الکبیر ۱/ ۱۵۷، ۱۶۸۔

(۲) حدیث: "کنا مسلم علی رسول اللہ ﷺ..." کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے کی ہے (فتح الباری ۲/ ۲۳ طبع انتقید مجمع مسلم تحقیق محمد نوید محمد الہادی ۱/ ۳۸۲ طبع عیسیٰ الخلی ۳/ ۷۳ جامع لاصول فی احادیث الرسول ۵/ ۸۵، ۸۶، ۸۷ طبع کردہ مکتبہ المجلدی ۳۹۰ھ)۔

ہوئے تو مجھے بلا فرمایا کہ تم نے ابھی مجھے سلام کیا تھا جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا)، اور مسلم کی روایت میں ہے: "فلما انصرف قال انه لم یسمی ان لرد علیک إلا انی کنت اصلی" (۱) (جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: مجھے سلام کے جواب سے کسی چیز نے نہیں روکا، یہ کہ میں نماز پڑھ رہا تھا)۔

ان طرح حضرت صہبؓ کے واسطے سے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ انہوں نے فرمایا: "مردت برسول اللہ ﷺ وهو یصلی، فسلمت علیہ فرد الی اشارۃ" (۲) (میں رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گذر رہا تھا، آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اشارے سے میرے سلام کا جواب دیا)۔

تشہد میں اشارہ:

۱۵- جمہور متقدماء کا مذہب یہ ہے کہ مازی کے سے تشہد میں اپنی شبہات کی انکال سے اشارہ کرنا مستحب ہے، و شبہات کی انکال کو فقہاء کی اصطلاح میں مسیہ کہا جاتا ہے، یہ وہ انکال ہے جو انگوٹھے کے بعد ہوتی ہے، ماری اس انکال کو توحید یعنی شہد کہتے وقت نکالے گا، اسے حرکت نہیں دے گا (۳)، اس کے احتجاب کی دلیل حضرت

(۱) حدیث: "رسول اللہ ﷺ بعثنی لحاجة..." کی روایت مسلم نے حضرت جابرؓ سے مروی ہے (مجمع مسلم تحقیق محمد نوید محمد الہادی ۱/ ۳۸۳، ۳۸۴ طبع عیسیٰ الخلی)۔

(۲) حدیث: "مردت برسول اللہ ﷺ وهو یصلی..." کی روایت ترمذی نے روایا و روایات نے حضرت صہبؓ سے کی ہے ترمذی نے کہا ہے کہ حضرت صہبؓ کی حدیث حسن ہے (تحت لائحہ عمل ۲/ ۳۳۳ طبع کردہ مکتبہ انتقید سنن ابو داؤد ۱/ ۵۶۸ طبع اختیول سنن ابی داؤد ۵/ ۳۵ طبع مکتبہ المصر بیاضیہ، جامع لاصول ۵/ ۸۷، ۸۸ طبع کردہ مکتبہ المجلدی)۔

(۳) الموضہ ۱/ ۲۶۲، انھي لابن قدامع ۱/ ۲۸۳۔



اس میں فقہاء کا اختلاف نہیں ہے، اس لیے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حدیث ہے جس میں غیر محرم ہونے کی صورت میں اس کے شکار کرنے کا ارتکاب کر لیا گیا ہے۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: ”مکم أحد أمروه أن يحمل عيها، أو أشار اليها“ قالوا لا قال فلكموا ما بقي من لحمها“ (تم میں سے کسی نے اسے شکار کرنے پر مامور کیا تھا یا شکار کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں، تو آپ ﷺ نے رضامندی سے اس شکار کے ہشت میں سے جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے سے کھا لیا۔)

مذکورہ بالا حدیث کی وجہ سے فقہاء کے ایک گروہ کی طرف سے شکار کے قتل کرنے پر کسی طرح کا تھاب نہ ہوتا اس کے سے شکار کھانا حلال ہوگا (۲)۔

اشارہ کرنے والے پر جزا کے وجوب کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر جزا واجب ہوگی، اس لئے کہ شکار کی طرف اشارہ کرنا ممنوعات احرام میں سے ہے، اور اس کی دلیل شکار کے گوشت کے کھانے کا حرام ہونا ہے، لہذا احرام میں شکار کی طرف اشارہ کرنا شکار پر جنایت ہوگی، اس لئے کہ اس نے اس کے امن کو ختم کر دیا جس کے نتیجے میں اس کا قتل ہوا۔ لہذا اشارہ کرنا شکار کے قتل کی طرح قرار پائے گا (۳)۔

مالیہ، مراثی وغیرہ کے بارے میں ایک مشورہ کرنے والے پر بیڑ، جب نہیں ہوئی، اس لئے کہ جس نے بیڑ کو قتل پر معلق نہ ہے، اور قتل

(۱) شکار سے متعلق واقعہ کی روایت کی تحریر بخاری و مسلم نے حضرت ابو قتادہ سے کی ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں (فتح الباری ۲۹، ۲۸، ۲۷ طبع استیقاب صحیح مسلم تحقیق محمد نور محمد ربانی ۲/ ۸۵۳، ۸۵۲ طبع عیسیٰ الخانی ۷۲ ۱۳۷۵ھ)۔

(۲) سبیل اسلام ۲/۱۳۱۔

(۲) فتح القدير ۴/ ۲۵۷، الحاشیة ابن قدامة ۳/ ۱۸۴

بن زہیرؓ کی یہ حدیث ہے: "اِنَّهُ ﷺ كَانَ يَشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يَحْرُكُهَا" (۱) (نبی کریم ﷺ دعا (اُشہد) کے وقت انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے)۔ ایک قول یہ ہے کہ انگلی کو حرکت دے گا، اس قول کی دلیل حضرت اہل بن جرؓ کی حدیث ہے: "اِنَّهُ ﷺ رَفَعَ أَصْبَعَهُ فَرَأَيْتَهُ يَحْرُكُهَا" (۲) (نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی اٹھائی تو میں نے اسے حرکت دیتے ہوئے دیکھا)۔

ور مثارے کی یہ کیفیت کہ انگلیاں کھلی رکھے گا یا بند اور اسے حرکت دے گا یا نہیں اس کی تفصیل اصطلاح ”صلاۃ“ (نماز) میں آئے گی۔

محرم کا شکار کی طرف اشارہ کرتا:

۱۶۔ اگر محرم نے کسی شکار کی طرف اشارہ کر دیا یا کسی حامل (ذبیحہ حرام) لے (شخص کی طرف) ہوتی ہو تو وہ اس سے شکار کر لے تو محرم کے لئے اس شکار کا کھانا حرام ہوگا (۳)۔

( ) حدیث: "اِنَّهُ سَلَبَ لِحَبْلٍ كَانَ مَشْهُورًا بِصَبْغِهِ اِذَا دُحِا... " کی روایت ابو نعیم اور نسائی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کی ہے نووی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے (سنن النسائی ص ۳۲ طبع مصطفیٰ لکھنؤ ۱۳۸۳ھ عن المجتہد ار ۳۷۷ ص ۷۵ طبع المیزان جامع الاصول ۵/۲۰۲ شائع کردہ مکتبہ ابو نعیمؒ، المجموع مشکوٰۃ ص ۴۵۳ طبع المیزان)۔

(۲) حدیث: ”اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَفَعَ الْحَبْشَةَ“۔ ”کی روایت سنائی، ابن ماجہ ابن خزیمہ اور بیہقی نے حضرت وائل بن حجرؓ سے کی ہے حافظ بیہقی نے ابن ماجہ کی اسناد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے: ”ابن ماجہ کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، اور محقق صحیح من فرمیرے کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے (سنن اسلامیہ ص ۳۷۷ طبع المکتبہ المصریہ ازبکو، سنن ابن ماجہ ۲۹۵/۱ طبع عیسیٰ الخلیلی ص ۷۲) صحیح ابن خزیمہ ۱/۳۵۳ طبع کردہ المکتبہ الاسلامیہ، سنن بیہقی ۳۳۳/۳ طبع المکتبہ“۔

(۳) فتح القدیر ۱/ ۴۵۶، روح الباقین ۳/ ۱۳۹، مفتی الحدیث ۱/ ۵۲۲۔



نہیں ہے (۱)۔

علاوہ یہ کہ اس کی طرف اشارہ نہیں کرے گا، شافعیہ اور امام محمد بن  
انسن کی رائے یہ ہے کہ حجر اسود پر قیاس کرتے ہوئے وہ رکن یمانی کی  
طرف اشارہ کرے گا (۱)۔

حجر اسود و رکن یمانی کی طرف اشارہ کرنا:

۱۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ طواف کے وقت حجر اسود اور رکن یمانی کا  
ہاتھ سے یا دوسرے ذریعہ سے استلام (چھونا) مستحب ہے، اس لئے  
کہ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے انہوں نے فرمایا: ”ما تروکت  
استلام ہمیں الرکبتین فی شدة ولا رخاء مند دایت  
النبی ﷺ يستلمهما“ (۲) میں نے جب سے نبی کریم ﷺ  
کو ن دونوں رکن (حجر اسود اور رکن یمانی) کا استلام کرتے ہوئے  
دیکھا ہے اس وقت سے کسی بھی حال میں میں نے ان دونوں کے  
استلام کو نہیں چھوڑا۔

اسی طرح مسلم کے شمار ہونے کی صورت میں حجر اسود کی طرف  
اشارہ کے استحباب پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لئے کہ حضرت  
بن عباسؓ کی حدیث ہے انہوں نے فرمایا: ”طاف النبی ﷺ  
بالبيت علی بعير، كلما أتى علی الرکن اشار إلیه“ (۳)  
(نبی کریم ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، جب  
بھی رکن کے پاس سے گذرتے اس کی طرف اشارہ فرماتے)۔

رکن یمانی کے استلام کے مشکل ہونے کی صورت میں اشارہ کے  
بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، مالکیہ  
اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رکن یمانی کے استلام سے

اشارہ کے ذریعہ سلام کرنا:

۱۸۔ بولنے والے شخص کے لئے ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام کی  
ابتداء سے سنت حاصل نہیں ہوتی نہ اشارہ سے سلام کے جواب کی  
فرضیت ساقط ہوتی، اس لئے کہ سلام ان امور کے قبیل سے ہے جن  
کے لئے شارح نے مخصوص الفاظ مقرر کئے ہیں جن کے قائم مقام  
... الفاظ نہیں ہوں گے، لہذا یہ کہ اس کے لئے شرعی الفاظ کی  
... مثلاً ہو، سلام کے سلسلے میں فقہ کی عبارات اس قیاس پر تعلق  
مستحق ہیں کہ سلام میں سنا ضروری ہے، اور سنا قیاس کے ذریعہ  
محکم ہے (۲)۔

حدیث شریف میں آیا ہے: ”لا تسلموا تسلیم الیہود، فلان  
تسلمہم بالاکف والراء وس والإشارة“ (۳) (یہودی طرح  
سلام نہ کرو، کیونکہ ان کا سلام ہاتھ، سروں اور اشارہ سے ہوتا  
ہے)۔ حاکم نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے

(۱) مفتی الکتاب ۱/۸۸، البحر الرائق ۳/۵۵۲، ابن عابدین ۲/۶۶۲، رد المحتار  
۲/۱۲۲، الفروع ۲/۲۵۲، ۳/۲۶، کتاب القیام ۲/۸۲، ۳/۷۹، مفتی  
۳/۳۹۳، طبع بول۔

(۲) نہایت المحتاج ۸/۸۸، کتاب القیام ۲/۸۲، حاشیہ ابن عابدین ۲/۶۶۵۔

(۳) حدیث: ”لا تسلموا تسلیم الیہود...“ کی روایت سنائی ہے ”عص  
الیوم والبلخ“ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے ”تسلم الیہود...“  
فی توضیح الأدب المعروف کے مصنف نے اس حدیث کے بارے میں  
کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے (تحفہ شرافت معروضہ اطراف ۲/۹۰، ۳/۹۰  
کردہ ادارہ القیمہ المتمدنہ ۱۳۸۶ھ، فضل اللہ احمدی توضیح لادب المعروف  
۲/۳۳، طبع انتقد ۱۳۷۸ھ)۔

(۱) مفتی الکتاب ۱/۵۲۳، رد المحتار ۳/۹۳، التوابع ۲/۹۳، طبع  
در العلم بیروت، الطب ۱۳۷۳ھ۔

(۲) حدیث: ”ما تروکت استلام ہمیں الرکبتین...“ کی روایت بخاری  
نے حضرت ابن عمرؓ سے کی ہے (فتح الباری ۳/۷۱، طبع انتقد)۔

(۳) حدیث: ”طاف النبی ﷺ بالبيت علی بعير...“ کی روایت بخاری نے  
حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے (فتح الباری ۳/۷۱، طبع انتقد)۔



فرمایا: صحیح ہے کہ اہم باتھ کے ذریعہ سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے (۱)۔  
 یمن ہر دور وہ شخص جو اس کے حکم میں ہو، اسی طرح وہ شخص جس کو سلام نہ آئے، رسماً قدرت سے باہر ہو مثلاً، وہ بیوتا اپنے شخص کو اشارہ سے سلام کرنا مشروع ہے۔ بعض فقہاء کا قول یہ ہے کہ سب بہرے شخص کو سلام کرے جو نہ سنا ہو نہ مناسب یہ ہے کہ امام کا تقاضا بھی کر لے، کیونکہ وہ اس پر قادر ہے اور ہاتھ سے اشارہ کرے (۲) اور کوئلے کی طرف سے سلام کے جواب کی فریضیت اشارے سے ساقط ہو جائے گی، اس لئے کہ وہ اسی پر قادر ہے۔ ہر اس کے امام کا جواب اشارہ ہر تلافی ہو ب سے یک وقت دیا جائے گا (۳) کہئے: (سلام) کی صحت، ج۔

### صل یمن کے بارے میں اشارہ:

۱۹- بولنے والے شخص کی یمن اشارہ سے منعقد نہیں ہوگی، کیونکہ یمن صرف اللہ تعالیٰ کے نام اور ان کی صفات کے ذریعہ منعقد ہوتی ہے، کوئلے کے بارے میں بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اس کی یمن منعقد نہیں ہوگی (۴) اور غیر فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ اگر اس کا اشارہ سمجھا جائے تو وہ قسم کھائے تو اس کی یمن صحیح ہوگی، اور اگر اشارہ نہ سمجھا جائے تو اس پر یمن واجب ہوئی، تو اس کے اشارہ کے سمجھنے تک یمن موقوف ہوگی (۵) ذکر کشی نے اس قول کو امام شافعی کی طرف منسوب کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: (نیاب) کی اصطلاح۔

فریقین میں سے کسی ایک کی طرف قاضی کا اشارہ کرنا:  
 ۲۰- حاکم کے لئے ایسے اعمال درست نہیں ہیں جو مجلس حکم میں تہمت اور سوء ظن کا سبب ہوں، اور جن سے یہ وہم پیدا ہو کہ وہ یک فریق کو، دوسرے فریق پر فضیلت دے رہا ہے جیسے ہاتھ سے نکتہ یا سر سے کسی ایک فریق کی طرف اشارہ کرنا، کیونکہ اس میں دوسرے فریق کی اہانت ہے، اور یہی است ترک دعویٰ اور عدالت سے مایوسی پر آمادہ نہ رہتی ہے جس کے نتیجے میں اس کے حق کا ضیاع ہے، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے (۱)۔

عمر بن شہب نے کتاب "فتاویٰ البصرة" میں اپنی سند سے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من ابتلی بالقضاء بین المسلمین، فبعدل بیہم فی لحظہ وإشارتہ ومقلدہ، ولا یرفع صوتہ علی أحد الخصمین ما لا یرفع علی الآخر" (جو شخص مسلمانوں کے مابین فیصلہ کرنے کی آراء میں ڈالا جائے وہ ان کے درمیان اپنی نگاہ، اشارہ اور نشست میں بدل کرے، اور فریقین میں سے کسی ایک پر اتنی زور بلند نہ کرے جتنی دوسرے پر نہیں کر رہا ہے)، اور ایک روایت میں ہے: "فلیسوا بیہم فی النظر والإشارة والمجلس" (۲) (تو اسے ان کے مابین نگاہ، اشارہ اور بیٹھنے میں برابری کا معاملہ کرنا چاہیے)۔

- (۱) ابنی لابن قدامہ ۱۰۱۱، البحر الرائق ۳۰۶/۱-۳۰۷، درر الکام شرح مجلۃ الاحکام تألیف علی حیدر ۳/۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱۔
- (۲) حدیث مسند ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی شیبہ، دار تلمیذ اور طبعی نے حضرت ام سلمہؓ سے کی ہے صحیحی اور شواہد نے کہا ہے کہ اس کی سند میں عباد بن کثیر ثقفی ہیں جو ضعیف ہیں (مثل الاوطار ۸/۵۷۸، طبع مسند احمدیہ، مجمع الزوائد ۳/۱۷۷، فتح کردہ مکتبہ القدی، سنن در قلعین ۳/۲۰۵، فتح کردہ مکتبہ عبد اللہ بن تیمیہ سنن ۸/۳۸۷)۔

- (۱) حضرت عطاء بن ابی رباح کے مکرر بخاری نے "الادب المفرد" میں نقل کیا ہے (الفضل اللہ احمدی فی توضیح الادب المفرد ۳/۲۷۳، طبع المکتبۃ ۳/۳۷۳)۔
- (۲) الادب المفرد ص ۲۲۰-۲۲۱، نمبر ۱۱۱۱۱، کتاب ۳۸۔
- (۳) سہمہ جمع۔
- (۴) البحر الرائق ص ۱۵۱۔
- (۵) مسند ابن قدامہ ۱۹۰، طبع بیروت، البحر الرائق ص ۱۱۵، کتاب ۳۸۔



قریب المرگ شخص کا اس پر جہالت کرنے والے آدمی کی طرف اشارہ کرتا:

۲۱- جہور نقبہ کا مسک یہ ہے کہ قریب المرگ شخص کا یہ قول کہ ”نفس نے مجھے قتل کر دیا“ معتبر نہیں ہے اور یہ ثبوت نہیں ہوگا (لہذا) قصاص و جسد نہیں ہوگا) چونکہ اس صورت میں اس کا دعویٰ خیر پر مال کے سلسلے میں قبول نہیں کیا جائے گا تو خون کے سلسلے میں بھی قابل قبول نہیں ہوگا اور اس وجہ سے بھی کہ وہ مدعی ہے لہذا اس کا قول دوسرے پر حجت نہیں ہوگا (۱) حدیث میں ہے: **لَوْ بَعِثَ النَّاسُ بِمَعْوَاهِمُ لَادْعَى نَاسٌ دِمَاءَ وَجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ** (۲) (اگر لوگوں کا دعویٰ قبول کر لیا جائے تو پھر لوگ دوسروں کے خون اور اموال کا دعویٰ کرنے لگیں گے) لہذا جب اس کے قول معتبر نہیں ہوں گے تو ہرچہ دلی اس کا اشارہ بھی معتبر نہیں ہوگا۔ امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ اگر آزاد، بالغ اور عاقل قریب المرگ مسلمان شخص یہ کہے: مجھے نفس نے عماً قتل کر دیا، پھر دوسرا حائے قیہ ثبوت ہوگا اور یا، ہم کے یحییٰ تسمت کدے کے بعد قصاص ثابت ہو جائے گا۔

نیں سر اس سے یہ بہانہ کہ نفس نے مجھے ملطی سے قتل کر دیا تو اس سلسلے میں امام مالک سے دور رہتے ہیں۔

پہلی روایت یہ ہے: اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا، یہ نکتہ اس میں یہ بہت موجود ہے کہ وہ شخص اس کے رعبہ اپنے مرثیہ کو والد ار وانا چاہتا ہے۔

اور دوسری روایت یہ ہے: اس کا قول قبول کیا جائے گا اور قسامت و سبب ہوگی اور وہ شخص اس میں مقیم نہیں ہوگا، اس لیے کہ وہ ایسے حال میں ہے کہ اس میں جہول شخص بھی سچ ہوتا ہے اور سگارتو بہ کر لیتا ہے۔ لہذا جس شخص کے لیے آثرت کی طرف سفر کرنا طے ہو گیا اور موت کے قریب ہو گیا تو اس سے کسی مسلمان کے ماحول خون پرمانے کے سلسلے میں مقیم نہیں کیا جائے گا، اور لوگوں کے حوالے میں اطمینان کے وقت تو بہ اعتقاد اور اپنے مابوں پر دست کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور ایت وقت میں ان سے کسی انب کے قتل کا ثبوت زور اور کے طور پر لے جانا ظاہر اور عادت کے خلاف ہے (۱)۔

قریب المرگ شخص کا مالی تصرفات کی طرف اشارہ کرتا:

۲۲- قریب المرگ شخص نے اپنے پر قادر ہوتو اس کا اشارہ قبول نہیں کیا جائے گا، اور اگر وہ اپنے پر قادر ہو تو کسی صورت میں اس کا اشارہ اس کی عبارت کے تمام مقام ہوگا۔ حاشیہ ابن ماجہ میں ہے: اگر وہ شخص ایسا نہ ہو جس کی زبان بند ہوگئی ہو تو اس کا اشارہ صرف چار مقامات میں معتبر ہوگا: نفر، اس، مر، سب، مرقہ (۲)۔

مالک کے نزدیک سمجھا جانے والا اشارہ مطلق تلفظ کی طرح ہے (۳) اور اس بنیاد پر قریب المرگ شخص کا مالی تصرف کی طرف اشارہ اس کی عبارت کی طرح ہوگا، چاہے وہ شخص اپنے پر قادر ہو یا نہ ہو۔

(۱) مجموع سلوی ۸۰/۱۹، مسنی لابن قدامہ ۵۰۱/۸، المجموع علی شرح المسیح ۱۰۶/۵، رد المحتار ۱۱/۱۰۔

(۲) حدیث: ”لَوْ بَعِثَ النَّاسُ بِمَعْوَاهِمُ لَادْعَى نَاسٌ دِمَاءَ وَجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ“ کی روایت حضرت ابن عباس کی حدیث کے ایک قصہ کے ضمن میں بخاری نے مرفوعاً کی ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں مسلم نے قصہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے (فتح الباری ۲۱۳/۸، طبع استیعاب صحیح مسلم ترمذی مجموعہ عبدالماتی ۱۳۶/۳، طبع مسیحی المجلد ۱۳۷۵)۔

(۱) شرح المرقاۃ ۵۰/۸، جامعہ المدنی ۲۸۸/۳۔  
(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۹/۳، شامہ و نظائر ۲۳۸/۳، مسنی المجموع ۵۳/۳، فتح المسیح ۹۳/۱۶۔  
(۳) سوانح الجلیل ۲۲۹/۳۔







## اشاعت ۳-۵، اُشباہ ۱-۳

اس طرح کی باتوں کو سننا بھی مناسب نہیں ہے، تو اس سے علم  
یہ ثابت کیا جاتا ہے؟

ملوہ انیس حاکم اور اولی الامر پر واجب ہے کہ مناسب طریقوں  
سے نسا کی جڑ کو کاٹ دے۔

۳- کبھی اشاعت بعض احکام کے ثبوت کا دلیل ہوتی ہے، جیسے  
قسامت کی قسمیں، تو ایسی صورت میں قسامت کی قسموں کے مطابق  
کے لئے اشاعت پر کتا یا جائے گا، تو اس جگہ اشاعت بطور ثبوت  
معتبر ہوگی (۱)۔

اسی قبیل سے میاں بیوی سے حد کا ساتھ ہو جانا ہے اگر ان دونوں  
نے بغیر کوہوں کے نکاح یا ہوا، رہی ثابت ہو جائے بشرطیکہ ان کا  
نکاح لوگوں میں مشہور ہو (۲)۔

۴- اور اگر کسی چیز کے اظہار کا نتیجہ حرام میں پائے سے رہا، تو اس  
کی اشاعت مطلوب ہوگی، جیسے رضاعت کی اشاعت اس کی طرف  
سے جس نے ۱۰۰ دھن پلائی، ان عابدین کا تحریر یا ہے، مگر توں پر واجب  
ہے کہ ہر صرورت پر پچھ کو ۱۰۰ دھن پلا میں، اور جب دودھ پلا میں تو اسے  
یہ درج میں اور اسے مشہور کر دیں اور احتیاطاً اسے لکھ لیں (۳)۔

## بحث کے مقامات:

۵- اشاعت کے مقامات رضاعت، نکاح، شہادت، قسامت  
میام (روایت ملال کی بحث میں) کذف، اصل ہفت، رشوت، نسب  
کے ابواب میں دیکھے جائیں۔

## اُشباہ

### لفظی تعریف:

۱- اُشباہ جمع ہے اور اس کا مفروضہ ہے، الشبہ اور الشبہ مثل  
کے معنی میں آتا ہے، اور اس کی جمع اُشباہ ہے "تشبہ الشیء" کا معنی  
بے کی چیز کے مماثل ہونا، اور "بہنہم اُشباہ" کا مطلب ہے کہ ان  
کے مابین بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن میں وہ ایک دوسرے کے  
مشابہ ہیں (۱)۔

### اصطلاحی تعریف:

الف- فقہاء کے نزدیک:

۲- فقہاء کے نزدیک اُشباہ کا استعمال اس کے لغوی معنی سے ملک  
نہیں ہے۔

### ب- اصولیین کے نزدیک:

۳- شبہ کی تعریف میں اصولیین کا اختلاف ہے، یہاں تک کہ امام  
اخر میں ابوجہنی نے کہا ہے کہ شبہ کی تحدید اور تعریف ممکن نہیں ہے، اور  
دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ اس کی تعریف ممکن ہے۔

چنانچہ کہا گیا ہے کہ شبہ اصل اور فرع کا کسی ایسے وصف میں  
مشترک ہونا ہے جس کے بارے میں یہ خیال ہو کہ اس میں ایسی  
حکمت ہے جو بغیر تعین کے کسی حکم کی مقتضی ہے، جیسے ہنوا اور نیم میں

(۱) لسان العرب: ۱۰۷ (عرب)۔

(۱) اقبیولی ۳/ ۱۶۵۴۔

(۲) مجاہد ۱/ ۲۷۵۔

(۳) ابن ماجہ ۳/ ۳۱۵۔



نیت کے بارے میں امام شافعی کا قول کہ دونوں طہارت ہیں۔  
لہذا (جو نیت کے اعتبار سے) دونوں کیسے جدا ہو سکتے ہیں؟

تقاضی ہو کر نہ ہوا ہے نہ شبہ یہ ہے کہ وہ ایسا صنف ہو جو اپنی  
ذات کے اعتبار سے تو حکم کے مناسب نہ ہو مگر اس چیز کو مستلزم ہو جو  
اپنی ذات کے لحاظ سے حکم کے مناسب ہو۔

وہ نیز کہی گئی "شرح بر ماں" میں تقاضی سے غل یا یہ کہ شبہ  
وہ ہے جس کے صنف خیالی پر مشتمل ہونے کا وہم ہو۔

وہ نہایت ہے نہ شبہ وہ ہے جو حکم کے مناسب نہ ہو، مگر جس  
قریب میں اس کی جس قریب کا اعتبار معروف ہو (۱)۔

وہ شبہ کی واضح تعریف وہ ہے جو شارح مسلم الثبوت نے کہا ہے:  
شبہ وہ ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے حکم کے مناسب نہ ہو، بلکہ  
مناسبت کا وہم پیدا کرتا ہو، اور وہ وہم اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے بعض  
حکام کے سلسلے میں شارع نے اس کی طرف التفات کیا ہو، اس لئے  
اس میں مناسبت کا وہم پیدا ہوتا ہے جیسے تمہارا قول: "ما پانی کو... رسا  
طہارت ہے جو نماز کے لئے کی جاتی ہے، لہذا اس کے لئے پانی  
متعین ہوگا اور کوئی دوسری چیز، اہل بیت جابر نہیں ہوگی، جس طرح  
حدیث یعنی معنوی نجاست کو... رے کے لئے پانی متعین ہے (۲)۔

لکھنوی میں ہے: قیاس شبہ اصل "رزار" کا کسی صنف میں  
مشتمل ہونا ہے، اس اعتبار کے ساتھ کہ یہ صنف حکم کی صنف نہیں  
ہے، اور یہ جیسے امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اگر کسی شے میں نہ ہوگا، اس سے  
مسح خف و یتیم کے شبہ پر رد دیتے ہوئے، اور صنف جامع یہ ہے  
کہ یہ بھی مس ہے، لہذا یتیم و مس شبہ پر قیاس کرتے ہوئے اس میں

تکرار تخب نہیں ہوئی (۱)۔

اور اگر سال میں امام شافعی قیاس شبہ کے بارے میں تحریر فرماتے  
ہیں: اصول میں کی چیز کے لئے متعدد مناسبت اور شبہات رکھنے  
والی چیزیں ہوں تو ایسی صورت میں پوشہ اس سے زیادہ قریب ہو  
اس سے زیادہ شبہات رکھنے والی ہوں سے اس کے ساتھ لائق  
نہ دیا جائے گا، اس میں قیاس کرنے والوں کا اختلاف ہے (۲)۔

شبہ کا اجمالی حکم:

اہل فقہاء کے نزدیک:

۴۔ اگر حکم کا تعلق اصل سے ہو اور اصل کی جود پر حکم دینا مانع نہ ہو تو  
اس سے قریب ترین مشابہ کے مطابق حکم دیا جائے گا (۳)، اسی لئے  
فقہاء نے شبہ کو متعین ہوا اب میں طرق حکم میں سے ایک طریقہ اور  
درمیان قرار دیا ہے اور اسی قبیل سے محرم پر شکار کے عوض بدلہ کا، جو  
ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ومن قتلہ منکم فمقتلہ فحراماً"  
مثلاً ما قتل من النعمہ بحکمہ بہ دو اعدل منکم" (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹)  
میں سے جو کوئی انسان مارے گا تو اس کا بدلہ اسی طرح کا  
ایک جانور ہے جس کو اس نے مارا، الا یہ، اس کا فیصلہ تم میں سے دو  
معتد شمس کریں گے) یعنی یہ، انوں حکم اس شکار کئے ہوئے جانور  
کے بارے میں اس سے زیادہ شبہات رکھنے والے جانور کا فیصلہ  
کریں گے (۵)۔ اسی قبیل سے شب کے سلسلے میں وہ روایت ہے جو  
حضرت عائشہ سے مروی ہے، فرماتی ہیں: "دخل علی رسول

(۱) المصنف ۱۱/۲۳۱ طبع بلاق۔

(۲) ارسال ۱۱/۲۳۱ طبع مصنفی تالیفی تحقیق شیخ محمد تاج۔

(۳) المصنف ۱۱/۲۳۱ طبع بلاق۔

(۴) سورۃ المائدہ ۹۵۔

(۵) المصنف ۱۱/۲۳۱ طبع المصنف، مجمع البیان، ۵۲۸۔

(۱) ارسال المصنف ۱۱/۲۳۱ طبع مصنفی تالیفی۔

(۲) فروع السموت شرح مسلم الثبوت مع حاشیہ المصنف ۱۱/۲۳۱ طبع بلاق۔

(۳) لا میریہ۔



اللہ ﷻ وهو مسرور تبرق أساور وجهه فقال: أي عائشة! ألم تری أن مجرداً المملجی دخل فرأى إمامة و زیماً و علیهما قطیعة قد عطا رء و سہما و ہللت أقلامہما فقال إن ہلہ الأقدام بعضہا من بعض“ (۱) (رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، آپ خوش تھے، آپ کے چہرے کے خد و خال چمک رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شاتم نے دیکھا نہیں کہ مجھ زید بنی آیا اس نے اسامہ اور یہ کواں صاحب میں دیکھا کہ اس کے ہر ایک چار تمبی جس کے ذریعہ ان وہوں نے اپنے سر ہ کو چھپ رکھا تھا، ان کے پیر نٹے ہوئے تھے، یہ کچھ کر اس نے نہ کہ یہ قدم یک دہرے کے شاپ ہیں)۔

یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ قیافہ ثنائی ثبوت نسب کے سے مفید ہے، یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ سے حضور ﷺ مسرور ہوئے و آپ کی عظمیٰ سے خوشی ہو سکتے ہیں، جمہور علماء سے اختیار کیا ہے، اسیہ کا اس میں اتفاق ہے۔

۵- جس معمد میں خاصیت ہو اس میں شبہ کے راجح فیصلہ کرے کے سے اس معمد کے ماہ و برج پہ کار کا قول شرط ہے، جیسے قیافہ ثنائی کے معمد میں مجرور مدحی کے قول کا اعتبار یا کیا، یہ نکتہ وہاں اُن کا ماہر تھا (۲)۔

۶- شبہ کے معاملہ میں تجربہ کار اور ماہر کے قول کا اعتبار اس صورت میں کیا جائے گا جب کہ اس سلسلے میں کوئی نص اور حکم نہ ہو، اسی بنا پر لعن کوشہ پر عمل کرنے سے مافق قرار دیا جائے گا، اگر نبی کریم ﷺ کا ارشاد لعن کرنے والوں کے حصہ میں ہے، اُن

( ) حدیث: ”ای عائشة! لم تری...“ کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ سے کی ہے (فتح الباری ۵/۱۲ طبع انتقادی، مجمع مسلم تحقیق محمد نوید محمد راقی ۱۰۸۲/۲ طبع عیسیٰ الخلی)۔

(۲) مرقی الحکیمہ رص ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۸، اکتوبر ۲۵/۱۰۸۔

جاءت به أكحل العین، مایع الالبیس، مملح الساقین، فهو لشریک بن محماد، فجاءت به كذلك، فقال السیوطی: لولا ما مضی من کتاب اللہ لکان لی ولہا شد“ (۱) (اگر عورت سے ایسا بچہ پیدا ہو جس کی آنکھیں سر نہیں ہوں، بڑی سریں ۱۰ ہوں جس کی پنڈیاں بھری ہوں تو دشتر یک بن عماد کا ہوگا، چنانچہ اس سے ایسا بچہ پیدا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس سلسلے میں کتاب اللہ کا حکم مازل نہ ہو ہوتا تو میرے اور اس عورت کا معاملہ الگ ہی ہوتا)۔

یہ نص کے اعتبار سے ہے، ”و حکم کے متدار سے اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”بحکمہ بہ ذوا عدل مکم“ شکار کی تڑ کے بارے میں ہے، صحابہ برائے بعض جانوروں کے بارے میں فیصلہ کیا ہے، جیسے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس اور حضرت معاویہ کا قول ہے کہ ”شتر مرث کے شکار کی صورت میں ایک بدنہ واجب ہوگا“ (۲)۔

اور جس کے بارے میں صحابہ کا فیصلہ نہ ہو اس میں وہاں نجر پہ کار کا قول معتبر ہوگا (۳)۔

۷- یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب

(۱) حدیث: ”لولا ما مضی من کتاب اللہ لکان لی ولہا شد“ کی روایت بخاری نے کی ہے (فتح الباری ۵/۱۲ طبع انتقادی)۔

(۲) ”لمی العامة بسنة“ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس اور حضرت معاویہ کا قول ہے اس کی روایت امام شافعی نے (۲/۱۹۸ طبع دار المعرفہ) میں ورنہ سے تینٹی (۵/۸۲ طبع دائرة المعارف العلمانیہ) نے کی ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ یہ محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہے، امام شافعی سے اس میں کوئی تعلق نہیں کیا ہے اور اسے ثابت قرار دیا ہے اور امام شافعی و تینٹی سے ابن حجر نے اسے حاکم میں (۳/۲۸۲ طبع دار المعرفہ) میں نقل کیا ہے۔

(۳) مرقی الحکیمہ رص ۲۰۰، ۲۰۱۔



نہا ضروری ہے، تاکہ عائد کے تعارف کی تصحیح ممکن حد تک کی جائے (۱) ملاحظہ ہو: (صحیح) کی اصطلاح۔

۱۰م: شبہ اصولیہ کے نزدیک:

۹- اصولیہ کا اس میں اختلاف ہے کہ شہادت ہے یا نہیں؟ ایک قول یہ ہے کہ شہادت ہے، اور اشہد اصولیہ کا یہی مذہب ہے ایک قول یہ ہے کہ شہادت نہیں ہے، اشہد اصولیہ کا یہی قول ہے، اور اس کے حامد و مؤید اہل بھی بقول ہیں (۲) اس کی تفصیل اصولی ضمیر میں (قیاس) کے تحت دیکھی جائے۔

علم الفقہ میں فن الاشیاء و نظائر سے مراد:

۱۰- فن الاشیاء و نظائر سے مراد جیسا کہ حموی نے شہد بن نسیم پر اپنی تعلیق میں ذکر کیا ہے، وہ مسائل ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کے مشابہ ہونے کے باوجود حکم میں مختلف ہیں، یہ فقہی امور کی وجہ سے ہیں تاہم اگر تمام نے اپنی وقت نظر سے یہ ہے (۳)۔

اس فن کا فائدہ جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے (۴)، یہ ہے کہ وہ ایسا فن ہے جس کے رموز انسان فقہ کے حقائق، اس کے مذہب، مآخذ اور مدار سے واقف ہوتا ہے، فقہ کے فہم، احتضار میں مہارت حاصل کرتا ہے، الخاق جو حق پر قدرت حاصل کرتا ہے، ایسے احکام کی معرفت حاصل کرتا ہے جو کتابوں میں مذکور نہیں ہیں، اور زمانہ کے ایسے نئے حالات اور حوادث کے احکام سے آگاہ ہوتا ہے جو مروجہ زمانہ سے شتم نہیں ہوتے ہیں۔

نسب کے سلسلے میں شبہ پر غماز کرنے کے بارے میں جمہور سے اختلاف رکھتے ہیں، جیسا کہ جز و صید میں جمہور کے نزدیک شبہ کا شمار حقیقت کے لحاظ سے ہے، "وہ حقیقہ کے نزدیک مثل سے مراد" قیمت ہے (۱) اس کی تفصیل اس کے مقامات میں ملے گی۔

۸- اسی طرح وہ مدعیوں کے مابین واقع ہونے والے اختلاف میں مالکیت کے دو ایک شبہ پر غماز کیا جائے گا۔

تبصرہ احکام میں ہے: "رباع و ششہ کی کے درمیان سلمان کی قیمت کے بارے میں اختلاف ہو تو ان دونوں میں سے ایک ایسی قیمت کا دعویٰ کرتا ہو جو سہاب کی قیمت کے مشابہ ہو، اور دوسری ایسی قیمت کا دعویٰ رہے جو سہاب کی قیمت کے مشابہ نہیں ہے تو اس صورت میں اگر سہاب موجود نہ ہو (یعنی وہ سلمان مدعا علیہ کے قبضہ سے بلاکت، زبردستی یا کسی اور وجہ سے نکل گیا ہو) تو اس صورت میں مالکیت کے نزدیک بالاتفاق ان دونوں میں سے مدعی اشہد کا قول مستحب ہوگا، اس لئے کہ معاملہ میں اصل نہیں کا نہ ہوا ہے، اور سلمان کی خریداری قیمت یا اس کے مساوی اور قریب ترین کے رموز ہوتی ہے، اور اگر سہاب موجود ہو تو مشہور قول یہ ہے کہ "اشہد" کی رعایت نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس صورت میں خریدار اور رباع سلمان کی دوستی پر قائم ہیں (۲)۔

المعمر بن النعمان لکھنؤ کے باب الربا میں ہے: "اگر چنی کیل اور زنی نہ ہو تو ایک قول کے مطابق اس کے سب سے قریب شبہ کا اعتبار کیا جائے گا (۳) اور صحیح مع الاثر اس کی صورت میں اسے صحیح یا جاریہ بہرہ پر محمول کیا جائے گا۔ اس میں اصل یہ ہے کہ صحیح کو اس کے قریب تر معاملہ یا اس سے زیادہ مشابہت رکھنے والے معاملہ پر محمول

(۱) اہمى ۵۱۱، الاختیار ۱۶۶، صحیح الجلیل ۵۲۹، اہدیب ۲۲۳۔

(۲) التبرعۃ بہا مشرعی علی المذہب ۵۰۳۔

(۳) المعمر بن النعمان ۲۲۳۔

(۱) اہدیب ۳۳۳۔

(۲) اہدیب ۲۲۰، ۲۱۹، طبع مصنفی الجلیل۔

(۳) اشہاد الفقہاء ابن کیم مع تعلق الحموی ۱۸، طبع دارالکتب العلمیہ العربیہ۔

(۴) اشہاد الفقہاء علی بن ابی حمزہ، طبع مصنفی الجلیل۔



حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو تحریر فرمایا تھا: تم اپنے (قرآن و سنت میں موجود) ملتے جلتے مسائل اور اصول سے حقیقت حاصل کرو، پھر نے معاملات کو ان اصول پر قیاس کرو، اس کے بعد جو عمل تمہاری رائے میں اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ و خیر سے زیادہ مشہد بہ معلوم ہو اس کو اختیار کر لو (۱)۔

## اشتباہ

### تعریف:

۱- "اشتباہ" اشتباہ کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: اشتباہ الشیطان وقشامہا، یعنی ان دونوں چیزوں میں سے ہر ایک دوسرے کے مشابہ ہوئی۔ اور "المشتبهات من الأمور" سے مراد "مشکلات" ہیں، اور المشبهة اشتباہ کا اسم ہے جس کا معنی اتباس ہے (۱)۔

اشتباہ کا فقہی استعمال اس کے لغوی معنی سے زیادہ خاص ہے، چنانچہ نہ جانی نے شبہ کی تعریف یہ کی ہے کہ شبہ وہ ہے جس کے حرام یا حلال ہونے کا یقین نہ ہو (۲)، اور سیوطی نے کہا ہے کہ: شبہ وہ ہے جس کی حلت و حرمت حقیقت میں مجہول ہو (۳)، کمال الدین بن المہمام کہتے ہیں کہ: شبہ وہ امر ہے جو ثابت کے مشابہ ہو، حقیقت میں ثابت نہ ہو، اور اشتباہ کے تحقق کے لئے ظن کا ہونا ضروری ہے (۴)۔

### متعلقہ الفاظ:

### الف- اتباس:

۲- اتباس سے مراد اشکال ہے، اتباس اور اشتباہ میں فرق جیسا کہ دوسوی نے کہا ہے، یہ ہے کہ اشتباہ کے ساتھ دلیل ہوتی ہے (جو

(۱) حضرت عمر بن الخطابؓ کے اثر معروف الاطفال والاشباہ۔ مکی روایت دہلوی (۲۰۶/۳-۲۰۷/۳ طبع دار الفکر بیروت) کے کی ہے اور ابن حجر نے التلخیص (۱۹۱/۳ طبع دار الفکر بیروت) میں اسے قوی قرار دیا ہے۔

(۱) لسان العرب، لمبارج مادہ (قبر)۔

(۲) تحریقات البحر جانیہ ص ۱۱۰۔

(۳) شاہ مظہر اللہ علی ص ۱۰۹۔

(۴) المہدی مع النسخ ص ۳۸۸ طبع مولد امیر عبد اللہ شاہ مظہر ص ۵۰۔



### اشتہاء ۳

دونوں احتمالات میں سے کسی ایک احتمال کو راجح قرار دیتی ہے) جب کہ التباس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں ہوتی ہے (۱)۔

ب- شبہہ:

۳- کہا جاتا ہے: "الشبهة الأمور والمساہات" یعنی معاملہ مشتبہ ہو گیا چنانچہ نہ تو دھمیت ہو، نہ ظاہر ہو، نہ مضموم میں "الشبهة القصة" (قبضہ مشتبہ ہو یا) یا اس طرح کی، یہ تیسے استہار کی جاتی ہیں اس کی جمع شبہہ "شبهات" آتی ہے (۲)۔ یہ بدعت گزر چکی ہے کہ کسی امر کے حرام یا حلال ہونے کی تعیین نہ ہونا اشتہاد کا نتیجہ ہے۔

شبہہ کی تقسیم: ہر اس کے تسمیہ کے بارے میں فقہاء کی چند اصطلاحیں ہیں، چنانچہ حنفیہ شبہہ کی دو قسمیں کی تیرے پہلی قسم: فعل میں شبہہ سے "شبهة اشتباه" یا "شبهة مشابہة" کہا جاتا ہے، یعنی اس صورت میں صرف اس شخص کے حق میں شبہہ ہوتا ہے جس پر معدہ مشتبہ ہو، یا اسے خورک اس کے غیر دلیل کو دلیل سمجھو یا ہو، جیسے کسی شخص نے اپنی بیوی کی باندی کو اپنے سے حال سمجھ لیا تو اس مان کی وجہ سے اس پر حد نہیں لگائی جائے گی، یہاں تک کہ اگر اس سے یہ بہانہ کہ میں جانتا ہوں کہ وہ میرے "پر حرام ہے تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

دوسری قسم: محل میں شبہہ سے "شبهة حکمیة" یا "شبهة مدک" کہا جاتا ہے، یعنی محل کی حلت کے بارے میں حکم شکی میں شبہہ ہو، یہ شبہہ ہوب حد کے سے مانع ہے، اگرچہ وہ کہے کہ مجھے علم ہے کہ وہ عورت میرے حق میں حرام ہے، یہ شبہہ ایسی دلیل کے تمام

ہونے سے متعلق ہوتا ہے جو اپنی بات کے اعتبار سے حرمت کی نفی کرنے والی ہوتی ہے، لیکن وہ دلیل مانع کے قائم ہونے کا سبب نہیں ہوتی ہے، مثلاً بیٹے کی باندی سے بٹی کرنا اس سے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "انت ومالك لأبيك" (۱) تم، تمہارا مال، تمہارا باپ کا ہے)۔

شبہہ کی یہ نوٹ بنامیت کرنے والے کے ظن اور اس کے عقائد پر مبنی نہیں ہوتی، اس لئے کہ شبہہ دلیل کی وجہ سے موجود ہے (۲)۔

۱- عثمانیہ نے اس کی تین قسمیں کی ہیں:

(۱) محل میں شبہہ، جیسے حاحہ یا روزہ دار بیوی سے جماعت کرنا، اس لئے کہ اس جگہ حرمت لغویہ نہیں ہے، بلکہ امر عارض کی وجہ سے ہے، جیسے "کلیف بنا"، "رمیات کو نا-سدرما۔

(۲) فاعل میں شبہہ، جیسے کوئی شخص اپنے بستر پر کسی عورت کو چاکر اس خیال سے کہ وہ اس کی بیوی ہے، اس کے ساتھ جماعت کرے۔

(۳) بہت میں شبہہ، جیسے ولی اور گواہوں کے بغیر کئے جانے والے نکاح میں بیوی سے صحت کرنا (۳)، اس کی تیسری "شبہہ" کی اصطلاح میں ہے۔

اس جگہ یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ شبہہ اشتہاد سے عام ہے، کیونکہ شبہہ کبھی تو اشتہاد کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی اشتہاد کے بغیر بھی ہوتا ہے۔

(۱) حدیث: "انت ومالك لأبيك" کی روایت ابن ماجہ (۲/۶۰۲) طبع النجفی) نے کی ہے اور حنفی نے لقاصد (ص ۱۰۲ طبع النجفی مصر) میں اسے قوی قرار دیا ہے۔

(۲) الہدایہ النجفی، النہایہ ص ۳۰۴-۳۰۵، تیسری نقایق و حافیہ لکھنؤ ۱۳۵۳ھ۔

۱۷۶ھ، اشواظ الخلفاء لابن کثیر ص ۵۰۰۔

(۳) المہذب ص ۲۶۹، النہایہ لکھنؤ ۱۳۰۵ھ، طبع الہدیر ص ۱۳۰۔

(۱) حافیہ لکھنؤ ص ۸۲۸۔

(۲) المہذب ص ۲۶۹ (شیر)۔







معرفت کے لئے انتہاء دیتے ہیں جس پر نفس ولایت کرتی ہے اور کبھی فقہاء پر اس کے نتیجہ میں سارا معاملہ مشتبه ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ حقیقت ثابت شدہ ہے کہ غور و فکر کے اعتبار سے لوگوں میں تفاوت ہوتا ہے اور اس کے نقطہ ہائے نظر مختلف ہوتے ہیں (۱)۔

وہ اشتہاء جو دلیل میں خفاء کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس میں مجتہد معذور ہوتا ہے بشرطیکہ اس نے اس سلسلے میں اپنی پوری کوشش اور جدوجہد کر لی ہو، اور جس رائے تک اس کی رسائی ہوئی ہو اس میں اس نے شارع کے قصد کی معرفت کے لئے رہنماء دلیل کی پیروی کی ہو (۲)، اس کا بیان حسب ذیل ہے:

نف - دو خبر دینے والوں کا اختلاف:

۹- کی قبیل سے یہ مسئلہ ہے کہ ایک عادل شخص نے پانی کی نجاست کی خبر دی وروہرے نے اس کی طہارت کی، تو اس سلسلے میں اصل یہ ہے کہ، خبروں کے تعارض اور ان کے مساوی ہونے کی صورت میں دونوں خبریں ساتھ ہو جائیں گی، اور اس صورت میں اصل پر عمل کیا جائے گا جو طہارت ہے، اس لئے کہ جب ہی چیز کے حکم میں شک ہو تو اسے اصل کی طرف لوٹایا جائے گا، کیونکہ یقین شک سے راسخ نہیں ہوتا ہے اور اصل پانی میں طہارت (پاک ہونا) ہے (۳)۔

اور اسی قبیل سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ ایک عادل شخص نے یہ خبر دی کہ یہ مجوسی کا دنگ یا ہو کوشت ہے، اور دوسرے عادل شخص نے یہ

(۱) اس صورت کے لئے ملاحظہ ہو: المرافعات، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱







ہے (۱)۔ اس عابدین نے تحریر کیا ہے: زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ گدھے کے جھوٹے کی طہارت مشکوک ہے (یعنی اس کے مطہر ہونے میں شک ہے، نہ کہ اس وقت کی طہارت مشکوک ہے)۔ یہی جمہور کا قول ہے، اور اس کا سبب اس کے گوشت کے بارے میں روایت کا تعارض ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا سبب اس کے جھوٹے کے بارے میں صحابہ کا اختلاف ہے، اور طہارت اور نجاست کے دلائل مساوی ہیں، اس لئے تعارض کی وجہ سے دونوں ساتھ ہو جائیں گے اور اصل کی طرف رجوع کیا جائے گا، اور یہاں پر اصل دو چیزیں ہیں: پانی میں اصل طہارت ہے، اور لعاب میں اصل نجاست ہے، ورنہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے راجح نہیں ہے، لہذا یہ معاملہ ”مشکل“ کے طور پر باقی رہے گا، ایک وجہ سے اسے نجس قرار دیا جائے گا اور دوسری وجہ سے پاک (۲)۔

د- اختلاف فقہاء:

۱۲- اسی قبیل سے وہ قول بھی ہے جسے فقہاء نے مختلف فیہ نکاح میں وحی کی صورت میں عدم، جو بحد کے سلسلہ میں کہا ہے، جیسے بغیر ولی کے کیا ہو نکاح، چنانچہ حنفیہ اسے جائز قرار دیتے ہیں، اور اس سب سے مستند حد کا قول سکاہل علم کا ہے، اس لئے کہ نبی کی باہت میں اختلاف کی وجہ سے اس میں شبہ پیدا ہوا، اور حد ”شہادت کی وجہ سے ساتھ ہو جاتی ہیں (۳) اس کی تفصیل کے لئے (حد زنا) کے باب کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۱) البدیع ۱/۱۵، ایضاً ۱/۳۸۔

(۲) حاشیہ من عابدین ۵۔

(۳) فتح القدیر ۳/۱۳۳-۱۳۴، البدیع ۲/۵۵، شرح المکیر وصحیۃ المدنی ۳/۳۳، مواہب الجلیل و المناجیح و الکلیل ۱/۲۹۱، ۲۹۳، حاشیہ القلیوبی ۱/۱۸۰، نہایت المساجد ۲/۵۰۵، ایضاً ۱/۱۸۳۔

اسی قبیل سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ تیمم کے بعد یوں نہ پڑھنے، لے شخص نے ”سراب“ دیکھا اور اس کا ظن غالب یہ ہے کہ وہ پانی ہے تو ایسی صورت میں اس کے لئے نماز ختم کر دینا مباح ہے، اور تردد دونوں پہلو (پانی اور سراب ہونا) مساوی ہو تو اس کے لئے نماز توڑنا جائز نہیں ہوگا، اور جب نماز سے غارت ہو جائے تو غرضاً ہو کہ وہ پانی تھا تو نماز کا اعادہ لازم ہوگا اور نہیں۔ حنفیہ (۱) ثانیہ اور صاحب نے اس کی صراحت کی ہے کہ اگر کسی شخص نے پانی میں جو نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کر لیا، پھر اس نے پانی پیا یا اسے پانی ملنے کا وہم ہو گیا تو ایسی صورت میں اگر وہ نماز کی حالت میں نہ ہو تو اس کا تیمم باطل ہو جائے گا، اور سراب کے دیکھنے سے پانی کے پانے کا وہم پیدا ہو جائے گا، ”تو تیمم کی وجہ سے تیمم اس وقت باطل ہوگا جب کہ نماز کے وقت کا اتنا اندہ باقی رہے کہ وہ اس جگہ جائے تو اس کے لئے پانی سے طہارت حاصل کرنا“ اور مار پر خدا غصن ہو، اور سب تیمم پانی کے پائے جانے کے وہم سے باطل ہو جاتا ہے تو ظن اور شک کی صورت میں جب کہ وہ باطل ہو جائے گا، چاہے معاملہ اس کے ظن کے خلاف ظاہر ہو یا ظن کے مطابق، یہ تکہ پانی کے پانے کا ظن تیمم کو باطل نہ کرتا ہے، بالکل کے برابر ایک گڑھا شراب کرنے کے بعد پانی پائے تو اس پر مار کو کھل کر مارا، وجب ہوگا (۲)۔

متبادلہ نے صراحت کی ہے کہ جس شخص کو پانی تلاش کرنے کی صورت میں اپنی جان یا مال کا خوف ہو اس کے لئے تیمم جائز ہوگا، اگرچہ اس کا خوف اس کے ظن کے جب ہو، مرموعہ ظن کے برعکس ظاہر ہو، مثلاً ایک شخص نے رات میں کسی بیوی کو دیکھ کر سے دشمن سمجھ لیا پھر تیمم اور نماز کے بعد یہ ظاہر ہو کہ وہ دشمن نہیں تھا تو عموم

(۱) الفتاویٰ البیروتیہ حاشیہ الفتاویٰ البیروتیہ ۱/۶۰۔

(۲) نہایت المساجد ۱/۲۸۶-۲۸۷، ایضاً ۱/۲۷۲، ۲۷۳، مجمع جلیل ۱/۴۳۔



ہوئی کی وجہ سے وہ نماز کو نہیں دہرائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ اس پر نماز کا عہد لازم ہوگا، اس لئے کہ اس نے تیمم کو بجا کرنے والے سبب کے بغیر تیمم کیا (۱)۔

ح- ختلاط:

۱۳- اس سے مراد حلال کا حرام کے ساتھ مل جانا اور ان دونوں کے مابین تمیز کا دشوار ہو جانا ہے، جیسے یہ برتنوں کا اختلاط جن میں پاک پانی ہو۔ یہ برتنوں کے ساتھ جن میں پاک پانی ہو، اور معاملہ مشتبہ ہو جائے بایں طور کہ ان دونوں کے مابین تمیز ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں پانی کا استعمال ساکت ہو جائے گا، حسب "رہنابلہ" کے نزدیک تیمم واجب ہوگا، مالکیہ میں سے محزون کا یہی قول ہے کیونکہ اس دونوں برتنوں میں سے ایک کا پاک ہونا اور دوسرے کا پاک ہونا یقینی ہے، لیکن علم کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال سے عجز ہے، اس سے پہلے (تیمم) کی طرف رجوع یا مائے گا۔

اس کی تفصیل کے لئے "ماء" کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے (۲)۔

اسی قبیل سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص نے پاک پانی کے ساتھ کپڑوں کے ساتھ مشتبہ ہو جائے اور ان دونوں کے مابین تمیز دشوار ہو، اور یقینی طور پر کوئی پاک کپڑا اسے دستیاب نہ ہو، اور نہ اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز ہو جس سے وہ دونوں کپڑوں کو پاک کر سکے، اور اسے نماز کی ضرورت پیش آجائے تو ایسی صورت میں حنفیہ اور مالکیہ کا مشہور مذہب "رثا فعیہ" کا مسلک مزینی کے برخلاف یہ ہے کہ

(۱) کتاب الفتن، ۱۶۳، ۱۶۵، المغنی، ۲۳۹۔

(۲) البحر الرائق، ۱۳۰، ۱۳۱، الاشیاء والظواهر، ابن کیم، ۱۳۶، مواہب الجلیل، ۱۶۱، والکلیل، ۱۶۱، حاشیہ الدسوقی، ۸۲، نہایۃ المحتاج، ۱۶۱، امرب، ۱۶۱، کتاب الفتن، ۱۶۳، ۱۶۴، المغنی، ۲۳۹۔

وہ شخص ان کپڑوں کے درمیان تھری کرے گا، اور جس کپڑے کے پاک ہونے کے بارے میں اس کا ظن غائب ہو اس کے بعد نماز پڑھے گا، حنابلہ اور مالکیہ میں سے ابن الملاحون کا مسلک یہ ہے کہ تھری جائز نہیں ہے، ان میں سے ایک ایک کپڑے میں نجس کپڑوں کی تعداد کے مطابق نماز "نہرے" گا پھر مزید ایک کپڑے میں ایک اور نماز "نہرے" گا (مثلاً اگر کسی کے پاس چار کپڑے ہیں ۴ میں سے دو پاک ہیں اور دو مایا پاک تو ان میں سے باری باری وہ کپڑوں میں "بار بار" کرے گا پھر ایک کپڑے میں ایک بار مزید نماز "نہرے" گا، دیا تمیز کپڑوں میں تین بار "نہرے" گا، وہ کپڑے نجس تھے ایک بار یقینی طور پر پاک پڑے میں ہو جائے گی، اور اگر وہ مرنے کہتے ہیں کہ مایا پاک کپڑوں میں سے کسی کپڑے میں نماز نہیں پڑھے گا، جیسا کہ مایا پاک برتنوں کی صورت میں وضو کا حکم نہیں ہوتا ہے (۱)۔

جو لوگ تھری کے قائل ہیں ان کے نزدیک تھری کا حکم اس صورت میں ہوگا جب کہ وہ شخص کوئی پاک کپڑا نہیں پائے یا ایسی چیز دستیاب نہ ہو جس سے مشتبہ کپڑوں کو وہ پاک کر سکے، اور جب وہ تھری کرے اور تھری کی صورت میں کوئی ایک پہلو رائج نہ ہو تو ان کپڑوں میں سے کسی ایک کپڑے میں نماز پڑھے، اس مسئلہ میں تھری کے قائلین فقہاء یہ کہتے ہیں کہ: ایسا اس لئے کہ ستر عورت میں کپڑے کے قائم مقام کوئی چیز نہیں ہے، اس کے برخلاف برتنوں میں اشتباہ کی صورت میں پانی کے بعد پاک حاصل کرنے کا بدل تیمم موجود ہے (۲)۔

(۱) المغنی، ۱۶۳، طبع المصنف۔

(۲) الخطاوی علی مراتب الخلاف، ص ۲۰، الفتاویٰ المبدیہ، ۱۳۸۳، حاشیہ الدسوقی، ۱۶۱، مواہب الجلیل، ۱۶۱، نہایۃ المحتاج، ۱۶۱۔



و- شک (پنے عام معونی کے اعتبار سے ظن اور وہم کو بھی شامل ہے):

۱۳- اسی قبیل سے وہ قول بھی ہے جو فقہاء نے اس شخص کے بارے میں کہا ہے جسے وضو کے بارے میں یقین ہو اور حدیث کے بارے میں شک ہو کہ اس پر وضو کرنا واجب نہیں ہوگا اس لئے کہ یقین شک سے ال نہیں ہوتا ہے فقہاء مذہب کا یہی مذہب ہے (۱)۔ مگر امام مالک سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جسے وضو کے بارے میں یقین ہو اور حدیث کے بارے میں شک ہو وہ وضو کرے وضو کرے گا۔ ابن وہب نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ وہ شخص وضو کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک کے نزدیک اس صورت میں وضو کا حکم احتیاب اور احتیاط پر مبنی ہے (۲)۔

اسی طرح فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص کو حدیث کا یقین ہو اور وضو کے بارے میں شک ہو تو اس کے شک کا اعتبار نہیں ہوگا اور اس پر وضو واجب ہوگا (۳)۔ کیونکہ وہ شخص حدیث کے بارے میں یقین کرنے والا ہے۔ اور اس جگہ شک سے مراد مطلق تر ہے چاہے اس کے دونوں پہلو مساوی ہوں یا ایک پہلو رائج ہو (۴)۔ اور اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے کہ ایک کے بارے میں اسے حکم غالب حاصل ہو یا یہ کہ دونوں اس کے نزدیک مساوی ہوں۔ کیونکہ اگر ملے ظن کی شرعی مضابطہ کے تحت منہج نہ ہو تو اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، اور اس لئے بھی کہ شک کی صورت میں دونوں

معا ملے اس کے برابر ایک متعارض ہوں گے لہذا دونوں کو ساتھ کرنا نہ دہری ہوگا جیسے اگر وہینہ میں تعارض ہو جائے۔ یقین کی طرف رجوع کیا جائے گا (۱)۔

فقہاء نے کہا ہے کہ جس شخص کو طہارت اور حدیث کا ایک ساتھ یقین ہو، اور معاملہ اس پر مشتبہ ہو اور اسے اس کا حکم نہ ہو کہ طہارت حدیث میں سے آخری اور پہلے کون ہے تو ایسی صورت میں وہ طہارت و حدیث سے پہلے جو اس کی کیفیت رہی ہو اس کی ضد پر عمل کرے گا۔ لہذا اگر وہ اس سے پہلے ناپاک تھا تو اب وہ پاک قرار پائے گا، کیونکہ اس ناپاکی کے بعد اسے طہارت کا یقین ہے اور طہارت کے ٹوٹنے کے بارے میں شک ہے، اس لئے کہ اسے اس کا پتہ نہیں ہے کہ دوسرا حدیث طہارت سے پہلے ہے یا اس کے بعد ہے، اور اگر وہ پاک تھا اور وہ تہجد یہ وضو کا عادی ہو تو اس وقت وہ ناپاک قرار پائے گا۔ کیونکہ اس طہارت کے بعد اسے حدیث کے بارے میں یقین ہے اور اس کے زائل ہونے کے بارے میں شک ہے، اس لئے کہ اسے اس کا علم نہیں ہے کہ دوسری طہارت اس ناپاکی (حدیث) کے بعد ہے یا اس سے پہلے ہے (۲)۔

اسی قبیل سے وہ قول بھی ہے جو فقہاء نے روزہ دار کے بارے میں کہا ہے کہ اگر اسے سورج کے غروب ہونے کے بارے میں شک ہو تو اس کے لئے شک کے ساتھ انتظار درست نہیں ہے، کیونکہ اصل دن کا باقی رہتا ہے، اور اگر اس نے شک کے ساتھ انتظار کر لیا اور انتظار کے بعد صورت حال واضح نہیں ہوئی تو بالاتفاق اس پر قضاء واجب ہوگی (۳)۔

(۱) انہی ۱۹۷۱ء۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۱۰۴، التاج والکلیل ۳۰۰، نہیۃ المحتاج ۳۰۰،

المہذب ۳۲۲، انہی ۱۹۷۱ء۔

(۳) المبدائع ۵۵۴، حاشیہ الدسوقی ۵۴۶، نہیۃ المحتاج ۳۷۱، التاج فی

فقہ الامام احمد ۳۱۵، طبع دار المعارف۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۱۰۴، التاج والکلیل ۳۰۰، نہیۃ المحتاج ۳۰۰،

المہذب ۳۲۲، انہی ۱۹۷۱ء۔

(۲) التاج والکلیل ۳۰۰،

(۳) مہذب ۳۲۲۔

(۴) نہیۃ المحتاج ۳۷۱۔



میلن اگر روزہ دار کو طلوع فجر کے بارے میں شک ہو، اس کے سے مستحب یہ ہے کہ سحری نہ کھائے، کیونکہ اس کا احتمال ہے کہ طلوع فجر ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں سحری کھانا روزہ کو فاسد کرے گا، لہذا اس سے اجتناب کرے، جیسا کہ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "الاحلال بین والحرام بین وبینهما أمور مشتبہات" (۱) (حال و ضحیٰ ہے اور حرام و ضحیٰ ہے اور ان دونوں کے مابین مشتبہ امور ہیں) اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "من دعى ما يربىك الى ما لا يربىك" (۲) (جو چیز شک میں ڈالنے والی ہو اسے چھوڑ دو) اور سے اختیار کرو جو شک میں ڈالنے والی نہ ہو)۔ اور اگر اس نے شک کی حالت میں سحری کھائی تو ایسی صورت میں اس پر وجوب قضاء کا حکم نہیں ہوگا، کیونکہ اس صورت میں مرد کا ناسد ہونا مشکوک ہے، اس لئے کہ اصل رات کلاباقی رہتا ہے، لہذا شک کی وجہ سے دن ثابت نہیں ہوگا، اسی قول کی طرف فقہاء متنبہ، شافعیہ و حنابلہ کا رجحان ہے (۳)۔

ملاحظہ فرمائیے: جب شخص کے طلوع فجر میں شک نہ رہے ہو سحری کھالی تو یہ حرام ہے اور اس پر قضاء واجب ہوگی، اگرچہ اصل رات

(۱) حدیث: "الحلال بین و الحرام بین و بینہما أمور مشتبہات" کی روایت بخاری ر ۲۶ طبع انتقادی (۲) همان بن بشر سے کی ہے

(۲) حدیث: "دعى ما يربىك الى ما لا يربىك" بخاری نے حسان بن علی بنان کے واسطے سے تصدیقاً ذکر کیا ہے اور احمد بن حنبل نے اسے حسن بن علی سے مرفوعاً نقل کیا ہے حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح و مستند ہے بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے ذہبی نے اسے ثابت قرار دیا ہے اور ابن حجر نے اس کے بارے میں مشکوٰۃ اختیار کیا ہے (فتح الباری ۲/۲۸۳-۲۸۴ طبع انتقادی منہج بن صلیل ۲۰۰۱ طبع المکتبۃ، سنن شریفی ۲/۳۲۷-۳۲۸ طبع کردہ المکتبۃ التجاریہ، المستدرک ۲/۱۳۳ طبع کردہ دار الکتب العربیہ)۔

(۳) مدنی ۲/۵۵، مہتاب المحتاج ۳/۱۷۱، فتاویٰ فقہ الامام احمد ۱۲/۳۵ طبع دار المعارف۔

کلاباقی رہتا ہے، فیرض روزہ کے بارے میں ہے یکے قوس یہ ہے کہ نفل کے بارے میں بھی یہی حکم ہے، نفل میں یہ حکم کرہت کے ساتھ ہے، حرمت کے ساتھ نہیں، اور جس شخص نے رات کے باقی رہنے یا غروب ہو جانے کے اعتقاد سے کھالیا پھر اسے شک ہو گیا تو یہ حرام نہیں ہے اور اس پر قضاء واجب ہوگی۔

### ز- جہل:

۱۵- اسی قبیل سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ جو شخص راتِ حرام میں قیدی ہو، اسے رمضان کی آٹھ کا پتہ ہو اور روزہ روزے کا روزہ کرے اور سحری نہ کرے ایک مہینہ کا روزہ رمضان کے روزہ سے رکھ لے، پھر ظاہر ہو کہ اس نے غلطی کی، تو اگر اس کا روزہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے قبل ہو تو جائز نہیں ہوگا، کیونکہ ایسی صورت میں اس نے واجب کو وجوب اور اس کے سبب پائے جانے سے قبل کیا ہے، اور وہ رمضان کے مہینہ کا پایا جاتا ہے (۲)، شیرازی نے بعض اصحاب شافعیہ سے: "اگر قول جواز کا نقل کیا ہے، کیونکہ اس کا روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو سال میں صرف ایک بار ادا کی جاتی ہے، لہذا یہ جائز ہوگا کہ غلطی سے وقت سے پہلے ادا کرنے سے اس کی فرضیت ساقط ہو جائے، جیسا کہ قنف عرفہ، اربکوں نے غلطی کی مریوم عرفہ سے قبل ہی قنف بریا (تو اس قول کی بنیاد پر قنف معتبر ہو جائے گا)، پھر شیرازی نے کہا: یہ صحیح ہے کہ یہ مردہائی نہیں ہوگا، کیونکہ اسے یہ معاملہ میں خطا کا یقین ہے جس کی تلافی میں خطا سے طہینت ہے، لہذا اس نے جو عمل کیا ہے اس کا اعتبار نہیں ہوگا، جیسا کہ اگر کسی نے نماز

(۱) مہذب الدولی ۱/۵۲۶۔

(۲) البدیع ۱/۶۳، شرح المکیر مہذب الدولی ۱/۵۹، امروا ۱/۵۸، نہایت المحتاج ۵۹۹، کتاب الفتاویٰ ۲/۷۶، لاقاع فی فقہ الامام احمد ۳/۱۶ طبع دار المعرفۃ لکھنؤ۔



کے وقت کے بارے میں تحری کی پھر ہفت سے پہلے نماز پڑھ لی (۱)۔  
اور اگر ظاہر ہو کہ اس نے جس مہینہ میں روزہ رکھا وہ رمضان کے  
بعد کا مہینہ ہے، تو روزہ درست ہوگا۔

اور اگر جس مہینہ میں اس نے روزہ رکھا وہ ناقص ہو اور رمضان  
جس میں لوگوں نے روزہ رکھا وہ کامل تھا تو ایک دن کا مزید روزہ  
رکھے گا کیونکہ عہد میں موافقت ضروری ہے، اس لئے کہ رمضان کے  
بعد دوسرے مہینہ کا روزہ رکھنا نقصا ہے، اور اتنا قوت شدہ کے بقدر  
ہوتی ہے (۲)۔

شافعیہ کے نزدیک روزہ کافی ہونے کی ایک وجہ ہے جسے  
ابو حامد اسفرائینی نے اختیار کیا ہے کیونکہ مہینہ ۳۰ چاندوں کے  
درمیان واقع ہوتا ہے، اسی وجہ سے اگر کسی نے ایک مہینہ کے روزے  
کی بزرگی اور چاند کے اعتبار سے ناقص مہینہ کا روزہ رکھا تو اس کے  
لئے کافی ہو جائے گا، پھر شیرازی نے کہا کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے  
کہ اس پر ایک دن کا روزہ جب ہوگا (۳)۔

اسی قبیل سے قبیلہ میں اشتہاء کا مسئلہ بھی ہے اس شخص کے لئے جو  
اس سے ناواقف ہو، چنانچہ فقہاء مذہب نے ہر امت کی ہے کہ جس  
شخص پر جست قبیلہ مشتبہ ہو جائے اور اسے جست قبیلہ کا علم نہ ہو، تو ایسا  
شخص اپنے قریب کے لوگوں سے دن کو قبلہ کا علم ہو دریافت کرے گا،  
اور یہی ہے کہ اگر وہ اپنے دو دو لوگ سن میں (۴)۔

پس اگر اس نے اپنے طور پر تحری کیا اور لوگوں سے دریافت نہ  
بغیر نماز پڑھ لی ہو اس کے بعد ظاہر ہوا کہ اس نے قبلہ کو درست نہیں  
پایا تو نماز کا عادیہ کرے گا، کیونکہ خبر معلوم کرنے پر قدرت حاصل

ہونے کی صورت میں تحری کافی نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ تحری کا  
درجہ معلوم کرنے سے کم ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ خبر اس کے سے  
میں لازم ہے۔ اور دوسرے کے لئے بھی، جب کہ تحری صرف اسی  
کے لئے لازم ہے، دوسرے کے لئے نہیں، لہذا اہل کے ممکن ہونے  
کی صورت میں ان کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا بین الرواب  
پر کوئی شخص ہو جو نہ ہو جس سے دو قبلہ کے بارے میں دریافت کرے  
یا وہاں پر کوئی ہو، ہو اس سے دریافت کرے اور وہ اس کے  
سوال کا جواب نہ دے، یا اس کی رہنمائی نہ کرے، پھر وہ شخص تحری  
کرے تو اس صورت میں اس کی نماز درست ہوگی، اگرچہ اس کے  
بعد اس کی غلطی ہو جائے، جیسا کہ عامر بن ربیع سے روایت ہے  
کہ انہوں نے فرمایا (۱) "کنا مع رسول اللہ ﷺ فی لیلۃ  
مظلمة فلم یدری ابن القبلة، فصلى کل رجل منا عسی  
حیالہ - ای قبائلہ - فلما أصبحنا ذکرنا ذلک لرسول  
اللہ ﷺ، فنزل قول اللہ سبحانه وتعالى فلننبأنا تو لو انکم  
وجه اللہ" (تم لوگ ایک تاریک رات میں نبی کریم ﷺ کے  
ساتھ تھے، ہمیں علم نہیں تھا کہ قبلہ کدھر ہے، تو ہم میں سے ہر شخص نے  
اپنے سامنے نماز پڑھ لی، جب صبح کی تو اس کا تذکرہ  
نبی ﷺ سے کیا، اس پر اللہ تعالیٰ کا قول: "فانبأنا تو لو انکم  
ووجه اللہ" (۲) (سو تم جدمر کو بھی منہ پھیرو اللہ ہی کی ذات ہے)  
مارل ہوا۔

اور اس لئے بھی کہ بقدر قدرت واجب کو قائم کرنے کے لئے در

- (۱) حدیث: "کنا مع رسول اللہ ﷺ... انکی روایت ترمذی (۱/۶۷۱، طبع  
الطبع) کے کی ہے اور ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس کی روایت کی، سائیدہ کی  
ہیں۔ اور کہا ہے کہ ابن اسامہ میں ضعف ہے اور ابن میں سے کیا سند  
دوسرے کے لئے تصدیق کا ذریعہ ہے۔  
(۲) سورہ بقرہ ۱۱۵۔

(۱) المیزاب ۸۷۱۔

(۲) حدیث کے سوا دوسرے۔

(۳) المیزاب ۸۷۱۔

(۴) الفتاویٰ مجددیہ ۱۳، المیزاب ۱۸۱، کشاف القناع ۷۰۷۔



یقین کے دشوار ہونے کی وجہ سے عین کو اس کی جگہ تمام کرنے کے لئے دلیل ظاہر پر عمل کرنا واجب ہے (۱)۔

اس کی دلیل حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ: ”تخری کرنے والے کا قبضہ اس کے راویوں جست ہے“ (۲)۔

ترسی شخص نے تخری کی پھر نماز سے قبل اسے اہل جست میں سے وہ عاویہ شخصوں نے پیچہ دی کہ قبضہ دہری جست میں ہے تو وہ شخص ان وہوں کی خبر کے مطابق عمل کرے گا۔ تخری کا اعتبار نہیں ہوگا (۳)۔

ح- نسین (بھول):

۱۶- اہل قبیل سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ جب عورت اپنی ماہواری کی عادت بھول جائے اور طہر اور حیض کا معاملہ اس پر مشتبہ ہو جائے بایں طور کہ اسے اپنی ماہواری کے معتادوں کی تعداد اور مہینہ کی تاریخ کا علم نہ ہو تو ایسی عورت تخری کرے گی، اگر اس کی تخری طہر (پاکی) پر واقع ہو تو اسے پاک عورت کا حکم دیا جائے گا اور اگر اس کی تخری نجس پر واقع ہو تو اس پر حائضہ کا حکم جاری ہوگا، کیونکہ غلبہ عین دلائل شرعیہ میں سے ہے۔

۱۷- اگر عورت اس معاملہ میں متہ ۱۰ میں ہو، اسے کسی چیز کا ظن غالب نہ ہو تو وہ ”مخیرہ“ ہے، ایسی عورت کو ”مصلہ“ بھی کہا جاتا ہے، اس طرح کی عورت پر طہر یا حیض میں سے متعین طور پر کسی کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ وہ حتام کے معاملہ میں احتیاط کے پیلہ کو اختیار کرے گی، کیونکہ اس کا قتال ہے کہ جو زمانہ اس پر گہر رہا ہے، وہ

(۱) تبیین الحقائق ۱/۱۰۱، کتاب النکاح ۱/۳۰۷۔

(۲) حضرت علیؑ کے مژدہ ۳۱۱ قبل المصنوعی جہدہ فصلہ عکودیشی نے تبیین الحقائق ۲/۱۰ میں ذکر کیا ہے اور ہمیں یہ مسنون و کتاب سے متعلق موجود مراجع میں نہیں ملا، تبیین الحقائق ۱/۱۰۱ طبع دوم المعروف

۳- الفتاویٰ جدیدہ ۱/۶۳۔

حیض کا ہو، ضمیر کا ہو یا حیض کے انقطاع کا ہو، اس سے ہمیشہ حائضہ قرار دینا ہی ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس کے باطل ہونے پر جہت ہے، اور خون کے ہو جانے کی وجہ سے ہمیشہ حائضہ قرار دینا بھی ممکن نہیں ہے، اور نہ یہ ممکن ہے کہ کچھ دنوں تک اسے حائضہ اور کچھ دنوں تک اسے طہر قرار دیا جائے، اس سے کہ یہ بدوہد کا حکم ہوگا، لہذا احکام کے معاملہ میں ضرورت احتیاط کے پہلو کو اختیار کرنا واجب ہوگا (۱)۔

حائضہ عورت کے احکام کی تفصیل (استفاضہ) کی اصطلاح میں ہے۔

ط- خلاف اصل معاملہ پر غیر قوی دلیل کا پایا جانا:

۱۷- اہل قبیل سے دو قول بھی ہے جسے فقہاء حنفیہ ابن شہر مہ، ثوری اور ابن ابی لیلیٰ (۲) نے پڑھیں کے سبب یا اراضی کے منافع میں شرکت کے سبب سے اثبات شفعہ کے بارے میں کہا ہے، اور فقہاء ثنائیہ نے اپنے صحیح قول کے مطابق راستہ میں شریک شخص کے سلسلہ میں ان کی موافقت کی ہے، بایں طور کہ شریک کے لئے گھر کا ایک دوسرا راستہ ہو یا یہ کہ گھر کے لئے راستہ کی طرف دروازہ کھولنا ممکن ہو۔

نہیں جبہ رشتہ، شفعہ کو صرف فروخت کی گئی زمین ہی میں شرکت تک محدود کرتے ہیں، لہذا جب چہار یا پڑیوں تمام ہو جائیں تو شفعہ واجب نہیں ہوگا، یہ نکتہ شفعہ خلاف اصل ثابت ہوتا ہے، اس سے کہ شفعہ کی صورت میں شریک ارکی طہیت کو اس کی رضامندی کے بغیر سب

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۱/۱۹۰-۱۹۱، تبیین الحقائق و جامعہ الفقہ ۱/۶۳-۶۴، بدیع المجتہد ۱/۵۷، شرح المرقاۃ ۱/۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶،



یہ جاتا ہے، ورمو ہند لینے پر اسے مجبور کیا جاتا ہے (۱)۔ اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا وہ قول ہے جسے حضرت جابرؓ نے روایت کیا ہے: "الشُّعْطَةُ فِيمَا لَمْ يَقْسَمْ، إِذَا وَقَعَتِ الْحُلُودُ وَصَرَفْتَ الصَّرْفَ فَلَا شُعْطَةَ" (۲) (شُعْطہ اس زمین میں ہے، جو تقسیم نہ کی ہو تو جب چہرہ پر ریاں قائم ہو جائیں اور راستے پیچھے دینے جائیں تو شُعْطہ نہیں ہے)۔ اور اس کی دلیل حضرت عید بن المسیب سے مروی یہ روایت بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِذَا قَسَمْتَ الْأَرْضَ وَحَدَّتِ فَلَا شُعْطَةَ فِيهَا" (۳) (زمین جب تقسیم کر دی جائے اور حدیں قائم کر دی جائیں تو اس میں شُعْطہ نہیں ہوگا)۔

اور اصل کا تقاضا یہ ہے کہ شفعہ کے ذریعہ لیے حاقق مرے سے ثابت ہی نہ ہو، بلکہ شفعہ کے ذریعہ لیے حاقق اس زمین میں جس کی تقسیم عمل میں نہ آئی ہو، یہی فرض سرتع سے ثابت ہے، جو غیر معقول معنی ہے۔ لہذا تقسیم کی ہوئی چیز میں معاملہ اپنی اصل پہ باقی رہے گا، اس کا ثبوت ضرر خاص یعنی تقسیم کے نقصان کو مرے مرے کے لئے ہوا ہے (۳)۔

( ) اشرع الکبریٰ و صلی اللہ علیہ وسلم ۳۷۴ھ، منہاج الطالبین و صاحب  
المنہج ۳۳۳ھ، انہدب الارشاد ۸۲۳ھ، المعنی ۵۰۸ھ، ۳۰۹ھ  
موسم تجلیل و التواضع ۱۰۵۰ھ، ۱۱۵۰ھ

(۲) حدیث: ”الشععة لجمالہ بقسم....“ کی روایت بخاری نے حضرت جابر سے ابن القزاز میں کی ہے ”قضى النبي ﷺ بالشععة في كل مال يقسمه لاداء ولدت الحدود وصرفت الطرق فلا شععة“ (فتح الباری ۳/۳۶۳ طبع استغیث)۔

(۳) حدیث: "إذا لم يسمع لأحد... " کی روایت مائیک نے سعید بن المسیب سے ابن القایم کی ہے "أن رسول اللہ ﷺ قضی بالشفعة لیسوا هم یقسم من الشرکاء إذا وقعت الحدود بینهم فلا شفعة فیہ" (الموطا ۳/۱۳۷ طبع کتب)۔

۴ سوئے ۵/۴۳

حفیہ اور ان کے ہم خیال فقہاء نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان کی اسانید میں کلام ہے۔ ابن المنذر نے کہا ہے کہ: **نبی کریم ﷺ** سے حضرت جابرؓ کی حدیث ثابت ہے، جس کا ذکر گذر چکا ہے۔ جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے ان سے فقہاء حنفیہ اور ان کے ہم خیال فقہاء نے استدلال کیا ہے جیسے وہ حدیث جسے حضرت ابو رافعؓ نے روایت کیا ہے: **”الحمار أحق بسقبة“** (۱) (پانی آپ قرب کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے)، اور وہ حدیث جسے حضرت سمرؤہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **”حمار الدار أحق بالدار“** (۲) (گھر کا پانی گھر کا زیادہ حق دار ہے)۔ تو ان کی اسانید میں کلام ہے۔ علامہ داریں یہ بھی احتمال ہے کہ **”جابر“** (پروسی) سے شریک مراد یا جاباے، یونکہ مدھی پانی ہے، تو مسمور کے نزدیک یہ امور شہید کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفیہ نے جس دلیل سے استدلال کیا ہے وہ قویٰ نہیں ہے اور وہ دلیل خلاف اصل آتی ہے اور اسی وجہ پر فقہاء نے شرکت کی وجہ سے اور رضی کے منافع کی وجہ سے موافق عقائد اور پانی کے سبب سے شفعہ کو ثابت نہیں کیا ہے۔ اور اسے صرف زمین ہی میں شرکت پر منحصر رکھا ہے۔

(۱) حدیث ۳۹۵۷: الجوار أحق بسبقہ کی روایت بخاری (۳/۳۳) فتح طبع  
استقصیہ (اور بیرواؤد) ۸۶۸۳ طبع عزت عید دھاس) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "جار النار أحق بالنار" کی روایت ابو داؤد اور ترمذی سے  
 حضرت سمرہؓ سے مروی ہے۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ ترمذی نے کہا ہے کہ  
 حضرت سمرہؓ کی حدیث سن صحیح ہے اور ابن حبان نے حضرت انسؓ کے واسطے  
 سے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور حضرت شریف بن سوید ثعلبی کی حدیث اس کی تائید  
 ہے (عن ابن ماجہ ۳۰۷۳ طبع المکتبۃ المدینۃ، الخواری ۴۲۳، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹،



## اشتباہ ۱۷

اور اس اشتباہ کی بنیاد پر اگر کوئی قاضی شغل کا فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ فتح نہیں ہو جائے گا (۱)۔

اور اس غیر قوی "رخصہ" اصل واقع ہونے والی دلیل کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اشتباہ کے قیاس سے حنفیہ کا قیول بھی ہے کہ وہ عام جس میں تخصیص نہ کی گئی ہو اس کی ولایت قطعی ہوگی اور عام کے تمام افراد پر اس کا معنی صادق آئے اس کی ولایت ہوگی، اور سب عام میں تخصیص و خلل ہو جائے گی تو اس کی ولایت قطعی ہوگی۔

جب کہ جمہور اہل بیت کا خیال یہ ہے کہ (۲) عام کی ولایت تمام حالتوں میں قطعی ہوگی، یہ تکہ اصل یہ ہے کہ کوئی بھی عام ایسا نہیں ہے جس میں تخصیص نہ ہو، اور جب عام کسی شخص (تخصیص کرنے والے) سے خالی نہیں ہوتا ہے تو اس سے قوی ثبوت پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عام کی ولایت شمول و استغراق پر قطعی نہیں ہوتی ہے، اور اسی نسبت کا نتیجہ ہے کہ حسب کتاب اللہ "رخصت متواترہ کے عام کی تخصیص کو ہند و دلیل قطعی کے ذریعہ منع کرتے ہیں اس میں جمہور کا نسبت ہے۔

اس اصولی نسبت کی بنیاد پر حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر عداوتی مسلمان نے فوج پر "بسم اللہ" نہیں پڑھی تو وہ "یہ حرام ہوتا" اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول عام ہے: "وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بَدْعًا" (۱) اللہ عہدہ (۳) اور اس میں سے نہ کہنا وہ جس پر نام نہیں یا یا اللہ کا۔" حسب سے آیت کریمہ کے عموم کی تخصیص اس حدیث رسول سے (۱) اہل بیت ۳۰۹/۳۰۵۔

(۲) لائحہ عمل مدعی ۱۸۰، کشف الاسترار ۳۰۷، عام سے مراد وہ لفظ ہے جو ایک ہی وضع کے مطابق اپنے تمام معنی کو یکساںگی مثال اور مستغرق ہو، اس کے معنی کی وضع استغراق اور شمول کے لئے ہوتی ہے لہذا یہ کہ کوئی مالہ اس سے روک دے (دیکھئے الاسنوی ۲۸۲، مسلم المصنوع ۲۵۵، اور زاد المعاد ص ۱۰۸، کشف الاسترار ۳۰۶-۳۰۷)۔

(۳) سورۃ البقرہ ۱۲۱۔

نہیں کی ہے: "ذبیحة المسلم حلال ذکر اسم اللہ اولہم بذكرہ" (۱) (مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، چاہے وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے) یہ تکہ نیز واحد ہے۔

مالکیہ اور حنابلہ نے مسلمان کے اس "بیحہ" کی تحریم میں جس پر قصد تسمیہ جھوڑا یا جائے حنفیہ کی موافقت کی ہے۔ جب کہ ثنائیہ یہ "بیحہ" کے کھانے کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ تکہ ثنائیہ کے نزدیک عام کی ولایت قطعی ہے، لہذا عام کی تخصیص قطعی دلیل کے ذریعہ جائز ہوگی، البتہ فقہاء ثنائیہ عمداً تک تسمیہ کو ضرورت قرار دیتے ہیں (۲) اس کی مفصل تہذیبہ "تسمیہ" میں ہے۔

اس قیاس سے فقہاء کا اختلاف، یہ جمع کے گمے پانی کی چوری کے سلسلے میں ہے جس کی قیمت نصاب کے برابر ہو، یہ تکہ جمع اور محفوظ سے گمے پانی کے سلسلے میں اصل یہ ہے کہ وہاں مستکرم ہے اور وہ اس شخص کی ملکیت ہے جس نے اسے محفوظ کیا ہے، یہ پانی میں نہ تو کسی اور سے کسی شرت ہوتی ہے اور نہ شہ شریعت، اور حدیث میں غیر محفوظ روپ پانی کی فروخت کی ممانعت آئی ہے (۳) اور اسی بنیاد پر

(۱) حدیث ذبیحة المسلم حلال ذکر اسم اللہ ام بسم اللہ ذکرہ، کی روایت ابو داؤد و ترمذی میں کی ہے۔ جیسا کہ نصب الراية (۳/۸۳) طبع المجلس الاعلى میں ہے۔ ابن القفطان نے ارسال اور ایک راوی کے مجاہد ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو مطول قرار دیا ہے۔

(۲) البدائع ۵/۳۵۵، المشرح الکبیر و ماہدہ الدسوقي ۱۰۶/۲، شرح الطیب، لمسی الإقناع علی ص لفظ الی الخ ج ۳، ۲۵۳، اہل بیت ۵۸۱/۸۔

(۳) حدیث ۴۷۱، بیع الماء إلا ما حمل "کی روایت ابو سعید نے اپنے مشائخ سے ابن القفطان کے ساتھ کی ہے" ان رسول اللہ ﷺ بھی بیع الماء إلا ما حمل معہ" اس حدیث کی اسناد میں دو اسنادیں ہیں، جیسا کہ ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم ضعیف ہیں۔ اور اس کی اسناد میں بغیر روای ہے جو "میں" ہے اور اس نے شخصی کے ساتھ سند ذکر کی ہے (الاسوال للکافہ ابی عید القاسم بن سلام ص ۳۰۲ تا ۳۰۳) کردہ انکتہ الحجازیہ من الاحوال ۳۳۱، ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، طبع عیسیٰ بحسب ۱۔



لئے بھی کہ پانی کا احلا مباح ہونا جمع اور احراز کے بعد بھی شبہ پیدا کرتا ہے اور اس لئے بھی کہ معمولی چیز عادتاً محفوظ نہیں کی جاتی ہے یہ اہم چیز کی طرح محفوظ نہیں کی جاتی اور یہ حضرات اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ وجہ تفریق ہونا ہے نہ باعث اہلی۔ اگرچہ اس میں کچھ سے لوگ بھی ہیں جن کی رائے یہ ہے کہ ہاتھ نہ کانے کا سبب شرکت کا شبہ ہے (۱)۔

کی۔ ایہام بیان کے عدم امکان کے ساتھ:  
۱۸۔ اہل قبل سے یہ مسئلہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ کو ان دونوں میں سے کسی ایک کی تحسین سے بغیر طلاق نہ دی اور بیان سے قبل مر گیا تو اس صورت میں اس عورت پر طلاق واقع ہوگی؟ اس سبب سے اشتباہ پیدا ہوگا۔

غیب اس مسئلہ میں ممکن، میراث و عدت کے احکام میں فرق کرتے ہیں۔ مگر کا حکم یہ ہے کہ اگر دونوں عورتیں مدخول ہوں تو ان میں سے ہر ایک کے لئے پورا مہر واجب ہوگا، کیونکہ ان میں سے ہر ایک پورے مہر کی مستحق ہے، چاہے وہ منکوحہ ہو یا مطلقہ۔ اور اگر وہ دونوں غیر مدخول ہوں، تو ان دونوں کے لئے ایک مہر اور نصف مہر دونوں کے درمیان مشترک طور پر رہے گا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کو کھانا چوتھائی ملے گا۔ اس سے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے یہ احتمال ہے کہ وہ موتی عیب زدہ ہو، اس کا بھی احتمال ہے کہ وہ مطلقہ ہو۔ اگر موتی عیب زدہ ہو تو پورا مہر کی مستحق ہے، اس لئے کہ موتی مخرمہ دونوں کے ہے، اگر وہ مطلقہ ہو تو صرف نصف مہر کی حق دار ہوگی۔ کیونکہ نصف مہر طلاق قبل از دخول کی وجہ سے سابقہ بن گیا ہے، لہذا ان دونوں بیویوں میں سے ہر ایک کے

جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہوگا۔ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: فقہاء روم کا اس شیاء کے بارے میں اختلاف ہے جو صل میں مباح ہیں۔ کیا ان کی چوری کی صورت میں ہاتھ کاٹنا واجب ہے؟ جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ ہر اس مال میں جس کی بیع اور اس کا عوض لینا درست ہو، ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوگا۔ ان کی دلیل اس آیت کریمہ کا عموم ہے جس سے ہاتھ کاٹنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْمَانَهُمَا" (۱) (اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو)، اسی طرح ان کی دلیل ان آثار کا عموم ہے جو سرقہ کے سلسلے میں شرائط نصاب سے متعلق وارد ہوئے ہیں، ان میں سے ایک حدیث وہ ہے جو حضرت عائشہ سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعٍ صَبَاحٍ لِّصَاعِدَةٍ" (۲) (چور کا ہاتھ ایک دینار یا اس سے زیادہ کی چوری میں کاٹا جائے گا)۔

اسوقی تحریر کرتے ہیں: ہاتھ کاٹنا واجب ہوگا، چاہے مال سرقہ تفریق میں ہو نہ ہو بیتہ پانی درمغری، کیونکہ یہ اصل کے اعتبار سے مباح ہوئے کے باوجود اس وقت تک جب تک کہ محفوظ اور جمع ہو (۳)۔ ثانویہ کا یہی مذہب ہے (۴)۔ امام ابو یوسف کا قول مشہور یہی ہے (۵)۔ میں امام ابو حنیفہ، امام محمد بن اسحاق، امام مالک بن انس سے یہ ہے کہ ہاتھ میں کاٹا جائے گا، کیونکہ عادتاً پانی مال نہیں ہوتا ہے، اس (۱) سورۃ المائدہ ۳۸

- (۲) ترمذی، کنز الدقائق ۲۷۶/۲۔ حدیث ۳۱۲۴۔ لا تقطع يد السارق الا في ربع صبح  
لصاعده کی روایت مسلم (۳۱۲ طبع المجلد) وروائی (۸/۸ طبع  
المکتبۃ المکرمیہ) کے کی ہے۔  
(۳) جامعہ المدینوی ۳۳۴  
(۴) لوائح علی علی الخلفاء فی فروع ۳۱۷، اسی المطالب ۳۱۷۔  
(۵) المہذب ۲۵۷، الموطا ۵۳۷۔

(۱) فتح القدیر ۴۲۶/۳، البدیع ۶۷۷، ۶۷۸، المصنوع ۳۶۸/۸



سے ایک حالت میں چور ہو گا اور ایک حالت میں نصف میراث والے دونوں میں سے کوئی دوسرے پر قائل ترجیح نہیں ہے، اس لئے میراث دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا اور ہر ایک کوہ کاتیں چوتھائی حصہ ملے گا۔

رہا میراث کا حکم تو وہ دونوں عورتیں مرتے والے شوہر کی میراث میں ایک بیوی کے حصہ کے قدر حق دار ہوں گی۔ ہر تمام حالتوں میں وراثت ان دونوں کے درمیان نصف نصف پر تقسیم ہوگی۔ یونکہ ان دونوں میں سے ایک بالیقین منکوحہ ہے، اور ان میں سے کوئی دوسرے پر قائل ترجیح نہیں ہے اس لئے ایک بیوی کے حصہ کے قدر میراث دونوں کے مابین بے اند تقسیم ہوگی۔

رہا عدت کا حکم تو دونوں میں سے ہر ایک پر عدت وفات اور عدت طلاق میں سے جو زیادہ طویل ہوگی وہی واجب ہوگی، یونکہ ان میں سے ایک منکوحہ ہے۔ اور دوسری محتاطہ۔ منکوحہ پر عدت وفات واجب ہوتی ہے اور محتاطہ پر عدت طلاق، لہذا ان دونوں میں سے ہر ایک پر عدت وفات اور عدت طلاق کا وجوب اور عدم وجوب دائر ہو گیا۔ اور عدت کو واجب کرنے کے سلسلے میں احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور یہاں پر احتیاط یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک پر عدت کو واجب تر مروج کیا جائے (۱)۔

مالکیہ نے میراث اور میر کے حکم میں حنفیہ کی موافقت لی ہے (۲) اور عدت کے سلسلے میں ان کی صراحت سے ہم واقف نہیں ہو سکے ہم کے سلسلے میں مالکیہ کے نزدیک تفصیل ہے جس کے لئے ”صدق“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

میراث کے سلسلے میں ثانیہ کی رائے یہ ہے کہ شوہر کے مال میں

سے ایک بیوی کے حصہ کے قدر میراث رہ کر لی جائے گی، یہاں تک کہ وہ دونوں بیویاں آپس میں مصاحبت کر لیں، یونکہ ان دونوں میں سے ایک کے لئے بالیقین وراثت ثابت ہے، اور ان میں سے کوئی دوسرے پر قائل ترجیح نہیں ہے۔ بین رشوہر کے ورثہ نے یہاں تک کہ ان دونوں میں سے منکوحہ کو جانتا ہوں تو اس میں دونوں تین:

ایک قول یہ ہے کہ اس کے قول کی طرف رجوع کیا جائے گا، یونکہ سب دو شخص ”اشفاق سب“ (اسی دوسرے کو اپنے خاندان میں شامل کرنے) کے سلسلے میں میت کا قائم مقام ہے تو بیوی کی تعیین کے سلسلے میں بھی اس کا قائم مقام قرار پائے گا۔

دوسرے قول یہ ہے کہ اس کے قول کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا، یونکہ ان دونوں عورتوں میں سے ہر ایک ظاہر میں منکوحہ ہے اور اگر شوہر کے وارث کے بیان کی طرف رجوع کیا جائے تو اس سے ایک شریک وارث کا حصہ ساتھ لانا لازم آئے گا۔ اور وارث اس شخص کے حصہ کو ساتھ لے کر لینے کا اختیار نہیں رکھتا ہے جو میراث میں اس کا شریک ہو اور کہا گیا ہے کہ اس صورت میں جب کہ شوہر نے اپنی بیویوں میں سے بغیر تعیین کے کسی ایک کو طلاق دے دی تو اس میں ایک ہی قول ہے کہ وارث کے قول کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا، یونکہ اس صورت میں موافق خونیہ کے مطابق حقیقہ کرے گا (۱)۔ عدت کے بارے میں ثانیہ کا قول یہ ہے کہ اگر اس ان دونوں بیویوں کے ساتھ دخول نہ پایا ہو تو یہی صورت میں ان میں ہر ایک عورت چار ماہیں دن عدت گزارے گی یونکہ اس صورت میں ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے یہ اتنا ہے کہ یہی منکوحہ بیوی ہو، لہذا ان دونوں میں سے ہر ایک پر عدت (وفات) واجب ہوں تاکہ

(۱) المدنی ۳۶۶، ۳۶۷۔

(۲) جامع المدنی ۳۷۵۔

(۱) المصنف ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰



یقینی طور پر فرض ساتھ ہوئے ورنہ اس وراثت کے ساتھ صحبت کی ہو  
وہ وہ وراثت حاصل ہو تو وہ وراثت حاصل کے ذریعہ عدت گزاریں گی  
یونکہ حاملہ ہونے کی صورت میں عدت طلاق اور عدت وفات ایک  
ہی ہے۔

ورنہ وہ وراثت عورتیں مہینہ کے ذریعہ عدت گزارنے والی  
عورتوں کے قبیل سے ہوں تو وہ وراثت چار ماہوں کی عدت گزاریں  
گی۔ یونکہ یہ عدت (چار ماہوں کی) عدت طلاق اور عدت وفات  
وہ وراثت کو جمع کرتی ہے۔

ورنہ اس وراثت عورتوں کو ماہواری آتی ہو تو ایسی صورت میں  
عدت طلاق اور عدت وفات میں سے جس کی عدت زیادہ دیر ہوگی  
اس کے ذریعہ عدت گزاریں گی (۱)۔  
مہر کے سلسلے میں ہمیں کوئی صراحت نہیں ملی۔

ورنہ ناہجہ نے صراحت کی ہے کہ: اگر کسی شخص نے اپنی بیویوں  
میں سے کسی ایک کو طلاق دے دی اور وضاحت سے قبل انتقال کر لیا  
تو ایسی صورت میں قرعہ کے ذریعہ عدت عورت کا فیصلہ کیا جائے گا۔  
جس عورت کے بارے میں قرعہ قلع ہوگا اس سے یہ اثبات نہیں ملے گی،  
یہ حضرت علیؓ سے مروی ہے اور یہی ابو ثور کا قول ہے، یونکہ اس  
صورت میں انسان سے ملکیت کا ازالہ ہوتا ہے، اس لئے اشتہاد کے  
مقتلہ اندازی کی جائے گی جیسا کہ (غلام کو) آزاد کی صورت میں  
کیا جاتا ہے اور اس لئے بھی قرعہ اندازی کی ضرورت پڑے گی کہ حقوق  
اس طرح مساوی ہو گئے قرعہ کے بغیر مستحق کی تعیین مشورہ ہوئی، لہذا  
مناسب یہ ہے کہ اس میں قرعہ اندازی کی جائے جیسا کہ سفر میں  
بیویوں کے درمیان باری کی تعیین کے لئے قرعہ اندازی سے کام  
لیا جاتا ہے۔ ان سب کے درمیان وراثت کی تقسیم کی صورت میں اس

شخص کو حصہ دینا ہے جو اس کا مستحق نہیں ہے اور مستحق کے حق کو کم  
کرنا ہے۔ ورنہ میراث کی تقسیم کو غیر معینہ مدت تک کے لئے موقوف  
رکھا جائے تو اس میں اس کے حقوق کو ضائع کرنا ہے اور سب کو خیر ہم  
کرنا یقینی طور پر حق اور اس کے حق کو روکنا ہے۔

اس قبیل سے دو مسئلہ بھی ہے جو اب نرم جانے، عدت کے  
بچے، اب نرم جانے، ورنہ عدت گزارنے والے کی میراث کے بارے  
میں فتاء سے منقول ہے: یونکہ وراثت کی شرط میں ہے کہ مورث  
کی وفات کے وقت وراثت کی حیات ثابت ہو ورنہ اب نرم جانے، عدت  
میں اب نرم کر، ورنہ آگ میں جل کر مرنا، لے جن کے ماہین وراثت  
کا حاملہ ہو، اور ایک ساتھ مرے یا آگے پیچھے مرے۔ یہ علم نہیں  
ہوگا کہ اس کی موت پہلے ہوئی ہے تو اس صورت میں وراثت دینے  
کے وقت اشتہاد پیدا ہوگا، یونکہ اس کا علم میں ہے کہ اس کی موت پہلے  
ہوئی ہے اس لئے جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ: اس لوگوں کے ماہین  
وراثت جاری نہیں کی جائے گی اور ان میں سے ہر ایک میت کا ترکہ  
اس کے ساتھ مرنے والوں کا اعتبار کے بغیر اس کے زندہ وراثت کے  
درمیان تقسیم کر لیا جائے گا، کیونکہ شک کی صورت میں وراثت جاری  
نہیں ہوتی ہے۔ اور یہی قول معتد ہے، کیونکہ اس صورت میں اس کا  
انتقال ہے کہ ان سب کی موت ایک ساتھ ہوئی ہو یا آگے پیچھے ہوئی  
ہو لہذا اشتقاق کے سلسلے میں شک پیدا ہو گیا، ورنہ وراثت کا اشتقاق  
متین ہے، ورنہ شک یقین کے معارض نہیں ہوتا ہے (۲)۔ اس کی  
تفصیل (ارث) کی اصطلاح میں ملاحظہ کی جائے۔

(۱) الخ ۳۳۰ ص ۳۳

(۲) الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین ۵/۵۰۹، المشرح الکبیر و حاشیہ ابن عابدین

۳۸۷ ص ۳۸۷، المجلد ۳۶ ص ۱۳۷







قدم کی پیروی کرنا اور شہادت کو جانا ہے اور اسی قبیل سے اسے اشتباہ کے وقت ثبوت نسب کے لئے دلیل ملے گی (۱)۔

گر وہ شخصوں نے کسی چیز کے بارے میں دعویٰ کیا اور ان میں سے ہر ایک نے قائل قبول دلیل پیش کی اور وہ دونوں عدالت میں مسدود ہیں اور مودعہ قاضی پر مشتبہ ہو گیا تو اگر مودعی بہانہ دونوں میں سے کسی ایک کے قبضہ میں ہو تو یہ ایک ایسا تریہ ہوگا جس کے ذریعہ اس کے دعویٰ کو ترجیح دی جائے گی۔ یہی مطلب ہے فقہاء کے اس قول کا کہ "بہانہ مودعی کے وقت تا بنش کا بینہ خارج کے بینہ پر مقدم ہوتا ہے" جیسا کہ مشہور ہے (۲)۔

### ج۔ اشتباہ حال:

۲۲- اس سے مراد یہ ہے کہ مذکورہ زمانہ میں جو حکم ثابت ہو چکا ہے اسے اپنے حال پر دینی رکھا جائے اور جب تک اس حکم کو بدلنے والی کوئی دلیل نہ پائی جائے اس حکم کو رد نہ سمجھا جائے۔ فقہاء اصل میں اس کی تعریف یوں کی ہے کہ یہ ماضی میں قیاسی حکم کے ذریعہ حال میں اس حکم کے قیاس ہوئے پر استدلال کرنا ہے (۳)۔ شوکانی نے کہا ہے کہ "محصی ب حال" سے مراد کسی چیز کے ماضی یا ماضی یا عقلی یا شرعی کو اس کے حال پر باقی رکھنا ہے (۴)۔

لہذا جس شخص کو یہ علم ہو کہ وہ با وضوء ہے پھر حادث طاری ہونے

ہوں، اور آدمی کی کھانسی کے پورے وقت کے ساتھ مشابہت کو پہچانتا ہے اس علم کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے خاص کیا ہے اور اشتباہ کے وقت نسب کو ثابت کرتا ہے۔

(۱) اطریح الحکیمہ ص ۱۱ طبع المذنبی۔

(۲) التہذیب مع حاشیہ فتح الباری ص ۲۸۰ طبع مصطفیٰ محمدی۔

(۳) مسند اثبوت وراثت کی شرح ص ۳۵۹ طبع الامیریہ۔

(۴) رد المحتار ص ۲۳ طبع المصنفی۔

کے بارے میں اس کو شک ہو جائے تو اس کی طہارت و وضوء کے باقی رہنے کا فیصلہ کیا جائے گا جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے، کیونکہ جو طہارت یقین کے ساتھ ثابت ہو شک کی وجہ سے اس کے زائل ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ یہی صحیح کی حیثیت، اور اشتباہ اور دلیل کی عدم موجودگی کے وقت اس کے ذریعہ ترجیح پر تیسری ملکی (مصحف) کی اصطلاح میں گزر چکی ہے۔

### د۔ احتیاط کو اختیار کرنا:

۲۳- لغت میں ہے: احتیاط زیادہ بہتہ کو طلب کرنے اور مستند صورت کو اختیار کرنے کا نام ہے، اور اسی سے فقہ کا یہ قول ہے کہ: سب سے زیادہ احتیاط پہلا کو اختیار کرنا۔

فقہاء اہل اہرام نے صراحت کی ہے کہ اشتباہ کے وقت، مثلاً، میوں بیوی نے اپنے مشتہد کہ بہتر پر مبنی دیکھی، حال میں سے کسی کو یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ مبنی کس سے نقل ہے؟ اور شوہر نے کہا کہ: یہ عورت کی مبنی ہے اور غالباً اسی کو احتلام ہوا ہے اور بیوی نے کہا کہ: یہ مرد کی مبنی ہے اور شاید اسی کو احتلام ہوا ہے تو اس صورت میں صحیح قول یہ ہے کہ احتیاطاً ان دونوں پر غسل واجب ہوگا (۱)۔ جیسا کہ فقہاء نے عدت کے باب میں صراحت کی ہے کہ وہ عورت جس سے نکاح کیا گیا، اور شوہر نے اس کے ساتھ خلوت کی، پھر سے طلاق دے دی، تو یہ عورت احتیاطاً عدت گزارے لی، اگرچہ شوہر نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی، کیونکہ خلوت شہ کو پیدا کرنے والی چیز ہے اور یہ حکم محض عزت اور نسب کی حفاظت کے لئے ہے (۲)۔

(۱) البدائع ص ۲۶۱، اقوالہ لابن رجب ص ۲۲۵۔

(۲) المصباح الحامی ص ۱۰۷ (خط) اختتامی البدیع ص ۵۰۔

(۳) رد المحتار ص ۲۲۲-۲۲۵۔



۲۴- مدت کے گزرنے کا انتظار:

۲۴- یہاں ہر کے سے جس کی مدت متعین ہو، جیسے رمضان کے مہینہ کا داخل ہونا، اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فصل شہد منکم الشہور فلیضمنہ" (۱) (سو تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ رکھے)۔ لہذا اگر معاملہ مشتبه ہو جائے اور چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرنا واجب ہوگا (۲)۔ یونکہ حدیث میں ہے: "صوموا لرؤیتہ وافرطوا لرؤیتہ فإن عم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین یوماً" (۳) (رمضان کا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند نہ دیکھ کر تم کو چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن کی نئی پوری کرو)۔

وآخر عند زکیٰ سرنا:

۲۵- قرآنی کہتے ہیں: جب مصلحت یا حق سی طریقہ سے متعین ہو جائے تو قرآن اندازی جائز نہیں ہوگی، اس لئے کہ قرآن کی صورت میں اس متعین حق اور مصمت کا سیاق ہوگا اور جب حقوق و مصالح مساوی ہوں اور مستحق کے سلسلے میں اشتہاد ہو جائے تو تنازع کے وقت یہی قرآن اندازی کا کل ہے تاکہ حسد و کینہ دور ہو (۴)۔ اس کی تفصیل (اثبات) (ف ۳۶) اور (قرآن) کی اصطلاح میں ہے۔

اشتہاد پر مرتب ہونے والی اثر:

۲۶- حد کا ساتھ کرنا: اشتہاد پر جو آثار مرتب ہوتے ہیں ان میں

(۱) سورہ بقرہ ۱۸۵۔

(۲) تبیین الحقائق ۱/ ۳۱۶، ہواہب الجلیل ۲/ ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱،



چھوڑنے یا اس میں تبدیلی پیدا نہ کرے یا ہوا ان فرض کو اس کی اصلی جگہ سے بدلنے کی وجہ سے جو نقصان ہوتا ہے، اس کی تلافی کے لئے عید، سہو، واجب ہوتا ہے لہذا عید کے ذریعہ اس کی تلافی، اسباب ہے (۱)۔

چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ قَامَ بِدُرُكِهِ صَلَاتِهِ - ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيُطْرَحِ الشَّكُّ، وَلْيَنْعَمِ عَمَّا اسْتَيْفَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَسْلُمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ عَمَّا شَكَّ مِنْ صَلَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ جَمَاعًا لَا رَيْبَ فِيهِ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ" (۲) (اگر تم میں سے کسی آدمی کو پٹن نماز میں شک ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت پڑھی ہے، تین رکعت یا چار رکعت؟ تو وہ شک کو پس پشت ڈال دے اور جتنی رکعت سے یقین ہو وہی پڑھا کرے پھر سلام پھیرنے سے قبل دو سجود کرے، پھر اگر اس نے پانچ رکعت پڑھ لی تو اس کے لئے اس کی نماز سفاکش کرے گی اور اگر اس نے چار رکعت کے اتمام کے لئے اٹھیں اور کیا تو یہ سجودے شیطان کے لئے ذلت کا سبب ہوں گے)، اور اس لئے بھی کہ جس رکعت میں شک ہو، اس کی عدم و نیکی اصل ہے لہذا اسے پورا کرنا لازم ہوگا (۳) جیسا کہ اگر اس میں شک ہو کہ اس سے نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ اور اس کی تفصیل (عید، سہو) میں ہے۔

۲۸- قاضی جس مقدمہ کو دیکھ رہا ہو اس کو اس کے مناسب حکم میں مشتبہ ہو جائے تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ وہ مقبلاً سے مشورہ کرے گا تاکہ

(۱) البدیع، ۱/۱۶۳۔

(۲) حدیث: "إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ قَامَ بِدُرُكِهِ صَلَاتِهِ - ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيُطْرَحِ الشَّكُّ، وَلْيَنْعَمِ عَمَّا اسْتَيْفَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَسْلُمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ عَمَّا شَكَّ مِنْ صَلَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ جَمَاعًا لَا رَيْبَ فِيهِ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ" (۳) جیسا کہ

(۳) البدیع، ۱/۱۶۳۔

ان کی رائے سے قاعدہ اٹھائے، ان سے مشورہ کرنا جمہور فقہاء کے نزدیک مستحب ہے اور مالکیہ کے ایک قول کے مطابق واجب ہے۔ حضرت عثمانؓ کا معمول یہ تھا کہ سب وہ فیصلہ کے لئے بیٹھتے تو چار صحابہ کرام کو بلواتے پھر ان سے مشورہ کرتے، اگر اس کی رائے حضرت عثمانؓ کی رائے کے موافق ہوتی تو فیصلہ مانڈ لیتے تھے۔

ابن قدامہؒ فرماتے ہیں: "اگر قاضی کے پاس کوئی مشکل معاملہ پیش ہو تو اس معاملہ کے بارے میں اہل علم و امانت سے مشورہ کرے، پھر ابن قدامہؒ نے فرمایا: "یونکہ مشورہ کے ذریعہ وہ مسئلہ ہو جائے گا اور خدا بردار کے ذریعہ ہوئی ہوئی چیز سے یاد آ جائے گی۔ مشورہ کا حکم اس جگہ دلائل کے اعتراض کی خاطر ہے ورنہ امتداد کے ذریعہ قاضی حق کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو اگر قاضی مجتہد ہے تو اس کے لئے کسی امر سے نفی قہید کرنا جائز نہیں اور مستحب ہے کہ قاضی کی مجلس میں ہر مسلک کے اہل علم جمع رہیں تاکہ اس کے لئے مشورہ کرنا آسان ہو اور جب کوئی ایسا معاملہ پیش ہو جس میں ان سے مشورہ کرنے کی ضرورت ہو تو ان سے مشورہ کرے تاکہ وہ حضرات اس معاملہ میں اپنے دلائل اور جوابات تحریر کریں (۱)۔

۲۹- اسی طرح اشتہاد پر ترک کی تقسیم کو موقوف رکھنے یا اس کے کچھ

(۱) اس ترک کی روایت سے بخاری نے من الاطراف کے ماتحت لکھا ہے: "جب حضرت عثمانؓ مجلس تھا، میں نے عرض کیا: "اگر میں نے اس کے پاس سے یقین آئے تو آپ ان میں سے ایک سے فرما لیتے جاؤ حضرت علیؓ کو بلاؤ، اور دوسرے سے فرما لیتے جاؤ حضرت طلحہؓ، زبیرؓ اور مصعبؓ بنی مطلبہ کی ایک جماعت کو بلاؤ، پھر دونوں فریق سے فرما لیتے بات کر دو، پھر ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ آپ لوگ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ تو اگر وہ حضرات اس کی رائے کے موافق اپنی رائے کا اظہار کرتے تو بعد میں جتنے وہ اس پر چڑھتے، پھر دونوں فریق سلام کرتے اور اٹھ کر چلے جاتے (مسند ابی یوسف، ۱/۱۲۲ طبع المند)۔

(۲) البدیع، ۵/۵۰، المشرح الكبير ص ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶



## اشتراط

تعریف:

۱۔ لغت میں اشتراط فعل اشترط کا مصدر ہے، وراثت کا معنی شرط لگانا ہے، عرب کہتے ہیں: "شرط علیہ کذا"، یعنی اس نے اس پر فلاں چیز لازم کر دی، تو اشترط کا معنی میں ہی مستعمل ہوتا ہے۔

شرط (راء کے سکون کے ساتھ) کے کئی معانی ہیں، یک معنی ہے: کسی چیز کو لازم کرنا اور اس کا پابند ہونا، کماؤں میں ہے: شرط بیع وغیرہ میں کسی چیز کو لازم کرنے اور اس کا پابند ہونے کو کہتے ہیں، جیسے شریعہ (۱)، اس کی جمع شرائط اور شروط آتی ہے۔

شرط (راء کے زمر کے ساتھ) کا معنی علامت ہے اور اس کی جمع اشراط آتی ہے۔ فقہاء کے نزدیک زیر بحث شرط (راء کے جزم کے ساتھ) آتی ہے جو کسی چیز کو لازم کرنے اور اس کا پابند ہونے کا نام ہے، اور موکل نے وکیل پر کوئی شرط لگانی تو وکیل کے لئے اس شرط کی پابندی ضروری ہے۔ اسی طرح وہ تمام شروط سمجھ جو متعاقبین کے درمیان قرار پائیں ان کی پابندی اور ان سے عدم تہا ضروری ہے (۲)۔

راثت کا اصطلاحی معنی تو اصل میں ہے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ شرط یہ ہے کہ اس کے نہ پائے جانے پر مشروط نہ پایا جائے، ورنہ

حصہ کو محفوظ رکھنے کا حکم مرتب ہوتا ہے، ۱۳۰ مورث نے وفات کے وقت وراثت میں حاصل (ہیٹ میں بچہ) چھوڑا، اور یہ معلوم نہ ہوا کہ دو لڑکا ہے یا لڑکی کہ اس کے حصہ کا علم ہونے یا وراثت میں اس کے اصل استحقاق کا پتہ چل سکے، اور اسی طرح گم شدہ اور قیدی کا معاملہ یہ شخص پال کے حق میں زندہ تصور کیا جائے گا، ملا یہ کہ اس کی موت پر وکیل قائم ہو جائے، ورنہ اس کے مال کے حق میں "میت" قرار دیا جائے گا لیکن اس کا حصہ موقوف رکھا جائے گا جیسا کہ ہیٹ کے حاصل کا حصہ موقوف رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا حال ظاہر ہو جائے یا اس کے میت ہونے کا فیصلہ کر دیا جائے (۱)۔

ان میں سے ہر ایک کی تفصیل اور اس کا بیان "ارٹ" کی صطلاح میں ہے۔

(۱) شرح امیر ایچ، المباح ۱۹۶/۱، جامع المدون ۲۸۰/۳ اور اس کے بعد کے صفحات نہایت کثرت ۲۸۰/۱ اور اس کے بعد کے صفحات، انہی ۹۸/۱، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹



### ب- شرط وضعی:

۵- شرط وضعی کی دو قسمیں ہیں:

اول: شرط تعلیقی وہ ہے جس پر حکم مرتب ہوتا ہے بہن اس پر موقوف نہیں ہوتا ہے (یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ شرط پائی جائے تو حکم ہی نہ ہو) جیسے گھر کے دروازہ پر قفل ہونے پر قفل کی ٹی ق ق مشا کی نے اپنی بیوی سے کہا: "ہی دحت الدار دست طالق" (اے تو گھر میں داخل ہونی تو تجھ کو طالق) تو یہاں طالق اس کے گھر میں داخل ہونے پر مرتب ہوتی ہے، بہن یہ ضروری نہیں ہے کہ اے دروازہ دار نہ پایا جائے تو طالق بھی واقع نہ ہو، بلکہ کبھی دوسرے سبب سے بھی طالق واقع ہو جاتی ہے (۱)۔

دوم: شرط مقید، اس کا معنی "اسی غیر موجود کسی کو جو حاشی میں مخصوص الفاظ کے ساتھ لازم کرنا ہے" (۲)۔ فقہاء کے نزدیک شرط طلاق کا نفع اٹھانے والے کا عمل ہے کہ وہ اپنے کسی قریب کو طلاق کرے یا انیس شرط کے ساتھ مقید کرے، تو شرط کا معنی صرف شرط وضعی میں تحقق ہوتا ہے، اس کی تفصیل اصطلاح "شرط" میں آئے گی۔

### متعلقہ الفاظ:

#### تعلیق:

۶- شرطی نے اپنے قوالہ میں شرط ط تعلیق کے درمیان فرق کرتے ہوئے کہا ہے کہ: تعلیق وہ ہے جو ان امور پر جیسے او شرط کے ساتھ اصل فعل پر داخل ہو، اور شرط وہ ہے جس میں اصل فعل کا تحقق ہو اور اس میں کسی اور شرط یا چیز کی شرط طائی جائے (۳)۔

شرط پائی جائے تو شرط ط کا وجود عدم وجود لہذا ایضاً ضروری نہ ہو اور نہ ہونی ذہن بلکہ فی غیرہ مناسبت کے ہی جز کو شامل ہو (۱)۔

اس معنی میں شرط نافع سے طاحہ ہے کہ اس کے وجود سے عدم لازم آتا ہے، اور سبب سے بھی طاحہ ہے جس کے وجود سے وجود عدم سے عدم لازم آتا ہے، اور وہ جز طاعت سے بھی طاحہ ہے، بلکہ وہ مناسبت کے ایک جز کو شامل ہوتا ہے، اس لئے کہ مناسب کا جز بھی مناسب ہوتا ہے (۲)۔

۲- اصلیں کے رد: یک شرط و شرط کے درمیان تعلق کے اعتبار سے شرط یا تو عقلی ہوتی ہے یا شرعی یا عرفی یا لغوی، اور اس کا سبب عقل، شرع، عرف یا لغت ہو۔ شرط کی دوسری قسمیں بھی ہیں جن کا ذکر اصلیں اپنی کتابوں میں کرتے ہیں۔ تفصیل کے لئے اصولی ضمیمہ دیکھا جائے (۳)۔

۳- فقہاء کے رد: یک شرط کی دو قسمیں ہیں:

یک شرط حقیقی (شرعی) اور دوسری شرط وضعی۔ دونوں کے معنی ذیل میں بیان کئے جا رہے ہیں:

### ب- شرط حقیقی:

۴- شرط حقیقی وہ ہے جس پر حکم شرع کی رو سے کسی چیز کا وجود موقوف ہو، جیسے نماز کے سے وضو، کیونکہ بغیر وضو کے نماز کا وجود نہیں، اس سے کہ وضو نماز کی صحت کے لئے شرط ہے، رہا وضو اگر وضو ہو تو اس کے پائے جائے سے نماز کا پاپا جائزہ دہی نہیں ہے بہن اگر وضو نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہون۔

(۱) الفروق ۱/۵۹، طبع احیاء مکتب العربیہ

(۲) کشف الاستار مع رد المحتار ۲/۳۳، طبع دارالکتب العربیہ، المجلد علی التوضیح

۵۸ اصول السنن ۲/۳۰۳، طبع حیدرآباد

(۳) الفروق ۱/۶۱، ۶۲، نیز دیکھئے اصطلاح (شرط)۔

(۱) المجلد علی التوضیح ۱/۱۲۶، ۱۲۷

(۲) غزیمون احوال السنن ۲/۲۵۵، طبع المصنف

(۳) المجلد علی التوضیح ۱/۳۷۱، طبع دارالکتب العربیہ



ایک شرط یہ ہے کہ شرط اور اس کے جواب کے درمیان ایسا فعل نہ کرے جو عرفاً فعل سمجھا جاتا ہو، اگر ایسا کرے گا تو تعلیق صحیح نہ ہوگی (۱)۔

اشترط تعلیقی کا اثر تصرفات پر اس وقت پڑے گا جب کہ شرط لگانے والا اس کی شرط لگائے، بعض تصرفات تعلیق کو قبول کرتے ہیں اور بعض تصرفات تعلیق کو قبول نہیں کرتے (۲)۔

تعلیق کو قبول نہ کرنے والے تصرفات:

۸- اس میں سے ایک ج ہے، "ورثت ملیکات" (جس میں کسی چیز کا مالک بنایا جائے) میں سے ہے، اور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ و زہد کے "ایک نفع" اشترط تعلیقی کو قبول نہیں کرتی ہے، اس سے کہ نفع میں ملکیت ایک جانب سے، دوسری جانب منتقل کی جاتی ہے، درمیان میں نقلی رضا مندی پر منحصر ہوتی ہے، اور رضا کا انحصار یقین پر ہے، اور جزم و یقین تعلیق کے ساتھ ممکن نہیں ہے (۳)۔

ان ہی میں نکاح بھی ہے، چنانچہ اسے مستقبل میں کسی امر پر معلق کرنا حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ و زہد کے رد میں درست نہیں ہے، اس کی تفصیل نکاح کے باب میں دیکھی جائے (۴)۔

حموی حاشیہ ۱۱ شیم میں وہابی کے درمیان فرق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: "تعلیق" کسی غیر موجود امر کو کسی موجود امر پر ان یا کسی حرف شرط کے ذریعہ معلق کرنا ہے، اور شرط "کسی غیر موجود امر کو کسی موجود امر میں مخصوص صیغہ کے ساتھ لازم کرنا" ہے (۱)۔

اشترط وضعی، اور تصرفات پر اس کا اثر

شرط تعلیقی اور اس کا اثر:

۷- اشترط وضعی بھی تعلیقی ہوتا ہے، "بھی تہیہ ی، اشترط تعلیقی" یہ معنی کا نام ہے جس کا متبادر ملک کرنا ہے، اور اس پر اپنے ہی تصرف کو معلق کرنا ہے جیسے طاق، ورنج وغیرہ، اور یہ گندہ چٹا ہے کہ تعلیق کسی غیر موجود امر کو کسی موجود امر پر ان یا کسی حرف شرط کے ذریعہ معلق کر کے کام ہے، لہذا، اشترط تعلیقی شرط لگانے والے فعل ہے، جیسے وہ اپنے کسی تصرف کو شرط پر معلق کر دے (۲)۔

اسی کے ساتھ تعلیق کی صحت کے لئے چند شرطیں ہیں جن کا رد فقہاء اپنی کتابوں میں کرتے ہیں۔

ایک شرط یہ ہے کہ جس چیز پر تعلیق کی گئی ہے وہ معلوم ہو، اس سے وقف ہونا ممکن ہو، یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نے طاق کو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر معلق کیا تو حنفیہ، مالکیہ کے نزدیک طاق واقع نہ ہوگی، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے اقلیت ممکن نہیں ہے (۳)۔

ایک شرط یہ ہے کہ معلق مدیہ مستقبل کا عمل ہو، ماضی کا نہیں، یہ نہ کہ ماضی میں معلق کرے کی کوئی سبب نہیں، "وہ حقیقتہً تغیر" (واقع شد) ہے اگرچہ صورتاً تعلیق ہے (۴)۔

(۱) الحموی علی بن نجیم ۲۲۵ طبع انصارہ۔

(۲) دیکھئے اصطلاح (شرط)۔

(۳) تمیمی حقائق ۲۳۳ طبع دارالمعرفۃ قلیوبیہ مصر ۲۳۲ طبع اٹلی۔

(۴) لاشہ والفاظ المصنوعہ علی بن نجیم ۳۷۹ طبع اٹلی۔

(۱) کتاب النکاح ۲۸۳ طبع مصر۔

(۲) المحرر المرقی ۳۷۰ طبع وزارت اعلیٰ کویت، الفروق ۲۲۹، ۲۲۸ طبع احیاء الکتاب العربیہ جامع الفصولین ۲ - ۳ طبع بولاق، تمیمی حقائق ۲۵۸، ۱۳۸ طبع دارالمعرفۃ قلیوبیہ مصر ۲۳۲ طبع ترکی، اور دیکھئے اصطلاح (شرط)۔

(۳) الفتاویٰ الہندیہ ۲۹۶ طبع ترکی، الفروق المقرانی ۲۲۹ طبع حیو لکت العربیہ قلیوبیہ مصر ۲۵۳، حتمی دولت ۲۵۳ طبع دارالمعرفۃ۔

(۴) الفتاویٰ الہندیہ ۲۹۶، مواہب الجلیل ۲۳۶ طبع انوار، المحرر ۲۷۳، کتاب النکاح ۲۸۳۔



اشتراط تعلیقی کو قبول کرنے والے تصرفات:

۹- میں سے کمال ہے، جو حقیقہ، مالیہ، ثانیہ اور حائل کے نزدیک صحیح قول کے مطابق اشتراط تعلیقی کو قبول کرتا ہے، اس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی (۱)۔

معاوضات، التزامات، امانات، تقاضات، تبرعات، اور ولایات کے سلسلے میں ذکر یہ ہے نہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء اس بحث پر متفق ہیں کہ بعض تصرفات مطلقاً اشتراط تعلیقی کو قبول نہیں کرتے ہیں جیسے تبرعات، معاوضات، یمن بابت اور قمار، اور بعض تصرفات مطلقاً اشتراط تعلیقی کو قبول کرتے ہیں، جیسے ولایات، بعض حالات میں جیسے مذکورہ امانات، تقاضات، اور بعض تصرفات کے سلسلے میں اختلاف ہے کہ آیا وہ اشتراط تعلیقی کو قبول کرتے ہیں یا نہیں، جیسے تقاضات، بعض حقوق تبرعات وغیرہ۔ اس تمام کی تفصیل (شرط) کی اصطلاح میں آئے گی۔

اشتراط تنقیدی اور اس کا اثر:

۱۰- یہ بات گزرنے والی ہے کہ تقابلاً کے نزدیک اشتراط تنقیدی کسی غیر موجود امر کا کسی موجود امر کے مدخصوص عینہ کے ساتھ امتداد نام ہے (۲)۔ یا یہ کہ جس میں اصل فعل پر یقین کا اظہار ہو اور اس میں کسی دوسرے امر کی شرط لگا دی جائے (۳) ان دونوں معانی میں اشتراط میں

(۱) الاشیاء والظواهر ابن نجیم ص ۶۸، تمییز الحقائق ص ۳۸، رد المحتار ص ۵۳، فتاویٰ الہندیہ ص ۳۹۶، مواہب الجلیل ص ۱۰۱، مفتی لکناؤ ص ۳۰۶، طبع لکناؤ، مکتبہ دارالولایت ص ۱۲، اور دیکھئے اصطلاح (شرط) کلمات۔

(۲) الفتاویٰ علی بن نجیم ص ۲۲۵، طبع مصر۔

(۳) انصاری ص ۲۷۷۔

اشتراط کا معنی پایا جاتا ہے، اس لئے کسی موجود امر میں کسی غیر موجود امر کا التزام، یا اصل فعل کے یقین کے بعد کسی دوسرے امر کی شرط لگانا ہی اشتراط ہے، اور اگر تصرفات میں شرط لگائی جائے تو صحت و نسب و سلطان کے اعتبار سے شرط کا اثر تصرفات پر ہوتا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب تصرف کو شرط سے مقید پایا جائے تو وہ شرط یا تو صحیح ہوگی، یا فاسد یا باطل ہوگی۔

اگر شرط صحیح ہو، مثلاً کسی نے گائے کے دو اصداری ہونے کی شرط لگائی تو صحیح جار ہوگی، اس لئے کہ جس چیز کی شرط لگائی گئی ہے وہ عقلاً و ثمن کی صفت ہے، اور یہ ایسی خالص صفت ہے جو ہر کرصل (موصوف) میں ہوتی ہے، اور یہی حال میں اس کے سے ثمن کا کوئی حصہ ہو سکتا ہے (۱)۔

اور شرط اگر باطل یا فاسد ہو، مثلاً کسی نے اونٹنی اس شرط پر خریدی کہ وہ دو سو روپیہ کے بعد بچہ بنے گی تو صحیح فاسد ہوگی (۲)۔

اسی طرح اگر کسی نے کہا کہ: میں نے اپنا گھرم سے اس شرط پر بیچا کہ تم مجھ سے اپنی بیٹی کی شادی کرو، یا اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی کی شادی تم سے کروں، تو یہ درست نہ ہوگا، اس سے کہ وہ ایک دوسرے عقد کی شرط لگاتا رہا ہے، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ نکاح شعور کے مشابہ ہے (۳)۔

حنفیہ جو فاسد و باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں اس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں: صحیح، فاسد و باطل۔ مالکیہ، ثانیہ اور

(۱) بدائع الصنائع ص ۱۲۳، المشرع الکبیر ص ۸۰، مفتی لکناؤ ص ۳۳، شرط الصنائع ص ۸۸۸۔

(۲) بدائع الصنائع ص ۱۶۹، المشرع الکبیر مع ماہیہ طبع سنی ص ۳۰۹، مفتی لکناؤ ص ۳۳۔

(۳) کتاب الصنائع ص ۱۳۷۔











متعلقہ الفاظ:

خلطہ (ماانا):

۲- خلطہ شرکت کو کہتے ہیں، اور اس کی دو قسمیں ہیں: خلطہ عیاں، یہ ہے جس میں شرکت عیاں میں ہو۔ اور خلطہ اوصاف یہ ہے کہ وہ شرکت میں سے، ایک کامل انگ ہو اور دوسرے ان کو، دیں، اور کئی اوصاف میں وہ دونوں شرکت ہو جائیں، جیسے پندہینے کی جگہ چہ لوگاد، گھاٹ، دودھ دوسنے کی جگہ، سانڈ، اور تہہ، ہا۔

زکاۃ کا حساب لگانے اور جانوروں کے نصاب کی تکمیل میں بعض فقہاء کے نزدیک خلطہ (شرکت) کا اثر ہے۔ اس کی تفصیل (زکاۃ) کے باب میں ہے۔

اصولیین کے نزدیک مشترک اور اس کی قسمیں:

۳- مشترک وہ ہے جس میں لفظ حقیقہً دو یا دو سے زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو، اصولیین کے نزدیک مشترک کی دو قسمیں ہیں: معنوی اور لفظی۔

اول: مشترک معنوی، وہ لفظ مفرد جو ایسے عام مفہوم کے لئے وضع کیا گیا ہو، جو افراد کے درمیان مشترک ہو، اس کی بھی دو قسمیں ہیں: متواہلی اور مطلق۔

الف- متواہلی: وہ کلی جس کے افراد میں معنی یکساں پایا جاتا ہو جیسے انسان کہ اس کے افراد یعنی زیچ، عمرو، وغیرہ کے ہر پر یہ معنی مساوی ہے۔

اسے متواہلی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے معنی کے افراد اس معنی میں باہم موافق ہوتے ہیں۔ یہ تو ظاہر بمعنی توافق سے مشتق ہے۔

ب- مطلق: وہ کلی جس کے افراد میں اس کا معنی متفاوت ہوتا ہو، جیسے سفیدی کہ اس کا معنی ہاتھی دانت کے مقابلہ میں برف

## اشتر اک

تعریف:

۱- اشتر اک لغت میں اتبوس کو کہتے ہیں، مااما ہے: "اشترک الامور" معاً، مشتبہ ہو یا۔ اور اشترک باہم شرکت ہوئے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

رحل مشترک، وہ شخص جسے ثوب کوئی کی عادت ہوئی ہو جیسے غزوہ شخص، یعنی اس کی رائے مشترک ہے، ایک نہیں ہے، اور اشترک کے ایک سے، مد معنی آتے ہیں (۱)۔

ما، یعنی اہل رہن عربی، اہل اصل، اور اہل منطق کے عرف میں لفظ اشترک کا اطلاق، معنوں پر ہوتا ہے:

اول: اشترک معنوی، یہ لفظ مفرد کا ایسے عام مفہوم کے لئے موضوع ہوتا ہے جو افراد کے درمیان مشترک ہو اور ایسے لفظ کو مشترک معنوی کہتے ہیں۔

۲- اشترک لفظی، یہ لفظ مفرد کا بغیر ہی تریج کے بدل کے خوردہ ایک ساتھ دو معنوں کے لئے موضوع ہوتا ہے، اور ایسے لفظ کو مشترک لفظی کہتے ہیں (۲)۔

۳- مقابہ کے نزدیک اشترک اپنے لغوی معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے، یعنی باہم شرکت ہونا۔

(۱) لسان العرب، تاج المعرب مع القاموس، لمصباح الحیر، المجمع الوسیط، ماہی، اشترک۔

۲- کشف حقائق، ج ۱، ص ۱۵۴۔



## اشتراک ۳-۵

میں زیادہ دہرایا جاتا ہے۔

اشتراک کے مقامات:

۵- اشتراک کا لفظ فقہ میں بہت زیادہ مستعمل ہے اس میں بعض احکام کا اجماعاً تکرار ہوتا ہے میں باقی کتب فقہ میں اس کے مقامات کے حوالہ کرتے ہیں۔

الف- شرکت: اس کی دو قسمیں ہیں: جبری و اختیاری۔

۱- جبری: اور وہ یہ ہے کہ دو آدمیوں کے مال اس طرح مل جائیں کہ ان دونوں میں تمیز ممکن نہ ہو یا دونوں ایک ہی مال کے وارث بنیں۔

۲- اختیاری: مثلاً دو آدمیوں کوئی سامان خریدیں، یا سہ قول خریدیں، یا ان کے لئے وصیت کی جائے، اور وہ اسے قبول کر لیں، یا اس مال پر قابض ہو جائیں، یا اپنا مال ایک ساتھ ملا لیں۔ ان تمام صورتوں میں ان میں سے ہر ایک دوسرے کے حصہ میں چھٹی ہے، اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔ عقود میں شرکت کی بھی دو قسمیں ہیں: شرکت یا تو مال میں ہوگی یا عمل میں۔ مال میں شرکت کی دو قسمیں ہیں: مفاد مضاعف، عتاق، وجوہ، اور شرکت فی المعروض اور عمل میں شرکت کی دو قسمیں ہیں: ایک جائز ہے جو صنعت کی شرکت ہے، اور دوسری قاسد ہے جو مباحات میں شرکت ہے۔

بعض شرکتوں کی مشروعیت کے سلسلے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے (۱)۔ شرکت کی اقسام کی تفصیل کے لئے دیکھئے اصطلاح (شرکت)۔

ب- جنایت میں اشتراک:

وہ ہے کہ دو یا دو آدمی قتل، عمد، قتل شہ، عمد، قتل خن، یا کسی عضو کے کاٹنے یا زخمی کرنے میں شریک ہوں، اس مسئلہ میں دیت کی (۱) احتیاد ۱۲۳۱ اور اس کے بعد ۷ صفحات، الاقاع بشری ۲۹۰ اور اس کے بعد ۷ صفحات، مدار السبل ۳۰۰ طبع المکتب الاسلامی، مدینہ منورہ ۱۶۵ اور اس کے بعد ۷ صفحات۔ طبع دار المعرف

۱- اشتراک معنی: وہ لفظ ہے جو بدل کے طور پر ایک ساتھ، معانی کے سے وضع کیا گیا ہو، یا یہ کہ لفظ متحد ہو، ہر معنی حقیقی طور پر متعدد ہوں، جیسے قرآن کا لفظ حیض، و طہر، دونوں معنوں میں بطور حقیقت ہے (۲)۔

لفظ مشترک کا مہونا:

۴- مشترک کے عموم میں فقہاء کا اختلاف ہے، عموم سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی استعمال میں اشتراک لفظ سے اس کے تمام معانی مراد لئے جائیں، اس طور پر کہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ نسبت متعلق ہو، جیسے کہا جائے: "ذات العین"، اور اس سے آنکھ، ہا دی، اور سونا وغیرہ کئی معانی مراد لئے جائیں، اسی طرح کہا جائے: "ذات البعوض"، اور اس سے سیاہ و سفید دونوں مراد لئے جائیں، اور "المرات ہمد"، اور اس سے حاضہ ہوئی اور پاک ہوئی دونوں معنی مراد لئے جائیں۔

۵- ابو حنیفہ کی رائے میں مشترک کا عموم درست نہیں ہے، اس میں رائے کرخی، فخر الدین رازی، بھری، جبائی اور ابو ہاشم معتزلی کی ہے۔

۶- امام مالک، امام شافعی، تاجی، ابو بکر باقانی مالکی، رکنی عبد الجبار معتزلی کی رائے میں مشترک کا عموم درست ہے (۳)۔

(۱) جمع الجوامع ۱/ ۲۷۳-۲۷۵، کشاف اصطلاحات الفنون ۳/ ۱۵۳، کشاف لاسرار ۱/ ۳۰۹، فوائد المرحوم مع مسلم المصنوع ۱/ ۹۸، المنار مع حاشیہ ۳۳۱ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ المختار فی مع مختصر المنہج ۱/ ۱۱۱۔ ۲- تیسیر التقریر ۱/ ۱۸۶ اور اس کے بعد کے صفحات، المبرہان ۱/ ۳۳۳، الاحکام ۳/ ۱۰۰، اہول المسرعی ۱/ ۱۶۱، حاشیہ نسات الاحکام ۳/ ۳۰۹، فوائد المرحوم ۱/ ۱۰۱، المنار مع حاشیہ ۳۳۳، جمع الجوامع ۱/ ۳۹۳-۳۹۵۔



## اشتغال الذمۃ ۱

طرف منتقل ہونے یا ایک فرد کے بدلہ میں پوری جماعت کو قتل کرنے میں خداف ہے۔ اور اس میں کچھ تفصیل ہے جس کے لئے اصطلاح (جنایات، قصاص) کی طرف رجوع کیا جائے۔

## اشتغال الذمۃ

ج۔ وراثت میں شریک:

یہ مشترک جبری ہے جیسا کہ گذرا، حصوں کی تقسیم کی عیبت اور ہر صاحب حق کو اس کا حق دینے کے سلسلے میں دیکھئے اصطلاح (وراثت)۔

د۔ مشترک راستہ:

وردیہ کا ایک ہی راستہ میں ہی گھر مشترک ہوں، اور یہ راستہ یا تو کھلے ہو ہوگا اور وہ سڑک ہے یا بند ہوگا۔ اور راستہ کی طرف نہ حائل گھر کی تعمیر کے جو زہرمت کی بارے میں تفصیل ہے۔ دیکھئے اصطلاح (طریق)۔

ه۔ شریک کا خاتمہ:

ہا ہی رضا مندی سے خود شریک کے درمیان تقسیم سے شریک اک ختم ہو جاتا ہے، اس لئے کہ حق ان ہی کا ہے اور جس شخص کو وہ تقسیم سے مستر رہیں وہ ان کا کیل ہوگا (۲) دیکھئے اصطلاح (قسمت)۔  
اور جس طرح میں مشترک کی تقسیم ہوتی ہے اس طرح مشترک منافع کی بھی تقسیم ہوتی ہے باری باری کے طور پر (۳) دیکھئے جائے اصطلاح (قسمت اور مبالاة)۔

تعریف:

۱۔ اشتغال لغت میں ایک چیز سے اعراض کر کے دوسری چیز میں مشغول ہونے کو کہتے ہیں، اور وہ فرائض کی ضد ہے (۱)، اور ذمہ لغت میں عہد، ضمان اور لمان کو کہتے ہیں (۲)۔

اور ای سے آپ ﷺ کا قول ہے: "وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا ادْنَاهُمْ، فَمَنْ احْقَرَهَا فَقَدْ احْقَرَهَا لِعَدَةِ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ" (۳) (مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جس کی سعی ادنی مسلمان بھی کرتا ہے، لہذا جس شخص نے کسی مسلمان کے ساتھ بے وفائی کی اس پر اللہ، اس کے فرشتوں و تمام مسلمانوں کی لعنت ہے)۔

فقہاء کے یہاں بھی اشتغال کا استعمال لغوی معنی میں ہی ہوتا ہے۔

اور ذمہ بخش فقہاء کے روئے ایک ایک ایسا مصنف ہے جس کی وجہ

(۱) المعجم المبر، تاج المروءۃ (مطل)، متن، ج ۳، ص ۳۳۹، تاج المروءۃ ص ۳۳۹۔

(۲) المعجم المبر، تاج المروءۃ (مطل)۔

(۳) حدیث ذمۃ المسلمین واحدة یسعی بہا ادناہم... کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے (فتح الباری ۲/۲۸۰، ۲۷۹، طبع الاستیعاب، مجمع مسلم تحقیق محمد امجد الدی ۳، ۹۹۸-۹۹۹، طبعی النہج)۔

۱۔ قلیوب و غیرہ ص ۳۳۳

۲۔ شرح المروءۃ ص ۳۳۹

۳۔ شرح المروءۃ ص ۳۳۷



## اشتغال الذمہ ۲-۴

اور یہی وجہ ہے کہ ذمہ کی مشغولیت بغیر دلیل کے قبول نہیں کی گئی، اور اس کی تفصیل اصطلاح (براءۃ الذمہ) میں دیکھئے۔

### ب- تنفیذ ذمہ:

۳- اس کا مطلب ذمہ کو فارغ کرنا ہے، اور اس کا حصول مطلقاً ادائیگی سے ہوتا ہے، یا ابراء سے ہوتا ہے بندوں کے اس حقوق میں جو ابراء کو قبول کرتے ہیں، جیسا کہ حقوق اللہ میں موت سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس میں اختلاف و تفسیر ہے جسے پنی جگہ پر ذکر کیا جائے گا۔

۴- حقوق اللہ سے تعلق امور میں موت کے بعد کفایت سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

۵- اصل تنفیذ ذمہ کے وجوب کی تعبیر وجوب "ا" سے کرتے ہیں، جیسا کہ صاحب التوضیح فرماتے ہیں کہ: وجوب او کا معنی ہے ذمہ سے تعلق امور سے اس کو فارغ کرنے کا ضروری ہونا (۱)۔

### اجماعی حکم:

۴- اس اصطلاح کا اکثر استعمال بندوں کے مالی حقوق میں سے دیون میں ہوتا ہے، اس وجہ سے فقہاء دین کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ جو ذمہ میں ثابت ہو، دین ہے، ابراء ذمہ کی ایک مقدمہ رندہ آدمی کے ذمہ میں ہے، اور اس کی ایک مقدمہ موجود نہیں ہے (۲)۔ یہی حاکمیت میں "ادائیگی یا ابراء" کے درمیان کو فارغ کرنا لازم ہوتا ہے، اور ذمہ باقی رہے گا اگرچہ وہ آدمی مر جائے، اس سے نرموتی قرض دار نے مال چھوڑا ہے تو اس کے مال سے دین ابراء کیا جائے گا۔ اس کی

سے ایک شخص اس لائق ہوتا ہے کہ اس کے لئے اور اس کے اوپر کچھ واجب کیا جائے، اور اس کو عتباء، اصبالیس اہلیت وجوب سے تعبیر کرتے ہیں۔ بعض فقہاء نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے کہ وہ ایسا نفس ہے جس کے لئے عہد ہے، اس لئے کہ انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کا ایک ذمہ ہوتا ہے جو اس کے لئے اور اس کے اوپر وجوب کی صحت دیتا رکھتا ہے (۱) تو یہ ذمہ نفس کے لئے اور نفس پر وجوب کا محل ہے (۲)۔

۵- وغیرہ نفس کو ذمہ سے موسوم کرنا محل (یعنی نفس) کو محل (یعنی ذمہ) سے موسوم کرنا ہے۔

۶- فقہاء کے نزدیک ذمہ کا یہی چیز کے ساتھ مشغول ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ چیز اس کے لئے دین کے اوپر وجوب ہے، اور اس کے با متقابل فرائض الذمہ اور براءۃ الذمہ آتا ہے، جیسا کہ بعض فقہاء ذکر کرتے ہیں کہ حوالہ اصل مدیون کے ذمہ کے فارغ ہونے پر ہی وجہ پذیر ہوتا ہے اور کفارہ اصل مدیون کی نہ اہمیت ذمہ کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا ہے (۳)۔

### متعلقہ غلط:

#### نہ- براءۃ ذمہ:

۴- یہ ذمہ کی فراغت ہے اور اشتغال کی ضد ہے اور یہ فقہی مسئلہ اصولوں میں سے ایک اصول ہے، اسی پر محمول کیا جائے گا جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو، اور قلمد و کلیہ ہے کہ "اصل ذمہ کا قارغ ہونا ہے" (۲)۔

(۱) اعرافات بھرجانی ص ۹۵ طبع کلکتہ۔

(۲) کشف الاسرار اصول البیرونی ۲۳۷، توضیح و تلخیص ۱۶۲، کشاف

القناع ۲۷۱۔

(۳) البیرونی ۲۳۷۔

(۴) الاشواق و انظار لا یکن حکم ۲۳۷۔

(۱) الہدایہ مع التلخیص ۱۸۵، توضیح و تلخیص ۲۰۳، کشف الاسرار

البیرونی ۲۲۲۔

(۲) مجلہ احکام اہل بیت (۱۵۸)۔



## اشتغال الذمہ ۵-۶

جو ذمہ میں ثابت ہو وہ ایک ہی ہے (۱)۔

تفصیل (دین) کی اصطلاح میں دیکھئے۔

حقیقت یہ ہے کہ ذمہ جس طرح لوگوں کے مالی حقوق کے

ساتھ مشغول ہوتا ہے اسی طرح لازم اعمال بھی اس کو مشغول کرتے

ہیں، جیسے عمل کے اجارہ میں اجیر کے ذمہ میں عمل، اور دینی واجبات،

جیسے نماز، روزہ، ورنہ بھی اس کو مشغول کرتے ہیں، اس لئے کہ

و جب فی الذمہ کبھی مال ہوتا ہے اور کبھی کوئی عمل ہوتا ہے، مثلاً چھوٹی

ہوئی نمازوں کا ادا کرنا، اور عدالت کے سامنے کسی شخص کو حاضر کرنا

وغیرہ (۲)، اور جس وقت ان امور میں سے کسی کے ساتھ ذمہ مشغول

ہو تو اس کو فارغ کرنا ضروری ہوتا ہے، خواہ وہ حوائج کے ذریعہ ہو یا

اہل کے ذریعہ جب کہ وہ وہاں حاضر ہو۔

ذمہ میں وجوب اور اس کو فارغ بنانا:

۵- فقہاء نے مشغولیت ذمہ کی وجہ وجوب سے کی ہے، وہ کہتے

ہیں: وجوب، مکلف کے ذمہ کا کسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا ہے، اور

وجوب اور ذمہ سے متعلق امور سے اس کو فارغ کرنے کا لازم

ہے (۳)۔

اصل یہ ہے کہ وجوب مشغولیت و مد کا سبب ہے، اس لئے کہ ذمہ

کی مشغولیت اس پر (کسی چیز کے) وجوب ہوئے سے ہوتی ہے،

صاحب التوضیح (۴) ورتبہ سے متعلق امور کے سلسلے میں کہتے ہیں:

شرعاً مد کو وجوب کے ساتھ مشغول یا بچھ اس کو فارغ کرنے کا

حکم دیا (۵)، اور مد غزالی نے کتاب المستصحب میں کہتے ہیں: مد

کے ساتھ مشغول ہو، ورنہ وقت تم ہو جائے کے بعد بھی مشغول باقی رہا

تو اسی کے مثل ذکر کے مد کو فارغ کرنے کا حکم دیا، جس وجہ

(۱) انکوی علی لاشہ و الظاہر ۲/۲۹۹۔

(۲) توضیح و الخلوخ ۲/۲۰۳، مکلف و الاسرار الاصول ۲/۲۲۲۔

(۳) توضیح و الخلوخ ۲/۱۶۱۔

(۱) المستصحب للفقہ ۱/۱۲۲۔

(۲) شہادۃ الظاہر لابن کیم، ۱/۲۳۳۔

(۳) اسی الطالب ۲/۲۳۵، فتح القدیر ۵/۲۱۸۔

(۴) من طایفہ ۳/۳۸۔

(۵) مکلف و الاسرار الاصول ۲/۲۲۲، المستصحب للفقہ ۱/۱۲۲۔

(۶) توضیح و الخلوخ ۲/۲۰۳۔

(۷) المستصحب للفقہ ۱/۳۰۔



## اشتمال الصماء ۱-۳

اس سلسلے میں اختلاف کی بنیاد کچھ ہے پر ہے کہ

### ۲- اجماعی حکم:

اس کی تعریف میں اختلاف کے باوجود جیسے کہ گذرا فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اشتمال الصماء حرام و رنم زکوٰۃ نہ کرنے والا عمل ہے، اگر شرم گاہ ٹہلی ہوئی ہو لیکن اگر شرم گاہ نہ ٹھلے تو بھی راست پر سچوں کا اتفاق ہے، بعض فقہاء نے اسے راست تحریمی پر محمول کیا ہے (۲) اور بعض نے اسے مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔

اس سلسلے میں اصل وہ حدیث ہے جسے امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ سے روایت کیا ہے: "انہ بھی عن یسین: اشتمال الصماء، وان یحتجبی الرجل ثوبت لیس ہیں فوجہ و بین السماء شیء" (۳) (آپ ﷺ نے اہتم کے لباس سے منع فرمایا ہے: اشتمال الصماء) (کچھ پیٹنا)، اور یہ کہ کوئی آدمی کچھ اس طرح پیٹ کر بیٹھے کہ اس کی شرم گاہ درختوں کے درمیان کوئی پردہ حال نہ ہو۔

### بحث کے مقامات:

۳- اس موضوع کی تفصیل کے لئے دیکھا جائے (لباس، صدقہ، عورت، براءات صاۃ) کی اصطلاحات۔

(۱) ابن ماجہ میں ۲۵۸۸ طبع سوم یرواق، المجموع شرح المہذب ۳/۳۳ طبع

المکتبۃ الشریعہ، مکتبۃ المدینہ ۲/۱۹ طبع دار الفکر کتبات الفیاض ۲/۲۵ طبع

مصادر الفی، لابن قدامہ ۵/۸۳ مکتبۃ المدینہ طبع، المجموع ۳/۳۳ طبع۔

(۲) ساتھ مراجع۔

(۳) اس حدیث کی روایت بخاری نے کی ہے اور سنائی نے حضرت ابو سعیدؓ سے

عن القاضی کے ساتھ کی ہے ابن السی نے بھی عن یسین اشتمال الصماء،

وان یحتجبی الرجل فی ثوب واحد لیس علیہ ثوب صدقہ شیء" (صحیح

بخاری ۱۰/۲۷۹ طبع الشریعہ، سنن البیہقی ۸/۲۱۹ طبع المطبعۃ المماریہ۔

## اشتمال الصماء

### تعریف:

۱- لغت میں: "اشتمال بالثوب" اس وقت کہتے ہیں جب کوئی آدمی کپڑے کو اپنے پورے جسم پر لپیٹ لے یہاں تک کہ اس کا ہاتھ بھی کپڑے سے باہر نہ نکلے، اور "اشتمال علیہ الامر" یعنی معاملہ کرنے سے گھبرنا، اور "الشتملة الصماء" (ایسا کچھ) جس کے پیچھے نہ قبض ہو ورنہ پا جاوے۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: اشتمال الصماء یہ ہے کہ کوئی کچھ اس طرح لپیٹ لے کہ اس کے ذریعہ اپنا پورا جسم ڈھانپ لے، اور جسم کے کسی حصہ کو کھل نہ چھوڑے، پھر اس میں تھوڑی سی ٹخن ہو جس سے اس کا ہاتھ باہر نکل سکے، تو اسے تلفع (یعنی لپیٹنا اور احاطہ کرنا بھی) کہتے ہیں (۱)۔

جہاں تک اصطلاحی معنی کا تعلق ہے تو جمہور فقہاء کا خیال ہے کہ وہ اپنے لغوی معنی سے خارج نہیں ہے لیکن بعض فقہاء کا خیال یہ ہے کہ اشتمال الصماء وہ ہے جس کو مضطرب کہتے ہیں، یعنی کوئی شخص اپنے کپڑے کے دونوں تاروں کو اپنے پا میں کندھے پر ڈال لے۔

اسی طرح شرم گاہ کی رائے ہے کہ اشتمال الصماء اگر مرد ہو، ہوئے کی صورت میں نہیں ہوتا ہے، جب کہ بعض فقہاء کی رائے ہے کہ کوئی مانع نہیں ہے، خواہ رچے بویا نہیں۔



مقابلہ میں زیادہ خاص ہے (۱)۔

اجہائی حکم:

۳- شرطی اشتہاء جس کے پیدائش میں رد کا کوئی دخل نہیں ہوتا اس سے کوئی علم تعلق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "لا یكلف اللہ نفساً الا وسعہا" (۲) (اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کے بقدر دقت ہی مکلف بناتا ہے) اور آپ ﷺ کا قول ہے: "اللہم ھذا فسمی فیما املک فلا تو احمس فیما لا املک" (۳) (اے اللہ یہ میری تقسیم اس چیز میں ہے جس کا میں مالک ہوں، اور جس میں میرا کوئی بس نہیں چلتا اس پر میرا مواخذہ مت کیجئے)، لیکن اشتہاء ارادی سے احکام تعلق ہوتے ہیں۔

نفس جس کی خواہش کرتا ہے دنیا تو مباح ہو گا یا حرام۔  
جہاں تک مباح کا تعلق ہے تو جائز خواہشات میں سے نفس کو اس

(۱) المصباح البیرونی: (۱۰۷)۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۶۔

(۳) حدیث: "اللہم ھذا فسمی فیما املک، فلا تو احمس فیما لا املک" کی روایت ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عائشہ سے قریباً قریب یکساں الفاظ کے ساتھ مروی کی ہے اور ابوداؤد اور حاکم کے الفاظ یہ ہیں: "اللہم ھذا فسمی فیما املک فلا تاحمسی فیما املک ولا تاحملک" ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ابی نے اس کی تائید کی ہے، ابوداؤد نے اس کے ارد گرد کو صحیح قرار دیا ہے اسی طرح ثنائی اور ثلاثی نے اس کو مطول قرار دیا ہے ابوداؤد کہتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے عمار بن سلمہ کی اس کے وصل پر حاجت کی ہو (تحفۃ الخواصر ۲/۳۳۳ طبع المکتبۃ المستقیمیہ، حون المنصور ۲۰۸/۲ طبع المکتبۃ السنن، ابن ماجہ تصحیح محمد قزوینی، ابن ابی شیبہ ۶۳۳ طبع عیسیٰ علی، المستدرک ۲/۱۸۷ طبع کردہ دارالکتب المصری، مسند ابی نعیم ۳۴۲/۱ طبع دارالبحرین، شرح السنۃ للبیہقی ۱۵/۱۵۱ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامیہ)۔

## اشتبہاء

تعریف:

۱- لغت میں اشتہاء، ماعتی ہے: یہ چیز کو پسند کرنا، اس کا شوق رکھنا، اس کی رغبت کرنا اس کی طرف نفس کا مشتاق ہونا، خواہ یہ عورتوں کے ساتھ حاصل ہو یا نہ ہو، یہ چیز کے ساتھ ہو، رفتہ رفتہ شہوت بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور کبھی کبھی اس قوت کو بھی شہوت کا نام دیا جاتا ہے جو کسی چیز کی خواہش کرے (۱)۔

فقط، اس کے یہاں بھی اس کا استعمال لغوی معنی میں ہی ہوتا ہے، اس کے یہاں لفظ اشتہاء اور شہوت کا اکثر استعمال مرد کی جانب عورت کی رغبت، اور عورت کی جانب مرد کی رغبت کے لئے ہوتا ہے، اور یہ یہ تو نفسانی لذت ہوتی ہے جس کو کوئی یا ان میں سے ایک بل کی تحریک یا اس کے میدان کی صورت میں محسوس کرتا ہے، یا جسی لذت ہوتی ہے جس کو عصابے تامل کی تحریک کی صورت میں محسوس کرتا ہے، جو، یکھنے، چھوئے یا مباشرت کے وقت ہوتا ہے، اور ان کی بنیاد پر حاکم مرتب ہوتے ہیں (۲)۔

متعلقہ الفاظ:

۲- شہوت: یہ خواہش نکاح کا بھڑکانا ہے، جس لفظ شہوت اشتہاء کے

(۱) ساہ العرب، المصباح البیرونی، المعردات للراغب، المعجم الوسیط مادۃ (شہوت)۔  
(۲) ابن ماجہ ۲۳۱/۵ طبع دوم بولاق، معنی نکاح ۲۸۸/۳ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع معظی علی، معجم الجلیل ۲/۳ طبع مکتبۃ المباح، بیروت۔







## اشتہاء ۶

مدر بہت ہی تفصیلات ہیں (۱) ہمیں (حرم، نکاح، زنا) کے  
ابواب میں دیکھا جائے۔

بحث کے مقامات:

۶- اشتہاء اور شہوت سے ہی حرام متعلق ہیں، جیسے فہو کا ڈونا، نماز  
داخل ہو جانا، غسل، جب ہونا، ورنہ رزق میں باثرات رہیں تو حد  
زنا، ب حرام کو (فہو، طہارت، صلاۃ، اور زنا) کے ابواب میں دیکھا  
جائے۔



(۱) اہدایہ ۱۹۲، ابن ماجہ ۲۷۸/۲ طبع اول یرواق، ۲۳۱/۵ طبع سوم  
یرواق، اہسی ۵۷۹/۵، مجمع البکلیل ۵۸۸/۵ اہدایہ ۲۳۲/۲ طبع دار المعرف  
بیروت۔



# تراجم فقہاء

جلد ۴ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف



ابن تیمیہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۹ میں گذر چکے۔

ابن جریر: یہ عبدالملک بن عبدالعزیز ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۹ میں گذر چکے۔

## الف

برہم لکھی:

ابن الجزری (۷۵۱-۸۳۳ھ)

یہ محمد بن محمد بن محمد بن علی اعمری ثانی ہیں، اپنے ایشقی تھے بعد میں شیرازی ہوئے، ابو انیس کسبت تھی، ابن الجزری سے مشہور ہوئے۔  
کافی تجوید کے عام، محدث، حاشا حدیث، سورۃ، مفسر، فقیہ تھے، بعض اہل علم میں بھی شگاہ رکھتے تھے، ایشق میں پیدا ہوئے اور میں پلے بڑھے، ایشق ہی میں ایک مدرسہ کی حیثیت سے کام لیا، اسوں نے "ارائے آں" لکھا، بنی بزمصر کا سفر کیا، بدرہم بھی گئے، اور تیورنگ کے ساتھ مادر اس کا سفر کیا، پھر وہاں سے شیراز گئے اور وہاں کے فاضل بنے اور میں وفات پائی۔

بعض تصانیف: "النشر فی القراءات العشر"، "اعایة الہدیة فی طبقات القراء"، "تقريب النشر فی القراءات العشر"، "الہدیة فی علم الروایة" اور "تجہیر التفسیر"۔

[الغناء المصحح ۲۵۵/۹: شذرات الذہب ۲۰۴/۷: مجمع الموفین ۲۹۱/۱۱: لا علم ۲۷۴/۷]

ابن الجوزی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

ابن الحاج: یہ محمد بن محمد مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۵۵ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۷ میں گذر چکے۔

بن ابی تغلب (۱۰۵۷-۱۱۳۵ھ)

یہ عبد القادر بن عمر بن عبد القادر بن عمر بن ابی تغلب، حنبلی دمشقی ہیں، کسبت ابو لکھی ہے۔ فقیہ فرائض کے عالم اور صوفی تھے، انہوں نے شیخ عبد الباقی صہبلی، شیخ حناں القطان، محمد بن محمد العیاضی وغیرہم سے کسب فیض کیا، اور ان سے لاتعداد لوگوں نے علم حاصل کیا اور استفادہ کیا، وہ بڑے ہی صالح، مہارت گزار خدا سے ڈرنے والے اور بہت ہی کم گو تھے۔

بعض تصانیف: "بیل المآدب بشرح دلیل الطالب" بمعنی المحسبی، فقہ حنبلی کی بیانات سے متعلق۔

[سنگ لہر ۵۸/۳: مجمع الموفین ۲۹۶/۵: لا علم ۱۶۷/۳]

بن ابی لیلی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گذر چکے۔

بن بدر بن: یہ عبد القادر بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۳۵۳ میں گذر چکے۔



بن حجب

تراجم فقہاء

بن حمر

بن حجب:

ابن اسمعانی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۲۹ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۳ میں گذر چکے۔

بن حبیب:

ابن سیرین:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۳ میں گذر چکے۔

بن حجر الشیخی:

ابن شام:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۳ میں گذر چکے۔

بن دقاق لعید (۶۲۵-۷۰۲ھ)

ابن شبرمہ:

یہ محمد بن علی بن وہب بن مطیع ثقی مدینہ القشیری ہیں۔ کنیت ابو الفتح ہے، ورچے پاپ کی طرح، بن دقاق لعید سے مشہور ہیں۔ قاضی تھے، علم اصول کے بڑے عالم، مجتہد تھے، ان کے آباء و جد امصر کے یک گاؤں مفلوط سے منتقل ہو کر قوص آ گئے، یہ عمرہ کے ساحل پر پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گذر چکے۔

بعض تصانیف: "احکام الاحکام فی شرح عمدة الاحکام" حدیث میں، "اصول المہم"، "الإمام فی شرح الإلمام"، و "الاقتراح فی ہواہ الاصطلاح"۔

ابن شیطان (۳۷۰-۴۰۵ھ)

یہ عبد الواحد بن الحسین بن احمد بن عثمان بن شیطان ابجدی ہیں، کنیت ابو الفتح ہے۔ قاری قرآن اور عربی زبان میں گہری بصیرت رکھتے تھے، کم عمری میں ہی وفات پا گئے۔

بعض تصانیف: "التذکار فی القراءات العشرة"۔

[معجم المؤلفین ۶/۲۰۷: کشف الظنون ۱/۳۸۳]

[الدرر الكامنة ۴/۹: شذرات الذہب ۶/۵: الا مایم ۷/۱۷۳]

ابن ماجہ بن:

بن رشید بن ابی ولید مجدی الکفید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۲ میں گذر چکے۔

ن وہنوں کے حالات ج ۱ ص ۴۳۲ میں گذر چکے۔

ابن مامر (۸-۱۱۸ھ)

یہ عبد اللہ بن عامر بن یزید بن قیس صمدی ثامی ہیں، کنیت ابو عمر بن ہے۔ قراءت میں تھے، ولید بن عبد الملک کے عہد خلافت میں دمشق کے منصب قضاء پر فائز ہوئے، مقام کے عہد میں رحاب نامی گاؤں

بن الزبیر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گذر چکے۔



بن عباس

تراجم فقہاء

بن کثیر

میں پیدا ہوئے، فتح دمشق کے بعد وہاں منتقل ہو گئے، انہوں نے حضرت معاویہؓ، حضرت نعمان بن شیبہؓ اور حضرت ابو امامہ وغیرہم سے روایت کی، ورنہ وہ ان سے س کے بھائی عبدالرحمن بن عوف بن عوف، عبدالرحمن بن عوف وغیرہم نے روایت کی۔ وہی کا بیان ہے: وہ شامی لوگوں کو قریب پر جانے والے تھے اور روایت حدیث میں صدوق تھے۔

[تہذیب المعاد ۲/۵: ۲۷۴؛ میزان الاعتدال ۲/۴: ۳۴۹؛

علامہ ۲۲۸]

بن عباس:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۴ میں گذر چکے۔

بن عبدالبر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گذر چکے۔

بن اعرابی مالکی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۵ میں گذر چکے۔

بن عوف: یہ محمد بن محمد تونسسی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

بن عقیل الحنبلی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۷ میں گذر چکے۔

بن علان (۹۹۶ - ۱۰۵۷ھ)

یہ محمد بن علی بن محمد بن علان الکری، صدیقی، علوی، شافعی ہیں۔

ابن کثیر (۷۵۹ - ۸۰۳ھ)

یہ محمد بن اسماعیل بن عمر بن شیبہ ابو عبد اللہ بصری، محد و مشفق شافعی

مفسر و حدیث کے عام تھے، علم میں دسترس رکھتے تھے، چوبیس سال کی عمر سے ہی فتویٰ، تاثر و ترویج روایت و روایت و علم عمل کے جامع تھے، حدیث رسول کے سلسلے میں ضبط و تقاب و حفظ و معرفت کے اعتبار سے اپنے زمانے کے ممتاز افراد میں سب سے زیادہ دینیہ اور اپنے وقت کے امام تھے، مکہ میں پیدا ہوئے، چلے بڑھے اور وہیں وفات پائی۔

بعض تصانیف "الفتوحات الربانیة علی الادکار النوریة"، "مغیر شوق الامام الی حج بیت اللہ الحرام"، "ضیاء السبیل" اور "دلیل العالمین لطرق ریاض الصالحین"۔

[خلاصہ لاثر ۲/۴: ۱۸۴؛ مجمع المؤلفین ۱۱/۵۴؛ لا علام ۷/۱۸۷]

ابن عمر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

ابن القاسم: یہ عبدالرحمن بن القاسم مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۷ میں گذر چکے۔

ابن قتیبة:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۰ میں گذر چکے۔

ابن قدامہ: یہ عبداللہ بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۸ میں گذر چکے۔



۱۰۰۰

میں، کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ محدث، حنفی حدیث، امرورث تھے (ان کے والد حنفی ہیں جو مفسر، مشہور امرورث تھے)۔

من تاجر کہتے ہیں: میرے ساتھ انہوں نے عشق میں حدیث کی دعوت کی، پھر تمام دھت گئے، اور وہاں بھی ہمارے بعض اساتذہ سے دعوت حدیث کی اور اس فن سے متعلق تھوڑی سی مہارت بھی حاصل کر لی۔ من نجیب کے ساتھ فارغ ہوئے اور اپنے والد کے بعد ”ترتیب مصالح“ میں شیخ الحدیث بنے۔

[شذرات الذهب ۳۵۷: ۳۵۸ مع ۳۵۸: ۳۵۹]

۱۰۸

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گزر چکے۔

بن مسعود

ن کے حالات ج ۱ ص ۶۷ میں گزر چکے۔

بن الحسب: یہ سعید بن الحسب ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

بن مفلح (۱۰۷۱ اور یک قول ۱۲-۷۳ھ)

یہ محمد بن مصلح بن محمد بن مہرچ مقدسی راہبانی، "رصاصی" ہیں، کنیت ابو عبد اللہ، راقب شمس الدین ہے۔ فقیہ، اصولی، محدث اور اپنے زمانہ میں مذہب امام احمد بن حنبل کے سب سے بڑے عالم تھے۔

امری، قزہبی اور قتی الدین سکی وغیرہ سے اس فیس کیا، بیت المقدس میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی، اور عشق کے ایک مخلص

زاد محمد بن قنبر

حصہ ۲ میں: نباتات یوں۔

بعض تعانیف: ”الآداب الشرعية والمنح المرعية“،  
 ”كتاب الصروع“، ”الکتاب والفوائد السنية علی مشکل  
 المحرر لابن قیمیة“ اور ”شرح کتاب المقنع“۔

[لہذا رکعت ۳۶۱: مجموعہ ۱۲/۱۱: معجم المؤمنین  
۱۴/۳۴: لا علم ۷۷/۳۴]

ابن الحنفية:

ان کے حالات و احوال ۴۴۰ میں گزر چکے۔

ابن المہاوز: یہ محمد بن ابراہیم مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۹ میں گزر چکے۔

الحمد لله:

ان کے حالاتِ جناح اصرار میں گزر چکے۔

ایک جمعیہ : الوزیر :

ان کے حالاتِ جناح ۴۴۱ میں گزر چکے۔

استاذ

ان کے حالات خاص ۴۴۱ میں گزر چکے۔

اسلام : ہب : یہ عبد اللہ : ہب : مالکی ہیں :

ان کے حالات خاص ۲۲۲ میں گزر چکے۔



یو سحاق المروزی

تراجم فقہاء

یوحامد الاسفرائینی

یو سحاق المروزی:

ابوبکر الصدیق:

ن کے حالات ج ۲ ص ۶۰۲ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گذر چکے۔

یو مامہ:

ابوبکر بن امرئ:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۵ میں گذر چکے۔

یو لبتاء:

ابو ثور:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

یو بکر الاسکاف (؟-۳۳۳ھ)

ابو جعفر الہندوالی (؟-۳۶۲ھ)

یہ محمد بن احمد ابوبکر الاسکاف مخفی فقیہ ہیں۔ بزرگ جلیل القدر امام تھے۔ محمد بن مسلمہ اور ابوسلیمان جوزجانی سے علم فقہ پڑھا۔ اس سے ابوبکر عمش محمد بن سعید اور ابو جعفر الہندوالی نے علم فقہ حاصل کیا۔ بعض تصانیف: "شرح الجامع الکبیر للشیخ ابی الفتح مخفی کی تزییات میں۔

یہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بنی سندوانی ہیں، درکنیت ابو جعفر ہے۔ اپنے زمانے کے جلیل القدر امام تھے، زہد و تقویٰ، ورہم اور استقامت کا۔ ۱۰۰ ہانت میں ممتاز مقام پر تھے، ان کو ابو حنیفہ الحنفیہ کے امام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ابوبکر عمش سے علم فقہ حاصل کیا اور محمد بن عقیل بنی نیرہ سے حدیث کی روایت کی، ہندوالی (ہاء کے زیر اور اول کے پیش کے ساتھ) بخ کے ایک محدث بوب سندو کی طرف منسوب ہے۔

[لجوہر المصیہ ۲/۲۸۶، ۲۳۹؛ الفوائد المہیہ ص ۱۶۰؛ معجم المؤلفین ۸/۲۳۲]

یو بکر الخلی (۳۶۹ھ میں باحیات تھے)

ان سے نصر بن محمد ابو ایلٹ الفقیہ اور بہت بڑی جماعت نے علم فقہ حاصل کیا۔

یہ محمد بن احمد امینم الروذباری مخفی ہیں، ابوبکر کنیت تھی، یہ قاری قرآن تھے۔

[الفوائد المہیہ ۹/۱۷۹؛ شذرات الذہب ۳/۴۱۳؛ ہیئۃ العربیین ۱/۳۷۷]

بعض تصانیف: "جامع القراءات"۔

یوحامد الاسفرائینی:

[معجم المؤلفین ۹/۲۷۷]

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گذر چکے۔

یو بکر خال:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔



یوحسن السخاوی

تراجم فقہاء

ابوخلف الطبری

یوحسن السخاوی (۵۵۸-۶۴۳ھ)

ابوحیان الاندلسی (۶۵۳-۷۴۵ھ)

یہ علی بن محمد بن عبد الصمد، ابو الحسن، سخاوی، شافعی ہیں، ثمن قراءت، اصول، لغت، تفسیر کے عالم تھے۔ مصر میں "سخا" کے رہنے والے تھے، دمشق میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی۔ بعض تصانیف: "جمال القراء وكمال الإقراء"، "هدایة المرقاب"، "الکواکب الوفاء" اصول دین میں، "الدجواهر المکتمة" حدیث میں۔

[لأعلام ۵/۱۵۳: معجم المؤلفین ۷/۲۰۹: كشف القنون ۵۹۳/]

یوحفص البرکلی (؟-۳۸۷ھ)

یہ عمر بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل، ابو حفص، برکلی، حنبلی ہیں۔ فقیہ و محدث ہیں، زہد، عبادت گزار اور ممتاز فقہاء میں سے تھے۔ بہت زیادہ فتوے دیا کرتے تھے، ابن الصواف اور خطیبی سے حدیث روایت کی، و عمر بن بدر الحنفی، ابو علی النخعی، ابو یوسف عبد العزیز وغیرہم کی مصاہبت اختیار کی، جماعی الاہلی میں وفات پائی اور امام احمد بن حنبل کے مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

بعض تصانیف: "المجموع"، "کتاب الصیام"، "کتاب حکم الوالدین فی مال ولدهما" اور "شرح بعض مسائل الکوسج"۔

[طبقات ۱۰: ۳۹: معجم المؤلفین ۷/۲۰۹: مدیة المعارفین ۱/۷۸: كشف القنون ۲/۱۳۳]

یوحسینہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۳۳ میں گذر چکے۔

یہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان غرامی اندلسی ہیں، ابوحیان کہتے ہیں۔ مفسر، محدث، "حیب، مورخ، ورن نحو لغت میں ماہر تھے۔ ابو یوسف بن الطائ سے مختلف قراءت اور ابو حسن و ہذ کی اور ابن السخا وغیرہم سے عربی تھی۔

اندلس، فریقہ، اسکندریہ قاجار ورتجز میں تھے یہ چار سو پچیس شیوخ سے حدیث کی ناعت کی یہ منصور یہ میں تفسیر کی تدریس پر مامور ہوئے اور جامع لا قمر میں قراءت کی تعلیم اپنے پر مامور ہوئے۔

بعض تصانیف: "البحر المحيط" تفسیر القرآن میں، "تحفة الأريب" غریب القرآن میں، "عقد اللآلی فی القراءات السبع العوالی" اور "الإعلان بأركان الإسلام"۔

[شذرات الذهب ۶/۱۳۵: معجم المؤلفین ۱۲/۳۰۶: لأعلام ۲۶۸/]

ابوخلف الطبری (؟-۳۷۰ھ)

یہ محمد بن عبد الملک بن خلف الطبری نسبی شافعی ہیں۔ فقیہ، صوفی تھے، شیخ القنبل، و شیخ ابو منصور بغدادی سے فقہ حاصل کیا، ان کی نسبی نسبت اپنے والد کی طرف ہے، ان کا نام "م" (میں پر رہا) اور لام کے سکون کے ساتھ تھا۔

بعض تصانیف: "الکسایة" فقہ میں، "شرح المصاح لابس القاص" فقہ شافعی کی تزییات میں، "المعین علی مقصی الدین"۔

[طبقات الشافعیہ ۳/۷۳: معجم المؤلفین ۱۰/۲۵۶: لأعلام ۱۲۷/]



یو لخطاب

یو لخطاب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یو لخیبر لا صہبائی (۵۰۰-۵۶۸ھ)

یہ عبد ربیع بن محمد بن احمد بن حمدان صہبائی ہیں، کنیت ابو ائیس ہے۔ بیچ لعمم مرخفاظ میں س کا شمار ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ان کو صحیح بخاری صحیح مسلم کی حدیث سند کے ساتھ یا تجیس یعنی انوں کتابوں کے حافظ تھے۔ ان اخبار کہتے ہیں: حفاظ حدیث انیس خانہ ابو موسیٰ سے برتر سمجھتے تھے انوں نے ابو علی الحداد اور ابو القاسم بن اخصیں کے سامنے حدیث پڑھی۔

[شذرات الذہب ۲/۲۲۸؛ طبقات الحفاظ ۲/۴۷۲]

یو دود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یو ذر:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۱ میں گذر چکے۔

یو رف:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

یو السعدو:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

یو سعید لحدری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

ابو عمرو مدنی

ابو ثامہ (۵۹۹-۶۶۵ھ)

یہ عبد الرحمن بن اسماعیل بن ابراہیم ابو القاسم مقدنی دمشقی ہیں، لقب شہاب الدین اور کنیت ابو ثامہ ہے۔ محدث مفسر، فقیہ، علم اصول اور فن قراءت کے ماہر تھے، اور بعض دوسرے علوم میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔ ان کی جائے پیدائش دمشق ہے، وہیں پرورش و پرورش یافتہ ہوئے اور وہیں وفات بھی ہوئی۔ دمشق میں ہی وار الحدیث ملا شرفیہ کے شاگرد بنائے گئے، وہ آدنی فتویٰ پوچھنے کے ہائے آپ کے پاس آئے اور آپ کو ان دونوں نے زورکوب کیا، یہاں تک کہ یہاں پر ان کی حالت میں وفات پائی۔

بعض تصانیف: "تاریخ دمشق"، "مفردات القراء"، "الوصول فی الاصول"، "ایزاز المعانی" اور "تاریخ ابن عساکر"۔

[تذکرۃ الحفاظ ۲/۲۲۳؛ شذرات الذہب ۲/۳۱۸؛ لآ عالم ۴/۵۰۰؛ معجم المؤلفین ۵/۱۲۵]

ابو حبیہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

ابو عمرو الدانی (۳۷۱-۴۴۴ھ)

یہ عثمان بن سعید بن عثمان ابو عمرو الدانی الاسوی ہیں۔ علم تجوید میں ماہر، اور حافظ حدیث ہیں، علم قرآن اور اس کے روایوں اور فن تفسیر میں امام سمجھے جاتے تھے، اندلس میں ایک جگہ "دانیہ" کے رہنے والے تھے، بلا، مشرق کا سفر کیا، پہلے حج کیا، پھر مصر گئے، وہاں سے اندلس واپس ہوئے، اپنے ملک میں ہی وفات پائی، ان کی ساری تصانیف ہیں۔



وہ کہا کرتے تھے: میں نے جب بھی نئی چیز کو دیکھا، اسے کھدیا، جسے لکھتا ہے یہ بھی رہتا، جسے یاد رہتا اس کو نہیں ہوتا۔

[شذرت الذہب ۲/۳۷۲: الذہب ۲/۳۷۲: الامدیب ۱/۸۸]

ل علام ۳/۲۶۶۔]

ابوقادہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۳ میں گذر چکے۔

بوخوند (۲۳۰-۳۱۶ھ)

یہ یقوب بن حلق بن احمد بنیم یہ پوری، غرانی ہیں۔ کسبت ابوحنوفہ ہے۔ بڑے حفاظ حدیث میں شمار ہوتا تھا، یا قوت نے انہیں حافظ دنیا سے متصف کیا ہے۔ یونس بن عبدالمطی، احمد بن ملازم اور علی بن الخطاب وغیرہم سے، صحت حدیث کی، اور ان سے حامد احمد بن علی المرزوق، ابوعلی سیسہ پوری اور ابن عدی نے حدیث روایت کی۔ طلب حدیث میں شام، مصر، عراق، قیاز، یربوع، یمن، ہمدان، فارس کے گذر گئے، سمرقند کو ہٹا جائے مقام بنایا، وہیں وفات پائی، یہ پچیس شخص ہیں جنہوں نے کتب ثنائی، درمسلک ثنائی کو واپس (سمرقند) تک پہنچایا۔

بعض تصانیف: "الصحيح المسند" یہ صحیح مسلم کا "مستخرج" ہے، ورنہ کی طرف سے اس میں اضافہ بھی ہے۔

[مذکرۃ الحفاظ ۲/۳۷۲: ل علام ۳/۲۶۶: معجم المؤرخین ۳/۳۷۲]

[۲۳۲]

بو لقاسم (؟-۳۳۶، ورا یک قول ۳۲۶ھ)

یہ احمد بن محمد بن القاسم صفار الجنی، خفی ہیں۔ فقیہ و محدث ہیں، ابو حنبلہ المغیرہ بنی سے فقہ حاصل کی، اور ابن عی سے سماعت حدیث بھی کی، اور ان سے ابوعلی حسین بن حسن نے روایت کی، اور ابو حامد احمد بن حسین مروزی نے ان سے فقہ حاصل کی، اور اسی سال مذکور میں

لأ تاسی: یہ خالد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۶۷ میں گذر چکے۔

احمد (امام):

ان کے حالات ج ۳ ص ۳۳۸ میں گذر چکے۔



لذری

تراجم فقہاء

بریدہ

لذری: یہ احمد بن محمد بن حسان ہیں:

اصغ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۸ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۵۰ میں گذر چکے۔

لذری:

امام الحرمین الجونی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۹ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۲۶۸ میں گذر چکے۔

سامہ بن زید (م ق ۵۴ھ)

ام سلمہ:

یہ سامہ بن زید بن حارثہ بن شریل ہیں ابو محمد کنیت ہے جلیل  
القدر صحابی ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے اور اسلام کی حالت میں پڑش  
پائی (اس لئے کہ ان کے والد پہلے اسلام لانے والوں میں تھے)،  
رسول کرم ﷺ ان سے بہت سی محبت کرتے تھے، اس پر انی طرح  
نظر رکھتے جیسے آپ ﷺ اپنے نواسے حسن اور حسین پر رکھتے تھے،  
ان بعد کہتے ہیں کہ بنی کرم ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ ﷺ میں  
سار کے تھے، مگر آپ ﷺ نے ان کو ایک عظیم شہرہ دیا، بلایا تھا  
سین لوج کے کوئی کرنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کا سال ہو یا تو  
حضرت ابو بکرؓ نے اس حکم کو نافذ فرمایا، حضرت عمرؓ بھی ان کی بری  
مزت و کرام کرتے تھے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۵۰ میں گذر چکے۔

انس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گذر چکے۔

الابراہی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گذر چکے۔

حضرت اسامہ سے صحابہ میں سے حضرت ابو حمزہ د اور حضرت  
بن عباس در کبار تابعین میں سے ابو عثمان اہدی اور ابو دائل اور  
دوسروں نے روایت کی، ان کے فضائل بہت ہیں اور ان کی حدیثیں  
مشہور ہیں۔

ب

الباہرانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گذر چکے۔

[ الاصابہ ۱/ ۳۱۱: اسد الغابہ ۱/ ۶۳: لا اعلام ۱/ ۲۸۱ ]

اشہب: یہ اشہب بن عبد الحزیز ہیں:

بریدہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۵۰ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۷ میں گذر چکے۔



بشر المرینی

تراجم فقہاء

لتر تاشی

بشر المرینی (۱۳۸-۲۱۸ھ)

یہ بشر بن غیاث بن ابوسریہ عبد الرحمن المرینی ہیں، ولادت کے شمار سے مدہوی ہیں۔ معتدلی فقیہ، فلسفہ کے بہت بڑے عالم تھے، امام ابوحنیفہؒ کی محکم کو پایا، یمن ال سے بہت ہی کم کسب فیض کرتے، پھر اس کے بعد امام ابو یوسفؒ کے ساتھ گئے، اور ان سے فقہ حاصل کیا، ان فقہ میں متاثر ہو گئے کہ امام ابو یوسفؒ کے خاص تلامذہ میں سنا شمار ہوتا تھا۔ زہد، تقویٰ والے تھے، البتہ علم کلام و فلسفہ میں شہرت کی وجہ سے لوگ نہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ امام ابو یوسفؒ بھی سنی مذمت کرتے تھے، ان سے اعتراض کرتے تھے۔ مرینی (میم) کے زیر اور راہ کے زیر کے ساتھ اور اس کے بعد یاد و آخر میں سین ہے) مصر میں ایک گاؤں مرینی کی طرف نسبت ہے۔ ان سے بہت سے غلط اقوال اور پابندی و عقیدے منقول ہیں، مرجعہ میں سے ایک گروہ انہیں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جسے مرجعہ کہا جاتا ہے۔

بعض تصانیف: "التوحید"، "الإرجاء"، "الرد علی الخوارج"، "در المعرفة"۔

[القول فیہ، ۵۳: ۲۲۸، ۲۲۹: ۲۳۰، ۲۳۱: ۲۳۲، ۲۳۳: ۲۳۴، ۲۳۵: ۲۳۶، ۲۳۷: ۲۳۸، ۲۳۹: ۲۴۰، ۲۴۱: ۲۴۲، ۲۴۳: ۲۴۴، ۲۴۵: ۲۴۶، ۲۴۷: ۲۴۸، ۲۴۹: ۲۵۰، ۲۵۱: ۲۵۲، ۲۵۳: ۲۵۴، ۲۵۵: ۲۵۶، ۲۵۷: ۲۵۸، ۲۵۹: ۲۶۰، ۲۶۱: ۲۶۲، ۲۶۳: ۲۶۴، ۲۶۵: ۲۶۶، ۲۶۷: ۲۶۸، ۲۶۹: ۲۷۰، ۲۷۱: ۲۷۲، ۲۷۳: ۲۷۴، ۲۷۵: ۲۷۶، ۲۷۷: ۲۷۸، ۲۷۹: ۲۸۰، ۲۸۱: ۲۸۲، ۲۸۳: ۲۸۴، ۲۸۵: ۲۸۶، ۲۸۷: ۲۸۸، ۲۸۹: ۲۹۰، ۲۹۱: ۲۹۲، ۲۹۳: ۲۹۴، ۲۹۵: ۲۹۶، ۲۹۷: ۲۹۸، ۲۹۹: ۳۰۰، ۳۰۱: ۳۰۲، ۳۰۳: ۳۰۴، ۳۰۵: ۳۰۶، ۳۰۷: ۳۰۸، ۳۰۹: ۳۱۰، ۳۱۱: ۳۱۲، ۳۱۳: ۳۱۴، ۳۱۵: ۳۱۶، ۳۱۷: ۳۱۸، ۳۱۹: ۳۲۰، ۳۲۱: ۳۲۲، ۳۲۳: ۳۲۴، ۳۲۵: ۳۲۶، ۳۲۷: ۳۲۸، ۳۲۹: ۳۳۰، ۳۳۱: ۳۳۲، ۳۳۳: ۳۳۴، ۳۳۵: ۳۳۶، ۳۳۷: ۳۳۸، ۳۳۹: ۳۴۰، ۳۴۱: ۳۴۲، ۳۴۳: ۳۴۴، ۳۴۵: ۳۴۶، ۳۴۷: ۳۴۸، ۳۴۹: ۳۵۰، ۳۵۱: ۳۵۲، ۳۵۳: ۳۵۴، ۳۵۵: ۳۵۶، ۳۵۷: ۳۵۸، ۳۵۹: ۳۶۰، ۳۶۱: ۳۶۲، ۳۶۳: ۳۶۴، ۳۶۵: ۳۶۶، ۳۶۷: ۳۶۸، ۳۶۹: ۳۷۰، ۳۷۱: ۳۷۲، ۳۷۳: ۳۷۴، ۳۷۵: ۳۷۶، ۳۷۷: ۳۷۸، ۳۷۹: ۳۸۰، ۳۸۱: ۳۸۲، ۳۸۳: ۳۸۴، ۳۸۵: ۳۸۶، ۳۸۷: ۳۸۸، ۳۸۹: ۳۹۰، ۳۹۱: ۳۹۲، ۳۹۳: ۳۹۴، ۳۹۵: ۳۹۶، ۳۹۷: ۳۹۸، ۳۹۹: ۴۰۰، ۴۰۱: ۴۰۲، ۴۰۳: ۴۰۴، ۴۰۵: ۴۰۶، ۴۰۷: ۴۰۸، ۴۰۹: ۴۱۰، ۴۱۱: ۴۱۲، ۴۱۳: ۴۱۴، ۴۱۵: ۴۱۶، ۴۱۷: ۴۱۸، ۴۱۹: ۴۲۰، ۴۲۱: ۴۲۲، ۴۲۳: ۴۲۴، ۴۲۵: ۴۲۶، ۴۲۷: ۴۲۸، ۴۲۹: ۴۳۰، ۴۳۱: ۴۳۲، ۴۳۳: ۴۳۴، ۴۳۵: ۴۳۶، ۴۳۷: ۴۳۸، ۴۳۹: ۴۴۰، ۴۴۱: ۴۴۲، ۴۴۳: ۴۴۴، ۴۴۵: ۴۴۶، ۴۴۷: ۴۴۸، ۴۴۹: ۴۵۰، ۴۵۱: ۴۵۲، ۴۵۳: ۴۵۴، ۴۵۵: ۴۵۶، ۴۵۷: ۴۵۸، ۴۵۹: ۴۶۰، ۴۶۱: ۴۶۲، ۴۶۳: ۴۶۴، ۴۶۵: ۴۶۶، ۴۶۷: ۴۶۸، ۴۶۹: ۴۷۰، ۴۷۱: ۴۷۲، ۴۷۳: ۴۷۴، ۴۷۵: ۴۷۶، ۴۷۷: ۴۷۸، ۴۷۹: ۴۸۰، ۴۸۱: ۴۸۲، ۴۸۳: ۴۸۴، ۴۸۵: ۴۸۶، ۴۸۷: ۴۸۸، ۴۸۹: ۴۹۰، ۴۹۱: ۴۹۲، ۴۹۳: ۴۹۴، ۴۹۵: ۴۹۶، ۴۹۷: ۴۹۸، ۴۹۹: ۵۰۰، ۵۰۱: ۵۰۲، ۵۰۳: ۵۰۴، ۵۰۵: ۵۰۶، ۵۰۷: ۵۰۸، ۵۰۹: ۵۱۰، ۵۱۱: ۵۱۲، ۵۱۳: ۵۱۴، ۵۱۵: ۵۱۶، ۵۱۷: ۵۱۸، ۵۱۹: ۵۲۰، ۵۲۱: ۵۲۲، ۵۲۳: ۵۲۴، ۵۲۵: ۵۲۶، ۵۲۷: ۵۲۸، ۵۲۹: ۵۳۰، ۵۳۱: ۵۳۲، ۵۳۳: ۵۳۴، ۵۳۵: ۵۳۶، ۵۳۷: ۵۳۸، ۵۳۹: ۵۴۰، ۵۴۱: ۵۴۲، ۵۴۳: ۵۴۴، ۵۴۵: ۵۴۶، ۵۴۷: ۵۴۸، ۵۴۹: ۵۵۰، ۵۵۱: ۵۵۲، ۵۵۳: ۵۵۴، ۵۵۵: ۵۵۶، ۵۵۷: ۵۵۸، ۵۵۹: ۵۶۰، ۵۶۱: ۵۶۲، ۵۶۳: ۵۶۴، ۵۶۵: ۵۶۶، ۵۶۷: ۵۶۸، ۵۶۹: ۵۷۰، ۵۷۱: ۵۷۲، ۵۷۳: ۵۷۴، ۵۷۵: ۵۷۶، ۵۷۷: ۵۷۸، ۵۷۹: ۵۸۰، ۵۸۱: ۵۸۲، ۵۸۳: ۵۸۴، ۵۸۵: ۵۸۶، ۵۸۷: ۵۸۸، ۵۸۹: ۵۹۰، ۵۹۱: ۵۹۲، ۵۹۳: ۵۹۴، ۵۹۵: ۵۹۶، ۵۹۷: ۵۹۸، ۵۹۹: ۶۰۰، ۶۰۱: ۶۰۲، ۶۰۳: ۶۰۴، ۶۰۵: ۶۰۶، ۶۰۷: ۶۰۸، ۶۰۹: ۶۱۰، ۶۱۱: ۶۱۲، ۶۱۳: ۶۱۴، ۶۱۵: ۶۱۶، ۶۱۷: ۶۱۸، ۶۱۹: ۶۲۰، ۶۲۱: ۶۲۲، ۶۲۳: ۶۲۴، ۶۲۵: ۶۲۶، ۶۲۷: ۶۲۸، ۶۲۹: ۶۳۰، ۶۳۱: ۶۳۲، ۶۳۳: ۶۳۴، ۶۳۵: ۶۳۶، ۶۳۷: ۶۳۸، ۶۳۹: ۶۴۰، ۶۴۱: ۶۴۲، ۶۴۳: ۶۴۴، ۶۴۵: ۶۴۶، ۶۴۷: ۶۴۸، ۶۴۹: ۶۵۰، ۶۵۱: ۶۵۲، ۶۵۳: ۶۵۴، ۶۵۵: ۶۵۶، ۶۵۷: ۶۵۸، ۶۵۹: ۶۶۰، ۶۶۱: ۶۶۲، ۶۶۳: ۶۶۴، ۶۶۵: ۶۶۶، ۶۶۷: ۶۶۸، ۶۶۹: ۶۷۰، ۶۷۱: ۶۷۲، ۶۷۳: ۶۷۴، ۶۷۵: ۶۷۶، ۶۷۷: ۶۷۸، ۶۷۹: ۶۸۰، ۶۸۱: ۶۸۲، ۶۸۳: ۶۸۴، ۶۸۵: ۶۸۶، ۶۸۷: ۶۸۸، ۶۸۹: ۶۹۰، ۶۹۱: ۶۹۲، ۶۹۳: ۶۹۴، ۶۹۵: ۶۹۶، ۶۹۷: ۶۹۸، ۶۹۹: ۷۰۰، ۷۰۱: ۷۰۲، ۷۰۳: ۷۰۴، ۷۰۵: ۷۰۶، ۷۰۷: ۷۰۸، ۷۰۹: ۷۱۰، ۷۱۱: ۷۱۲، ۷۱۳: ۷۱۴، ۷۱۵: ۷۱۶، ۷۱۷: ۷۱۸، ۷۱۹: ۷۲۰، ۷۲۱: ۷۲۲، ۷۲۳: ۷۲۴، ۷۲۵: ۷۲۶، ۷۲۷: ۷۲۸، ۷۲۹: ۷۳۰، ۷۳۱: ۷۳۲، ۷۳۳: ۷۳۴، ۷۳۵: ۷۳۶، ۷۳۷: ۷۳۸، ۷۳۹: ۷۴۰، ۷۴۱: ۷۴۲، ۷۴۳: ۷۴۴، ۷۴۵: ۷۴۶، ۷۴۷: ۷۴۸، ۷۴۹: ۷۵۰، ۷۵۱: ۷۵۲، ۷۵۳: ۷۵۴، ۷۵۵: ۷۵۶، ۷۵۷: ۷۵۸، ۷۵۹: ۷۶۰، ۷۶۱: ۷۶۲، ۷۶۳: ۷۶۴، ۷۶۵: ۷۶۶، ۷۶۷: ۷۶۸، ۷۶۹: ۷۷۰، ۷۷۱: ۷۷۲، ۷۷۳: ۷۷۴، ۷۷۵: ۷۷۶، ۷۷۷: ۷۷۸، ۷۷۹: ۷۸۰، ۷۸۱: ۷۸۲، ۷۸۳: ۷۸۴، ۷۸۵: ۷۸۶، ۷۸۷: ۷۸۸، ۷۸۹: ۷۹۰، ۷۹۱: ۷۹۲، ۷۹۳: ۷۹۴، ۷۹۵: ۷۹۶، ۷۹۷: ۷۹۸، ۷۹۹: ۸۰۰، ۸۰۱: ۸۰۲، ۸۰۳: ۸۰۴، ۸۰۵: ۸۰۶، ۸۰۷: ۸۰۸، ۸۰۹: ۸۱۰، ۸۱۱: ۸۱۲، ۸۱۳: ۸۱۴، ۸۱۵: ۸۱۶، ۸۱۷: ۸۱۸، ۸۱۹: ۸۲۰، ۸۲۱: ۸۲۲، ۸۲۳: ۸۲۴، ۸۲۵: ۸۲۶، ۸۲۷: ۸۲۸، ۸۲۹: ۸۳۰، ۸۳۱: ۸۳۲، ۸۳۳: ۸۳۴، ۸۳۵: ۸۳۶، ۸۳۷: ۸۳۸، ۸۳۹: ۸۴۰، ۸۴۱: ۸۴۲، ۸۴۳: ۸۴۴، ۸۴۵: ۸۴۶، ۸۴۷: ۸۴۸، ۸۴۹: ۸۵۰، ۸۵۱: ۸۵۲، ۸۵۳: ۸۵۴، ۸۵۵: ۸۵۶، ۸۵۷: ۸۵۸، ۸۵۹: ۸۶۰، ۸۶۱: ۸۶۲، ۸۶۳: ۸۶۴، ۸۶۵: ۸۶۶، ۸۶۷: ۸۶۸، ۸۶۹: ۸۷۰، ۸۷۱: ۸۷۲، ۸۷۳: ۸۷۴، ۸۷۵: ۸۷۶، ۸۷۷: ۸۷۸، ۸۷۹: ۸۸۰، ۸۸۱: ۸۸۲، ۸۸۳: ۸۸۴، ۸۸۵: ۸۸۶، ۸۸۷: ۸۸۸، ۸۸۹: ۸۹۰، ۸۹۱: ۸۹۲، ۸۹۳: ۸۹۴، ۸۹۵: ۸۹۶، ۸۹۷: ۸۹۸، ۸۹۹: ۹۰۰، ۹۰۱: ۹۰۲، ۹۰۳: ۹۰۴، ۹۰۵: ۹۰۶، ۹۰۷: ۹۰۸، ۹۰۹: ۹۱۰، ۹۱۱: ۹۱۲، ۹۱۳: ۹۱۴، ۹۱۵: ۹۱۶، ۹۱۷: ۹۱۸، ۹۱۹: ۹۲۰، ۹۲۱: ۹۲۲، ۹۲۳: ۹۲۴، ۹۲۵: ۹۲۶، ۹۲۷: ۹۲۸، ۹۲۹: ۹۳۰، ۹۳۱: ۹۳۲، ۹۳۳: ۹۳۴، ۹۳۵: ۹۳۶، ۹۳۷: ۹۳۸، ۹۳۹: ۹۴۰، ۹۴۱: ۹۴۲، ۹۴۳: ۹۴۴، ۹۴۵: ۹۴۶، ۹۴۷: ۹۴۸، ۹۴۹: ۹۵۰، ۹۵۱: ۹۵۲، ۹۵۳: ۹۵۴، ۹۵۵: ۹۵۶، ۹۵۷: ۹۵۸، ۹۵۹: ۹۶۰، ۹۶۱: ۹۶۲، ۹۶۳: ۹۶۴، ۹۶۵: ۹۶۶، ۹۶۷: ۹۶۸، ۹۶۹: ۹۷۰، ۹۷۱: ۹۷۲، ۹۷۳: ۹۷۴، ۹۷۵: ۹۷۶، ۹۷۷: ۹۷۸، ۹۷۹: ۹۸۰، ۹۸۱: ۹۸۲، ۹۸۳: ۹۸۴، ۹۸۵: ۹۸۶، ۹۸۷: ۹۸۸، ۹۸۹: ۹۹۰، ۹۹۱: ۹۹۲، ۹۹۳: ۹۹۴، ۹۹۵: ۹۹۶، ۹۹۷: ۹۹۸، ۹۹۹: ۱۰۰۰، ۱۰۰۱: ۱۰۰۲، ۱۰۰۳: ۱۰۰۴، ۱۰۰۵: ۱۰۰۶، ۱۰۰۷: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹: ۱۰۱۰، ۱۰۱۱: ۱۰۱۲، ۱۰۱۳: ۱۰۱۴، ۱۰۱۵: ۱۰۱۶، ۱۰۱۷: ۱۰۱۸، ۱۰۱۹: ۱۰۲۰، ۱۰۲۱: ۱۰۲۲، ۱۰۲۳: ۱۰۲۴، ۱۰۲۵: ۱۰۲۶، ۱۰۲۷: ۱۰۲۸، ۱۰۲۹: ۱۰۳۰، ۱۰۳۱: ۱۰۳۲، ۱۰۳۳: ۱۰۳۴، ۱۰۳۵: ۱۰۳۶، ۱۰۳۷: ۱۰۳۸، ۱۰۳۹: ۱۰۴۰، ۱۰۴۱: ۱۰۴۲، ۱۰۴۳: ۱۰۴۴، ۱۰۴۵: ۱۰۴۶، ۱۰۴۷: ۱۰۴۸، ۱۰۴۹: ۱۰۵۰، ۱۰۵۱: ۱۰۵۲، ۱۰۵۳: ۱۰۵۴، ۱۰۵۵: ۱۰۵۶، ۱۰۵۷: ۱۰۵۸، ۱۰۵۹: ۱۰۶۰، ۱۰۶۱: ۱۰۶۲، ۱۰۶۳: ۱۰۶۴، ۱۰۶۵: ۱۰۶۶، ۱۰۶۷: ۱۰۶۸، ۱۰۶۹: ۱۰۷۰، ۱۰۷۱: ۱۰۷۲، ۱۰۷۳: ۱۰۷۴، ۱۰۷۵: ۱۰۷۶، ۱۰۷۷: ۱۰۷۸، ۱۰۷۹: ۱۰۸۰، ۱۰۸۱: ۱۰۸۲، ۱۰۸۳: ۱۰۸۴، ۱۰۸۵: ۱۰۸۶، ۱۰۸۷: ۱۰۸۸، ۱۰۸۹: ۱۰۹۰، ۱۰۹۱: ۱۰۹۲، ۱۰۹۳: ۱۰۹۴، ۱۰۹۵: ۱۰۹۶، ۱۰۹۷: ۱۰۹۸، ۱۰۹۹: ۱۱۰۰، ۱۱۰۱: ۱۱۰۲، ۱۱۰۳: ۱۱۰۴، ۱۱۰۵: ۱۱۰۶، ۱۱۰۷: ۱۱۰۸، ۱۱۰۹: ۱۱۱۰، ۱۱۱۱: ۱۱۱۲، ۱۱۱۳: ۱۱۱۴، ۱۱۱۵: ۱۱۱۶، ۱۱۱۷: ۱۱۱۸، ۱۱۱۹: ۱۱۲۰، ۱۱۲۱: ۱۱۲۲، ۱۱۲۳: ۱۱۲۴، ۱۱۲۵: ۱۱۲۶، ۱۱۲۷: ۱۱۲۸، ۱۱۲۹: ۱۱۳۰، ۱۱۳۱: ۱۱۳۲، ۱۱۳۳: ۱۱۳۴، ۱۱۳۵: ۱۱۳۶، ۱۱۳۷: ۱۱۳۸، ۱۱۳۹: ۱۱۴۰، ۱۱۴۱: ۱۱۴۲، ۱۱۴۳: ۱۱۴۴، ۱۱۴۵: ۱۱۴۶، ۱۱۴۷: ۱۱۴۸، ۱۱۴۹: ۱۱۵۰، ۱۱۵۱: ۱۱۵۲، ۱۱۵۳: ۱۱۵۴، ۱۱۵۵: ۱۱۵۶، ۱۱۵۷: ۱۱۵۸، ۱۱۵۹: ۱۱۶۰، ۱۱۶۱: ۱۱۶۲، ۱۱۶۳: ۱۱۶۴، ۱۱۶۵: ۱۱۶۶، ۱۱۶۷: ۱۱۶۸، ۱۱۶۹: ۱۱۷۰، ۱۱۷۱: ۱۱۷۲، ۱۱۷۳: ۱۱۷۴، ۱۱۷۵: ۱۱۷۶، ۱۱۷۷: ۱۱۷۸، ۱۱۷۹: ۱۱۸۰، ۱۱۸۱: ۱۱۸۲، ۱۱۸۳: ۱۱۸۴، ۱۱۸۵: ۱۱۸۶، ۱۱۸۷: ۱۱۸۸، ۱۱۸۹: ۱۱۹۰، ۱۱۹۱: ۱۱۹۲، ۱۱۹۳: ۱۱۹۴، ۱۱۹۵: ۱۱۹۶، ۱۱۹۷: ۱۱۹۸، ۱۱۹۹: ۱۲۰۰، ۱۲۰۱: ۱۲۰۲، ۱۲۰۳: ۱۲۰۴، ۱۲۰۵: ۱۲۰۶، ۱۲۰۷: ۱۲۰۸، ۱۲۰۹: ۱۲۱۰، ۱۲۱۱: ۱۲۱۲، ۱۲۱۳: ۱۲۱۴، ۱۲۱۵: ۱۲۱۶، ۱۲۱۷: ۱۲۱۸، ۱۲۱۹: ۱۲۲۰، ۱۲۲۱: ۱۲۲۲، ۱۲۲۳: ۱۲۲۴، ۱۲۲۵: ۱۲۲۶، ۱۲۲۷: ۱۲۲۸، ۱۲۲۹: ۱۲۳۰، ۱۲۳۱: ۱۲۳۲، ۱۲۳۳: ۱۲۳۴، ۱۲۳۵: ۱۲۳۶، ۱۲۳۷: ۱۲۳۸، ۱۲۳۹: ۱۲۴۰، ۱۲۴۱: ۱۲۴۲، ۱۲۴۳: ۱۲۴۴، ۱۲۴۵: ۱۲۴۶، ۱۲۴۷: ۱۲۴۸، ۱۲۴۹: ۱۲۵۰، ۱۲۵۱: ۱۲۵۲، ۱۲۵۳: ۱۲۵۴، ۱۲۵۵: ۱۲۵۶، ۱۲۵۷: ۱۲۵۸، ۱۲۵۹: ۱۲۶۰، ۱۲۶۱: ۱۲۶۲، ۱۲۶۳: ۱۲۶۴، ۱۲۶۵: ۱۲۶۶، ۱۲۶۷: ۱۲۶۸، ۱۲۶۹: ۱۲۷۰، ۱۲۷۱: ۱۲۷۲، ۱۲۷۳: ۱۲۷۴، ۱۲۷۵: ۱۲۷۶، ۱۲۷۷: ۱۲۷۸، ۱۲۷۹: ۱۲۸۰، ۱۲۸۱: ۱۲۸۲، ۱۲۸۳: ۱۲۸۴، ۱۲۸۵: ۱۲۸۶، ۱۲۸۷: ۱۲۸۸، ۱۲۸۹: ۱۲۹۰، ۱۲۹۱: ۱۲۹۲، ۱۲۹۳: ۱۲۹۴، ۱۲۹۵: ۱۲۹۶، ۱۲۹۷: ۱۲۹۸، ۱۲۹۹: ۱۳۰۰، ۱۳۰۱: ۱۳۰۲، ۱۳۰۳: ۱۳۰۴، ۱۳۰۵: ۱۳۰۶، ۱۳۰۷: ۱۳۰۸، ۱۳۰۹: ۱۳۱۰، ۱۳۱۱: ۱۳۱۲، ۱۳۱۳: ۱۳۱۴، ۱۳۱۵: ۱۳۱۶، ۱۳۱۷: ۱۳۱۸، ۱۳۱۹: ۱۳۲۰، ۱۳۲۱: ۱۳۲۲، ۱۳۲۳: ۱۳۲۴، ۱۳۲۵: ۱۳۲۶، ۱۳۲۷: ۱۳۲۸، ۱۳۲۹: ۱۳۳۰، ۱۳۳۱: ۱۳۳۲، ۱۳۳۳: ۱۳۳۴، ۱۳۳۵: ۱۳۳۶، ۱۳۳۷: ۱۳۳۸، ۱۳۳۹: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱: ۱۳۴۲، ۱۳۴۳: ۱۳۴۴، ۱۳۴۵: ۱۳۴۶، ۱۳۴۷: ۱۳۴۸، ۱۳۴۹: ۱۳۵۰، ۱۳۵۱: ۱۳۵۲، ۱۳۵۳: ۱۳۵۴، ۱۳۵۵: ۱۳۵۶، ۱۳۵۷: ۱۳۵۸، ۱۳۵۹: ۱۳۶۰، ۱۳۶۱: ۱۳۶۲، ۱۳۶۳: ۱۳۶۴، ۱۳۶۵: ۱۳۶۶، ۱۳۶۷: ۱۳۶۸، ۱۳۶۹: ۱۳۷۰، ۱۳۷۱: ۱۳۷۲، ۱۳۷۳: ۱۳۷۴، ۱۳۷۵: ۱۳۷۶، ۱۳۷۷: ۱۳۷۸، ۱۳۷۹: ۱۳۸۰، ۱۳۸۱: ۱۳۸۲، ۱۳۸۳: ۱۳۸۴، ۱۳۸۵: ۱۳۸۶، ۱۳۸۷: ۱۳۸۸، ۱۳۸۹: ۱۳۹۰، ۱۳۹۱: ۱۳۹۲، ۱۳۹۳: ۱۳۹۴، ۱۳۹۵: ۱۳۹۶، ۱۳۹۷: ۱۳۹۸، ۱۳۹۹: ۱۴۰۰، ۱۴۰۱: ۱۴۰۲، ۱۴۰۳: ۱۴۰۴، ۱۴۰۵: ۱۴۰۶، ۱۴۰۷: ۱۴۰۸، ۱۴۰۹: ۱۴۱۰، ۱۴۱۱: ۱۴۱۲، ۱۴۱۳: ۱۴۱۴، ۱۴۱۵: ۱۴۱۶، ۱۴۱۷: ۱۴۱۸، ۱۴۱۹: ۱۴۲۰، ۱۴۲۱: ۱۴۲۲، ۱۴۲۳: ۱۴۲۴، ۱۴۲۵: ۱۴۲۶، ۱۴۲۷: ۱۴۲۸، ۱۴۲۹: ۱۴۳۰، ۱۴۳۱: ۱۴۳۲، ۱۴۳۳: ۱۴۳۴، ۱۴۳۵: ۱۴۳۶، ۱۴۳۷: ۱۴۳۸، ۱۴۳۹: ۱۴۴۰، ۱۴۴۱: ۱۴۴۲، ۱۴۴۳: ۱۴۴۴، ۱۴۴۵: ۱۴۴۶، ۱۴۴۷: ۱۴۴۸، ۱۴۴۹: ۱۴۵۰، ۱۴۵۱: ۱۴۵۲، ۱۴۵۳: ۱۴۵۴، ۱۴۵۵: ۱۴۵۶، ۱۴۵۷: ۱۴۵۸، ۱۴۵۹: ۱۴۶۰، ۱۴۶۱: ۱۴۶۲، ۱۴۶۳: ۱۴۶۴، ۱۴۶۵: ۱۴۶۶، ۱۴۶۷: ۱۴۶۸، ۱۴۶۹: ۱۴۷۰، ۱۴۷۱: ۱۴۷۲، ۱۴۷۳: ۱۴۷۴، ۱۴۷۵: ۱۴۷۶، ۱۴۷۷: ۱۴۷۸، ۱۴۷۹: ۱۴۸۰، ۱۴۸۱: ۱۴۸۲، ۱۴۸۳: ۱۴۸۴، ۱۴۸۵: ۱۴۸۶، ۱۴۸۷: ۱۴۸۸، ۱۴۸۹: ۱۴۹۰، ۱۴۹۱: ۱۴۹۲، ۱۴۹۳: ۱۴۹۴، ۱۴۹۵: ۱۴۹۶، ۱۴۹۷: ۱۴۹۸، ۱۴۹۹: ۱۵۰۰، ۱۵۰۱: ۱۵۰۲، ۱۵۰۳: ۱۵۰۴، ۱۵۰۵: ۱۵۰۶، ۱۵۰۷: ۱۵۰۸، ۱۵۰۹: ۱۵۱۰، ۱۵۱۱: ۱۵۱۲، ۱۵۱۳: ۱۵۱۴، ۱۵۱۵: ۱۵۱۶، ۱۵۱۷: ۱۵۱۸، ۱۵۱۹: ۱۵۲۰، ۱۵۲۱: ۱۵۲۲، ۱۵۲۳: ۱۵۲۴، ۱۵۲۵: ۱۵۲۶، ۱۵۲۷: ۱۵۲۸، ۱۵۲۹: ۱۵۳۰، ۱۵۳۱: ۱۵۳۲، ۱۵۳۳: ۱۵۳۴، ۱۵۳۵: ۱۵۳۶، ۱۵۳۷: ۱۵۳۸، ۱۵۳۹: ۱۵۴۰، ۱۵۴۱: ۱۵۴۲، ۱۵۴۳: ۱۵۴۴، ۱۵۴۵: ۱۵۴۶، ۱۵۴۷: ۱۵۴۸، ۱۵۴۹: ۱۵۵۰، ۱۵۵۱: ۱۵۵۲، ۱۵۵۳: ۱۵۵۴، ۱۵۵۵: ۱۵۵۶، ۱۵۵۷: ۱۵۵۸، ۱۵



ثوری

تراجم فقہاء

حدیث

تاکو (ستر آباد کے قریب) میں پیدا ہوئے، شیراز میں درس  
 دیتے رہے اور تین وفات پائی۔  
 بعض تصانیف: ”التعريفات“، ”شرح مواقف الإيجي“،  
 ”شرح المراجيح“ اور ”رسالة في أصول الحديث“۔  
 [المؤلفات مع ۵/۳۲۸: الفوائد الفیہ ۱۲۵: معجم المؤلفین ۷/۲۱۶: لا حام ۵/۱۵۹]۔

ث

ثوری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۵۵ میں گزر چکے۔

البحر ی (۶۳۰-۷۳۲ھ)

یہ ابو نعیم بن عمر بن ابو نعیم بن ظلیل ابو اسحاق بصری ہیں، انصاری  
 سے مشہور ہیں، قوی قراءت کے بڑے عالم تھے، ثنائی فقیہ  
 تھے، (بالس درق کے درمیان قراءت کے کنارے پر تفع) تمام  
 عمر میں پیدا ہوئے، ایک مدت تک ایشق میں قیوم پذیر رہے اور  
 تین وفات پائی۔  
 بعض تصانیف: ”خلاصة الأبحاث“، ”نزهة البردة في القراء  
 ات العشرة“، ”عقود الجمان في تجويد القرآن“ اور  
 ”شرح الشاطبية“۔  
 [البدایہ والنہایہ ۱۶/۱۳: الدرر الكامنة ۵۰: معجم المؤلفین  
 ۱/۶۹: لا حام ۱/۳۹]۔

ج

جامد بن عبد اللہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۵۶ میں گزر چکے۔

جبیر بن مطعم:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

بحر جانی (۷۴۰-۸۱۶ھ)

ج

یہ علی بن محمد بن علی بحر جانی، حسینی، خنئی ہیں اور سید شریف سے  
 معروف ہیں، کنیت ابو حسن ہے۔ عام ۸۰۰ھ میں تھے، مختلف علوم میں  
 حصہ وافر پایا تھا، یکٹائے روزگار تھے، باعمل عالموں کے مرآت اور  
 مفسرین کبار میں باعث فخر تھے، اچھی عبادت و اخلاص اور حسن وجاہت  
 کے مالک تھے، درمختابوں کے ساتھ انکساری بہت دالے تھے۔

حدیث:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۰ میں گزر چکے۔



حسن بن ثابت

تراجم فقہاء

حنبل الشیبانی

حسن بن ثابت (؟-۵۴ھ)

الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۹ میں گذر چکے۔

یہ حسان بن ثابت بن المندر بن ریحی، انساری ہیں، کنیت ابو لوید تھی، صحابی و شاعر رسول تھے، آپ کا شمار خمسین (۳۰) میں ہوتا تھا، ساٹھ سال دور جاہلیت میں مدینہ گزری و تقرباً اتنی ہی حالت اسلام میں بھی زندگی پائی۔ بنی کریم ﷺ سے روایت کی، اور بنی عارب، عید بن الحسوب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور زید بن ثابت وغیرہم نے آپ سے روایت کی ہے۔

الحلوانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۰ میں گذر چکے۔

وہ بنی کریم ﷺ کے ساتھ سی غزوہ میں شریک نہیں ہوئے، چونکہ انہیں ایک بیماری لاحق تھی، ان کی پریشانی پڑنے لگی تھی، بنی کو وہ اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے، مدینہ میں وفات ہوئی۔

حماد بن سلمہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

[الاصحاح ۳۶۶: تہذیب المعجم ۲/۲۴۷: لا عام

[۸۸۰۲

حنبل الشیبانی (۱۹۳-۲۷۳ھ)

یہ حنبل بن اسحاق بن حنبل بن جلال، ابو علی الشیبانی ہیں، محدث، مورخ، خانہ حدیث، اور شیعہ تھے۔ اپنے چچا زاد بھائی امام احمد بن حنبل سے کسب فیض پایا۔

حسن البصری:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گذر چکے۔

انہوں نے ابو نعیم عنان اور محمد بن عبد اللہ انساری وغیرہ سے روایت کی، اور ان سے ابن ساعد، ابو بکر خلّال، اور محمد بن مخلد وغیرہم نے روایت کی۔

حسن بن زیاد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۵ میں گذر چکے۔

بعض تصانیف "الساریع"، "الفلس"، "مرا المعصیۃ"۔ [تذکرۃ الحفاظ ۲/۱۶۰: تاریخ بغداد ۸/۲۸۷: معجم المؤلفین

۳/۸۶: لا عام ۳۲۱]

بھٹکھی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۹ میں گذر چکے۔



اخترتی

تراجم فقہاء

رباع بن المخترف

الدرہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳ میں گذر چکے۔

الدسوقی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳ میں گذر چکے۔

خ

خترتی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۰ میں گذر چکے۔

نصف:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۱ میں گذر چکے۔

الرائی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

خطیب شریفی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گذر چکے۔

رباع بن المخترف (؟-؟)

یہ رباع بن المخترف ہیں، طبری کہتے ہیں: رباع بن عمرو بن المخترف بن جہان، ابو حسان القرظی امیری ہیں، اس کے علاوہ بھی لوگوں نے بیان کیا ہے۔ زبیر بن بکارت نے کہا ہے کہ وہ صحابی ہیں، فتح مکہ کے دن اسلام لائے، یہ مشہور فقیہ عبد اللہ بن رباع کے والد ہیں۔ زبیر بن بکارت نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر ان کے پاس سے نزرے اور رباع لوگوں کو سواروں کے گیت سن رہے تھے تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو عبد الرحمن بن عوف نے کہا: کوئی بات نہیں، یہ ہم سے ہم کو تم تر رہے ہیں، حضرت عمر نے کہا: تم لوگ یہی رہا چاہتے ہو تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھا کرو۔

[اصح ۱/۵۰۴؛ اسد الغابہ ۲/۱۶۴؛ الاستیعاب ۲/۸۶۲]

د

مدری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔



ربیع بنت معوذ (؟- تقریباً ۴۵ھ)

یہ ربیع بنت معوذ بن عمرو انصاریہ ہیں قبیلہ نجار سے تعلق رکھتی ہیں۔ مدینہ میں بڑے مرتبہ والی صحابیہ ہیں سے ایک تھیں، انہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کے دن رسول اکرم ﷺ سے بیعت کی غزوہ تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ رہیں، وہ کہتی ہیں: ہم عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوتی تھیں، مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ پہنچاتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ ربیع کے گھرا کٹر جایا کرتے، وہاں وضو کرتے نماز پڑھتے، اور کھانا بھی تناول فرماتے تھے۔ حضرت معاویہ کے عہد خلافت تک زندہ رہیں۔

[الاصابہ ۴/۳۰۰؛ اسد الغابہ ۵/۴۵۱؛ لا علام ۳۹/۳]

ربیعہ الرامی (؟- ۱۳۶ھ)

یہ ربیعہ الرامی مدنی ہیں، ولادت کے اعتبار سے بھی تھے، کنیت ابو عثمان تھی، ربیعہ الرامی سے مشہور تھے، امام، حافظ حدیث، فقیہ، مجتہد تھے، ائمہ کے درمیان میں فیصلے تک پہنچنے کی ہمت رکھتے تھے۔ اہل بیت، صاحب بن ربیعہ، مدظلہ بن قیس رقی، وغیرہم سے روایت لی، ورنہ سے یحییٰ بن سعید انصاری، مالک، شعبہ، درودوں سنیان (یعنی سفیہ ثوری، ورفیہ بن عیینہ)، وغیرہم سے روایت لی ہے۔ بن المہشون کہتے ہیں: میں سے ربیعہ سے زیادہ سنت کا حافظہ ہی کو نہیں دیکھا۔ مدینہ میں آپ ہی سے فتویٰ پوچھا جاتا تھا، امام مالک سے آپ سے ہی فقہ حاصل کی۔ عجمی، ابو حاتم، ورنسانی نے آپ کو شیخ کہا ہے۔

[تذکرۃ الکملۃ ۱/۱۳۸؛ تہذیب المعجم ۳/۵۸۵؛ لا علام

[۴۲/۳]

ز

الزرقانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۵ میں گزر چکے۔

الزرقانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گزر چکے۔

س

السبکی: یہ علی بن عبد الوکافی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گزر چکے۔

سکون: یہ عبد السلام بن سعید ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۶ میں گزر چکے۔

اسمرخسی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۸ میں گزر چکے۔



سعد بن ابی وقاص

سعد بن ابی وقاص:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۸ میں گزر چکے۔

سعید بن جبیر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

سعید بن المسیب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

لسمہ دی (۸۴۴-۹۱۱ھ)

یہی بن عبد اللہ بن احمد بن حبیبی، ثنائی حنفی ہیں، ابو الحسن کنیت ہے، تمہاری سے عمر ہفت ہیں۔ مدینہ منورہ کے مورث امرتھ تھے، بڑے فقیہ ہیں۔ مصر میں یک جگہ تھے، میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی، پھر مدینہ منورہ کو ہجرت کیا، وہیں وفات پائی۔

بعض تصانیف: ”الفتاویٰ“، ان کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ ”جواهر العقائد“، علم کی نصیحت سے متعلق، ”المعار علی المعار“ حدیث پر ایک رسالہ ہے اور ”وفاء الوفاء بأخبار دارالمصطفیٰ“۔

[الضوء الملامح ۵/۴۴۵: شذرات المذہب ۸/۵۰۸: مہتمم

المؤلفین ۷/۱۲۹: لا علام ۵/۱۲۲]

سوپر (۲۴۰-۲۴۰ھ)

یہ سپر بن سعید بن بیل امروہی، ابو محمد، احمدی ہیں، (عراق میں مائند کے تحت یک گاؤں صدر ہے اس کی طرف نسبت ہے)، امام مالک، جعفر بن یحییٰ، احمد بن زید وغیرہم سے روایت کی

تراجم فقہاء

شطبی

ہے، اور ان سے امام مسلم، ابن ماجہ، عبد اللہ بن احمد وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: وہ صدوق ہیں۔ احمد کہتے ہیں: وہ مترک ہیں۔ اور سانی کا قول ہے: وہ غیر ثقہ ہیں۔ یہی کہتے ہیں: وہ مجہول علم تھے، میں بڑھاپا آگیا جہانی جاتی رہی اور حاطہ بھی کفر ہو گیا، جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی حدیث میں منکر حدیثیں بھی دیاں کرائی ہیں۔

[تذکرۃ الحفاظ ۴/۵۴۴: شذرات المذہب ۲/۹۴: تاریخ

بغداد ۹/۲۲۸: طبقات الحفاظ ۱۹۸]

ایسوی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

ش

شارح مسلم الثبوت: یہ محبت اللہ بن عبد الشکور ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گزر چکے۔

الشافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گزر چکے۔

الشاطبی (۵۳۸-۵۹۰ھ)

یہ قاسم بن فیروز بن خلف بن احمد، ابو محمد، شاطبی ربیعہ اندلسی



الشہر مجلس

تراجم فقہاء

صاحب مفتی

ہیں۔ ان کے نام، نحوی، مفہم، محدث اور شاعر تھے۔ شرقی مدرس کے ایک گاہک شاطہ میں پیدائش ہوئی اور تادمہ میں وفات پائی۔

بعض تصانیف: "حوز الامانی ووجه النہای فی القراءات السبع"، "عقيلة القاصد فی أسی المقاصد فی نظم المقنع للذانی"، "ناظمة الزهر فی أعداد آیات السور" اور "تتممة الحوز من قراء أنمة الکمر"۔

[تذرات المذہب ۱/۴، سویتیم المومنین ۸/۱۱۰: لا ملام

[۴/۶]

الشہر مجلس:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گزر چکے۔

شربلانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

شرہ فی: شیخ عبد الحمید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

شریح: یہ شرح بن حارث ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

الشعفی: یہ مر بن شراحیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

شیخ علیش:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۰ میں گزر چکے۔

ص

صاحب البدائع:

دیکھئے: اکاسانی۔

صاحب الدر: یہ الحکمی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۹ میں گزر چکے۔

صاحب کشاف القناع: یہ الہوتی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۴ میں گزر چکے۔

صاحب غایۃ الطالب:

دیکھئے: علی المہنی۔

صاحب المحیط:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۱ میں گزر چکے۔

صاحب المفتی: یہ ابن قدامہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۸ میں گزر چکے۔



صاحب نہایت لکھناج

تراجم فقہاء

عاصر بن ربیعہ

صاحب نہایت لکھناج: دیکھئے: المثل، یہ محمد بن احمد ہیں:

امطر طاشی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

ض

الضحاك:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

عاصر الشعص:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

عاصر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۸۴ میں گذر چکے۔

ط

الطبرانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۱ میں گذر چکے۔

الطحاوی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۴ میں گذر چکے۔

الطحاوی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

عاصر بن ربیعہ (؟-۳۲ھ) اور ایک قول اس کے علاوہ  
(بھی ہے)

یہ عاصر بن ربیعہ بن عب بن مالک عزی مدنی ہیں، کنیت  
ابو عبد اللہ ہے، صحابی ہیں اور ساتھی ہیں، لین میں سے تھے، حبشہ کی  
طرف ۱۰۰ ہجرت کی، غزوہ بدر اور دوسرے غزوات میں بھی  
شریک ہوئے۔ صحابی لی ایک جماعت نے ان سے روایت کی جن  
میں ابن عمر، اور ابن ربیعہ بھی ہیں۔

حضرت عمر جب جاریہ (ملک ثمامہ کا ایک گاون) سے توپ  
بھی ساتھ تھے، اور حضرت عثمان نے توپ کو مدینہ میں پہنچا دیا۔  
ابن سعد نے لکھا ہے کہ خطاب نے عاصر کو قتل کر دیا تھا، چنانچہ عاصر  
عاصر بن خطاب کہا جانے لگا تھا، یہاں تک کہ یہ بیت مازں ہوئی:  
"ادعوہ لا بانہم" (تم ان کو ان کے باپ نامہست سے پکارو)۔



عبدود بن اصامت

تراجم فقہاء

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ

[الاصابہ ۲: ۲۴۹؛ الاستیعاب ۲: ۷۰؛ طبقات ابن سعد

۳۸۶/۳]

وغیرہم نے روایت کی۔ عجمی «روایتی» کا کہنا ہے: یہ ثقہ ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح لحدیث ہیں۔ «روایتی» نے ان کا تذکرہ ثقات میں کیا ہے۔

[تہذیب احمد ۵: ۳۶۵؛ تہذیب اللہ ۱: ۴۴۲]

عبدود بن اصامت (۳۸قھ-۳۴ھ)

عبداللہ بن جعفر:

ان کے حالات ۲ ص ۵۹۳ میں گذر چکے۔

یہ عماد بن صامت بن قیس النساری ثررجی صحابی ہیں، ابو الولید کنیت ہے، اہل ثقویٰ میں شمار ہوتا تھا بدری ہیں۔ ابن سعد کا بیان ہے: عقبہ کے ایک نقیب یہ بھی تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے «ابو مرثد غنوی» کے درمیان موحاة کرنی فرمودہ کے بعد بھی تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ان بچوں کہتے ہیں: فتح مصر میں شریک تھے، اور یہ پہلے شخص ہیں جنہیں فاطمہؓ کا قاصی بلایا گیا۔ رملہ یا بیت المقدس میں اپنے حاق حقیقی سے جا ملے۔ ۱۸۱ھ میں روایت کی ہیں، ان میں ۶ متعلق عدیہ میں، بہت صحابہ میں سے تھے۔

[الاصابہ ۲: ۲۶۸؛ تہذیب احمد ۵: ۱۱۱؛ لا مام

۳۰/۴]

نعمان:

ان کے حالات ۲ ص ۳۷۶ میں گذر چکے۔

عبداللہ بن رواحہ (؟-۸ھ)

یہ عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ، ابو محمد، النساری ثررجی صحابی ہیں، بیعت عقبہ میں موجود نقیبوں میں سے ایک ہیں، غزوہ بدر، کھد، احد، جند یسیر، بئر کنا، اور ہرے تمام غزوات میں شریک رہے، اہل بیت فتح مکہ اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک ہیں رہے، ان لئے کہ وہ جنگ موہ میں شہید کر دیئے گئے تھے، ایک غزوہ کے موقع سے آپ ﷺ نے انہیں مدینہ میں اپنا نائب بنایا تھا۔ صحابہ میں حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

[الاصابہ ۲: ۳۰۶؛ الاستیعاب ۳: ۸۹۸؛ لا مام ۴: ۲۱۷]

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ (۴-۵۹ھ)

یہ عبداللہ بن عامر بن کریم بن ربیعہ اموی ہیں، کنیت ابو عبد الرحمن ہے، امیر و قاتح ہیں، مکہ میں پیدا ہوئے، حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں بصرہ کے «اہل» بنائے گئے، حضرت عثمان کی شہادت کے وقت بھی وہ بصرہ کے «اہل» تھے۔ جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے، جنگ صفین میں شریک نہ ہوئے، بالاجماع خلیفہ بننے کے بعد حضرت معاویہ نے انہیں تین سال تک بصرہ کا «اہل» رکھا، پھر وہاں

عبداللہ بن ابی قیس (؟-؟)

یہ ثمالیہ عبداللہ بن ابی قیس ہنصری نمصی ہیں، یمن بن قیس بھی کہا جاتا ہے، اور یک قول ان ابی ماری کا بھی ہے، یمن پہلا ریا دینے والا ہے، کنیت ابو الاسود ہے، عطیہ بن عارب کے نام تھے۔ انہوں نے اپنے «ثقال» (عطیہ بن عارب)، حضرت ابن عمر، حضرت ابن ربیع، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ وغیرہم سے روایت کی، اور ان سے محمد بن زید، الالبانی، متہ بن عمر، ابن حبیب اور معاویہ بن صالح



عبداللہ بن مسعود

تراجم فقہاء

علوی السقاف

ہے وہ ایک "کرمیہ" میں اقامت اختیار کر لی، مکہ میں وفات ہوئی۔  
وفات میں ۸۰ سے گئے۔ وہ بہادر، شجاعت بختی اور اپنے قول کو پورا  
کرنے والے تھے۔

[الاصابہ ۲/۳۹۲، الکامل لابن الاثیر ۱۹/۳، لا عام ۴/

[۲۲۸

عبداللہ بن مسعود:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۶ میں گذر چکے۔

عثمان:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۷ میں گذر چکے۔

عبدوی: یہ علی بن احمد مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۳ میں گذر چکے۔

اعز بن عبد السلام: یہ عبد العزیز بن عبد السلام ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گذر چکے۔

اعز بن یزید (؟-۱۰۷۰ھ)

یہ علی بن احمد بن محمد بن یزید بولاقی شافعی ہیں، مصری فقیہ، محدث،  
حافظ تھے، ہمیشہ غور و فکر و حصول میں گئے رہتے، بہت زیادہ علم  
جدید و جدید تھے، وفات کرتے، محبت کرنے والے، متواضع تھے، علم  
کے ساتھ اعتدال بہت تھا، انہیں علم خصوصاً حدیث سے محبت رہتی  
تھی، خوش خلق اور خوش گفتار تھے، بہت سارے شیوخ میں وہ انور  
شہر مجلس کے ساتھ شریک ہیں، اور انہوں نے سب فیض کیا اور استعداد

علوی السقاف (۱۲۵۵-۱۳۳۵ھ)

یہ علوی بن احمد بن عبد الرحمن شافعی تھے، فقیہ و ادیب  
تھے، انہوں نے مختلف علوم میں بھی حصہ لیا، پڑھا، مکہ میں سادات  
ملا، یہ ان کے خیمہ کے ملازمین تھے، "انج" کے امیر کی دعوت پر  
ماہر شیف لے گئے، پھر مکہ پہنچے، انہوں نے کچھ دنوں کے  
بعد وفات پائی۔



علی بن ابی طالب

تراجم فقہاء

العزیز

بعض تصانیف: "ترویج المستقیمین" فقہ ثانی کی زیات میں "فتح الہام بأحكام الإسلام" فقہ میں "الفوائد المکیة" فقہ میں ایک رسالہ ہے "القول الجامع النجیح فی أحكام صلاة السابیح" اور "القول الجامع المتین فی بعض المهم من حقوق إخواننا المسلمین"۔

[مجم المؤلفین ۲۹۵/۶: لا علام ۵۱/۵: مجمع المطبوعات ۶۳۲]

علی بن ابی طالب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۹۷۹ میں گزر چکے۔

علی لمونی (۸۵۷-۹۳۹ھ)

یہ علی بن محمد بن محمد بن خلف منونی، ابو الحسن، ثمالی مصری ہیں۔ فقہ مالکیہ میں سے تھے، نحو و لغت کے ماہر تھے۔ پیدائش و وفات دونوں ہی قلم و میں ہوئی۔

بعض تصانیف: "عمدة السالک" فقہ میں، "تحفة المصلی"، "غایة الامامی" اور "کھایة الطالب" یہ دونوں اخیر کی کتابیں رسالہ بن ابی زید قیروانی کی شرح ہیں۔

[مجم المؤلفین ۲۳۰: لا علام ۱۶۳: میل شرف المصنفون

۵۵۷]

عمر بن الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۹۷۹ میں گزر چکے۔

عمر بن عبد العزیز:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۰ میں گزر چکے۔

العزالی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۱ میں گزر چکے۔

عمر بن شعیب (؟-۱۱۸ھ)

یہ عمر بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص سکنی قرشی ہیں، ابو امامت کہتے ہیں۔ اپنے زمانے کے بڑے علماء میں تھے، انہوں نے اپنے والد (شعیب) سے، حاکم بن عیسیٰ بن عمار، وریض بن ریح بنت مہدی وغیرہم سے روایت کی ہے، اور ان سے عطاء و عمرو بن یسار، حالانکہ یہ دونوں ان سے بڑے تھے، زہری، یحییٰ بن سعید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ابن مہین، ابن ربیعہ اور صالح بن زید نے ان کو بیترہ دریا ہے۔ امام زکی کہتے ہیں: میں نے عمر بن شعیب سے زیادہ مکمل کسی اور قرشی کو نہیں دیکھا۔ مکہ میں سکونت پذیر تھے، وفات طائف میں ہوئی۔

[تہذیب التہذیب ۴۸/۸: میزان الاعتدال ۴۶۳/۳:

لا علام ۲۴۷]

عمران بن حصین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۰ میں گزر چکے۔

العینی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۶ میں گزر چکے۔

غ



## ف

## ق

فاطمہ الزہراء:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۸۹ میں گذر چکے۔

قاضی ابویعلیٰ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۳ میں گذر چکے۔

فخر الاسلام: یہ علی بن محمد المیزدوی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۵۳ میں گذر چکے۔

قاضی عیاض:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۳ میں گذر چکے۔

الفضلی (۶۵۰-۷۳۱ھ)

یہ عثمان بن احمد بن محمد بن مصطفیٰ بن سلیمان ہے، اور ایک قول: احمد بن محمد، ہمدانی، حنفی ہیں، الفضلی سے معروف ہیں، ادب و لغت، تفسیر و حدیث اور فقہ میں ماہر تھے، دیار مصر میں حلیت کی سرکاری ان پر ہی ختم تھی، آپ کے دونوں لڑکوں قاضی التفتازانی بن عثمان ماردینی اور تاج الدین ابو العباس احمد بن عثمان اور ابوہریرہ المصنف محی الدین عبد القادر قرشی وغیرہم نے آپ سے علم حاصل کیا۔

بعض تصانیف: ”شرح الوجیز الجامع لمسائل الجامع“ جو ”الجامع الکبیر للشیخانہ“ کی شرح ہے فقہ میں، اور ”فتاویٰ“۔

[الفوائد المہیہ ۱۱۵: الدرر الکامنه ۳/۵۲۳: معجم المؤلفین

۶/۲۴۹: لا اعلام ۳/۲۰۲]

قنادہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۳ میں گذر چکے۔

القرانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۳ میں گذر چکے۔

القرطبی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۸ میں گذر چکے۔

القسطلانی (۸۵۱-۹۲۳ھ)

یہ احمد بن محمد بن ابو بکر عبد الملک بن احمد، ابو العباس، قسطلانی قیسی مصری ہیں، محدث، مؤرخ، فقیہ اور قاری ہیں، مصر میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی، مکہ تشریف لائے اور وہاں ایک جماعت سے جن میں نجم بن فہد بھی ہیں، کسب فیض کیا، جامع غری وغیرہ میں وعظ کیا



القفال

کرتے تھے۔

بعض تصانیف: ”ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری“،  
”المواهب اللدنیة فی المنح المحملية“، اور ”لطائف  
الاشارات فی علم القراءات“۔

[شذرات الذہب ۱۲۱/۸: معجم المؤلفین ۸۵/۲: لآعلام

[۲۲۱/۱

القفال:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۵ میں گذر چکے۔

القلوبی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۵ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

الکسانی

الکرمانی (۷۱۷-۷۸۶ھ)

یہ محمد بن یوسف بن علی بن سعید شمس الدین کرمانی بغدادی ہیں،  
فقہ، اصولی، محدث اور مفسر تھے۔ ابن جلی کہتے ہیں: بغداد میں تیس  
سال تک علم کی شہرہ و اشاعت میں لگے رہے، ایک مدت تک مکہ میں  
بھی قیام پذیر رہے، اپنے احوال کے مگر اس تھوڑے پر قناعت کرنے  
والے اور تواضع کے ساتھ علم کو لازم پکڑنے اور اہل علم کے ساتھ حسن  
سلوک کرنے والے تھے، حج سے لوٹتے ہوئے حرم کے مہینے میں  
وفات پائی۔

بعض تصانیف: ”الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری“،  
”ضمائم القرآن“، ”النقود والردود فی الاصول“  
اور ”شروح مختصر ابن الحاجب“۔

[الدرر الکامنه ۳/۱۰۳: معجم المؤلفین ۱۲۹/۱۲: لآعلام

[۲۷/۸

الکسانی (؟-۱۸۹ھ)

یہ علی بن حمزہ بن عبد اللہ، ولایت کے اعتبار سے اسدی، کوئی ہیں،  
کنیت ابو الحسن ہے، کسانی کے نام سے مشہور ہیں، قاری، فن تجوید میں  
ماہر، لغوی، نحوی اور شاعر تھے۔ کوفہ میں پرورش پائی، شہر شہر گھومتے  
رہے، اخیر میں بغداد کو وطن بنالیا۔ انہوں نے ہارون رشید عباسی خلیفہ  
اور اس کے بیٹے امین کی تربیت کی، وہ اصلاً فارسی تھے، اس زمانہ کے  
علمائے ادب کے ساتھ ان کے واقعات بہت مشہور ہیں۔

بعض تصانیف: ”معانی القرآن“، ”المصادر“، ”الحروف“  
اور ”القراءات“۔

[تاریخ بغداد ۱۱/۳۰۳: معجم المؤلفین ۸۳/۷: لآعلام

[۹۳/۵

ک

الکسانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۶ میں گذر چکے۔

الکرمانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۶ میں گذر چکے۔

الکرمانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۸ میں گذر چکے۔



مالک

تراجم فقہاء

مسلم بن یسار

ہیں: محمد بن حاطب حضرت علی کے ساتھ واقعہ جمل، صفین اور نہروان  
تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔

[لڑا ص ۳۳۷-۳۳۸: اسد الغابہ ۴/۳۱۴: شذرات الذہب  
۸۲/۱: لا ۶/۳۰۴]

محمد بن الحسن الشیبانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۱ میں گذر چکے۔

محمد بن شہاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۷ میں گذر چکے۔

الحزنی: یہ اسماعیل بن یحییٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

مسلم:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

مسلم بن یسار (؟-۱۰۸ھ)

یہ مسلم بن یسار بصری ہیں، ابو عبد اللہ کنیت ہے، ولادہ کے اعتبار  
سے اموی ہیں، فقیہ، محدثین میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے،  
ان کے باپ و امجد ادبکی تھے، بصرہ میں سکونت اختیار کر لی، پھر وہاں کے  
مفتی بنے۔

انہوں نے اپنے والد (یسار)، ابن عباس، ابن عمر، اور ابو الاشعث  
صنعانی وغیرہم سے روایت کی، اور ان سے ان کے لڑکے عبد اللہ،  
ثابت بنانی اور محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔

م

مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۹ میں گذر چکے۔

المناوردی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

المتولی: یہ عبد الرحمن بن مامون ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۰ میں گذر چکے۔

مجاہد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

محمد بن جریر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۱ میں گذر چکے۔

محمد بن حاطب (؟-۷۷ھ)

یہ محمد بن حاطب بن حارث بن معمر قرشی نجفی صحابی ہیں، سرزمین  
حبشہ میں پیدا ہوئے، ان کی والدہ ام جہیل فاطمہ بنت مجمل ہیں، ابن  
حبیب نے ان کو اسلام کے نئی لوگوں میں شمار کیا ہے، یہ وہ شخص تھے  
جن کا اسلام میں سب سے پہلے محمد نام رکھا گیا۔ ہشام بن کعبی کہتے



معاویہ بن ابی سفیان

تراجم فقہاء

الہروی

ابن سعد کا بیان ہے: لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ثقہ، فاضل، عابد اور  
مفتی تھے۔ عمر بن عبد اہرز کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ابن  
حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔

[تہذیب المعذیب ۱۰/۱۴۰: حلیۃ لأولیاء ۲/۲۹۰: لا یم

[۱۲۱/۸

ن

معاویہ بن ابی سفیان:

نافع: یہ نافع المدنی ابو عبد اللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۳ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۳ میں گذر چکے۔

المغیرہ بن شعبہ:

المفتی: یہ ابو اییم بن یزید ہیں:

دیکھئے: ابو اییم المفتی۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۳ میں گذر چکے۔

المقداد بن الاسود: یہ المقداد بن عمرو الکندی ہیں:

النسائی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۵ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۴ میں گذر چکے۔

مکحول:

النووی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۵ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۳ میں گذر چکے۔

المواق: یہ محمد بن یوسف ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۹۴ میں گذر چکے۔

د

الہروی:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۹۵ میں گذر چکے۔